بخدمتِ اقدس
قطب الارشاد حضرۃ مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
م ۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء
مکاتیبِ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ م ۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء
بنام مولانا عبدالجلیل صاحب برادر زادہ حضرت اقدس رائپوری ؒ
ترتیب و تدوین
سید نفیس الحسینی

بخدمتِ اقدس

قطبُ الارشاد حضرۃ مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز

م ۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء

مکاتیب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ م ۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء

بنام مولانا عبدالجلیل صاحب برادرزادہ حضرت اقدس رائپوری رح

ترتیب و تدوین

سید نفیس الحسینی

ــــ: ناشر :ــــ

مکتبۃ الحرمین

۱۹۹ بلاک ۴- نزد جامعہ مدنیہ، کریم پارک۔ راوی روڈ لاہور۔ پاکستان

فون ۷۷۲۷۱۳۳ (۰۴۲)

کتاب ——— مکاتیب حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

تدوین و ترتیب - مخدوم العلماء والمشائخ حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم العالیہ

سرورق ——— سید الخطاطین حضرت نفیس رقم مدظلہ العالی

سرورق ڈیزائن — سید حسن شعیب زیدی

تزئین ——— سید حسین شاہ طاہر زیدی

اشاعتِ اوّل — نومبر ۱۹۹۸ء

صفحات ——— ۷۷۶

طابع ——— شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

تعداد ——— ۱۱۰۰

قیمت ——— اعلیٰ ایڈیشن ——— عام ایڈیشن ———

—: ناشر :—

مکتبۃ الحرمین

۱۹۹ بلاک ۴ - نزد جامعہ مدنیہ، کریم پارک۔ راوی روڈ لاہور - پاکستان

فون-۷۷۲۷۱۴۳ (۰۴۲)

انتساب

قطب الارشاد مرشدی و مولائی حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ

کی

رُوحِ پُر فتوح کے نام

○

چو سایہ در قدمِ سروِ سرفرازِ تو ام

مُریدِ سلسلۂ گیسوئے درازِ تو ام

ناچیز نفیس

فہرست مضامینِ مکاتیب

مکاتیبِ شیخ الحدیث

عمدۃ المحدثین، زبدۃ الاولیا، فخر الاماثل

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

(شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور، ہند)

1. مولانا نور الحسن راشد مد ظلۃ العالی، محلّہ مولویان، کاندھلہ، ضلع مظفر نگر، یو۔پی (انڈیا)
2. ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ بوہڑ گیٹ، ملتان
3. مظفر لطیف صاحب، آر ۱۶۸۔ عابد ٹاؤن گلشنِ اقبال، کراچی
4. دفتر ختمِ نبوت، پرانی نمائش، ایم۔اے جناح روڈ، کراچی
5. مکتبہ سیدّ احمد شہید، ۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
6. مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور
7. مکتبہ قاسمیہ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور

فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکاتیبِ حضرۃ شیخ الحدیث رحمہُ اللہ پر ایک نظر

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس ذاتِ والاصفات نے محض اپنے فضل و کرم اور بے پایاں عنایات سے اپنے اس عاجز و ضعیف بندہ کو نواز کر قطبُ الارشاد حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری رحمہُ اللہ کی خدمتِ عالی میں حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ مہاجر مدنی رحمہُ اللہ کے چھ سو پچاس سے زائد مکتوبات کی ترتیب و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

زیرِ نظر مکتوبات ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ء سے ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء کے ۳۸ برس کے زمانہ پر محیط ہیں اور ان کی تعداد ۶۵۱ ہے۔ چند خطوط حضرتِ اقدس رائپوری رحمہ اللہ کے وصال کے بعد حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب کو تحریر فرمائے گئے ہیں۔ مولانا عبدالجلیل صاحب حضرت اقدس رائپوری رحمہُ اللہ کے چھوٹے بھائی حافظ محمد خلیل صاحب کے فرزندِ اکبر ہیں، حضرت شیخؒ کے شاگردِ رشید، مظاہر العلوم سہارن پور کے فاضل اور حضرت رائپوری رحمہُ اللہ کے مجازِ طریقت ہیں۔ اللہ پاک اُن کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ تقریباً تمام خطوط حضرتِ اقدس رائپوریؒ کی خدمتِ عالی میں بتوسط مولانا عبدالجلیل صاحب ارسال فرمائے گئے ہیں۔ البتہ ابتداءً کچھ مکتوبات براہِ راست حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہُ اللہ کی خدمت میں نہایت مودبانہ انداز میں اور اعلیٰ القابات سے حضرت موصوف کو مخاطب کرکے رقم فرمائے گئے اور ان پر حضرتِ اقدسؒ ہی کا پتہ تحریر کیا گیا۔ بیشتر مکتوبات اس عرصہ کے دوران لکھے گئے جس میں حضرتِ اقدس رائپوری رحمہُ اللہ ہندوستان سے آکر پاکستان میں اپنے وطن یا لاہور اور لائلپور (موجودہ فیصل آباد) میں قیام پذیر ہوتے اور اپنے متوسلین اور عقیدت مندوں کی روحانی تربیت و راہنمائی فرماتے تھے۔ ہر سال یہ قیام کافی طویل ہوتا تھا کیونکہ حضرت کے متعلقین کی کثیر تعداد ہجرت کرکے پاکستان میں ان ہی علاقوں میں آباد ہو گئی ہے۔

اگرچہ اکثر مکتوبات میں بظاہر مولانا عبدالجلیل صاحب کا نام سرِ نامہ اور پتہ پر تحریر ہے مگر اصل مخاطب؛ بلکہ مکتوب الیہ حضرتِ اقدس رائپوریؒ ہی ہیں کیونکہ حضرۃ شیخ الحدیثؒ کا ہر رقعہ اور خط حضرت رائپوریؒ کو اہتمام سے سنایا جاتا تھا اور جو کچھ حضرتِ اقدسؒ ارشاد فرماتے تھے مولانا عبدالجلیل صاحب لفظاً اور معناً باقاعدگی سے حضرتِ شیخؒ کی خدمتِ اقدس میں جواباً تحریر فرمادیتے تھے، چنانچہ حضرت شیخؒ اپنے مکتوب مورخہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔مگر مشاغل کا ہجوم تمہارے خط، جو درحقیقت حضرتِ اقدسؒ کے نام ہوتا ہے، میں تو مانع نہیں ہوتا، اور خطوط کے لئے فرصت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ابھی ڈاک دیکھی نہیں کہ یہ تو لکھ دیا۔۔۔"

ایک اور خط میں، جو بعد از وفات حضرت اقدسؒ لکھا گیا، حضرتِ شیخؒ نے تحریر فرمایا:۔

"۔۔۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے اب مجھے بھی کسی کے خط کا تقاضہ نہیں۔۔۔۔۔۔"

حضرۃ شیخؒ نے حضرت رائپوریؒ کے زمانۂ قیام پاکستان میں خطوط کا ایک سلسلہ باندھ دیا، حتیٰ کہ کبھی کبھی تو روزانہ ہی کافی عرصہ تک خط لکھتے رہے جیسا کہ ان خطوط کی تاریخِ تحریر سے ظاہر ہے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ "۔۔ میں کارڈ اور قلم دوات لے کر ڈاکئے کے انتظار میں بیٹھا ہوں اور سرنامہ و پتہ لکھ رکھا ہے۔"

اصل خطوط جو پوسٹ کارڈوں پر تحریر ہیں، مولانا عبدالجلیل صاحب ساکن ڈھڈیاں ضلع سرگودھا کے پاس جمع اور محفوظ تھے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے راقم الحروف کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ تمام مکتوبات مولانا سے امانتاً لے کر انھیں مرتب کیا اور کتابت کرائی۔ مولانا عبدالجلیل صاحب دامت برکاتہم کے ہم سب انتہائی ممنون ہیں کہ انھوں نے مکاتیب کا یہ ذخیرۂ عظیم محفوظ رکھا اور راقم الحروف کو عنایت فرمایا تاکہ اس کی اشاعت سے ہر دو عبقری شخصیتوں کے متعلقین، علماء محققین، مورخین اور عوام الناس کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جاسکے اور اس کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد بھی یہی ہے۔ اس سلسلے میں مکتبۃ الحرمین لاہور شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی قبول فرمائے آمین۔

اس مجموعہ میں مکتوبات کی زمانی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے بالالتزام قمری تاریخ اور سنِ ہجری ہر خط کے آخر میں تحریر کیا ہے۔ سنِ ہجری اگر سہواً لکھنے سے رہ گیا تو مرتب کرتے ہوئے خط پر ڈاکخانہ کی مُہر سے قمری تاریخ اور سنِ ہجری تقویم کے حساب سے خطوط وحدانی میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

خطوط کی تحریر میں حضرت شیخؒ کا علومِ متداولہ پر عبور اور استعداد کی آن بان اُن کی علمی زبان سے ظاہر ہے مگر اس کے باوجود حضرت شیخؒ کا اندازِ تحریر اتنا بے تکلف ہے گویا سامنے بیٹھے اپنے خاص اندازِ گویائی اور روزمرّہ کی زبان میں بات چیت فرمارہے ہیں چنانچہ متعدد جگہوں پر حضرۃ شیخؒ نے اپنے وطن ضلع سہارن پور خصوصاً کاندھلہ کی علاقائی بولی کے محاورہ اور روز مرّہ کا بلا تکلف استعمال فرمایا ہے۔

جن حضرات کو حضرۃ شیخ الحدیثؒ کو خط لکھتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح حضرۃ شیخؒ چارپائی پر نیم دراز ہوکر بائیں ہاتھ میں کارڈ پکڑ کر بہت باریک حروف، تیز تیز لکھتے تھے اور کارڈ کا کوئی حصہ یا کونا خالی نہ چھوڑتے تھے۔ لفافہ کا تکلف کم ہی فرماتے تھے۔ اکثر خطوں میں پاکستان کے دیگر احباب کو بھی مخاطب فرمایا ہے۔ ہر خط میں بلا استثنا حضرتِ اقدس رائپوریؒ سے دعاء کی درخواست فرمائی ہے۔

اِن مکاتیب میں جہاں روزمرّہ کے عام حالات واخبار خصوصاً حضرت رائپوریؒ کے ہم عصر بزرگوں اور متعلقین کے بارے میں حضرتِ اقدسؒ کو مُطلع رکھا گیا ہے وہاں اکثر خطوط میں بہت اعلیٰ علمی وروحانی موضوعات کو بھی زیرِ بحث و تبصرہ لایا گیا ہے۔ مثلاً تصوف، ذکر اللہ، فلسفہ دعاء وغیرہ۔ ایک طویل مکتوب میں، جسے رسالہ کہنا موزوں ہوگا، مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ پر نہایت عمدہ علمی نکات پیش فرمائے ہیں۔ اسی طرح ایک خط میں محمود عباسی کی کتاب "خلافتِ معاویہؓ ویزید" پر تنقید فرماتے ہوئے مصنف کی علمی خیانت کا پردہ چاک کیا ہے۔ لیکن ان مکاتیب کی کثرت تعداد، حضرتِ اقدسؒ کے لئے القابات، آداب اور پیامات اور نہایت درجہ حسنِ عقیدت و محبت سے بھرپور اندازِ تحریر یہ حقیقت واضح کرتے ہیں کہ حضرت شیخؒ کے گہرے دلی تعلق اور محبت و

اخلاص، جو انھیں حضرت اقدس رائپوریؒ سے تادمِ آخر رہی، یہ خطوط دراصل اس کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؒ کے پاکستان میں قیام کے دوران، جبکہ حضرت اقدس رائپوریؒ سے ظاہری ملاقات ممکن نہ تھی، حضرت شیخ الحدیثؒ تقریباً ہر دوسرے دن خط لکھ کر "منتظر" بلکہ حضرتِ اقدسؒ کی مجلس میں معنوی طور پر "حاضر" رہنا چاہتے ہیں اور فی الحقیقت حضرۃ شیخؒ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہے اور ہمہ وقت حضرتِ اقدسؒ کی توجہ میں رہے اور خوب رہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ قطب الارشاد حضرتِ رائپوری قدس اللہ سرہ سے مکاتبت اور مخاطبت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے، جاننے والوں میں کسی شخص کے بارے میں اگر معلوم ہوا کہ وہ حضرتؒ کی طرف پاکستان جارہا ہے تو وقت کی تنگی کے باوجود دستی رقعہ، مختصر ہی سہی، فوراً لکھ کر حضرتؒ کی خدمت میں پہنچانے کی تاکید کے ساتھ اس کے حوالے کر دیتے تھے۔ بعض رقعوں بلکہ خطوں کے مندرجات تو اس قدر رسمی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض محبوب سے لذتِ مخاطبت وہمکلامی کے حصول کے لئے تحریر کئے گئے ہیں، گویا حضرت شیخؒ کا اصل مقصد، غالب کے الفاظ میں اس کے سوا کچھ نہ تھا:

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

○

حرفِ تشکّر

مرتّب راقم الحروف اپنے اُن تمام احباب اور دینی بھائیوں کی سعی و خدمات کا دلی اعتراف کرتا ہے جنھوں نے ان مکاتیب کی ترتیب واشاعت میں ہر ممکن تعاون فرمایا۔ سب سے اوّل ہم مخدوم مکرم حضرۃ مولانا عبدالجلیل صاحب مدظلہ برادرزادۂ حضرتِ اقدس رائپوری قدس سرہٗ کے سپاس گزار ہیں کہ حضرتؒ کے جملہ مکاتیب، جو انھوں نے کمالِ حفاظت سے جمع کر رکھے تھے، اشاعت وطباعت کے لئے راقم ناچیز نفیس الحسینی کو مرحمت فرمائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

مکاتیب کی ترتیب کے سلسلے میں ہم برادر دینی محبِ یقینی جناب سیّد اظہار احمد گیلانی کے ممنونِ احسان ہیں، انھوں نے بہت ہی فرض شناسی سے جملہ مکاتیب کو از اوّل تا آخر پڑھا اور دقتِ نظر سے کتابت کی تصحیح فرمائی کتابت کے سلسلے میں ہم جناب مقصود احمد خوش نویس مرحوم و مغفور کے بہت ہی شکر گذار ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ انھوں نے بڑی محبت و اخلاص سے مکاتیب کی کتابت فرمائی۔ حضرت شیخ کے سوادِ تحریر کی خواندگی بڑا مشکل کام تھا جس کو انھوں نے بحسن و خوبی نبھایا۔ اغلاط کی تصحیح کتابت میں پروفیسر مسعود الحسن صاحب بھی شریک رہے نیز سیّد دلاور حسین شاہ زیدی نے بھی معاونت فرمائی مولوی عبدالملک عتیق بھی تصحیح میں شامل رہے۔ بھائی منیر احمد صاحب کا بھرپور تعاون بھی ہمیں حاصل رہا۔ کاپیوں کی تزئین جناب سیّد حسین شاہ طاہر زیدی نے بڑی مہارت سے انجام دی۔ حضرت شیخ کے اصل خطوط کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں جناب انوار احمد صاحب مکتبہ مدنیہ لاہور کی نگرانی میں تیار ہوئیں۔ علاوہ ازیں محب مخلص بھائی عبدالمتین، حافظ محمد یوسف عثمانی اور امان اللہ قادری خوشنویس گوجرانوالہ کا مالی تعاون اور کمال دلچسپی بھی اس کتاب کی تیاری میں ممد و معاون ثابت

ہوئی۔ مولوی عبدالقدیر و مولوی عبدالغنی بھی ابتدائی ترتیب میں شامل تھے۔ محمد افضل صاحب نے بھی چند صفحات کی کتابت کی۔

ہمارے حضرت اقدس رائپوریؒ کے خواہر زادہ حضرت مولانا عبدالوحید صاحبؒ (سن وفات ۱۹۹۷ء اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کی غیر معمولی دلچسپی بھی مہمیز کا کام کرتی رہی، آج اگر وہ زندہ ہوتے تو اس کتاب کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ مخلص دوست جناب اشفاق الرحمٰن خان صاحب مالک مکتبہ سید احمد شہیدؒ لاہور بھی شکریے کے مستحق ہیں کہ ان کی غیر معمولی دلچسپی اس سلسلے میں کارآمد ثابت ہوئی۔ ہم مذکورہ بالا سب حضرات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہیں۔

مرتب آخر میں۔ نا کہ آخری بار۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں نذرانہ حمد و ثناء پیش کرتا ہے کہ اس ذاتِ پاک ہی نے اس کتاب کی ترتیب، تکمیل اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ پاک سے التجاء ہے کہ وہ اس مجموعہ سے، جس کا تعلق اس کے دو محبوب بندوں سے ہے، اُن ہی کے طفیل جامع، مرتب، ناشر اور قارئین کو نفع دنیوی اور اُخروی مرحمت فرمائے۔ اللہ پاک ہر شے پر غالب و قادر ہے اور اس سعی و کاوش کی قبولیت کی اُسی کی بارگاہ سے امید ہے۔

نفیس الحسینی

نفیس منزل، کریم پارک، راوی روڈ لاہور

۳ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء

حضرت سید نفیس الحسینی
شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرۃ اقدس رائپوری اور حضرۃ شیخ الحدیث رحمہما اللہ تعالیٰ

(اقتباسات)

مُطلبُ الارشاد حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہٗ کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کو کیا تعلقِ خاطر تھا؟ ہم اپنے الفاظ میں کچھ خامہ فرسائی کے بجائے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ علیہ کی اپنی تحریروں سے منتخب اقتباسات پیش کرتے ہیں ع مشک آنست کہ خود ببوید ---------

"------ حضرتِ اقدس شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری نور اللہ مرقدہٗ

آپ کے متعلق آپ بیتی میں بہت مختلف تذکرے گذرے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام (مولانا حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہٗ) اور حضرت رائپوری ثانی نور اللہ مرقدہما کا زمانہ چونکہ اس سیہ کار کو زیادہ ملا۔ اور ان دونوں بزرگوں کی شفقتیں بھی اس سیہ کار پر میری حد تحریر سے تو باہر ہیں اور ابھی تک اس کے دیکھنے والے بھی سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہیں، اور دونوں اکابر کی سوانح کے وقت میں احباب نے بہت ہی کچھ اصرار کئے مگر اس وقت علمی انہماک اتنا مجھ پر مسلط تھا کہ سوچنے سے بھی کوئی بات یاد نہیں آتی تھی۔ اب علمی کاموں سے بیکاری میں پڑے پڑے اکابر کے واقعات یاد آآ کر رُلاتے رہتے ہیں، اور جدھر بھی نگاہ کرتا ہوں ؎

دامانِ نگہ تنگ و گُلِ حُسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

میرے مخدوم، میرے آقا شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ نے تو زبان سے کبھی ارشاد نہیں فرمایا کہ

یہ سیہ کار رمضان میں حاضر خدمت ہو، مگر اندازے میں کئی دفعہ سمجھا کہ حضرتؒ کا مبارک منشا یہ تھا کہ میں حضرت کے ساتھ رمضان گذاروں اور حضرت محسنی، منعمی، حضرت رائپوریؒ ثانی نے تو اپنی زندگی کے آخری سالوں میں نہ صرف ارشاد بلکہ اصرار بھی فرمایا کہ یہ سیہ کار ماہ مبارک حضرتؒ کی خدمت میں گذارا کرے۔ لیکن حضرت نوراللہ مرقدہٗ اعلی اللہ مراتبہٗ کے وصال تک اس سیہ کار پر "العلم الحجاب الاکبر" کا وہ زور تھا کہ علمی حرج بہت ہی شاق تھا۔ شاید آپ بیتی میں کسی جگہ لکھوا بھی چکا ہوں کہ بغیر رمضان کے بھی حضرت نوراللہ مرقدہٗ کی آخیر زمانہ میں شفقتیں اس قدر بڑھ گئی تھیں کہ اس سیہ کار کی جدائی بہت شاق تھی۔ یہ ناکارہ ایک آدھ دن قیام کے بعد بخاری شریف کے سبق کے حرج کا عذر کرکے واپسی کی اجازت چاہتا تو حضرتؒ نے کئی دفعہ ارشاد فرمایا، جو اب یاد آکر رُلاتا ہے کہ "بخاری شریف کا سبق تو پھر پڑھا لوگے مگر ہم کہاں ہوں گے"۔ حضرت کے ان ہی شفقت آمیز ارشادات اور تعلق کی بنا پر جبکہ شوال ۴۷ھ میں مرض کی شدت اور ڈاکٹر کی آمد ورفت کی سہولت کی وجہ سے حضرت قدس سرہٗ کا بہٹ میں کانگروں والی کوٹھی پر قیام تھا، عرصہ تک یہ معمول رہا کہ شام کے دوسرے گھنٹہ میں ابوداؤد شریف کا سبق پڑھا کر دارالحدیث سے سیدھا موٹر اڈہ پر پہونچ جاتا۔ اگر موٹر بالکل تیار ہوتی تو عصر بہٹ اتر کر پڑھتا اور اگر موٹر میں کچھ تاخیر ہوتی تو موٹر اڈہ کی مسجد میں عصر پڑھ کر موٹر میں سوار ہوتا اور موٹر والے بھی چونکہ روزانہ کی وجہ سے واقف ہوگئے تھے۔ اسلئے وہ بھی دو چار منٹ میرا انتظار کرلیتے اور بہٹ اتر کر نماز پڑھ کر کانگروں والی کوٹھی میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اللہ کے لطف وکرم سے تھوڑے ہی عرصہ بعد اللہ نے موٹروالوں کے دلوں میں شفقت ڈالی کہ وہ بہٹ کے قریب جا کر موٹر کو ایسا تیز چلاتے کہ مجھے سیدھے کانگروں کی کوٹھی پر اُتار کر وہاں سے واپس آکر بہٹ کے اڈہ پر سواریوں کو اتارتے۔ اسمیں مسلم اور غیر مسلم سکھ ڈرائیور بھی ہوتے تھے۔ اور سواریاں شور بھی مچاتی تھیں کہ ہمیں "بہٹ اترنا ہے، ہمیں بہٹ اترنا ہے"۔ اس وقت تو ڈرائیور گویا سنتے ہی نہیں تھے۔ مجھے اتار کر ان سے کہتے کہ "تمہارا دو منٹ میں کیا حرج ہوگیا، ان مولانا صاحب کو بہٹ سے ڈیڑھ میل پاؤں آنا پڑتا"۔ رات حضرتِ اقدسؒ کی خدمت میں گذار کر علی الصباح جانے سے جلدی

فارغ ہو کر پہلی لاری سے سہارنپور واپس ہو جاتا تھا یہ تو بڑی لمبی داستانیں ہیں جواب یاد آکر رُلا رہی ہیں۔ اس وقت تو رمضان کا ذکر چل رہا تھا۔ اس ناکارہ کے دو نیم رمضان پہلا ۸۷ھ کا جبکہ حضرتِ قدس سرہٗ نے یہ رمضان سہارنپور میں بہٹ ہاؤس میں کیا۔ زکریا بعد ظہر اپنا سیپارہ سنا کر بہٹ ہاؤس میں حاضر ہوتا اور حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ تراویح پڑھ کر واپس آتا۔ اور بھائی الطاف کو اللہ بہت ہی جزائے خیر دے، اس نے معتکفین کی طرح سے میرے بیٹھنے کی جگہ پردے وَردے لگا رکھے تھے، بستر اور تکئے وہاں بروقت بھائی کی برکت سے لگے رہتے تھے میں چپکے سے جا کر اپنے بستر کے قریب کا دروازہ کھول کر اپنے بستر پر بیٹھ جاتا۔ عصر کی نماز کے وقت حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا حضرتؒ کو میری حاضری کی اکثر خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔ ایک دن میں حسبِ معمول پہنچا تو حجرے کے اندر حضرتؒ کوئی دوا نوش فرما رہے تھے۔ دو تین خادم اِدھر اُدھر کھڑے ہوئے تھے، اس وقت حجرہ میں انوار کا اس قدر مینہ برس رہا تھا کہ مجھ جیسے بے بصیرت کو بھی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ حجرے میں آفتاب نکل رہا ہے۔ میں دیر تک بلکہ عصر کی نماز تک یہی سوچتا رہا، بعضوں کے افطار میں بھی اتنی برکات کا ظہور ہے کہ لاکھوں کے روزے میں ان کا کوئی حصہ نصیب نہیں ہوتا۔ وہ کیفیت نہ اس سے پہلے کبھی کہیں دیکھی نہ اس کے بعد اب تک بھی۔ جب وہ منظر یاد آجاوے تو لطف آجاتا ہے۔ اور حضرتؒ کا تو اصرار تھا کہ میری حاضری پر اطلاع ہو جایا کرے لیکن میں نے دوستوں کو یہ کہہ کر منع کر دیا تھا کہ حضرتؒ کی توجہ میں فرق پڑے گا۔۔۔

"اُس سال حضرت قدس سرہٗ کی غایت شفقت نے شاہ مسعود کو قرآن سنانے کا حکم فرمایا تھا جو انھوں بہت ہی بہتر طریقہ سے بہت ہی ذوق وشوق سے سنایا۔ اور ۲۵ شبِ رمضان میں ختم کیا۔ چار دن متفرق احباب نے سنایا۔ چونکہ حضرتِ قدس سرہٗ کے یہاں تراویح اوّل وقت شروع ہو جاتی اور مدرسہ قدیم میں قاری مظفّر صاحب تراویح پڑھاتے تھے اس لئے یہ ناکارہ بہٹ ہاؤس سے واپسی پر قاری صاحب کے پیچھے دو چار نفلوں میں شرکت بھی کر لیتا تھا۔ اس زمانہ میں اس ناکارہ کے یہاں تراویح کے بعد کی چائے کا بہت اہتمام اور زور تھا۔ پُھلکیاں تو اہتمام سے گھر میں پکتی تھیں اور جو کچھ اِدھر اُدھر سے آجاوے وہ مزید برآں۔ جناب مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں نے بھی

اکثر رمضان کا حصہ بہٹ ہاؤس میں گذارا تھا۔ اور صوفی عبدالحمید صاحب جو مولانا سر رحیم بخش صاحب کے بھتیجے تھے انھوں نے بھی اور بھی۔ حضرت قدس سرہ کے مخلص خدام کا یہ معمول تھا کہ حضرتؒ کے یہاں سے تراویح سے فراغت کے بعد اس ناکارہ کی مجلس چائے میں شرکت کے واسطے تشریف لاتے اور تقریباً دو گھنٹے میں واپسی ہوتی۔ اس سیہ کار کا دوسرا رمضان جو حضرت قدس سرہ کی حیات کا آخری رمضان ہے، ۱۳۸۱ء کا ہے اس میں چند ماہ سے حضرت کے شدید اصرار پر اور اس اصرار پر کہ "مدرسہ اور بخاری تو دونوں رہیں گے مگر ہم کہاں رہیں گے" ناکارہ کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد فوراً بغیر کھانا کھائے رائپور روانہ ہو جاتا تھا۔ میں آپ بیتی میں کسی جگہ لکھوا چکا ہوں کہ نظام الدین اور رائپور کی حاضری میں ان دونوں اکابر کے میرے کھلانے پر انتہائی خوشی کی وجہ سے میں دونوں جگہ کے لیے جانے سے ایک دن پہلے کھانا چھوڑ دیتا تھا اور جمعہ کے بعد جا کر دو دن قیام کے بعد پیر کی صبح کو علی الصباح اول وقت حضرت قدس سرہ کے ساتھ نماز پڑھ کر اور چائے پی کر سہارنپور واپس ہو جاتا تھا۔ ماہ مبارک کے متعلق یہ طے ہوا کہ آدھا سہارنپور گذریگا اور آدھا رائپور، اس لئے ۱۵ رمضان کو رائپور کی روانگی طے تھی مگر مولانا یوسف صاحبؒ کی خبر آئی کہ وہ ۱۷ رمضان کو آرہے ہیں۔ ان کے انتظار میں بجائے ۱۵ کے ۱۷ کو جانا ہوا۔ اسی دن وہ دہلی سے تشریف لائے اور فوراً ان ہی کی کار میں رائپور حاضری ہو گئی۔ اور افطار حضرت نور اللہ مرقدہ کی مجلس میں ہوا۔ مولانا یوسف صاحبؒ تو دوسرے دن واپس تشریف لے آئے اور یہ ناکارہ حضرت قدس سرہ کے ساتھ خانقاہ شریف میں عید کی نماز آزاد صاحب کی اقتداء میں پڑھ کر سہارنپور واپس آیا۔۔۔۔۔۔" اس رمضان میں باغ کی مسجد میں تو مولوی فضل الرحمٰن بن مولوی عبدالمنان دہلوی نے قرآن پاک سنایا اور حضرت کے حجرہ شریف کے برابر کے حجرہ میں مولوی عبدالمنان صاحب گوجرنوالہ نے پڑھا، جن کی اقتداء میں اس ناکارہ نے بھی آخر رمضان کی تراویح پڑھی اور اپنا قرآن اپنے مکان میں تراویح میں ختم کر چکا تھا۔ اس سال حضرت رائپوری نور اللہ مرقدہٗ کے یہاں ظہر کے بعد کی خلوت کا بہت اہتمام تھا۔ ایک آدھ خادم کے سوا جو اس ضرورت سے کہ نہ معلوم کب اجابت یا پیشاب کی ضرورت ہو جائے حاضری کی

اجازت نہیں تھی۔ صبح کو اول وقت نماز پڑھنے کے بعد جانے والوں سے مصافحے ہو کر آرام فرماتے۔ دس بجے اندر ہی کچھ کھانا تناول فرما کر کہ ڈاکٹروں کی طرف سے افطار پر اصرار تھا۔ کئی سال کی مسلسل علالت نے ضعف بھی بہت زیادہ کر دیا تھا کہ قدمچہ پر بھی بغیر سہارے بیٹھنا مشکل تھا۔ اور چونکہ حضرت کی پاکستان تشریف بَری کا کئی ماہ سے شور ہو رہا تھا اس لئے ہجوم بھی بے پناہ تھا کھانے سے فراغ پر تھوڑی دیر کو چار پائی چار آدمی اٹھا کر باہر لاتے۔ مشتاقین کا ہجوم پروانوں کی طرح سے اُمنڈ تا رہتا۔ زکریا کو بار بار چار پائی سے دور رہنے پر ہجوم سے لڑنا پڑتا۔ بیعت کا سلسلہ بھی بہت وسیع تھا۔ ہر مرتبہ باہر تشریف آوری پر سیکڑوں کی مقدار میں باغ میں دور تک لوگ بیٹھ جاتے، حافظ عبدالرشید رائپوری ان سب کو بیعت کراتے۔ شروع میں بسم اللہ حضرتؒ آہستہ آہستہ پڑھتے۔ لمبے چوڑے الفاظ بیعت کے نہیں ہوتے تھے۔ بسم اللہ کے بعد کلمہ طیّبہ پڑھایا جاتا۔ پھر گناہوں سے توبہ، نماز کی تاکید، سنت کی اتباع کی تاکید پر بیعت ختم ہو جاتی۔ عصر کی نماز کے بعد حضرتؒ کی چار پائی مغرب تک باہر رہتی اور کئی سال سے چونکہ عصر سے مغرب تک کی مجلس میں کسی کتاب کے سننے کا مستقل معمول تھا جو ہندو پاک کے اسفار میں بھی مستقل رہتا اس رمضان میں حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سنائے جا رہے تھے۔ جو آزاد صاحب سناتے تھے۔ اصل مکتوبات تو فارسی میں ہیں، ان کا ترجمہ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی کا جو الفرقان میں چھپے ہوئے تھے سنائے جا رہے تھے۔ مجمع چونکہ بہت کثیر تھا اس لئے متفرق جگہ، مسجد میں، مدرسہ میں افطار کا اہتمام تھا۔ اس کے بعد چائے کا دور ہوتا تھا۔ اس ناکارہ کا معمول تو ۳۸ھ سے افطار میں کھانا کھانے کا نہیں رہا۔ افطار میں صرف کھجور اور زمزم کے علاوہ کا معمول نہیں تھا۔ میری ضابطہ کی افطاری بھی عشاء کے بعد ہوتی تھی۔ علی میاں کویت میں رمضان کا چاند شب دوشنبہ میں دیکھ کر چلے تھے۔ حجاز دمشق وغیرہ میں بھی دوشنبہ کو پہلا روزہ ہوا لیکن ہندو پاک میں بلا اختلاف چہار شنبہ کو روزہ ہوا۔۔۔۔" اور ۵ شوال کو علی الصباح رائپور حاضری پر راؤ عطاء الرحمٰن نے یہ کہا کہ ایک اہم مشورہ تیرے اوپر موقوف ہے، اس میں انکار نہ کیجیو"۔ میں نے کہا "جتنے یہ نہ معلوم ہو کہ کیا مشورہ ہے میں وعدہ نہیں کر سکتا"۔ انھوں نے اصرار کیا کہ "بات تو حضرتؒ خود ہی

بتائیں گے مگر تو خلاف نہ کیجئیو"۔ میں نے کہا "اس وقت تک کوئی وعدہ نہیں جب تک بات معلوم نہ ہو"۔ انھوں نے کہا کہ "ہم نے حافظ عبدالعزیز صاحب کو حضرتؒ کے بعد مستقل یہاں قیام پر راضی کر لیا ہے۔ مگر حضرت نے تیرے مشورہ پر موقوف رکھا ہے"۔ میں نے کہا "ضرور موافقت کروں گا میری تو عین تمنا ہے"۔ فوراً حضرت قدس سرہ کے یہاں سے طلبی ہوئی - یہ ناکارہ اور حضرت قدس سرہ اور راؤ عطاء الرحمٰن تین آدمی تھے دیر تک اسی پر گفتگو رہی وہ تو بڑی طویل ہے اور چونکہ بعض حضرات کو اس گفتگو کی تصدیق میں بھی انکار ہے اور مجھے بھی اس پر اصرار نہیں کہ میں خواہ مخواہ ان رازہائے سربستہ کا افشاء کروں - تھوڑی دیر بعد حضرت حافظ صاحب اوپر سے بلائے گئے - میں نے حضرت حافظ صاحب سے عرض کیا کہ "حضرت کا یہ ارشاد ہے اور میری تو عین تمنا ہے۔ مگر آپ کے ساتھ مشاغل اتنے لگ گئے ہیں کہ ان کا چھوڑنا بظاہر دشوار ہے"۔ حضرت حافظ صاحب پر اس وقت بہت ہی اثر تھا، حافظ صاحب نے فرمایا کہ "تم دونوں کے حکم کے بعد مجھے کیا انکار ہو سکتا ہے"۔ میں نے عرض کیا کہ "غور کر لیجئے"۔ حضرت حافظ صاحب سے موثق مواعید کے بعد ان کے اور راؤ عطاء الرحمن کے جانے کے بعد میں نے حضرت نوراللہ مرقدہٗ سے استفسار کیا کہ کھانے پر اس کا اعلان کردوں، حضرتؒ نے اجازت فرمادی - باہر دسترخوان بچھ چکا تھا میں نے باہر آکر دسترخوان پر بیٹھنے کے بعد سب سے پہلے اکابر حضرات رائپور کو جمع کیا جو کھانے کے انتظام میں لگ رہے تھے اور ان کو مبارک باد دی کہ حضرت حافظ صاحب نے مستقل یہاں قیام کا وعدہ فرمالیا ہے۔ اللہ تعالی تم سب کو مبارک کرے اور حضرت حافظ صاحب کو بھی خانقاہ کی برکات سے مالامال فرمائے۔ اس کے بعد کھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چونکہ حضرت نوراللہ مرقدہٗ کا پاکستان کا سفر طے شدہ تھا۔ اس لئے زکریا کو بار بار رائپور حاضری کی نوبت آتی تھی اسلئے ۱۱ شوال کی شام کو دوبارہ رائپور حاضری ہوئی۔

"---- قصہ تو اکابر کے رمضان کا تھا بات پر بات یاد آئی چلی جاتی ہے۔ علی میاں حضرت رائپوری نوراللہ مرقدہ کی سوانح میں بعنوان "رائے پور کا رمضان" تحریر فرماتے ہیں۔

"----- رمضان المبارک میں خاص بہار ہوتی لوگ بہت پہلے سے اس کے منتظر ہوتے

اور تیاریاں کرتے ملازمین چھٹیاں لیکر آتے۔ مدارس دینیہ کے اساتذہ اس موقع کو غنیمت جان کر اہتمام سے آتے علماء وحفاظ کی خاصی تعداد جمع ہو جاتی۔ تقسیم سے پہلے مشرقی پنجاب کے اہل تعلق وخدام اور وہاں کے مدارس کے علماء کی تعداد غالب ہوتی۔ اہل رائپور اور اطراف کے اہلِ تعلق الوالعزمی اور عالی ہمتی سے مہمانوں اور مقیمینِ خانقاہ کے افطار، طعام اور سحر کا انتظام کرتے۔ رمضان المبارک میں اپنے شیخ کی اتباع میں مجلسیں سب ختم ہو جاتیں، باتوں کے لئے کوئی خاص وقت نہ تھا۔ ڈاک بھی بند رہتی۔ تخلیہ نماز کے وقت کے علاوہ تقریباً ۲۴ گھنٹے رہتا۔ کسی ایسے شخص کے آنے سے گرانی ہوتی۔ مجلس کے لئے وقت صرف کرنا پڑتا۔ افطار علالت سے پیشتر مجمع کے ساتھ ہوتا جس میں کھجور اور زمزم کا خاص اہتمام ہوتا۔ مغرب کے متصل کھانا علالت سے پہلے مجمع کے ساتھ اسکے بعد چائے۔ عشاء کی اذان تک یہی وقت چوبیس گھنٹے میں مجلس کا تھا۔ اذان کے بعد نماز کی تیاری۔ اسی درمیان میں حضرات علماء جن کا مجمع اگلی صف میں ہوتا بعض اہم اہم سوالات کرتے اور حضرتؒ ان کا جواب دیتے۔ عشاء کے بعد تقریباً آدھ گھنٹے کبھی نشست اور کبھی لیٹ جاتے، خدام بدن دبانا شروع کرتے۔ مسجد وخانقاہ میں تراویح ہوتی۔ مسجد میں بھی قرآن مجید ہوتا اور خانقاہ میں بھی۔ یوں تو حفاظ کی کثرت ہوتی مگر حضرت اچھے پڑھنے والے بہتر حافظ کو پسند کرتے۔ حضرتؒ نے ایک سال ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء منصوری پر رمضان المبارک کیا۔ ۵۰۔۶۰ خدام تھے۔ مولوی عبدالمنان صاحب نے قرآن مجید سنایا۔ تراویح کے بعد حضرت کے تشریف رکھنے اور مجلس کا معمول تھا۔ طبیعت میں بڑی شگفتگی اور انبساط تھا۔ متعدد حضرات رات بھر بیدار اور مشغول رہتے۔ غرض دن اور رات ایک کیف محسوس ہوتا تھا۔ ضعفاء اور کم ہمت بھی سمجھتے تھے کہ میخانہ کا محروم بھی محروم نہیں ہے ایک حاضرِ خدمت خادم نے جس کو آخری عشرہ گذارنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ اور جو اپنی صحت کی کمزوری اور ہمت کی پستی کی وجہ سے مجاہدات سے قاصر رہا اپنے ایک دوست کو ایک خط میں لکھا تھا ؎

دُکان مے فروش پہ سالک پڑا رہا
اچھا گذر گیا رمضان بادہ خوار کا

(سوانح حضرت عبدالقادر رائپوریؒ)

علی میاں بھی اس رمضان میں ۱۶ رمضان شنبہ کو لکھنؤ سے آکر سیدھے منصوری تشریف لے گئے اور عید کے بعد تشریف لائے۔ علی میاں دوسری جگہ حضرت رائپوری نوراللہ مرقدہ کے آخری رمضان کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں:۔

"آخری رمضان اور آخری سفرِ پاکستان

۔۔۔۔۔رمضان ۱۳۸۱ھ فروری ۱۹۶۲ء رائے پور میں ہوا۔ اس سے پہلے حضرتؒ کے شدید اصرار پر شیخ کا یہ معمول ہوگیا تھا کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر رائے پور تشریف لیجاتے اور دوشنبہ کو واپسی ہوتی۔ رمضان میں چونکہ ہر ہفتہ آنا جانا مشکل تھا اس لئے یہ قرار پایا کہ نصف رمضان یہاں ہو اور نصف رمضان رائے پور میں۔ ۱۷ رمضان ۱۳۸۱ھ کو حضرت شیخ الحدیث رائپور تشریف لے آئے۔ قرآن مجید مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی کے فرزند مولوی حافظ فضل الرحمٰن نے سنایا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کمتھلوی بھی رمضان سے پہلے تشریف لے آئے تھے۔ شاید کسی کو اس کا احساس ہو کہ یہ حضرت کا آخری رمضان ہے اور اب نہ صرف رائپور سے بلکہ اس عالمِ فانی سے کوچ کے دن قریب آگئے ہیں۔ عصر سے لیکر مغرب سے کچھ پیشتر تک کتاب پڑھنے کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات (مطبوعہ الفرقان) ہو رہے تھے مہمانوں کا ہجوم تھا۔ مجمع برابر بڑھ رہا تھا۔ عید کی نماز حضرت نے مسجد میں آزاد صاحب کی اقتداء میں ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضرت کو کرسی پر بٹھا کر شیخ کے مزار پر لے گئے تو عجیب منظر تھا۔ زبانِ حال کہہ رہی تھی: "انتم لنا سلف و نحن لکم خلف وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون"۔

حضرتؒ کو ہمیشہ سے یہ فکر تھی کہ خانقاہ اور مدرسہ کا سلسلہ میرے بعد بھی جاری رہے اس کے لئے کئی بار مشورے بھی ہوئے۔ اور مختلف تجویزیں مختلف اوقات میں سامنے بھی آئیں۔ لیکن کوئی تجویز اطمینان بخش طریقہ پر نہیں چل سکی اسی سلسلہ میں آخری رمضان سے پیشتر مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب کو پاکستان سے بلایا گیا مولانا اوپر کی منزل میں تشریف رکھتے تھے۔ اور

حسب معمول رمضان کے اشغال میں عالی ہمتی سے مشغول تھے۔ رائپور کی اس خانقاہ کو آباد رکھنے کیلئے کسی موزوں شخصیت کے انتخاب و تعیین کی ضرورت تھی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ کے حقیقی نواسہ اور اسی خاندانِ والاشان کے چشم و چراغ ہیں۔ عالم، صالح، متشرع اور ذاکر شاغل ہیں۔ حضرتؒ ہی سے بیعت واجازت ہے اور حضرتؒ ہی کے دامنِ عاطفت میں تربیت پائی ہے۔ حضرت حافظ صاحب کی ۱۹۰۵ء میں ولادت ہوئی اور اعلیٰ حضرت رائپوریؒ کی حیات میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور محراب بھی رائپور میں سنائی تھی۔ اوّل سے آخر تک مظاہر علوم میں تعلیم پائی ۱۳۴۳ھ میں دورۂ حدیث میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۷ء کے پر آشوب زمانہ میں جرأت و عزیمت کے ساتھ مشرقی پنجاب میں حالات کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کی تقویت کا ذریعہ بنے اور پھر جب اس علاقہ کا سرکاری طور پر انخلا ہوا تو اپنے قافلہ کے ساتھ عزت و ہمت کے ساتھ پاکستان تشریف لے گئے۔ اور شہر سرگودھا میں اقامت اختیار کی اطال اللہ بقاءہ۔۔۔ اہل رائپور اور قرب و جوار کے مسلمان ان سے خوب واقف اور مانوس بھی ہیں۔ اور وہ اپنے خاندانی تعلق قرابت قریبہ اور وجاہت سے اس شیرازہ کو مجتمع و مربوط رکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ حضرتؒ نے ان کو رائپور میں قیام کے لئے تجویز فرمایا اور رمضان کے بعد شوّال ۱۳۸۱ھ کا پہلا ہفتہ تھا حضرتؒ کے ارشاد سے حضرت شیخ الحدیث نے جو تشریف رکھتے تھے، متعلقین خانقاہ کے ایک مجمع میں اعلان فرمایا کہ حضرتؒ نے حافظ صاحب کو یہاں قیام کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ اور حافظ صاحب نے اسکو قبول بھی فرمالیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ ہمیں تو بڑا فکر ہو رہا تھا۔ کہ یہاں یہ سلسلہ ختم ہو ہوا جائے گا۔ اللہ کا شکر ہے اور امید ہے کہ یہ جگہ آباد اور یہ سلسلہ قائم رہے گا۔"

(سوانح حضرت رائپوریؒ)

"علی میاں دوسری جگہ لکھتے ہیں :۔

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پاکستان کے زمانہ قیام میں رمضان بھی پڑ جاتے پاکستان کے خدام و مخلصین کی کوشش و تمنا ہوتی کہ رمضان یہیں گذرے تا کہ رمضان کی رونق و برکت دوبالا ہو۔

رمضان گرمیوں میں پڑ رہے تھے۔ ۱۳۷۱ھ میں کوہ مری صوفی عبدالحمید کی کوٹھی پر رمضان ہوا۔ ۱۳۷۳ھ جناب محمد شفیع قریشی صاحب اور ملک محمد دین صاحب کی مخلصانہ دعوت و درخواست پر گھوڑا گلی (کوہ مری) میں رمضان ہوا۔ سو سے اوپر مہمان تھے دونوں صاحبوں نے بڑے ذوق و شوق اور اہتمام کے ساتھ رمضان کے مہمانوں کی ضیافت و میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ اگلے سال ۱۳۷۴ھ میں پھر یہیں (گھوڑا گلی میں) رمضان ہوا۔ دوسرے سال ۱۳۷۵ھ لائل پور میں رمضان ہوا۔ مہمانوں کا مجمع دو سو تک پہنچ جاتا تھا۔ ۱۳۷۶ھ میں لاہور میں رمضان ہوا چودہری عبدالحمید صاحب مرحوم (کمشنر بحالیات) نے ضیافت و میزبانی میں خاص حصہ لیا ۱۳۷۸ھ میں پھر لائل پور میں رمضان ہوا۔ اس کے بعد پھر پاکستان میں رمضان شریف گذارنے کی نوبت نہیں آئی۔ زندگی کے دونوں آخری رمضان ۸۱-۱۳۸۰ھ رائپور میں گذرے۔ (سوانح حضرت رائپوریؒ)

("اکابر کا رمضان" مصنفہ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس اللہ سرہٗ صفحہ ۹۲ تا ۱۰۶ ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

"میرے حضرتؒ، میرے مربی، میرے محسنؒ"

"۔۔۔۔۔۔ میرے حضرتؒ، میرے مربیؒ، میرے محسن حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ کا ارشاد تقریباً چار برس سے اس (حکایات صحابہؓ) کی تالیف کا ہو رہا تھا مگر اپنے مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے تعمیل کا وقت نہ ملا اس بیماری کے زمانے کو غنیمت سمجھ کر تعمیلِ ارشاد میں پڑے پڑے کچھ لکھتا رہا اور ۱۲ شوال ۵۷ھ کو پوری ہو گئی۔"

(آپ بیتی نمبر ۲ یاد ایام نمبر ۱ باب دوم صفحہ ۱۳۰-۱۷۸
ناشر ۔ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی)

حضرت رائپوریؒ کے احسانات

"----------میرے حضرت رائپوریؒ کے احسانات کا نہ شمار نہ احصاء، اللہ تعالیٰ ہی اپنی شایانِ شان ان کا بدلہ مرحمت فرمائے۔"

(آپ بیتی نمبر ۴ یادایام نمبر ۳ صفحہ ۲۱۹-۵۹۰)

"حضرت اقدس رائپوریؒ کا وجود غنیمت ہے"

"----مجھ سے تعلق رکھنے والوں کو میری طرف سے حکماً یہ پیام پہنچادیں کہ حضرتؒ کے وجود کو بہت زیادہ غنیمت سمجھ کر زیادہ سے زیادہ اوقات، اپنے کھانے کا خود انتظام کر کے حضرت اقدسؒ کی خدمت میں گذاریں۔ اس کے بارہ میں معمولی اعذار کو اہتمام سے دور کریں۔ میں خود بھی احباب کو لکھ رہا ہوں"

(مکتوب مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۷۶ھ)

"حضرت مدنیؒ کے وصال کے بعد ہندو پاک میں صرف ایک ہی وجود رہ گیا"

"---حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرتؒ کے فیوض سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے ایک انار صد بیمار اب تو ہندوپاک دونوں جگہ صرف حضرتؒ ہی کا وجود رہ گیا اللہ تعالیٰ شانہٗ تا دیر اس مبارک سایہ کو قائم رکھے۔"

(مکتوب مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۷۷ھ)

حضرتؒ کے حجرہ میں انوار مثل آفتاب

"---اس رمضان کے وقائع اور برکات تو بہت ہی ہیں ایک دن کا واقعہ ہمیشہ ہی نظروں میں رہے گا۔ ایک دن میں حسب معمول پہنچا تو حجرے کے اندر حضرتؒ کوئی دوا نوش فرما رہے تھے۔ دو تین خادم اِدھر اُدھر کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت حجرہ میں انوار کا اس قدر مینہ برس رہا

تھا، کہ مجھ جیسے بے بصیرت کو بھی یہ محسوس ہو رہا تھا، کہ حجرہ میں آفتاب نکل رہا ہے"
("اکابر کا رمضان" مصنفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ
ناشر مکتبہ الشیخ ۳-۳۶۷ بہادر آباد کراچی صفحہ ۵۱)

حضرت اقدسؒ کا حادثہ وصال : سخت ترین حادثہ

"-----میرے اکابر نور اللہ مراقدہم کے حوادث میں میرے لئے آخری حادثہ، سخت ترین حادثہ، میرے حضرت شاہ عبدالقادر صاحب قدس سرہٗ کا حادثہ وصال ہے"
(آپ بیتی نمبر ۳ صفحہ ۱۱۰)

حضرت رائپوریؒ کی حالت کے باعث حج کا التوا

"---میرا ارادہ یہ تھا کہ ان رئیس الاحرار (مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی) کے ساتھ چپکے سے ہوائی جہاز سے چلا جاؤں گا لیکن مقدرات اٹل ہوتے ہیں حضرت اقدس رائپوری قدس سرہٗ کی طبیعت اس قدر ناساز ہوئی کہ ایک ماہ تقریباً مایوسی میں گذرا میں نے حضرت اقدسؒ سے ایک شب کیلئے نظام الدین جانے کی اجازت چاہی کہ وہاں کے حالات دیکھتا آؤں حضرتؒ نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ "میری حالت تو یہ ہو رہی ہے میں رات کو اگر مر گیا تو میرے جنازے کی نماز کس طرح پڑھا سکے گا" حضرت قدس سرہٗ کے اس فقرہ پر نہ صرف نظام الدین کا جانا ملتوی کر دیا بلکہ حجاز کے سفر کا ذکر زبان پر لانا بھی حضرت قدس سرہٗ کی گرانی کا سبب سمجھا۔"
(آپ بیتی ۳ صفحہ ۶۵-۶۶)

غایت درجہ عقیدت و عشق

"----ایک شکوہ تم سے راز میں کرتا ہوں - میں نے بعض لوگوں کو حضرت اقدسؒ کی خدمت میں حاضری کو لکھا ان کا یہ جواب آیا کہ "ہم حاضر ہوئے تھے مگر وہاں خدام ادب نے چلتا کر دیا" اس سیہ کار سے اگر کسی کا تعلق ہے تو وہ صرف صورت ہی ہے۔ حضرتؒ ہی کے حکم کی تعمیل

ہیں اس کو بھگت رہا ہوں ورنہ ایک کو بھی پاس نہ پھٹکنے دیتا۔ حضرتؒ سے عرض کر دیں کہ دستگیری آپ فرمادیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔"

(مکتوب مورخہ ۷ شعبان ۱۳۷۹ھ)

"۔۔۔۔ حضرتؒ کے فقرہ کا جواب حضرت کی خدمت میں تو ہرگز پیش کرنا نہیں ہے، بے ادبی ہے، مگر حضرتؒ کے فقرہ کا جواب تمہیں ضرور لکھے دیتا ہوں ؎

شبِ فرقت میں یاد اُس بے خبر کی بار بار آئی

بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

بعض یادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ بھلانے سے بھی نہیں بھلائی جاتیں۔"

(مکتوب مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۸۰ھ)

"بقیۃ السلف، حضرتؒ ہی کی ذات"

راؤجی (راؤ الطاف الرحمٰن) تعجب ہے کہ تم حضرتِ اقدسؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی دوسرے سے دعا کو کہو۔ میں تو ہر شخص کے خط میں رسمی طور سے نہیں بلکہ قصداً اہتمام سے اپنے لئے دعا کو بار بار لکھتا رہتا ہوں کہ شاید بار بار کی درخواست سے کسی وقت دل سے کوئی کلمۃ الخیر اس ناپاک کے لئے نکل جائے تو بیڑا پار ہے کہ اب بقیۃ السلف حضرتؒ ہی کی ذات رہ گئی۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست تم بھی اس ناکارہ کے لئے کر دینا۔"

(مکتوب مورخہ یکم شوال ۱۳۷۹ھ)

"۔۔۔۔اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ حضرتِ اقدسؒ کی مجالس کے ذکر تذکرے سنتا رہا۔ انھوں نے کئی مرتبہ یہ لفظ بھی کہا کہ حضرتِ اقدسؒ نے بار بار تجھے سلام فرمانے کو کہا ہے۔ اس شفقت اور کرم کا کس زبان سے شکر ادا کروں۔ کاش یہ ناپاک اس قابل ہوتا۔"

(مکتوب مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ)

"------ میرا تو واقعی یہ دل چاہتا ہے کہ اب سب خدام یک قلب ولسان ہو کر بالکل حضرتِ اقدسؒ کی منشاء مبارک کے ساتھ نہایت انقیاد کے ساتھ چلیں انشاء اللہ، ثمّ انشاء اللہ حضرتؒ کے قرب کی برکات اپنے جذبات کے خلاف انقیاد میں علی وجہِ الاتم حاصل ہوں گی۔"

(مکتوب مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۷۹ھ)

حضرت اقدسؒ کے بارے میں خدام کو نصیحت

"------ تفاصیل معلوم ہو کر بہت ہی رنج، قلق، اور حیرت ہوئی۔ اس پر نہیں کہ حضرتِ اقدسؒ کی تشریف آوری نہیں ہوئی۔ اس میں تو حقیقی غیر جانب دار اول سے اگر کوئی ہے تو صرف یہی ناکارہ ہے جس کی ۱۹۴۷ء سے یہی رائے ہے کہ خدام کو حضرتِ اقدسؒ کی حقیقی منشاء کا اتباع چاہیے، جذبات کو حضرتؒ کی خوشی کے تابع کرنا چاہیے نہ یہ کہ حضرتؒ کو جذبات پر نچانا چاہیے۔ قلق اس پر ہے کہ جو صورتیں بار بار سننے میں آرہی ہیں، معلوم نہیں یہ نیازمندی کی حدود میں آتی ہیں یا ایذا رسانی کی۔ اللہ والوں کو اگر کوئی شخص راحت نہ پہنچا سکے تو کم از کم اپنی حدِ استطاعت تک تکلیف پہنچانے کے درپے نہ ہو، بزرگوں کے حلم سے بے خوف نہ ہونا چاہیے"۔

(مکتوب مورخہ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ)

"------ میرے نزدیک تو اپنے جذبات حضرتؒ کی ذرا سی راحت پر قربان ہونا اشد ضروری ہیں۔"

(مکتوب مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ غالباً)

حضرت رائپوریؒ سے شیوخ واکابر کا سا تعلّق

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلّہ العالی حضرت مولانا عبدالقادر نوراللہ مرقدہٗ کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی تصنیف "سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"-------- شیخؒ نے بھی حضرتؒ کے ساتھ احترام و عقیدت، ادب و بزرگ داشت اور نیازمندی و خوردی کا ایسا تعلق رکھا جس سے بزرگانِ سلف کی یاد تازہ ہوگئی۔ اور منتسبین و مدعیانِ تعلق کو معلوم ہوگیا کہ ادب اسے کہتے ہیں، اور قدر دانی اور جوہر شناسی اس کا نام ہے۔ اپنے شیخ و مُرشد مولانا خلیل احمد صاحب کی وفات کے بعد شیخؒ نے مولانا مدنیؒ اور حضرت رائپوریؒ کے ساتھ شیوخ و اکابر کا سا تعلق قائم کر رکھا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی نظر میں اس اخیر زمانہ میں ان دونوں سے بڑھ کر کوئی نہیں، مولانا مدنیؒ کے انتقال کے بعد یہ ساری عقیدت و تعلق سمٹ کر حضرتؒ کی ذات میں آگیا تھا۔ جب بہٹ ہاؤس میں حضرتؒ کا طویل قیام رہا، بلا تخلف روزانہ کا معمول تھا کہ عصر کی نماز پڑھ کر فوراً بہٹ ہاؤس تشریف لے جاتے، اس اندیشہ سے کہ کچھ تاخیر نہ ہوجائے، شام کی چائے جو عمر بھر کے معمولات میں شامل تھی مستقلاً چھوڑ دی تھی، حضرتؒ کو جب اس کا علم ہوا تو بہٹ ہاؤس میں اس کا انتظام فرمانے کی تاکید کی، لیکن شیخؒ نے اصرار سے منع فرما دیا۔ اخیر زمانہ قیام رائپور میں باوجود اس کے کہ سفر خاص حالات و کیفیات کی بنا پر شیخؒ کے لئے مجاہدۂ عظیم تھا۔ ہر ہفتہ کا معمول تھا کہ جمعہ کی شام کو تشریف لے جاتے اور پیر کی صبح تشریف لاتے۔ حضرتؒ کی کی راحت، ضعف اور طبیعت کی نزاکت کا بڑا اہتمام فرماتے، مصافحہ کرنے والوں پر بھی پابندی عائد فرما دیتے اور اکثر فرماتے کہ مصافحہ سنت ہے اور اذیت حرام۔ پاکستان کا سفر پیش آتا تو مشاقین و معتقدین کو قابو میں رکھنا انھیں کا کام تھا، اکثر اس اسٹیشن پر مجمع کے سامنے عصا لے کر کھڑے ہوجاتے اور ہجوم کرنے والوں کو سختی کے ساتھ ڈانٹتے۔ بہت سے لوگ بالخصوص علمی اشتغال رکھنے والے حضرات شیخؒ ہی کے بار بار فرمانے سے حضرتؒ کی طرف متوجہ ہوئے۔ بعض لوگوں کو جو حضرتؒ کے علوِ شان سے زیادہ واقف نہ تھے اور وقت کی قیمت نہیں پہچانتے تھے بار بار تحریر فرمایا کہ "حضرتؒ کی زندگی کو غنیمت سمجھو، چراغ سحری ہے۔" راقم الحروف کو یاد ہے کہ حضرت شیخؒ کی خدمت میں جب پہلی بار حاضر ہوا اور شیخؒ کے بالا خانہ اور دار المطالعہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اس زمانہ میں وہاں ایک منظوم قطعہ وصلی کی شکل میں آویزاں تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر نفس کی اصلاح چاہتے ہو تو فلاں فلاں رذائلِ اخلاق

نکال دو، اور فلاں فلاں صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نو عمری کا زمانہ تھا اور طبیعت میں شوخی تھی عرض کیا کہ حضرت ان مفرد اجزاء کا تلاش کرنا اور مختلف پنساریوں کے ہاں سے دواؤں کا اکٹھا کرنا تو بڑا مشکل ہے کہیں بنا بنایا نسخہ ملتا ہو تو بتائیے۔ برجستہ فرمایا کہ "رائے پور کی نہر کے کنارے۔"

حضرتؒ کے حالات واقعات کا جاننے والا بھی شیخؒ سے زیادہ مشکل سے کوئی ملے گا۔ کثرت سے جزئیات ان کو یاد ہیں اور یادداشت میں مندرج ہیں، خطوط کا بھی ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔ چنانچہ اس کتاب کی ترتیب میں سب سے بڑی مدد و رہنمائی شیخؒ ہی سے حاصل ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس کا ڈھانچہ شیخؒ ہی کی عنایت فرمائی ہوئی معلومات اور مہیا کی ہوئی تحریرات سے بنا ہے۔ یہی معاملہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی سوانح کے ساتھ رہا۔ اگر شیخ کی رہنمائی و سرپرستی نہ ہوتی تو ان دونوں چیزوں کا مناسب طریقہ پر مرتب ہونا اگر محال نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ اطال اللہ بقائہٖ و نفع بہ

(صفحہ ۳۱۳-۳۱۴ ناشر مکتبہ رشیدیہ لاہور اکتوبر ۱۹۷۷)

"سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ" میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی حضرت رائپوریؒ کے بارے میں شیخؒ کے تاثرات و جذبات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"-----شیخؒ کو ڈھڈیاں جا کر حضرت رائپوریؒ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے اور کچھ وقت وہاں گزارنے کا بڑا شوق تھا، اور جیسا کہ بعض خاص مجلسوں میں فرمایا کہ پاکستان کا سفر بھی خاص اسی شوق میں کیا گیا تھا۔ سرگودھا پہونچے تو سخت گرمی تھی۔ دونوں طرف برف کی سلیں رکھی جاتیں، اور پنکھا چلتا رہتا۔ خدام نے ڈھڈیاں کا پروگرام ملتوی کرنے کی بار بار درخواست کی کہ وہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں بجلی ہے نہ برف کا انتظام ہو سکتا ہے، لیکن شیخؒ نے کسی طرح اس کو منظور نہیں کیا۔ خدا کی قدرت کہ وہاں پہونچتے ہی موسم ایسا تبدیل ہوا کہ کسی چیز کی ضرورت پیش نہ آئی بلکہ رات کو کپڑا اوڑھنے کی ضرورت پڑ گئی۔ جب تک قیام رہا ایسا ہی خنک و خوشگوار موسم

رہا۔ فرماتے تھے کہ ”حضرتؒ کو زندگی میں میرا قرآن مجید سننے کا بڑا شوق تھا، لیکن اس کی نوبت نہ آئی۔ میں نے وہاں قبر مبارک کے پاس پورا قرآن مجید ختم کرنے کا اہتمام کیا“۔ حسن اتفاق سے اس سفر کے سلسلہ میں شیخؒ کا ایک خط خاکسار راقم کے نام مرقعہ خطوط میں محفوظ ہے، اس سے اس سفر کی مزید تفصیلات اور شیخؒ کے تاثرات اور جذبات کا علم ہوتا ہے:۔

خط سے اس سفر کا متعلقہ اقتباس پیش خدمت ہے

"۔۔۔۔ بدھ کو عصر کے بعد لائل پور سے سرگودھا روانگی ہوئی، اور جمعرات کی شام کو عصر کے بعد سرگودھا سے ڈُھڈیاں شریف۔ لائل پور اور سرگودھے کی گرمی اس قدر ناقابل برداشت تھی کہ باوجود چاروں طرف برف کی سلیوں اور کئی کئی بجلی کے پنکھوں کے اس کم ہمت کو سکون نہ ہوتا تھا، لائل پور میں ۱۱۷ اور سرگودھا میں ۱۲۱ درجہ بتایا جارہا تھا۔ ڈُھڈیاں سے ہر شخص ڈراتا تھا کہ وہاں نہ بجلی ہے نہ پنکھا اور وہ گرمی میں سرگودھا کا تابع ہے، اس لئے اپنے کو بھی بہت ہی فکر تھا مگر حضرت نوراللہ مرقدہ کو زندگی میں ہمیشہ اس ناکارہ کی فکر رہی اور اب بھی اس کا ظہور ایسا ہوا کہ ڈُھڈیاں کے تین دن منصوری بلکہ چکروتہ کے حکم میں تھے۔ رات کو کپڑا اوڑھنا پڑتا تھا دن کو بھی عین دوپہر میں وہ ٹھنڈی ہوائیں زور دار چلتی تھیں کہ لطف آجاتا تھا۔ اوقات ایسے آخر تک گھرے ہوئے ہیں کہ وہاں کے تین دن بھی بہت سے احباب کا دل برا کر کے تجویز ہوئے تھے۔ ، اسلئے اضافہ کی گنجائش نہیں تھی۔ وہاں کے تین دن تو بلامبالغہ حضرت اقدس رائپوریؒ قدس سرہ کے روانگیِ پاکستان کے آخری ایّام تھے۔ کھڑکیوں اور دروازوں پر عورتوں اور مردوں کا سارا دن اس قدر ہنگامہ رہتا کہ بار بار کواڑ لگانے کی نوبت آتی تھی لیکن پھر بھی مجمع بند کواڑوں پر مسلط رہتا۔ بھائی اسمٰعیل لائل پوری بہت زور لگا کر ان کو چلتا کرتے تھے، کواڑ کھلنے پر پھر ہجوم کا وہی حال ۔۔۔۔۔۔" ا

اپنے اہلِ تعلّق کو شیخِ وقت حضرت رائپوریؒ کی طرف توجّہ دِہانی

مولانا علی میاں مذکورہ بالا تالیف ہی میں رقم طراز ہیں:۔

"۔۔۔حضرت شیخؒ باوجود اپنے بلند روحانی مقام، اور مرجع خلائق ہونے کے اپنے اہلِ تعلق کو اپنے وقت کے مستند و مسلّم مشائخ، بالخصوص شیخؒ وقت حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ کی طرف اصرار و تاکید سے متوجہ فرماتے رہتے تھے، اور اس سے ان کی لِلّٰہیت، بے نفسی اور خلوص کا پورا اظہار ہوتا ہے۔میرے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔رائے پور کے متعلق میں بھی اصرار سے عرض کروں گا کہ مشاغل کی مزاحمت کے باوجود کبھی کبھی گنجائش نکال لیا کریں، چچا جان (۱) تو تشریف لے ہی گئے، مولانا کا وجود بھی چراغِ سحری ہے۔مشاغل تو آدمی کے ساتھ لگے ہی رہتے ہیں، اس سے کب خلاصی ہو سکتی ہے۔" (۲)

ایک دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"۔۔۔۔رائے پور کے جناب کے سفر کی حقیقی اہمیت بندہ کے نزدیک بہت ہے۔اس کو بار بار کیا عرض کروں۔بندہ تو بہت ہی ضروری خیال کرتا ہے کہ اہل حضرات وہیں جائیں۔جب بھی موقعہ مل سکے چند روز یکسوئی کے ساتھ ضرور تشریف لائیں۔" (۳)

"۔۔۔۔۔اس بار بار کے تاکید کی وجہ یہ تھی کہ شیخ تمام دینی، و علمی و اصلاحی کاموں اور خود دعوت و تبلیغ کے لئے اخلاص ولِلّٰہیت، حیاتِ قلبی، اور حرارتِ باطنی کو ضروری سمجھتے تھے، جو ان کے نزدیک بمنزلہ اسٹیم کے تھی، جس کے بغیر دین کی کوئی گاڑی چلتی نہیں تھی۔اپنے ایک مکتوب (مورخہ ۲۶ ذی قعدہ ۶۴ھ) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔۔انجن میں آگ کی ضرورت ہوتی ہے، اور لِلّٰہی آگ انہیں درباروں سے ملتی ہے۔"

ایک دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔میرا یقین ہے کہ فتن کا علاج اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اور اسی جذبہ کے تحت ملکوں ملکوں پھر رہا ہوں کہ خانقاہیں دنیا سے ختم ہی ہوگئیں۔"

(مکتوب ۵ مئی ۸۱ء)

"۔۔۔۔۔ان کے نزدیک کم از کم درجہ یہ تھا کہ ان حضراتِ اہل اللہ سے دل میں کدورت نہ رکھی جائے۔ یہ مضمون ان کی تحریروں میں بار بار آیا ہے۔ اور اس سوءِ ظن، کدورت، اور اعتراض پر بار بار نکیر فرمائی ہے۔ اپنے مشہور رسالہ "الاعتدال فی مراتب الرجال" میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔۔میں اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو خاص طور سے متوجہ کرتا ہوں، اور کرتا رہتا ہوں کہ وہ اللہ والوں سے ذرا بھی دل میں کدورت نہ رکھیں، ورنہ مجھ سے تعلق نہ رکھیں"

شیخؒ کا یہ مشورہ صرف اپنے خوردوں اور نیاز مندوں ہی کے لئے نہیں تھا خود بھی بڑے اہتمام سے رائے پور حاضر ہوتے اور کئی کئی دن، اور کئی کئی وقت رہتے۔ جس زمانہ میں حضرتؒ کا بہٹ ہاؤس (سہارنپور) میں طویل قیام تھا، شیخ کا بلا تخلف روزانہ کا معمول تھا کہ عصر کی نماز پڑھ کر فوراً بہٹ ہاؤس تشریف لے جاتے، اس اندیشہ سے کہ کچھ تاخیر نہ ہو جائے، شام کی چائے جو عمر بھر کے معمولات میں شامل تھی، مستقلاً چھوڑ دی تھی۔ حضرت کو جب اس کا علم ہوا۔ تو بہٹ ہاؤس میں اس کا انتظام فرمانے کی تاکید کی، لیکن شیخؒ نے اصرار سے منع فرما دیا۔ اخیر زمانہ قیام میں رائے پور میں باوجود اس کے کہ سفر خاص حالات و کیفیات کی بناء پر شیخ کے لئے مجاہدۂ عظیم تھا، ہر ہفتہ کا معمول تھا کہ جمعہ کی شام کو تشریف لے جاتے، اور پیر کی صبح تشریف لاتے۔"

۱۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ ۲۔ مکتوب ۴ جمادی الثانیہ ۶۴ھ ۳۔ مکتوب ۷ محرم ۶۵ھ

(سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ صفحہ ۲۱۵ تا ۲۱۷

مجلس نشریات اسلام کراچی طبع (غالباً ۱۹۸۴ء)

حضرت اقدس رائپوریؒ سے اجازتِ بیعت

"حضرت اقدس رائپوریؒ کے واقعات تواتنے اونچے ہیں کہ مجھے لکھوانے سے بھی ڈر لگتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت نوراللہ مرقدہٗ نے رائے پور میں ارشاد فرمایا کہ "میرا جی یوں چاہتا ہے کہ تو مجھے اجازت بیعت دیدے تاکہ حضرت سہارنپوریؒ قدس سرہٗ کی نسبت سے بھی مجھے کچھ مل جائے۔" میں نے ہاتھ جوڑ کر دست بوسی کے بعد عرض کیا کہ "حضرت توبہ توبہ ایسی بات فرماویں۔" حضرت مولانا احمد الدین صاحبؒ، اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی بلند درجات عطا فرمائے، انھوں نے یہ عرض کیا کہ "حضرتؒ یہ اجازت نہیں دیتے تو آپ ان کو اجازت دے دیں تاکہ ان کے سلسلے میں آپکی شرکت ہو۔" حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا "میری طرف سے تو بڑی خوشی سے اجازت ہے۔" اللہ تعالیٰ مولانا احمد الدین صاحب کو بہت ہی بلند درجات عطا فرمائے، بڑے ہی مخلص تھے۔"

(آپ بیتی نمبر ۴ یادایام نمبر ۳ باب پنجم۔ "التحدیث بالنعمۃ" صفحہ ۱۱۳-۴۸۴ شائع کردہ معہد الخلیل الاسلامی ۵۴۴-۳ بہادر آباد، کراچی)

"۔۔۔۔۔شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دام مجدہم ابنِ شیخ مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ محدث مظاہر العلوم سہارنپور بڑے بزرگ، بڑے عالمِ باعمل، صاحبِ فیض وکمال ہیں۔ ساری عمر اللہ کے لئے درسِ حدیث دیا بہت سی کتابوں شمائل ترمذی، شرح موطا امام مالک، اوجزالمسالک، حکایاتِ صحابہ، فضائلِ رمضان، فضائلِ نماز، فضائلِ صدقات، فضائلِ تبلیغ، وغیرہ کے مصنف ہیں بڑے علما آپ کے تمیذ ہیں۔ حضرتؒ کی بڑی صحبت اٹھائی ہے، چپ بیٹھتے تھے۔ بذل المجهود شرح ابی داؤد کے لکھنے میں حضرت سہارنپوری حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہم مہاجر مدنیؒ کے شریک رہے۔ جب کتاب ختم ہوئی تو ہمارے حضرت اقدس رائپوریؒ بھی مدینہ طیبہ میں تھے اور مجلس میں موجود تھے۔ اس وقت شیخ الحدیث کو حضرتِ سہارنپوریؒ اجازت دے رہے تھے۔ حضرت اقدسؒ نے اس پر مبارکباد دی اور شیخ الحدیثؒ رو رہے تھے۔ غرض حضرت شیخ الحدیثؒ ہمارے شیخؒ کے بھی خلیفہ ہیں اور حضرت سہارنپوریؒ کے بھی۔"

(رسالہ "حضرتِ اقدس رائپوری نوراللہ مرقدہم کے خلفاء مجازین" تالیف حضرت مولانا محمد صاحب انوری قادری (سابقہ) لائل پور مطبوعہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء پنجاب پریس لائل پور)

ایک شخص کو مجاز کرنے کا حکم

"۔۔۔۔حضرتِ اقدس دام مجدہم کے اس ارشاد سے کہ "وہ اجازت دیتا" سینہ پر ضرب لگی۔کاش یہ سیہ کار اس قابل ہوتا۔میرے یہ اکابر حضرت اقدس سہارنپوری نوراللہ مرقدہُ کے ارشاد پر اعتماد کئے ہوئے مگن ہیں اور اس ناکارہ کے سامنے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد "اصیحابی اصیحابی فیقل لہ انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی او کما قال" ہر وقت گھومتا رہتا ہے۔اس کے سوا کیا لکھوں۔حضرتِ اقدسؒ کی خدمت میں بعد سلام مسنون "پہلے اس قابل تو کردیں" فقط والسلام"

(مکتوب مورخہ ۴ شعبان ۷۷ھ)

"۔۔۔۔آج کی ڈاک سے تمہارا لائلپور کا لکھا ہوا دوسرا کارڈ مورخہ ۷ شعبان پہنچا جس میں حضرتِ اقدس دام مجدہم کا محبت سے لبریز عتاب بسلسلہ بیعت پہنچا۔مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے حضرت اقدسؒ کی خدمت میں اس کے متعلق کچھ لکھا تھا۔مجھے تو یوں یاد پڑتا ہے کہ تمہیں نے یہ لکھا تھا۔حضرتِ اقدسؒ کے ارشاد پر اس کے سوا کیا لکھوں کہ مالک اپنے فضل و کرم سے مرے اکابر کا حسنِ ظن اس روسیاہ کے بارے میں سچا کردے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کی بات کی لاج رکھا کرتا ہے۔وماذالک علی اللہ بعزیز۔حضرتِ اقدسؒ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست نیز یہ کہ "حکم کی لاج بھی رکھیں۔"

(مکتوب مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۷۷ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری رحمہ اللہ

شخصیت کا اجمالی خاکہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز　　　کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

ایں مدعیاں در طلبش بے خبر انند　　　آں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ (۱۸۷۳ء - ۱۹۶۲ء) کی شخصیت برصغیر پاک و ہند میں دینِ اسلام سے تعلق رکھنے والوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ بیسویں صدی عیسوی کے ایک صاحبِ ارشادِ ربانی شیخ، عہدِ حاضر کے مشہور دینی و روحانی راہنما، عارف باللہ، صاحبِ خانقاہ درویش، عالم و فاضل یگانہ اور نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ آپ کے تفصیلی حالاتِ زندگی، سیرت و شخصیت، نمایاں صفات اور مسترشدین کے لئے آپ کے طریق و اندازِ تربیت، توازن و جامعیت، تعلق باللہ، خلوص و محبت، فیض و تاثیر اور معرفت و سلوک کے ایمان افروز اور دل آویز تذکرے کے لئے تو عالمِ اسلام کے مشہور محقق، مفکر و مدبر، ادیب و سوانح نگار حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی تحقیقی اور اعلیٰ درجہ کی مبسوط کتاب "سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ" ہی کافی ہے۔ چونکہ اس مختصر مضمون میں حضرتؒ کی شخصیت کا احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں اس لئے ذیل میں اسی کتاب کے اقتباسات پر مبنی البتہ ایک اجمالی خاکہ اُن قارئین کیلئے پیشِ خدمت ہے جنہیں مذکورہ بالا کتاب یا دیگر تذکرے پڑھنے کا اتفاق ہوا نہ حضرت اقدسؒ سے ان کی زندگی میں زیارت کا موقع نصیب ہوا۔

حضرتؒ کی "سوانح" مذکورہ کے دیباچہ میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ حضرت اقدسؒ کے اجمالی تعارف کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"---------- ۱۹۴۲ء کی اس حاضری کے بعد قریباً بیس سال تک حضرتؒ کی خدمت

میں حاضری نصیب ہوتی رہی۔ ہم نے جو باتیں خاص طور پر حضرتؒ میں محسوس کیں اور جن سے ہم زیادہ متاثر ہوئے ان میں ایک تو یہ ہے کہ حضرتؒ کی زندگی میں تصوف کے "مقصد" اور اس کے "مغز" کو دیکھا، حضرتؒ کے ہاں ساری فکر اور سارا اہتمام اسی "مغز" اور اسی "مقصد" کا تھا۔ رسوم تصوف کے نہ خود پابند تھے اور نہ دوسروں سے پابندی چاہتے تھے ---۔ نسبت اور تعلق مع اللہ کے حصول کے لئے بقدرِ امکان یکسوئی کے ساتھ کثرت ذکر و فکر پر عموماً زور دیتے تھے۔ اور اس کو گویا اس دروازہ کی کنجی سمجھتے تھے"-------۔ "آپ کے تعلق والوں میں جو افراد دین وملت کی خدمت میں لگے ہوتے خواہ مصنفین ہوں۔ مدرسین ہوں، واعظین و مقررین ہوں، خواہ کسان، محنت کش اور نوکری پیشہ لوگ ہوں، آپ ذکر کے ساتھ اس خدمت ہی کو ان کا خاص شغل اور وظیفہ قرار دیتے اور فرماتے کہ "بس اخلاص نیت کا اہتمام کرو یہی وہ اکسیر ہے جو ہر عمل کو عبادت و قربت اور وصول الی اللہ کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔"

آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں۔

"اسی طرح ایک خصوصیت اور جامعیت اللہ تعالیٰ نے حضرتؒ کو یہ عطا فرمائی تھی کہ ایک طرف تو توکل اور تبتل کا وہ اعلیٰ مقام حاصل تھا جس سے ارفع مقام کم از کم اپنی انکھوں نے نہیں دیکھا، لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے مقرر کئے ہوئے سلسلۂ اسباب اور انسانی کوشش و تدبیر کے قدرتی نظام کی اہمیت پر بھی زور دے کر زندگی کے کاروبار، ترکِ تدبیر اور تعطیلِ اسباب کے آپ سخت مخالف تھے۔"

"---------حضرت رائپوری قدس سرہ پر "فنائیت" اور "انا کی نفی" کا غلبہ تھا۔ انہیں آنکھوں نے اس باب میں جو حال حضرتؒ کا دیکھا، اس سے آگے کے درجہ اور مقام کے تصور سے بھی کم از کم اس ناچیز کا ذہن تو عاجز ہے۔ بار ہا اس کا اظہار فرمایا کہ "ہر آنے والے کو میں اس خیال سے بیعت کر لیتا ہوں کہ شاید یہی اللہ کا بندہ میری مغفرت کا ذریعہ بن جائے"--- الحمد للہ ہمیں حضرتؒ کے کشف و کرامات کا بھی بار بار تجربہ ہوا لیکن، بخدا، ہزاروں کھلی کرامتیں اس نعمتِ عظمیٰ "فنائیت" اور "انا کی نفی" کے برابر نہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضرتؒ کے قلب و

باطن کو اللہ تعالیٰ نے جاہ کے جذبہ سے بالکل ہی پاک کر دیا تھا۔"

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی اپنی تالیف "سوانح حضرت رائے پوری قدس سرہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلمانوں کے حالات کے وسیع مطالعہ اور اپنی زندگی کے اس طویل (تجزیاتی) تجربہ نے آپ کو اس نتیجہ پر پہنچا دیا اور آپ کا یہ یقین اور عقیدہ بن گیا کہ مسلمانوں کی پوری زندگی اور اس کے مختلف شعبوں میں فساد کا اصل سبب اخلاص کی کمی اور اخلاق کا بگاڑ ہے اور وقت کا سب سے بڑا ضروری کام اخلاص و اخلاق کا پیدا کرنا ہے اور اس کا سب سے موثر ذریعہ محبت ہے اور اس کا ذریعہ ذکر و صحبت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔رائے پور کی خانقاہ چونکہ رسوم و قیود سے بہت آزاد اور حضرتؒ کی طبیعت مبارک بہت جامع، وسیع اور دار و گیر سے دُور تھی، اس لئے مختلف ذوق اور مکاتبِ فکر کے صحیح الخیال علماء، سیاسی راہنماء، قومی کارکن، اہلِ مدارس، اہلِ قلم و صاحب تصانیف، جدید تعلیم یافتہ اور قدیم مدارس کے فضلاء اپنی اصلاح و تربیت اور اپنے اپنے خلاء کی تکمیل کے لئے حاضرِ خدمت ہوتے رہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔"

مولانا ندوی مدظلہٗ حضرت اقدسؒ کے حالاتِ زندگی کے آخری ایّام کے بارے میں زمانہِ قیامِ لاہور کا تذکرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"خاموشی معمول سے زیادہ تھی لیکن تلقین و تربیت علیٰ حالہٖ قائم، رِقت سے طبیعت بھرپور تھی۔ اس سے پیشتر زمانہ میں آپ پر جب کبھی رِقت ہوتی تو آپ ضبط فرماتے اور آنسو نکل نہ پاتے، لیکن اس مرتبہ آپ رِقت سے بے اختیار ہو جاتے اور آنسو بہہ پڑتے، آنکھیں اکثر پرنم رہتیں۔"

تعلّق و شفقت میں اضافہ

خدّام و اہلِ تعلّق سے محبت و شفقت میں اضافہ تھا۔ بعض مرتبہ کسی خادم کا خط آیا تو کئی کئی بار سنا اور رِقت طاری ہو گئی۔ اپنے شیخ و مرشد کی یاد بہت غالب تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

پیمانۂ صبر لبریز ہے۔"

صلحائے وقت سے تعلّق و محبّت

"جناب سیّد نفیس شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ مواعظ کے دوران میں بعض اہل اللہ کے مقام کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ "اس مقام پر شیخ الحدیث اور مولانا یوسف صاحب ہیں" آزاد صاحب کے سوا کسی نے یہ بات نہ سنی، ایک صاحب نے اٹھ کر کہا کہ حضرتؒ نے جو فرمایا ہے ذرا بلند آواز سے سب کو سنا دیا جائے۔ آپ نے آزاد صاحب سے فرمایا کہ "سنادو،" جب حضرت شیخ الحدیث ؒ کا نام لیا گیا تو آپ پر رِقت طاری ہو گئی۔"

"۔۔۔۔۔۔ایک روز شام کے وقت مولانا عبداللہ صاحب درخواستیؒ تشریف لائے۔ نماز مغرب کے بعد حضرتؒ کو لٹا دیا گیا مولانا پاس بیٹھ گئے اور کچھ واقعات اپنے مشائخ کے سنانے لگے۔ حضرتؒ پر رِقت طاری ہو گئی، پورا جسم حرکت میں آجاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔"

رِقت و شوق کا غلبہ

"رِقت و شوق کا بہت غلبہ تھا۔ بزرگانِ دین کے واقعات، بعض اوقات ان کا نام آنے، قرآن مجید سننے، کسی شوقیہ و عشقیہ شعر کے پڑھے جانے، کسی خصوصی خادم کے ملنے پر بے اختیار گریہ غالب آجاتا۔"

طالبین کی نگرانی اور پرداخت

"۔۔۔۔۔۔اس ضعف و علالت کے زمانہ میں جب کئی دن غنودگی طاری رہتی، طالبین کی نگرانی سے غافل نہیں تھے۔ وقتاً فوقتاً زیرِ تربیت خدّام و طالبین کو طلب فرماتے اور ان کے اشغال و کیفیات کو دریافت فرماتے۔ ان حضرات سے فرداً فرداً فرمایا کہ "میں تو تمہارے لئے آیا ہوں۔"

اپنی عالی قدر تالیف میں مولانا سیّد علی ندوی نے حضرت اقدسؒ کی دلنواز شخصیت اور سیرت کا نقشہ جن الفاظ میں کھینچا ہے اس کے لئے تو کتاب ہی کا مطالعہ ضروری ہے البتہ اِس خرمن کی خوشہ چینی کرتے ہوئے قارئین کے لئے چند اقتباسات حاضر ہیں:۔

باطنی کیفیات اور نمایاں صفات

محبت و شوق

"۔۔۔۔۔۔حضرتؒ کے خمیر میں شروع سے محبت و عشق کی چنگاری تھی اور یہ ان کا فطری ذوق اور حال تھا۔ اس لئے مشائخ اور بزرگوں میں بھی جن کے یہاں یہ عنصر نمایاں اور غالب نظر آتا تھا ان سے خصوصی مناسبت اور عقیدت تھی۔ اسی بنا پر محبوبِ الٰہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدّین اولیاءؒ سے عشق کا سا تعلق تھا اور ان کے حالات سے خاص شغف اور شیفتگی تھی اور کسی طرح ان کے حالات سے سیری نہیں ہوتی تھی۔"

"اسی محبت و شوق اور دائمی نسبت و تعلق کا نتیجہ تھا کہ بڑی سے بڑی جسمانی تکلیف اور بیماری کی شدید سے شدید اذیت کے موقع پر بھی حرفِ شکایت زبان پر کیا دل میں بھی نہیں آنے پاتا تھا جو اس محبت و شوق کے بغیر ناممکن ہے۔ مالک کے احسانات کے شکر کا جذبہ اور انس مع اللہ ان جسمانی اذیتوں اور انکے احساس پر غالب رہتا تھا۔"

قرآن مجید سے شغف اور اسکی تلاوت کا انداز

"حضرتؒ کو اپنے شیخ کی طرح قرآن مجید سے عشق، اور اسکے پڑھنے اور سننے سے بڑا شغف اور ذوق تھا۔ خود حافظ تھے۔ تخلیہ اور صبح کے ٹہلنے میں اکثر قرآن مجید ہی سے اشتغال رہتا۔"

محبتِ رسول

" ان بزرگوں کے اس تعلق و محبت کا اندازہ جو جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے ان کو حاصل ہے بغیر ان کو قریب سے دیکھے اور کچھ دن صحبت میں رہے نہیں ہو سکتا۔ دور سے دیکھنے والے تو ان کو زاہدِ خشک اور معاذ اللہ بے ادب اور محبت سے ناآشنا سمجھتے ہیں۔ مگر ان کا حال وہ ہوتا ہے جو آسیؔ غازی پوری نے پوری احتیاط کے ساتھ بیان کیا ہے ؎

صبا یہ جا کے تُو کہیو مِرے سلام کے بعد
کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

اس محبت اور جذبہ کی تسکین بھی نعتیہ اشعار سے ہوتی تھی۔"

"ایک مرتبہ حضرتؒ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے۔ اس خادم نے عرض کیا کہ حضرتؒ اس مسجد میں بعد کے لوگوں نے بڑی زیب وزینت پیدا کردی اور قیمتی قالین بچھا نے کاش یہ مسجد اپنی پہلی سادگی پر ہوتی۔ معلوم نہیں اس وقت حضرتؒ کس حال میں تھے جوش آگیا، فرمایا "حضرت اور زیادہ زیب وزینت ہو، دنیا میں جہاں کہیں جمال اور زیب وزینت ہے انہیں کے صدقہ میں تو ہے۔" مجھے شرمندگی ہوئی اور احساس ہوا کہ یہ حضرات کس قدر محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔"

صحابہ کرامؓ سے تعلق ومحبت

"کتاب میں اس کا تذکرہ کئی بار آچکا ہے کہ حضرتؒ پر ابتدائے شعور سے صحابہ کرامؓ کی محبت وعظمت کا بڑا غلبہ تھا اور حضرتؒ کو ان کے حالات اور تذکرہ سے بڑی مناسبت اور شغف تھا۔ اکثر انہیں کا تذکرہ کرنا اور سننا پسند فرماتے تھے۔ ان کی فتوحات ومغازی کی کتابوں سے سیری نہیں ہوتی تھی۔ فتوح الشام واقدی سے خاص شغف تھا۔ خلفائے راشدینؓ اور ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے مناقب بڑی دلچسپی اور لطف سے سنتے تھے اور اس داستان کو زیادہ سے زیادہ طول دینا پسند کرتے تھے۔

بہر لے می تواں گفتن تمنائے جہانے را
من از شوقِ حضوری طول دادم داستانے را

اپنے شیخ اور اکابر سے تعلق

"شریف الفطرت اور کریم النفس انسان جس سے کوئی نعمت پاتا ہے ساری عمر اس کا احسان مانتا ہے اور اس کے گن گاتا ہے۔ پھر جس شخص کو کسی شیخِ کامل اور مقبولِ بارگاہ کی خدمت میں طویل صحبت اور خصوصی قرب حاصل رہا ہو اور اس نے شب و روز جلوت وخلوت میں بنظرِ غائر اسکی زندگی کا مطالعہ کیا ہو اور اسکے کمالات اس پر منکشف ہوئے ہوں۔ اس کا دل کس طرح اس کی محبت وعقیدت سے لبریز اور اسکی زبان کس طرح اس کے محامد وفضائل بیان کرنے میں

مشغول نہ ہو۔

"حضرت اپنے شیخ و مربی حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قدس اللہ سرہ کی محبت و عقیدت سے لبریز تھے، اور یہ آپ کا ایک دائمی حال اور ذوق بن گیا تھا، جس وقت آپ کا ذکر فرماتے تھے اس شعر میں ذرا مبالغہ اور شاعری نہیں معلوم ہوتی ہے ؎

زبان پہ بارِ خدا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

"حضرتؒ کے اخلاص و للٰہیت، حضرتؒ کی بے نفسی و فنائیت، حضرتؒ کے اجتہاد و بصیرت پر آپ کو پورا اعتقاد و اعتماد تھا، ایک مرتبہ فرمایا ہے:

"میں اپنے حضرتؒ کی تعریف اس لئے نہیں کرتا کہ اس میں بھی اپنی ہی تعریف ہے، ورنہ ہمارے حضرت تصوف کے امام تھے۔ اور تو کچھ نہیں عرض کرتا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ میں چودہ سال حضرتؒ کی خدمت میں رہا، اس طویل مدت میں کبھی ایک کلمہ بھی حضرتؒ کی زبانِ مبارک سے نہیں سنا، جس میں اپنی تعریف کی بُو بھی آتی ہو۔ حبِ جاہ ایک ایسی چیز ہے جو سب سے آخر میں اولیاء اللہ کے قلوب سے نکلتی ہے۔ جب سالک صدیقین کے مقام تک پہنچتا ہے تب اس سے پیچھا چھوٹتا ہے۔ یہ بات میں نے اپنے حضرتؒ میں خوب اچھی طرح سے دیکھی کہ حبِ جاہ کا وہاں سر کٹا ہوا تھا۔"

"حضرتؒ کو اپنے شیخ اور شیخ سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے اتنا انس اور محبت تھی کہ فرمایا کرتے تھے کہ "ہمیں تو رائے پور کا کتا بھی پیارا ہے"

بے نفسی و فنائیت

"حضرتؒ نے اپنے مرشد و مربی حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ علیہ کی فنائیت و بے نفسی کے متعلق اپنا ذاتی مشاہدہ و تاثر جو کچھ بیان فرمایا، حضرتؒ کے یہاں رہنے والوں کا بعینہ یہی تاثر حضرتؒ کی ذات کے متعلق ہے کہ کبھی ایک کلمہ بھی ایسا نہیں سنا جس میں اپنی تعریف کی بُو بھی آتی ہو۔۔۔۔ مشیخت کی باتیں یا متصوفانہ نکات یا سلوک و معرفت کی

تحقیقات بیان کرنے کا حضرت کے یہاں دستور ہی نہ تھا۔ مسئلہ علماء سے پوچھئے تصوف کی کوئی بات پوچھتا تو اگر حضرت شیخ الحدیث یا کوئی دوسرا صاحبِ علم و صاحبِ نظر قریب ہوتا تو اس کی طرف محوّل فرمادیتے۔ اگر اصرار کیا جاتا اور بات ضروری ہوتی تو نہایت چنے تلے لفظوں میں مغز کی بات فرمادیتے۔ ایسی بات سے گریز کرتے جس سے آپ کی ژرف نگاہی و باریک بینی کا اندازہ ہو۔"

"ایک مرتبہ خدّام و احباب کے درمیان بڑی کشاکش تھی، لائل پور کے جل تعلق لائل پور کے لئے کوشاں تھے لاہور کے احباب لاہور کے لئے مُصِر تھے اور قریشی صاحب وغیرہ راولپنڈی کے لئے عرض کرتے تھے۔ حضرت نے ایک روز سحور کے وقت تینوں گروہوں کے خاص خاص اشخاص کو بلایا اور فرمایا کہ "بھائی دیکھو میں ایک غریب کاشتکار کا لڑکا ہوں، میرے گھر میں ایسی غربت تھی کہ میں جب طالب علمی میں آیا کرتا تھا تو میری والدہ کو فکر ہوتی تھی کہ گیہوں کی روٹی کا انتظام کس طرح کریں۔ غبی بھی ہوں۔ اوّل تو کچھ زیادہ پڑھا بھی نہیں، پھر جو کچھ پڑھا تھا وہ بھی بھول گیا اور تم جو مجھے کھینچے کھینچے پھرتے ہو اور کوئی ادھر لے جانا چاہتا ہے کوئی اُدھر تو محض اس کی برکت ہے کہ کچھ روز اللہ کا نام لیا۔ تم خود اخلاص کے ساتھ چند روز اللہ کا نام کیوں نہیں لیتے کہ خود مطلوب بن جاؤ۔" یہ تقریر کچھ ایسی سادگی اور اثر کے ساتھ فرمائی کہ بعض حضرات کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔۔"

"۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ دراصل حضرتؒ کا حال تھا جس میں کسی تصنّع یا مصلحت بینی کا دخل نہیں تھا۔ بداہتہً اور وجدانی طور پر اپنے کو ہر کمال سے عاری سمجھتے تھے اور اہلِ نظر کے نزدیک یہ مقام ہزار کرامتوں اور ہزار علوم و معارف سے ارفع ہے۔"

مقبولیت و محبوبیت

"دین سے استغنا، معاشی بحران و دنیا پرستی کے اس دور میں آپ کی ذات کی طرف ایسا رجوع ہوا اور محبین و معتقدین کا ایسا ہجوم ہوا جس سے مسلمانوں کے عہدِ عروج اور دینداری و خدا طلبی کے دورِ ترقی کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آگئی۔ آپ کہیں ہوں گاؤں میں یا شہر میں ہندوستان

یا پاکستان میں، اہلِ طلب و اہلِ ارادت آپ کی ذات کو گھیرے رہتے تھے اور بغیر کسی اعلان و اشتہار کے پروانہ وار جمع ہو جایا کرتے تھے۔"

محبت و شفقت

"حضرتؒ کی زندگی اور اپنے خدام و اہلِ تعلق کے ساتھ تعلق میں جو ادا سب سے زیادہ نمایاں اور روشن تھی وہ حضرتؒ کی غیر معمولی محبت و شفقت تھی جسکو بعض خدام (جن کو اس محبت کا تجربہ ہوا تھا) شفقت مادری سے تعبیر کرتے تھے اور اس کے لئے اس سے بہتر الفاظ اور تشبیہ نہیں ملتی، اس شفقت کو دیکھ کر زمانہ سابق کے شیوخ کاملین (حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ وغیرہ) کی شفقت کے واقعات یاد آتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت کی یہ ادا اور مزاج اتنا نمایاں اور ان کی زندگی اور اخلاق و معاملات پر اتنا غالب اور حاوی تھا کہ کوئی خادم بھی جس سے حضرتؒ کو کچھ تعلق ہو اسکی لذت و حلاوت سے ناآشنا نہیں رہ سکتا تھا اور وہ بلا تصنع کہتا تھا کہ حضرتؒ کی شفقت نے ماں باپ کی شفقت کو یاد دلا دیا اور بہت سے لوگ تو اس پر بھی ترجیح دیتے تھے۔"

نومسلموں سے خصوصی تعلق اور شفقت

"ان سعید روحوں سے جو اپنی طلبِ صادق اور ذاتی جذبہ سے دینِ حق کو قبول کرتے بڑا خصوصی تعلق رکھتے تھے اور ان پر اولاد کی سی شفقت فرماتے تھے۔ ان قابلِ قدر حضرات کی اتنی قدر اور ان سے اتنی محبت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔"

اسلام کی فکرمندی اور مسلمانوں کیلئے دل سوزی

"اسلام کی فکرمندی اور مسلمانوں کے حالات سے دردمندی طبیعتِ ثانیہ اور پورے نظامِ زندگی کی روح رواں بن گئی تھی، اس کے لئے نہ زندگی کا کوئی شعبہ مخصوص تھا نہ عمر کا کوئی وقت، یہ درد جسم اور قوائے فکریہ میں اس طرح جذب ہو گیا تھا کہ

شاخِ گل میں جس طرح بادِ سحر گاہی کا نم

جس گروہ سے آپ کا تعلق تھا اس کا ذکر و شغل، اس کا انقطاع الی اللہ، اسکی یکسوئی و بے

نیازی اس کو مسلمانوں سے جدا اور بے فکر نہیں بناتی، بلکہ اور زیادہ اسلام اور مسلمانوں کے درد میں مضطرب و بے قرار بناتی ہے اور اس گروہ کا ہر فرد زبان حال سے کہتا ہے ؎

مرا دردیست اندر دل چو گویم زباں سوزد
اگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

"یہی درد کبھی زباں پر آکر آہ و فغاں میں تبدیل ہو جاتا، کبھی مسلمانوں کی کوتاہیوں اور ناسمجھیوں پر درد و قلق کے اظہار اور ملامت و تنبیہ پر آمادہ کرتا، کبھی تنہائی میں آنسوؤں میں تبدیل و تحلیل ہو جاتا، لیکن وہ دم کے ساتھ تھا اور اس سے کسی وقت قرار نہ تھا۔"

خاموش دینی خدمات

تحریکوں کی سرپرستی و رہنمائی اور کارکنوں کی ہمت افزائی

"حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اپنے شیخ کی نیابت و وراثت اور اپنے شیوخِ متقدمین کی تقلید و اتباع میں اپنے لئے ایک گوشۂ عزلت کا انتخاب کیا تھا اور جو بظاہر صرف سلوک و تربیت سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن انھوں نے اس گوشۂ گمنامی میں بیٹھ کر اپنے اسلافِ کرام کی طرح متعدد دینی تحریکوں اور خدمتِ دین اور حفاظتِ اسلام کے مختلف اہم کاموں کی سرپرستی اور رہنمائی فرمائی تھی جنکی تاریخ و روداد کا بڑا حصہ آپ کے جذبۂ اخفاء اور کارکنوں کی بے توجہی سے اس وقت تک پردۂ اخفاء میں ہے اور بہت جستجو اور تلاش و تحقیق سے اس کی کچھ کڑیاں دستیاب ہو سکتی ہیں مثلاً تحریک احرار۔"

تحریک قادیانیت کی تردید اور اس کا مقابلہ

"آپ اس تحریک کے حقیقی مقاصد اور اسکے اندرونی حالات سے بخوبی آگاہ تھے اور اسکو اسلام کی بیخ کنی اور تخریب کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے عشق و محبت کا جو تعلق اور آپ کے ختم رسل اور امام سبل ہونے پر جو اعتماد و یقین تھا، اسکی بنا پر آپ نبوت کے ہر مدعی کو نبوتِ محمدی کا رقیب و حریف سمجھتے تھے اور اس سے آپ کو ایسی ہی نفرت اور غیرت آتی تھی جیسے ایک غیرت مند عاشق اور ایک وفادار غلام کو آنی چاہیے تھی۔"

"تحریک احرار، ختمِ نبوت اور احراری رہنماؤں اور علماء میں درحقیقت آپ ہی کا جذبہ اور آپ ہی کی روح کام کر رہی تھی۔ آپ اس سلسلہ کی ہر کوشش کو وقت کا اہم فریضہ اور دین کی اہم خدمت سمجھتے تھے اور ہر طرح اسکی ہمت افزائی اور سرپرستی فرماتے تھے اور دل و جان سے اسکی خدمت و تقویت کو ضروری سمجھتے تھے۔ ان کوششوں کے تذکرہ سے آپ کے اندر شگفتگی اور تازگی پیدا ہوتی تھی اور وہ آپ کی روح کی غذا بن گئی تھی۔"

سلوک معرفت، سلسلۂ طریقت

"حضرت اقدسؒ چاروں سلسلوں (قادریہ، چشتیہ نقشبندیہ، سہروردیہ) میں بیعت فرماتے تھے اور چاروں سلسلوں کی نسبتیں عطرِ مجموعہ کی طرح اس سلسلہ میں بسی ہوئی تھیں جو آپ کو اپنے شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ سے پہنچا تھا۔"

رائے پور کی خانقاہ

حضرت کی طبیعت ہمیشہ سے عمارت و تعمیرات سے ہٹی ہوئی تھی، چودھری محمد صدیق خاں صاحب نے بڑے حضرت کی وصیت کی تعمیل میں جب آپ کیلئے کچھ تعمیر کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا "مکان نہ بنوائیے، میرے لئے تو صرف ایک چھپر ڈال دیجئے" مگر وہ نہ مانے کہ مجھے تو حضرتؒ کا حکم ہے، مکان ہی بنواؤں گا۔ حضرت کے کسی سفر کے زمانہ میں انھوں نے موقع غنیمت سمجھ کر ایک پختہ دالان بنوا دیا۔ رفتہ رفتہ آس پاس کئی چھپر اور سائبان پڑ گئے اور ایک خس پوش نام خانقاہ تیار ہو گئی، جو کچھ ہی عرصہ کے بعد طالبین خدا کا ایسا مرکز بن گئی جس نے مذمت اور غفلت کے اس دور میں اور چودھویں صدی کے وسط میں شاہ غلام علی صاحب دہلویؒ کی خانقاہ کی یاد تازہ کردی اور بہت سی حیثیتوں سے اپنے وقت میں برِ عظیم ہند کی سب سے بڑی زندہ اور آباد خانقاہ تھی جہاں ہندستان کے ہر ذوق اور ہر طبقہ کے ممتاز افراد عشق کا سودا اور اس کی دوا لینے کیلئے ملک کے گوشہ گوشہ سے جمع ہونے لگے اور جہاں مشکل سے کوئی وقت ذکر اللہ کی صداؤں اور عشق و محبت کے نغموں سے خالی ہوتا ہوگا، جہاں کی سرشاری اور بیخودی، ماسوی اللہ سے انقطاع اور ساقی کی عالی ظرفی اور فیاضی کو دیکھ کر بے ساختہ کو وہ دامن پکار اٹھتے تھے ؎

حشر تک یارب طفیلِ خادمانِ مے فروش
اک درِ توبہ کھلا رکھ، اک دکانِ مے فروش

مقامِ تحقیق و اجتہاد

"حضرتؒ کے طریقۂ سلوک و تربیت، تصوف، طریقت، ذکر و صحبت معرفت و محبت کے بارے میں بجائے اسکے کہ خود کوئی چیز پیش کیجائے اور اس پر عملی اور فنی طریقہ پر روشنی ڈالی جائے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان سب چیزوں کے بارے میں حضرتؒ کے خود اپنے خیالات و تحقیقات پیش کی جائیں، جن کا وقتاً فوقتاً اصلاح و تربیت کے لئے کسی مجلس میں اظہار فرمایا۔"

مقصود کار

"فرماتے تھے کہ "اصل کیفیت یقین کا پیدا ہو جانا ہے، جب کبھی کوئی سالک اپنی کیفیات کا ذکر کرتا تو یہی فرماتے کہ "اصل کیفیت یقین ہے۔" ایک دفعہ فرمایا، "کمرے میں اندھیرے میں شیر ہے نظر نہیں آتا، ایک آدمی وہاں ہے وہ بے خبری میں بے فکر بیٹھا ہے، اچانک روشنی ہوئی، شیر اس کو نظر آگیا، اس پر خوف طاری ہو جائے گا۔ اسی طرح یقین نصیب ہونے کے بعد خوف خدا آجاتا ہے اور یہ خوف خدا بنیاد ہے تمام اعمالِ حسنہ کے کرنے کی اور تمام اعمالِ بد سے بچنے کی۔" حضرتؒ جرائے لطائف، سلطان الاذکار، انوار حتیٰ کہ فنائیت کی کیفیت کو بھی کچھ اتنا بڑا مرتبہ نہیں دیتے تھے، حضرتؒ کے نزدیک استدلالی یقین کا وجدانی اور ذوقی یقین میں تبدیل ہو جانا اصل چیز تھی اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا بھی خدا کی ہستی کا انکار کرے تو یہ وجدانی یقین والا شخص کبھی بھی انکار نہیں کرتا۔"

"حضرتؒ راستہ کی کیفیات مثلاً وجد، نور، جرائے لطائف سلطان الاذکار حتیٰ کہ فنائیت کو بھی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے، حضرتؒ کے یہاں کیفیت قابل حصول صرف ایک تھی، یقین، کامل یقین، اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کیفیات، مثلاً خوف، خشیت، محبت الٰہی، تعلق مع اللہ کا دوام، کامل اخلاص، اتباع شریعت، اخلاق عالیہ، مثلاً توکل، رضا و تسلیم، صبر و شکر وغیرہ۔ لوگ بڑے بڑے دیکھے حالات حضرتؒ کو سناتے تھے، لیکن حضرتؒ یہی فرماتے تھے

کہ "اصل مقصود یقین کا پیدا ہونا ہے۔ حضرتؒ کے ہاں تصوف کا مقصود صرف یہی تھا کہ استدلالی یقین وجدانی، ذوقی اور کشفی یقین میں تبدیل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو، تعلق مع اللہ کو دوام و استقلال حاصل ہو۔"

"کسی نے لطیفہ کے جاری نہ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اس سے یقین کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ وہ تو ہے۔ فرمایا کہ "پھر لطیفہ کے پیچھے نہ پڑو مقصود حاصل ہے۔"

"ایک دوسرے موقع پر فرمایا "کسی کونہ میں بیٹھ کر کسی کا نام لیا جائے تو مسمّٰی سے محبت ہو جائے گی جب انسان کثرت سے اللہ کا نام لیتا ہے تو اللہ کی محبت ہو جاتی ہے جو کہ نیکیوں کی جڑ ہے۔ اصلاح کا انحصار کثرت ذکر اور صحبت پر ہے" فرمایا کہ "صحبت ضروری ہے محبت کے ساتھ۔ اگر نبی اکرم ﷺ خود عرب میں نہ آتے بلکہ قرآن شریف لکھا ہوا آتا تو اس طرح سے اصلاح نہ ہوتی" فرمایا کہ "بعد زمانہ کی وجہ سے صحبت کمزور ہو گئی ہے اسکی کمی کو پورا کرنے کے لئے اہل اللہ نے ذکر اور اذکار اور مراقبہ جاری کیا جو کہ بالہام الٰہی اولیاء پر منکشف ہوئے۔"

"حضرت کے ایک مسترشد لکھتے ہیں۔ حضرت کے ہاں تمام امراض کا علاج کشتہ ہوتا تھا اور دوا جو بالخاصہ نافع تھی وہ ذکر اللہ کی کثرت اور صحبت شیخ تھی صحبت شیخ تو اکیلی بھی نافع ہو سکتی ہے لیکن ذکر کا اکیلا بغیر صحبت شیخ کے نتائج پیدا کرنا شاذو نادر ہی ہے قلب کی چیز قلب کھینچتا ہے، باطن کی چیز باطن کھینچتا ہے اور یہ بات بغیر صحبت کے ناممکن ہے۔"

حقیقت ذکر

"فرمایا کہ ذکر لسانی صرف ایک ذریعہ ہے، مقصود نہیں ہے، مقصود محض یاد ہے۔ اگر یاد نصیب ہو جائے تو ذکر لسانی چھڑا دیا جاتا ہے، مگر بقا کے بعد بھی ترقی عبادت ہی سے ہے، یعنی قرآن پاک کا پڑھنا، ذکر الٰہی کرنا اس سے ہی ترقی ہے، خاموش بیٹھنے اور محض تدبر سے نہیں۔" فرمایا، "تصوف ایک مشق ہے، ایک طریقہ ہے جو الہام الٰہی سے اولیاء اللہ پر اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق منکشف ہوتا ہے، اس طریق پر چلنے سے انسان کو یقین نصیب ہوتا ہے، اور خداوند تعالیٰ کی دائمی یاد نصیب ہو جاتی ہے، راستہ میں بہت سی کیفیات اور بہت سے اشغال

آسکتے ہیں، لیکن اصل مقصد یہی یاد ہے۔ یہی تعلق مع اللہ ہے۔ جس کو آپ نسبت کہہ دیں یا کچھ اور نام دیدیں در حقیقت یہی یاد ہے جو کہ مقصود ہے اور تمام تصوف کا خلاصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ کرامات کو تماشا و ہیچ اور اہم نہیں سمجھتے جتنا کہ تعلق مع اللہ اور اہتمام شریعت کو۔ اصل چیز تعلق مع اللہ کا دوام ہے، اس کے ساتھ اتباع شریعت از خود آجاتی ہے۔ شریعت پر چلنے میں آسانی ہو جاتی ہے، کیونکہ شریعت پر چلنے کے محرکات پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ تعلق مع اللہ کے بعد یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ انسان اللہ کی نافرمانی کرے۔ حضرتؒ کے ہاں صرف تعلق مع اللہ کے دوام پر زور دیا جاتا تھا، کیونکہ جب یہ تعلق نصیب ہو جاتا ہے تو اتباعِ شریعت و اخلاق عالیہ خود بخود آجاتے ہیں اور اسی کے حصول کے لئے ذکر و شغل اور مراقبہ کرایا جاتا ہے۔

تربیت و تعلیم میں اجتہاد

حضرتؒ طالبین و سالکین کی تربیت میں ان کی طبیعت، ذوق، مشغلہ، ضرورت، ہمت و تحمل اور استعداد، ترقی کی صلاحیت کا لحاظ کرکے مناسب تغیر و اصلاح فرماتے اور ہر ایک کے حالات کے مطابق اس کو ذکر کی تلقین کرتے۔

اپنی سعی و محنت کی ضرورت

"تصوف کے بعض حلقوں اور عوام میں بزرگانِ دین کے بعض خصوصی توجہ و کیفیت کی بنا پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ اہلِ قلوب جس وقت، جس کو دولت باطنی عطا فرمانا چاہیں بلا استعداد و ذاتی سعی و محنت عطا فرما سکتے ہیں۔ ایسے واقعات کی صحت اور امکان میں شبہ نہیں جب کسی صاحب باطن نے اپنی یا طالب کی کسی خاص کیفیت پر جو بعض وقت سعی و محنت کی قائم مقام بن جاتی ہے یا ان کو اپنی نسبت باطنی یا کسی خاص حال کا فائدہ دیا لیکن یہ کوئی عمومی ضابطہ اور اختیاری چیز نہیں ہے عمومی طور پر اپنی ذاتی سعی و محنت ہی کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی میں دوام و استقلال ہے۔ حضرت اسی پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم نے حضرت مخدوم شیخ علی صابرؒ کے مزار پر مراقبہ کیا اور اپنے دل میں توجہ کو آتی ہوئی پایا مگر وہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔

ماسٹر منظور محمد صاحب، حضرتؒ کی شانِ اجتہاد اور طریقِ تربیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں نے اپنے فن میں ماہر ایسا پیرِ طریقت کہیں نہیں دیکھا، کوئی کیفیت کوئی شخص بیان کرے، حضرت راہنمائی فرماتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضرتؒ سب مقامات تفصیلی طور پر طے کئے ہوئے ہیں۔"

ایک دوسرے موقع پر فرمایا۔ "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نسبت ایک ڈھکن جیسی حرارت کا نام ہے جو سالک کے قلب میں ذکر و شغل کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اس سے یاد میں دوام پیدا ہوتا ہے فرمایا کہ "آخر میں آکر یہ کیفیت بھی بدن سے نکل جاتی ہے اور آدمی ویسے ہی رہ جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔"

"ایسے ہی دوسرے خط کے جواب میں فرماتے ہیں۔ "جناب والا نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ جب تک اپنے آپ کو لاشئے اور سب سے کم اور حقیر اور اپنی تمام مساعی کو عدم کمال سمجھتے رہیں گے تب ہی تک معاملہ ٹھیک رہے گا اور انشاء اللہ ترقی ہوتی رہے گی اور جب انسان یہ سمجھنے لگ جائے گا کہ بس اب میں بہت کچھ ہو چکا تو سمجھئے کہ کھویا گیا، ترقی سے رک گیا اور تکبر میں پھنس گیا۔"

ایک اور مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ضرور یاد رکھئے کہ جب تک انسان اپنے کو بالکل نا اہل اور نکما سمجھتا رہتا ہے تب تک ہی اس کی طرف رحمتِ الٰہیہ متوجہ رہتی ہے ورنہ پھر وہ ترقی کرنے سے رک جاتا ہے۔"

دوامِ ذکر و سعی مسلسل

"حضرتؒ کے نزدیک سلوک کی کوئی انتہا نہیں تھی، اس سلسلہ میں کوشش کرتے رہنے اور ذکر و مداومت کی تاکید فرماتے۔"

تصوف دینی کاموں کی حیات و قوت کا ذریعہ

"عرصہ دراز سے کچھ تو تصوف کی غلط نمائندگی و ترجمانی کی وجہ سے اور کچھ تصوف کے بعض علم برداروں کی بے علمی، تعطّل اور جمود کی وجہ سے تصوف کو بطالت، بیکاری کا مشغلہ اور

دعوتِ فرار کا مرادف سمجھا جانے لگا۔ حضرتؒ کو اس بات کا بڑا یقین اور اصرار تھا کہ تصوف بجائے تعطل اور بے عملی کے دینی کاموں کی زندگی اور طاقت کا سرچشمہ ہے، آپ کا خود جس سلسلہ سے تعلق تھا اس کے متعدد شیوخ و اکابر سرفروش مجاہد اور جلیل القدر مصلح اور داعی الی اللہ گزرے ہیں۔ ایک دن مولانا محمد منظور نعمانی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مولوی صاحب! تصوف دین کے کام چھڑانے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس سے تو دین کے کاموں میں قوت آتی ہے اور جان پڑتی ہے لیکن کیا عرض کیا جائے اللہ کی مشیت ہے، جن کو اللہ نے دین کے کاموں کے قابل بنایا ہے وہ اب ادھر توجہ ہی نہیں کرتے، حالانکہ اگر تھوڑی سی توجہ وہ ادھر دیدیں تو دیکھیں کہ ان کے کاموں میں کتنی قوت آتی ہے، حضرت خواجہ صاحبؒ اور حضرت باوا صاحبؒ نے اور بعد میں حضرت مجدد صاحبؒ، حضرت شاہ صاحبؒ اور حضرت سید صاحبؒ نے ہمارے اس ملک میں دین کی جو خدمات انجام دیں اور جو کچھ کر دکھایا (جن کا سواں اور ہزارواں حصہ بھی ہماری بڑی بڑی انجمنیں اور جماعتیں نہیں کر پا رہی ہیں۔ نعمانی) اس میں ان کے اخلاص اور قلب کی اس طاقت کو خاص دخل تھا جو تصوف کے راستہ سے پیدا کی گئی تھی لیکن اب صورت یہ ہے کہ اس طرف وہی بیچارے آتے ہیں جو بس اللہ اللہ کرنے کے کام کے ہی ہوتے ہیں۔ یہ تو آپ بھی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں استعداد یں مختلف رکھی ہیں ناقص استعداد کا آدمی اعلیٰ استعداد والوں کا کام نہیں کر سکتا۔"

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کے تربیت یافتہ خلفائے کرام ایک کثیر تعداد میں ہندو پاکستان کے علاقوں میں طالبین حق کی تعلیم و تربیت فرما رہے ہیں جن کی تفصیل حافظ غلام فرید صاحب کی کتاب "احوال العارفین" اور ڈاکٹر محمد حسین للہی کی کتاب "حیات طیبہ" میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

خاتمہ کلام

قلم بشکن، سیاہی ریز، کاغذ سوز، دم درکش
حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

○

مختصر سوانح

حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور (ہند)

(ماخوذ از مقدمہ "لامع الدراری" و سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ"
تالیف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

در دست نہ تیریست نہ در دست کمان است
ایں سادگیِ کُست کہ بسمل دو جہان است
در مدرسہ از جنبشِ لعلِ تو حکایت
در میکدہ از مستیِ چشمِ تو نشان است

نام و نسب

حافظ القرآن اور شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (ہند) حضرت علامہ مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دادا شیخِ کامل محمد اسمٰعیل کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کی پیدائش کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں ۱۳۱۵ھ میں ۱۰ رمضان (بمطابق ۱۲ فروری ۱۸۹۸ء) جمعرات کی شب کو گیارہ بجے ہوئی۔ آپ کی تربیت اور نشو ونما مکمل نگہداشت میں ہوئی اور آپ کے والد نے اس امر کا پورا اہتمام کیا کہ آپ میں اخلاق فاضلہ مثلاً نفس کُشی، علم و مطالعہ کے لئے یکسوئی اور بلند ہمتی پیدا ہو، بُرے ہمعمروں سے دور رہیں، طعام و لباس میں میانہ روی ہو اور جس طرح بزرگ ایسے کم سنوں کی تربیت میں باریک باریک باتوں کا لحاظ رکھتے ہیں جنہوں نے مستقبل میں عظیم بننا ہوتا ہے اسی طرح آپکے والد نے کیا۔ اس وجہ سے آپکی نشو ونما علم میں انہماک، مطالعہ اور تصنیف میں استغراق، شب بیداری اور نفس کو مارنے، لوگوں سے علیحدہ رہنے، علم پر حرص، زر و مال کی بے وقعتی، اور ظاہری چیزوں اور لذتوں سے بے رغبتی میں ہوئی۔

تعلیم

حضرت شیخؒ نے حروفِ تہجی کی پہچان حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلقین میں سے ڈاکٹر عبدالرحمن مظفر نگری سے کرائی۔ قرآن مجید اپنے والد صاحب سے حفظ کیا جو آپ کو یہ حکم دیتے تھے کہ ہر سبق کو ایک سو مرتبہ پڑھ لو (خواہ پختہ ہی ہو) اردو کی بعض کتابیں مثلاً بہشتی زیور اور فارسی کی کتابیں اپنے چچا حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی (بانیِ تحریکِ تبلیغ) سے پڑھیں۔ صرف کی کتابیں اپنے والدِ گرامی سے پڑھیں ۱۳۲۸ھ تک گنگوہ میں قیام رہا۔ پھر سہارن پور آگئے اور ہدایۃ النحو، کافیہ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی اربعین، شرح جامی، انتیسویں اور تیسویں پاروں کا ترجمہ، شرح تہذیب تک منطق، رجب ۱۳۲۸ھ اور شعبان ۱۳۲۹ھ کے دوران پڑھیں۔ اس سے اگلے سال قطبی، میر قطبی، الفیہ ابن مالک، مقامات، اور حساب کی کتابیں پڑھیں۔ اس سے اگلے سال میں مختصر المعانی، نور الانوار، سُلّم العلوم، میبذی، دیوان متنبی، سبع معلقات، قدوری، کنز الدقائق (کشّی) پڑھیں۔ اس سے اگلے برس مشکوٰۃ، ہدایہ اولین اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار اپنے والد سے پڑھیں نیز دیوانِ متنبی، حماسہ، شرح نخبۃ الفکر بھی پڑھیں۔ ۱۳۳۳ھ سُلّم کی شرح ملا حسن اور حمد اللہ اور زواہد ثلاثہ، شمس بازغہ، اقلیدس، موطا امام محمدؒ اور دوسری مرتبہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ سہارن پوری سے شرح معانی الآثار پڑھیں ۱۳۳۴ھ میں اپنے والد سے سُنَنِ ترمذی، صحیح بخاری، سُنَنِ ابوداؤد، اور نسائی پڑھیں، اور ۱۳۳۵ھ میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سُنَنِ ترمذی اور سُنَنِ ابوداؤد اپنے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ سہارنپوری سے پڑھیں۔

تدریس

آپ سہارن پور کے مدرسہ مظاہر العلوم میں محرم ۱۳۳۵ھ میں مدرّس مقرر کئے گئے۔ اور ۱۳۴۱ھ میں آپ کو حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ کے حکم اور اصرار پر بخاری شریف کے تین اجزاء کی تدریس سونپی گئی۔ ۱۳۴۴ھ تک آپ مشکوٰۃ شریف پڑھاتے رہے۔ پھر آپ حجاز

تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال قیام رہا۔ حجاز سے واپسی پر ابوداؤد شریف صحیح بخاری کی نصف اول ۔ اور دیگر کتب حدیث کی تدریس آپ کے سپرد ہوئی۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا عبداللطیف صاحبؒ کی وفات کے بعد مکمل صحیح بخاری کی تدریس آپ کے ذمہ ہوئی۔

اسفار

حضرت شیخؒ نے حج کے لئے سات اسفار کئے جن میں سے تین حج حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ کی معیت میں کئے ۔ حجاز کی طرف پہلا سفر شعبان ۱۳۳۸ ھ میں کیا اور محرم ۳۹ ھ میں واپسی ہوئی۔ دوسرا سفر شوال ۴۴ ھ میں ہوا اور حج کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں ذی قعدہ کے آخر تک رہے ۔ ۴۶ ھ میں تیسرا حج کیا۔۱۳۸۶ ھ میں چوتھا، پانچواں ۱۳۸۹ ھ میں اور چھٹا سفر حجاز ۱۳۹۰ ھ میں ہوا۔ ۱۳۹۳ ھ میں آخری سفر حجاز کیا اور اس کے بعد سے مدینہ طیبہ میں مستقل قیام کیا۔ ہجرت کے بعد کئی بار پاک وہند کے لئے اور انگلستان اور جنوبی افریقہ کے لئے دعوتی ، تربیتی اور تبلیغی اسفار کئے ، جن میں ہزاروں لوگوں کو توبہ اور بیعت کی توفیق اور لاکھوں مسلمانوں کو دین کی طرف رغبت ہوئی۔

تالیف

۱۔سنن ابو داؤد کی شرح " بذل المجہود " کی تالیف جس سے شعبان ۴۵ ھ میں فراغت ہوئی اس میں توجہ تو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی تھی اور جمع و تحریر شیخ الحدیثؒ کی تھی۔
۲۔ شرح موطا امام مالک ۔ چھ بڑی جلدوں میں اس کتاب کے حسنِ تالیف ، نقلِ مذاہب میں محنت اور دقت اور دلائل کی وسعت کے علماء اور اہل فن قائل ہیں۔
ن کے علاوہ حضرت شیخؒ نے اور بہت سی کتابیں لکھیں جو مسلمانوں کے لئے نافع ہیں اور ان کو عظیم قبولیت حاصل ہوئی۔ ہندوستان کی زبانوں کے علاوہ انگریزی اور جاپانی زبان میں ان کا ترجمہ ہوا،ان میں سے ایک خصائل نبوی ﷺ ہے جو شمائلِ ترمذیؒ کا ترجمہ اور شرح ہے اور انھیں میں سے فضائل کی کتابیں ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ فضائلِ قرآن ، فضائلِ رمضان ، فضائلِ تبلیغ،

فضائلِ نماز،فضائلِ ذکر،فضائلِ حج، فضائلِ صدقات، فضائلِ درود شریف۔ ان کے علاوہ حکایاتِ صحابہؓ اور لامع الدراری اور دیگر متعدد چھوٹے بڑے رسائل مختلف دینی اور علمی موضوعات پر آپ کے قلم سے ضبطِ تحریر میں آئے۔

بیعت و خلافت

جلیل القدر شیخ حضرت مولانا حضرت خلیل احمد سہارنپوریؒ نے مدینہ منورہ سے واپسی پر آپ کو ۱۳۴۵ھ میں مشہور سلاسلِ اربعہ میں خلافت عطا فرمائی، اپنے سر سے عمامہ اتار اور مولانا سید احمد مہاجر مدنی کو حکم دیا کہ وہ حضرت شیخؒ کے سر پر باندھ دیں۔ شیخؒ تو یہ چاہتے تھے کہ یہ اجازت مخفی رہے، لیکن حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری رحمہ اللہ نے اس کا لوگوں میں اعلان کر دیا اور ان سے بیعت کی ترغیب دی۔ شیخؒ اس سے احتراز کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے عظیم چچا مولانا محمد الیاسؒ نے (بیعت سے آپ کی مناسبت کو سمجھتے ہوئے) آپ کو بیعت لینے کا حکم دیا آپ کے خاندان کی چند عورتوں نے بیعت کی اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ ہندوستان و پاکستان کے ہزاروں مردوں عورتوں کے علاوہ انگلستان اور جنوبی افریقہ کے بے شمار افراد تائب ہو کر داخلِ سلسلہ ہوئے۔ آپ کے خلفائے مجاز کی کثیر تعداد پاک و ہند، حجاز اور انگلستان میں آپ کے سلسلہ فیوض کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی نے دو جلدوں میں آپ کے خلفائے کرام کے تفصیلی حالات تحریر فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے آپ پر احسانات۔

۱۔ آپ کو حدیث شریف کی ہر طرح سے یعنی پڑھنے پڑھانے اور تصنیف و تالیف کے ذریعے خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ حدیث شریف کی محبت اور اس کے ساتھ اشتغال آپ کے رگ و ریشہ میں رچ گیا۔ یہاں تک کہ "شیخ الحدیث" کا لقب آپ کے نام سے زیادہ مشہور اور رائج ہو گیا۔
۲۔ آپ کے شیخؒ کو آپ کے ساتھ بے انتہا محبت تھی اور آپ کے حسنِ صحبت، وفاداری اور ان کی مرضیات میں خود کو فنا کر دینے کے باعث اپنے شیخؒ کا اعتماد، رضامندی، اور انکی نیک

دعائیں آپ کو حاصل ہوئیں۔ اسی طرح تمام معاصر شیوخ مثلاً اپنے چچا مولانا محمد الیاس دہلویؒ، مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری رحمہ اللہ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ وغیرہ ان سے محبت کرتے رہے اور ان کو ترجیح دیتے رہے۔

۳۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو تنخواہ، وظیفہ اور کمائی کے دھندوں سے غنا عطا فرمایا اور اپنے اوپر اعتماد، توکل اور بلند ہمتی عطا فرمائی۔ لہذا آپ محض ثواب کی نیت سے پڑھاتے رہے نہ کوئی وظیفہ لیتے اور نہ تنخواہ کا مطالبہ کرتے۔

۴۔ اپنے اسلاف کی اتباع اور ان کی مدافعت میں شدت عطا فرمائی۔ ان کے طریقے کے ساتھ تمسک تھا اور بدعات سے تنفر تھا۔

۵۔ عبادات اور رمضان کی راتوں میں شب بیداری اور روزانہ ایک قرآن کی تلاوت، لوگوں کی غمگساری، مہماں نوازی اور مصائب پر انکی مدد کرنا اور ان کا توجہ اٹھانا، اور ادائیگی و حقوق کی توفیق بارگاہ الٰہی سے حضرۃ شیخ الحدیثؒ ملی۔

دینی حمیت اور مسلکِ صحیح کی حفاظت کا اہتمام

"اللہ تعالیٰ نے کچھ تو فطری طور پر اور کچھ خاندانی اثرات سے حضرت شیخؒ کی طبیعت میں دین کی حمیت اور اپنے اسلاف اور علمائے حق کے (جو مجددی اور ولی اللٰہی سلسلہ سے مستقل و مسلسل طور پر وابستہ رہے ہیں) مسلک سے وابستگی اور اس کے بارے میں غیرت و ذکاوتِ حس شروع سے ودیعت فرمائی تھی، جب بھی ہندوستان میں دین کے بقاو وجود، اور مسلمانوں کی جداگانہ ملی و اسلامی شخصیت کے لئے کوئی خطرہ پیش آیا، تو ان کی طبیعت بے چین اور ان کا دل دردمند ہوا، اور انھوں نے اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے خودسعی، اور اہل اثر کو متوجہ کرنے کا سلسلہ شروع کردیا"

"حضرت شیخ الحدیثؒ اس مسلک توحید و اتباع سنت، و ردِّ بدعات کے شدت سے حامی و محافظ تھے. جو ان کو وراثتاً و تعلیماً و تربیتاً اپنے اسلاف و اساتذہ و مشائخ سے ملا تھا، ہندوستان کی آزادی و تقسیمِ ملک کے بعد کچھ سیاسی و انتظامی مصلحٰ کی بناء پر بعض ایسے علماء کی طرف سے جو ہندوستان

سے کے حالات کے پیش نظر مسلمانوں کے ایک جگہ مجتمع ہونے، اور اس ملک میں رہنے کے فیصلہ کو ہر مسئلہ پر مقدم رکھتے تھے، مصلحتاً بعض ایسے اجتماعات کی نہ صرف اجازت دی گئی، بلکہ ان میں وہ خود شریک بھی ہوئے، اس سلسلہ میں بعض حضرات نے بزرگان دین کے ان عرسوں کو دوبارہ قائم کرنے کو مفید سمجھا جن میں مسلمان بڑی تعداد میں شریک ہوتے تھے، اور ایک دوسرے سے ملتے تھے، تقسیم کے بعد وہ بند ہوگئے تھے، یا بہت پھیکے پڑگئے تھے، شیخ کو جب اس طرح کی اطلاعات ملیں تو ان کے دل کو بڑی چوٹ لگی، اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ کی شان، انقلابات زمانہ، اور اپنے اعمال بد کے ثمرات، دیوبندی جماعت جو عرس کے بند کرنے کی ہمیشہ ساعی رہی، اب وہ عرسوں کو فروغ دینے والے بن گئے۔ جس شخص کے بڑے، حضرت خواجہ نظام الدینؒ کے عرس کے زمانہ میں بستی بھی چھوڑ دیا کرتے تھے، ان کا ناخلف یہ سوچتا ہے کہ اس موقع پر جایا جائے، تاکہ پاکستان سے آنے والے احباب سے جن کو عرس کے عنوان سے اجازت مل جاتی ہے، ملاقات ہوجائے۔"

"اسی طرح ایک مرتبہ شیخؒ نے ایک قابل احترام دیوبندی عالم اور بزرگ کے متعلق سنا کہ وہ ۱۲ ربیع الاوّل کے ایک میلادی جلسہ میں شرکت فرمانے والے ہیں، شیخ نے اس پر اس ناچیز کو لکھا:۔

"ابھی چند روز ہوئے اخبار میں ۱۲ ربیع الاوّل کے میلادی جلسہ میں۔۔ کی شرکت کا وعدہ پڑھا، جب سے سوچ میں ہوں کہ جس چیز پر اکابر نے ایسے ایسے خم ٹھونکے وہ ایسی بن گئی کہ اخبار جمعیت تو گویا اس کے پروپیگنڈہ کے لئے وقف ہوگیا۔" (مکتوب ۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ)

وفات

حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات ۲۵ مئی ۱۹۸۲ء/۲ شعبان ۱۴۰۲ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور جنت البقیع میں حضرت سہارنپوریؒ کی قبر شریف کے قریب مدفون ہوئے۔

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلامِ مسنون مسرت نامہ پہنچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت و اطمینان ہوا۔ مجھے بالکل یاد نہیں کہ تمہارا کوئی خط ایسا آیا ہو جس کا جواب نہ لکھا ہو، البتہ مستقل نہیں لکھا گیا ہو گا، بلکہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے خط میں مشترک ہو گا۔ جس کو تم نے کالعدم سمجھا۔ میں تو اس خیال میں ایک مفصل خط تم دونوں حضرات کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ دوسرا مختصر وہ بھی مشترک تھا۔

آمین ثم آمین، مگر اس کی قدردانی یہ نہیں ہے کہ بعد المشرقین والمغربین وہ رائپور رہیں اور آپ اور مولوی عبدالرحمٰن گھر پہ لطف اٹھائیں اور نعمتِ غیر مترقبہ آکر لپیٹ جائے۔ مولوی عبدالرحمٰن کے خط سے خود ان کے آنے کا ہی کچھ تذبذب کا حال معلوم ہوا تمہاری اگر طبیعت بالکل صاف ہے اور بحال ہے تو نعمتِ غیر مترقبہ کے الفاظ لکھ دینے سے پیارے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی ؏
الجدّ فی الجد والحرمان فی الکسل۔ گھر سال بھر رہ چکے ہو اگر اسباب مساعدت کریں۔ گھر کے لوگ بخوشی یا معمولی خوشی سے اجازت دے دیں، تو رمضان المبارک ضرور رائپور گزارو۔ اس لیے کہ سال شروع ہو جانے کے بعد پھر مزاحمت اسباق سے ہو گی اور وہ وقت رائپور حاضری کے لیے بہتر نہ ہو گا اور اس وقت مقابلہ صرف لذاتِ نفس اور طبعی راحت و آرام سے ہے۔ اس کو یقیناً رائپور کے مقابلہ میں مرجوح قرار دینا چاہیئے پھر ویسے بھی رمضان کا مہینہ ایک بڑی خیر و برکت کا زمانہ ہوتا ہے اس مہینہ کے نفل دوسرے ماہ کے فرض کے برابر اور اس کی تھوڑی سی توجہ دوسرے ماہ کی زیادہ توجہ سے غالب

یہ میرے بس کا نہیں نہ یاد رہیں گے، تاہم کسی کی ملاقات پر یاد آگیا تو پہنچا دوں گا۔ دعا سے بالخصوص دوستوں کے لیے کیا بخل ہے۔ جیسا بھی ہوں، بہر حال دعا سے عذر نہیں۔

میرے یہاں آج بھی تھوڑا سا رمضان تھا اس لیے کچھ بے ربطی تحریر میں ہو گئی ہوں تو درست کر لینا۔ فقط

بخدمت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مضمون واحد

فقط والسلام زکریا عفی عنہ

۱۵ شعبان ۱۳۶۰ھ دوشنبہ

بخدمت مولانا عبدالوحید صاحب۔ ڈھڈیاں تحصیل شاہ پور۔

۱۳۶۲ھ - ۱۹۴۳ء

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلامِ مسنون۔ روانگی کے بعد سے بخیر رسی کا انتظار رہا، مگر تمہیں جدید و قدیم مشاغل سے کہاں فرصت تھی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی زبانی خیریت معلوم ہو گئی تھی کہ عصر کے بعد آج کی ڈاک سے مسرت نامہ پہنچا۔ اس سے بے حد مسرت ہوئی کہ مشاغل کے باوجود مشکوٰۃ شریف کا سبق اور معمولات پورے ہو رہے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ترقیاتِ دارین سے نوازیں۔ تمہارے لیے دعا کرنا میرا اپنا فریضہ ہے۔ اس میں مبالغہ نہیں کہ تم میرے لیے بھائی سے بڑھ کر ہو۔ حضرت کا دورہ پنجاب ہو رہا ہے۔ سنا ہے کہ نواحِ جالندھر کے دیہات میں گشت ہے اور پھر نواحِ لدھیانہ کا نمبر ہے۔ اخلاص کا ایک بھی عمل کافی ہے۔ اس میں اشکال کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کھلی ہوئی بات ہے۔ کریموں کے یہاں کنج کاوی نہیں ہوتی۔ اگر کسی خوش قسمت کی کوئی بات پسند آجاتی ہے، یعنی مقبول ہو جاتی ہے تو یقیناً اس کے گھر سے ہیں یہی مطلب ہے ان احادیث کا جن میں وارد ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں اپنے حقوق میں تسامح ہے۔ یہی مطلب ہے ان احادیث کا جن میں وارد ہے کہ بعض لوگوں کے ذمے حقوق العباد ہوں گے جن کو اللہ جل شانہٗ اپنی طرف سے پورے فرما دیں گے، البتہ یہ بات خود بھی

اہم ہے کہ کوئی عمل اس پاک ذات کے یہاں قبول کے قابل ہو سکے، ورنہ ہم جیسوں کے اعمال خود ایسے ہیں کہ وہ بجائے قبول ہونے کے مُنہ پر مار دیئے جائیں اور یہی بڑا کرم ہو کر ان کو بُری طرح سے ادا کرنے پر گرفت نہ ہو۔

اسی طرح دوسرا مقولہ کہ آدمی ہمیشہ شرک میں پھنستا ہے جبھی کھلا ہوا ہے کہ حقیقی موثر صرف اس پاک ذات کو سمجھیں، نہ کسی آدمی کو نہ کسی شے کو فلاں چیز سے یہ نفع ہوا۔ پیسے سے یہ فائدہ ہوا، فلاں دوا سے یہ نقصان ہوا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں کہ زبان سے تو ہم لوگ اقرارِ وحدانیت کا کرتے ہیں لیکن حقیقی توحید اللہ کرے کہ مجھے بھی نصیب ہو جائے اور کوئی عمل قابلِ قبول ادا ہو سکے اپنے والد صاحب چچا صاحب، مولوی عبدالوحید، والدہ اور اہلیہ ماجدہ کی خدماتِ عالیہ میں سلام مسنون۔

وقت میں گنجائش نکال کر اسباب مساعدت کریں تو رائے پور حاضری کا اہتمام رکھنا مولوی عبدالوحید سے بھی خصوصی درخواست یہی ہے۔

فقط زکریا سہارنپور

۱۲ ربیع الاول ۶۲ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام ڈھوڈی، ڈاکخانہ جھاوریاں، ضلع سرگودھا۔

○

عزیزم مولوی محمد جلیل صاحب، سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلامِ مسنون، تمہارا ایک کارڈ پہلے پہنچا تھا۔ میں نے اسی روز اس کا جواب لکھا تھا۔ حضرتِ اقدس اس وقت تشریف نہیں لائے تھے، لدھیانہ تشریف فرما تھے۔ کل تمہارا دوسرا کارڈ ملا۔ جس میں تم نے خط نہ پہنچنے کی شکایت کی۔ قلق ہوا۔ کل سے برابر ارادہ کر رہا تھا کہ تمہیں خط لکھوں گا، مگر تم نے اس کارڈ پر اپنا پتہ نہیں لکھا۔ اور مجھے تمہارا پتہ ابھی تک یاد نہیں ہوا۔ خیال تھا کہ کارڈ لکھ کر رائپور بھیج دوں، تاکہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب اس پر پتہ لکھ کر روانہ کر دیں، مگر اتفاق سے آج مولوی صاحب خود ہی تشریف لے آئے اور انہوں نے تمہاری آمد کا مژدہ سنایا اب زبانی ہی عرض معروض ہو گی۔ خواب میں دیکھنا تمہاری محبت اور تعلق کی علامت ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو طرفین کے لیے موجب ترقی دین بنائیں۔

فقط والسلام
زکریا
۴ جمادی الاول ۶۲ھ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون، تمہارا کارڈ اسی وقت پہنچا۔ مژدہ بخیر رسی سے اطمینان ہوا۔ یہ خبریں سن کر کہ تم بمع اہلیہ جگہ جگہ اترتے چڑھتے جا رہے ہو، فکر تھا کہ اس ہجوم میں مستورات کو بار بار ریل پر سوار کرانا اتارنا دقت طلب ہے، مگر تم ہمت کے لوگ ہو ہم ضعفاء کو تو ہر چیز مشکل ہے والدہ طلحہ کو کچھ افاقہ ہے۔ دعا فرما دیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دیں۔

حضرتِ اقدس کے مکان پہنچنے کی اطلاع ضرور کریں، نیز یہ کہ قیام کا ارادہ کتنا ہے۔ اپنے والد ماجد، تایا صاحب اور دیگر متعلقین اور اہلیہ کی خدمت میں سلامِ مسنون۔ مولوی عبدالوحید ابھی تک نہیں آئے نہ بظاہر ابھی کچھ اُمید ہے۔ ان کا کارڈ کئی روز ہوئے آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ مدرسہ امینیہ میں صبح کو ۷ سے ۱۲ تک مسلم، ترمذی، بخاری، ابوداؤد کی سماعت کرتا ہوں دماغ متحمل نہیں، علاج دیر طلب ہے وغیرہ وغیرہ

فقط والسلام
زکریا سہارن پور
۱۲ ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ

عزیز گرامی قدر مولوی محمد جلیل صاحب
مقام ڈھڈی ڈاکخانہ جھاوریاں، ضلع سرگودھا۔

○

مخدومی مطاعی حضرتِ اقدس ادام اللہ ظلال برکاتکم

بعد سلام مسنون دستی گرامی نامہ معرفت مولوی عبدالرحمٰن صاحب پہنچ کر موجب منت ہوا۔ مولوی صاحب کا کئی دن سے بر وقت حضرت کی خیریت اور قیام وغیرہ اخبار کے اشتیاق میں انتظار تھا۔ کئی بار تحقیقات بھی کی، مگر رات پیر صاحب پتہ چلا تے کہ مولوی صاحب کل صبح آکر سیدھے رائپور چلے گئے ہیں۔ سواریوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ملنے کی نوبت نہیں آئی۔ اس لیے مفصل حالات کے سننے کا اشتیاق تو دل ہی میں رہ گیا۔ والا نامہ سے خیریت مزاج وہاج معلوم ہو کر بے حد مسرت ہوئی۔ حاضری کا اشتیاق تو حضرت کے سفرِ مکان پر ہمیشہ ہی رہتا ہے۔ کل بھائی محمود صاحب کو نام ٹیلی لیکر بلایا تھا، عصر سے عشاء تک نظام سفر ہی بنتا رہا، مگر اللہ والوں کے گھر کا سفر اللہ کے گھر کے سفر سے کچھ کم نہیں۔ گاڑیوں کا جوڑ ہی بٹھاتے رہے۔ دیکھیں حاضری ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہ اپنا چور ضرور عرض کر دوں کہ ہمت بہت قاصر ہے۔ اشتیاق ضرور ہے۔ اب جو بھی غالب آجائے۔

گھر کے لوگ جب سے گئے ہیں سب بچوں کے مسلسل بخار اور آنکھیں دکھنے کی خبریں لگاتار

سسنی جا رہی ہیں۔ چچا جان کا پہلے عتاب بھی آیا تھا کہ مجھے ان کی بیمار پُرسی کرنا چاہیئے تھی۔ آج حکم آیا ہے کہ تو جبکہ وہاں کوئی نہیں سب یہاں ہیں عید کو یہاں آنا چاہیئے۔ اس لیے بہت سوچ بچار کے بعد کل دہلی کا ارادہ کر لیا تھا۔ تین چار یوم لگ ہی جائیں گے۔ اس لیے کہ راستہ میں میرٹھ کا بھی قصد ہے مولانا مرحوم کی اہلیہ کے بھی اصرار بہت عرصہ سے ہو رہے ہیں اور میری حالت یہ ہے کہ سفر کے نام سے وحشت ہے۔

یہاں آج تک ۷ ذی الحجہ تھی، مگر صبح ایک دم ۸ ذی الحجہ بن گئی۔ شروع سے چکروتہ کی اطلاعات یکشنبہ کی رویت کی پہنچ رہی تھیں اس کے علاوہ شملہ منصوری بمبئی وغیرہ کی بھی اطلاعات تھیں، مگر قاضی صاحب اور مفتی صاحب مجروح ہی کرتے رہے۔ لیکن ماشاء اللہ میر صاحب کی لاری تو روزانہ ہی آتی ہے۔ آخر کل شام یہ مشورہ ہوا کہ اب تو رَدّ کرنے کی بھی گنجائش نہیں رہی۔ اس لیے آج صبح بالآخر یہ قرار پایا گیا کہ یکشنبہ کی رویت قبول کی جاتی ہے اور عید چہار شنبہ کو ہو گی۔ سنا ہے کہ رائےپور میں حاجی ظفر الدین نے بھی یکشنبہ کو دیکھا ہے، مگر یہاں یہ روایت شرعی حجت سے نہیں پہنچی، وہاں سنا ہے کہ اور کوئی اُن کے پاس نہ تھا جس کو دکھلا دیتے۔ مولوی اکرام الحسن صاحب نے تو والا نامہ دکھلا دیا تھا۔ وہ بھی سلامِ مسنون کے بعد استدعائے دعا کرتے ہیں۔ آج شام کو عید کرنے کے ارادہ سے مکان جا رہے ہیں۔

بعزیز مولوی جلیل سلمہٗ بعد سلامِ مسنون پرچہ پہنچا، خیریت سے مسرت ہوئی۔ بسا اوقات اُدرہست موں کا اشارہ بھی محکم اشارۃً حکم مقامات کی عبارت پڑھی ہوئی بچپن کی یاد ہے۔ بہر حال جی میرا خود بھی چاہ رہا ہے کہ آؤں۔ اچھا لاہور سے مکان تک پہنچنے کی طرف سہل ترین لکھ دو۔ یہاں سے لاہور تک کے نظام تو سب معلوم ہیں کہ مشہور ہیں۔ آگے جگہوں کے نام بھی یاد نہیں۔ کل ہمارے اور بھائی اکرام محمود کے درمیان یہ قرار پایا تھا کہ مولوی عبدالرحمٰن واپس آئیں گے تو ان سے مفصل گفتگو ہو گی۔ آج معلوم ہوا کہ وہ چلے بھی گئے۔ بھائی محمود کو مولوی عبدالرحمٰن کے یہاں قیام طالب علمی کے زمانہ کی یہ روایت یاد ہے کہ شاہ پور سے کوئی راستہ سہل ہے۔ ہم لوگ اس کا انکار کر رہے ہیں کہ اب تک یہ کان میں نہیں پڑا۔ اپنے والد صاحب مولوی وحید سے سلامِ مسنون۔

فقط

زکریا

بحضرتِ اقدس مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی

مقام ڈھوڈی ڈاکخانہ جہاوریاں ضلع سرگودھا

۲ شنبہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

مخدومی مطاعی حضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتکم!

بعد ہدیہ سلام۔ نیاز آنکہ گرامی نامہ کارڈ موجب عزت ہوا۔ بار بار حضرت کے رد کرنے کے باوجود بہت ہی طبیعت حاضری کو چاہتی تھی، مگر اپنی کاہلیت سے ہمت بالکل نہیں پڑتی اور خبریں بھی لگاتار ایسی ہی سننے میں آتی ہیں کہ اس جانب کا رستہ پل صراط کا نمونہ ہے۔ راؤ عبدالحمید صاحب بھی پہنچ گئے ہیں مگر راستہ میں جگہ نہ ملنے کی داستان سنا گئے۔

مولوی کریم بخش صاحب لاہوری کا اشکال اپنا اشکال نہیں ہے وہ ابن قیم کی تالیفات کا ہمیشہ مطالعہ کرتے ہیں اور ابن قیم متشدد ہیں۔ ان کا مستقل ایک رسالہ اس بارے میں ہے جس میں انھوں نے اپنی عادت کے موافق شدومد سے اس پر رد کیا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی مجلس میں کیا مضمون تھا اور حضرت نے کیا فرمایا، مولوی اسعد اللہ صاحب کو اچھی طرح تو محفوظ نہیں ہے لیکن جو ہے وہ خود لکھیں گے جو عریضہ کے ساتھ ارسال ہوگا مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت رحمہ اللہ کے یہاں بارہ تسبیح کا معمول ہمیشہ رہا اور ہمیشہ لوگوں کو بتاتے رہے۔ نیز یہ مسئلہ آج کا نہیں ہے، قدیم سے زیر بحث رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے شفاء العلیل میں بھی یہ لکھا ہے کہ قدمائے نقشبندیہ کے ہاں یہ چیز نہیں تھی۔ کانما لم یکن عند المتقدمین و انما استخرجہ خواجہ محمد باقی او من یقرب منہ فی الزمان۔ اس کے بعد مولانا ئے مترجم نے نقل کیا ہے کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں ہے۔ اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عدم کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض عوامل کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آگے لکھتے ہیں کہ سمعت سیدی الوالد النفی و الاثبات افید للسلوک و الاثبات المجرد افید للجذب۔ اھ خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں اس پر مفصل بحث کی ہے اور ان لوگوں کا قول نقل کرکے جو اس کو بدعت ناجائز وغیرہ کہتے ہیں اس کا جواب دیا ہے اور حضرت تھانوی نے بوادر جو آپ کے پاس بھی موجود ہے حضرت

کے وصال کے بعد حضرت کی وصیت سے بندہ نے بھجوائی تھی اس میں ص۶۹ سے ص۷۰ تک اس بحث کو مفصل ذکر کیا ہے۔ اس تحریر سے مولانا کی رائے انکار کی نہیں ملتی ہے بلکہ اس کی توجیہات فرمائی ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ دلیل شرعیۃ کی اگر نقل جزئی نہیں ہے اور حدیث لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ کو نقل جزئی نہ مانا جائے تو نقل کلی یا استنباط کے دعویٰ کی ضرور گنجائش ہے کی نقل عن کثیر من الاکابر اور اس دعویٰ میں اختلاف مضر نہیں ہے۔ کشان سائر الاجتہادیات اور استنباط بھی ثبوت بالنص کی ایک فرد ہے اور گو اس صورت میں اس طریق ذکر کو طریق منقول صحیح صریح سے مفضول کہا جائے گا۔ لیکن عارضی نفع خاص کے سبب کہ وہ دفع وساوس اور جمع خواطر ہے جو کہ مشاہدہ بعض کے لیے اس کو عملاً ترجیح دی جاسکتی ہے۔ الخ۔ اس سے حضرت تھانوی کا نہ صرف قبول کرنا بلکہ بعض وجوہ سے منصوص پر ترجیح دینا صاف ظاہر ہے۔ رضی کا یہ کہنا کہ نحواً یہ غلط ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کہاں لکھا ہے اگر جگہ معلوم ہو تو اس جگہ کو دیکھا جاسکتا ہے لیکن نحوی قواعد سے غلط کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے مبتدا محذوف الخبر ساری دنیا میں شائع اور مستعمل ہے اور صوفیہ کے یہاں خود اس کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ذکر کے دوران میں اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی وغیرہ الفاظ سے وہ اس طرف اشارہ کر دیتے ہیں کہ یہ لفظ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے۔ حضرت تھانوی کی کتاب بوادر میں ص۲۷۶ پر بھی اس کی تحقیق ہے۔ اس کے چند جملے یہ ہیں۔ "قول محقق اس بات میں بعید از تکلف یہ ہے کہ جس طرح قرآن شریف کے پڑھنے میں کبھی تو تلاوت مقصود ہوتی ہے اور اس وقت اس طریق کا منقول ہونا شرط ہے اور کہیں محض ذہن اور حافظہ میں اس کا مستحضر اور راسخ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس میں اتباع منقول کا لازم نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک ایک مفرد کا تکرار کر کے یاد کرتا ہے۔ ایک شخص ایک ایک جملہ ایک شخص ایک ایک آیت کا، یہ سب جائز ہے۔ اس کاوش کی ضرورت نہیں ہے کہ اس میں سلف کا کیا طریق

تھا۔ اس طرح ذکر میں کبھی تو مقصود ذکر ہوتا ہے ــــــــــ
اس میں اس ھیئت کا منقول ہونا شرط ہے اور کبھی ذہن میں کسی خاص مطلوب کا استحضار اور رسوخ ہوتا ہے۔ اس میں ھیئت کا منقول ہونا شرط نہیں ہے۔ پس الا اللہ اور اسم جلالہ کے تکرار معتاد سے مقصود بالذات ذکر نہیں ہے، بلکہ ایک خاص مطلوب کا استحضار مقصود ہے اور وہ خاص مطلوب فنائے علمی غیر اللہ اور توجہ الی اللہ میں تدریجاً ترقی کرنا ہے"۔ یہ مضمون اخیر تک لکھنے کے بعد لکھا ہے "بفضلہ تعالیٰ اس تقریر سے سب اشکالات رفع ہوگئے ہیں اور اس کے بدعت ہونے کا حکم قلتِ تدبر سے ناشی ہونا ثابت ہوگیا۔ والحمد للہ علیٰ ما القیٰ وافہم۔ اب صرف یہ سوال رہ گیا ہے کہ ثواب ملے گا یا نہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ جو شخص قرآن شریف یاد کرنے کے لیے ایک ایک لفظ کو تکرار کرتا ہے اس کو ثواب ملے گا جو جواب اس کا ہے وہی اس کا" الخ۔

اور بھی متعدد جگہ حضرت کی تحریرات میں اس کا جواب اس کی ترجیح وغیرہ موجود ہے۔ ان سب تحریرات کے مقابلے میں زبانی روایت مولوی کریم بخش صاحب کی جس کی پوری کیفیت معلوم نہیں ناقابلِ التفات ہے۔ ابن حجر مکی شافعی جو اکابر محدثین اور فقہائے شافعیہ میں شمار ہیں اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں

"و ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ افضل من ذکر الجلالة مطلقاً ھذا بلسان اھل الظاھر فاما عند اھل الباطن فالحال یختلف باختلاف احوال السالك فمن کان فی ابتداء امرہ یحتاج الی اتمام الاثبات بعد النفی حتی لیستوی علیه سلطان الذکر وجواذب الحق المرتبة علی ذالك فاذا استولت علیه تلك الجواذب فالانسب بحاله الاعراض عما یذکرہ بالاغیار" الخ۔

اسی طرح امام غزالی کلمۃ التجرید میں لکھتے ہیں:۔
"مادمت ملوثا بالنظر الی ماسواہ فلا بُدّ لك من نفی

لاالٰہ فاذا رغبت عن الکل فی مشاھدۃ صاحب الکل استریحت
من نفی لا و وصلت باثبات الا (قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ) من تتخلص من ذکر مالم یکن و تشتغل بذکر من
لم یزل تقوا للّٰہ باللّٰہ تستریح عما سوی اللّٰہ ۔"

اس کتاب میں آگے جاکر لکھتے ہیں۔

"السالك له ثلثة منازل الاولی عالم الفناء الثانی عالم الجذبه
الثالث عالم القبضه فاذا كنت فی عالم الفناء فواظب علی
قول لا الٰه الا اللّٰه واذا كنت فی عالم الجذبه فواظب علی
قول اللّٰه اللّٰه واذا كنت فی عالم القبضه فواظب علی قول
هو هو ولا الٰه الا اللّٰه قوت القلوب واللّٰه قوت الارواح
وهو قوت الاسرار۔"

امام غزالی محدث بھی ہیں فقیہ بھی ۔اس کے علاوہ صحیح احادیث میں بکثرت وارد
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں ۔"من احصاھا دخل الجنۃ من حفظھا
دخل الجنۃ" ان کے حفظ کرنے کے لیے بھی تکرار اور بار بار کثرت سے پڑھنا
ثابت ہوگیا ہے ۔ان ناموں میں سب سے پہلا نام پاک لفظ اللہ ہی ہے۔ اس
وجہ سے شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس سرہٗ سے تفسیر عزیزی میں نقل کیا ہے جب
کوئی طالب ان کے پاس آتا تو وہ اول اس کو ایک دو چلے کرنے کا حکم فرماتے
اس کے بعد اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام اس طرح پڑھتے کہ
اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں سے لڑاتے رہتے ۔اگر ان ۹۹ ناموں میں سے کسی
نام پر اس کے چہرہ پر کوئی تغیر پیدا ہوتا تو وہ پاک نام اس کو تلقین فرما کر کہتے
کہ تیری کشائش اسی نام میں ہے۔ اس کا طریقہ اس کو تعلیم کردیتے
اور اگر کسی نام پر تغیر نہ ہوتا تو اس کو فرما دیتے کہ تجھ میں جذب کے طریقہ پر سلوک
کی استعداد نہیں ہے۔ تجھے ابرار کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور زراعت تجارت

وغیرہ کسی مناسب حال کام میں لگ جا اور اوراد مسنونہ تسبیح تہلیل وغیرہ میں لگ جا۔
جواہر السلوک ص۱۴۵ میں لکھا ہے کہ اسم ذات کا ذکر کرنا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کے ساتھ دل پر ضرب لگاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے اور یہ نیت کرے کہ "غیر اللہ تعالےٰ مقصود و محبوب و مطلوب نیست تا آنکہ دل خود را از محبت ماسوی اللہ خالی بیند" اس صورت میں یہ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے اور مبتدا محذوف الخبر کا استعمال قواعد نحویہ کے بالکل موافق ہے۔ بلکہ اس ناپاک کے نزدیک اوفق بالفاظ القرآن کہ حق تعالےٰ شانہ نے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون میں بعینہٖ یہی استعمال فرمایا ہے کہ وہاں بھی لفظ اللہ مبتدا ہے اور خبر اس کی محذوف ہے یعنی انزلها۔ بعض مشائخ سے علامات قیامت میں ایک صحیح حدیث وارد ہوئی ہے۔ لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ سے استدلال کیا ہے۔ اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ نہیں بلکہ عام ہے کہ کسی طرح بھی اللہ کا نام لیا جاتے۔ یہ صحیح ہے اور اللہ اللہ کہنا اسی عام میں داخل ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ اس میں داخل نہیں ہے۔ بہر حال حضرت تھانوی کا انکار غلط ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔ حضرت کی تحریرات کثرت سے اس کا انکار کرتی ہیں "تفسیر اتقان" میں سرسری نظر میں نہیں ملا۔ اس کا حوالہ اگر معلوم ہو یا دریافت فرما کر مطلع فرمادیں تو اس کو دیکھ لیا جائے مشائخ سلوک میں یہ چیز کسی خاص سلسلہ میں نہیں ہے۔ سب ہی سلسلوں میں مختلف طریقہ کے ساتھ رائج ہے۔ ان سب کے اجماعی مسئلہ کو نہ تو ابن تیمیم کے رد سے غلط کہا جا سکتا ہے نہ سیوطی کے کہنے سے۔ رضی وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جامع الاصول میں لکھا ہے:۔

اعلم ان اول صیغ الذکر بلفظ اللہ عند النقشبندیۃ مع ملاحظۃ المعنی وقول لا الہ الا اللہ عند الشاذلیۃ وھی والصلوٰۃ والاستغفار عند سائر الطرق بحصول تمام

و معنی لفظة الله ای الله مقصودی او مطلوبی او محبوبی او یا الله انت مقصودی او الله لاشریك له او الله هو مقصودی او هو موجود او معبود او انت الله لا غیر لك و اما هو عند النقشبندیة لا ترکیب له بل یقول الله ویلاحظ بحت الذات بلا ترکیب۔ اھ۔

اس میں صاف ظاہر ہے کہ حضرات نقشبندیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں۔ راجح یہ ہے کہ یہ لفظ مفرد ہے لیکن ان پر کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ وہ تکلم ہی نہیں کراتے ہیں بلکہ تصور محض کراتے ہیں اور بقیہ حضرات کے یہاں یہ لفظ مرکب ہے اور مختلف تراکیب مذکور ہو سکتی ہیں جن میں نحوی قواعد سے کوئی اشکال نہیں ہے بجز ایک صورت کے کہ یا اللہ میں یا کا حذف نحو والوں نے ممنوع قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ رضی سے جو مولوی صاحب نقل کرتے ہیں اس کی بھی یہی صورت ہو کہ اس نے حذف حرفِ ندا کو ناجائز کہا ہوگا جبکہ اور نحو والے بھی کہتے ہیں۔ اس صورت میں اتنا ہی ہوا ہے کہ اس کو منادی بحذف حرف ندا کہنا قواعد کے لحاظ سے غلط ہوگا اور منادی نہ بنایا جائے بلکہ بندہ کی توجیہ کے موافق مبتدا محذوف الخبر ہے جیسا کہ جامع الاصول کے کلام سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور ذکر کے دوران میں اللہ حاضری اللہ ناظری وغیرہ الفاظ سے بھی اس کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور دوسری صورت وہ ہے جو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کے کلام میں گذری ہے کہ اس کو کلمہ طیبہ کے ایک جز کا تکرار للاستحضار فی الذہن کہا جاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں نہ تو قواعد کے خلاف ہے نہ جواز میں کوئی اشکال۔ جیسا کہ بندہ نے پہلے بھی لکھا ہے اتقان میں اس کی ممانعت اور رضی میں نحوی قواعد سے اتنے اصل عبارتیں نہ دیکھ لی جائیں اُن کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا مشکل ہے لیکن جہاں تک ذکر کا تعلق ہے کوئی وجہ اب تک نہ عدم جواز ہے نہ قواعد کے مخالف۔ یہ بات کہ خیر القرون میں اس کا رواج نہ تھا یہ اپنی جگہ پہ علیحدہ ہے اس میں تصوف کے سارے ہی اشغال اور مجاہدات

داخل ہیں کہ ان حضرات کو مشکوٰۃ نبوت کی توجہات سے ان مجاہدات کی ضرورت نہ تھی۔ متاخرین نے حسب ضرورت وقت ان علاجات کو تجویز فرمایا ہے اور جیسے جیسے ضرورت اور تجربات اکابر کی سمجھ میں آتے گئے وہ تجویز فرماتے گئے۔

ابتداء میں خیال نہ تھا کہ یہ عریضہ اتنا طویل ہو جائے گا۔ آگے مضمون خط کا ہے الخ۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ سہارنپور۔ شب ۲۹ ذی الحجہ ۶۲ھ

۱۳۶۳ھ - ۱۹۴۴ء

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہم

بعد ہدیہ سلام مسنون آنکہ گزشتہ ہفتہ میں ایک رجسٹری عریضہ ارسال خدمت کیا تھا جو غالباً نظر اقدس سے گزرا ہوگا۔ اس وقت اس عریضہ کا مقصد یہ ہے کہ آج کی ڈاک سے دو خط ایک نظام الدین سے مولوی یوسف کا دوسرے دہلی سے حضرت حافظ فخر الدین صاحب کا ہر دو بیک مضمون پہنچے کہ چچا جان کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ سلسلہ علالت کا تو بہت روز سے شروع ہو رہا ہے اور وہ پیچس وغیرہ کی شکایات ہیں، مگر اب ضعف کی زیادتی کی وجہ سے اس میں اضافہ بھی ہے۔ بھوک بالکل نہیں ہے۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔

عزیزان مولوی عبدالجلیل و مولوی عبدالوحید بعد سلام مسنون عقد کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے شریک نہ ہونے کا افسوس ہے۔ کل صبح دہلی کا ارادہ کر رہا ہوں کہ چچا جان کی عیادت کر آؤں۔

بحضرت اقدس الحاج مولانا عبدالقادر صاحب
ادام اللہ ظلال برکاتہم
مقام ڈھڈیاں، ڈاک خانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا

فقط محتاج دعا
زکریا
سہارنپور - ۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

مخدومی مطاعی حضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتکم

بعد سلام مسنون! آنکہ کئی عریضے ارسالِ خدمت کر چکا ہوں۔ نہ معلوم نظرِ اقدس سے گزرے یا نہیں۔ دو ہفتہ سے زائد ہوئے کہ ایک رجسٹری لفافہ ارسال کیا تھا۔ گزشتہ ہفتے میں پنجشنبہ کے روز ایک کارڈ جس میں چچا جان کی علالت کی اطلاع تھی ارسال کیا تھا۔ پنجشنبہ کی ڈاک سے کئی خطوط دہلی اور نظام الدین کے پہنچے جس میں چچا جان کی سخت علالت کی اطلاع تھی۔ اس لیے بندہ جمعہ کے روز نظام الدین گیا کل دوشنبہ کو واپس آیا۔ اب چچا جان کو بحمد اللہ بہت افاقہ ہے۔ پیچش وغیرہ کی شکایات کچھ عرصہ سے ہو رہی ہیں۔ گزشتہ منگل کو اس کے ساتھ اسہال کی کثرت ہو کر ایسی صورت ہو گئی تھی جس سے سب متفکر ہو گئے، مگر اب وہ اسہال کی صورت گویا کالعدم ہے۔ پیچش میں بھی تخفیف ہے۔ ضعفِ طبعی میں اس مرض سے اور بھی اضافہ ہو گیا۔ مزید برآں اس حالت میں تقاریر کا زور ضعف میں اضافہ کا سبب بنا ہوا ہے۔

ایک حادثہ یہاں یہ بھی پیش آیا کہ رات گیارہ بجے کے قریب حکیم عظیم اللہ صاحب بھی اس دار الغرور سے چل دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وقت تجہیز و تکفین سے فراغت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔

مولوی جلیل صاحب، مولوی عبد الوحید صاحب، بھائی عبد العزیز صاحب، بھائی خلیل، بھائی الطاف اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلامِ مسنون۔ فقط والسلام

بحضرتِ اقدس مولانا الحاج عبد القادر صاحب مدفیوضہم	زکریا سہارنپور
مقام ڈھوڈیاں، ڈاک خانہ چھاوریاں	۱۴ محرم ۱۳۶۳ھ
ضلع سرگودھا۔	سہ شنبہ

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلامِ مسنون ۸ محرم کا لکھا ہوا کارڈ اسی وقت ۱۵ محرم کو ملا، جس میں آپ نے لکھا تھا کہ تیرا عید کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا، حالانکہ عید کے بعد سے میرا یہ پانچواں خط ہے۔ آپ بزرگوں تک میرے عرائض کی اپنی نااہلیت سے رسائی ہی نہ ہو تو یہ بات قرینِ قیاس ہے۔ ناپاک تحریرات کا

پاک لوگوں تک نہ پہنچنا ہی قرینِ قیاس ہے۔ ان میں ۳۰ ذی الحجہ کا خط اہم تھا جو رجسٹری ارسال کیا گیا تھا۔ چونکہ وہ منگل کا دن تھا اس لیے غالب اشتہار تھی کہ جمعہ کے دن آپ کو مل گیا ہوگا۔ مگر تعجب ہے کہ وہ ۸ محرم تک نہ پہنچا۔

آپ نے اپنے اس کارڈ میں اپنی ہمشیرہ کے رشتہ کا ذکر لکھا، حالانکہ ہم ۴ محرم کو یہ خبر سن چکے تھے کہ نکاح بھی ہو لیا۔ مگر اب اس کے سوا اور کوئی توجیہ سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ کے اس کارڈ میں رشتہ بمعنی نکاح ہے۔ ہمارے یہاں کے عرف میں رشتہ منگنی اور خطبہ کا نام ہے اور یہ توجیہ اس لیے کرنا پڑی کہ نکاح کی خبر ہم نے اتنی مفصل سنی تھی کہ اس کو تاویل کرنا مشکل ہے مگر مہر اور بجائے چھوارے کے سرلٹ کی تقسیم۔ یہ سب چیزیں ایسی تھیں کہ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں، تو آپ کے اس کارڈ میں تاویل کرنا سہل ہوا۔ مولوی وحید صاحب کا جانے کے بعد سے کوئی خط ہی نہیں ملا۔ وہ مولوی میں مگن ہوں گے ان کو خبر کرنے کی کیوں فرصت ملتی۔ بہرحال میری طرف سے مبارک باد پیش کر دیں۔ اس وقت میں خط کا ارادہ اور آپ کو اور ان کو دونوں کو مبارکباد کا قصد تھا۔ مگر دو ایک روز خط کا انتظار تھا۔ میرا خیال تھا کہ میرے رجسٹری خط کی رسید بھی ایک دو دن میں آ جائے گی۔ اس کے بعد دفعۃً دہلی کا سفر درپیش ہو گیا۔ جس کی اطلاع پہلے دو خطوں میں کر چکا ہوں۔ یہ بھی خیال تھا کہ مہر کے متعلق ایک طالبعلمانہ فقرہ بھی لکھ دوں کہ حضور والا! مہر اس وقت تو کافی تھا جبکہ روپیہ میں چاندی غالب تھی اور جبکہ غالب الفضۃ ہونے کی وجہ سے عشرۃ دراہم کے برابر ہو سکتے تھے۔ اب وہ تو سکہ رائج نہیں رہا۔ حکومت اس کو سکہ ہونے سے نکال چکی اور موجودہ روپیہ غالب الغش ہیں اس لیے یہ چاندی کے حکم میں نہیں آتا۔ اب کم از کم مقدارِ مہر کا اتنا ہونا ضروری ہے جس میں ڈھائی تولے چاندی آ جائے اور یہ مقدار بھی مشہور قول کے موافق ہے۔ حضرت تھانوی کی تحقیق تو یہ ہے کہ کم از کم مقدار پونے تین تولے چاندی ہے۔ اور بعض علماء سوا تین تولے بتاتے ہیں۔ یہ درہم کی مقدار وزن کے اختلاف کی بنا پر ہے۔ بہرحال نکاح تو ہو ہی گیا۔ اس میں تو کوئی تردد نہیں۔ یہ فقط اس لیے لکھ دیا کہ آپ حضرات بڑے ہو کر یہ نہ کہیں کہ حضرت نے ایسا کیا تھا۔ اب مہر کی مقدار احتیاطی سوا تین تولہ چاندی یا اس کی قیمت جو بازاری ہو وہ واجب ہوئی۔

یہ خط اتنا لکھ دینے کے بعد حضرتِ اقدس کا کارڈ مورخہ ۱۲ محرم بھی پہنچ گیا جس سے اپنا

رجسٹری کے واپس ہونے کا علم ہوا، مگر وہ رجسٹری ابھی تک مجھے واپس نہیں ملی۔ اس میں مولوی وحید کی یہ عبارت بھی مجھے لکھی ہوئی ملی: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اگر حضرت کی بھی شرکت ہوتی تو موجب برکت ہوتی۔ الخ" اگر مجھے پہلے سے نکاح کا علم نہ ہوتا تو اس چیستان کو سمجھنے میں بڑی دقت ہوتی۔ آگے جگہ ہی نہیں رہی اس لیے حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلامِ مسنون پر ختم کرتا ہوں۔

عزیزم مولوی محمد جلیل صاحب سلمہٗ
مقام ڈھڈیاں ڈاکخانہ بھادریاں
ضلع سرگودھا۔

زکریا
۱۹، محرم ۱۳۹۱ھ

○

مخدومی مطاعی حضرت اقدس ادام اللہ ظلالِ برکاتکم

گرامی نامہ کئی دن ہوئے صادر ہوا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اگر وہ رجسٹری مجھے مل جائے تو پھر عریضہ لکھوں اور اس رجسٹری والے عریضہ کو بھی ساتھ ہی ارسال کر دوں کہ اس میں مفصل نظام الدین کے متعلق اپنی ناقص رائے لکھی تھی، مگر آج ۱۸، جنوری کی ڈاک بھی گزر گئی۔ آج تک وہ رجسٹری مجھے نہیں ملی۔ اس عریضہ کی نقل میرے پاس نہیں ہے۔ اس لیے اتنے اس سے مایوس نہ ہو جائیے دوبارہ لمبا چوڑا عریضہ لکھنا مشکل بھی ہے اور ذہن میں اس وقت اجمالی سا مضمون ہے۔ میں نے آج ایک درخواست ڈاکخانے میں بھی اس کی تحقیق کے لیے ارسال کی ہے۔ ممکن ہے دو چار دن میں کوئی جواب مل جائے تو پھر انشاء اللہ لکھوں گا۔ صرف رفعِ انتظار کے خیال سے یہ عریضہ ارسال ہے۔

کئی دن سے یہاں دو روائتیں گرم ہیں۔ اول یہ کہ ۲۲، جنوری حضرت کی روانگی کی تاریخ متعین ہو گئی۔ دوسری یہ کہ ۲۳، اپریل لاہور پہنچنے کی خبر ہے۔ خوش قسمت لوگ مکان بھی حاضر ہو گئے اور اب لاہور کی بھی تیاریاں ہیں۔ گو ہمت مکان کا بھی ارادہ ہی کرتے رہے اللہ لاہور کی بھی امنگ سے آگے بڑھنے کی امید نہیں ہے، البتہ اگر لدھیانہ کچھ طویل قیام ہو جیسا کہ یہاں افواہ ہے تو شاید کشش غالب آجائے۔

نظام الدین سے خط آیا ہے چچا جان کو بحمد اللہ افاقہ ہے۔ ضعف غالب ہے، مگر تقریر کا زور بدستور ہے۔

عزیزان مولوی جلیل مولوی وحید و محترمان بھائی عبدالعزیز بھائی خلیل الطاف سلمہم سلام مسنون۔

زکریا سہارنپور

۲۱ محرم ۶۳ھ

بحضرت اقدس الحاج مولانا عبدالقادر صاحب مدفیوضہم اللہ تعالیٰ

مقام ڈھڈیاں ڈاکخانہ جھاوریاں

ضلع سرگودھا۔

○

مجھ سے نہ پوچھ اپنے دلِ مضطرب سے پوچھ
تھا آہ میں اثر مری یا بے اثر گئی

عزیزم سلمہٗ بعد دعوات سلام مسنون

سراپا جوش و محبت کا اخلاص نامہ پہنچا جس میں آپ نے میرے تعلق کی مقدار دریافت کی اور پس پردہ یہ تحریر فرمایا کہ باوجود میرے شدید احکامات کے حاضر نہیں ہو سکا۔ اس سے اندازہ ہو گیا کہ تیرے تعلق کا اظہار سراپا نفاق ہے۔ کئی دن سوچتا رہا کہ اس کا جواب کیا لکھوں۔ زبانی کہتے تو مناتا۔ اب بجز اعترافِ جرم کے کیا کروں اور تم سے زیادہ ندامت تو حضرتِ اقدس سے ہے کہ اگر حضرت کو بھی یہی واہمہ گزرے تو کیسی ندامت کی بات ہے۔

ارادہ تو میرا واقعی پختہ تھا اور بہت ہی پختہ، مگر اس پختگی کا اظہار اس لیے نہیں کیا تھا کہ اگر طویل سفر میں نہ جا سکا تو سب کو انتظار رہے گا۔ مگر کچھ عوارض ایسے پیش آتے رہے کہ حاضر نہ ہو سکا۔ اگر حضرتِ اقدس تشریف فرما ہوں تو عریضہ پیش کر دیں، ورنہ اپنے خط کے ساتھ حضرت کے پاس ارسال کر دیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ نظام سفر کیا ہو۔ اگر تمہیں کچھ معلوم ہو سکے تو اطلاع کریں۔

حافظ اسحٰق وغیرہ سے معلوم ہوا تھا کہ وہ رجسٹری پھر پھرا کر وہیں پہنچ گئی، مگر آج کے حضرت کے کارڈ میں اس کے واپس کر دینے کا حضرت نے افسوس لکھا، جس سے پھر یہ شبہ ہو گیا کہ وہ پہنچی یا نہیں اور حضرت نے اس مضمون کو قبول فرمایا یا نہیں۔ اطلاع کریں۔

مولوی وحید صاحب، اپنے والد صاحب، تایا صاحب اور اہلیہ صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

زکریا سہارنپور یکم صفر ۶۳ھ

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلامِ مسنون! کئی دن ہوئے تمہارا محبت نامہ جوش وخروش سے لبریز آیا تھا، مگر میں چچا جان کی علالت کی اطلاع اور تقاضا پر دوبارہ دہلی گیا تھا اس لیے جواب میں دیر ہوئی۔ تم تو اب ماشاء اللہ بامِ ترقی پہ پرواز کر رہے ہو۔ کہیں اسمِ مربی پوچھتے ہو، کہیں مراتب اور درجات کی تحقیق کرتے ہو۔ میں غریب، اس کوچہ سے نابلد اگر اپنے عجز کا اقرار کرتا ہوں تو تم بگڑنے ہو کر تو نے اڑا دیا، ٹال دیا۔ اب میں سوچ میں ہوں کیا لکھوں۔ بجز اس کے کہ تم سے دعا کی درخواست کروں کہ تمہاری مخلصانہ دعاؤں سے کسی قابل ہو جاؤں تو پھر کچھ لکھوں۔

نور کے تصور کے وقت اس کے بجائے معاصی کا تصور ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ انشاء اللہ مفید ہے۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔ معاصی کا تصور اور استغفار تخلیہ ہیں۔ دل اس سے صاف اور مصقول ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس پر تحلیہ اور رنگ اچھا جمتا ہے۔ اس لیے یہ مبارک چیزیں ہیں نہ کہ قابلِ قلق و فکر۔ حزب البحر کی زکوٰۃ جبکہ حضرت کی اجازت سے ہے، تو انشاء اللہ بہتر ہی ہے، مگر مخلصانہ ایک نصیحت کرتا ہوں کہیں بھول کر بھی، خواہ کوئی تمہیں تکلیف ہی پہنچائے کسی کو نقصان پہنچانے کے واسطے نہ پڑھنا۔ ابھی تم نوعمر ہو اور نوعمری میں غصہ اور جوش ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا ضرور لحاظ رکھنا کہ اس سے کام تو اکثر ہو جاتا ہے، مگر اپنی ترقیات میں ایک زبردست رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔ جو اختلافات تم نے لکھے ہیں یہ کوئی اہم نہیں ہیں۔ تعویذوں کی طرح سے مشائخ کے مجربات ہیں جو مختلف ہیں۔ اسم مربی کے باب میں بندہ دخل نہیں دے سکتا۔ یہ ذرا لطیف اور اہم چیز ہے۔ اس کو براہِ راست حضرت ہی سے حل کیجیو، مگر جلدی نہیں۔ رمضان میں ہمت کر کے رائے پور میں رمضان گزار دیجیو اور کسی مناسب وقت جو اطمینان کا ہو اپنے حالات کے ذکر کے بعد دریافت کرلیجیو۔ اپنی ذات کے متعلق بلا تصنع کہتا ہوں کہ ابھی اس کوچہ کی ہوا بھی نہیں لگی تو کیا امنگ کروں کہ تحقیق کروں۔

تمہارے نظام الاوقات سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ ترقی سے نوازیں۔ یہ جوابی کارڈ ایک دوسرے صاحب کا تھا۔ جب سارا خط لکھ چکا اس طرف لکھنا شروع کیا تو ان کا پتہ لکھا ہوا ملا۔ بڑا قلق ہوا۔ حضرت کے والا نامے ملتے رہتے ہیں، مگر کاتبین حضرات پتہ نہیں لکھتے۔ جو جواب لکھوں۔ مہمانوں سے جو ادھر سے آ رہے ہیں یہ اندازہ ہوا کہ آجکل میں حضرت لدھیانہ پہنچ جائیں گے۔

مولوی وحید صاحب اپنے والد صاحب اور تایا صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام زکریا سہارنپور

۲۸ر صفر ۹۳ھ

تم نے یہ لکھا کہ بلفظِ اللہ کے ذکر کے مضمون کے متعلق حضرتِ اقدس نے کچھ پسند ناپسند اشکال یا قبول کچھ فرمایا یا نہیں۔ اس سے ضرور مطلع کرنا۔

مولوی محمد جلیل صاحب سلمہٗ

مقام ڈھوڈیاں ڈاکخانہ جھامریاں

ضلع سرگودھا۔

O

عزیزم سلمہ

بعد سلام مسنون! تمہارا لفافہ جلسہ سے ایک دن قبل ملا تھا۔ اس روز حضرت تشریف لائے تھے۔ ان کے نام کا خط مع لفافہ جواب حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ حضرت نے اس کو حافظ عبدالعزیز صاحب کے حوالے فرما دیا کہ اس وقت تو ہجوم ہے دوسرے وقت دیکھوں گا۔ پھر جلسہ کے ہجوم میں مجھے بھی دریافت کرنا یاد نہ رہا۔ امسال اس قدر زیادہ ہجوم تھا کہ مجھے اپنی یاد میں اتنا ہجوم جلسہ کا یاد نہیں۔ جامع مسجد کا سارا صحن بیرونی دروازہ تک بالکل پُر تھا۔ امسال جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی نظم اپنی طبیعت کے خلاف کرنا پڑا۔ مجھے علالت کا سلسلہ تقریباً ۱۵ - ۲۰ روز رہا۔ اب اچھا ہوں۔ الحمدللہ پھوپھا جان کی علالت کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ جلسہ میں بھی تشریف نہیں لاسکے۔ مسئلہ ذکر پر کوئی اور گفتگو حضرت سے نہیں ہوئی نہ موقع ملا۔ البتہ حضرت اس خط کو پڑھ کر دوبارہ لے گئے کہ میں پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔

ملفوظات ابن حجر کے متعلق تم نے اتنا مجمل سوال کیا کہ میں سوال نہ سمجھ سکا۔ تمہیں اسی وقت کی صحبت ان شاء اللہ نافع اور مفید ہوگی۔ اُس وقت کی مفید نہ ہوتی۔ حق تعالیٰ طرفین کو اس سے نفع بخشے۔ میرا خیال تھا کہ حضرت کے پرچہ کا جواب بھی حضرت سے پوچھ کر لکھوں گا۔ اُسی میں اپنا پرچہ بھی رکھ دوں گا۔ مگر اس وقت حضرت نے لے کر رکھ لیا۔

محبت کا ذائقہ چکھنے کے بعد بھی اخلاص کی تعریف پوچھتے ہو۔ اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ کام میں

اللہ کے سوا دوسرے کی طرف عمداً بھی خیال نہ ہو چہ جائیکہ وجوداً۔ تمہارے دعا کرتے رہنے سے بے حد مسرت ہے۔ بندہ بھی اکثر دعا تے خیر میں تم کو یاد رکھتا ہے۔ تمہارا بھاوریاں والا پتہ میں نے لفافہ پر نہیں دیکھا اس لیے ڈھوڈیاں میں ارسال کر رہا ہوں۔

عزیز مولوی عبدالرشید سلمہٗ۔ پرچہ پہنچا۔ سفر میں حضرت کے جو خطوط آتے رہے ان میں جن حضرات کا سلام ہوتا تھا جواب میں حتی الوسع میں اس کی کوشش کرتا تھا کہ ان کے سلام کا جواب لکھ دوں۔ اس وقت تو مجھے یاد نہیں کہ تمہارا سلام نہ ہوتا تھا یا جواب سہو سے رہ جاتا تھا۔ ایک خط میں صرف یاد ہے کہ تمہارا لاہور حضرت سے ملنے کے لیے آنا لکھا تھا۔ پھر سفر میں سالم رہنا اب تمہارے خط سے معلوم ہوا۔ راؤ یعقوب علی خاں نے بھی اب تک کوئی ذکر تمہارے ہونے کا نہیں کیا۔ وہ واپسی پہلے ہی سے تھے۔ اس دن جس دن حضرت واپس تشریف لائے۔ تم جبکہ حضرت کے عزیز ہو تو میرے بھی عزیزوں سے بڑھ کر ہو ایسی صورت میں اگر اختصاراً خط میں سلام رہ بھی جاتے تو اس میں دل شکنی کی کیا بات ہے تم نے رنج یا غصہ میں ہی نہ لکھا اسباق کا سلسلہ چل رہا ہے یا نہیں۔ اور آج کل کیا کتاب ہو رہی ہے۔

فقط والسلام

زکریا سہارنپور

۲۴ ربیع الثانی ۹۳ھ

بخدمت عزیز مولوی محمد جلیل صاحب سلمہٗ

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ بھاوریاں

ضلع سرگودھا۔

۱۳۶۴ھ - ۱۹۴۵ء

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلامِ مسنون!

کارڈ پہنچا۔ اتفاقاً حضرت بھی یہاں تشریف فرما تھے۔ شاہ مسعود کی تقریبِ نکاح کے سلسلہ میں منصوری تشریف لے گئے تھے۔ ۱۲ روز قیام کے بعد کل ہی واپسی ہوئی تھی۔ میں تو اپنی علالت کے سلسلہ میں جا نہ سکا۔ تمہارے عدمِ قیام کا مجھے بھی قلق رہا۔ اول تو میری بیماری پھر حضرت کا قیام۔ اس لیے تمہارا ٹھہرنا کالعدم ہی سا رہا۔ بندہ ناکارہ و سیہ کار تمہارے لیے دعا کرتا ہے۔ تم بھی اس روسیاہ کو اپنی دعوات میں یاد رکھا کرو تو کرم ہو۔ حضرت کا قصد ۱۱ اکتوبر کو نظام الدین کا ہے۔ ۱۰ کو یہاں تشریف آوری کی تجویز ہے۔ چار پانچ روز تو کم از کم وہاں کا قیام ہے۔ اس کے بعد کا نظام معلوم نہیں۔ عجب نہیں کہیں اور کا بھی سفر ہو جائے کہ اہلِ لدھیانہ بھی کچھ زور لگا رہے ہیں۔ اور بھی۔

مولوی عبدالوحید صاحب اور اپنے والد صاحب اور تایا صاحب سے سلامِ مسنون عرض کریں۔

فقط والسلام

مولوی یوسف کی چھوٹی بچی جو عرصہ سے بیمار تھی۔ کل صبح چل دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

فقط والسلام زکریا مظاہر العلوم

آپ کے مکان کا پتہ ابھی تک یاد نہیں ہوا۔ کئی کئی ماہ میں خط لکھنے کی نوبت آتی ہے۔ اس لیے اپنا پتہ ضرور لکھ دیا کریں۔ آپ کا پتہ کئی دن سوچنے پر بھی ڈاک خانہ یاد نہ آیا۔ آج حضرت تشریف لے آئے تو یہاں سے دریافت کر کے لکھا۔ اگر سہارن پور سے نہ ڈال سکا تو نظام الدین سے اس کو ڈالوں گا۔ اس

وقت شب کو ٹھہرا ہوں، علی الصبح نظام الدین روانگی ہے۔

شب پنجشنبہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ

مقام ڈھڈیاں ڈاک خانہ جہادریاں،

ضلع سرگودہا۔

۱۳۶۵ھ - ۱۹۴۶ء

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون!

تمہارا دستی پرچہ پہنچا تھا اور اس روز بھی حضرتِ اقدس تشریف لائے ہوئے تھے اور آج کارڈ پہنچا۔ آج بھی حضرت تشریف فرما تھے، مگر افسوس کہ ڈاک سے چند منٹ قبل تشریف واپس لے جا چکے تھے۔ دستی پرچہ کا جواب لکھنے کا ارادہ ہی کرتا رہا، مگر کچھ ایسے تشتت سے اوقات گزر رہے ہیں کہ نہ اپنا ہی کوئی کام ہوتا ہے نہ کوئی دوسرا کام۔ الیکشن کے مخمصوں نے اوقات ہی پریشان کر دیئے۔ ہر چند چاہتے ہیں کہ اس جھگڑے سے بیکسو رہیں، مگر دنیا کو چین نہیں ہے اور چونکہ دونوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں اس لیے دونوں سے جھگڑنا پڑتا ہے۔ کچھ حضرۃ مدنی دامت مجدہم کے ساتھ خصوصی تعلقات نے اخبارات دیکھنے پر مجبور سا کر دیا کہ ہر وقت یہ خیال لگا رہتا ہے نہ معلوم کہاں انکی شان میں کیا گستاخی کیگئی! اللہ کا شکر واحسان ہے کہ تم ان مخمصوں سے علیحدہ ہو۔ غنیمت سمجھو۔ اور یکسوئی سے کام میں لگے رہو۔ حضرت نے تمہاری دعوت کا تذکرہ فرمایا تھا کہ جلیل نے لکھا ہے کہ یہاں یہ مخمصے نہیں ہیں یہاں تشریف لے آویں۔

تمہارے حالات پر غبطہ آتا ہے۔ تم لکھتے ہو کہ کبھی کبھی غفلت ہو ہی جاتی ہے اور یہاں ہر وقت

غفلت ہی رہتی ہے۔ اگر بحق تعلق قدیم کہیں دعا میں یاد کر لیا کرو تو کیا ہی کہنا، احسان ہوگا۔ اپنی حالت تو دن بدن خراب ہی ہوتی جا رہی ہے۔ گھنٹہ کی آواز کی طرف التفات کیا کرو کہ یہ کیا ہے۔ اپنے کام ہی کی طرف توجہ رکھا کرو۔ اس سے بڑی مسرت ہے کہ تم خواب میں اس ناپاک کو بھی دیکھتے ہو۔ جو تمہاری محبت کی دلیل ہے۔ کیا بعید ہے کہ تم ہی کی محبت سے کچھ اپنا ہی کام چل جاتے۔ حب دنیا سے بچنے کا اہتمام ضروری ہے۔ اللہ جل شانہٗ مجھے بھی اس کی محبت سے پاک کر دے۔

آپ کے والد صاحب سے ملنے کی نوبت نہیں آئی۔ میرا اس دوران رائے پور جانا نہیں ہوا اس لیے کہ حضرت اقدس کی خود ہی تشریف آوری کئی بار ہو چکی۔ حضرت سے خیریت معلوم ہو گئی تھی۔ چچا صاحب مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام زکریا مظاہر العلوم ۱۵، محرم ۶۵ھ

بندہ کے خط میں انگریزی تاریخ نہ لکھا کریں۔ عربی تاریخ اہتمام سے لکھا کریں۔

بگرامی عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
مقام ڈھڈی ڈاکخانہ جھاوریاں، ضلع سرگودھا۔

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون!

کارڈ پہنچا۔ حضرت اقدس کی ہمرکابی میں پہلی مراد آباد کا سفر ہوا۔ جس کا حضرت نے عرصہ سے وعدہ فرما رکھا تھا۔ اس کے بعد چونکہ حضرت کا وعدہ کاندھلہ کا بھی عرصہ سے ٹل رہا تھا اس لیے پہلی سے واپسی کے ایک ہفتہ بعد گنگوہ اور کاندھلہ کا سفر بھی حضرت کی ہمرکابی میں ہوا۔ اب حضرت کا وعدہ ۲۰، فروری تک دہلی کا ہے اور وہاں سے لدھیانہ کا قصد ہے۔ آگے کا علم نہیں۔ بندہ ناکارہ تم دوستوں کے لیے دعاگو ہے۔ اپنی بدحالی کی وجہ سے تم سے بھی زیادہ دعا کا محتاج ہے۔ کوئی خاص بات تمہارے خط میں جواب طلب نہ تھی۔ صرف تمہارے رفع انتظار کے لیے کارڈ لکھا۔

گھر میں سے نظام الدین گئی ہوئی ہے۔ مولوی عبد الوحید سلمہٗ اپنے تایا صاحب اور اہلیہ کی خدمت میں سلام مسنون! فقط والسلام زکریا مظاہر العلوم ۲، ربیع الاوّل ۶۵ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہ
بمقام ڈھڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا۔

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ   بعد سلام مسنون !

آپ کا ۲۸ ؍ رجب کا لکھا ہوا خط کل ۷ ؍ شعبان کو پہنچا۔ حادثۂ جانکاہ سے سخت رنج ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مرحومہ کی مغفرت فرما کر اپنی جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ اور بھائی صاحب کو نعم البدل عطا فرمائیں۔ اپنی اہلیہ سے خصوصیت سے مسنون تعزیت بندہ کی طرف سے عرض کر دیں کہ ہر شخص کے لیے یہی راستہ ہے اور کسی کا بھی وقت معلوم نہیں۔ سمجھداری کی بات ہے کہ ان حوادث سے عبرت پکڑ کر اپنی فکر اور جانے کی تیاری میں آدمی مشغول ہو جائے۔ مناسب ہے کہ مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق سے اس نوع کی روایات کا ترجمہ بھی اسکو سنائیں۔ تائی صاحبہ کی علالت سے بھی فکر ہے۔ حق تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ حضرتِ اقدس ۳ شعبان چہارشنبہ کو منصوری سے سہارنپور تشریف لائے اور جمعہ کی صبح کو رائے پور تشریف لے گئے۔ ماہِ مبارک وہیں گذرے گا اور بندہ کا بظاہر نظام الدین قیام رہیگا۔ والد صاحب، چچا صاحب، مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ آپ باوجود بار بار تقاضے کے کہیں بھی اپنا پتہ کارڈ پر نہیں لکھتے۔ بڑی دقت ہوتی ہے۔   فقط والسلام

عزیز گرامی قدر   زکریا

مولوی عبدالجلیل صاحب دام فیضہم   مظاہر العلوم ۸ ؍ شعبان ۱۳۶۵ھ

مقام ڈھریاں ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا۔

۱۳۶۶ھ - ۱۹۴۷ء

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہٗ !

بعد سلام مسنون۔ لاہور تک بخیر رسی کی اطلاعات اخبارات سے، نیز حافظ صاحب کی زبانی اور مولوی عبدالمنان صاحب کے کارڈ سے معلوم ہو چکی تھیں۔ ان اطلاعات کی

بنا پر خیال ہے کہ اس عریضہ کے پہونچنے تک حضرت والا بھی مکان پہونچ جائیں گے اور مژدہ بخیر رسی سے مسرور فرمایا جائے گا۔ خلاف توقع روانگی کا مرحلہ تو ایسے جلدی طے ہوا کہ بالکل اس کی امید نہ تھی۔ خیال تھا کہ راستہ میں بہت دیر لگے گی اور اب اس اندازہ سے تو انشاء اللہ واپسی میں بھی طویل انتظار نہ کرنا پڑے گا۔

علی میاں کا آج ہی کارڈ آیا۔ حضرت والا کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست بھی کی ہے اور مکان کا پتہ بھی دریافت کیا ہے۔ پتہ ان کو لکھ رہا ہوں یہ بھی لکھا ہے کہ سابقہ اطلاع کی بنا پر جونپور وغیرہ سے بھی احباب ملنے کیلئے آئے ہوئے منتظر تھے اور مقامی حضرات بھی منتظر تھے۔ مولوی عبدالجلیل صاحب، مولوی وحید، بھائی خلیل صاحب، مولوی عبدالمنان، بھائی الطاف سے سلام مسنون۔

مولوی عبدالمنان صاحب کی خدمت میں خصوصی درخواست ہے کہ وقتاً فوقتاً خیریت سے اطلاع فرماتے رہیں کہ رائپور سے تو کثرت آمدورفت کی وجہ سے خیریت کی اطلاع ملتی رہتی تھی۔ وہاں سے بجز خط کے اور کوئی ذریعہ اطلاع کا نہیں ہے۔

حافظ عبدالعزیز صاحب کل تک تو نیاز صاحب کے یہاں مقیم تھے۔ آج کی ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ انبالہ جانے کا ارادہ ظاہر فرمارہے تھے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بھی اگر ہمراہ ہوں تو سلام مسنون۔

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبدالقادر صاحب زاد مجدہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ چھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۱ محرم ۱۳۶۶ھ

○

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہ

بعد ہدیہ سلام مسنون! گرامی نامہ عالی متضمن بہ مژدہ بخیر رسی پہنچ کر موجب منّت ہوا اللہ کا شکر ہے کہ خیریت کے ساتھ سفر پورا ہوا۔ یہاں بھی الحمدللہ خیریت ہے۔ البتہ دو حادثہ جدید پیش آئے۔ ۱۱ محرم کی شب میں منشی محمد خلیل صاحب کاندھلوی پر فالج گرا۔ ۱۴ محرم کی شب میں وصال ہو گیا اور ۱۸ محرم کی شب میں حضرت سہارنپوریؒ کی صاحبزادی جو آج کل دیوبند تشریف

کھتی تھیں ان کا بھی وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ بردو کی مغفرت فرماکر ارفع درجات فرمادیں۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔

دو گرامی نامے ساتھ ہی پہونچے۔ ایک حضرت اقدس کا جو جھاوریاں سے لکھا ہے اس میں ارشاد ہے کہ آج ۱۶ محرم چہارشنبہ کو جھاوریاں بخیریت پہونچا۔ کل صبح انشاءاللہ مکان کا ارادہ ہے۔ دوسرا مولوی جلیل صاحب کا ۱۹ محرم کا جس میں لکھا ہے کہ آج صبح حضرت اقدس بخیریت ڈھوڈیاں پہنچ گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھاوریاں میں بھی چاریوم قیام رہا۔ یا مولوی جلیل صاحب کو تاریخ غلط معلوم ہو۔ رات دفعۃً بلا اطلاع گھر کی مستورات بخیریت سہارنپور پہونچ گئیں۔ بھائی اکرام، مولوی انعام بھی ساتھ تھے۔ مولوی انعام کی طبیعت کچھ ویسی ہی چل رہی ہے۔

حضرت دعا اور توجہ سے مدد فرمادیں۔ ان کو یہ ہی خیال ہے کہ یہ مرض جسمانی نہیں، کوئی روحانی مرض ہے

بخدمت مولوی جلیل صاحب۔ بعد سلام مسنون، گرامی نامہ پہونچا۔ حضرت کے دوران قیام میں ضرور جلدی جلدی تکلیف فرماکر خط لکھتے رہا کریں کہ خیریت کا احباب کو بھی انتظار اور استفسار رہتا ہے۔ بخدمت مولوی عبدالمنان صاحب بھی یہی درخواست ہے اگر تاریخ درست لکھا کریں یا دن بھی لکھ دیا کریں۔ بگرامی خدمت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بھائی الطاف، بھائی محمد خلیل و دیگر واقفین مولوی وحید صاحب وغیرہ سلام مسنون۔

بحضرت اقدس مولانا الحاج شاہ عبدالقادر صاحب دام مجدہم	زکریا۔ مظاہر علوم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا	۲۱ محرم ۱۳۶۶ھ

○

مخدومی مطاعی حضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہٗ!

بعد سلام مسنون واستدعائی توجہ و دعا یہاں بحمداللہ خیریت ہے۔ حضرت والا کی خیریت اور حالات کا انتظار رہتا ہے۔ رائپور سے تو مہمانوں کا اور مقامی حضرات کی بھی کثرت

سے آمد و رفت رہتی تھی اس لیے اکثر خیریت معلوم ہو جاتی تھی مگر اب تو بجز والا نامہ کے اور کوئی ذریعہ خیریت کے معلوم ہونے کا نہیں ہے۔ یہ بھی اندازہ نہیں کہ مکان کے قیام کا ارادہ کب تک کا ہے۔ پہلے عریضہ میں متولی محمد خلیل صاحب کے حادثۂ انتقال کی اطلاع لکھ چکا ہوں۔ میاں انعام الحسن ایک ہفتہ سے سہارنپور ہی مقیم ہیں۔ سلسلہ علالت چل ہی رہا ہے۔ ان کو یہ خیال بھی ہے کہ یہ جسمانی مرض نہیں کوئی روحانی مرض ہے۔ حضرت دعا اور توجہ سے دستگیری فرمادیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب شاہپوری کل شب میں یہاں تشریف لائے تھے، آج صبح واپس گئے ہیں۔ بخیریت ہیں۔

بگرامی خدمات مولانا جلیل صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مولوی حمید صاحب مولوی عبدالمنان صاحب، بھائی الطاف، بھائی خلیل صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبدالقادر صاحب زاد مجدہم مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا بمظاہر علوم
۲۶ محرم ۶۶ھ

○

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہ!

بعد سلام مسنون واستدعائے دعوات و توجہات عالیہ گرامی نامہ عالی مورخہ ۲۲ محرم آج ۲۹ محرم کو پہونچ کر موجب عزت و مسرت ہوا۔ حضرت کے والا نامجات کا اب سختی سے اس لیے انتظار رہتا ہے کہ اب خطوط کے سوا خیریت کے معلوم ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں اس کا ہی خیال لگا رہا کہ سفر کے تعب سے کوئی مزاج پر تو اثر نہیں ہوا۔ بندہ ناکارہ دیوبند بسلسلہ انتقال صاحبزادی صاحبہ اور واپسی پر فوراً کاندھلہ بسلسلہ تعزیت گیا اور واپسی پر کئی دن سفر کے اثرات کو بھگتا۔ اب اللہ کا شکر ہے، طبیعت اچھی ہے۔

بخدمت مولوی عبدالمنان صاحب! بعد سلام مسنون آپ کا کارڈ ۲۲ محرم کا لکھا ہوا ۲۸ کو ملا۔ میں تو کئی عریضہ اسی دوران میں لکھ چکا ہوں۔ آپ خط نہ پہونچنے کی شکایت لکھ رہے ہیں۔ پانچ یوم میں تو آپ کا کارڈ یہاں پہونچا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایک ہفتہ خط کو لکھے ہوئے ہوگیا، اب تک جواب نہیں پہونچا۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مولوی جلیل صاحب، مولوی وحید صاحب، بھائی الطاف، بھائی خلیل و دیگر حضار کی خدمات میں بشرطِ سہولت سلام مسنون۔

بحضرت اقدس مولانا عبدالقادر صاحب زاد مجدہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۹ محرم ۱۳۶۶ھ

○

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہ!

بعد ہدیہ سلام نیاز، گرامی نامجات متضمن بشرۂ بخیر رسی پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے اور ساتھ ہی واپسی کی خبر کے مژدہ نے اور بھی فرحت بخشی۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ لکھنو کا سفر میں تنہا کروں گا، اس سے بڑی ندامت اور اپنی ناپاک حالت پر بے حد قلق ہوا کہ اپنی نااہلیت سے حضرت کو یہ لکھنا پڑا۔ اب مجھے خود اپنی اس حالت پر افسوس ہوتا ہے کہ سفر سے ایسی وحشت بڑھتی جا رہی ہے کہ حد نہیں۔ بندہ کی علالت کی خبر پر حافظ فخر الدین صاحب اور مولوی یوسف صاحب تشریف لائے تھے۔ مولوی یوسف ایک شب قیام کے بعد دہلی واپس چلے گئے۔ حافظ صاحب دو شب قیام کے بعد آج مولوی انعام اور میاں اکرام کو لے کر کاندہلہ گئے۔ حافظ صاحب کا خیال ہے کہ مولوی انعام کے لیے یہاں کی آب و ہوا موافق نہیں، اس لیے باصرار کاندہلہ لے گئے۔ خود دو ایک روز وہاں قیام کر کے دہلی جائیں گے۔ مولوی انعام کچھ روز کاندہلہ شاید قیام کریں۔ مولوی یوسف کو حضرت کا والا نامہ دکھا دیا۔ انہوں نے عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ جماعت وقت مقررہ پر لکھنو پہونچ جائے گی لیکن ان کا اصرار ہے کہ بندہ ضرور ہمرکاب ہو اور بندہ کا خود بھی خیال ہے۔ یہ تو انتہائی بے ادبی اور گستاخی ہوگی کہ حضرت کے وعدہ کے باوجود بندہ حضرت کو لکھنو کا راستہ بتا کر خود مزے کرے۔ یہ اشکال ضرور ہے کہ اس ناکارہ کی معیت سے حضرت اقدس کے سفر کے فوائد عجلت اور بھاگ دوڑ میں ثمرات کم لاتے ہیں۔ بہرحال انشاء اللہ ہمرکابی تو ہوہی گی۔ آئندہ جو بھی طے ہو۔ تاریخ کے متعلق بندہ نے آج ہی والا نامہ علی میاں کے پاس بھیج دیا کہ وہ وہاں کے مناسب آخر فروری کی کوئی تاریخ

مقرر کر دیں۔ البتہ یہ اشکال ضرور ہے کہ پنجاب کے سفر میں جاتے ہوئے چونکہ عجلت سے سفر طے ہوا واپسی میں ان لوگوں کا اصرار ضرور ہوگا۔ تاریخ مقرر ہو جانے کے بعد حضرت والا کو دل تنگی نہ ہو۔ حضرت مدنی نے جو رسالہ لکھا تھا وہ بذریعہ رجسٹری حضرت کی خدمت میں ارسال ہو رہا ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب، مولوی عبدالمنان، مولوی جلیل، مولوی وحید، بھائی الطاف بھائی خلیل سلام مسنون۔

بخدمت مولوی جلیل صاحب۔ بعد سلام مسنون تمہارا کارڈ پہونچا۔ راستہ تو تم نے بڑی سہولت کا لکھا۔ دل بھی چاہتا ہے کہ حاضر ہوں، مگر ہمت سفر کی بڑی مشکل ہے۔ دعا کرو حق تعالیٰ شانہٗ توفیق عطا فرمائیں۔ حضرت کے ان الطاف کے بعد عدم حاضری بڑی ہی محرومی ہے۔

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبدالقادر صاحب زاد مجدہم — زکریا
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا — ۸ رصفر ۱۳۶۶ھ

○

بحضرت اقدس دام اللہ ظلال برکاتہ!

بعد سلام مسنون و استدعائے دعا۔ پنجشنبہ کو ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا، نظر اقدس سے گزرا ہوگا۔ اس وقت والا نامہ عالی مورخہ ۱۰ صفر آج ۱۲ صفر کو پہونچا۔ یہ تو بڑی جلدی پہونچا۔ بارش کی ضرورت اور قلت کا حال معلوم ہو کر فکر و قلق ہوا حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے رحمت کی بارش عطا فرمائیں۔ یہاں گذشتہ ہفتہ سردی خوب رہی۔ سنا کہ قرب و جوار میں اولے پڑے مگر الحمد للہ سہارنپور محفوظ رہا۔ جمعہ کی شام سے یہاں بارش کا سلسلہ شروع ہوا تھا جو مسلسل نہایت معتدل رفتار سے آج صبح تک رہی۔ کل شام تھوڑی دیر کے لیے آسمان کھلا تھا۔ یہ بارش اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہوتی۔ نہ بجلی کڑک نہ زور شور۔ آج صبح سے آسمان پر معمولی ابر تو ضرور ہے مگر بارش نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ضرورت کے موافق ہو چکی۔ رات حافظ عبدالعزیز صاحب تشریف لائے تھے معلوم ہوا کہ کل شب سے میر صاحب کے یہاں قیام تھا۔ مکان سے تشریف لانا ہوا

تھا۔ آج انبالہ کا ارادہ فرما رہے تھے۔ ایک دو روز کے بعد پھر واپس آکر حضرت کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ خوش نصیب لوگ ہیں جو حاضر ہو جائیں۔ ناکارہ لوگ بجز اپنے اوپر افسوس کے کیا کریں۔

عزیز گرامی قدر مولوی جلیل صاحب! بعد سلام مسنون تمہارا کارڈ ۶ صفر کا لکھا ہوا کل ۱۱ صفر کو پہونچا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ حضرت اقدس کے قیام تک تو آپ ذرا جلدی جلدی خط لکھنے کی تکلیف گوارا فرماہی لیں، کہ اشتیاق وانتظار رہتا ہے۔ مولوی انعام کاندھلہ جاچکے ہیں جس کی اطلاع پہلے عریضہ میں کرچکا ہوں۔ مولوی عبدالمنان صاحب، بھائی الطاف، مولوی وحید، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، بھائی خلیل صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبدالقادر صاحب زاد مجدہم	زکریا۔ مظاہر علوم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا	۱۲ صفر ۱۳۶۶ھ

○

بحضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی روز سے کوئی والا نامہ مشرف نہیں ہوا۔ اس سے قبل جو والا نامہ صادر ہوا تھا جس میں حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ آخر فروری کی کوئی تاریخ لکھنو کے سفر کی تجویز کر کے حضرت والا کو اور لکھنو اطلاع کردوں۔ وہ خط بندہ نے اپنے عریضہ کے ساتھ لفافہ میں لکھنو بھیج دیا تھا اور بالکل آخر فروری کی تاریخ ۲۸ فروری کا جمعہ لکھ دیا تھا، جس کو علی میاں نے بہت پسند کیا۔ اس لیے دہلی بھی آج اس کی اطلاع کر رہا ہوں کہ اس سے قبل جماعت کے لوگ وہاں پہنچ جائیں۔ اور مولوی یوسف بھی اس تاریخ کو کسی دوسری جگہ مشغول نہ کریں، وہاں کے لیے طیار رہیں۔ حضرت والا کی خدمت میں بھی اطلاعاً عرض ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہے کہ حضرت والا ۱۲ فروری تک سہارنپور ضرور تشریف لے آویں۔ اس لیے کہ یہاں سے لکھنو تک کا سفر بھی مسلسل دشوار ہوگا۔ ابھی تو گنجائش کافی ہے اگر حضرت کے خیال مبارک میں اس میں کوئی تنگی ہو تو ابھی اور موخر

کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وقت پر تعویق میں پھر اشکال ہوگا کہ پہلی مرتبہ بھی سنا ہے کہ باہر کے آدمی لکھنؤ پہنچ کر لوٹے۔ اگر حضرت کے نزدیک یہ تجویز پسند ہو تو مناسب یہ ہے کہ رام پور والوں کو اطلاع کردی جائے کہ وہ ۲۲ فروری کو سہارنپور آجائیں تاکہ لکھنؤ کے سفر کو ٹکڑے کرنے کے لیے ایک دو شب کا قیام رامپور ہو سکے۔ وہ حضرات دہلی میں پہونچے تھے۔ مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں۔ سابقہ تجویز کے موافق ۲۰ جنوری کو حضرت کی مکان سے روانگی ہوگی۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کے بعد کا نظام کیا ہے۔

اس عریضہ کے بعد اگر عریضہ لکھا جائے تو وہاں کے پتہ پر لکھا جائے۔ مکرر عرض ہے کہ لکھنؤ کی ۲۸ فروری طے ہوئی کہ اس سے قبل وہاں پہونچنا ہے اور اس کے لئے ۲۱ فروری تک حضرت کی تشریف آوری سہارنپور ضروری ہے۔

حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون اب تو بہت سے حضرات وہاں ہو گئے۔ سب کے نام علیحدہ علیحدہ لکھنے میں تطویل ہے۔ مولوی لطیف الرحمٰن پرسوں سہارنپور اپنی لڑکی اور لڑکے سے ملنے آئے تھے۔ مگر چونکہ عزیز سعید الرحمٰن کی طبیعت بھی کچھ دنوں سے علیل ہے اس لیے اس کو دہلی دو چار روز کے لیے لے جانے کے مشورے کر رہے ہیں کہ وہاں پہلے کسی ڈاکٹر کے علاج سے ہی جلد فائدہ ہوا تھا۔ فقط والسلام

مولوی عبدالجلیل دہلوی بخیریت حج سے واپس ہو کر دہلی پہنچ گئے۔

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبدالقادر صاحب زاد مجدہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جہادریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا
۲۱ صفر ۱۳۷۶ھ

◯

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ دوسرا عنایت نامہ پہونچا جس میں آپ نے پہلے خط کا جواب نہ لکھنے کی شکایت کی۔ کریلا اور نیم چڑھا ہمیشہ سے سنتے چلے آئے۔ تم بھولے تو پہلے بھی نہیں تھے اور اب تو ماشاء اللہ بزرگ بھی ہو گئے۔ حضور والا آپ نے پہلے مکرمت نامہ میں تحریر فرمایا تھا کہ ہم لوگ تبلیغ کے واسطے جا رہے ہیں۔ جہادریاں سے خط لکھ رہا ہوں۔ اس

میں نہ تو آپ نے خط کے لیے کوئی پتہ تحریر فرمایا تھا نہ واپسی از سفر کی مجھے اطلاع ملی۔ تو میں غریب خط لکھتا تو کہاں لکھتا۔ باقی اگر آپ کو الزام ہی دینے میں لطف آتا ہے تو اور بھی سینکڑوں جرائم اس ناکارہ کے نکلیں گے۔ حضرت اقدس دوشنبہ ۲۵ ربیع الاول کو سہارنپور پہنچ گئے تھے۔ حضرت کا ایما یہ تھا کہ ایک روز یہاں قیام کے بعد دہلی تشریف لے چلیں۔ مگر میں بعض وجوہ سے کچھ مجبور سا ہو گیا تھا اور سابقہ قرارداد کے موافق ۲۱ فروری کی اطلاع نظام الدین میں دے چکا تھا اور بعض دیگر حضرات کو اپنے یہاں اس وقت تک ملنے کی اطلاع دے چکا تھا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ عوارض درپیش ہیں۔ اس لیے میں نے درخواست بھی کی کہ حضرت تشریف لے چلیں، بندہ بعد میں پہونچ جاوے گا۔ اس کو حضرت نے منظور نہیں فرمایا اور سہ شنبہ کو رائپور تشریف لے گئے۔ قرارداد یہ ہے کہ کل جمعہ کی شام کو حضرتؒ رائپور سے واپس تشریف لاکر شنبہ ۲۲ فروری کی صبح کو نظام الدین تشریف لے چلیں گے اور وہاں پہونچنے کے بعد لکھنؤ کا نظام تجویز ہوگا۔ اتنا پہلے سے مکان کے قیام ہی میں طے ہو گیا تھا کہ ۲۸ فروری لکھنؤ گزرے گی۔ اپنے والد صاحب و مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم	زکریا۔ مظاہر علوم
مقام ڈھوڑیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا	۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ سابقہ تحریرات کی بنا پر آپ کا خوب انتظار کیا۔ محبت نامہ سے مانع معلوم ہوا جو صحیح ہے۔ فسادات کی خبریں بھی صحیح ہیں، جن میں بہت شدت رہی اور اب سکون ہے لیکن ابھی تک قابل اعتماد نہیں اور گاڑیوں کے قصوں کی خبریں بھی صحیح ہیں۔ حالات پر سکون ابھی تک نہیں ہیں اور خطرات سے کسی جگہ بھی اطمینان نہیں ہے۔ اگرچہ اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ ان اطراف میں ابھی تک بالکل امن ہے۔

رائپور میں خیریت ہے۔ اپنے والد صاحب، مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون عرض کردیں۔

تمہیں خیال ہوگا کہ حضرت کے قیام میں خوب خطوط لکھے۔ اب تو پتہ از بر ہوگیا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں دوسرے تیسرے دن حضرت کا والا نامہ آتا رہتا تھا، اس پر پتہ درج ہوتا تھا۔ اب تلاش سے حضرت کا ایک والا نامہ نکالا اور اس سے پتہ لکھا فقط والسلام

بخدمت گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب مد فیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا — ۲ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ

۱۳۶۷ھ - ۱۹۴۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ عرصہ کے انتظار کے بعد مسرت نامہ پہونچا مجھے خود کئی مرتبہ خیال آیا کہ تم کو خط لکھوں۔ مگر میں نے دہلی سے تم کو مکان کے پتہ پر دو خط لکھے کسی کا بھی جواب نہ آیا۔ سہارنپور پہونچ کر جب رائپور سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ تم لیہ کے حضرات کی فکر میں ادھر ادھر گشت میں ہو اس کے بعد رائپور جانے پر معلوم ہوا کہ تم مولانا عبدالعزیز صاحب کی ملاقات کے لیے گئے ہوئے ہو اس وجہ سے نہ لکھا کہ تمہارے قیام کا صحیح علم نہ ہو سکا۔ بندہ اوائل محرم میں یہاں پہونچ گیا تھا۔ نظام الدین کے خطرات کے ماتحت چچی صاحبہ بھی ساتھ آگئیں اور بچیاں بھی بجز اہلیہ مولوی انعام کے سب یہاں موجود ہیں اور اللہ کے فضل سے بخیریت ہیں البتہ مولوی انعام کی علالت کے سلسلہ میں جواب تک مسلسل چل رہی ہے والدہ معاذ کا ندھلہ میں

ہے۔ تم حضرات کا جانا میری سمجھ میں نہ آیا کہ ایسی کیا عجلت آپ سب حضرات کو ہو رہی تھی۔ بالخصوص تمہارا اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا۔ چند روز ہوئے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا بھی خط آیا تھا۔ اسی دن جواب لکھ دیا تھا، خدا کرے پہونچ گیا ہو۔ ڈاک میں گڑبڑ تو بہت ہو رہی ہے۔

تم نے لکھا کہ کچھ پڑھنے کو دل نہیں چاہتا یہ تو قرین قیاس ہے اور بہت سے اسباب اس کے جمع ہو گئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بہت اہتمام سے معمولات پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں ذرا تساہل نہ ہو کر اس وقت یہ چیز اہم ہے۔ نیز اس وقت تبلیغ کی بھی اہمیت پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کا ضرور خیال رکھیں کہ ماحول کو جس قدر آپ درست کر لیں گے سکون اور دلجمعی کا سبب ہو گا۔ اس کی جتنی کوشش ممکن ہو کیجئے کہ کم از کم آپ کے گاؤں میں نہ کوئی بے نمازی رہے نہ محرمات علی الاعلان ہوں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے لوگ آپ کے اثر میں ہوں ان کو آیت کریمہ، استغفار اور درود شریف، سوئم کلمہ کی ترغیب دے کر کثرت سے اس کا اجرا کرائیں تو انشاء اللہ پھر آپ کی سعی بے نمازیوں میں بھی کارگر ہو گی کہ اللہ کے ذکر سے فضا میں نورانیت آتی ہے۔ اپنے والد صاحب اور مولوی وحید صاحب سے بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ غالباً یہ خبر آپ نے سن لی ہو گی کہ مولانا اشفاق صاحب رائپوری کے چھوٹے بھائی راؤ فیاض کا ۲ جنوری کو انتقال ہو گیا تھا اور اسی دن ان کے بھائی مولوی عبدالسبحان کو بخار شروع ہوا اور ۸ یوم بعد وہ بھی چل دیے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ڈاکٹر صاحب پاکستان بخیریت پہنچ گئے۔ مولوی یوسف بھی تبلیغی جلسہ میں ۲۲ دسمبر کو کراچی گئے تھے۔ ۳۰ کو واپس پہنچ گئے۔ فقط والسلام

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ — زکریا

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا — ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ نظام الدین میں مجھے ملا حضرت اقدس نے بھی ملاحظہ فرمالیا تمہارے والد صاحب ہمراہ نہیں ہیں۔

آپ کے مبارک حالات قابل رشک ہے اپنی نا اہلیت پر ہمیشہ افسوس ہی ہوا کرتا ہے آپ تو ماشاء اللہ نئے نئے ارلجینہ کرتے رہتے ہیں اور ان پر جو حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہم نا اہلوں کو بھی رشک دلاتے رہتے ہیں۔ اپنا حال تو وہی تیلی کا بیل سارا دن چلے شام کو پھر وہیں کا وہیں۔ دن بھر قلم گھس گھس کرنا۔ نہ کسی مراقبہ صبر کا حال معلوم، نہ مراقبہ شکر کا اتنا ضرور معلوم ہے ؎

اے برادر بے نہایت درگہے است　　　　ہرچہ بروئے بر سی برائے مانیست

چلتے رہو، پلٹے رہو۔ نہ اپنا مقام سوچو، نہ کہیں پہونچنا سمجھو ؎

عبث ہے جستجو بحر محبت کے کنارہ کی
بس اس میں ڈوب ہی جانا ہے اے دل پار ہو جانا

کبھی یاس کبھی اُمید عین مقصود ہے ایمان عارفین کے نزدیک بیم و رجا کے درمیان ہی ہے۔ آپ نے تو کبھی بیداری کے وعدہ کی بھی پروا نہ کی مجھ سے خواب کا وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ ہے مراقبات تو حضرت اقدس ہی سے دریافت کیجئے اوکہ خود گم است کرا رہبری کند۔ مراقبہ صبر یہ ہے کہ جو حالت منجانب اللہ پیش آئے اسکو عین لطاف سمجھے اپنے ضعف کا واسطہ دے کر لطف و کرم مانگتا رہے۔ لیکن اپنی وسعت کے موافق قولاً فعلاً پیدا شدہ حالت سے ملال و شکایت کا اظہار نہ ہونے دے۔ یہ اپنے خیال میں ہے جس کا غلط ہونا صحیح ہونے سے اقرب ہے۔ صحیح معلوم کرنا چاہو تو حضرت سے دریافت کرو حضرت کا نظام سفر اب تک مجھے معلوم نہیں، بلکہ میرے خیال میں ابھی تک متعین بھی نہیں۔ بس جہاں تک سمجھتا ہوں موجودہ فضا کے تکدر سے حضرت کا خیال ہے کہ چند روز کہیں سفر ہی میں گذار دیں۔ مگر جب یہ منظر سامنے آتا ہے کہ سفر ہی میں کیا فائدہ متصور ہے تو پھر اس پر سے طبیعت نہیں ابھرتی۔ اس لیے وہ خیال سست ہو جاتا ہے۔ اس لئے ابھی کوئی تعیین نہیں

اگر کوئی تعیین ہو سکی تو اطلاع دوں گا تمہیں میں نے بار ہا لکھا کہ تم اپنا پتہ جواب کے لیے کارڈ پر ضرور لکھ دیا کرو۔ اب خط لکھ کر رکھ دیا۔ حضرت سے کواڑ کھلنے کے بعد پتہ دریافت کر کے لکھوں گا۔ حضرت سے معلوم ہوا کہ تمہارے والد صاحب روانہ ہو چکے۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

مہر

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ
بمطابق ۲۳ ۲/۴۸

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ کل تمہارا پہلا کارڈ اور آج دوسرا کارڈ مورخہ ۲۴ ربیع الثانی پہونچا۔ اہلیہ مرحومہ کے حادثہ انتقال کی خبر سے بے حد قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مرحومہ کی مغفرت فرماکر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگاں کو اجر جزیل اور صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ ابراہیم سلمہ کی طرف سے فکر ہے۔ چھوٹے بچے کی بغیر ماں کے پرورش مشکل ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ لڑکا ہے۔ لڑکی کے لیے مشکلات زیادہ ہوتی ہیں حق تعالیٰ شانہٗ اس کی راحت کے اسباب بھی مہیا فرمائیں۔

مولوی یوسف ۲۲ ربیع الثانی سے لاہور جلسہ میں گئے ہوئے ہیں ابھی تک واپسی کی اطلاع نہیں ہے۔ حضرت اقدس بھی گذشتہ ہفتہ نظام الدین تشریف لے گئے تھے۔ جس دن مولوی یوسف کی روانگی لاہور کو ہوئی اسی دن حضرت کی واپسی ہوئی۔ بندہ بعض عوارض کی وجہ سے ہم رکاب نہ جا سکا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی خواہش پر کہ وہ دہلی مقیم ہیں شاہ مسعود کی معیت میں ان کی کار پر آمد و رفت ہوئی تھی۔ واقعی آپ حضرات کی زیارت تو اب مشکلات سے ہوگئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے آمد و رفت کے اسباب میسر فرمائے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔

حضرت اقدس بخیریت ہیں۔ والدین کی اور مولوی عبدالرحمٰن، مولوی عبدالوحید کی خدمات میں سلام مسنون۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے اگر ملاقات ہو یا آپ خط لکھیں تو یہ بھی تحریر فرما دیں کہ آپ کا کارڈ مورخہ ۲، فروری پرسوں ملا تھا۔ مگر آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا اور مجھے یاد نہیں اس لیے جواب نہ لکھ سکا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات بھی بجز دعا کے نہ تھی۔ تاہم پتہ ہوتا تو عریضہ لکھ ہی دیتا۔ فقط

زکریا

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ چھاوریاں ضلع سرگودہا۔

۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

O

مکرم محترم زید فیوضکم!

بعد سلام مسنون بعرصہ سے گرامی نامہ صادر نہیں ہوا لیکن چند روز ہوئے مولوی عبدالوحید کا کارڈ پہونچا تھا اور آج مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا کارڈ ۳ ر کا بیرنگ پہونچا آج کل روزانہ ڈاک میں پاکستان کے خطوط ۳ ر اور ۶ ر کے بیرنگ پہونچتے ہیں۔ میں تو لے ہی لیتا ہوں اور اگر میں نہ ہوں اور مولوی نصیر کا بس چل جاتا ہے تو بیرنگ واپس ہو جاتے ہیں۔ تقریباً ۱۵ روز سے یہی دو عمل چل رہے ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے خط میں ان کا اور مولوی وحید کا ساتھ ہی مکان جانا لکھا ہے اس لیے یہ کارڈ ان دونوں حضرات کے خطوط کا جواب ہے اور آپ کے نام اس لیے ارسال ہے کہ وہ حضرات واپس ہو گئے ہوں۔ تو ضائع نہ ہو۔ آپ اسی کارڈ کو یا اس کے مضمون کو ان تک پہونچا دیں۔ ان حضرات کے خطوط سے جناب عالی کی خیریت بھی معلوم ہوئی اور آج کے کارڈ سے بارش کی کثرت اور طغیانی کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے خیر فرمائے۔ مولوی عبدالرحمٰن کی سالی کے انتقال کی خبر سے رنج ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائیں۔ حضرت اقدس تقریباً ۲۵ یوم ہوئے ریاست رامپور کے حضرات کے اصرار پر ان کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے وہاں سے بریلی والے آکر اصرار سے لے گئے اور وہاں مولوی منظور صاحب نعمانی آکر اصرار سے لکھنؤ لے گئے۔ گذشتہ پنجشنبہ کو لکھنؤ تشریف لے گئے۔ وہاں سے ابھی تک واپس نہیں ہوئے۔ نہ ابھی کوئی اطلاع واپسی کی ملی۔ مولوی عبدالمنان، بھائی الطاف ساتھ ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن

صاحب کا یہ کارڈ ۲۳ اپریل کا لکھا ہوا آج ۲۶ اپریل کو مجھے ملا۔

آج کل ہندو پاکستان کا محصول کارڈ ۲؍ لفافہ ۴؍ ہے۔ آپ بھی اس کا خیال رکھیں اور ان حضرات اور دیگر احباب سے بھی اطلاع کر دیں۔

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ اسی وقت پہونچا۔ اس پر تاریخ روانگی تو تم نے لکھی تھی وہ مقدر سے دھر میں آگئی۔ مژدہ خیریت سے مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں بھی بالکل خیریت ہے۔ کوئی کسی قسم کی بات اس وقت نہیں ہے۔ لیکن جو خبر تم نے "احسان" اخبار میں پڑھی ہے وہ اسی سہارنپور کی ہے کسی دوسرے کی نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے عافیت اور مستقل امن عطا فرمائے۔ تم نے اپنی آمد کے متعلق حضرت سے تذکرہ کرنے کو لکھا۔ غالب یہ ہے کہ اب تو ملاقات ماہ مبارک کے قریب ہی ہوگی ۲۵-۲۶ تک بندہ رائپور حاضری کا ارادہ کر رہا ہے۔ اس سے قبل اگر حضرت ہی کی تشریف آوری ہوگئی تو شاید ملاقات ہو سکے۔ کل پرسوں کو مولانا یوسف صاحب، مولوی منظور صاحب اور علی میاں کے آنے کی خبر ہے۔ پہلے تو بندہ کا دہلی جانا قرار پایا تھا مگر میں بعض اعذار کی وجہ سے نہ جا سکا تو اب یہ حضرات تشریف لا رہے ہیں اور ایک روز قیام رہے گا پھر شاید یہ حضرات رائپور ہی حاضر ہوں۔ بندہ کے رمضان کے متعلق ابھی تک کچھ طے نہیں ہوا۔ ان حضرات کی آمد ہی پر طے ہوگا۔ مولوی یوسف صاحب کا اصرار تو بدستور اور ضرورت جانے کی پہلے سے بھی زیادہ لیکن مستورات کا مسئلہ مانع بن رہا ہے کہ نہ تو ان کے لے جانے کی کوئی صورت نہ یہاں تنہا چھوڑنا ممکن ہے۔ اگر سعید مرحوم ہی زندہ ہوتا تو کسی درجہ میں کافی تھا۔ اب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ میں ہی امسال جانا ملتوی کروں! اپنے والد صاحب

اور دیگر اعزہ کی خدمت میں سلام مسنون۔

اگر ماہ مبارک میں ادھر آنے کا موقع نہ ملے تو کم از کم اس ناکارہ کا رسالہ فضائل رمضان اپنی مسجد کے نمازیوں کو سمجھا کر سنا دیں۔ سمجھا کر کا مطلب یہ ہے کہ محض عبارت سنانا نہ ہو بلکہ اس کی احادیث کو اور مطلب کو اطمینان سے اپنے الفاظ میں سنا دو۔ ماہ مبارک میں اس ناکارہ کے خط کا انتظار نہ کریں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ مولوی وحید کا بھی خط آیا تھا اور میں نے جواب بھی لکھا اور جب لکھنے کے بعد پتہ لکھنا شروع کیا تو اس پر پتہ ناقص تھا۔ صرف کھیوڑہ نمک لکھا تھا ضلع نہیں لکھا۔ بڑا قلق ہوا کہ وقت بھی ضائع ہوا۔ آپ ان کو خط لکھیں تو لکھ دیں کہ آپ کے خط کا جواب لکھ رکھا ہے۔ جب پتہ معلوم ہوگا ارسال کر دیا جائے گا۔ پاکستان کے بہت سے خطوط ایسے آتے ہیں جن میں جواب کے لیے ٹکٹ بھی ہوتے ہیں مگر پتہ نہیں ہوتا اس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ فقط۔ والسلام

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا — ۱۲۔ شعبان ۱۳۶۷ھ

○

مکرم، محترم مولوی عبدالوحید صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ مورخہ ۷، جون پہونچا۔ تم سے انگریزی تاریخ لکھنا مستبعد ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں بھی عافیت ہے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ تم تینوں کا یعنی تمہارا اور مولوی جلیل اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا ماہ مبارک حضرت کی خدمت میں گزر جاتا لیکن صحیح ہے کہ بغیر حضرت کی منشا اور اجازت کے سفر مناسب نہیں ہے۔ سندھ کی طرف سے آمدورفت تو بدستور جاری ہے۔ یہاں سہارنپور کے آدمی آ جا رہے ہیں۔ وقت اور خرچہ البتہ اس طرف کو زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھیں سیدھا راستہ کب تک مامون ہوتا ہے۔ اگر ماہ مبارک میں اس طرف آنا نہ ہو تو پھر کم از کم اس ناکارہ کا رسالہ فضائل رمضان اپنے احباب اور

مسجد کے نمازیوں کو سنا دیں تو بہتر ہے۔ اس طرح پر کہ اس کا مضمون پڑھ کر ان کو سمجھا دیں۔ بخدمت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ مولوی جلیل صاحب کا بھی خط آیا تھا۔ آج ہی ان کو بھی جواب لکھا ہے۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر علوم۔

۱۲ر شعبان ۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ بمسرت نامہ مؤرخہ ۷ر رجب آج ۱۲ کو مل کر موجب مسرت ہوا۔ معلوم نہیں تم نے اس پر ۱۲ر کا ٹکٹ کیوں لگایا حالانکہ ۱۵ مئی سے محصول کم ہو کر پھر وہی حسب دستور سابق کارڈ ۰؍ اور لفافہ ۱۰؍ کا ہو گیا۔ آپ خود ہی اس خبر کو اپنے کارڈ میں لکھ رہے ہیں اور پھر بھی مزید ٹکٹ لگائے۔ یہ صحیح ہے کہ حیدرآباد کا راستہ طویل بھی بہت ہے اور اس طرف کو آنے میں صرفہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور وقت بھی بہت خرچ ہوتا ہے مگر اس کے سوا تو اب نہ کوئی اور راستہ ہے نہ قریب میں ہونے کی کوئی خبر۔ لاہور سے سیدھے ریل اگر جاری ہو بھی جائے تب بھی اندازہ نہیں ہے کہ وہ راستہ کب تک مامون بن سکے گا۔ میری بھی خواہش یہی ہے کہ آپ دوستوں کا ماہ مبارک تو اسی طرف گزر جاتا تو اچھا تھا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ غیب کی خبر کسی کو نہ ہونے کا جو مضمون ساری عمر پڑھا پڑھایا وہ سب زبانی ہی رہا۔ حقیقی معنی اب ہی سمجھ میں آئے اور ایک یہی کیا بہت سی احادیث کا مطلب زبان سے قلوب کے اندر ابھی پہونچا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے ہمارے سیئات سے درگزر فرما کر اپنے سچے بندوں کے طفیل نظر کرم فرمائے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سے بشرط ملاقات یا مکاتبت سلام مسنون کہہ دیں۔ حضرت اقدس کا مزاج اللہ کے فضل سے بخیر ہے۔ البتہ وہ پیشاب کی شکایت جو عرصہ سے کبھی کبھی ہو جاتی ہے، آجکل بھی ہے۔ بندہ بھی کل کو انشاء اللہ

حاضری کا ارادہ کر رہا ہے کہ حاضری کو بہت دن ہو گئے۔ حضرت کی تشریف آوری تو کئی مرتبہ ہوئی مگر اپنی نااہلیت سے خود حاضری کو بہت دیر ہوئی کہ طبیعت کی افسردگی کی وجہ سے اب سفر کی اور بھی ہمت نہیں۔ اپنے والد ماجد کی خدمت میں سلام مسنون فقط والسلام۔

بگرامی قدر منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ　　　　زکریا مظاہر علوم

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا

بمطابق مہر ڈاکخانہ، ۵، جولائی ۱۹۴۸ء
(۲۴۔ شعبان ۱۳۶۷ھ)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۵ رشوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے پورے مہینہ کا اعتکاف کیا۔ کاش یہ ناپاک بھی کہیں ان مبارک اوقات میں یاد آ گیا ہو۔

میرا تو بہت دل چاہتا تھا کہ تم حضرات کا ماہ مبارک رائپور میں گزرتا۔ مگر راستہ کی مشکلات کی وجہ سے حضرت اقدس کی رائے مبارک نہ ہوئی کہ آنے جانے میں واقعی دقتیں ہیں بارشیں یہاں بھی تمام ماہ بکثرت رہیں۔ کوئی دن خالی نہ جاتا تھا۔ عید کے بعد سے بھی سلسلہ جاری ہے۔ لوگ اب ضرورت سے زائد بتانے لگے۔ لیکن ماہ مبارک میں اس کی وجہ سے سہارنپور بھی منصوری بنا رہا۔ خاں صاحب سے آپ کی تفصیلی خیریت معلوم ہوگئی تھی۔ سنا ہے کہ اب تو ماشاءاللہ مستقل شیخ ہو گئے ہو۔ نہ مٹھائی نہ کھٹائی۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس گرامی نامہ کی نقل میرے پاس بھی بھیج دو۔ شاید تمہارے لیے مفید ہو۔ عید سے دوسرے دن حضرت اس خیال سے خود ہی تشریف لے آئے تھے کہ برسات میں مجھے حاضری میں دقت ہوگی مگر مجھے اس سے بڑا حجاب ہوا کہ کئی ماہ سے یہی صورت ہو رہی ہے کہ جب میں ارادہ کرتا ہوں تو حضرت اقدس خود ہی تکلیف فرما لیتے ہیں۔ اس لیے اس مرتبہ میں نے اس تشریف آوری کو کالعدم کر کے تیسری کو میں خود ہی ہمرکاب چلا گیا تھا۔ ۵ رشوال کو واپسی ہوئی مولوی

عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب سے بشرط ملاقات و یاد سلام مسنون۔ اپنے
والد صاحب سے بھی ضرور عرض کریں۔ فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا پاکستان — ۱۰ر شوال ۱۳۶۷ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ موجب مسرت ہوا۔ معلوم نہیں کہ اس میں آپ نے جواب کے لیے کارڈ کیوں رکھا۔ آپ کا کونسا خط ایسا آیا ہوگا جس کا میں نے کبھی جواب نہ لکھا ہو۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ وہاں ہندی کارڈ کا ملنا دشوار ہو۔ اگر آپ کے پاس کوئی کارڈ ہندی تھا تو اس کو رہنے دیتے، کسی دوسری جگہ کام آجاتا۔ بخار کی خبر سے ملال ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حضرت کے مضمون سے مسرت ہوئی حق تعالیٰ شانہٗ مبارک فرمائے۔ تم نے اپنے متعلق جتنے الفاظ لکھے، تم کو اب اپنے کو ایسا ہی سمجھنا چاہیے بلکہ ان سے بھی زائد۔ اپنی نااہلیت کا تصور اب زیادہ ضروری بن گیا اور یہی ترقی کا راستہ ہے۔ ورنہ اگر ذرا بھی شائبہ اہلیت کا آگیا تو ترقی کا راستہ مسدود ہے اور زیادہ آجانے میں تنزل کا اندیشہ۔ مبتدی کے لیے اتنی مشکلات اس راستہ میں نہیں جتنی منتہی کے لیے رسوخ سے قبل ہیں۔ معصیت کا بشری تقاضا اور چیز ہے اور اس سے محبت اور چیز ہے۔ خدا نہ کرے کہ اس سے محبت ہو۔ نہیں تعبیر میں اشتباہ ہوا۔ یہ لفظ کہ مجھے تو حضرت سے کچھ نفع نہیں ہے بڑا سخت ہے۔ اس سے فی الفور توبہ کیجیے۔ دو رکعت نفل پڑھ کر توبہ کیجیے اور اپنے کو یہ سمجھائیں کہ حضرت کی ذات سے نفع تو بہت ہوا مگر میں گندہ ہی اتنا ہوں کہ باوجود دھوبی کے بہت کچھ صاف کرنے کے بھی جتنا میل رہ گیا وہ بہت ہے۔ اچھا ہوا کہ یہ لفظ آپ نے لکھا نہیں ورنہ بڑی بے ادبی تھی۔ آپ کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر دے۔ کاش تم احباب ہی کی دعائیں اس روسیاہ

پر کچھ اثر کریں۔

مولوی وحید صاحب کی اہلیہ کے حادثۂ انتقال سے ملال ہوا۔ مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں کہ تعزیت کا خط لکھتا۔ آپ بندہ کی طرف سے خط لکھ دیں۔ حق تعالیٰ شانہ، مرحومہ کی مغفرت فرماکر ارفع درجات فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل مرحمت فرمائے۔

والد صاحب اور دیگر اعزہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ اگر کسی اور صاحب کے متعلق اس قسم کے مضمون کی اطلاع ہو تو اس سے بھی مطلع کریں۔ میں نے حافظ عبدالعزیز صاحب کے متعلق بھی سنا ہے۔ میں نے متعدد اصحاب سے یہ بات دریافت کی کہ اگر یہاں سے ۔/ کا کارڈ لکھا جائے تو وہ بیرنگ ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب نہیں ملا۔ اگر معلوم ہو تو مطلع کریں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر العلوم ۴ر ستمبر ۱۹۴۸ء

احقر عبدالجلیل کو ملے بمطابق مہر ڈاکخانہ سہارنپور (۳۰ر شوال ۱۳۶۷ھ)

(جوابی کارڈ)

مقام ڈھوڈیاں ڈاک خانہ جھاوریاں، ضلع سرگودھا پاکستان

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلامِ مسنون۔ گرامی نامہ مؤرخہ ۲۹ر ذیقعدہ آج ۸ر ذی الحج کو پہنچا۔ مولوی وحید صاحب کے نام کا یہ کارڈ شعبان سے لکھا ہوا میرے پاس رکھا ہے۔ ان کا خط اس وقت آیا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ خط لکھنے کے بعد دیکھا تو پتہ نہ تھا۔ مجبوراً رکھ لیا تھا کہ جب پتہ معلوم ہوگا ارسال کر دوں گا۔ اب تک ان کا پتہ معلوم نہ ہو سکا۔ آج آپ کے خط کا جواب اس کو کارآمد بنانے کے لیے اسی پر لکھتا ہوں۔ ممکن ہے وہ بھی عید پر آویں تو ان کو پشت پر سے دکھا دیجئے۔ اگرچہ اب وہ مضمون تو بعد از وقت ہو گیا۔ سندھ کا راستہ اب نہیں رہا۔ تاہم ان کے خط کا جواب تو ہے ہی۔ اب آپ کے خط کے متعلق عرض ہے کہ ملنے کو تو واقعی دل بہت چاہتا ہے مگر اب تو سفر میں بہت مشکلات ہو گئیں۔ پہلے سے تو ایک ہی پرمٹ تھا اب تو دو ہو گئے اس لیے بہت دقت ہے۔ مولوی انیس مع اہل و عیال

سنا ہے کہ ایک ماہ سے لاہور پڑے ہیں مگر پرمٹ نہیں مل سکا۔ حالانکہ مولوی حبیب الرحمٰن بھی اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور ان کا حکومت میں اثر بھی ہے۔ اگرچہ وہ مستقل پرمٹ چاہتے ہیں۔ عارضی میں اتنی دقت تو نہیں ہے، مگر دقت ضرور ہے۔ حضرت کا قصد ضرور ہے اور عرصہ سے ہے مگر یہی مشکلات اب تک مانع رہیں اب جب بھی اللہ کو منظور ہو۔

والد صاحب اور دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مولوی عبد الجلیل صاحب مسلمہٗ — زکریا

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا — ۸۔ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ

○

۱۳۶۸ھ - ۱۹۴۹ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ مسرت نامہ پہونچا۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں ہر طرح خیریت ہے۔ بقرعید بھی خیریت کے ساتھ گزر گئی۔ البتہ قربانی میں بڑی سخت مشکلات پیش آئیں۔ بکرا عموماً ۳۰ سے لے کر ۵۰ تک ملتا تھا۔ جو گرانی کی وجہ سے عام لوگ نہ لے سکے۔ گائے کی قربانی نہ ہونے دی۔ کٹڑا کہیں ہوا کہیں نہیں ہوا۔ جہاں ہو سکا وہاں کچھ سہولت ہو گئی۔ اس لیے کہ وہ ارزاں پڑ گیا۔ عموماً ۵۰ ۶۰ کو مل جاتا تھا۔ جس میں سات میں حصہ پڑ گیا۔ حضرت کا قصد تو مکان کا ضرور ہے اور دہلی اسی قصد سے تشریف بھی لے گئے تھے لیکن ایک عشرہ وہاں قیام پر بھی کوئی قابل اطمینان و اعتماد صورت پیدا نہ ہو سکنے کی وجہ سے سردست ملتوی فرما دیا۔ وہاں رامپور کے حضرات آ کر اصرار کر کے اپنے ہمراہ لے گئے اور وہاں سے لکھنؤ کا بھی قصد ہے۔

غالباً آخر نومبر تک واپسی ہوگی۔ مولوی انیس مع اپنی اہلیہ اور اپنے بھائی محمد خلیل کے بخیریت پہونچ گئے۔ مگر تقریباً ایک ماہ لاہور میں پڑے رہے۔ حالانکہ یہاں سے مولانا حبیب الرحمٰن نے بھی حکومت کے اصل افراد کے ذریعہ سے کچھ سہولت کے اسباب مہیا کرنے کی سعی کی تھی۔ وہ مع اپنے اہل وعیال کے دہلی میں مقیم تھے۔ مگر آجکل حضرت کے ساتھ لکھنو کے سفر میں ہیں بندہ ناکارہ امراض ظاہریہ سے بعافیت ہے، امراض باطنیہ میں گرفتار ہے۔ کیا بعید ہے کہ آپ ہی کی دستگیری سے اٹھ جائے۔ مولوی وحید صاحب کی والدہ کی علالت کی خبر سے قلق ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ صحت عطا فرمائے۔ ان سے نیز مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے اپنے والد صاحب سے سلام مسنون عرض کردیں۔ حضرت کے ہمراہ مولوی حبیب الرحمٰن نومسلم، بھائی الطاف، مولوی عبدالمنان، مولوی انیس ہیں۔ فقط والسلام

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا — ۴۔ محرم ۱۳۶۸ھ

○

(عزیزم مولوی نصیرالدین سلمہ! بعد سلام مسنون۔ یہ پرچہ خود دیکھ کر اور عزیز امین کی معرفت گھر میں سنواکر مولوی جلیل صاحب کے پاس جلد بھیج دو۔ فقط۔)

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون: ۳ ۱/۲ بجے ریل پر پہنچ کر ۴ ۱/۴ بجے چل کر ۹ ۱/۴ پر دہلی اسٹیشن پہونچے جگہ خوب وافر ملی۔ دونوں نمازیں جماعت سے اطمینان سے پڑھیں اور اسٹیشن پر مولوی یوسف صاحب مع حشم خدم موجود تھے اور معلوم ہوا کہ وہ عشا کی نمازیں انتظار کو کہہ گئے۔ ۱۰ ۱/۴ پر یہاں عشا کی نماز مسجد کی جماعت سے پڑھی۔ مگر تکان کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دو دن گذر جانے پر بھی اب تک دماغ معطل ہے۔ کل تو سارے دن بُری حالت رہی۔ اس وقت ۴ ۱/۴ بجے مولوی یوسف، مولوی عبداللہ صاحب، حاجی نسیم، حاجی عزیزالرحمٰن مع حکیم شریف ۵ نفر تھے اور بمبئی تک۔ ۲۵ نفر۔ حاجی عبدالواحد صاحب نے بھی یہاں آکر کل بمبئی کا ویزا لیا اور بمبئی روانہ ہوگئے۔ مولوی عزیز صاحب بھی یہاں موجود تھے، بمبئی گئے ہیں مولوی یوسف

صاحب کے کافی اصرار کے باوجود مولوی انعام صاحب ہمت نہ کر سکے اور نہ گئے ابھی تک اپنا بھی حال درست نہیں ہوا اور مولوی انعام کی وجہ سے بھی ایک دو روز قیام کرنا پڑے گا۔ خیال تو یہ ہے کہ ان کو کچھ دن کے لیے ساتھ ہی سہارنپور لیتے آویں بنا ہے کہ آج سید محمود صاحب بھی پہنچ گئے ۔معلوم نہیں مدرسہ بھی گئے نہ گئے ۔میرے نہ ہونے کا علم تو ان کو سنا ہے کہ ہو گیا تھا۔حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد جانے والوں اور رہنے والوں کے لیے دعا کی درخواست ۔ جتنا سہم آنے کا تھا اتنا ہی واپسی کا ۔ ابھی تک روٹی کا کوئی ٹکڑا توڑا نہیں ۔سالن وغیرہ ضرور ایک دو مرتبہ کچھ کھایا ۔

زکریا بوقت عصر چہار شنبہ

۲۷۔صفر۔ ۱۳۶۸ھ

○

عزیزم مولوی نصیر الدین سلمہٗ !

بعد سلام مسنون۔ ایک پرچہ کل شام ۶ بجے حاجی اکرام صاحب کی معرفت ارسال کیا تھا ۔ جس میں مولوی یوسف صاحب کی روانگی کے متعلق مفصل لکھا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی روانگی کے متعلق لکھا تھا کہ کل سے ہر وقت ذکر تذکرہ ہے، مگر طے ابھی تک کچھ نہیں ہوا کل صفر کے آخری چہار شنبہ کی پریس میں چھپٹی تھی۔اس لیے مولوی الیاس صاحب کا کام بھی کچھ نہیں ہو سکا۔ان کی فراغ تو اگر کوئی مانع نہ ہوا تو اتوار کو ہے ۔اپنی آمد آج بھی زیر بحث ہے اور کل پرسوں کا ہی احتمال ہے ۔ ایک کارڈ سید محمود صاحب کی آمد کا تو آج ہی لکھ دو کہ کیا ہوا ۔میرے نہ ہونے کی ان کو اطلاع ہو گئی تھی یا نہیں ۔ مدرسہ آئے تھے یا نہیں حضرت کے یہاں کب سے کب تک رہے اور سیرِ ہند سے واپسی کا کوئی حال معلوم ہو تو اس کی بھی اطلاع کریں ۔مولوی انعام صاحب بھی غالباً ہمارے ساتھ آویں گے ۔ گھر میں بھی یہ خط عزیز اختیار سے سنوا دینا اور مولوی جلیل سے بھی بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ اگر صوفی جی کی کوئی اطلاع ہو تو ایک کارڈ ضرور لکھ دیں ۔ زیادہ سے زیادہ وہ بے کار ہو جائے گا

لیکن احتمال تاخیر کا ہے، بقول بھائی اکرام، اپنی آمد کا ختار تو اترا نہیں۔

زکریا جمعرات، بجے صبح

۲۰۔ صفر ۱۳۶۸ھ

○

عزیزم سلکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ پہونچا مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس بھی پرسوں سے تشریف فرما تھے۔ اس وقت تمہارے خط سے کچھ ہی پہلے واپس رائپور تشریف لے گئے۔ حضرت دہلی کے، بلکہ آگے ہی کے ارادہ سے تشریف لائے تھے مگر پھر بعض عوارض کی وجہ سے التوا ہوا۔ راستہ کی مشکلات کے علاوہ اور بھی کچھ دقتیں ہیں، تم تینوں سے ملنے کا حضرت کو خصوصیت سے خیال ہے۔ جب التوا ہوتا ہے تو یہ خیال ہوتا ہے کہ تمہارے ہی بلانے کی کوئی تدبیر سوچی جائے، چنانچہ آج بھی یہ ذکر دیر تک رہا کہ چند یوم کو تمہیں صاحبوں کو بلایا جائے۔ دینی انحطاط کی ہوا ہر جگہ یکساں ہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمائے۔ اس سے قلق ہوا کہ جو حضرات عرصہ سے علمی مشغلہ میں لگے ہوئے تھے وہ بھی اب تجارتی سلسلوں میں لگنے لگے۔ اپنی طرف سے ایسے حضرات کو سمجھانے کی سعی تو ضرور کرتے رہیں جن عالم کے فالج کا آپ نے ذکر کیا اس سے بھی رنج ہوا حق تعالیٰ شانہٗ صحت عطا فرمائیں۔ بارش یہاں بھی ابھی تک اس موسم میں نہیں ہوئی۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون عرض کردیں۔ مولوی انیس بھی آج کل رائپور ہی مقیم ہیں۔ حضرت کے ساتھ ہی آئے تھے ساتھ ہی واپس گئے۔ فقط والسلام

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھادریاں ضلع سرگودھا (پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم

یکم ربیع الاول ۱۳۶۸ھ

○

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون. گرامی نامہ پہونچا۔ سب سے اول تو تقریب سعید پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ نہ مٹھائی نہ کھٹائی نہ چھوارہ نہ ولیمہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس جدید گٹھجوڑ کو مثمر برکات اور نعم البدل بنائے اور ثمرات طیبات عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضرت اقدس کے نظام سفر کا سختی سے انتظار رہتا ہے اور احباب بھی خطوط کے ذریعہ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے آپ یا مولوی عبدالمنان صاحب صاحب احد ہما ضرور تغیر کی اطلاع فرماتے رہیں جب تک کہ ایک جگہ استقرار نہ ہو۔ میں نے مولوی عبدالمنان صاحب کے نام دو خط کراچی، دولائل پور اور سرگودھے کا یہ دوسرا ہے ارسال کئے ہیں معلوم نہیں ان میں سے کئے پہونچے۔ مولوی عبدالشکور صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ شاہ صاحب بہت جلد واپس آنے والے ہیں اسلئے انکا انتظار ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دست بستہ سلام مسنون۔ حضرت مدنی بھی جب تشریف لاتے ہیں، خیر خبر دریافت فرماتے ہیں۔

حافظ صاحب، مولوی عبدالمنان صاحب و دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پنچایت کے سلسلہ میں ایک ہفتہ سے رائپور میں اور مولوی لطیف الرحمٰن صاحب اپنی لڑکی کے تقاضے پر دو شنبہ سے کاندھلہ گئے ہیں۔ ناصر حسن کا کیرتی سے خط آج ہی آیا۔ ان کے والد کو بواسیر کا سخت دورہ پڑا۔ دونوں کی طرف سے حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کی درخواست لکھی ہے۔ بچیاں بھی سلام اور دعا کی درخواست کا اصرار کرتی رہتی ہیں۔ مگر خط لکھنے کے وقت یاد نہیں رہتا فقط والسلام

زکریا

۲۰۔ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب سلمہا
بوساطت مولانا الحاج عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم
بلاک ۵۔ نور الیس ۱۸۱ ۔ سرگودھا ۔ (پاکستان)

بحضرۃ اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہ!

بعد سلام مسنون واستدعاء دعا۔ راستہ سے ہر جگہ سے حضرت والا کی خیریت کی اطلاعات ملتی رہیں، جن سے مسرت اور اطمینان رہا۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ حضرت خیریت سے مکان پہونچ گئے۔ خدا کرے سفر کے اختتام پر تکان کا اثر زیادہ نہ ہوا ہو۔ یہ خط بمبئی سے اپنی سفارش کے ساتھ رائپور بھیجنے کے لیے آیا ہوا کئی دن سے رکھا تھا مگر سفر میں اس لیے ارسال نہیں کیا تھا کہ مبادا اس خط کے پہونچنے تک حضرت کی روانگی اس جگہ سے ہوجائے اس لیے اس وقت ارسال خدمت ہے۔ یہاں اہم حادثہ یہ پیش آیا کہ کل سہ شنبہ ۲۔ ربیع الثانی کی شب میں جناب حافظ محمد یعقوب صاحب گنگوہی کا دفعۃً انتقال ہوگیا۔ معذور تو وہ عرصہ سے تھے ہی مگر اس وقت کوئی خاص اضافہ مرض کا نہ تھا۔ کل سے برابر سوچ میں ہوں تائی اماں کی وجہ سے گنگوہ کی حاضری بہت اہم، مگر سفر کی ہمت بالکل نہیں۔ کل کا تمام دن بھی ارادہ ہی میں گذر گیا اور آج بھی جانے کی امید نہیں۔ ممکن ہے حضرت مدنی کی آمد پر بہرحال جانا پڑے وہ حضرۃ الہ آباد وغیرہ کی طرف اس جمعہ کو تشریف لے گئے ہیں۔ جمعرات کو حضرت گنگوہ تشریف لے گئے تھے جمعہ کو وہاں سے واپسی پر الہ آباد تشریف لے گئے۔ غالباً ایک ہفتہ میں واپسی ہوگی۔ بچیاں حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ یہ ناکارہ بھی اپنی اس انتہائی نامعقول حالت پر دعا کی شدید ضرورت سمجھتا ہے اس روز افزوں وحشت سے تو اپنا بھی گذارہ بہت ہی مشکل ہے۔ تقریباً دس یوم ہوئے علی میاں کا خط آیا تھا کہ تجھ سے ملنے کا طبیعت پر شدید تقاضا ہے۔ میں آنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ صرف میری وجہ سے تنہا تو مجھے شاق ہے کہ آپ کا حرج اور خرچ محض ضائع ہو۔ حضرت رائپوری کی واپسی پر ارادہ فرمادیں۔ تبعاً مجھ سے بھی ملاقات ہوجائے گی۔ مگر وہ باہمت آدمی ہیں۔ انہوں نے فرمایا، اس وقت دوبارہ حاضری ہو جائے گی۔ اس بنا پر وہ یکشنبہ کو سہارنپور پہونچے تھے آج چہارشنبہ کی صبح کو لکھنؤ واپس گئے۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون لکھنے کا تقاضا کر گئے۔ مولوی امداد اللہ صاحب بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ ! بعد سلام مسنون کارڈ مرسلہ پہونچا۔ مختلف انواع دینی اور دنیوی مشاغل کے ہجوم میں ہم مہجور دور افتادہ لوگوں کی طرف سے انتہائی مسرت ہوئی۔ تمہارے کارڈ میں حضرت اقدس کے مکان پر قیام کا اندازہ ایک ماہ لکھا لیکن خود حضرت کی طرف سے ایک کارڈ لاہور کا ایک صاحب کے نام گیا۔ اس میں ڈھوڈیاں کا قیام صرف ایک ہفتہ لکھا ہوا ہے۔ وہ کارڈ اس وقت میرے پاس ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ میرے خیال میں ایک ہفتہ سبقت قلم ہے تاہم تحقیق کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے سرگودہا کے قیام میں مولانا عبدالرشید صاحب اور مولوی محمد اسلم کے نام ایک درخواست لکھی تھی۔ مگر کسی صاحب کے خط میں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان حضرات تک وہ پہونچے بھی یا نہیں۔ منظوری تو بعد کی بات تھی۔ اگر تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون کے بعد عرض کر دیں۔ سختی سے شوم بھلا جو جھٹ دے جواب۔ والد صاحب بھائی الطاف صاحب و دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔ اگر حافظ عبد العزیز صاحب تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون کے بعد عرض کر دیں کہ سرگودہا سے جناب کا کارڈ موصول ہوا تھا جس کا جواب سرگودہا ہی ارسال کر رہا ہوں۔ میر صاحب، خاں صاحب بخیر ہیں البتہ چھوٹے خانصاحب کی موت کے بعد سے بڑے خانصاحب کی طبیعت کچھ ناساز سی چل رہی ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

یکم جمادی الاول ۹۰ھ ۱۳

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب زید مجدکم !

بعد سلام مسنون ! برسوں سے برابر آپ کے خط کا انتظار ہے اور خود بھی خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔ مگر یہ اشکال رہا کہ اگر ارادہ کے موافق ۱۲۔ مارچ کو حضرت کی مکان سے روانگی ہو گئی تو غالباً آپ بھی ساتھ ہوں گے اور آئندہ کا پتہ معلوم نہیں۔ اب خط لکھوں تو کہاں لکھوں۔ چار دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا جس میں تم نے ۱۲۔ کو روانگی لکھی تھی لیکن راولپنڈی کے ایک خط میں ۹۔ مارچ کو حضرت اقدس کے راولپنڈی پہونچنے کی تجویز لکھی ہے۔ بہرحال اب حضرت کا نظام سفر معلوم ہونے کا برابر انتظار رہے گا۔ جاتے ہوئے تو مولوی عبد المنان صاحب حق تعالیٰ شانہٗ

ان کو جزائے خیر دے، ہر جگہ سے اطلاعات فرماتے رہے۔ اگر یہ خط آپ کو مل جائے اور حضرت کا پتہ معلوم ہو تو انتظار خیریت اور سلام مسنون کے بعد درخواست دعا لکھ دیں۔ نیز مولوی عبدالمنان صاحب اگر ساتھ ہوں تو ان کو بھی خطوط کا تقاضا لکھ دیں۔ شاہ مسعود صاحب تین دن ہوئے بہٹ پہونچ گئے مگر مجھ سے ملاقات کی ابھی تک نوبت نہیں آئی۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

گرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا — ۱۲ جمادی الاول ۶۸ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۴ مارچ شنبہ کل ۳۱ مارچ پنجشنبہ کو پہونچا۔ کل سے سوچ رہا ہوں کہ جواب کہاں لکھوں اس لیے کہ تم نے جو نظام لکھا وہ خود لائل پور اور لاہور کے درمیان میں دائر ہے۔ اس کے علاوہ لائل پور سے ایک صاحب کا خط آج ہی ملا کہ حضرت ۲۷ جمادی الاول کو لائل پور تشریف لے آئے اور ۲۹ کو خانیوال تشریف لے جائیں گے ایسی حالت میں بجز اس کے کہ لاہور ہی کے پتہ سے لکھ دوں کہ دیر سویر آپ کو مل ہی جائے گا اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ کوئی صاحب نصراللہ خاں ہیں ان کا پرچہ اس لیے آپ کے پاس ارسال کرتا ہوں کہ اگر آپ ان سے واقف ہوں تو ان تک پہونچا دیں۔ انہوں نے خود ہی لاہور حضرت سے ملنے کے لیے آنے کو لکھا ہے۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست اور یہاں کی خیریت عرض کر دیں۔ تشریف بری کے وقت بھی خواہش رہی کہ دہلی حاضر ہوں۔ مگر اپنی نااہلیت سے سوچ سوچ کر ہی رہ گیا۔ اب بھی دل چاہتا ہے کہ صحیح وقت معلوم ہو جاتے تو کوشش دہلی حاضری کی کروں۔ مگر اس قدر دن بدن بے کار ہوتا جا رہا ہوں کہ آرام طلبی کے سوا کسی مصرف کا نہیں رہا۔ چوپاؤں کی طرح سے کھانے اور سونے کے سوا کوئی کام نہیں۔

تمہارے خطوط کا ہر ڈاک سے انتظار نہ صرف مجھے بلکہ اکثر احباب کو رہتا ہے اور روزانہ

ڈاک میں دوسری جگہ سے استفسارات بھی آتے رہتے ہیں۔ بھائی الطاف صاحب کے خط کا جواب اس سے پہلے کارڈ میں لکھ چکا ہوں۔ ان سے نیز مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی حبیب صاحب، مولانا عبداللہ صاحب فاروقی و دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے بالکل عافیت اور خیریت ہے۔ گذشتہ فساد کا کوئی اثر اب نہیں ہے۔ حضرت مدنی بھی بخیریت ہیں۔ گذشتہ ہفتہ امیر الٰہی کے جلسہ میں تشریف آوری ہوئی تھی۔ حضرت کی خیریت بھی دریافت فرماتے تھے۔

میں نے پہلے عریضہ میں بھی لکھا تھا کہ حضرت رائپوری دام مجدہم کے اسفار میں عجلت سے ہرگز نہ ہونے چاہئیں۔ تعب اور تکان بعد میں محسوس ہوا کرتا ہے۔ حضرت اپنے ہی اصول پر اسفار فرمادیں۔ یہ دوڑ صرف حضرت مدنی ہی کے لیے رہنے دیں فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

یکم جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

○

عنایت فرمایم جناب نصر اللہ خاں صاحب مقیم شاہ پور مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ انکہ آپ کا ایک بہت طویل خط پہونچا جس میں آپ نے ۳۶ نفر کے نام لکھے کہ ان حضرات کے لیے بندہ دعا کرتا رہا کرے۔ لیکن خط کے جواب کے لیے آپ نے اپنا پتہ بھی نہ لکھا۔ پاکستان سے بہت سے خطوط اس قسم کے آتے ہیں کہ وہ خط لکھتے ہیں اور اپنا پتہ نہیں لکھتے۔ پھر انتظار کرنے کے بعد وہ خط کی شکایت لکھتے ہیں کہ تم پاکستان والوں سے ایسے خفا ہو کہ ان کے خط کا جواب بھی نہیں لکھتے لیکن اپنا پتہ پھر بھی نہیں لکھتے۔ میں متاسف رہتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ ناراض ہیں لیکن میرے لیے جواب کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اب بھی یہ خط حضرت کی معرفت اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ میں چار مرتبہ حضرت سے مل چکا ہوں اور اب پھر لاہور ملوں گا۔ آپ ہی کے خط کی وجہ سے لفافہ لکھنا پڑا۔ ورنہ میں حضرت کے نام کے باخدام کے نام کے خطوط عمداً کارڈ لکھتا ہوں کہ وہ لفافہ کی بہ نسبت جلدی پہونچتا ہے۔ آپ کی پریشانی سے رنج و ملال ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر اپنا فضل و کرم فرمائے

آجکل عموماً سب ہی پریشان ہیں اور یہ پریشانی ہمارے اپنے ہی اعمال سیئہ کا نتیجہ ہے اور زیادہ قلق کی بات یہ ہے کہ ان حوادث پر بھی ہمیں عبرت اور تنبیہ نہیں ہو رہا بلکہ اپنے اعمال بد میں اضافہ ہی ہے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی رحم و کرم کی نگاہ فرمائے تو ہم لوگوں کی حالت کچھ درست ہو سکتی ہے۔ ان حوادث اور تفکرات کا بہترین علاج اللہ کے پاک نام کی کثرت ہے کہ اللہ کا ذکر قلوب کے اطمینان کا ذریعہ قرآن پاک میں وارد ہے اور حضور کا پاک ارشاد ہے کہ بلاؤں کی موجوں کا دعا سے استقبال کرو اس لیے جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے استغفار، درود شریف، سوئم کلمہ اور دعا کا اہتمام فرماویں۔ ظاہری تدابیر کیسا ہی اگر باطنی تدابیر یعنی اللہ تعالیٰ کا پاک ذکر اور اس سے طلب الحاح کے ساتھ ہو تو پھر انشاء اللہ سہولت اور کامیابی غالب ہے۔ یہ ناپاک اور ناکارہ بھی دعا کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ آپ کو اور آپ کے تحصیلدار صاحب کو مکاید سے محفوظ رکھے، اور جن حضرات مردوں اور عورتوں کے آپ نے نام لکھے ہیں حق تعالیٰ شانہ ان سب حضرات کی مشکلات کو دور فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان سب حضرات کی خدمت میں بھی بندہ کا پیام جو اوپر آپ کی خدمت میں ذکر دعا کے متعلق لکھا ہے، عرض کردیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

یکم جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ حضرت اقدس کی طرف سے تمہارا لائل پور کا لکھا ہوا خط شنبہ ۲ جمادی الثانی کو ملا تھا جس کا جواب اسی دن حسب تحریر نورا رتھ کے پتہ سے لکھ دیا تھا۔ اس سے ایک دن قبل جمعہ کے دن ایک لفافہ لاہور کے پتہ سے لکھا تھا معلوم نہیں ان میں سے کوئی پہونچا یا نہیں۔ لفافہ میں مولوی عبدالرشید صاحب کے خط کا جواب بھی تھا۔ شنبہ کے دن سے آج منگل کی ڈاک بھی خالی چلی گئی۔ تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ ہم ہر گھنٹہ انتظار کے بعد ڈاک خالی جانا گراں ہے۔ سنا ہے کہ پرسوں شاہ مسعود صاحب بارادہ کراچی دہلی روانہ ہو گئے۔ مجھ سے تو ان کی پاکستان سے آمد کے بعد سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔

یہاں اللہ کا شکر ہے خیریت ہے۔ فسادات کی وجہ سے کرفیو وغیرہ جو ہوا تھا وہ دس بارہ روز سے نہیں ہے۔ اب کوئی خطرہ ظاہر نہیں ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب تین دن سے رائپور گئے ہوئے ہیں اور کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں ہے۔ بحضرت اقدس سلام نیاز کے بعد استدعائی دعا بھائی الطاف مولانا عبداللہ صاحب، مولوی عبدالرحمٰن، مولوی وحید و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔

یکم اپریل سے یہاں کارڈ ۱۰ نے پیسے کو لفافہ ۱۲ پیسے کو ہوگیا۔

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ مکان مولوی عبداللہ صاحب فاروقی مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم
چنگڑ محلہ۔ انارکلی۔ لاہور۔ (پاکستان) — ۵ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ یکم جمادی الثانی طویل انتظار کے بعد پہونچا۔ اس ہفتہ میں بندہ دو کارڈ ٹوراتہ کے پتہ سے اور ایک کارڈ ایک لفافہ لاہور کے پتہ سے لکھ چکا ہے۔ سفر کی روداد اور کار میں حضرت اقدس کے سر مبارک پر چوٹ کی متوحش خبر سے فکر و قلق ہوا۔ حضرت کے اسفار کی یہ ہمہ ہمی بڑی تشویش کا سبب بن رہی ہے۔ بندہ نے تو ابتدا سفر میں کراچی ہی عریضہ لکھا تھا کہ چند مقامات مناسب تجویز کر کے وہاں کچھ ایام مستقل قیام ہوجائے اور قرب و جوار کے احباب وہیں آکر زیارۃ کریں۔ مگر حضرت اقدس کے یہاں دلداری کا زور اور لوگوں کی اپنے جذبات کے مقابلہ میں دوسرے کی راحت کی پروا نہ کرنا ان شدائد کا سبب بن رہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ خیر و عافیت کے ساتھ سفر کی تکمیل فرماتے۔ حضرت مدنی کی طبیعت کچھ دن سے ناساز ہے۔ آجکل مسہل ہو رہے ہیں، مگر اسفار جاری ہیں۔ ۱۴۔ اپریل سے یکم مئی تک کا ایک طویل سفر طے ہے اور مسہلوں کے ضعف کی وجہ سے آج کل مکان سے باہر آنا بھی دشواری سے ہوتا ہے۔ کاش ان اکابر کے مجاہدات کا کوئی اثر اس عہدی پر بھی پڑ جاتا جس سے اب سفر بالکل ہی متروک ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد بندہ کی طرف سے اور بچیوں کی طرف سے

دعا کی درخواست کردیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے خیریت ہے۔ یہ میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اب کہ ہیضہ وغیرہ کچھ نہیں ہے۔

بھائی الطاف صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، مولانا عبداللہ صاحب فاروقی دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے والد کی علالت کی خبر سے قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت عطا فرمائے۔ فقط والسلام

مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت مولانا عبداللہ صاحب فاروقی مدفیوضہم — زکریا

چنگڑ محلہ - انارکلی - لاہور — ۷ جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ پانچ چھ دن مسلسل تمہارے خط کا انتظار کرتے کرتے گذر گئے۔ تعجب ہے کہ تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ پرسوں حکیم کریم بخش صاحب کے ایک کارڈ سے ۵۔ اپریل کو حضرت کا لاہور آنا معلوم ہوا تھا۔ اس لحاظ سے تمہارا خط آنا ضروری تھا۔ اس لیے کہ لاہور واپس آکر تمہیں میرے کئی خطوط رکھے ہوئے ملے ہوں گے۔ میں نے اس دوران میں ایک لفافہ سب سے پہلے لاہور کے پتہ سے جس میں مولوی عبدالرشید صاحب اور نصراللہ خاں صاحب کے نام کے پرچے تھے، روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد دو کارڈ نورا تھ اور دو لاہور کے پتہ سے روانہ کئے۔ ان پانچوں میں سے نہ کسی کی رسید نہ جواب نہ حضرت کا کوئی نظام سفر معلوم ہوسکا۔ مولوی شبیر علی صاحب تھانوی اور مولوی ظہور الحسن جمعہ ۸ جمادی الثانی کو ۲ بجے لاہور سے چل کر ۴ ½ دہلی پہونچے اور شام کو چھوٹی لائن سے سوار ہو کر مولوی شبیر علی صاحب تھانہ بھون اتر گئے اور مولوی ظہور الحسن صاحب سہارنپور پہونچے۔ ان سے حضرت کے متعلق معلوم کرنے اسی وقت گیا۔ مگر انھوں نے اپنی عدم ملاقات اور لاعلمی ظاہر کی حالانکہ وہ کئی دن لاہور رہے اور حکیم صاحب کے کارڈ کے موافق حضرت کا قیام بھی ان ایام میں لاہور تھا۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست اس ناکارہ کی طرف سے بھی اور بچیوں کی طرف سے بھی عرض کردیں۔ آجکل مولوی لطیف الرحمٰن صاحب بھی ایک ہفتہ سے

سہارنپور آئے ہوئے ہیں۔ ان کی لڑکی آئی ہوئی ہے اس سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے بھائی اکرام، بھائی محمود بھی آئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ بخدمت مولانا عبداللہ صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب بھائی الطاف صاحب و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔

زکریا۔
مظاہر علوم
۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب
بوساطت مولانا عبداللہ صاحب فاروقی مدفیوضہم
چنگڑ محلہ۔ انارکلی لاہور

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون اسی وقت عین انتظار میں لاہور کا ۱۲ جمادی الثانی کا لکھا ہوا خط پہونچا اور بہت جلد یعنی تیسرے ہی دن مل گیا۔ حضرت اقدس کے اس طوفانی سفر سے ہر وقت فکر ہی سوار رہا۔ اب تو غالباً سب جگہ سے نمٹ کر لاہور واپسی ہو ہی گئی ہوگی اور غالباً ٹکٹ وغیرہ کی تجویزیں شروع ہوگئی ہوں گی اس لیے کہ اب تو پرمٹ کی تاریخ بھی قریب الختم ہے۔ حضرت اقدس سے یہ بھی دریافت کر کے اطلاع فرمادیں کہ دہلی کچھ قیام کا قصد ہے یا نہیں۔ ۱۲۔ اپریل کو جناب راؤ یعقوب علی خانصاحب بھی لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ پرمٹ ٹکٹ وغیرہ کا نظم ہو گیا ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری بعض عوارض کی وجہ سے سفر کا ارادہ نہ کر سکے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام نیاز کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ مولانا عبداللہ صاحب و دیگر حضار کی خدمات میں سلام مسنون۔ معلوم نہیں کہ مولوی عبدالرشید جے پوری کے نام کا جو پرچہ لفافہ میں تھا وہ ان تک پہونچ سکا یا نہیں۔ اگر ان کا کوئی خط حضرت کی خدمت میں آئے تو اس میں رکھ دیں۔ فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت مولانا عبداللہ صاحب فاروقی مدفیوضہم۔ چنگڑ محلہ۔ انارکلی - لاہور

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ـ تمہارا شنبہ کی صبح کا لکھا ہوا خط دوشنبہ کو اور شام کا لکھا ہوا آج سہ شنبہ کو پہونچا ـ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت اقدس اپنی خدام نوازی سے بخیریت فارغ ہو گئے ـ حق تعالیٰ شانہٗ ان کے فیوض و برکات کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے ـ غالباً اب روانگی کی طیاری ہو رہی ہوگی اور ممکن ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک روانگی ہی ہو جائے ـ اس صورت میں غالباً آپ کی بھی لاہور سے روانگی ہو چکی ہوگی ـ اگر یہ خط آپ کے سامنے پہونچ جائے تو مولانا عبداللہ صاحب سے یہ عرض کر جائیں کہ آپ کے روانہ ہونے کے بعد اگر کوئی خط پہونچے تو اس پر آپ کے مکان کا پتہ لکھ کر روانہ کر دیں ـ

راؤ یعقوب علی خاں صاحب کل صبح کو اور چھوٹے پیر صاحب کل شام کو یہاں سے روانہ ہوں گے اور ۲۱ - اپریل کو گیارہ بجے کے قریب دہلی سے ہوائی جہاز پر لاہور کے لئے سوار ہوں گے ـ اگر اس وقت تک حضرت کی روانگی نہ ہوئی تو ملاقات ہو سکے گی ـ

آخر میں جناب کا بہت خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مکان سے روانگی کے بعد سے آپ نے ہر جگہ سے حضرت کی خیریت کی اطلاعات فرما کر بے حد مطمئن اور مسرور کیا ـ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے شایان شان اس کی بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے نہ صرف اس ناپاک کو بلکہ بہت سے منتظرین کو اطمینان بخشا ـ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو بھی طمانیت قلب کے بعد اپنی رضا اور ترقیات سے نوازے ـ

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اور جمعیت کے سب حضرات آج کل لکھنؤ گئے ہوئے ہیں ـ ۲۰ تا ۲۱ اپریل وہاں جمعیۃ کا سالانہ جلسہ ہے ـ مولوی یوسف نظام الدین ہی موجود ہیں ـ مولانا عبداللہ صاحب، بھائی الطاف صاحب، مولوی وحید صاحب اور اگر مولوی عبدالرحمٰن مکان سے واپس آ گئے ہوں تو ان سے نیز دیگر حضرات سے سلام مسنون ـ

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
بوساطت مولانا عبداللہ صاحب فاروقی زادمجدہم

زکریا ـ مظاہر علوم
۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۵ جمادی الثانی آج ۲۹ کو پہونچا۔ یہ کارڈ بہت
دیر میں پہونچا۔ عموماً کارڈ اب تیسرے دن پہونچ جاتے تھے۔ تمہاری علالت کی خبروں
سے قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اس علالت کے ساتھ
حضرت سے مفارقت مزید براں ہوگئی۔ قلق جتنا بھی ہو قرین قیاس ہے۔ میں تو حضرت
اقدس کی خدمت میں بار بار لکھتا ہی رہا کہ اسفار میں اس قدر عجلت نہ فرماویں۔ چاہے
واپسی میں تاخیر ہی ہو جائے اور اسی خیال سے لکھتا تھا کہ جب اس وقت سے تشریف بری
ہوئی ہے تو وہ حضرات کچھ اطمینان سے ملاقات کرلیں۔ اب آپ حضرات کی ذمہ داری
ہے کہ اس جدید بود کو تحقیق کرکے خود کام کی طرف متوجہ کریں۔ اللہ کے ذکر کی اہمیت بتائیں کہ
آج کل قلوب ایسے غیر مانوس ہو گئے ہیں کہ از خود دینی امور کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔

حضرت اقدس ۲۷ کو ۱۱½ بجے بخیریت دہلی پہونچ گئے اور سنا ہے کہ شام کو بھائی بھی
مع اپنی بھاوج کے بخیریت دہلی پہونچ گیا۔ شاہ مسعود صاحب کل پنجشنبہ کی شام کو اپنی کار
میں عصر کے بعد سہارنپور پہونچے اور اسی وقت بہٹ چلے گئے۔ حضرت کا قیام مولوی
حبیب الرحمٰن صاحب کے یہاں ہے۔ آج جمعہ کے وقت نظام الدین جانے کی خبر
ہے اور کل وہاں سے دہلی واپس آکر پرسوں یکشنبہ کی صبح ۷ بجے وہاں سے چل کر ایک بجے
سہارنپور کی خبر ہے۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ صبح دوشنبہ ہی کو حضرت کو رائپور تشریف بری کا
مشورہ دوں کہ طویل سفر کا تکان ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اس تعب میں
اضافہ ہو۔ دہلی سنا تھا کہ وہاں کے لوگوں کا اصرار ہفتہ عشرہ قیام پر ہے۔ مگر میں نے کل ہی عریضہ
لکھا تھا کہ دہلی جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ پھر بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت قیام پر اصرار بہت نامناسب
ہے۔ اب تو سنا ہے کہ امرتسر کی طرف سے ریل کا راستہ بھی چالو ہوگیا۔ ایک ڈبہ سنا ہے اٹاری
سے لگتا ہے جس کے ساتھ پولیس بھی ہوتی ہے۔ اس میں مسلمان پاکستان آتے جاتے ہیں۔
غالباً دہلی سے کرایہ ہے۔

میں نے سنا ہے کہ اس تقریب میں مولوی محمود صاحب کے اعزہ کی طرف سے کچھ کبیدگی

کا اظہار ہوا۔ نہ معلوم اب کیا حال ہے۔ والد صاحب، اہلیہ ماجدہ، مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات عالیہ میں سلام مسنون۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون گرامی نامہ مورخہ ۱۱۔رجب ایسے وقت پہونچا کہ حضرت اقدس بھی سہارنپور تشریف فرما تھے۔ حضرت نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ حضرت یکشنبہ کی صبح کو گنگوہ تعزیت کے قصد سے تشریف لائے اور شام کو بمعہ شاہ مسعود کار میں گنگوہ تشریف لے گئے اور دوشنبہ کی صبح کو دس بجے واپس تشریف لا کر بندہ کو مکان میں اتار کر اسیوقت سیدھے بہٹ اور شام کو رائپور تشریف لے گئے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے قیام نہ ہو سکا۔ طبیعت بحمداللہ اچھی ہے۔

بخدمت مولوی عبدالرحمٰن صاحب! بعد سلام مسنون۔ آپ کا کارڈ بھی حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا تھا اور حضرت کے ارشاد سے صاحبزادہ کے حادثہ کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس معصوم و مرحوم کو والدین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور نعم البدل نصیب فرمائے۔ بندہ کی طرف سے اس کی والدہ سے بھی بعد سلام مسنون تعزیت فرما دیں۔ والد صاحب اور مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام!

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸۔ رجب۔ ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ پہونچا۔ بندہ دہلی سے ۱۹ شعبان جمعہ کو واپس آ گیا تھا مگر دوسرے ہی دن بسبح شنبہ کو دیوبند جانا پڑا کہ وہاں کے ممبران کا جلسہ شوریٰ تھا اور گذشتہ سال سے ان حضرات نے باوجود میرے شدید انکار کے میرا نام بھی دارالعلوم کے ممبران میں شامل کر دیا

وہاں سے دوشنبہ کو واپسی ہوئی۔ شیعہ کا خارج از اسلام ہونا ان کے عقائد پر موقوف ہے۔ اگر قطعیات میں سے کسی چیز کا انکار کرے تو کفر ہے ورنہ نہیں۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کے عوام بوجہ جہل کے فاسق، ان کے علما کافر۔ واللہ اعلم۔ بہر حال مدار تو عقائد پر ہے۔ اگر مسجد سے روکنے میں کوئی مضرت نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ورنہ سکوت کیا جائے۔ یہ صرف میری رائے ہے۔ مفتی آج کل کوئی ساتھی نہیں ہے۔ چاند رات تک دونوں واپس آئیں گے۔ بندہ کا رمضان سہارنپور میں ان شاء اللہ گزرے گا۔ میں نے اس سے پہلے خط میں لکھا تھا کہ حضرت نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے والد کے علاج کے لیے سو روپیہ بوساطت حاجی عبدالجبار، حافظ عبدالعزیز صاحب کے پاس بھیجنے کو فرمایا تھا کہ وہ موصوف کو بلا کر دے دیں۔ اس رقم کے کراچی پہونچنے کی رسید تو ۲ جون کے خط میں آگئی تھی۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں ہوا۔ آپ نے بھی اس کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ اس سے پہلے آپ ہی کے خط میں بندہ نے یہ بات لکھی تھی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب والد صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم	زکریا
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا	۲۵ شعبان ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ بندہ عید سے تیسرے دن شنبہ کو رائپور گیا تھا۔ آج سہ شنبہ کو واپس آیا۔ وہاں مولوی عبدالمنان صاحب کے پاس آپ کا وہ آخری خط جس میں آپ نے اپنی اہلیہ کے متعلق تفصیلی حال لکھا، نظر سے گزرا جس سے بڑی تشویش اور فکر ہوئی۔ یہ اثر تو ظاہر ہے کہ جنات ہی کا ہے اور اس کا علاج عامل کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو اتنی دور سے دشوار ہے۔ اس لیے کہ وقتی تغیرات کا علم اس کے لیے ضروری اور یہاں سے اگر کسی عامل سے اس کے لیے تعویذات ارسال کرائے جائیں تو ان کے اثرات کی اطلاع اور جواب کے لیے زمانہ چاہیے۔ اس لیے اگر علاج ہو تو کسی ایسے عامل کا ہو جو احوال پر جلد جلد مطلع ہو

سکتا ہو۔ البتہ اللہ کے پاک کلام میں جو برکات ہیں وہ بے خطر ہیں۔ پڑھنے کا جو معمول آپ نے شروع کر رکھا ہے اس کو بدستور جاری رکھیں۔ انشاء اللہ وہ خود بھی بہت کافی ہے اور حملہ کے اعادہ سے یہ خیال نہ کریں کہ اثر نہیں ہوا۔ حملہ کا اعادہ عاملوں کے علاج میں بھی ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کی اہلیہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، معوذتین چند روز اہتمام سے پڑھ کر خود اپنے اوپر دم کر لیا کریں اور جب اثر کی وحشت کی ابتدا ہو اس وقت خصوصیت سے ان کو پڑھ لیا کریں۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ جھاوریاں میں کوئی بزرگ عبدالقادر صاحب ہیں۔ ان سے اگر ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون عرض کر دیں کہ آپ کا گرامی نامہ آخر ماہ مبارک میں ملا مگر چونکہ اس پر پتہ نہ تھا اس لیے جواب سے معذور رہا۔ آپ کی ماہ مبارک کی دعاؤں کا احسان مند ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس احسان کی جزائے خیر عطا فرمائے اور جو جو دعائیں آپ نے اس ناپاک کے لیے کی ہوں حق تعالیٰ شانہٗ اس کا مثل آپ کو بھی عطا فرمائے۔ فقط یہ پیام ان تک پہونچا دیں۔ والد صاحب کی خدمت میں نیز مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون۔ فقط

زکریا۔ ۲ رشوال ۱۳۶۸ھ

بگرامی خدمت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون۔ رائپور حاضری پر آپ کے دو کارڈ جو یکے بعد دیگرے دو دن پہونچے تھے، دیکھے تھے۔ آج اس وقت واپسی پر اسی مضمون کا کارڈ ڈاک میں رکھا ہوا بندہ کے نام کا بھی ملا۔ آپ کے والد ماجد کی شدت علالت کی یہ حالت سخت تشویشناک ہے۔ بجز دعا کے کیا چارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے کہ اس کو اس حالت میں بھی صحت بخشنے کی طاقت ہے۔ حضرت اقدس پر بھی آپ کے خطوط کا خاص اثر تھا۔ خط کے بعد تھوڑی دیر سکوت ہی رہتا تھا آپ کا یہ خط تو غالباً پہلے کا لکھا ہوا ہے، جس میں کثرت اسہال کی صرف شکایت ہے اس کے بعد کا خط رائپور میں دیکھا تھا جس میں چارپائی کے کاٹنے کا ذکر بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے رحم فرمائیں۔ خط کا شدید انتظار رہے گا۔ فقط والسلام۔

محترمان بندہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا
مقام ڈھوڈیاں - ڈاکخانہ جھاوریاں - ضلع سرگودہا ۶۔ شوال ۸۶ ۱۳ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ پہونچا۔ آپ کی اہلیہ ماجدہ کے قصہ سے بڑی کلفت اور قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تعویذ ارسال خدمت ہے اس کو گلے میں ڈال دیں۔ اصل علاج تو کسی عامل ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے جو پاس رہ کر علاج کرے۔ اللہ کے نام پر ذبح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسیطرح کسی وقتِ مقررہ پر صحبت میں بھی کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ صحبت سے پہلے اول کپڑا نکالنے سے پہلے آپ اور اہلیہ دونوں حدیث کی مشہور دعا اللّٰھم جنّبنا الشّیطان وجنّب الشّیطان مارزقتنا زبان سے پڑھیں۔ اس کے بعد انزال کے قریب دل ہی دل میں پڑھیں۔

حضرت کے سفر کا زور شور تو بہت ہی ہے اور ہند سے زیادہ پاکستان میں ہے اکثر ڈاک سے مختلف لوگوں کے خطوط استفسار کے آرہے ہیں۔ مگر یہاں ابھی تک کوئی پختہ بات نہیں ہے۔ شاہ مسعود اور راؤ فضل الرحمٰن کا اصرار ہے۔ ان میں سے شاہ مسعود اصل ہیں۔ ان کے اصرار پر حضرت نے وعدہ فرما لیا تھا کہ ہوائی جہاز سے بذریعہ کراچی تشریف لے جائیں گے۔ جاتے آتے آپ حضرات سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ ہوائی جہاز کا راستہ کراچی ہی سے ہے۔ بمبئی سے کوئی سروس نہیں ہے۔ لیکن شاہ صاحب کو خود بعض عوارض اپنی جائداد وغیرہ کے قصوں میں درپیش ہیں جو ابھی تک حل نہیں ہوئے اور اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ وہ کب تک طے ہو سکیں گے۔ اگر وقت سے پہلے وہ طے ہو گئے تو غالب یہ ہے کہ روانگی ہوگی ورنہ غالب یہ ہے کہ امسال سفر نہ ہو سکے گا۔ اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ ایک جوابی کارڈ اس پتہ پر آپ لکھ دیں۔

حاجی عبدالجبار ایس جی اینڈ جی فضل الٰہی کراچی پوسٹ بکس ۶۷۴ اور اس میں یہ

لکھ دیں کہ اس کارڈ کو اپنے پاس محفوظ رکھیں جب حضرت کی روانگی کا صحیح علم ہو جائے تو آپ کو بھی اطلاع کر دیں۔ اگرچہ بندہ کا بھی ارادہ ہے کہ تعیین کے بعد آپ کو اطلاع کرے مزید احتیاط کے لیے یہ پتہ لکھا ہے کہ یہاں سے خط جانے میں دیر ہو جاتی ہے۔ آپ نے اپنے خط کا جواب جھاوریاں کے پتہ سے منگایا ہے۔ مگر آپ کا خط بہت دیر میں پہونچا ہے، اس لیے جواب مکان کے پتہ پر لکھتا ہوں۔ اس لیے کہ غالباً جواب بھی اتنی ہی دیر میں پہونچے گا۔ والد صاحب اور اہلیہ سے نیز مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے سلام مسنون کہیں۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۵۔ شوال ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! آپ کے پہلے خط مورخہ ۵ا شوال کا جواب ۲۵۔ شوال کو مکان کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ کل آپ کا دوسرا خط مورخہ ۲۴ شوال پہونچا۔ غلام مصطفےٰ صاحب نے نہ معلوم کس بنا پر حضرت کی روانگی کی تاریخ بھی خود ہی متعین کر کے آپ سے بتا دی۔ حضرت کی روانگی کی ابھی تک بھی کوئی تعیین نہیں۔ کل ہی میاں اسمٰعیل وابراہیم لدھیانوی کا منی آرڈر بندہ کی معرفت حضرت کے لیے پہونچا تھا اور اتفاق سے اسی وقت مولوی عبدالمنان کسی ضرورت سے سہارنپور آئے تھے، ان کو دے دیا تھا۔ آج ان کا پرچہ دستی بہٹ سے پہونچا کہ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر دے۔ رسید پہونچ گئی ہوگی وہ رقم اگر زکوٰۃ کی تھی تو کم از کم کوپن پر ضرور لکھنا چاہیے تھا۔ اب آپ کے خط سے ان کا زکوٰۃ کا ہونا معلوم ہوا۔ کوپن پر حضرت کے لیے کا لفظ لکھا تھا۔ اگر حضرت نے اس اطلاع کے پہونچنے تک ان کو صرف فرما لیا ہوگا تو زکوٰۃ کے ادا کرنے کی کیا صورت ہوگی۔ تاہم بندہ انشاءاللہ اطلاع کر ہی دے گا۔ آج حضرت مدنی کے تشریف لانے کی خبر تھی اور اس لیے میں نے آپ کا وہ مفصل خط مولوی عبدالمنان سے منگایا تھا تاکہ حضرت سے مفصل حالات عرض کر سکوں۔ مگر اس وقت معلوم ہوا کہ حضرت کا سفر اس طرف کا ملتوی ہو کر مظفر نگر وغیرہ کا ہو گیا اور آئندہ ہفتہ وہ اپنے صاحبزادہ مولوی اسعد صاحب

کو پہونچانے بمبئی جارہے ہیں۔ مولوی اسعد صاحب مع اپنی اہلیہ کے حج کو جارہے ہیں۔
والد صاحب اور اہلیہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا — یکم ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۳ ذیقعدہ اسی وقت پہونچا۔ آپ نے مجملاً میرے خط کی رسید تو لکھی مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ کونسا خط پہونچا۔ میں ماہ مبارک کے بعد سے تین خط آپ کے مکان کے پتہ سے اور ایک لائل پور کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ سب سے اول جو خط ملتان کے پتہ سے لکھا اس میں تعویذ بھی ارسال کیا تھا۔ مگر آپ کے اس لفظ سے کہ تیرا یا حضرت مدنی کا تعویذ آجاتا تو اچھا تھا، معلوم ہوا کہ خط غالباً نہیں پہونچا۔ آپ کے خط سے دمادم تعویذوں کے گم ہوجانے کا حال معلوم ہوکر تعجب ہوا۔ یہ چیز تو بیماری کا اثر نہیں ہوسکتی۔ بندہ کے خیال میں مناسب ہے کہ آپ اہتمام سے ایک عمل شروع فرمائیں۔ وہ آیات شفا کا عمل ہے جس ترکیب یہ ہے کہ کسی چینی کے برتن پر پاک سیاہی سے یا زعفران وغیرہ سے بسم اللہ سمیت سورہ فاتحہ اس کے بعد وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ، يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ، قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ۔ قول جمیل وغیرہ میں بھی یہ عمل موجود ہے۔ خط سے ان آیات کے پڑھنے میں کوئی اشکال رہا ہو تو کسی حافظ سے یا قرآن پاک میں دیکھ کر لکھ دیں۔ ان کے لکھنے کے لیے تو کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت آپ کو سہولت ہو لکھ دیا کریں البتہ پینے کے لیے صبح کو طلوع آفتاب سے قبل ان کو اہتمام سے پلایا جائے۔
حضرت مدنی دو ہفتے سے بمبئی تشریف لے گئے ہیں خطوط سے تو پوری بات

مشکل ہے۔ انشاءاللہ یہاں تشریف آوری پر عرض کروں گا اور جو ارشاد ہوگا اس سے اطلاع دوں گا۔ رات کو سوتے وقت وہ خود اگر پڑھیں تو بہت بہتر ہے لیکن وہ خود اگر کسی وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو آپ سورہ فاتحہ، آیت الکرسی اور چاروں قل بسم اللہ سمیت پڑھ کر ان پر بہت اہتمام سے دم کر دیا کریں۔ نیز اگر کسی وقت دورہ کے آثار محسوس ہوں تو اس وقت آیت الکرسی ذرا اہتمام سے جلدی سے پڑھ دیا کریں۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ حضرت کا طویل قیام بعض عوارض کی وجہ سے بہٹ رہا۔ اب دو ہفتے سے رائپور واپسی ہوگئی اور بظاہر عید سے قبل یہاں آمد نہیں ہے۔ اس کے بعد شاید ہو اس لیے کہ تقریباً ایک ماہ رائپور سے غیبوبت رہی اس لیے بظاہر اب جلدی سفر نہیں ہے فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم	زکریا۔ مظاہر علوم
مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائل پور	۲۰۔ ذلقعدہ ۸۵ھ ۱۳

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۲۔ ذلقعدہ پہونچا۔ آپ کا کوئی خط ماہ مبارک کے بعد سے ایسا نہیں آیا جس کا میں نے جواب مکان کے پتہ پر یا لائل پور کے پتہ پر نہ لکھا ہو اور ماہِ مبارک کے بعد از خود بھی رائپور کے ذریعہ سے اہلیہ کی ملالت کی اطلاع پر لکھا تھا۔ مگر آپ کے ہر خط میں یا خط کے انتظار کا ذکر ہوتا ہے یا جواب نہ پہونچنے کی شکایت ہوتی ہے جس کا قلق ہے کہ نہ معلوم میرے خطوط کہاں ضائع ہو رہے ہیں۔ اپنا کام تو بہر حال لکھتے ہی رہنا ہے۔ پہونچنے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ غالباً حسب تحریر آپ مکان پہونچ چکے ہوں گے۔ خدا کرے کہ مکان پہونچ کر اہلیہ کی طبیعت اچھی رہی ہو۔

حضرت اقدس بخیریت ہیں۔ رائپور ہی قیام ہے۔ قریب میں تشریف آوری نہیں ہوئی البتہ آنے جانے والوں سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے۔ والد صاحب مولوی عبدالرحمٰن

صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا

زکریا۔ مظاہر علوم
یکم ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون گرامی نامہ مورخہ ۲۔ ذی الحجہ اسی وقت گیارہ کو پہونچا۔ وہ جوابی نہ تھا بلکہ یکطرفہ ہی پہونچا۔ اس کے انداز سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس میں دوسرا کارڈ رکھ کر روانہ کیا جس کی وجہ سے وہ بیرنگ کر دیا گیا۔ اس طرف سلا ہوا کارڈ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد غالباً راستہ میں کسی نے وہ آپ کا جوابی والا چرا بھی لیا۔ اس لیے وہ یہاں یکطرفہ ہی پہونچا۔ آئندہ اس کا ارادہ نہ کریں۔ آپ کے خط کا جواب لکھنا بار نہیں ہے۔ حضرت مدنی سے ملاقات تو کبھی کبھی ہو جاتی ہے۔ مگر تھوڑے سے وقت میں اس قدر ہجوم حضرت کے ساتھ رہتا ہے کہ بات کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور یہ کام یکسوئی اور اطمینان کا ہے۔ انشاء اللہ کسی وقع پر اطمینان سے بات کر کے لکھوں گا۔ بہتر یہ ہے کہ ایک خط حضرت مدنی کے نام اول سے آخر تک آپ مختصر حالات کا لکھ کر میرے پاس بھیج دیں۔ بندہ یہاں سے اس لفافہ میں آپ کے پتہ کا لفافہ رکھ کر دیوبند ارسال کروں گا اور اپنی طرف سے بھی اس پر کچھ تاکید اور توضیح لکھ دے گا۔ اس صورت میں انشاء اللہ جواب جلدی مل جائے گا۔ آج کل دیوبند میں فسادات وغیرہ کی وجہ سے گڑبڑ ہے۔ رام لیلا کے موقع پر وہاں فساد ہو گیا تھا۔ اب سنا ہے کہ فی الجملہ امن ہے۔ عید کے بعد حضرت اقدس رائپوری کی آمد آمد کی خبریں سنی جا رہی ہیں۔ ممکن ہے ایک دو روز میں تشریف آوری ہو جائے۔ بندہ کا بھی خیال عید کے بعد حاضری کا تھا۔ مگر اس خبر پر اب تردد ہے۔ معلوم نہیں کہ اب بندہ کی حاضری ہو گی یا حضرت کی تشریف آوری ہو گی۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن

صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، اہلیہ صاحبہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا مظاہر علوم

مقام جھوڑیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا (پاکستان) — ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

۱۳۶۹ھ - ۱۹۵۰ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ عرصہ کے بعد گرامی نامہ مورخہ ۲۴ محرم آج ۴ صفر کو پہونچا۔ اس سے پہلے طویل عرصہ میں آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ بندہ نے خود آپ کے آخری خط کے بعد سے جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے دو خط ارسال کئے۔ معلوم نہیں کہ کوئی پہونچا یا نہیں۔ حضرت اقدس کا قصد بھر شدت سے آپ حضرات سے ملاقات کا ہے اور دو ماہ سے اسکی سوچ و فکر اور تدبیر ہو رہی ہے، مگر راستوں کی مشکلات اور بھی زیادہ ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں کل کو پھر یہاں تشریف آوری کی خبر ہے اور اس کے بعد دہلی کا قصد ہے۔ اگر اسباب مہیا ہو گئے تو پھر آگے کا بھی ارادہ ہے، ورنہ پھر حضرت حافظ فخرالدین صاحب کی ملاقات کے بعد واپسی کا ارادہ ہے۔ حافظ صاحب امسال حج کو گئے تھے۔ پرسوں دہلی واپس تشریف لائے ہیں۔

والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب اور اہلیہ یا جدہ کی خدمات میں سلام مسنون۔

پتہ آپ نے نہ لکھا۔ مجھے خط لکھنے کے لیے پرانے خطوط سے تلاش کرنا پڑا کرتا ہے

فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام ڈھوڈیاں۔ ڈاکخانہ جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (پاکستان)

زکریا۔ مظاہرالعلوم
۴ صفر شنبہ ۱۳۶۹ھ

○

مکرمی محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ پہونچا۔ حضرت اقدس کئی مرتبہ دہلی کے ارادہ سے سہارنپور تشریف لائے۔ مگر آئندہ سفر کے اسباب کی عدم تکمیل کی وجہ سے التوا فرما کر واپس تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ بھی شنبہ کو تشریف آوری ہو گئی تھی۔ مگر باوجود مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کی سعی کے کل تک کامیابی نہ ہوسکی۔ لیکن چونکہ کل کی تاریخ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی لڑکی کی رخصتی کی تھی، اس لیے حضرت اقدس مع مولوی عبدالمنان صاحب کے کل صبح دہلی تشریف لے ہی گئے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری اور مولوی سعید گنگلوی وغیرہ حضرات ابھی تکمیل لوازمات کے لیے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد غالباً یہ حضرات دہلی جائیں گے۔ اور حضرت کا سفر انشاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مانع پیش آیا تو شاید التوا یا تاخیر ہو۔ شاہ مسعود صاحب ایک عشرہ سے کراچی گئے ہوئے ہیں۔ پہلے معیت ہی کا خیال تھا مگر ان کو بعض وجوہ سے عجلت تھی اس لیے معیت نہ ہوسکی۔ حضرت حافظ فخرالدین صاحب امسال حج کے لیے دوبارہ تشریف لے گئے تھے، بخیریت واپس آگئے۔ ان کی ملاقات کے سلسلہ میں تقریباً ۱۵ یوم ہوئے حضرت کی تشریف آوری بھی اسی ذیل میں ہوئی تھی مگر پھر پوری نہ ہوسکی۔

والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب اور اہلیہ ماجدہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بمعرفت جناب حکیم فیض بخش صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۴ صفر ۱۳۶۹ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ پہونچا۔ آپ کی علالت کی سرسری خبر مولوی عبدالمنان صاحب سے سنی تھی۔ اس وقت سے برابر خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔ تفصیل مرض آپ نے بھی نہیں لکھی۔ لیکن الحمد للہ کہ آپ کے خط سے مژدہ عافیت سے معلوم ہو کر اطمینان و مسرت ہوئی۔

حضرت اقدس کا ارادہ تو دو ماہ سے مسلسل ہے اور اسی ارادہ سے دہلی تشریف بری ہوئی تھی، بلکہ دو مرتبہ ہوئی۔ مگر ایسے عوارض پیش آتے جارہے ہیں کہ تعویق ہی ہوتی جاتی ہے۔ دوسری مرتبہ جب دہلی تشریف لے جانا ہوا تو معلوم ہوا کہ بعض وجوہ سے دس پندرہ دن کی تاخیر ضروری ہے۔ وہاں بریلی کے حضرات جو الوداعی ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے اس پر مصر ہوئے کہ یہ دن غنیمت ہیں۔ بریلی وغیرہ کا سفر ان ایام میں ہو جائے۔ اس وقت لکھنؤ کا بھی کچھ خیال تھا۔ مگر بریلی جا کر اس میں تذبذب ہوا اور اسی حالت میں رام پور واپسی ہو گئی اور وہاں مولوی منظور صاحب نعمانی لینے کے لیے آ گئے۔ جس پر پھر لکھنؤ کا سفر طے ہوا مگر دو دن بعد پھر ملتوی ہو گیا جس میں زیادہ دخل حضرۃ کے اپنے معہود سفر کے ارادہ کو تھا اور اسی حالت میں سہارنپور واپسی ہو گئی۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جنوری میں اسباب سفر بالکل مہیا نہیں ہو سکتے تو حضرت بہٹ تشریف لے گئے اور وہاں پہونچ کر یہ خیال ہوا کہ ان درمیانی ایام میں لکھنؤ کا وعدہ بھی پورا کر دیا جائے اس لئے وہاں سے سیدھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے اور سیدھے لکھنؤ۔ بندہ ناکارہ کو بھی روانگی کے بعد سلام و پیام پہونچا کہ فوری ارادہ ہو گیا تھا اس لیے ملاقات نہ ہو سکی۔ ابھی تک وہاں سے واپسی نہیں ہوئی۔ ۲۔ فروری جمعہ کو واپسی کی خبر ہے۔ اس کے بعد پھر تکمیل اسباب کی سعی ہو گی لیکن سفر ہو سکے گا یا نہیں۔ اس کا صحیح حال تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ارادہ ابھی تک بدستور ہے آج بھی جو خط لکھنؤ سے آیا ہے اس میں بھی سابقہ ارادہ کا اعادہ ضرور لکھا ہے شاہ مسعود بھی لکھنؤ گئے تھے۔ وہ تو سنا ہے کہ واپس آ گئے۔ ملاقات نہیں ہوئی۔ مولوی عبدالمنان بھائی الطاف ساتھ ہیں۔ والد صاحب اور دیگر واقفین کی خدمات میں سلام مسنون۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب اگر وہاں تشریف فرما ہوں تو خصوصی طور پر سلام مسنون عرض کردیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ اب کہاں قیام ہے ۔ فقط والسلام ۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالقادر صاحب مدفیوضہم بمقام جہاوریاں ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع سرگودھا

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون ۔ آپ کا مفصل خط پہونچا ۔ اتفاق سے حضرت بھی اس دن تشریف لے آئے ۔ حضرت نے خود بھی ملاحظہ فرمایا ۔

چوری کے واقعات سے قلق اور رنج ہوا ۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ آپ امانتیں ہرگز نہ رکھا کریں ۔ حسب ارشاد بندہ نے کراچی ایک صاحب کو خط لکھا ہے کہ وہ حافظ عبدالعزیز صاحب گمتھلوی کے نام تیرے لیے ۔ روپیہ ارسال کردیں اور حافظ صاحب کو بھی خط لکھ دیا کہ یہ رقم آپ کو بلا کر حوالہ کردیں ۔ حضرت کا یہی ارشاد تھا کہ آپ خود جاکر حافظ صاحب سے لے لیں ۔ ڈاک وغیرہ کے ذریعہ سے آپ کے پاس ارسال نہ ہو ورنہ کراچی سے براہ راست آپ کے پاس آسکتے تھے ۔ اس وقت ماہ مبارک سر پر ہے ۔ کام زیادہ وقت کم ۔ لہٰذا اب بعد رمضان ۔ سب سے سلام ۔

حضرت دہلی تشریف لے گئے ۔ ماہ مبارک وہیں امسال حضرت کا انشاء اللہ گذرے گا اور بندہ کا سہارنپور ۔ فقط والسلام ۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت جناب قاضی عبدالحق صاحبزادہ مجدہم مقام ۔ جہاوریاں ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع سرگودھا (پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۲۹۔ شعبان ۱۳۶۹ھ

○

عزیز گرامی قدر

بعد سلام مسنون ۔ آج صبح کی چائے میں عزیز مسعود سلمہ کی معرفت دستی پرچہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا ۔ حضرت اقدس کی خیریت سے اور بھی زیادہ مسرت ہے ۔ حضرت مولانا

فضل احمد صاحب کی عطیہ لنگی پہونچ گئی تھی اور میں اس کی رسید شکریہ دو خطوں میں ایک آپ کے اور ایک دوسرے کے لائل پور ہی کے زمانۂ قیام میں لکھ چکا ہوں تعجب ہے کہ نہیں پہونچے۔ حضرت مولانا کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد بہت بہت شکریہ ادا کردیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اپنے شایانِ شان جزائے خیر دونوں جہان میں عطا فرمائے۔ شیخ احمد نواکھالی کے مدرسہ کے منی آرڈر ؏ کا حال معلوم ہوا۔ دراصل جس زمانہ میں تمہارے پتہ لوگوں کو لکھے گئے تھے اسی زمانہ میں مولوی نصیر کا بیان ہے کہ ان کو بھی لکھا تھا۔ پھر بعد میں اس کی ضرورت نہ رہی۔ مگر انہوں نے سابقہ تحریر پر بھیج دیے۔ منگانے کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔ دیکھا جائے گا۔ راؤ عبد السلام صاحب کے دستی پرچہ کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ کل بھی وہ بازار میں کسی صاحب کو ملے تھے اس کے مطالبہ پر انہوں نے کہا کہ وہ تو کہیں کھو یا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست بھائی الطاف کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے میں نے ایک قلق کا مضمون مولوی خلیل کے کارڈ میں لکھا تھا۔ کل سے بہت فکر تھا۔ مگر جب صبح عزیز مسعود سے ملاقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ حاجی نجم الدین صاحب کے اور ایک اور شخص رائپوری کے ساتھ آیا ہے تو اطمینان ہوا۔ وہ چائے کے بعد رائپور چلا گیا۔ بھائی اسمٰعیل کی مرسلہ مٹھائی بھی پہونچی۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۴۱/۴۸ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲ ذیقعدہ جمعہ ۱۳۶۹ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲ ذیقعدہ ملا۔ اس سے قبل ۲۱ شوال والا لفافہ بھی مل گیا تھا۔ جس میں آپ نے ایک پرچہ بھی جو جیب میں سے نکلا تھا بھیجا

تھا۔اس کا جواب اس وقت لائل پور کے پتہ سے ارسال کر دیا تھا معلوم نہیں آپ کے پاس خطوط کیوں نہیں پہونچتے ۔اس کا کوئی حل بھی سمجھ میں نہیں آتا ۔میں آپ کے ہر خط کا جواب بلا تاخیر لکھتا ہوں ۔حضرت اقدس کی خدمت میں بھی آپ کے اس خط کا مضمون عرض کر دیا تھا ۔شاکر مرحوم کے انتقال کے بعد سے راشدہ اس مرض دق میں مبتلا ہے۔ ظاہر میں تو اس ناکارہ پر کوئی پریشانی کا اثر نہیں ۔بلکہ ایک مسادات سی ہوگئی ہے ممکن ہے غیر محسوس اثر ہو جو آپ کو خواب میں محسوس ہوا ۔حضرت اقدس کی روانگی ابھی تک نہیں ہوئی ۔سعودی حکومت کی طرف سے ہوائی جہاز سے سفر کرنے والوں کے لیے ٹیکہ وغیرہ کی پابندیاں اور بھی زیادہ سخت ہیں ۔جو بحری جہاز سے سفر کرنے والوں سے بھی زیادہ ہیں لیکن ان کے باوجود ابھی تک حضرت کا ارادہ تشریف بری پختہ ہے اور ۱۲ ستمبر کے ہوائی جہاز سے بمبئی سے روانگی طے ہے ۔اس سے چند یوم قبل یہاں سے روانگی ہے ۔آج رائپور سے تو رخصت ہو کر روانہ ہو چکے ہیں اور بہٹ تشریف آوری ہوگئی ہے ۔سنا ہے کہ پانچ سات یوم بہٹ قیام رہے گا ۔اس کے بعد ۵-۶ یوم دہلی قیام رہے گا ۔اس کے بعد ۵-۶ یوم تاریخ سے قبل بمبئی قیام رہے گا ۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدفیوضکم ۔بعد سلام مسنون آپ کا تعزیتی کارڈ ماہ مبارک میں پہونچا تھا ۔شوال کے شروع میں ۵ شوال کو اس کا جواب ارسال خدمت کر دیا تھا معلوم نہیں پہونچا یا نہیں ۔مولوی انعام صاحب کا قیام ابھی تک نظام الدین ہی ہے ۔والد صاحب امولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون فقط والسلام ۔

مکرم محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون ۔خط لکھنے کے بعد گرامی نامہ مورخہ ۱۷ شوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا ۔حضرت کے سفر کے متعلق اوپر لکھ چکا ہوں ۔راشدہ کی طبیعت ابھی تک ناساز ہی ہے ۔دعا فرمادیں ۔یہاں بھی بارش کا سلسلہ ہے ۔رمضان سے شروع ہوا تھا جواب تک مسلسل چل رہا ہے ۔عام طور سے اس کو اب مضر بتایا جا رہا ہے ۔مگر زور شور بدستور ہیں ۔شاید کوئی دن ہو ۔رمضان کے بعد سے بارش سے خالی نہیں گیا اور آسام اور بنگال میں تو سیلاب کی سخت ترین

خبریں اور بے حد نقصانات سننے جا رہے ہیں۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کل جمعہ کے دن مہبٹ سے آکر پرسوں دہلی اور وہاں سے دو ایک دن کے بعد بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔ فقط

زکریا

بخدمت مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم
مقام چھاوریاں ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا (پاکستان) ۹۔ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۵۔ ذیقعدہ پہونچا مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس ۱۵۔ ذیقعدہ کی شب میں دہلی سے ہوائی جہاز پر بمبئی تشریف لے گئے۔ آگے بھی ہوائی جہاز سے ارادہ تھا۔ مگر ابھی تک ہوائی سروس کا نظم قابلِ اعتماد نہ ہو سکا۔ وقت تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ اس لیے ۴ ستمبر کو اسلامی بحری جہاز سے شام کے ۵ بجے بمبئی سے روانہ ہو گئے۔ مولوی عبدالمنان بھی ہمراہ گئے ہیں۔ علی میاں لکھنوی بھائی محمود الحسن کاندھلوی بھی ساتھ ہی ہیں۔ کل محمد یوسف صاحب کا لاہور سے ایک تار حضرت کی روانگی کی تحقیق میں آیا تھا۔ کل ہی اس کا جواب تار سے دے دیا گیا ہے۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت عالیجناب قاضی عبدالخالق صاحب زاد مجدہم مقام ڈاکخانہ چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (پاکستان) ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ عرصہ سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ معلوم نہیں کہ مشاغل علیہ نے لکھنے کی مہلت نہ دی یا ڈاک والوں کے لطف و کرم نے اس ناکارہ کو اس قابل نہ سمجھا کہ لاڈلوں کے خطوط ان تک پہونچ سکیں۔ بہرحال اس وقت اس عریضہ کا

مقصد صرف یہ ہے کہ شدید انتظار کے بعد حضرت اقدس کا والانامہ مورخہ ۱۶۔ ذی الحجہ ۲۶ کو پہونچا جس میں لکھا ہے کہ جہاز میں ابتداء کچھ طبع مبارک ناساز ہوگئی تھی جس کی تفصیل پہلے کامران کے خط میں آچکی تھی۔ لیکن کامران کے بعد سے الحمد للہ طبیعت بالکل اچھی ہے اور حج سے خیریت سے فراغت ہوگئی۔ مدینہ طیبہ لاریوں کا کرایہ داخل کر دیا گیا اب جب بھی نمبر آئے۔ دوسرے خطوط سے یہ اندازہ ہوا کہ غالباً مدینہ طیبہ روانگی ہوچکی ہوگی اور چند روز وہاں قیام کے بعد واپسی کی تجویزیں شروع ہوجائیں گی۔ حضرت کے خط کا زیادہ انتظار اس لیے ہوا کہ بعض حجاج کے تار سے عرفات کے میدان میں اسہال اور بیماری کی شدت سنی تھی جس سے تشویش پیدا ہوگئی تھی۔ خطوط سے اس خبر کی تصدیق ہوئی بلکہ بہت ہی شدت معلوم ہوئی یہ اپنے ہی اعمالِ بد کا ثمرہ ہے۔ اللہ ہی حفاظت فرمائے۔ لیکن حضرت اقدس مع رفقا سب بخیر ہیں۔

بخدمت والد صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب

سلام مسنون کے بعد مضمون واحد۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ، بوساطت عالی جناب حکیم فیض بخش صاحب مدفیوضہم بمقام چھاوڑیاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸۔ ذی الحجہ ۶۹ ۱۳ھ

۱۳۷۰ھ - 1951ء

مکرم محترم مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس کا

جہاز ۱۰۔ نومبر جمعہ کو دوپہر کے قریب بمبئی پہونچ گیا تھا۔ حضرت کو تو وہاں کے حضرات اسی وقت اتار لائے۔ بقیہ رفقاء سامان وغیرہ کی رستگاری کے بعد مغرب تک جائے قیام پر پہونچے۔ وہاں سے یکشنبہ کے روز بمبئی میل سے راؤ سعید خاں، راؤ فضل الرحمٰن، راؤ عبدالحمید خاں بخیریت آج رات ایک بجے سہارنپور پہونچ گئے اور آج شام تک رائپور کا ارادہ ہے۔ حضرت اقدس نے اہل بمبئی کے اصرار پر ایک ہفتہ کے لیے بمبئی کا قیام منظور فرمالیا۔ اس دوران میں سنا ہے کہ بمبئی سے سورت وغیرہ بھی تشریف بری ہوگی حضرت کے ہمراہ ہر دو مولوی عبدالمنان پنجابی اور دہلوی نیز حکیم عبدالرشید صاحب بریلوی ہیں اپنے والد صاحب زادمجدہم۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب زادلطفہم۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — زکریا۔ مظاہر علوم، سہ شنبہ ۲۳ صفر ۰۷ ۱۳ھ

○

مکرماں محترماں بندہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب و مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ ہر دو عزیزان کے گرامی نامہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا مورخہ ۱۰ صفر اور مولوی جلیل صاحب کا مورخہ ۱۵ صفر پہونچ کر موجب مسرت ہوئے اور حضرت اقدس کی دہلی سے واپسی پر حضرت کی نظر سے بھی گذر گئے۔ حضرت کا قصد تو بہت پختہ اور عجلت کے ساتھ ہے مگر دلداری کا قدیم معمول اکثر ارادوں میں سد راہ ہوا کرتا ہے اس وقت بھی بعض تقریبات حائل ہیں اور ان کی وجہ سے درمیانی وقفہ میں علی میاں کے اصرار پر حضرت نے لکھنؤ کا بھی وعدہ فرما رکھا ہے۔ آج بھی قصد تھا مگر چند وجوہ سے آج کا التواء ہوگیا۔ اس لیے آج ہی حضرت بہٹ واپس تشریف لے گئے۔ دو تین دن وہاں قیام کے بعد اوائل دسمبر میں لکھنؤ کا قصد ہے۔ وسط دسمبر تک وہاں سے واپسی ہوگی اس لیے کہ راستے میں بھی رامپور وغیرہ اترنا لابدی سے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے طلاق کے سلسلہ میں آپ نے کوئی اشکال تحریر نہیں

فرمایا تاکہ جواب کی فکر کی جاتی۔ بندہ کے خیال میں کوئی ایسا اشکال ہی اس قصہ میں نہیں ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق ابو داؤد شریف کے سبق میں آپنے بندہ کا ایک خیال بار بار کثرت سے سنا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ حضورؐ کی بعثت تعلیم فعلی کی وجہ سے ہے تاکہ امت کے لیے ہر فعل میں نمونہ اسوہ اور اپنے عمل سے اس کا اجرا فرما کر عملی تعلیم فرمائی جاتے اِس لیے جو فعل کہ شان نبوت اس سے انکار نہیں کرتی تھی وہ خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوتے یا صادر کرائے گئے۔ اسی قبیل سے ہے نماز میں سہو ہو جانا جس کی وجہ خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادی۔ انی لا انسی ولکن انسّی لاسن (موطا امام مالک)۔ میں خود بھولتا نہیں ہوں بلکہ بھلایا جاتا ہوں۔ تاکہ طریق جاری کردوں۔ اسی قبیل سے اس قسم کے دوسرے واقعات مثلاً صبح کی نماز کے لیے آنکھ نہ کھلنا، سارے قافلہ کا سوتے رہ جانا۔

حضرت حفصہؓ کو رجعی طلاق دینا اور رجوع کرنا۔ اور بعض کو بائنہ طلاق دے دینا اور سب سے ایلا کرنا۔ ان ہی واقعات میں باہمی کی معافی پر طلاق سے رک جانا بھی ہے۔ اس میں کوئی ایسی خبر سمجھ میں نہیں آتی جو غیر شرعی ہو۔ اسی قبیل سے وہ واقعات ہیں جو شان نبوت کے منافی ہیں۔ جیسا کہ زنا کرنا، چوری کرنا وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ان کی تعلیم فعلی شرعی ضروری تھی اور شان نبوت اس کے منافی تھی اس لیے ان کا صدور حضور کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ سے ہوا۔ ورنہ ان حضرات کی عالی شان کے لیے مناسب یہی تھا کہ ان واقعات میں سے کوئی واقعہ ان سے صادر نہ ہوتا اور اسی ذیل میں صحابہ کرامؓ کے خلافت کے سلسلہ میں اختلافات بھی ہیں۔ جن کا شرعی احکام کی بنیاد ہونے کے لحاظ سے ان کے زمانہ میں ہونا ضروری تھا۔ فقط والسلام

زکریا
۴ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ

کرمان خطاب مولوی عبدالرحمٰن، مولوی عبدالجلیل سلمہا معرفت جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدظلہم مقام جھاوریاں ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل ۳۔ ربیع الاول کو جبکہ بندہ حضرت اقدس کی ہم رکابی میں شاہ صاحب کے ساتھ ان کی کار میں مہبٹ کے لیے سوار ہو رہا تھا آپ کا کارڈ ملا اور اسی وقت کار میں حضرت کو سنا دیا اور مہبٹ پہنچنے کے بعد مولوی عبدالمنان صاحب جو وہاں پہلے سے موجود تھے کو دکھا کر مطالبہ کیا کہ خط تین ماہ سے کیوں نہیں لکھا۔ حجاز سے نہ لکھنے کا تو انھوں نے عذر بار محصول کی زیادتی کا کیا۔ میں نے بارد اس لیے لکھا کہ انھوں نے باوجود میرے وہاں کے قیام میں سات آٹھ خط پہونچنے کے بھی مجھے دو ہی خط لکھے۔ حالانکہ اور حضرات کے کثرت سے خطوط آتے اور وہ ان میں بھی پرچہ رکھ سکتے تھے لیکن بمبئی اور مہبٹ سے وہ ایک ایک خط لکھنے کو فرما رہے ہیں۔ ان کا مہبٹ کا خط تو ممکن ہے کہ آپ کا خط بھیجنے کے بعد پہونچ گیا ہو لیکن بمبئی کا خط تو اس سے بہت پہلے پہونچنا چاہیے تھا۔ بہر حال حضرت اقدس بعافیت ہیں اور حجاز سے واپسی پر دہلی پہونچتے ہی انھوں نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری سے پرمٹ بنوانے کا اصرار شروع فرما دیا تھا۔ اب وہ جب بھی تیار ہو جائے۔ اندازہ یہ ہے کہ یکم جنوری کو غالباً روانگی ہو سکے گی۔

کیا میں آپ کی اس بے مروتی کی شکایت کر سکتا ہوں کہ حضرت اقدس کی روانگی حجاز سے قبل تو آپ "میں خود ہی لینے آ رہا ہوں" پر مسطی کی درخواست دے دی۔ فلاں تاریخ کو روانگی کا زور دکھا رہے تھے اور حضرت کی واپسی پر آپ نے حضرت کے بلانے کا زور باندھ دیتے تاکہ ہم جیسے سیہ کاروں کا سامنا ہو جانے سے منور قلوب پر سیاہی نہ آ جائے

کیا کروں اس کی شکایت کیا کروں اس کا گلہ
خوگر تسلیم ہوں مجھ کو یہ زیبا ہی نہیں

والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالوحید صاحب! بعد سلام مسنون۔ آج صبح جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے مہبٹ میں مولوی جلیل صاحب کے خط کا جواب لکھا

تھا، مگر قصداً بہٹ میں نہ ڈالا تھا۔ اس وقت سہارنپور سے ڈالنے کا ارادہ تھا، کہ آج کی ڈاک میں آپ کا کارڈ ملا۔ اس ناکارہ کے لیے جن احباب کے خط آجاویں ان کا ہی جواب لکھنا ایک مجاہدۂ عظیم ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ از خود خط لکھوں۔ اس کی نوبت تو شاید مہینوں میں بھی ایک دو خط کی نہ آتی ہو اور جب میں خود خطوط میں مقصر ہوں تو کسی دوسرے کا خط نہ لکھنے کا شکوہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس کی آپ ذرا پروا نہ کریں۔ مجھے کسی سے بھی خط نہ لکھنے کی شکایت نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات اپنی تقصیر پر واقعی ندامت سی ہوتی ہے لیکن مشاغل وغیرہ کے اعذار باردہ سے طفل تسلی کر لیتا ہوں۔ بہر حال گرامی نامہ سے مسرت ہوئی حضرت کی آمد کا حال پشت پر لکھ چکا ہوں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب عبدالخالق صاحب زادمجدہم زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان) پنجشنبہ ۴ ربیع الاول ۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آپ کا کارڈ مورخہ ۲۳۔ ربیع الاول اسی وقت پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ جھاوریاں کا پتہ تو اسی خیال سے اختیار کیا گیا تھا کہ خط جلدی پہونچے۔ اس میں بھی اگر ایک ایک عشرہ کی تاخیر ہو تو پھر کیا صورت اختیار کی جائے۔ حضرت کا قصد نہایت شدت سے برابر ہے اور دو ہفتہ سے اس انتظار میں بہٹ قیام ہے کہ نہ معلوم کب سہارنپور جانے کی ضرورت پیش آجائے۔ رائپور سے آنے میں دیر لگے مگر پرمٹ کا قصہ امروز فردا پر ٹلتا رہتا ہے۔

یہاں ایک حادثہ پیش آیا کہ مولوی نصیر الدین کی جوان لڑکی جس کی شادی گذشتہ سال میری بچیوں کے ساتھ ہوئی تھی چند ماہ سے تپ دق میں بیمار تھی۔ گذشتہ ہفتہ اس کے سات ماہ کی بچی پیدا ہوئی جو امروزہ مرگئی اور ایک ہفتہ بعد وہ خود بھی چل دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی آپ سب صاحبوں سے درخواست ہے۔

والد صاحب کی خدمت میں نیز مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب کی

خدمات میں سلام مسنون کے بعد مضمون واحد۔ فقط والسلام۔

بگرامیخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت قاضی عبدالحق صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان) ۲۹۔ربیع الاول ۱۳۷۰ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج ۱۲ جنوری کی صبح کو بالآخر میاں کے سب مراحل طے ہوجانے کے بعد حضرت اقدس دہلی روانہ ہوگئے اور وہاں سے ۱۵ جنوری کو ہوائی جہاز سے پاکستان کا ارادہ ہے ممکن ہے جہاز کا ٹکٹ ملنے میں ایک دو یوم کی مزید تاخیر ہوجائے یہ ابھی تک طے نہیں کہ روانگی کراچی ہوگی یا لاہور۔ حضرت کا قصد لاہور کا ہے کہ کراچی سے مکان تک پہونچنے میں زیادہ دیر لگے گی مگر شاہ مسعود صاحب بھی چونکہ ہمراہ ہیں ان کا ایما کراچی چلنے کا ہے اب وقت پر جو بھی غالب آجائے اس لیے اب تک طے نہیں ہوا۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری، مولوی عبدالمنان بھی ہمراہ ہیں۔ مگر یہ دونوں حضرات غالباً بذریعہ ریل لاہور پہونچیں گے۔

والد صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

بگرامیخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت قاضی عبدالحق صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) جمعہ ۲۔ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ

○

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر محبان بادہ پیما را

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ایک عریضہ حضرت کی دہلی تشریف بری کا پرسوں لکھ چکا ہوں بالآخر آپ کی کشش اور جذب نے حضرت کو کھینچ ہی لیا۔ آج سہ شنبہ کی صبح کو حضرت اور شاہ مسعود صاحب دہلی سے ہوائی جہاز پر کراچی تشریف لے گئے اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

رائپوری اور مولوی عبدالمنان صاحب آج رات کو ریل سے براہ امرتسر لاہور پہونچیں گے۔ حضرت کا ارادہ کراچی ایک ٹو دن ہی قیام کا ہے۔ اس کے بعد جلد آپ ہی حضرات کے پاس آنے کا ہے۔ اطلاع تو اس خط سے قبل آپ کو ہو ہی گئی ہوگی۔ احتیاطاً میں نے بھی لکھ دیا۔ اب دو ماہ تک آپ کے خطوط کا شدت سے انتظار رہے گا۔ اب بھی اگر آپ اپنی قدیم عادت کے موافق ایک دو ماہ میں خط لکھیں گے اور میرے خط کو ہی لکھتے رہیں گے کہ پہونچا نہیں یا قاصد کی غلطی سے ایک عشرہ بعد پہونچا تو شدید انتظار میں مبتلا رکھیں گے۔ براہ کرم جلد جلد اسفار کی تفصیل اور حالات کی توضیح سے مسرور فرماتے رہیں۔ بگرامی خدمات مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی عبدالوحید صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں اور اہلیہ ماجدہ سے بھی۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت جناب قاضی عبدالحق صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان) ﷺ شنبہ ۷ ربیع الثانی ۷۲ھ

○

بحضرت اقدس سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہ

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۷ فروری جھاوریاں سے چلا ہوا یہاں ۲۱ کو پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے سب خدام کو بے حد مسرت ہوئی۔ ہر ڈاک کے بعد سے دوسری ڈاک کا اشتیاق اور انتظار رہتا ہے۔ یہ ناکارہ ۱۸۔ ربیع الثانی کے بعد سے تقریباً روزانہ عریضہ لکھتا رہا ہے اور بعض دن ایک ہی تاریخ میں لائل پور، ملتان، سرگودہا جھاوریاں سب جگہ اس لیے خطوط لکھے کہ کوئی تو پہونچے ہی گا۔ مگر تعجب ہے کہ نہ تو حضرت اقدس کے کسی گرامی نامہ میں اس ناکارہ کے کسی عریضہ کے پہونچنے کا ذکر تھا اور نہ مولوی جلیل صاحب کے کثیر خطوط میں سے ایک کے علاوہ کسی خط میں ذکر تھا معلوم نہیں اس ناکارہ کا کوئی عریضہ کسی جگہ ملا یا نہیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے، خیریت ہے البتہ ایک حادثۂ عظیم رائپور میں یہ پیش آیا کہ مولوی واجد صاحب کے مکان میں شب

کو چوری ہوگئی اور امانات وغیرہ کا کثیر نقصان ہوا۔ وہ خود دیہات میں تشریف لے گئے تھے۔ گھر کے آدمی کسی دوسرے گھر میں گئے ہوئے تھے۔ خدا کرے کہ سامانِ مسروقہ مل جائے۔

بگرامی خدمت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ بعد سلام مسنون۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ بھائی اکرام صاحب کو گرامی نامہ دکھا دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ گولیوں کے متعلق وہ خود ہی عریضہ تحریر فرماویں گے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں تو پرچہ نام وغیرہ کا لکھ کر پیش کر دیا تھا۔ بہر حال وہ اب مکرر عریضہ میں تفصیل لکھیں گے۔

بخدمت بھائی محمد خلیل صاحب، مولانا جلیل صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام

مولوی جلیل صاحب کے بیک وقت ۲ کارڈ موصولہ کا جواب کل ہی قاضی عبدالخالق صاحب جھاوریاں کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ آپ نے حکیم صاحب کا پتہ لکھا، اس لیے یہ اس پتہ سے ارسال ہے۔

بخدمت اقدس سیدی وسندی حضرت رائپوری دام مجدہم بوساطت جناب حکیم فیض بخش صاحب مدفیوضہم، مقام وڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) زکریا، مظاہر علوم ۱۴۔ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

O

چھیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے
میرے خط کی مگر رسید نہیں

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۸ فروری پہونچ کر بے حد مسرت کا سبب ہوا۔ حضرت اقدس دام مجدہم کی بخیر رسی مکان کی خبر سے اور بھی مسرت ہوئی۔ کم از کم وہاں کے قیام میں ضرور راحت کا اہتمام رکھیں۔ یہ ایک ماہ دو دن تو شدید مجاہدے میں تم حضرات نے گذروا ہی دیے۔

آپ نے اپنے اسی گرامی نامہ میں اس ناکارہ کے حضرت اقدس کے نام چند خطوط پہونچنے کی تو اطلاع دی مگر اپنے نام ایک خط پہونچنے کو بھی نہیں لکھا۔ گویا آپ کی

خدمت میں اس ناکارہ کا کوئی عریضہ پہونچا ہی نہیں۔ کیا واقعی آپ کے نام کا ایک بھی
خط نہیں پہونچا۔ یا آپ نے ان کو ناقابل التفات خیال فرمایا۔ آپ کے کارڈ پر حضرت
حافظ عبدالعزیز صاحب کی بھی چند سطور بالآخر پہونچ ہی گئیں۔ فالحمد للہ حمداً کثیراً طیبا
مبارکاً فیہ۔ کس قلم سے حضرت موصوف کا شکریہ ادا کروں۔ معلوم نہیں حکیم فیض بخش صاحب
اور قاضی عبدالخالق صاحب میں سے کون سے صاحب کا واسطہ خطوط علیہ پہونچنے میں
معین ہوگا۔ آپ پتہ پر خالق صاحب کا واسطہ اب لکھنے لگے۔ پہلے حکیم صاحب کا لکھا کرتے
تھے مولانا حبیب الرحمن صاحب نے حکیم صاحب کا لکھا ہے اور خطوط آپ کے پاس پہونچنے کی
کیا صورت ہے۔ کوئی آدمی آپ کے یہاں سے آتا ہے یا جھاوریاں سے کوئی شخص خط
لے کر جاتا ہے۔

بخدمت اقدس سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہ۔ بعد سلام مسنون استدعاء دعا
والد صاحب، مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون

SODIUM SALT OF PARA-AMINO SALICYLIC ACID

بخدمت مولانا حبیب الرحمن صاحب! بعد سلام مسنون۔ کل کے عریضہ میں بندہ
نے لکھا تھا کہ بھائی اکرام صاحب سے کارڈ دکھا کر تقاضا کر دیا کہ وہ دوا کا حال لکھ دیں
آج یہ خیال ہوا کہ شاید ان کے لکھنے میں دیر لگے۔ اس لیے دوا کا نام تو اس کے سرورق پر
بندہ نے ان سے لکھوا ہی لیا اور کوئی بات دریافت طلب ہو تو تحریر فرمادیں یہاں بہت
کی روایت سے شاہ صاحب کے آخر فروری میں واپس پہونچنے کی خبر گرم ہے۔ معلوم نہیں کیا
اصلیت ہے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب قاضی عبدالخالق
صاحب مدفیوضہم۔ مقام وڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ
۲۲ فروری ۱۹۵۱ء

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۳ جمادی الاول پہونچ کر بے حد مسرت کا سبب

ہوا۔حق تعالےٰ شانہ آپ کو بدیں ضیا افشانی تا دیر سلامت رکھے اور دارین کی ترقیات سے نواز کر آپ کے فیوض و برکات سے لوگوں کو متمتع بنائے۔گرامی نامہ میں حضرت اقدس کی جلد واپسی کی نوید سے تم خود ہی سمجھو کہ بے ارادہ تو مسرت ہونا ہی چاہیے۔چاہے آپ حضرات کی خاطر سے اوپر کے دل سے جتنا بھی یہ لکھا جائے کہ نہیں نہیں۔حضرت اور قیام ہی فرمالیں اور واپسی کی عجلت نہ فرمادیں۔لیکن یہ سب عقلی مصالح کا تقاضا ہوگا طبعی مسرت اپنی جگہ ہے۔حضرت مدنی کے بہار کے دورہ سے ۱۶۔جمادی الاول کو واپسی کی خبر تھی مگر سنا ہے کہ ایک ہفتہ اور مؤخر ہو گیا۔بندہ نے آپ کی اہلیہ کے وہاں قیام کا مشورہ علاج کے ذیل میں نہیں دیا تھا۔یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ حضرت اس قسم کا علاج وغیرہ نہیں فرماتے، بلکہ برکت کی غرض سے لکھا تھا جو سینکڑوں علاجوں سے بالاتر ہے۔حضرت کی واپسی کے بعد وہ اپنے مکان پر جتنا دل چاہے رہتیں۔معلوم نہیں کلور کوٹ کا سفر کب کو شروع ہے، اور مکان پر باہر سے مہمانوں کی آمد کا کیا اندازہ ہے۔یہ بھی تحریر فرمادیں کہ واپسی پر کہاں کہاں کے وعدے ہو چکے ہیں۔مولوی عبدالمنان صاحب کے بندہ کے پاس کل تین کارڈ پہونچے۔بندہ تینوں کا جواب لکھ چکا ہے۔خط کا جواب نہ دینے کا تو اس نالائق پر الزام مشکل ہے پہونچنے کا ذمہ نہیں۔

بحضرت اقدس سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہ سلام واستدعاء دعاء مولانا الحاج حافظ عبدالعزیز، مولوی حبیب الرحمٰن صاحب، والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی وحید صاحب و دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔بھائی اکرام جمعہ کے دن کاندھلہ گئے ہیں۔صوفی انعام اللہ کے بھائی کا تار فوراً طلبی کا پنجشنبہ ۱۵ جمادی الاول کو آیا تھا وہ اسی دن سے مرادآباد گئے ہوئے ہیں۔مولوی مسعود الٰہی ابھی تک خوب جمے ہوئے ہیں۔ذکر میں دن بھر مشغول رہتے ہیں۔ایک ہفتہ سے راؤ حسین علی خانصاحب بھی یہاں مقیم ہیں۔غالباً مولوی مسعود الٰہی کے ذیل میں طویل قیام ہے۔ان سے قدیم تعلقات ہیں۔کل سے مولانا محمد اسحٰق صاحب سنبلہیڑی بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔سلام مسنون حضرت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔فقط والسلام

بگرامی خدمت مولانا مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم۔ مقام ڈاکخانہ جاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹۔جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ
دوشنبہ

○

مکرمان محترمان بندہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ومولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آپ دونوں حضرات کے دو کارڈ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا مورخہ ۱۷۔شوال اور مولوی جلیل صاحب کا مورخہ ۱۳۔شوال۔ مجھے تقریباً ایک عشرہ ہوا موصول ہو چکے تھے۔ مولوی جلیل کا خط جس دن آیا اس دن تو حضرت اقدس رائپوری بھی بہارنپور تشریف فرما تھے۔ مگر مجھے حضرت مدنی زادمجدہم کی تعمیل حکم میں بسلسلہ مشورہ فتادی دربارہ مودودی۔ دیوبند و دہلی جانا پڑا کہ وہاں ایک شوریٰ قرار پایا تھا اور چونکہ عرصہ سے نظام الدین جانا نہ ہوسکا تھا تب اسلیے دہلی سے وہاں بھی جانا پڑا اور چار پانچ دن وہاں قیام کے بعد تقریباً ایک ہفتہ میں کل واپس آیا ہوں۔ مولانا قدوسی کی علیحدگی کا واقعی بہت رنج ہے مگر ان کے قیام کی صورت میں طلبہ کو اس سے روکنا مشکل تھا اور طلبہ کے لیے یہ صورت ناقابل برداشت تھی۔ اس لیے بہت رنج اور طویل سکوت کے بعد اس کو اختیار کرنا پڑا۔ دعا کریں کہ حق تعالیٰ شانہٗ موصوف کو رجوع کی توفیق عطا فرمائیں کہ موصوف کی جدائی مجھے بھی شاق ہے۔ آپ حضرات ہر سال ہم لوگوں کے حج کی خبریں سنتے رہتے ہیں مگر مقدرات کہاں جانے دیتے ہیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ کس کا دل نہیں چاہتا ہوگا اور اللہ کے لطف وکرم سے مادی اسباب بھی مانع نہیں۔ مگر یہاں کے لوگوں کے انتشارات ہر سال مانع بن جاتے ہیں۔ امسال حضرت مدنی کے لیے بڑا محرک یہ بھی ہے کہ ان کے ایک ہی بھائی باقی رہ گئے اور وہ بھی علیل ہیں۔ زیادہ بیمار ہیں۔ حضرت کو ان سے ملاقات کا شدید تقاضا بھی ہے میرا بھی دل چاہتا ہے کہ کم از کم حضرت ضرور تشریف لے جائیں۔ مگر اس سب کے باوجود نہ میری ہمت یہ مشورہ دینے کو چاہتی ہے کہ تشریف لے جائیں، نہ حضرت نے باوجود طبعی خواہش کے اب تک ارادہ فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف سے بہترین احوال پیدا فرمائیں تو کس کو انکار ہے۔ حجاز سے جو خطوط آرہے ہیں، ان میں پاکستانی حجاج کی روایت سے حضرت رائپوری

کا ارادہ بھی سُنا جا رہا ہے مگر یہ بھی صحیح نہیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہر طرح سے خیریت ہے۔ البتہ حضرت رائپوری کو پرسوں بخار کی حرارت ہوگئی تھی مگر آج کی اطلاع یہ ہے کہ اب تقریباً طبیعت اچھی ہے، معمولی اثر باقی ہے۔

والد صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ چند روز ہوئے حضرت مدنی کا مطبوعہ خط مسمی "بہ مکتوب ھدایت" مؤدودی سلسلہ میں مفصل خط ارسال کیا تھا۔ غالباً پہونچ گیا ہوگا۔ فقط والسلام

مکرمان محترمان مولوی عبدالرحمٰن صاحب و مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب، مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳۔ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ پہونچا۔ مولانا اشفاق صاحب کے حادثہ کا غالباً علم ہو چکا ہوگا۔ ۲۶۔ ذیقعدہ پنجشنبہ کی شب میں ۱۲ بجکر ۴ منٹ پر وہ اس دار المحن کو خیر باد کہہ گئے۔ بڑی سخت تکلیف اور بیماری کی شدائد برداشت فرمائیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرما کر رفع درجات فرمائے۔ حضرت اقدس قدس سرہٗ کے پاؤں کی جانب اسی احاطہ میں تدفین ہوئی۔ یہ ناکارہ شدت علالت کی خبر پر حافظ فخرالدین صاحب کی معیت میں سہ شنبہ کی صبح کو اذان کے وقت یہاں سے چل کر سات بجے کے قریب رائپور حاضر ہو گیا تھا۔ اس وقت بھی موصوف کو غفلت کے آثار تھے۔ تاہم انھوں نے خبر سن کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا دیے تھے۔ زبان اسی وقت بلکہ اس سے بہت پہلے بند ہو چکی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے، بار بار اشارہ کرتے تھے مگر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اسی کرب و بے چینی میں دو دن گزرے اور پنجشنبہ کی صبح کو ۱۰ بجے تدفین سے فراغت ہوئی۔ بندہ اس دن واپسی کا ارادہ کر رہا تھا مگر حضرت اقدس کے حکم سے دو روز اور قیام کر کے شنبہ کی صبح کو سہارنپور واپس آگیا۔ دل تو اور بھی ٹھہرنے کو چاہتا تھا۔ مگر میں خود بھی عرصہ سے علیل ہی چلا جا رہا ہوں۔ اسی وجہ سے جانے میں بھی تاخیر ہوئی ورنہ مولانا مرحوم کی علالت کی خبریں پہلے سے بھی سن رہا تھا۔

بخدمت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ۔ بعد سلام مسنون ۔ مولوی جلیل کے کارڈ پر آپ کی چند سطور پہونچ کر موجب مسرت ہوئیں ۔ آپ کا خواب انشاء اللہ بہت مبارک ہے ۔ سب اکابر کے ساتھ نماز کی تیاری انشاء اللہ ترقیات جو معراج المؤمنین کا ثمرہ ہے آپ کی بھی شرکت ہے ۔ ناظم صاحب، قاری صاحب لسلسلہ تعزیت جمعہ کی صبح کو رائپور جاکر شام کو واپس تشریف لے آئے تھے اور حضرت مدنی وغیرہ حضرات دیوبند شنبہ کی دوپہر کو جاکر رات کو واپس تشریف لائے تھے ۔ سب حضرات بخیریت ہیں ۔ بھائی اکرام صاحب، قاری صاحب، مولوی نصیر صاحب کی طرف سے سلام مسنون ۔ والد صاحب، مولانا وحید صاحب کی خدمات میں بھی سلام مسنون کہہ دیں ۔ یہاں ابر کی شدت کی وجہ سے ۲۹ کو رویت نہیں ہوئی ۔ اس لیے ۳۰ پورے ہونے کے بعد آج سہ شنبہ کو یکم ذی الحجہ ہے ۔ قاضی عبدالخالق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ فقط والسلام ۔

زکریا ۔ مظاہر علوم
(یکم ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ)

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت
جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم بمقام جھاوریاں ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون ۔ پرسوں تمہارا کارڈ مورخہ ۱۷/۱۲ پہونچا تھا ۔ اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس اس کو بھیج رہا ہوں کل ڈاکٹر صاحب کے پاس سے وہ واپس آیا ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہلایا ہے کہ جو گولیاں میں نے سابقہ کارڈ میں تجویز کی ہیں وہ امریکن گولیوں سے زیادہ اچھی ہیں ۔ آج کی ڈاک سے مسرت نامہ مورخہ ۱۹/۱۲ پہونچا جس کی پشت پر ڈاکٹر صاحب کے کام کا مشورہ بھی ہے یہ بھی بھیج رہا ہوں ۔

آج کے کارڈ سے چوری کی تفصیل معلوم ہو کر تعجب ہوا ۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی حفاظت میں رکھے ۔ یہاں بدھ کی شب کو ۳ بجے طوفانی ہوا چلی مگر اس سے کوئی نقصان کی خبر یہاں کی تو سنی نہیں لیکن دوسرے شہروں کی بڑی سخت خبریں سنیں اور اخبارات میں پڑھیں یہاں اس کے بعد زور سے بارش ہوئی اور آہستہ ہوتے ہوتے صبح ۹ بجے تک رہی ۔ بدھ

خوب ٹھنڈا رہا اور جمعرات اس سے کم۔ کل جمعہ کو کچھ گرمی رہی اور آج اس سے بھی زیادہ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حافظ مقبول حسن صاحب بھی آتے ہوئے ہیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں! نذر بھائی بدرالدین ایچولی والے کل سے آتے ہوتے ہیں۔ وہ بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ اخبارات سے کل جمعہ ۷ اجون کو پہلا جہاز بمبئی پہنچنے کی خبر ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ جملہ حجاج کو بخریت لائے۔ حامل رقعہ ہذا کے ہاتھ کتھہ اپنا موجود ہے، اس لیے جاتے، تمباکو، پان ارسال ہیں۔

اس وقت عصر کے بعد تمہارا کل جمعہ ۱۲/۱ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ سب کہتے ہیں کہ بہت جلد ملا۔ ضابطے سے تو یہ پرسوں دوشنبہ کو ملتا۔ مگر تمہاری کرامت ہے کہ پہونچ گیا۔ شاہ صاحب سے مل کر کاغذ کی تحقیقات کراؤں گا ۔ وہ عشا کے بعد آتے ہیں۔ وقت متعین نہیں صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر سو جاتے ہیں اور جاگنے کے بعد چلے جاتے ہیں تاہم تحقیق کی جائے گی انشاء اللہ۔ یہاں اکرام سے تقاضا کردیا کہ صبح کو ملنے کی کوشش کریں فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۰۔ ذی الحجہ ۷۰ ۱۳ھ

۱۳۷۱ھ - ۱۹۵۲ء

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ غالباً دہلی سے بھی اطلاع مل گئی ہوگی۔ بندہ بھی احتیاطاً اطلاع دیتا ہے کہ حضرت اقدس کے پرمٹ وغیرہ کے سب مراحل طے ہو جانے کے بعد ۱۰ جنوری

کے لیے ہوائی جہاز سے سیٹ بھی سنا ہے کہ طے ہو گئی۔ بگرامی خدمت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب اور جناب والد صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب قاری عبدالخالق صاحب مدفیوضہم۔ مقام ڈاکخانہ چاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۲ ربیع الاول ۸۳ھ

○

مکرمان محترمان بندہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب و مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون! آپ دونوں صاحبوں کے دو کارڈ کئی دن ہوئے پہونچے تھے۔ چونکہ حضرت کی لکھنؤ سے واپسی کا روزانہ انتظار رہا اور حضرت راستہ کے بے ارادہ قیام کی وجہ سے جو بریلی، رام پور، مراد آباد ہوا، کئی دن میں تشریف لائے، اس لیے جواب میں تاخیر ہوئی۔ حضرت دو شنبہ کو تشریف لائے تھے اور میاں بھی ۴ یوم قبل پرمٹ کے مقدمات کی طیاری میں قیام رہا مگر وہ آج تک بھی طیار نہ ہوا۔ خیال یہ تھا کہ اگر وہ اس دوران میں طیار ہو جاتے تو حضرت ادھر ادھر ہی دہلی تشریف لے جائیں۔ مگر معلوم ہوا کہ ابھی اس میں ۴-۵ یوم کی مزید تاخیر ہو گی۔ اس لیے کل حضرت یہاں سے کار میں کھیڑی تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ بھائی الطاف کی اہلیہ جدیدہ کی رخصتی میں حضرت کی شرکت پر اصرار تھا۔ آج صبح کی نماز کے بعد وہاں سے کار میں سیدھے رائے پور تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ آج شام کو رائے پور میں راؤ عبدالحمید کی لڑکی کی شادی ہے۔ اس سے فراغت پر کل یا پرسوں پھر سہارنپور کا ارادہ ہے۔ اس سے بعد جب بھی مراحل طے ہو جائیں دوسرے ہی دن روانگی ہے۔ حضرت کو خود بھی انتہائی عجلت ہے۔ مگر پرمٹ کے مراحل قبضہ کے نہیں ہیں۔ آپ دونوں کے خطوط حضرت کو دکھا دیے۔

بھائی فضل الرحمٰن کی شادی ۵ جنوری کو ہے ابھی تک تو حضرت کا ارادہ اس میں شرکت کا بھی نہیں ہے لیکن اگر پرمٹ اس وقت تک نہ ملا تو پھر یقیناً اس میں شرکت ہو گی۔ بھائی الطاف کی اہلیہ آج کھیڑی سے رائے پور روانہ ہو گئیں۔ حضرت کا ارادہ دہلی سے براہ ہوائی جہاز لاہور کا ہے، کراچی کا ارادہ نہیں ہے۔ ناظم صاحب، قاری صاحب مدرسہ

کے سلسلہ میں بمبئی تشریف لے گئے ہیں۔ بھائی اکرام، مولوی نصر کی طرف سے سلام مسنون۔
غالباً دہلی سے مولوی عبداللہ فاروقی کو تار دیا جائے گا۔ اب آپ ان سے تحقیق رکھیں۔
بندہ تو آئندہ بھی یہاں سے روانگی تک اطلاع دیتا رہے گا۔ مگر یہاں کے خطوط دیر میں
پہونچتے ہیں۔ فقط والسلام۔ والد صاحب سے سلام مسنون۔

مکرمی محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم — زکریا

مقام چھادریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — جمعہ ۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ امید ہے کہ آپ حضرات بخیریت پہونچ گئے ہوں گے اور اب آمد زنوں
کے ساتھ وطن کی تیاری ہوگی۔ ایک ضروری بے گار آپ کے سپرد کرنا تھی، مگر روانگی کے دن
حضرت مدنی کی آمد کی وجہ سے مشغولی رہی اور وقت نہ مل سکا۔ ایک مشلح مولوی خلیل صاحب
کی خدمت اقدس میں پیش کرنا ہے جو ارسال خدمت ہے۔ اگر نیا کپڑا ہونے کی مصیبت کی
وجہ سے اس کو پہننا پڑے تو بہتر تو یہ ہے کہ تھوڑی دیر کو حضرت اقدس اس کو پہن لیں اور
یہ دشوار ہو تو آپ پہن کر ان حدود سے گزر جائیں۔ ممکن ہے اس طرح کاغذ میں لپٹا ہوا
دق کرے تو اس کو کھول کر سامان میں رکھ لیں۔ پھر تو پہننے کی ضرورت نہ ہوگی۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ ہر دو مولانا
حبیب الرحمٰن صاحب و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔ فقط والسلام — زکریا۔ ۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار میں خط پہونچا۔ مجھے خود تعجب تھا کہ میرے کئی کارڈ
آپ کے پاس جا چکے ہیں اور حضرت اقدس کو بھی پہونچے۔ دیکھے کئی دن گذر گئے پھر بھی آپ
کا کوئی خط نہیں آیا۔ آج کے کارڈ سے اہلیہ ماجدہ کی علالت اور اسقاط کا حال معلوم ہو کر
سب کو بہت ہی قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ اس حادثۂ عظیمہ کو آپ کے اور اہلیہ ماجدہ کے لیے

اجر جزیل کا موجب بنائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ صحت کاملہ سے ضرور مطمئن فرما دیں۔
مجھے خود اس مرتبہ خطوط لکھنے میں یہ اشکال پیش آرہا ہے کہ آپ حضرات کا آئندہ نظام سفر معلوم نہیں کہ کہاں کی اجازت ملتی ہے اور کب تک مکان پہونچنا ہوتا ہے۔ آپ کی تحریر مولوی لائل پور سے مولوی عبدالمنان صاحب کا بھی لفافہ آج ہی ملا ہے مگر انھوں نے اس میں اپنے متعلق تردد لکھا ہے کہ وہاں قیام رہے گا یا مکان جائیں گے۔ اس لیے اگر وہ تشریف رکھتے ہوں تو سلام مسنون کے بعد خط کی رسید اور شکریہ فرمادیں۔ مولوی اقبال صاحب کا کارڈ کل پہونچ گیا تھا۔ اسی وقت ان کے خط کا جواب ڈاکٹر محمد اسلم کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔

حضرت اقدس زاد مجدہم کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ مولوی محمد صاحب، مولوی انیس صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔

مولوی انیس صاحب کی خدمت میں عرصہ ہوا مولوی محمد صاحب کی معرفت خط لکھا تھا معلوم نہیں کہ پہونچا یا نہیں۔ مولوی اکرام صاحب، علی میاں شنبہ کی شب میں دہلی سے آئے تھے۔ یکشنبہ کی صبح کو علی میاں رام پور جا چکے ہیں۔ فقط والسلام۔

زکریا مظاہر علوم	مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت مولانا محمد صاحب زاد مجدہم
۲۵ ربیع الثانی ۱۱ھ	مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ - لائل پور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ایک کارڈ مورخہ ۲۳ ربیع الثانی آپ کا پہونچا۔ احوال اور حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت ہوئی۔ اس سے قبل ایک کارڈ آپ کا آیا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لائل پور کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ مولوی عبدالمنان صاحب کی معرفت ایک ہدیہ بھی خدمت میں ارسال کیا تھا معلوم نہیں خدمت میں پہونچا یا نہیں۔ کسی گرامی نامہ میں کوئی لفظ رسید کا بھی نہیں۔ اس مرتبہ چونکہ ابھی تک کوئی نظام یا پتہ وغیرہ بھی معلوم نہیں۔ اس لیے بغیر آپ کے خط کے کوئی خط لکھنا بھی مشکل ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ کسی

دوسری جگہ جانے کی اجازت ہو سکی یا نہیں۔ اس کے علاوہ دوسرا کارڈ مورخہ ۲۲ ربیع الثانی پہونچا جو تلم تو غالباً مولوی اقبال کا ہے اس لیے کہ نہ آپ کا نہ مولوی عبدالمنان کا۔ شروع کارڈ از احقر عبدالمنان ختم پر مرسلہ عبدالجلیل اور شیخ اقبال کا اسی میں سلام ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ چوتھا کارڈ ہے۔ میں اب تک نہیں سمجھا کہ یہ کارڈ کس کا ہے لیکن آپ تینوں صاحبان میں سے کسی کا بھی یہ چوتھا نہیں ہے۔ مولوی عبدالمنان صاحب کا بھی صرف ایک کارڈ اس سے قبل پہونچا جس کا جواب آپ کے کارڈ میں لائل پور ارسال کر چکا ہوں۔ اس لیے کہ انھوں نے اس خط میں اپنی جلد مکان روانگی لکھی تھی اور اس میں بھی یہی لکھا ہے۔ اس لیے براہ راست ان کو خط نہیں لکھ سکا اور نہ مجھے ان کے مکان کا پتہ یاد ہے۔

مولوی اقبال صاحب کا بھی ایک کارڈ پہونچا تھا، جس کا جواب ان کے بھائی کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں اور جملہ حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔

تعجب ہے کہ وہاں پہونچتے ہی پرمٹ کے اضافہ کا تذکرہ شروع ہو گیا۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ تم نے اہلیہ کا حال اس خط میں نہیں لکھا۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت مولانا محمد صاحب زادمجدہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

(۵)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن انتظار کے بعد شنبہ کو ۸ کارڈ ملے تھے۔ جن کے جوابات اسی وقت لکھ دیے تھے۔ آج سہ شنبہ ۹ جمادی الاول کو آپ کا بدھ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ جس سے سرگودھا بخیر رسی کا حال معلوم ہوا۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ وہاں کا قیام کے دن کا ہے۔ اس لیے وہیں عریضہ لکھ رہا ہوں۔ کل شام مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی لدھیانہ سے واپس آتے ہوئے ایک شب کے لیے قیام کر کے اس وقت دیوبند گئے ہیں۔ وہاں سے کل کو دہلی جائیں گے۔ خیریت سے تھے۔ حضرت کی خدمت میں سلام لکھنے کو کہہ گئے ہیں اس ناکارہ

کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی شدید احتیاج کا اظہار کرتے ہوئے درخواست کردیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری بھی خیریت سے ہیں کئی دن سہارنپور بسلسلہ الکشن قیام کے بعد کل بظاہر رائپور ہی تشریف لے گئے ہیں۔ قاری صاحب، مولوی اکرام صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ حافظ عبدالعزیز صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔

خط لکھنے کے بعد حافظ اسحٰق صاحب بھی تشریف لائے۔ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت رحیمیہ کمیشن شاپ — زکریا۔ مظاہر علوم

غلہ منڈی۔ سرگودہا (مغربی پاکستان) — سہ شنبہ ۹ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا یکم فروری کا لکھا ہوا خط آج ۷ کو پہنچا۔ مژدہ عافیت اور حضرت اقدس دام مجدہم کی خیریت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ تم نے لکھا کہ جمعہ مسجد میں مفتی شفیع صاحب سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ مفتی شفیع صاحب کا وہاں مستقل قیام ہے یا عارضی آئے ہوئے تھے یا یہ بزرگ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کے علاوہ کوئی اور بزرگ ہیں۔

کل یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ مولوی نصیر کے گھر میں گزشتہ ہفتہ میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جو ساتویں دن کل انتقال کر گئی۔ تم نے یہ لکھا کہ میرا صرف ایک خط لائل پور میں ملا اس سے حیرت ہوئی۔ میں تین خط لائلپور اور دو سرگودہا لکھ چکا ہوں۔ پرسوں مولانا اسعد اللہ صاحب دوسری آنکھ بنوانے سیتاپور تشریف لے گئے ہیں۔

حاجی نسیم صاحب دہلوی کا خط آیا۔ انھوں نے اپنا ایک خواب لکھا کہ وہ خواب میں مولوی انعام سے دریافت کر رہے ہیں کہ حضرت اقدس رائپوری دام مجدہم آجکل کہاں ہیں۔ مولوی انعام نے جواب دیا کہ کاندھلہ تشریف لے گئے ہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا کہ حضرت دہلوی آجکل کہاں ہیں۔

مولوی انعام نے جواب دیا کہ سہارنپور تشریف لے گئے ہیں۔
اس کے بعد مولوی انعام نے کہا کہ یہ دونوں (یعنی حضرت رائپوری، حضرت دہلوی) عید سہارنپور شیخ الحدیث کے پاس کریں گے، پھر آنکھ کھل گئی۔ اس کی تعبیر حاجی نسیم صاحب دریافت کرتے ہیں اگر حضرت اقدس کچھ ارشاد فرمادیں تو بندہ کو لکھ دیں۔ حکیم محب الرحمن آج رائپور سے آئے تھے وہاں خیریت ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن، مولوی لطیف الرحمٰن، حاجی ظفر وغیرہ سب بخیر ہیں۔ اپنے والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام نیاز کے بعد استدعائے دعا۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب دفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

○

مکرم محترم دفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے دو کارڈ ایک ۴ فروری دوشنبہ کا، دوسرا ۸ چہارشنبہ کا بیک وقت آج ۱۴ فروری سہ شنبہ کو پہونچے۔ حضرت اقدس کی بخیر مکان رسی کے مژدہ سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ یکسوئی کے ساتھ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرماتے۔

معلوم نہیں مولوی عبدالرشید جے پوری بھی آئے یا نہیں۔ تم نے کسی خط میں ان کی آمد کا ذکر نہیں لکھا۔ حضرت کی روانگی سے قبل میں نے خود ان کو ٹنڈو اطلاعی کارڈ لکھا تھا پھر ان کا خود استفسار کا خط آیا۔ اس پر دوبارہ ان کو لکھ دیا تھا کہ روانگی ہو چکی۔ پھر معلوم نہیں کہ ان کو کوئی خط پہونچا یا نہیں۔ اگر نہ آئے ہوں نہ کوئی خط آیا ہو تو میری طرف سے آج ایک کارڈ ان کے پتہ پر لکھ دیں۔ ٹنڈو اللہ یار۔ دارالعلوم اسلامیہ۔ حیدرآباد۔ سندھ۔

ایک ضروری تکلیف آپ کو دیتا ہوں۔ آجکل مختلف احباب آپ کے یہاں کثرت سے آرہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے شاید سہولت سے آپ اس کام کو کرسکیں۔ مولانا حسین علی صاحب مرحوم مغفور نے حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی تقریر بخاری شریف و مسلم شریف لکھی ہے، جس کو مولوی

علی محمد سالم فاضل السنہ شرقیہ مقام پپلاں جھال شمالی ضلع میانوالی نے طبع کرایا ہے۔ اس کا ایک نسخہ کسی آنے جانے والے خرید کرا کر بندہ کے پاس بذریعہ رجسٹری ارسال کردیں اور اس کی قیمت محصول وغیرہ جو کچھ ہو مولانا محمد صاحب لائلپوری سے وصول کرلیں۔ ان کے پاس بندہ کی کچھ رقم انہی مقاصد کے لیے جمع ہے۔ اگر تمہیں اس میں دشواری ہو یا کوئی اس طرف آنے والا نہ ہو تو مجھے بواپسی اطلاع کردیں تاکہ میں کسی دوسرے ذریعہ کو اختیار کروں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی ارسال کردیں اور یہی آجائے۔ وہاں سے چونکہ وی۔پی نہیں آسکتا اس لیے یہ صورت اختیار کرنی پڑی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی لطیف الرحمن صاحب پرسوں سے بہر ملاقات آئے ہوئے ہیں سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ حافظ عبدالرشید اور حافظ ولی محمد بسلسلہ مدرسہ کل پرسہ گئے ہیں۔ ہر دو سلام مسنون لکھنے کو کہہ گئے۔

والد صاحب، مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ یہاں بارش کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے مدرسہ میں تو آج ۱۴ جمادی الاولیٰ ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالحق صاحب مدفیوضہم | زکریا۔ مظاہر علوم
مقام چھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) | ۱۴ جمادی الاولیٰ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے دو کارڈ ایک مورخہ ۵ جمادی الاول، دوسرا مورخہ ۱۷ سے ۱۰ آج ۲۲ کو بیک وقت پہونچے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ حضرت اقدس زاد مجدہم کی طبیعت بالکل اچھی ہے اور جو شکایات نیند قبض وغیرہ کی تھیں وہ بھی نہیں ہیں۔ اللہ جل شانہ صحت وقوت کے ساتھ تادیر ہم ناکاروں کے سروں پر قائم رکھے۔ آج مولوی یوسف، مولوی انعام، مولوی عبیداللہ وغیرہ آئے ہیں۔ سب حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا

کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے تعمیل ارشاد میں آج مولوی عبدالمنان دہلوی بھی لاہور روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ خیریت سے پہونچ گئے ہوں گے۔ غالباً عزیز مولوی صدیق کے نکاح سے فراغت ہو گئی ہوگی۔ اللہ جل شانہ زوجین میں محبت عطا فرما کر صالح اولاد عطا فرمائے اور اس تعلق کو دارین کی ترقیات کا سبب بنائے۔ آج راؤ محفوظ علی خان کی لڑکی کی بھی رخصتی ہے۔ عطاء الرحمن وغیرہ حضرات رائپور میں آئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب اگر تشریف فرما ہوں اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت عالی جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ

○

عزیز گرامی قدر زاد مجدکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۶ فروری آج ۲۲ کو پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا خبرہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ اس سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ حضرت اقدس کی طبیعت بھی بہت اچھی ہے اور دل بھی لگ رہا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت کے فیوض و برکات سے آپ سب حضرات کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ حضرت ناظم صاحب اپنی بعض ضرورتوں کی وجہ سے جن میں زیادہ تر صاحبزادی سے ملنا بھی تھا جوڑ ہاکر میں ہیں۔ شب جمعہ کو مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۱۔ اپریل کو سکھر میں کوئی اجتماع ہے۔ اس کے لیے مولوی یوسف صاحب پر بہت اصرار ہے۔ دیکھیں وہ جا سکیں گے یا نہیں۔ راؤ عبدالحمید صاحب رائپوری کی صاحبزادی کی رخصتی منگل کو بخیریت ہو گئی۔ مولوی عبدالسلام رائپوری تقریباً ایک عشرہ ہوا بیماری کا عذر کر کے رائپور گئے تھے اب تک نہیں آئے۔ حضرت سے عرض کر کے ایک کارڈ حضرت کی طرف سے ان کو جلد آنے کے تقاضہ کا لکھ دو۔ حضرت اقدس اور دیگر حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون

عرض کردیں۔

حکیم عبدالرشید بریلوی کا خط آیا۔ لکھا ہے کہ حضرت کی خدمت میں مکان کے پتہ سے دو خط لکھ چکا ہوں کسی کا بھی جواب نہیں آیا۔ عزیزم مولوی سعید احمد سلمہ اگر ہوں، تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا ۲۰۔ جنوری کا لکھا ہوا کارڈ جس میں تم نے حضرت اقدس کے لاہور پہونچنے کی اطلاع دی ہے۔ یہاں آج ۲۲۔ فروری کو پہونچا۔ تم اس کے جواب کا انتظار ہی کر رہے ہو گے اور اس میں ڈاکخانہ کا کچھ قصور بھی نہیں۔ اس لیے کہ سرگودہا کی مہر بھی ۱۵۔ فروری کی ہے۔ معلوم نہیں لکھنے کے بعد یہ کہاں احتیاط سے رکھا رہا یا کسی کو ڈالنے کو دیا گیا اور اس کی جیب میں رہا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت عالیجناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم۔ مقام جہاوریاں۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۶۔ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ
۲۳۔ فروری ۱۹۵۲ء

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۵۔ جمادی الاول پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی خیریت سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ کچھ دنوں سے وہاں کے مختلف خطوط میں حضرت اقدس کے ماہ مبارک وہاں گذارنے کے تذکرے مختلف عنوانات سے آ رہے ہیں۔ مگر تم نے اس سلسلہ میں اب تک کوئی حرف نہیں لکھا معلوم نہیں، یہ حضرت اقدس کے ایما سے آ رہے ہیں یا بالا ہی بالا۔ اس سے پہلے حافظ عبدالعزیز صاحب کے گرامی نامہ میں بھی اس کا ذکر تھا، جس کا جواب بندہ نے آپ ہی کی معرفت لکھا۔ آج ایک اور صاحب کی روایت سے یہ خبر پہونچی۔ پرسوں یہاں کسوف الشمس پونے چار سے پونے پانچ تک رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ متعدد مساجد میں بہت اہتمام سے نہایت طویل نمازیں کسوف کی ادا ہوئیں۔ فللہ الحمد

ایک ضروری امر یہ ہے کہ حکیم عبدالرشید صاحب بریلوی کا بھی آج خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس کے مکان کے پتہ سے دو خط لکھے کسی کا جواب نہیں آیا

اور حضرت کے لیے خمیرہ ارسال کیا تھا اس کی بھی رسید نہیں آئی۔ معلوم نہیں، ان میں سے کوئی چیز پہونچی یا نہیں۔ دو تین دن ہوئے حکیم محب الرحمٰن کی اہلیہ بخیریت پہونچ گئیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری اس کو لینے کے لیے سہارنپور آئے تھے۔ کل تیسرے دن واپس گئے۔ رات شاہ مسعود لکھنؤ اپنی اہلیہ کو لینے گئے ہیں۔ میر صاحب تشریف لائے تھے پریشانیاں بدستور ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے تھے۔ اس ناکارہ کی طرف سے بھی نیز بچیوں کی طرف سے بھی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب زکریا۔ مظاہر علوم مد فیوضہم۔ مقام جہادریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) یکم۔ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

○

مکرم محترم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کاندھلہ کے قریب ایک گاؤں کے جلسہ میں مولوی یوسف صاحب کے شدید اصرار پر ایسی حالت میں کہ جانے سے ۴۔۵ دن قبل سے بخار شروع ہو گیا تھا دو دن کے لیے گیا اور آج واپسی پر آپ کے تین گرامی نامہ مورخہ ۲۹، ۲۸ فروری اور یکم مارچ ملے۔ مژدۂ عافیت اور تفصیلی احوال سے مسرت ہوئی اور مہمانوں کی کثرت سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ زیادہ سے زیادہ برکات سے لوگوں کو متنفع فرمائے۔ سکھر میں ایک جلسہ وسط اپریل میں ہونے والا ہے اس میں مولوی یوسف بھی شرکت کا ارادہ کر رہے ہیں بشرطیکہ اہل الرائے کی رائے ہوگئی۔ اصرار تو وہاں کے حضرات کا مجھ پر بھی ہے مگر مجھے تو حج کی بھی توفیق نہ ہوئی، جہاں کے سفر کا ہر مسلمان کو اشتیاق ہونا ہی چاہیے۔ اگرچہ دوستوں کے اصرار اور دوستوں کے ملنے کو تو دل تو اکثر چاہتا بھی ہے لیکن جب سفر کا تصور ہوتا ہے سب اشتیاق سفر کے ہم میں مغلوب ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس بری عادت کو زائل فرمائے۔

سفر سے واپسی پر معلوم ہوا کہ بھائی بھی (الطاف الرحمٰن) رائپور سے آیا ہوا ہے۔ شادی

کے بعد سے اب تک نہیں آیا تھا اور ایک مرتبہ فقرے بھی کہلا کر بھیجے بخیریت ہے اور رائپور میں بھی سب خیریت سے ہیں۔ آپ بعض مہمانوں کا سلام لکھتے ہیں۔ مگر مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ ایک ہفتہ خط کے آنے میں لگتا ہے، اتنا ہی جانے میں۔ ۱۵ یوم تک آنے والے حضرات کہاں قیام کرتے ہوں گے میرے خط تک جو حضرات تشریف رکھتے ہوں سب کی خدمات میں سلام عرض کر دیں۔ بالخصوص والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن، مولوی وحید سے، مولوی عبدالمنان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ سارنگ کے اس جلسہ میں مولانا عبدالسبحان صاحب بھی تشریف لائے تھے، بخیریت تھے۔ بھائی الطاف، قاری صاحب، مولانا اکرام الحسن صاحب مولوی نصیر اور بچیوں کی طرف سے سلام مسنون حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کر دیں۔ اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

یہاں ابر کی شدت کی وجہ سے یکم جمادی الثانی پنجشنبہ کو ہوئی۔ بریلی سے اشفاق صاحب کا خط آیا۔ حضرت کی خدمت میں سب کی طرف سے سلام مسنون لکھا ہے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب	زکریا ۔ بروز پنجشنبہ
مقام چھادریاں ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)	۸۔ جمادی الثانی ۔ ۱۳۷۱ھ

○

مکرم محترم زید مجدکم!

بعد سلام مسنون۔ کل آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۵۔ مارچ پہونچا تھا۔ مگر چونکہ کل ہولی کی تعطیل تھی، ڈاک سویرے ہی نکل چکی تھی اس لیے عریضہ نہ لکھ سکا۔ آج دوسرا گرامی نامہ مورخہ ۷۔ مارچ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ کتاب کی تلاش میں آپ کی سعی جمیل موجب مسرت ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ مولوی وحید صاحب کے گھر میں تولد دختر نیک اختر موجب مسرت ہے۔ اللہ جل شانہٗ اس کو رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عاطفت میں عمر طبعی کو پہونچائے۔ مہمانوں کی کثرت سے بڑی مسرت ہوئی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس کے فیوض و برکات سے ان حضرات کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ اگر حضرتِ اقدس کے پرمٹ میں اضافہ ہوگیا ہو تو اطلاع فرمادیں۔

یہاں باہر سے حضرت کی واپسی کے متعلق استفسارات آتے رہتے ہیں۔ اب تک خطوط کے جواب میں ۱۵ اپریل لکھا جاتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ مولانا میرٹھی کی اہلیہ ۱۵ دن سے سہارنپور آئی ہوئی ہیں۔ ان کی اور بچیوں کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ حکیم عبدالرشید صاحب کو آپ کے خط کا مضمون لکھ دیا گیا۔ والد صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

بھائی الطاف کئی دن تک گنگوہ مل کے دفتر کا چکر کاٹ کر پرسوں واپس چلے گئے۔ جاوید شادی سے بہت خوش ہیں۔ مولوی عبید اللہ صاحب بھی ایک ہفتہ سے سہارنپور مقیم تھے آج رفقاء حج کے اصرار پر ایک شب کے لیے رائپور گئے ہیں۔ انھوں نے تو حضرت اقدس کی واپسی پر اپنے سفر کو محول کر دیا تھا مگر میں نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ اس وقت بھی تھوڑے وقت کے لیے ہو آئیں۔ دوبارہ حضرت اقدس کی تشریف آوری پر ہو جائے گی۔ ان کی طرف سے نیز بھائی اکرام صاحب، قاری صاحب کی طرف سے سلام مسنون عرض کر دیں۔

حکیم عبدالرشید صاحب کا پتہ اتنا ہی کافی ہے حکیم عبدالرشید، بانس بریلی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان) ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲ جمادی الثانی پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی خیریت اور حالات سے مزید مسرت ہوئی۔ غالباً حافظ عبدالعزیز صاحب لاہور سے واپس آگئے ہوں گے معلوم نہیں اضافہ پرمٹ کا کیا ہوا، کس قدر اضافہ ہوا۔ بندہ نے عرصہ ہوا ایک عریضہ میں درخواست کی تھی کہ مولوی عبدالسلام تقریباً دو ماہ سے رائپور چلے گئے۔ متعدد خطوط اور قاصدوں کے ہاتھ تقاضے کرائے مگر نہ وہ خود آئے نہ کسی خط کا جواب دیا۔ خیال تھا کہ اگر حضرت اقدس کی طرف سے رائپور ان کے نام کوئی تقاضے کا خط چلا جاتے تو شاید آجائیں۔

ایک حادثہ یہاں یہ پیش آیا کہ ۱۷ جمادی الثانی شنبہ کی شب دیوبند میں صوفی محمود حسن صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔

حضرت ناظم صاحب، شیخ صاحب وغیرہ کے اصرار اور اپنی بعض ذاتی ضرورتوں کی وجہ سے تقریباً ۲۵ روز سے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ مولوی عبیداللہ صاحب ایک عشرہ سہارنپور گزار کر کل دہلی واپس چلے گئے۔ مولوی یوسف صاحب سکھر کے اجتماع میں شرکت کی غرض سے اوائل اپریل حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط والسلام۔ زکریا مظاہر علوم

مکرم محترم مولانا عبدالرشید صاحب جے پوری مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۹۔ جمادی الثانی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ جناب کو بھی تشریف آوری کا وقت مل ہی گیا۔ بندہ نے تو حضرت کی دہلی تشریف بری ہی پر آپ کے خط آنے سے پہلے خود ہی اطلاعی عریضہ لکھ دیا تھا اور اب تک کی تشریف آوری میں تاخیر سے قلق اور تعجب بھی تھا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ ہمشیر کی علالت اس کا باعث بنی۔ اللہ جل شانہٗ ان کو صحت اور اپنے وقت پر حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔

مختصر الطحاوی کی خبر مسرت اثر سے بے حد مسرت ہوئی۔ مگر مجھے اس کا حال معلوم نہیں کس کی تالیف ہے، کتنی بڑی ہے۔ اگر آپ کو کچھ مزید احوال اس کے معلوم ہوں، تو ضرور مطلع فرماویں۔ اس کے بعد منگوانے کا ارادہ کروں گا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت جناب قاضی عبدالخالق صاحب زکریا

مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

هنيئاً لارباب النعيم نعيمهم　　وللعاجز المسكين ما يتجرع

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون کے بعد دیگرے دو گرامی نامے مورخہ ۱۳، ۱۵ جمادی الثانی پہونچے اور ماہ مبارک کے متعلق آپ حضرات کی مساعی کے بارآور ہونے کا علم ہو کر اپنی محرومی پر طبعی

رنج وقلق اور آپ حضرات کی کامیابی پر عقلی مسرت ہوئی۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ حضرت اقدس دام مجدہم کے لیے یہاں نہ جسمانی راحت ہے نہ روحانی کہ یہاں کی دینی کساد بازاری سے رائپور ذاکرین کا اجتماع ہوتا ہی نہیں۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے آپ حضرات کو کامیابیوں کے اعلیٰ مراتب پر پہنچائے اور حضرت کے انوار وفیوض سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو متمتع بنائے۔ اپنے متعلق تو اس کے سوا کیا کہوں ؎

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

اتنی درخواست ضرور ہے کہ اب اس کی تلافی دعاؤں کی کثرت سے کرائیں۔ اپنی طرف سے اس سے آگے کہنا گستاخی ہے۔ البتہ دوسرے حضرات یہ مشورہ ضرور کر رہے ہیں کہ کسی ایسے شخص کو جس کی ڈاڑھی ڈاکٹر صاحب سے زیادہ سفید ہو عارضی پرمٹ پر بھیج کر اس فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست کرائی جائے۔ معلوم نہیں حافظ فخرالدین صاحب کی ڈاڑھی ڈاکٹر صاحب سے زیادہ سفید ہے یا نہیں۔

کتاب کے متعلق آپ کی سعی بلیغ کا ممنون ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس پر بھی نہ ملے تو مقدر۔ مولوی اقبال کا خط آج ہی پہونچا اور انھوں نے آج ہی ڈھوڈیاں اپنا پہونچنا لکھا۔ اگر وہ ہوں تو ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کے خط کا براہِ راست جواب اس لیے نہیں لکھا کہ آپ کے قیام کا پختہ حال معلوم نہ تھا۔ سکھر کے اجتماع میں مولانا یوسف صاحب بھی شرکت کا ارادہ کر رہے ہیں۔

۱۵۔ مارچ شنبہ کی شب میں صوفی محمود حسن صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ شاید بندہ اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ پرسوں کراچی سے حاجی عبدالجبار کے انتقال کا تار بھی موصول ہوا۔ ہر دو کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے کہ دونوں کے مختلف جہات سے بندہ پر حقوق تھے۔

مولوی عبدالسلام رائپوری گھر جاکر بیٹھ گئے۔ کئی خطوط میں آپ کو ان پر تقاضا لکھنے کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ معلوم نہیں آپ نے ان کو حضرت اقدس کی طرف سے کچھ

لکھا یا نہیں۔ بندہ تو بار بار ان پر تقاضا کر چکا مگر اثر نہیں ہوا۔ شاید حضرت کے لکھنے سے کچھ اثر ہو جائے۔

حافظ عبدالعزیز صاحب کے یہاں کی چوری کے حادثہ سے بے حد قلق ہوا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے مدد فرمائے اور اصل یا نعم البدل میسر فرمائے۔ حاضرین مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ بھائی اکرام صاحب، قاری صاحب اور مستورات کی طرف سے نیز اس سیہ کار کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب قاضی عبدالحق صاحب زکریا۔ مظاہر علوم
مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۲۱۔ جمادی الثانی ۷۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۷، ۲۱ جمادی الثانی یکے بعد دیگرے پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے۔ قدردانوں اور ذاکرین کی خبروں سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو متمتع فرمائے۔ حضرت اقدس کے وہاں ماہ مبارک گذارنے پر اپنی سمجھ میں تو نہیں آتا کہ کیا لکھوں۔ البتہ دوسرے حضرات جیسا کہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں یہ سوچ رہے ہیں کہ ڈاکٹر امیر احمد صاحب سے زیادہ وسیع طویل عریض سفید داڑھی والا ملے۔ بہت سوچ کر ایک صاحب کرنل اقبال بھوپالی سمجھ میں آئے ہیں۔ آپ تو ان سے واقف نہیں مگر ہر دو مولوی عبدالمنان واقف ہیں۔

سنا ہے کہ مولوی یوسف صاحب ۵۔ اپریل کو سکھر کے اجتماع میں شرکت کے لیے روانگی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ دہلی سے ایک غیر مسلم فروٹ ایجنٹ صاحب نے ۵۰ کا چیک پرسوں ارسال کیا تھا، اس کا روپیہ بھی اسی دن وصول ہو گیا تھا ۳۰ تو حسب ارشاد مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو دے دیے کہ وہ بھی کل سے آئے ہوئے ہیں۔ بقیہ ۲۰ بھی ان شاء اللہ ہر دو کی خدمت میں حسب تحریر پہونچا دیے جائیں گے۔ قاری عبدالرحمٰن بھی رائپور سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے نیز برادر اکرام الحسن اور بچیوں کی طرف سے بھی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد

دعا کی درخواست ہے حکیم عبدالرشید بریلی کو دوا پہونچنے کا اطلاعی کارڈ بندہ نے لکھ دیا حجاز
کے خط سے معلوم ہوا کہ ماسٹر محمود صاحب بھی آخر مارچ تک بمبئی پہونچ رہے ہیں مولوی اسعد
مدنی آئے تھے حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد خصوصی دعا کی درخواست کر گئے ہیں۔ اہلیہ
مولانا میرٹھی بھی تقریباً ایک ماہ سے آئی ہوئی ہیں، سلام مسنون عرض کرتی ہیں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب   زکریا
زاد مجدہم بمقام جہادریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)   ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم   سلام مسنون!

تمہارے دو کارڈ مؤرخہ ۲۳، ۲۶ جمادی الثانی یکے بعد دیگرے پہونچے۔ اس کا اندازہ لگانا کہ تمہارے کتنے خطوط راستہ میں رہے اور میرے کتنے دُشوار ہے جو پہنچ گئے وہ بھی بہت مغتنم ہیں اور اب تو چونکہ سلسلہ اسفار شروع ہونے والا ہے اس لیے بندہ کے خطوط کا پہنچنا اور بھی مشکل ہوگا۔ رقم کی وصولی کی پہلے خط میں اطلاع دے چکا ہوں۔ اور اتفاق سے اس دن مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی ماسٹر نیلو رام کے پرچہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ اس لیے مدرسہ کی رقم تو اسی وقت ان کے حوالے کر دی تھی۔ حاجی ظفر اور بھائی الطاف کی ابھی تک نہیں پہنچی۔ اس لیے آپ کے خط میں لفظ مخفی بھی لکھا تھا اور ان دونوں کے یہاں آنے کی خبریں اسی دن سے سُن رہا ہوں۔ اس لیے خیال ہوا کہ آنے ہی پر دیدوں گا۔ حضرت اقدس مدنی دام مجدہم کی طبیعت جمعرات کے دن سے خراب ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی ایک جلسہ میں یہاں قریب تشریف لائے تھے۔ پنجشنبہ کو بندہ کے پاس قیام کر کے جمعہ کی صبح کو دیوبند گئے۔ وہاں حضرت کی علالت کا علم ہوا تو موصوف نے حضرت اقدس رائپوری کے نام جمعہ ہی کو خط لکھوایا تھا جو غالباً پہنچ گیا ہوگا۔ اس لیے مجھے خیال ہوا کہ حضرت کو تفصیل کا انتظار ہوگا۔ اس لیے دوسرے پرچے پر اپنے ایک اور خط کی نقل یہاں اکرام سے کراکر اس عریضہ کے ساتھ ارسال ہے۔ یہ خط بندہ نے بوساطت علی میاں ڈاکٹر عبدالعلی کو لکھا ہے کہ یہاں اطباء اور ڈاکٹروں میں اختلاف ہے۔ اس پرچہ کو میں نے بھی اپنے پاس علیحدہ اس لیے رکھا کہ وہاں کسی حکیم یا کسی ڈاکٹر کو دکھانا ہو تو سارا خط دکھانا نہ پڑے۔
صوفی انعام اللہ کئی دن سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام

بھی عرض کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے بھی دو عریضے لکھے، مگر جب خط لکھ کر اس کو دوبارہ پڑھا تو اپنا خط خود ہی کو مہمل معلوم ہونے لگا۔ اس لیے چاک کر دیا۔ اب بھی وہ کہتے ہیں کل سے ایک عریضہ لکھا رکھا، مگر جب پڑھتا ہوں تو مہمل معلوم ہوتا ہے۔ اگر انہوں نے دیا تو اس عریضہ کے ساتھ ارسال کردوں گا۔ بندہ بھی شنبہ کو حضرت مدنی کی عیادت کو گیا تھا۔ معمول سے زیادہ الطاف و شفقات کا زور رہا۔ یہ بھی دریافت فرمایا سُنا ہے کہ مولانا راتے پوری رمضان بھی دہیں گزاریں گے۔ جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو تھوڑے سے سکوت کے بعد فرمایا خیر۔ خط لکھنے کے بعد آپ کا ۲۵ مارچ کا خط بھی مل گیا۔ اور آج ہی کی ڈاک سے بھائی محمود کا خط بمبئی سے پہنچا۔ وہ ۲۹ مارچ کو ظہر کے وقت بخیریت بمبئی پہنچ گئے۔

فقط والسلام

زکریا ۴ رجب ۸۱ھ

(عریضہ کا یہ حصہ اگرچہ آپ (مولانا عبدالجلیل) کے نام ہے، مگر اس کے اصل مخاطب مخدومی حضرت ڈاکٹر صاحب دام مجدہم ہیں اس لیے کہ اوّلاً خود ان کو بھی انتظار ہوگا۔ ثانیاً میرا بھی ان کی رائے معلوم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ ثالثاً یہ کہ وہ ان حالات کے بعد اگر حضرت مدنی کو کوئی مشورہ تحریر فرمانا چاہیں تو سہولت رہے)

حضرت مدنی زاد مجدہم بدھ کے روز مظفر نگر کے ضلع میں ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ جذباتی حضرات کو اپنے شوق کے مقابلہ میں دوسرے کی راحت کی کبھی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایک صاحب نے اپنے کھیت پر برکت اور کسی چیز کا افتتاح وغیرہ کے ذیل میں زراعت کا جدید آلہ ٹریکٹر پر حضرت کو گشت کرایا۔ شاید اس میں ایک دو گھنٹے لگے۔ اس دوران میں داہنے ہاتھ سے اس کی کسی چیز کو سختی سے پکڑے رہنا پڑا۔ ہینڈل تھا یا کوئی اور چیز۔ اس کی وجہ سے داہنے ہاتھ میں کچھ درد کا سا اثر محسوس ہوا اور ہلکا ہلکا اثر دوسرے دن بھی رہا — پنجشنبہ کی دوپہر کو جب سو کر اٹھے تو داہنا ہاتھ مونڈھے تک بالکل بے حس تھا نہ اس سے حرکت ہو سکتی تھی نہ اس میں احساس تھا، بلکہ اپنے سہارے سے چلنا بھی دشوار تھا بڑی مشکل سے اہلیہ اور بعض اعزہ نے استنجے کی جگہ پر بٹھایا۔ جس میں شدید مشقت اٹھانا پڑی۔ جمعہ کی صبح کو اتفاق سے مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک آدمی ہند کے پاس بھیجا اور اپنے ایک دوست حکیم صاحب کو بلایا اور دہلی فون کے ذریعہ سے ڈاکٹر

شنکر داس کو بلایا۔ جمعہ کی شام کو یہ دونوں دیوبند پہنچ گئے۔ اب حکیم اور ڈاکٹر کی رائے میں اختلاف ہے۔ حکیم کی رائے تو یہ ہے کہ ٹریکٹر کی شدید گرفت سے ہاتھ میں استرخار پیدا ہوا۔ دوسرے حکیم کی رائے ہے کہ اس کی شدید گرفت سے بجلی کا کوئی اثر ہاتھ میں آیا۔ ڈاکٹر کی رائے ہے کہ سونے کی حالت میں خون منجمد ہو جانے سے جو شاید ہاتھ کے دبنے کی وجہ سے ہوا۔ فالج کا شدید حملہ تھا جو مولانا کے جلد بیدار ہو جانے کی وجہ سے رک گیا۔ اگر خدانخواستہ آدھ گھنٹہ بھی اور سوتے رہتے تو پھر رگ کے پھٹ جانے سے فالج کا پورا اثر ہو کر معاملہ بے قابو ہو جاتا اور اس اختلاف کی وجہ سے علاج میں بھی اختلاف رائے ہے، مگر علاج ڈاکٹر ہی کا شروع ہوا۔ ڈاکٹر شنکر داس اپنی تجویز مشورہ وغیرہ مقامی ڈاکٹر کو بتا کر رات ہی کو واپس چلا گیا۔ اب دیوبند کے مقامی ڈاکٹر کا علاج ہے۔ حالت میں پنجشنبہ اور جمعہ کی بہت فرق تھا اور جمعہ اور شنبہ میں اور بھی زیادہ نمایاں فرق تھا۔ شنبہ کو باوجود بندہ کے بار بار منع کرانے کے باہر بھی تشریف لاتے تھے۔ بشاش تھے۔ تفریحی گفتگو ہوتی رہی۔ پھر تھوڑی دیر بعد بندہ کو اندر ہی بلا لیا تھا۔ وہاں بھی کافی بیٹھے رہے۔ باوجود اصرار کے لیٹے نہیں تکلیف کو فرماتے تھے کہ کچھ نہیں ہے۔ البتہ ہاتھ سینہ تک تو سہولت سے اٹھ جاتا ہے۔ اس سے اوپر منہ تک مشکل سے جاتا ہے۔ حرکت اور ہوا سے بچنے کی ڈاکٹر کی طرف سے شدید تقاضا ہے، مگر عمل اس کے بالکل خلاف ہے۔ ڈاکٹر کا بیان یہ ہے کہ کثرت کار کی وجہ سے دماغ کی نالی میں خون رک گیا۔ فقط ۴ر رجب ۷۱ھ۔

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ پہونچا۔ حضرت اقدس کی اور آپ کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہوئی۔ ایک لفافہ اس سے قبل مفصل حضرت مدنی زاد مجدہم کی علالت کے سلسلہ میں لکھ چکا ہوں۔ الحمدللہ کہ اب طبیعت بہت اچھی ہے۔ مرض کا قدرے خفیف اثر باقی ہے وہ بھی حضرت کی دعا کی برکت سے انشاءاللہ جاتا رہے گا۔ پرسوں شام مولوی یوسف صاحب

وغیرہ مع حافظ فخرالدین صاحب آئے تھے۔ کل شام سب واپس چلے گئے۔

بھائی محمود ۲۹۔کو بمبئی اترے۔ دوسرے دن شام کو بمبئی سے روانہ ہوکر دوشنبہ کی صبح کو دہلی اور کل سہ شنبہ کی شب میں سہارنپور پہونچ گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں وہ بھی اور بھائی اکرام صاحب بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ بھائی الطاف بھی کئی روز سے آیا ہوا ہے۔ اس کی امانت اس کو دے دی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون عرض کرتا ہے۔ مولوی یوسف صاحب کی روانگی ۵ یا ۷۔ اپریل کو قرار ہے۔ مگر ابھی تک مراحل طے نہیں ہوئے۔ یہ معلوم نہیں حضرت اقدس کا قیام ان تاریخوں میں کہاں رہے گا۔ مولوی عبداللہ صاحب نومسلم کا نکاح دہلی میں ہوگیا۔

مختصر اللطادی کا پورا نام مولوی عبدالمنان صاحب لکھا ہوا پڑھا۔ ان سے سلام مسنون کہہ دیں۔ شاہ مسعود صاحب حضرت مدنی کی عیادت کو اپنی کار میں گئے تھے۔ واپسی پر عشا کے قریب بندہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان کی ہم سالہ بچی بیمار ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع سرگودہا — ۷۔ رجب۔ ۱۳۷۱ھ

○

مکرم و محترم مدفیوضکم — بعد سلام مسنون!

کل دوپہر کو کارڈ مورخہ ۸ رجب متضمن بہ عتاب و شدید غیظ و غضب پہنچا۔ کل سے اب تک کئی بار اس کو پڑھا اور احباب نے بھی بہت غور کیا، مگر یہ سمجھ میں نہ آیا کہ اس ناکارہ پر اس قدر شدید عتاب کس جرم میں ہے۔ بھائی اکرام صاحب کی تو یہ رائے ہے کہ یہ کارڈ آپ کا ہو ہی نہیں سکتا، لیکن اس کا کیا علاج کیا جائے کہ قلم آپ ہی کا ہے۔ آپ نے لکھا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے تیری طرف سے پاکستان قیام پر عدم رضا اور کچھ گفتگو اور بے مروتی کا فقرہ لکھا۔

مخدوما! یہ تو بتائیں جب خود میرا تقریباً روزانہ عریضہ خدمت اقدس میں حاضر ہورہا ہے پھر مجھے دوسروں سے لکھوانے کی کیا ضرورت پیش تھی۔ اس کے بعد آپ نے شاہ مسعود کے خط کا ذکر فرماکر لکھا ہے کہ اگر تو پاکستانیوں کا حزب مخالف ہے تو ہم ہار مانے ہوئے ہیں۔ اور اگر تو ساکت ہے تو یوں ادھر ادھر سے زور نہ باندھ

اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں سے جو شخص بھی حضرتِ اقدس کی مفارقت کے متعلق کوئی اظہارِ قلق کریگا یا تشریف آوری کی تمنا کرے گا وہ میری ہی ریشہ دوانی ہوگی۔ کسی دوسرے کو تو پاکستان سے باہر حضرتِ اقدس سے نہ کوئی تعلق ہے نہ واسطہ۔ شاہ مسعود سے حضرت کی روانگی کے بعد سے اب تک شاید دو دفعہ سڑک پر کھڑے کھڑے سلام و مصافحہ ہوا ہے اس میں شاید حضرتِ اقدس کا کوئی ذکر بھی نہیں آیا۔

میرے پاس تو حکیم عبدالرشید بریلوی، پروفیسر عبدالمقتدر جینے پوری اور حضرات رائے پور کے علاوہ تقریباً دس بارہ نفر کے شدید اصرار تحریراً و تقریراً آچکے ہیں کہ میں حضرتِ اقدس کی خدمت میں جلد واپسی پر اصرار کروں اور میں ہر شخص کو بھی لکھ چکا ہوں کہ میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھوں گا۔ آپ براہِ راست جو چاہیں لکھیں۔ اب اگر ان میں سے کسی نے بھی کچھ لکھا وہ آپ حضرات کے نزدیک اس ناپاک اور ناکارہ کی ریشہ دوانی ہوگی۔ میرا خیال یہ ہے کہ آدمی فرطِ مسرت میں کچھ از خود رفتہ سا ہو جایا کرتا ہے۔ کچھ ایسی ہی حالت آپ سب کی ہو رہی ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن سے البتہ دریافت کرتا ہوں کہ انھوں نے اس ناکارہ کی طرف سے یہ اختراعات کیوں فرمائی۔ حضرتِ اقدس مدنی زاد مجدہم کی علالت کے متعلق ۴ رجب کو ایک مفصل عریضہ لفافہ کے ذریعہ سے جس میں ابتداءِ علالت کا مفصل حال تھا لکھ چکا ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ اب تک نہیں پہنچا۔ اب طبیعت حضرت کی بحمد اللہ بالکل اچھی ہے۔ اسباق بھی شروع کرا دیئے ہیں اور اسفار کا بھی تقاضا ہے۔ لیکن احباب کے اصرار سے ابھی تک کوئی سفر شروع نہیں ہوا۔ کتاب مرسلہ سامی کا شکریہ۔

اس سے پہلے عریضہ میں لکھ چکا ہوں کہ ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے دوبارہ لکھتا ہوں کہ پیکٹ مرسلہ سامی کئی دن ہوئے پہنچ گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو اس سعیٔ بلیغ کی اپنی شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلامِ مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

زکریا ۱۴ رجب ۷۱ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلامِ مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۰ رجب پہونچ کر موجب منت و مسرت

ہوا۔ فوری جواب اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آئندہ تو خطوط لکھنے کا سلسلہ بندہ کی طرف سے شاید دیر تک مشکل ہو جائے۔ اس لیے کہ حضرت اقدس کا تو دورہ سفر شروع ہونے کو ہے اور خطوط کی آمد و رفت میں تقریباً دس بارہ دن لگ جاتے ہیں۔ اتنا پہلے سے یہ اندازہ بھی مشکل کہ ۱۲ دن بعد کہاں قیام ہوگا۔ اسی لئے بندہ کئی خطوط میں یہ دریافت کر چکا ہے کہ آئندہ کے لیے اگر آپ کوئی ایسی جگہ تجویز کر دیں، جہاں سے آپ کو ڈاک ملتی رہے اور وہ آپ کے پاس جہاں آپ ہوں ڈاک ارسال کر دیا کریں تو سہولت رہے۔ مگر اس کو آپ بھی اس سے پہلے خط میں دشوار لکھ چکے ہیں۔ اب بظاہر خطوط کا سلسلہ دشوار ہی نظر آرہا ہے اور یہ نصف زیارت بھی عرصہ کے لیے ملتوی ہی ہوتی نظر آتی ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ بے تکلفی کی وجہ سے اگر کچھ بے ادبی ہو جائے تو معاف کریں۔ بعینہ یہی بات دوسری طرف سے بھی ملحوظ خاطر فرمادیں۔ مجیب کا جواب تو سائل کے سوال پر مرتب ہوتا ہے۔ باقی ناراضی کا آپ واہمہ بھی نہ کریں ؎

تجھے میں بد دعا دینے کو ظالم کس کا دل لاؤں
بُرا کہنے کو ہوتا ہوں بھلا منہ سے نکلتا ہے

آپ نے لکھا کہ میں تو ہر تیسرے دن خط لکھتا ہوں۔ تیرا خط کئی دن میں پہونچتا ہے اس کی دو وجہ ہوتی ہیں۔ اول تو ڈاک والوں کے کرم سے اکثر آپ کے دو دو اور کہیں تین خط بھی وہ ایک ساتھ ہی پہونچاتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی کہ ہمارے یہاں اتوار کو ڈاک کا سلسلہ بالکل نہیں۔ نہ آمد نہ رفت۔ اس وجہ سے بھی اکثر دیر ہو جاتی ہے۔ آج بھی اس وجہ سے یہی عجلت کی کہ کل کو اتوار ہے۔

مولوی یوسف صاحب اور حافظ فخرالدین، حافظ مقبول وغیرہ گذشتہ منگل کو ہوائی جہاز سے لاہور پہونچ گئے۔ معلوم نہیں حضرت سے کہیں ملاقات کا امکان ہے یا نہیں۔ میری نواسی مولوی انعام الحسن کی لڑکی کی شدت علالت کا پنجشنبہ کو تار پہونچا۔ اس پر اسوقت بھائی اکرام صاحب نظام الدین گئے تھے۔ ابھی تک کوئی صحیح اطلاع نہیں آئی۔ ایک مبلغ کی زبانی افاقہ کی خیریت ہے۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون

کے بعد دعا کی درخواست ۔ آپ کے سابقہ خط کی بنا پر لائلپور کے پتہ سے لکھ رہا ہوں ۔

فقط والسلام ۔

زکریا مظاہر علوم

۱۴ - رجب ۷۱ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت مولانا محمد صاحب مدفیوضہم

مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ محلہ سنت پورہ ۔ لائل پور ۔ مغربی پاکستان ۔

○

عزیز محترم گرامی قدر و منزلت سلمکم اللہ تعالے !

بعد سلام مسنون ۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۱ / اپریل پہونچ کر موجب مسرت ہوا ۔ تمہارے خطوط سے حضرت اقدس کا تفصیلی احوال معلوم ہو کر اور بھی مسرت ہوئی ہے ۔

مولوی جلیل کے خطوط برابر آتے رہتے ہیں ۔ مگر حضرت کے سفر شروع ہو جانے کی وجہ سے اب میرے جوابات کا وہاں پہنچنا مشکل ہو گیا اور پھر ماہ مبارک شروع ہو جانے سے خود مجھے بھی خط لکھنا مشکل ہو گا ۔ مولوی جلیل صاحب کی تحریر کے موافق ان کے خطوط کے جواب میں ہم خط لائلپور کے پتہ سے لکھ چکا ہوں معلوم نہیں کہ ان تک کوئی پہونچا یا نہیں ۔

آپ نے لکھا کہ آپ کی معرفت خط لکھوں اس لیے یہ ساری تفصیل آپ کو لکھ دی ۔ کہ آپ ان کو جہاں وہ ہوں لکھ دیں کہ آج ۵ شعبان تک ہم خط لائل پور ارسال کر چکا ہوں آئندہ خط لکھوں گا تو آپ کی معرفت لکھ دوں گا ۔ آپ نے اس سے پہلے خط میں ماہ مبارک میں سہارنپور آنے کا ارادہ لکھا تھا ۔ اس پر بھی بندہ نے اشارۃً لکھ دیا تھا ۔ اب مکرر لکھتا ہوں کہ حضرت اقدس کے وہاں قیام کو غنیمت سمجھ کر ماہ مبارک اور اس کے علاوہ جتنا بھی ممکن ہو حضرت کی خدمت میں وقت گذاریں ۔

آپ کو مژدہ سناتا ہوں کہ علی میاں بھی آج کل پرمٹ کی فکر میں لگ رہے ہیں ۔ ممکن ہے ماہ مبارک وہیں گذار دیں ۔ مولانا عبیداللہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ مولوی یوسف صاحب ۲۷ ۔ رجب چہارشنبہ کو ظہر کے وقت نظام الدین پہونچ گئے تھے ۔ آپ یہ اچھا کرتے ہیں کہ ہر خط پر اپنا پتہ لکھ دیتے ہیں اس سے سہولت ہوتی ہے ۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں جہاں بھی حضرت تشریف فرما ہوں یہ لکھ دیں کہ حضرت کے ماہ مبارک سے قبل یہاں تشریف لانے کی بندہ کی طرف سے کوئی درخواست نہیں ہے جس نے نقل کیا غلط نقل کیا۔ فقط والسلام۔

عنایت فرمایم جناب مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب زکریا۔ مظاہر علوم
دندان ساز۔ نمبر ۲۶ مال روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۵۔ شعبان ۹۱ھ

○

عنایت فرمایم مولوی اقبال صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن ہوئے، تمہارا خط پہونچا تھا۔ اس کا جواب تو اسی وقت ارسال کر دیا تھا، پہونچ گیا ہوگا۔ اس میں تم نے لکھا تھا کہ حضرت اقدس کے نام کا خط میری معرفت ارسال کیا کرو۔ اس کے بعد مولوی جلیل صاحب کے بھی متعدد خطوط ملے۔ ایک خط میں انہوں نے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ کی معرفت جواب ارسال کروں۔ اس لیے یہ خط جو دراصل مولوی جلیل صاحب کے نام ہے آپ کی معرفت ارسال ہے۔ اگر آج کل میں کوئی ان کے پاس جانے والا معتمد ملے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ اس پر سے اپنا پتہ کاٹ کر ان کا پتہ لکھ کر ارسال کر دیں۔ اسی لیے پتہ پر جگہ چھوڑ دی۔

مکرم محترم مولانا جلیل صاحب مدفیوضکم!۔ بعد سلام مسنون۔ یکے بعد دیگرے آپ کے تین گرامی نامے مؤرخہ ۲۷ اپریل، ۲۹ اپریل اور تیسرے پر تاریخ ندارد مگر مہر یکم مئی کی پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے۔ اس کا قلق ہے کہ اب میرے عرائض کے پہونچنے کا ذریعہ بھی مشکل ہوگیا ہے۔ ایک ماہ عرائض لکھنے کا تھا۔ ماہ مبارک میں تو خط لکھنا میرے لیے بھی مشکل ہے۔ دل بھی چاہتا ہے، تب بھی اپنی کم ہمتی اور نااہلیت سے لکھنے کی نوبت نہیں آتی۔ ہر سہ گرامی نامجات سے تفاصیل اسفار معلوم ہو کر طمانیت ہوئی۔ اندازہ یہ ہے کہ ماہ مبارک سے ہفتہ عشرہ قبل مری مستقر پر پہونچنا ہو جائے گا۔ وہاں کا پتہ اگر پہلے سے معلوم ہو جائے تو ماہ مبارک سے قبل ایک دو عریضہ تو وہاں کے پتہ سے بھی لکھ ہی دوں گا۔ آپ نے بندہ کے لائل پور کے پتہ سے دو ہی عرائض کی رسید لکھی۔ بندہ نے وہاں کے پتہ

سے چار عریضے لکھے ہیں۔ کلور کوٹ سے روانگی پر آندھی کے تزاحم سے قلق ہوا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کوئی خاص اذیت نہ ہوئی۔ پشاور سے رائپور کے مدرسہ کے لیے ابھی کچھ نہیں آیا آئے گا تو انشاء اللہ پہونچا دوں گا۔ البتہ حاجی نسیم صاحب کے ذریعے مبلغ ۲۰/ روپے کی رقم کی اطلاع ملی ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور حافظ ولی محمد صاحب تقریباً ایک ہفتہ سے برسہ کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی پر یہ رقم ان کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی بھائی الطاف بھی گذشتہ ہفتہ اپنے گنہ کی قیمت مل سے وصول کرنے آئے تھے۔ مگر کئی دن قیام کے بعد بھی ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لیے واپس چلے گئے۔ مولوی لطیف الرحمٰن صاحب بخیریت رائپور ہی ہیں۔ مولوی عبدالعزیز صاحب رائپوری متعلم مظاہر علوم کے والد شدید بیمار ہیں اور مولوی عبدالعزیز صاحب امتحان کی وجہ سے یہاں رکے ہوئے ہیں۔ کل سے ان کا امتحان شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ مولوی یوسف صاحب جمعہ کے روز سے کانپور کے اجتماع میں گئے ہوئے ہیں۔ ۲۲ شعبان کو دیوبند کا شوریٰ ہے اس سلسلہ میں مولوی منظور کے ساتھ علی میاں نے بھی سہارنپور آنے کو لکھا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست۔ ماسٹر محمود صاحب کل کاندھلہ سے سہارنپور آئے ہوئے ہیں۔

فقط والسلام۔

مکرم و محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بردکان جناب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب — زکریا۔ مظاہر علوم

دندان ساز۔ ۲۶ ۔ مال روڈ ۔ لاہور ۔ (مغربی پاکستان) — ۱۲ شعبان ۱۳۷۱ھ

○

بحضرتِ اقدس سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہٗ بعد سلام مسنون واستدعاءِ دعا حضرت اقدس کی روانگی کے بعد سے بھائی جلیل کے واسطے سے ہر تیسرے روز حضرت اقدس کی خیریت و حالات معلوم ہوتے رہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ____________

ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مگر اب گرامی ناموں میں کچھ رقوم اور حساب کے متعلق بھی ارشادات پہونچ رہے ہیں اور ان خطوط میں کچھ تعارض بھی معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی صحیح معلوم نہیں ہوتا

کہ یہ ارشاد ہو آج پہونچا وہ پہلے ہی خط کی تاکید تھی یا جدید رقم ہے۔ اس لیے آج تک کی اطلاع خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

ملـ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی رقم تو صما٥ کی دہلی کے ایک غیر مسلم فروٹ ایجنٹ سے جمادی الثانیہ میں پہونچی تھی۔ اس وقت مولوی جلیل صاحب وغیرہ کے خطوط میں جو تفصیل خرچ لکھی تھی وہ حسب ذیل ہے۔ مدرسہ رائپور ۲۰۰، حاجی ظفر ۱۰۰/، بھائی الطاف ۱۰۰۔ یہ رقوم اسی تفصیل کے ساتھ اس وقت ان حضرات کو بلاواسطہ ادا کر دی تھیں۔

ملـ۔ اس کے بعد حاجی نسیم صاحب کا دہلی سے خط آیا کہ مجھے محمد یوسف کراچی والوں نے ۲۰۰ دیے ہیں۔ یہ رقم مدرسہ رائپور کی ہے، وہاں بھیج دیں۔ ۱۲ر شعبان کو یہ رقم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے حوالہ کر دی معلوم نہیں یہ رقم حضرت کے واسطہ سے تھی یا براہ راست۔

ملـ۔ اس کے بعد پٹنہ کے احمد رضا وکیل کا ایک منی آرڈر مبلغ ۳۶۴ روپے ۱۳ آنے کا آیا جسکے متعلق یہ خط بھی آیا جو اس عریضہ کی پشت پر درج ہے۔ انھوں نے بندہ کو لکھا تھا کہ یہ رقم زکوٰۃ کی ہے۔ اگر حضرت رائپوری تشریف رکھتے ہوں تو حضرت کی خدمت میں پیش کر دے۔ ورنہ جہاں تو مناسب سمجھے خرچ کر دے۔ بندہ نے ان کو لکھ دیا کہ حضرت کی خدمت میں آپ کا خط ارسال کر رہا ہوں۔ جیسا ارشاد ہوگا عمل کیا جائے گا۔ یہ رقم ابھی خرچ نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق جیسا ارشاد ہو عمل کیا جائے۔ بندہ کا خیال تو یہی ہے کہ رائپور کے مدرسہ میں داخل کر دی جائے۔

ملـ۔ اس کے بعد ۲۴ر شعبان کو جبکہ بندہ دیوبند کے جلسہ شوریٰ ممبران میں گیا ہوا تھا ایک غیر مسلم جالندھر کے وہاں پہونچے اور انھوں نے ایک ہزار کی رقم باقاعدہ ٹکٹ کے ساتھ رسید لکھوا کر اور دوسری رسید آپ کے پاس بھیجنے کے لیے علیحدہ لکھوا کر دی۔ اس رقم کے متعلق مولوی محمد صاحب کا خط آیا کہ ایک ہزار کی یہ رقم مدرسہ رائپور کی ہے۔ اور مولوی جلیل وغیرہ کے پاس سے اس زمانہ میں جو خطوط آرہے ہیں، ان میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رقم پہونچے تو ۲۰۰ مولوی حبیب الرحمٰن کو، ۳۰۰ روپے مولوی لطیف الرحمٰن کو، ۱۰۰ حاجی ظفر کو، ۱۰۰ بھائی الطاف کو دے دی جائے۔ باقی امانت رکھی جائے۔ اس کے متعلق مولوی لطیف الرحمٰن تو آج آئے ہوئے ہیں اور ان کو اس سے پہلے کچھ لکھا بھی نہیں گیا لہٰذا ۲۰۰ تو آج ان کو دے

دیے۔ لیکن حاجی ظفر، بھائی الطاف کے متعلق یہ اشکال ضرور ہے کہ یہ تنو ستو وہی ہیں جو پہلے لکھے گئے یا ان کے علاوہ۔ اس لیے درخواست ہے کہ والا ناموں میں اس کی تصریح ہوجایا کرے کہ یہ رقم وہی ہے جو پہلے بھی لکھی گئی یا اس کے علاوہ ہے۔ مولوی جلیل صاحب نے لکھا کہ اس رقم کا اظہار نہ کیا جائے، لیکن جالندھر والی رقم تو بندہ کو حضرت مدنی، مولانا طیب صاحب وغیرہ حضرات دیوبند اور مولوی حفظ الرحمٰن صاحب وغیرہ حضرات جمعیۃ علماء اور مولوی منظور نعمانی وغیرہ سب ہی کی موجودگی میں پہنچی۔ یہ بندہ نے اس لیے لکھ دیا کہ کسی جگہ سے کوئی تذکرہ حضرۃ تک پہنچے اور حضرت کو یہ خیال ہو کہ اس ناکارہ نے اظہار کیا۔

آخر میں ماہ مبارک کی دعاؤں کی انتہائی تمنا و درخواست ہے۔ حضرت مدنی کی آج رات کو مکان تشریف لے جانے کی اطلاع ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا مظاہر علوم
۲۶ شعبان ۱۳۷۱ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آپ کے تین کارڈ مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۹ شعبان کل اور پرسوں پہونچے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بہت ہی سخاوت سے کام لیا۔ اب ماہ مبارک شروع ہونے والا ہے۔ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اگر آپ کو اس ماہ مبارک میں وقت ہو تو پھر ہرگز یہ سلسلہ باقی نہ رکھیں کبھی کبھی لکھنا کافی ہے اگرچہ مجھے تو خیال رہے گا لیکن مجھ سے چونکہ خود خط نہیں لکھا جاتا اس لیے آپ کو بھی دق کرنا نہیں چاہتا۔ آپ کے خط میں دو سطر مولوی عبد المنان کے پیام کے بھی ہیں، مگر یہ نہیں پتہ چلا کہ کون سے بزرگ ہیں۔ جو نسے بھی ہوں، ان سے بعد سلام مسنون عرض کردیں کہ اس کثیر المشاغل سے خطوط کا جواب بھی پورا ہو جائے تو غنیمت ہے از خود خط لکھنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس کی البتہ ضرور کوشش کرتا ہوں کہ ہر خط کا جواب اگر جوابی ہو تو حتماً ورنہ بشرطیکہ اس میں کوئی جواب طلب بات بندہ کے نزدیک ہو تو ضرور لکھتا ہوں لیکن جو حضرات خود خط نہ لکھیں وہ اس ناکارہ کے خطوط کا کیوں انتظار کریں۔ آپ

نے بعض رقوم کے متعلق لکھا کہ اصل پیام حافظ عبدالعزیز صاحب کو ہی میں نے احتیاطاً لکھ دیا۔ آپ نے بہت ہی اچھا کیا لکھ دیا۔ حضرت حافظ صاحب کے خطوط کا ہم ناکاروں تک پہونچنا جوئے شیر سے کم نہیں۔ کل سے مولوی لطیف الرحمن اور بابا امام الدین آئے ہوئے ہیں اور کل آئندہ کو بھائی الطاف کی بھی خبر سن رہا ہوں۔ آپ کے خط کی برکت سے یہ مراحل سہولت سے نمٹ جائیں گے۔ مری کے پتہ پر سے وزیر زراعت کا واسطہ حذف ہو کر کوئی پتہ آپ لکھ دیں تو بہتر ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کے بعد عرض کر دیں کہ حاجی محسن کا لڑکا حامد جو عرصہ سے کچھ گھر میں بیمار تھا وہ غریب جانبر نہ ہو سکا اور انتقال کر گیا۔ اللہ جل شانہٗ مغفرت فرمائے۔ صوفی صاحب، حافظ عبدالعزیز صاحب، برادرم مولوی عبدالمنان صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۶۔ شعبان ۱۳۹۱ھ

○

مکرم و محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

بوساطت جناب مولانا مولوی محمد صاحب مدفیوضہم مدرسہ تعلیم الاسلام

محلہ سنت پورہ لائل پور (مغربی پاکستان)

عزیزم مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ بعد سلام مسنون!

محبت نامہ مؤرخہ ۱۷؍ مئی کل ۲۹؍ شعبان کو پہنچا۔ کل تو رمضان المبارک کی آمد آمد میں خط کا وقت نہ ملا، لیکن چونکہ شام کو رویت نہیں ہوئی اور آج یکشنبہ کا دن بھی مل گیا۔ اگرچہ آج ڈاک نکلنے کا دن نہیں ہے مگر مجھے یہ خیال ہوا کہ ایک خط تو اور لکھ دوں، پھر تو معلوم نہیں لکھا جا سکے گا کہ نہیں، لیکن خط شروع کرنے کے بعد خیال آیا کہ آپ نے تو ماہ مبارک سے ایک دو روز قبل مری جانے کو لکھا ہے۔ اس لیے اب اس خط پر مری ہی کا پتہ لکھتا ہوں۔ مولوی جلیل صاحب کے نام پرسوں ایک لفافہ لکھ چکا ہوں۔ کل کی ڈاک میں ان کا کوئی خط نہ تھا۔ آج تو ڈاک کا ذکر ہی نہیں ہے۔ ماہ مبارک میں اگرچہ مجھے خط لکھنا مشکل ہے اور اس وجہ سے نہ آپ کو لکھنے کا حق ہے نہ مولوی جلیل کو۔ پھر بھی حضرتِ اقدس دام مجدہم کی خیریت نظام الاوقات وغیرہ کا انتظار تو

آخر ایسی چیز نہیں ہے کہ نہ رہے۔ اس لیے پانچ سات دن کے بعد تبرواراً ایک صاحب تو کچھ نہ کچھ تحریر فرما ہی دیا کریں۔

بخدمت مولانا جلیل صاحب بعد سلامِ مسنون! پرسوں ماموں لطیف اور کل صبح حاجی ظفر اور کل شام بھائی الطاف آئے تھے اور ماہِ مبارک کے قرب کی وجہ سے جلدی ہی واپس چلے گئے۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ علی میاں بھی ۲۰ر شعبان کو آتے تھے۔ ایک شب قیام کے بعد دیوبند گئے۔ اور ایک شب وہاں قیام کے بعد دہلی نواح وغیرہ جلسہ میں شرکت کے بعد لکھنؤ واپس چلے گئے۔ اس وقت آپ کے یہاں آنے کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ حضرتِ اقدس کی خدمت میں کبھی کبھی دعا کی درخواست ضرور کرتے رہیں۔ اپنی تباہ حالی روز افزوں ہے۔

کان ظنی بان الشیب یرشد نی اذا اتی فاذا به کثیرا

حضرت مدنی زاد مجدہم پنجشنبہ کی شب میں ۲ بجے تشریف لا کر صبح کو ۴ بجے کی گاڑی سے اپنے مکان ٹانڈہ مع اہل وعیال وغیرہ تشریف لے گئے۔ حضار مجلس کی خدمت میں سلامِ مسنون۔ میر صاحب اپنی اہلیہ کو لے کر چکروتہ تشریف لے گئے۔ سنا ہے کہ شاہ مسعود بھی اپنی اہلیہ کو وہاں لے جا رہے ہیں۔ فقط والسلام

خط لکھنے کے بعد مولوی جلیل صاحب کا مکتوب از پشاور پہنچ کر موجبِ طمانیت ہوا اور آج ماہِ مبارک شروع ہو ہی گیا۔

زکریا مظاہر العلوم سہارنپور یک شنبہ ۳۰ر شعبان ۱۳۷۱ھ

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب۔ مولوی محمد اقبال صاحب سلمہما۔
بوساطت عالی جناب صوفی عبد الحمید صاحب وزیر جنگلات بالقابہ سنتوک دیلا متصل پوسٹ آفس کوہ مری (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب رقاکم اللہ تعالیٰ المراتب العلی!

بعد سلامِ مسنون۔ پرسوں تمہارا کارڈ مورخہ ۳۰ شعبان اور آج مفصل لفافہ مورخہ ۲ رمضان المبارک جس میں حضرت اقدس زاد مجدہم کا والا نامہ بھی تھا پہونچ کر موجبِ مسرت ہوا۔ بالخصوص اس تفصیل سے جو تم نے حساب کے متعلق تحریر فرما دیں، فجزاکم اللہ تعالےٰ۔ بھائی الطاف اور حاجی ظفر کو مکرر اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مولوی لطیف الرحمٰن صاحب کو

مزید برتقدار پیش کردی گئی۔

یہاں بھی ۲۹۔ شنبہ کو رؤیت نہیں ہوئی یکشنبہ ۳۰ کی شام کو رؤیت عامہ ہوئی اور دوشنبہ سے ماہ مبارک اپنی ساری برکات کے ساتھ شروع ہو گیا حق تعالیٰ شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ماہ مبارک ظاہراً باطناً اب تک تو بہتر ہی گزر رہا ہے۔ مالک اپنے فضل سے خیرات میں اضافہ فرمائے۔

ابتدائی تین دن لوگ کہتے ہیں کہ شدید گزرے۔ ۴ پنجشنبہ کی صبح کو ابر و باد و برق تو بڑی شدت سے رہا لیکن بارش معمولی ہی رہی۔ کل ۷۔ کو ظہر سے عصر تک اچھی خاصی فرحت پرور ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ ابر آج صبح سے بھی گھرا ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ حضرۃ اقدس آئندہ بھی گرم بلاد کے رہنے والوں کی طرف توجہ فرماتے رہیں گے۔ میر صاحب مع اپنے اہل کے ماہ مبارک سے قبل ہی چکروتہ تشریف لے گئے تھے۔ سنا ہے خانصاحب بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ شاہ مسعود کی اہلیہ بھی چکروتہ گئی ہوئی ہیں۔ ماسٹر محمود صاحب کا قیام سہارنپور ہی ہے۔ مگر ۴۔ رمضان سے بخار وغیرہ میں مبتلا۔ ۴ روزے کھو لنے کے بعد آج پھر روزہ رکھا ہے۔ دعاؤں کا ہم سب آپ سب سے مستدعی اور انتہائی محتاج ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں یاد دہانی کرتے رہیں کرم ہوگا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ آج آپ کا کارڈ مورخہ ۳۰۔ شعبان پہونچا۔ آپ نے خط بھی لکھا تو عین رمضان میں جس میں جواب دینا بھی بار ہے تاہم تعمیل حکم سے انشاء اللہ دریغ نہ ہوگا۔ مگر مصدر دعوات کو تو امسال آپ حضرات نے اپنے ہی پاس روک رکھا ہے۔ پھر کیا ضرورت کسی سے کہنے کی باقی ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا ۔ مظاہر علوم	مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضھم
۸۔ رمضان ۱۳۷۱ھ	سنتوک ویلا۔ نزد پوسٹ آفس۔ کوہ مری۔ (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۱۔ رمضان المبارک پہونچا۔ اس سے قبل ۴، ۶، ۸ کے والا نامجات بھی ایک ایک دن کے فصل سے پہونچتے رہے اور حضرت

اقدس کی خیریت اور حالات معلوم ہوتے رہے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ۔

کل ۱۵۔ ماہ مبارک دوشنبہ کی صبح کو آپ حضرات کی مع حضرت اقدس زادمجدہم خواب میں تو زیارت ہو ہی گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ بیداری میں نصیب فرمائے۔ جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب نے خواب میں تو اتنی شفقت فرمائی کہ بیداری کی بے التفاتی کا رد عمل کر دیا۔ یہاں بھی حضرت اقدس کی دعا اور توجہ کی برکت سے ماہ مبارک تو بہت بہتر گزر گیا۔ ۴۔ کی صبح کو معمولی بارش ہوئی۔ (وہاں) کیسا تھا ۸۔ رمضان کو بارش اور اولوں کا ایسا زور شروع ہوا کہ ۹، ۱۰۔ کو تو لوگوں نے دن میں سوئیٹر اور شب کو کمبل اور رزائیوں کا استعمال کیا۔ ۱۴۔ تک یہی سلسلہ بارش کا دو چار گھنٹہ کے فصل سے چلتا رہا۔ میرا تو خیال ہے کہ مری پر جب بارش ہوتی ہوگی۔ حضرت اقدس کو ہم دور افتادوں کا خیال آتا ہوگا جس کے طفیل رحمت الٰہی بارش کے ساتھ متوجہ ہوتی رہی۔ ۱۴۔ کے بعد بارش کا سلسلہ تو بند ہے مگر ابھی تک اس کے اثرات کافی ہیں حتیٰ کہ کل ۱۵۔ کو بھی افطار میں برف کی طرف توجہات عامہ نہ تھی۔ ویسے تو بعض بیوقوف فضول خرچ ۹-۱۰ کو بھی سحر میں برف پیتے رہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری تین چار دن ہوئے تشریف لائے تھے، خیریت سے ہیں۔ بچیاں بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ بحضرت اقدس سیدی و سندی بعد سلام مسنون دعا کی شدید احتیاج ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
معتو کر دیلا۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)	۱۶۔ رمضان ۱۳۷۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آپ کا لفافہ مورخہ ۱۳۔ رمضان کل ۲۲۔ کو پہونچ گیا تھا۔ اس وقت سے برابر دل چاہتا رہا کہ عریضہ لکھوں۔ مگر حضرت اقدس کی گرانی اور تکدر کے سبب نہ لکھ سکا۔

حضرت اقدس زادمجدہم کا عطیہ سر آنکھوں پر ہمیشہ ہی حضرت کے عطایا اور الطاف کی بارش اس ناپاک پر رہی لیکن اس وقت اگر موجب تکدر خاطر عاطر نہ ہو تو درخواست یہ ہے کہ مظہرہ کا

روپیہ منجبہ والوں پر صرف نہ ہو۔ جہاں تک رائپوری حضرات کا تعلق ہے وہ تو ضرورت کا درجہ ہے اور ان پر خرچ تو حضرت اقدس پر خرچ ہے۔ لیکن جہاں تک لٹو سلار و نقو خیرہ کا تعلق ہے وہاں تک خود مظہرہ کے حضرات اس کے زیادہ مستحق ہیں، اس لیے میری باادب درخواست ہے کہ اس کو وہیں کے حضرات پر خرچ فرما دیا جائے۔ آئندہ حضرت کے خلاف رائے کی وجہ سے گرانی کا طالب عفو ہوں۔

لائل پور کی ایک ہزار کی رقم تو آخر شعبان میں پہونچی تھی جس کی اطلاع بندہ نے دے دی تھی۔ دوسری قسط آج ہی کی ڈاک سے ایک چیک ایک ہزار کا پہونچا ہے۔ اس کے وصول کرنے میں دو تین دن کی شاید دیر لگے اس لیے کہ پیر صاحب تو حضرت اقدس کے اتباع میں امسال ماہ مبارک سے پہلے سے چکر وزنہ گئے ہوئے ہیں، ابھی تک نہیں آئے۔ سنا ہے کہ خانصاحب کے بچے وغیرہ بھی گئے ہوئے ہیں۔ بہرحال وصولی پر انشاء اللہ دوبارہ اطلاع کروں گا۔ چیک آج ہی پہونچا ہے جو جالندھر سے آیا ہے۔ پشاور والی رقم کے متعلق آپ کا خیال بالکل صحیح ہے۔ اس کے بھیجنے میں بالکل عجلت نہ کریں۔ اس وقت تو رمضان ہے۔ مدرسوں میں ہر طرف سے چندہ آتا ہی ہے اس لیے رائپور کے مدرسہ کو بھی اس وقت کوئی فوری ضرورت نہیں بلکہ پہلے لائل پور وغیرہ کی جو رقوم وہاں دی گئیں ان کے متعلق بھی یہی معلوم ہوا کہ وہ راؤ فضل الرحمٰن صاحب کے پاس امانت رکھی ہیں۔ ایسی حالت میں پشاور والی رقم کی عجلت نہیں۔ آہستہ آہستہ پہونچ ہی جائے گی۔

فقط والسلام۔ زکریا۔ ۲۳ رمضان ۱۳۷۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ویسے تو آپ کے گرامی ناموں کا تسلسل پہلے کی طرح سے ماہ مبارک میں بھی رہا جس کا سو دار قلب سے ممنون و مشکور رہوں اور لفظی یا تحریری فقط نہیں بلکہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ تمہیں اس کی جزاء خیر اپنی شایان شان عطا فرمائے کہ آتنی دور سے حضرت کی خیریت اور احوال کا معلوم ہونا دشوار تھا اور انتظار لگا ہی رہتا اور آپ کیم اس احسان پر اپنی بے احسان فراموشی کہ جواب لکھنے میں بھی پہلو تہی ہوتی رہی لیکن کل لفافہ کا

جواب ضروری تھا اور اس کا برابر ارادہ ہی کرتا رہا لیکن ماہ مبارک بڑی عجلت سے ختم ہو رہا ہے اس لیے شاید اس کے جواب میں بھی امروز و فردا ہوجاتا مگر اسی وقت آپ کا کارڈ مورخہ ۱۸۔رمضان المبارک ملا جس کو پڑھ کر بڑی کلفت ہوئی اور سب چیز چھوڑ کر پہلے یہ عریضہ لکھنے بیٹھ گیا۔ان خاص خادموں کے حال پر اللہ رحم کرے یہ ہر جگہ دق ہی کرتے ہیں اب تک یہ تو پتہ نہیں چلا کہ وہ خادم خاص کون بزرگ تھے جنھوں نے اس ناکارہ کی بیماری کا افسانہ بنا کر حضرت اقدس کو بھی پریشان کیا اور تم سب دوستوں کو بھی۔اس کی تحقیق تو بعد کو ہوتی رہے گی اس خیال سے کہ آج ہی کی ڈاک سے جواب چلا جائے یہ عریضہ لکھنا شروع کردیا۔

اصل بات یہ ہے کہ نوافل کی توفیق سال بھر تو ہوتی نہیں۔دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک میں اس کی تلافی ہوجایا کرے جس کا اثر کئی سال سے یہ ہے کہ ماہ مبارک کے آخر عشرہ میں کچھ ورم پاؤں پر آجایا کرتا تھا جو عید سے ایک دو دن بعد خود بخود ہی جاتا رہتا تھا اس کے لیے کسی علاج وغیرہ کی نوبت نہ آتی تھی۔اس سال یہ بات پہلے ہی عشرہ میں پیدا ہوگئی اور اس متورم پاؤں پر مچھر نے کاٹا۔اس کو دوسرے پاؤں سے وہیں رگڑ دیا جس پر ایک پھنسی نمودار ہوکر اچھا خاصا طومار بن گئی۔۱۱، ۱۲ رمضان سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا۔اب تک سلسلہ تو چل رہا ہے مگر اس کے سوا کہ نوافل اس کے بعد سے بیٹھ کر پڑھنا پڑیں اور کوئی خاص تکلیف بجز ایک دو دن کے نہیں ہوئی اور اب تو انشاء اللہ کہتے ہیں کہ اچھی ہو گئی۔اس میں تھوڑا سا قصور میرا بھی ہے کہ سب کی رائے کے خلاف ڈاکٹری دوا ابھی تک اس لیے نہیں لگائی کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اور آج کل مسجد کا حصہ میرے اوقات میں اچھا خاصا ہے۔بدبودار دوا کے بعد مسجد میں جانا بھی مشکل اور آج کل مسجد کو دور سے ہی سلام کرلینا اور بھی زیادہ مشکل۔اس لیے علاج ابھی تک جراح کا ہے اور مشورہ ڈاکٹر کا روزانہ رہتا ہے مگر اللہ کے فضل سے اس کی حالت ایسی ہے کہ ہر دن جراح کا اور دوسرے دیکھنے والوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ بس اب تو اچھے ہوگئے۔آج دوا لگائی جائے کل کو ضرورت نہ رہے گی حضرت اقدس دام مجدہم کے رفع انتظار کے خیال سے یہ داستان جو ناقابل التفات تھی لکھنی پڑی۔

اب یہ بتائیں کہ ماہ مبارک کے بعد عریضہ کس پتہ پر لکھا جائے۔ عید کے بعد مری کا قیام کتنا ہے اور اس کے بعد کا نظام سفر کیا ہے۔ اس شدید سردی کے بعد جو مری کے متعلق آپ نے لکھی کسی سخت گرم حصہ میں تو جلد منتقل نہ ہونا چاہیے کہ اس سے مضرت کا اندیشہ ہے۔ آہستہ آہستہ منتقلی ضروری ہے۔ تاہم آئندہ کا پتہ ضرور تحریر فرماویں۔

مولانا عبد المنان صاحب دہلوی کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد ان کا شدید عتاب نامہ پہونچا جس میں انھوں نے اس پر شدید نکیر اور عتاب فرمایا کہ میں نے ان کا قلم کیوں نہیں پہچانا۔ اگر ان کے والا نامجات کے الطاف مجھ غریب پر ہوتے رہتے تو

تو شاید یہ الزام بھی کچھ چسپاں ہو جاتا اور جہاں برسوں کوئی خط وکتابت نہ ہو وہاں خط کا یاد رکھنا انھیں جیسے ذہین آدمیوں کا کام ہے۔ بہر حال ان کے ایک عدد مستقل کارڈ خرچ فرمانے کا بہت بہت شکریہ اور یہ ناکارہ تو سب ہی کے لیے دعا گو ہے اور دل سے دعا اس لیے بھی کرتا ہے کہ مجھے خود ہر وقت یہ فکر رہتا ہے کہ میری گندگی ناپاکی ان غریبوں کے کے راہ میں حائل نہ ہو جائے اسی وجہ سے شروع میں بہت لیت ولعل کرتا ہوں۔

جناب صوفی صاحب، حافظ عبد العزیز صاحب، مولانا عبد الرحمن صاحب، ہر دو مولانا عبد المنان صاحب، مولانا وحید صاحب اور اپنے والد صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ ابنا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی آج رائپور سے آکر دہلی کو روانہ ہو گئے۔

موسم کے متعلق اس سے پہلے عریضہ میں لکھ چکا ہوں کہ ۹ سے جو اولہ و بارش کا سلسلہ چلا تھا اس کے ثمرات اثرات ۲۰ تک رہے۔ ۲۰ کے بعد سے پھر گرمی نے مزاج پرسی شروع کر دی۔ لیکن ابھی وہاں تک نہیں پہونچی جہاں تک خیال تھا یا اس زمانہ میں پہونچنا چاہیے تھا۔ مولوی عبد اللہ کرسوی معہ اپنے ختم کے یکم ماہ مبارک سے سہارنپور ہی ہیں سلام مسنون ودعا کی درخواست ہے۔ مولوی اکرام، ماسٹر محمود صاحب کی طرف سے بھی اور بچیاں بھی بہت ہی خصوصیت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر علوم

۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

عزیز مولوی محمد جلیل صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ!

بعد سلام مسنون ۔ تقریباً ایک ماہ سے روزانہ ہی تقریباً حاضری کے مشورے ہو رہے ہیں اور اس وقت ۲۲ ۔ دسمبر کو بھائی محمود صاحب کی تعطیل بڑے دن کی شروع ہے ۔ ان کی ہم رکابی میں آنا میں نے اپنے دل میں تو بالکل ہی پختہ کر رکھا تھا مگر اظہار پختگی کا اس وجہ سے نہیں کیا تھا کہ نہ معلوم وقت پر ہمت ہو یا نہ ہو ۔ چنانچہ یہی پیش آیا کہ عین وقت پر بالکل ہی ہمت نہیں ہوئی نہ اب تک ہمت پڑی ۔ جو بھی خبر سنتا ہے یہی سناتا ہے کہ بالکل ہی جگہ نہیں ملتی ۔ لاہور سے آگے کے متعلق ایک روایت بھی ایسی نہیں ملی کہ جگہ مل سکتی ہے ۔ بھائی عبدالحمید خان بھی بہت کچھ سنا کر ڈرا گئے کہ باوجود انٹر کے ٹکٹ کے دو گاڑیاں ان کو چھوڑنا پڑیں ۔ بابو گارڈ وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ امرتسر اور لاہور کے بعد درجات کی تفریق ہی کالعدم ہے ۔ پاکستان کے زوردار لوگ تیسرے ہی کے ٹکٹ سے انٹر سیکنڈ وغیرہ میں بزور جا گھستے ہیں اور پھر اوروں کو چڑھنے سے دھکے دینا شروع کر دیتے ہیں تاہم ارادہ اب تک بھی فسخ نہیں کیا لیکن یہ پورا ہوگا یا نہیں ۔ اللہ ہی کو معلوم ہے ۔ تم سے زیادہ بھائی محمود سے ندامت ہے کہ ان کو ایک مہینہ سے لارے میں رکھا ۔ میرا خیال ہے کہ کشش ہی کمزور ہے ؎

جذبۂ عشق اگر سچ ہے تو انشاء اللہ
کچے دھاگے میں چلے آئیں گے سرکار بندھے

عزیز مولوی عبدالوحید سلمہٗ سے سلام مسنون کہیں ۔ نیز اپنے والد صاحب اور چچا صاحب سے بھی ۔ فقط والسلام ۔

زکریا ۔ سہارنپور ۔ ۲۴ ۔ رمضان ۱۳۷۱ھ

○

عزیز مولوی جلیل احمد صاحب سلمہٗ !

بعد سلام مسنون ۔ عید کے دن سے برابر طبیعت پر تقاضا ہے کہ تم کو خط لکھوں ، مگر میں نہ آیا کہ کہاں لکھوں ۔ میں نے آخر رمضان کے خط میں دریافت بھی کیا تھا کہ اب خط کہاں لکھوں ۔ مگر اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا ۔ تمہارا آخری خط جو یہاں پہونچا ہے وہ ۲۶ ۔ ماہ مبارک کا ہے ۔ بالآخر یہ خیال کیا کہ مولوی اقبال کی معرفت لکھوں ۔ یہاں عید کی

شب میں دہلی سے مولوی عبدالمنان صاحب کے خط کے حوالہ سے یہ مژدہ پہونچا کہ حضرت اقدس ۴ شوال شنبہ کو دہلی پہونچ رہے ہیں۔ تم خود سمجھو کہ پھر یہاں والوں کی مسرت کا کیا حال ہوگا۔ عید ڈبل ہوگئی اور ہم نے قرب وجوار میں مژدہ کی اطلاعات جاری کردیں لکھنو بہٹ، رائپور وغیرہ وغیرہ تحریری اور تقریری اطلاعات بھیج دیں۔ ۲ شوال کو آپ کا ۲۶۔ رمضان کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا کہ ابھی یہ طے نہیں کہ عید کے بعد دوسرے دن یہاں سے روانگی ہے یا جون یہاں گذرے گا۔ اس سے سابقہ اطلاع کی تردید ہوئی تو ہم کو پھر دوبارہ تردیدی اطلاعات جاری کرنا پڑیں۔ اب آپ کے خط کا سختی سے انتظار رہے گا۔ نظام الدین سے مولوی یوسف نے بھی یہی لکھا کہ عید کے متصل سہارنپور کا ارادہ تھا مگر ۴ شنبہ کو حضرت کی تشریف آوری کی اطلاع ہے اس لیے اب اس کے بعد ہی آنا ہوگا۔ یہاں منگل کی شب میں ابر غلیظ تھا اس لیے رؤیت نہیں ہوئی اور تمام شب نہایت لطف واطمینان سے رمضان کی شب گذری۔ مگر عید کے شوقینوں نے ایسے زور باندھے کہ ۱۲۔ بجے شب سے چاروں طرف کے دیہات سے دیکھنے والوں کا ہجوم شروع ہوگیا اور بالآخر سحری کھانے کے بعد صبح صادق کے قریب رویت کے معتبر ان لینے کا اعلان ہوگیا۔ رات رمضان کی گذری اور صبح منگل عید کی گذری۔ قرب وجوار دیوبند رائپور اور قرب کے سب مواضع میں منگل کو عید ہوئی۔ سنسارپور، لودھی پور، تاج پورہ وغیرہ میں کثرت سے رویت ہوئی۔ اس خبر سے کہ حضرت اقدس نے اخیر عشرہ میں شب کو سونے کو بالکل ہی خیرباد کہہ دیا فکر ہوا ضعف کے زمانہ میں یہ جدوجہد بڑی متفکر کرنے والی ہیں اس کے بالمقابل آخر عشرہ میں طالبین کی مقدار کے ۹۰ تک پہونچ جانے سے دل باغ باغ ہوگیا۔ اللہ جل شانہٗ ان خوش قسمتوں کو فائز المرام کرے۔ مولوی گلزار کی آمد کی خبر سے دل خوش نہ ہوا۔ یہ دوسرے دل کا بھی راہ مار ہیں گے۔ میرا پاؤں تقریباً اچھا ہے۔

بخدمت مولوی اقبال صاحب۔ بعد سلام مسنون۔ حسب وعدہ یہ خط مولانا جلیل صاحب تک پہونچا دیں۔ آپ کی خدمت میں مستقل کارڈ اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت عزیز مولوی اقبال سلمہٗ معرفت جناب   زکریا

محمد اسلم صاحب دندان ساز۔ ۲۶۔ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)   ۳۔ شوال ۱۳۷۱ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون . آپ کے متعدد گرامی نامے پہونچے . چونکہ آپ نے حضرت اقدس کی روانگی کے بعد متصل اپنی لاہور سے روانگی لکھی تھی اور یہ خطوط یکے بعد دیگرے ۲، ۱۳ جولائی کے بعد سے پہونچتے رہے ۔ اس لیے اب تک ان کے جواب کی نوبت نہیں آئی اور میرا خیال ہے کہ میرے بھی آخری دو خط جو لاہور کے پتہ سے بندہ نے لکھے وہ بھی آپ کو نہیں مل سکے ۔ اس لیے کہ وہ حضرت کی روانگی کے بعد ہی غالباً پہونچے ہوں گے ۔ آپ کا آخری خط مورخہ ۱۴ شوال ایسے وقت پہونچا کہ حضرت اقدس بھی یہاں تشریف فرما تھے . حضرت نے خود ملاحظہ فرمایا اور غور سے پڑھا اور آپ کے شاعرانہ زور سے تاثر بھی ہوا ۔ اب تو ماشاء اللہ بہت زور دار خطوط لکھنے کی مشق ہو گئی ۔ ابھی حضرت واپس پہونچے بھی نہیں اور آپ نے زور باندھنے شروع کر دیے ۔

عزیز من! وہاں کے افاضات وبرکات سے مجھے تو کبھی بھی انکار نہیں ہوا اور اسی وجہ سے حضرت کے ارادہ میں کبھی بھی مانع نہیں بنا لیکن منافع مختلف ہیں ۔ اس سے ذرا انکار نہیں کہ ذاکرین کی کثرت مستفیدین کی وسعت وغیرہ امور ایسے ہیں کہ رائپوران چیزوں سے عرصہ سے بالکل خالی ہے ۔ لیکن موجودہ احوال اور کلفت کے واقعات دوسری جانب میں ایسے ہیں کہ نظر انداز نہیں کئے جاتے اس لیے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں اسی تعارض نافع کی وجہ سے نہ کبھی آنے کا محرک ہوا نہ آنے کا مانع ۔ جب بھی حضرت ارادہ فرماویں ، شوق سے ۔

حضرت اقدس ۶ . جولائی یکشنبہ کو بخیریت دہلی پہونچے اور ۹ چہارشنبہ کو سہارنپور اور کل ۱۳ یکشنبہ کو پانچ ریل بھٹ تشریف لے گئے . ارادہ اور شاء مسعود سے وعدہ تو بندہ کا بھی تھا کہ حضرت کے بہٹ کے قیام میں بندہ بھی ہم رکاب ہوگا . مگر آج حضرت مدنی کے مکان سے واپس آنے کی خبر ہے اس لیے بندہ ہم رکاب نہ جا سکا . آپ کا پہلا تار ۴ . جولائی جمعہ کی شب میں ۱۱ بجے پہنچا جو ۳ کا دیا ہوا تھا . اس کے بعد ۵ کو دوسرا تار جو آپ نے مولوی اقبال کے ذریعہ بھیجا ۵ کی دوپہر کو دس بجے کے قریب پہونچا ۔ ان دونوں کا صمیم قلب سے شکریہ پیش کرتا ہوں اور لطیفہ یہ کہ بغیر دیے آپ کے اور حافظ عبدالعزیز کے نام سے ۱۰ . جولائی کی شب ۱۱ بجے پہونچا جب کہ حضرت بھی یہاں تشریف فرما تھے ۔ اس پر تعجب ہوا کہ اس کا گیارانہ ہے . غور کے بعد معلوم ہوا

کہ یہ وہی تار ہے جو آپ نے ۳۔ کو ارسال کیا تھا۔ ایک مرتبہ ۴۔ کی شب میں پہونچ گیا اور لعینہٖ اس کی نقل تار والوں کے حسن انتظام سے ۱۰۔ کی شب میں پہونچ گئی۔ خوب یاد آیا ایک ضروری پیام جس کو حضرت اقدس نے یہاں کے قیام میں دو تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ تقاضہ سے آپ کو لکھ دوں کہ مدرسہ رائپور کے چندوں کی فہرست کی نقل آپ جلد از جلد ارسال کر دیں تاکہ مدرسہ سے ان کی رسیدیں چندہ دینے والوں کے نام ارسال کرائی جائیں فرمایا کہ مجھے کچھ یاد نہیں اور جو فہرست آپ نے حضرت کو دی تھی وہ بھی جیب میں سے نہیں نکلی۔ حضرت کو اس کا بہت خیال ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب زکریا

مدفیوضہم۔ مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان) دو شنبہ ۱۲۔ شوال ۷۱ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۰۔ شوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ بندہ اس سے قبل دو عریضے چھادریاں کے پتہ سے لکھ چکا ہے، جن میں حضرت کا باصرار یہ ارشاد لکھا تھا کہ مجھے چندہ دہندگاں کا نام رقم وغیرہ کچھ یاد نہیں اور جو پرچہ آپ نے چلتے ہوئے دیا تھا وہ بھی جیب میں سے نہیں نکلا لہٰذا اس کی تفصیل آپ جلد لکھ دیں تاکہ رائپور کے مدرسہ سے ان کے نام رسیدیں ارسال کرا دی جائیں۔ آپ نے اس کارڈ میں لکھا ہے کہ اب جو قسط پہونچے گی وہ آپ حضرات کی ذاتی ہوگی، مدرسہ کی نہیں ہوگی یہ تحریر بھی مجمل ہے۔ اس کی تفصیل کی بھی ضرورت ہے چاہے بندہ کو لکھ دیں یا حضرت اقدس کو۔ ایک رقم ایک ہزار کی جالندھر سے ماہ مبارک میں وصول ہوئی تھی، جس کی اطلاع کوہ مری کے خط میں کر دی تھی۔ اس کے بعد ایک قسط ۲۶۔ شوال کو ایک ہزار کی وصول ہوئی۔ اس کا چیک تو حضرت کی موجودگی میں یہاں آگیا تھا جس کی حضرت کو اطلاع بھی کر دی تھی۔ مگر رقم حضرت کے رائپور جانے کے بعد وصول ہوئی۔ حضرت اقدس ۶۔ جولائی کو دہلی پہونچے تھے اور ۹۔ جولائی کو سہارنپور اور ۱۳۔ کو بھٹ اور وہاں سے ۱۷۔ جولائی کی صبح کو

بخیریت رائپور پہونچ گئے۔ اس کے بعد سے ملنے کے لیے آنے والوں کا سلسلہ چل رہا ہے
والد صاحب، مولانا عبد الرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ بوساطت عالیجناب قاضی عبد الخالق   زکریا۔ مظاہر علوم
صاحب زاد مجدہم۔ مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)   ۲۹۔ شوال ۱۳۷۱ھ۔

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ یکے بعد دیگرے آپ کے دو کارڈ پہونچے۔ چونکہ حضرت اقدس کی تشریف آوری کی اطلاع تھی اس لئے جواب میں حضرت کے ملاحظہ کا انتظار کرتا رہا۔ حضرت کی تشریف آوری ہوئی۔ مگر اسی دن حضرت مدنی کی بھی تشریف آوری ہوگئی۔ اس لیے بات کرنے کا وقت نہ مل سکا۔ چلتے وقت حضرت فرما گئے کہ میں ۵-۶ دن میں دوبارہ آؤں گا اس وقت مفصل حساب سمجھوں گا۔ میرے ذہن میں کوئی بات نہیں۔ چنانچہ پرسوں حضرت کی دوبارہ تشریف آوری ہوئی اور آپ کے جملہ والا نامجات از شعبان میں سے جو الفاظ حساب سے متعلق تھے وہ میں نے سنا دیے۔ حضرت نے فرمایا کہ اصل پرچہ نہ تو مولوی عبد المنان صاحب کے پاس ہے نہ انھوں نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ وہ چھوڑ آئے۔ اس کے علاوہ حسابات میں آپ نے ماہ مبارک کے خطوط میں مُتعدّیًا اس ناکارہ کو خرچ کرنے کو بڑی شدومد سے تحریر فرمایا تھا۔ اس کو حضرت نے فرمادیا کہ مجھے بالکل یاد نہیں، جس سے اس ناکارہ کو بڑی ندامت ہوئی۔ تاہم اس رقم کو تو میں نے اسی وقت حساب سے خارج کردیا۔ اس کو جمع کرنے کے بعد جو رقم حضرت کی تھی اس کو عرض کردیا کہ ہمراہ لیتے جائیں۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ مجھے ابھی تک تفصیلات معلوم نہیں اتنے تفصیل معلوم نہ ہو کیا کرسکتا ہوں۔

اس کے علاوہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جو نقل مولوی عبد المنان کے پاس ہے اس میں صرف اتنی تفصیل ہے کہ فلاں جگہ کی اتنی رقم اور فلاں جگہ کی اتنی اس میں چندہ دینے والوں کی تفصیل نہیں تو مدرسہ کی رسیدیں کس طرح بھیجوں۔ حضرت کو عجلت ہے کہ رقوم مدرسہ کی رسیدیں جلد جائیں۔ لیکن جب تک ناموں کی تفصیل معلوم نہ ہوں، اتنی رسیدیں کس طرح ارسال ہوں۔ میں نے حضرت سے عرض بھی کیا کہ جب عمر

پھر کسی مدرسہ کا چندہ آپ نے کیا ہی نہ تھا تو اس وقت بھی کسی مدرسہ کے مہتمم کے حوالے یہ یہ کام فرما دیتے۔ محض ترغیب حضرت فرما دیتے تھے اب یہ سب حساب درمیان میں ہے۔ اور تفاصیل کے متعلق ہر شخص لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ اب آپ کو جو تفاصیل معطیان وغیرہ کی۔ نیز یہ کہ کتنی رقم حضرت کی اور کتنی مدرسہ کی۔ جو یاد ہو وہ حضرت اقدس کو یا بندہ کو تحریر فرمادیں۔ نیز اس تنخواہ والی رقم کے متعلق اب کچھ تحریر نہ فرمادیں۔ یہ میں نے حساب سے خارج کر دیے۔

والد صاحب، مولوی عبدالوحید، مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلام مسنون حضرت اقدس کا آج تو قیام بظاہر ہے۔ کل کو واپسی ہوگی۔ فقط۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت عالیجناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم۔ مقام جاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — زکریا — ۲۶۔ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

۱۳۷۲ھ - ۵۳-۱۹۵۲ء

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ پہونچا مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حضرت رائپوری دام مجدہم کل دہلی کے لیے روانہ ہوگئے اور ۱۷ دسمبر کے ہوائی جہاز کے ٹکٹ بھی خرید لئے گئے۔

علی میاں بھی کوشش تو اسی کی کر رہے ہیں کہ حضرت کی ہم رکابی میں ہی سفر ہو۔ مگر معلوم نہیں کہ اس وقت تک جملہ مراحل مقدمہ پورے ہوسکیں یا نہیں۔ ابھی تک تو ہوئے نہیں حضرت کے دوران قیام میں جہاں تک ہو سکے، حضرت کی خدمت میں وقت گزارنے کی

ضرور کوشش کریں۔ مولانا عبداللہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ان کی مسلسل علالت سے تشویش وقلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت تامہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام

پشت کا مضمون مولوی عبدالجلیل صاحب کو جو غالباً اس خط کے پہونچنے سے پہلے آپ کے یہاں آچکے ہوں گے دکھادیں۔

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب! بعد سلام مسنون۔ آپ حضرات کے سچے تعلق اور زوردار کشش نے آخر حضرت کو کھینچ ہی لیا۔ ہم ناپاکوں سے تو حضرت کو اب انقباض ہی ہورہا ہے۔ خدا کرے کہ آپ حضرات زیادہ سے زیادہ حضرت کے وجود باجود سے متمتع ہیں۔ آج یہاں کے پتہ سے آپ کو خط اس لئے نہیں لکھا کہ میرے خیال میں آپ خط کے پہونچنے سے قبل حضرت کے استقبال کے لیے روانہ ہوچکیں گے۔ اب آئندہ آپ کو خط جب ہی لکھ سکتا ہوں جب آپ کا نظام سفر وقیام معلوم ہو سکے۔ یہ بھی اندازہ نہیں کہ حضرت کا لاہور قیام کتنا رہے گا۔ فقط والسلام۔

عنایت فرمایم مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ زکریا۔ مظاہر علوم

مکتبہ اصلاح ۲۶ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۳۔ ربیع الاول ۲۔۱۳۸۲ھ

○

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ! بعد سلام مسنون۔ اس ہفتہ آپ کا کوئی خط نہیں پہونچا۔ یہ میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اس سے اشارۃً بھی تقاضا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ اطلاع ہوتی ہے کہ ڈاکخانوں کا حال معلوم ہے۔ آپ سمجھتے رہیں کہ میرے خط کا جواب نہیں آیا۔ رائے پوری راؤ صاحب کی معرفت جو دستی پرچہ آیا تھا اس کے بعد سے صرف ایک کارڈ جو اس سے پہلے کا لکھا ہوا تھا، پہونچا۔ یہاں بھی بجز آپ حضرات کی طرف دلی توجہات کے علاوہ جو کثرت سے رہتی ہیں کوئی نئی بات نہیں۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ بھائی محمود ۲۔ نومبر کو بمبئی پہونچے تھے اور حافظ عثمان کی وجہ سے کئی روز وہاں مقیم رہے۔

حافظ عثمان کا جہاز جمعہ کو کراچی گیا۔ ان کی روانگی کے بعد بھائی محمود جمعہ کی شام کو چل

کر یکشنبہ کو نظام الدین پہونچے۔ ابھی تک وہیں مقیم ہیں۔ بھائی اکرام ان سے ملنے کے لیے بدھ کے دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ شنبہ کو واپسی کو کہہ گئے۔ بھائی محمود نے دو چار دن وہاں قیام کے بعد آنے کو لکھا ہے۔ بھائی ستین نے ڈھاکہ سے آخری خط میں لکھا تھا کہ لاہور پہونچ کر مفصل خط لکھوں گا۔ ان کے مفصل خط کا شدت سے انتظار ہے۔ ان سے بعد سلام مسنون تقاضا کردیں۔ معلوم نہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھا۔ یہ بھی تم نے ابھی تک نہیں لکھا کہ لاہور ہی قیام ہے یا کہیں کی سیاحت بھی تجویز ہو چکی۔ خدا کرے نہ ہوئی ہو۔ بہت ہی ڈر لگتا ہے سردی کا موسم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ وامن میں رکھے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز حافظ صاحب صوفی صاحب اور دیگر حضارِ مجلس سے۔ فقط والسلام۔

اسی وقت جے پور راؤ ناظر حسن کی ہمشیرہ کا خط ملا کہ نواب صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے۔ مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ حضرت اقدس سے دعا کی درخواست ہے۔ فقط۔

زکریا، شب جمعہ ۱۲ ربیع الثانی
۱۳۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل گرامی نامہ مورخہ ۲۹ جمادی الاول اور آج مورخہ ۲ جمادی الثانی پہونچ کر موجب منت ومسرت ہوا۔ گرامی ناموں میں تاخیر غلطی نہیں۔ یہ تو میں نے خود ہی درخواست کی تھی کہ جب مسلسل ایک ہی جگہ قیام ہے کوئی خاص بات بھی نہیں۔ پھر اتنی جلدی کی ضرورت نہیں۔ رہا انتظار واشتیاق یہ طبعی اور فطری چیز ہے لیکن قابل اہتمام نہیں۔ ماہ مبارک کے متعلق رسہ کشی شروع ہو جانے کا علم ہوا۔ آپ آج لکھ رہے ہیں۔ ہم تو اس منظر کو دسمبر ہی میں سمجھ رہے تھے۔ جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے، آپ کو ہمیشہ سے اس ناکارہ کا مسلک معلوم ہے کہ اپنی نگاہ میں تو حضرت اقدس کی راحت اور خوشی پر اپنا ہر جذبہ ناقابلِ التفات ہے۔ اس کا اثر ہے کہ یہاں کے قیام میں بھی جب حضرت نے یا حضرت مدنی نے فرمایا کہ اس وقت جانے کا خیال ہے یاد نہیں کہ کبھی اس کے خلاف کی درخواست

بھی کی سوچتی کہ بعض مرتبہ یہ حرکت اس کی موہم بن جاتی ہے کہ مجھے ان مبارک ہستیوں کے قیام کی خواہش نہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی اپنا طبعی ذوق یہی رہا کہ بڑائی چھوٹائی کے تعلق کا تقاضا اپنے جذبات کو منوانا نہیں۔ اپنے جذبات کو اکابر کی خواہش کے تابع بنانا ہے اگر طبعاً نہ بنیں تو عقلاً اور عملاً بنانے کی سعی کرنی چاہیے۔ لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بات کہ حضرت اقدس شروع مارچ میں تشریف لاویں اور آخر مارچ میں دوبارہ تشریف لے جاویں موجب تعجب ہے۔ ممکن ہے مطہرہ کے جذباتی خدام اس کو پسند کریں اپنے کو تو پسند نہیں اپنا تو یہ ذوق ہے ؎

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آباد رہو
اپنی تو گذرے چلی جائے گی لشتم پشتم

تقریباً ایک ہفتہ ہوا راؤ ناظر حسن کیڑی والوں کے پاؤں میں سانپ نے کاٹ لیا تھا مگر اللہ کا شکر ہے جان بچ گئی۔ افاقہ ہے۔ ایک خط میں بندہ نے حافظ عبدالقدیر امام منصوری کے نکاح کا مژدہ لکھا تھا۔ معلوم نہیں وہ پہونچا یا نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بندہ کی طرف سے نیز بچیوں کی طرف سے سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ والد صاحب، ہردو مولویاں اور حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

آپ کے کسی خط میں اب تک مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کا آپ کے پاس پہونچنے کا ذکر نہیں آیا۔ معلوم نہیں کہاں ہیں۔

آپ نے حضرت کا اوائل مارچ میں ڈھوڈیاں سے سفر لکھا۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ اوائل مارچ سے عرائض کس پتہ پر لکھنا شروع کروں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ جمادی الثانی ۷۲ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالخالق صاحب زاد مجدہم۔ مقام وڈاکخانہ چھادریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ، جمادی الثانی ۲۲ فروری پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ اس میں حضرت اقدس کی مکان سے روانگی ، ۔ مارچ کے قرب و جوار میں تحریر کی گئی۔ اس بنا پر یہ بھی خیال ہے کہ اس عریضہ کا پہونچنا بھی محتمل ہے اور اس کے بعد تو بظاہر پہونچنا مشکل ہی ہے۔ اس سے قبل متعدد خطوط میں دریافت کر چکا ہوں کہ اس کے بعد خط کا پتہ کیا رہے گا۔ حضرت اقدس کے مژدہ تشریف آوری سے مسرت تو تم خود سمجھو کہ طبعی اور فطری چیز ہے اور دوسری بات مجھے لکھنا بھی نہ چاہیے پھر بھی محض حضرت اقدس کی راحت کے پیش نظر لکھنا پڑتا ہے کہ اس طرح کی آمد و رفت بوجوہ موجب تکلیف ہے اگرچہ حضرت کی مصالح تک اپنی نظر پہونچنا بھی دشوار ہے۔ آپ کی تشریف آوری کے مژدہ سے بھی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ باحسن وجوہ ملاقات میسر فرمائے۔ مولوی اقبال اگر وہاں ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ علی میاں یکم مارچ کو لکھنؤ سے روانگی کا پختہ ارادہ کر رہے ہیں۔ راستہ میں بریلی وغیرہ ٹھہرتے ہوئے ۴ - ۵ تک دہلی پہونچیں گے۔ وہاں سے جب بھی جہاز کی سیٹ ملے۔ اگر جہاز میں کچھ دیر ہوئی تو اس کے انتظار کے دوران میں سہارنپور کا بھی ارادہ ہے۔ مولانا منظور صاحب ہم رکابی میں متردد ہیں۔ آج کل مولوی طاہر مظفر نگری مستقل طور پر سہارنپور مقیم ہیں۔ صوفی انعام اللہ کا خط بھی لکھنؤ سے آیا ہے۔ کچھ ذاتی اور کچھ خانگی پریشانیاں زور دار لگی ہیں۔

والد صاحب ، ہر دو مولانا اور حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ مولوی عبدالمنان صاحب گوجرانوالوں کا تذکرہ کسی خط میں نہیں ہوتا۔ معلوم نہیں وہ آپ حضرات کو چارج دے کر پنشن پر ہیں یا اہلیہ ماجدہ آپ تک پہونچنے نہیں دیتیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ اور بچیوں کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب قاضی عبدالحق صاحب زاد مجدہم۔ مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ جمادی الثانی ۸۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کے دو کارڈ ایک مورخہ یکم اپریل، دوسرا ۲ اپریل ناسخ و منسوخ بیک وقت عین انتظار میں پہونچے۔ یہاں کل سے برابر آپ کے اور دہلی کے خطوط اور تار کا انتظار تھا اور آج تو تار کا پختہ یقین تھا مگر حافظین کا زور لڑ رہا ہے حضرت حافظ فخرالدین صاحب کا زور آج کی کشش کا ہے اور حافظ عبدالعزیز کا زور کہ جانے نہ دوں۔ جذبات سے خالی افسردہ دل مناظر زندگان دیکھ رہے ہیں حضرت اقدس مدنی پرسوں بھی یہاں تھے اور آج کی رات بھی یہاں گزاری اس سے قبل بھی اسی ہفتہ میں ایک دو مرتبہ تشریف آوری ہوئی۔ ہر مرتبہ فکر کے ساتھ حضرت کی خیریت دریافت فرماتے رہے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ خیریت سے جلد لے آئے۔ کل کو بھی پھر تشریف آوری ہوگی۔ رات تو میں نے یہ عرض کر دیا تھا کہ کل کو تار کا غالب گمان ہے۔ پرسوں کی تشریف آوری پر اطلاع مل جائے گی۔

تمہارے خطوط کا جتنا بھی تشکر پیش کروں کم ہے۔ حسب ارشاد لائل پور کے پتہ سے تعویذ اور خط کا جواب ایک عشرہ ہوا لکھ چکا ہوں۔ غالباً مل گیا ہوگا۔ کل سے برابر لاہور خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔ مگر انداز یہ تھا کہ حضرت کی روانگی کے بعد آپ کی روانگی ہو ہی جائے گی ایسی حالت میں خط لیا مل سکتا ہے۔ مگر آج کے خطوط سے مدت تک کا اندازہ معلوم ہو کر عریضہ لکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا اس لیے مولوی اقبال کی معرفت خط ارسال ہے۔ اس وقت شاہ مسعود صاحب بھی اپنے کسی سلسلہ میں آئے تھے۔ ہر دو کارڈان کو دکھا دیے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست مولوی اقبال صاحب بعد سلام مسنون یہ کارڈ جلد از جلد مولوی جلیل صاحب کی خدمت میں پہونچا دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ زکریا۔ مظاہر علوم

۳۶۔ مال روڈ۔ مکتبہ اصلاح ۔ لاہور ۔ (مغربی پاکستان) ۱۸ رجب شنبہ ۱۱۔ بجے دوپہر

مکرم محترم مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون۔ اس سے قبل لاہور کے بعد ایک عریضہ لائل پور کے پتہ سے لکھ چکا ہوں معلوم نہیں وہ آپ کو مل سکا یا نہیں۔ اس لیے کہ آپ کے آخری خط سے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ لاہور کے بعد لائلپور ہوتے ہوئے آپ مکان پہونچیں گے۔ مگر یہ اندازہ آپ نے نہیں لکھا تھا کہ کب تک۔

حضرت اقدس ۸۔ اپریل کو بخیریت دہلی پہونچ گئے تھے، جس کی اطلاعات متعدد عرائض میں کر چکا ہوں۔ وہاں سے ۱۴ منگل کی صبح کو کار میں شاہ مسعود صاحب کے ہمراہ سہارنپور تشریف لے آئے تھے۔ راستہ میں دو ایک گھنٹہ دیوبند بھی قیام رہا۔ اس کی اطلاع لائلپور کے کارڈ میں کر دی تھی۔ پرسوں شنبہ ۱۸ تک سہارنپور قیام رہا۔ پرسوں صبح یہاں سے شاہ صاحب کی کار میں بہٹ تشریف لے گئے اور آج ۲۰۔ دوشنبہ کی صبح کو بہٹ سے رائپور ۷½ بجے صبح کو بخیریت پہونچ گئے۔

اب تک تو ماہ مبارک چکرونہ ہی کا تجویز تھا۔ مگر شاہ مسعود اس پر مصر ہیں کہ منصوری پران کی کوٹھی میں رمضان المبارک گذرے۔ اب یہ مسئلہ ماہ مبارک کے قریب ہی طے ہوگا۔ میر صاحب نے اپنا مکان اس سال کرایہ پر محض اسی وجہ سے نہیں دیا تھا۔ ان کا اصرار بدستور ہے اور شاہ مسعود صاحب کا اب اصرار ان سے بڑھا ہوا ہے۔ آپ کے گھر میں کسی ولادت کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ یہاں رؤیت عامہ سے یکم شعبان پنجشنبہ کو ہوئی ہے۔ والد صاحب اور ہر دو مولویاں صاحبان کی خدمات میں سلام مسنون۔ جب خط لکھیں تو قاضی عبدالقادر صاحب کی خیریت سے بھی ضرور اطلاع دیں اور ملاقات ہو تو ان سے سلام مسنون بھی کہہ دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت قاضی عبدالغنی صاحب سلمہٗ   زکریا۔

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)   ۵ شعبان ۷۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! سب سے اول تمہارے ان خطوط کا مکرر شکریہ جو حضرت اقدس کے دوران قیام میں تم بکثرت لکھتے رہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے اپنے شایان شان ان کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت کے قیام لاہور کے زمانہ میں بندہ نے دو خط صوفی اقبال کی معرفت تمہیں لکھے۔ ایک کا جواب تو تمہارا کل کا کارڈ مل گیا ممکن ہے دوسرا تمہاری روانگی کے بعد پہونچا ہو۔ تم نے اسی میں لکھا کہ لائل پور ہوتے ہوئے مکان کا ارادہ ہے مگر لائل پور قیام کا اندازہ نہ لکھا۔ اس لیے یہ خط مکان ہی کے پتہ سے ارسال ہے۔ حضرت اقدس یکم اپریل کو ایک بجے دوپہر بخیریت اڈہ پر پہونچ گئے تھے اور ۲ یوم دہلی قیام کے بعد کل منگل ۷۔ اپریل کو شاہ مسعود کی کار میں ایک گھنٹہ دیوبند حضرت مدنی کی خدمت میں قیام کے بعد گیارہ کے بعد سہارنپور پہنچ گئے تھے۔ پہلے سے اطلاع پرسوں دوشنبہ کی تھی۔ اس لئے ریل پر بہت بڑا مجمع گیا تھا۔ مگر اسی دن شاہ صاحب کار لے کر دہلی پہونچ گئے۔ اس لیے بجائے پیر کے کل منگل کو تشریف آوری ہوئی۔ خیال دو ایک روز یہاں قیام کا تھا اور ہے مگر صبح چائے میں معلوم ہوا کہ شب کو مچھروں نے اپنی انتہائی محبت کے اظہار میں قدم بوسی ہی پر قناعت نہیں کی بلکہ بدن بوسی خوب کی۔ اس لیے میں نے خود ہی یہ طے کر لیا کہ ایسی حالت میں ہرگز یہاں قیام نہ کیا جائے۔ میرے مسلک میں تو ہمیشہ اپنے جذبات پر اکابر کی راحت کا مقدم ہونا مسلط رہا کرتا ہے۔ اس لیے میری باصرار رائے یہی ہے کہ حضرت آج ہی رائپور تشریف لے جائیں۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ میری رائے اگر یہاں سے روانگی میں قابل عمل ہو بھی گئی تب بھی بہٹ کو پھلانگنا مشکل ہوگا۔ ماہ مبارک کے متعلق پہلے سے تو چکروتہ گویا متعین ہی تھا مگر اب شاہ مسعود صاحب کا اصرار اور خواہش متصوری کی ہے کہ موصوف کی کوٹھی وہاں بہت وسیع ہے اور چکروتہ میں مکان کی نسبتاً تنگی ہے۔ بالخصوص اسی وجہ سے کہ گرمی کے رمضان میں پہاڑ پر حضرت اقدس کی برکات حاصل کرنے کا جذبہ غالباً بہت سے حضرات کو ہو جائے گا۔ لیکن ابھی تک میر صاحب چکروتہ ہی پر مصر ہیں اور حضرت کو

بھی اسی کو ترجیح ہے۔ آج بھی ۸ ۔کو تو بظاہر قیام سہارنپور ہی ہے مگر میں بعد عصر سیدھے رائپور جانے کی کوشش کر رہی رہا ہوں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت عالیجناب قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم ۔ مقام ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — زکریا (۸۔شعبان ۷۲ھ)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۴۔شعبان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تعجب ہے کہ آپ نے اس ناکارہ کا صرف ایک خط لاہور پہونچنا لکھا۔ لاہور کے متعدد خطوط کے علاوہ لائلپور میں عریضہ لکھا تھا اور جھاوریاں بھی غالباً یہ تیسرا یا چوتھا عریضہ ہے۔

حضرت اقدس بخیریت رائپور تشریف فرما ہیں اور ماہ مبارک کے متعلق رسہ کشی زوروں پر ہے۔ چکروتہ پہلے سے طے شدہ اور قرارداد تھا۔ میر صاحب نے امسال اپنا مکان محض اسی لیے کرایہ پر نہ دیا تھا۔ مگر اب حضرت کی واپسی کے بعد سے شاہ مسعود صاحب دہلی استقبال کو گئے تھے وہیں سے منصوری پر نیم رضا لے آئے ہیں اور اب اس پر شدت سے مصر ہیں۔ اب ایک ہفتہ سے سنا جارہا ہے کہ حضرات اہل لکھنؤ کی خواہش نینی تال کی ہے اور وہ حضرات وہاں مکان وغیرہ سب کچھ تجویز کرنے کے بعد آج کل میں علی میاں، آزاد صاحب وغیرہ اسی ارادہ سے آئیں گے اور حضرت سے اصرار کریں گے کہ بہت سے دینی منافع وہاں کے قیام میں ہیں۔ ایک انار صد بیمار۔ دیکھیں قرعہ فال کدھر نکلتا ہے۔ والد ماجد اور مولویان صاحبان کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب زادمجدہم ۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — زکریا۔ مظاہر علوم ۱۳ شعبان ۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ایک عریضہ کئی دن ہوئے بجواب گرامی نامہ لکھ چکا ہوں۔ بالآخر

ماہ مبارک کا مسئلہ میں شاہ صاحب میر صاحب پر بازی لے گئے اور نینی تال بھی بالکل حذف ہوگیا۔ علی میاں بھی واپس چلے گئے۔ اب قرار داد یہ ہے کہ ۳۲۔ شعبان جمعہ کو حضرت اقدس سہارنپور تشریف لاکر ۴۲ شنبہ کو منصوری تشریف لے جائیں گے اور ماہ مبارک انشاء اللہ وہیں گذرے گا۔ ترجیح کی بڑی وجہ یہ بھی ہوئی کہ بہت سے سعادت مندجن کو ماہ مبارک میں حضرت کے قیام کوہ کی وجہ سے عقیدت جوش کررہی ہے۔ ان کے لیے چکر ونہ پر جگہ کم ہے منصوری پر جگہ زیادہ مل سکتی ہے۔ بعض ایسے نالائق ہوتے ہیں جن کو بہ خود غرضی کی عقیدت اچھی نہیں لگتی۔ یہ اپنی گندگی طبع ہے کہ حسن ظن کی سعادت سے ہمیشہ ہی محرومی رہی۔

والد ماجد اور ہر دو محترمان کی خدمات میں سلام مسنون۔ ماہ مبارک میں تو عرائض کی محرومی ہی رہے گی۔ لیکن اس سے قبل کم ازکم دو تو حاضر ہو ہی جائیں گے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم بوساطت قاضی عبدالحق صاحب مجدہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — ۲۰۔ شعبان ۸۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ حضرت اقدس ۱۰۔ شوال دوشنبہ کو بخیریت منصوری سے سہارنپور پہونچے۔ منصوری کے تمام قیام میں نفخ اور قبض کی شکایت خوب رہی۔ دو دن سے اجابت بالکل نہیں ہوئی تھی۔ یہاں پہونچنے کے بعد منگل کی شام کو بعد عصر جبکہ حضرت اقدس چائے پی رہے تھے۔ چائے کے دوران دفعتہً شدت سے لرزہ ہوا۔ چونکہ سردی محسوس نہ ہوئی تھی۔ اس لیے اس کو رعشہ سمجھا گیا۔ سب متحیر تھے کہ دفعتہً یہ کیا ہوا۔ لیکن جلدی ہی معلوم ہوا کہ یہ رعشہ نہیں، بلکہ لرزہ ہے۔ اس کے بعد شدت سے بخار ہوکر انتہائی غفلت ہوگئی۔ مغرب کی نماز بھی قضا ہوگئی۔ سب خدام نہایت پریشان تھے اور حالت خطرہ کی۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ جیسا دفعتہً ابتدا رتھی ایسے ہی دفعتہً عشاء کے بعد اجابت ہوکر وہ سب احوال ختم ہوگئے بعد عشاء، چارپائی پر ایک گھنٹہ سہارے سے بیٹھ کر باتیں بھی فرمائیں۔ بھوک کا بھی اصرار رہا۔ مگر ڈاکٹر نے کچھ کھلانے کو منع کر دیا تھا۔ مگر حضرت کے اصرار پر ڈاکٹر سے بلا استفسار شوربا

بلایا گیا۔ دو دن یہاں قیام کے بعد کل پنجشنبہ کی شام کو بعد عصر چائے سے فراغت پر بہٹ تشریف لے گئے۔ آج کا قیام تو بہٹ کا ہے ہی محتمل اس کے بعد کا یہی ہے۔

تقسیم کے بعد سے بندہ میوات نہیں جا سکا۔ مولوی یوسف صاحب کا بار بار اصرار بھی ہوا مگر ہمت نہ ہوئی۔ عید بعد ان کی آمد پر ان کے شدید اصرار سے ۲۲۔ شوال کو نوح میں جلسہ کی تجویز کے بعد اس میں شرکت کا بندہ نے وعدہ کر لیا ہمت بالکل نہیں۔ مگر گئے ہوئے بھی عرصہ ہو گیا اس لیے ابھی تک تو ارادہ ہے ہی۔ آئندہ جو مقدر ہو۔ والد صاحب، ہر دو مولویان حضرات کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں - ضلع سرگودہا - (مغربی پاکستان)   ۱۴۔ شوال جمعہ ۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ بندہ شنبہ کو دہلی، میوات وغیرہ گیا تھا۔ ساتویں دن آج جمعہ کو واپس آیا۔ واپسی پر آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۰۔ شوال رکھا ہوا ملا۔ مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہے۔ آج ہی کے آنے والوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اب اچھی ہے۔ ضعف تو البتہ اب مستقل سی صورت اختیار کر چکا ہے۔

علالت کے سلسلہ میں جو شکایات پیدا ہو گئی تھیں، وہ اب نہیں ہیں۔ والد صاحب اور ہر دو برادران کی خدمات میں سلام مسنون۔ مولوی اقبال ابھی تک سہارنپور ہی ہیں۔ ویزا کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت قاضی عبدالخالق صاحب مدفیوضہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں - ضلع سرگودہا - (مغربی پاکستان)   ۲۸۔ شوال ۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۴۔ شوال پہونچ کر موجب مسرت

ہوا۔ بندہ ۲۸ جمعہ کو دہلی سے واپس آگیا تھا۔ میوات تو ایک ہی شب گزری، لیکن واپسی پر نظام الدین میں کئی دن لگ گئے۔ ان حضرات کے کاموں نے واپسی کی مہلت ہی نہ دی۔ میوات اور دہلی میں گرمی سے سابقہ نہیں پڑا۔ دونوں جگہ وقتاً فوقتاً بارش دن رات میں ہوتی ہی رہی اور یہاں سہارنپور میں تو بارش کا بہت ہی زور ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود سفر کا تکان اتنا شدید ہے کہ آج پانچواں واپسی کو ہے مگر تکان ایسا ہے جیسا ابھی سفر حج سے واپسی ہوئی ہو۔ یہاں پہونچنے کے بعد سے برابر حضرت اقدس کے یہ الفاظ مہمانوں کے ذریعہ پہونچ رہے ہیں کہ زبان سے تو ہم نہیں کہتے مگر دل سے برابر انتظار ہو رہا ہے۔ ان الفاظ پر رائپور حاضری کا شدت سے قلب پر تقاضا ہے۔ مگر دہلی کے سفر کی وجہ سے یہاں مدرسہ کا سبق شروع نہیں کرا سکا تھا۔ واپسی پر مدرسہ کی بعض ضروریات کی وجہ سے دو دن کی تاخیر ہو گئی۔ کل سے شروع کرایا ہے۔ اس لیے دو چار سبق پڑھانے کے بعد آئندہ ہفتہ حاضری کا ارادہ ہے۔

تبدیلی پتہ کی وجہ آپ نے نہیں لکھی۔ بڑی مشکل سے سابقہ پتہ یاد ہوا تھا۔ آپ حضرات کے یہاں گرمی کی شدت سے اموات کی کثرت کا حال اخبارات سے معلوم ہو کر فکر و قلق ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنا فضل فرمائے۔ رائےپور میں بارش کا زور سہارنپور سے بھی زیادہ ہے۔ سنا ہے کہ بعض اوقات تو شب کو کپڑا اوڑھنا پڑتا ہے۔ مولانا یوسف ۱۸ جولائی کو ہوائی جہاز سے لاہور پہنچ رہے ہیں اور اسی دن یا دوسرے دن وہاں سے کراچی جائیں گے چند مواقع اجتماع میں شرکت کے بعد واپسی میں لاہور دو ایک دن قیام بھی شاید کریں مگر اس کا صحیح حال معلوم نہیں۔ وہاں کے حضرات کی تجویز پر ۱۸ کو وہاں قیام یقینی ہے والد صاحب، برادران کی خدمات میں سلام مسنون۔

مکرم و محترم مولوی عبدالجلیل مدفیوضہم معرفت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم   زکریا

مقام: چھادریاں - ضلع سرگودھا - (مغربی پاکستان)   ۲۔ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کراچی والا کارڈ مورخہ ۷، ۱۰ ذیقعدہ پہونچا جس سے شدید تشویش معلوم ہوئی جو بالکل برمحل ہے۔ مجھے خود اس کا اندازہ ہے اس سے قبل ۱۵ ذیقعدہ کو ایک مشترک خط آپ کے اور بھائی اکرام کے نام لکھ چکا ہوں جس میں اس وقت تک کی کیفیت بھی لکھ چکا ہوں اور تار کی سرگزشت بھی لکھ چکا ہوں کہ تمہارا تار پہونچنے کے دوسرے دن بار بار آدمی ڈاکخانہ جاتا رہا لیکن معلوم ہوا کہ کراچی کی لائن خراب ہے۔ تار کے پہونچنے کی نہ ذمہ داری نہ امید۔ اگر پہونچا بھی تو ۴-۵ دن میں پہونچے گا اور تمہارے ان خطوط سے جو اس تار کے ایام میں پہونچے تھے ۲، جولائی کو تمہاری کراچی سے ہوائی جہاز میں روانگی کی خبریں معلوم ہوتی تھیں۔ اس لیے اس کو ملتوی کر کے مفصل خط ۱۵ ذیقعدہ کو مکہ مکرمہ لکھا تھا جو غالباً ایک ہفتہ ہوا تمہیں مل گیا ہوگا۔

الجمعیۃ میں جو خبر چھپی تھی وہ تو پرانی تھی۔ منصوری والے دورہ کی خبر دیر سے چھپی اس کے بعد سے تو حضرت کو افاقہ شروع ہو گیا تھا۔ ۳، جولائی یکشنبہ کو صوفی جی اپنی کار میں حضرت کو شاہ صاحب وغیرہ کی رائے کے خلاف حضرت کے اس ارشاد پر کہ مجھے کسی طرح یہاں سے لے چلو بہٹ لے آئے تھے اور نہر کی کوٹھی پر قیام ہے۔ طبیعت اس کے بعد سے دن بدن بہتر ہوتی جا رہی تھی بلکہ کچھ ذکر تذکرے ہوائی جہاز سے سفر حجاز کے بھی ہوتے رہتے تھے کہ ذرا قوت آجائے تو شمس و قمر کے ساتھ ہم بھی ہو آئیں۔ ڈاکٹر برکت علی کی رائے ایکسرے کی تھی اور قرار پایا کہ ۱۰، جولائی یکشنبہ کی صبح کو ۷ بجے حضرت سہارنپور تشریف لائیں گے۔ مہمان خانہ میں چڑھنے اترنے کی تو دقت ہوگی۔ ایک دو گھنٹہ کچے گھر میں آرام فرما کر ۸ بجے ایکسرے کے بعد سیدھے بہٹ تشریف لے جائیں گے۔

یہاں بھی چوکی وغیرہ کے سب انتظام مکمل کر لیے کہ شب میں ۱۲ بجے شاہ صاحب نے کواڑ کھلوائے۔ میں یہ سمجھا کہ ٹھنڈ کے خیال سے جلدی تشریف آوری ہوگئی۔ اندر ہی سے میں نے کہا خوب آئے بہت اچھے آئے۔ انھوں نے جلد کواڑ کھلوانے کا تقاضا کیا میں سمجھا کہ حضرت کو کار پر سے اتار لائے۔ اس لیے عجلت ہے۔ حالانکہ اس کے لیے

آرام کرسی کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلدی سے کواڑ کھولے نوشاہ صاحب نے کہا جلدی چل
حضرت کی طبیعت ایک بجے سے سخت ناساز ہے۔ خطرہ کی صورت ہے سانس اکھڑ
گیا ہے، بدن ٹھنڈا ہے۔ میں ڈاکٹر کو کہہ کر آیا ہوں کہ وہ تیار ہو جائے۔ اتنے میں تجھے
لے آؤں۔ اسی وقت انتہائی فکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ راستہ سے ڈاکٹر صاحب کو لے کر
۵ بجے سے قبل پہونچے تو معلوم ہوا کہ ابھی چند منٹ قبل اس شدت میں تخفیف
شروع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر بھی پریشان تھے۔ انجکشن فوراً لگایا گیا اور ظہر کے بعد جب دوسری
مرتبہ ڈاکٹر صاحب آئے تو انھوں نے کچھ معمولی سا اطمینان ظاہر کیا لیکن شدید خطرہ سے
خالی نہ بتایا۔ اس کے بعد سے آج ۲۲ ذیقعدہ تک کہ ابھی بہٹ سے آرہا ہوں۔
طبیعت یوماً فیوماً اچھی ہوتی جارہی ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ابھی مرض کی حیثیت سے
بہت کسر بتاتے ہیں۔ آج بھی ان سے گفتگو ہوئی تھی۔ اتوار کو تو بندہ وہیں رہا پیر کی
صبح کو ۹ بجے آکر عصر کے وقت واپس چلا گیا تھا۔ اس دن سے یہ معمول ہے کہ صبح ۹
بجے کے قریب کسی کار یا لاری سے آنا ہوتا ہے کہ ڈاک اور سبق کی مجبوری ہے۔ شام کو سبق
کے بعد واپسی ہو جاتی ہے۔ کل شب میں حافظ عبدالعزیز صاحب بھی تشریف لاکر صبح بہٹ
پہنچ گئے۔ تمہاری تار پر اس کی بھی کوشش کی کہ کہیں ٹیلیفون کا سراغ ملے۔ وہ بھی نہ ملا۔ صوفی جی کی
آمد کے زمانہ میں ان کے نام ٹیلیفون کی کوشش کی۔ آدھ گھنٹہ کے بعد تو راستہ والے نے یہ کہا
کہ دو گھنٹہ میں وہاں کا کنکشن مل سکے گا۔ اس سے پہلے نہیں اور دو گھنٹہ کے بعد جب
وہاں ملا تو وہاں سے کوئی بولا نہیں۔ وقت اور دام سب ضائع ہوئے۔ بہرحال اس
وقت تو حضرت کی طبیعت بہت ہی اچھی ہے لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ جس کا نہ تو
کسی کے پاس حل ہے نہ اس مسئلہ کا شور مچایا جا سکتا ہے کہ ہزاروں دوائیں خزانہ
میں محفوظ ہیں۔ ڈاکٹری بھی، یونانی بھی ہومیوپیتھک کی بھی بادشاہ وزیر جہاں دونوں کی سامنے
تی چکنے سے کھالی گئیں ——— حضرت سے عرض تو بار بار کیا جاتا ہے مگر وقت پر کسی کو اطلاع
بھی نہیں ہوتی کہ آڑے سے آجائے۔ سنا ہے کہ یہ آخری دورہ بھی ایک دوا ہی کا کرشمہ تھا
جس کو منصوری پر ڈاکٹر گوئل نے نہایت شدت سے منع کیا تھا مگر حضرت کے خیال مبارک

میں نیند کم آرہی تھی اس لیے کھائی گئی۔ اب کل سے طبیعت بحمداللہ بہت اچھی ہے مگر شام جاکر معلوم ہوا کہ کل ایک دوا کا بار بار ذکر تذکرہ رہا اس کے بعد یہ منقح نہیں ہوسکا کہ وہ دی گئی یا نہیں کوئی ہاں کہتا ہے کوئی انکار کرتا ہے۔

غالباً مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی پہونچ چکے ہوں گے۔ ان سے بھی بعد سلام مسنون یہ خط بھی دکھا دیں اور یہ بھی کہ جناب کا گرامی نامہ پالم کے ہوائی اڈہ سے لکھا ہوا کئی دن بعد کل پہونچا۔ حضرت اقدس کو بھی سنا دیا۔ اتوار کا وہ شدید دن جس کا حال اوپر لکھا جاچکا حضرت پہ بار بار شدید غشی بھی طاری رہتی تھی لیکن جب بھی افاقہ ہوتا تھا آپ کا ذکر اکثر آجاتا تھا۔ ایک دفعہ فرمایا کہ نہ معلوم جہاز کب چھٹا ہوگا۔ ایک دفعہ فرمایا خبر نہیں بمبئی کب تک پہونچے گا۔ ایک دفعہ فرمایا بار بار خیال آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خیریت سے پہونچادے اسی دن ایک بجے ڈاکٹر سید محمود کار میں بہٹ پہونچے، ان سے بھی دریافت فرمایا کہ آپ کے سامنے روانہ ہوچکے تھے یا نہیں۔ مگر وہ دہلی سے ۷ بجے صبح روانہ ہوچکے تھے۔ آپ کی بخیر روانگی تو اسی دن آپ کے خادم نوگاؤں کے رہنے والے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ آپ کو سوار کرانے کے بعد یہاں آگئے تھے۔ ظہر کے وقت ان سے مفصل خیر خبر معلوم ہوگئی تھی اور شام کو حضرت اقدس سے بھی عرض کردی تھی۔ دعاؤں کی سب ہی سے درخواست ہے۔

خط لکھنے کے بعد مولوی الیاس کا لفافہ مؤرخہ ۱۳۔ ذلقعدہ پہونچ گیا ابھی اچھی طرح پڑھنے کی نوبت نہیں آئی۔ سرسری نظر تو جلدی سے ڈال لی۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۳، ذیلقعدہ، پنجشنبہ ۱۳۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۳/۱۱/۷۲ پہونچ کر موجب مسرت ہوا اور تبدیلیٔ پتہ کی وجہ بھی معلوم ہوئی۔ بڑی مشکل سے آپ کا سب اوّل پتہ معرفت حکیم فیض بخش

صاحب یاد ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ منسوخ ہو کر قاضی عبدالخالق صاحب یاد کرنا شروع کیا
اور بشکر خدا کر جلدی یاد ہو گیا تھا۔ اب وہ بھی منسوخ ہو کر ڈاکٹر صاحب آئے ہیں دیکھیں
کب تک یاد رہو اور کب تک باقی رہے۔

اس سے پہلے خط میں یہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس مدنی نے ۱۹/۱۱ والا جمعہ رائپور
کے لیے تجویز فرمایا تھا۔ میں نے عرض بھی کیا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے۔ سہارنپور جنکشن
ہے یہاں تشریف لے آئیں۔ حضرت اقدس رائپوری بھی یہاں تشریف لے آئیں گے۔ مگر
حضرت مدنی نے اس کو قبول نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ بیچارا دبلی ہے میں خود حاضر ہوں
گا۔ بندہ نے حضرت رائپوری کو اس کی اطلاع کر دی۔ وہاں سے ہم روزہ حکم امتناعی بندہ
کے نام صادر ہوا کہ آجکل برسات کا زور ہے۔ پٹڑی پر کار کی اجازت بالکل نہیں اور نہ
راستوں میں سختی کی جا رہی ہے۔ بیل گاڑی کا راستہ بھی نہیں، پانی بھرا ہوا ہے۔ اس لیے
اس وقت تم دونوں میں سے کوئی بھی ہرگز ارادہ نہ کرے۔ میں نے یہ تجویز کیا کہ بہٹ
کو مجمع الشمسین بنایا جائے اور اس کے لیے شاہ صاحب کو میں نے خط لکھا کہ آپ مجھے
جلد مل جائیں۔ خیال تھا کہ ان کی طرف سے دونوں سرکاروں میں استدعا کرا دوں گا۔
مگر وہ رئیس ہیں، ان کو تو آنے کی فرصت نہ ملی لیکن ۱۴/۱۱ کو ان کی کار میں حضرت اقدس
رائپوری ایک دم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دیوبند کے ارادہ سے آیا ہوں۔ چنانچہ
اس ناکارہ کو ہمراہ لے کر اسی وقت دیوبند تشریف لے گئے اور شام تک وہاں قیام
فرما کر عصر کے وقت واپسی ہوئی اور دو شب سہارنپور قیام فرمانے کے بعد ۱۶/۱۱ کو
حضرت واپس رائے پور تشریف لے گئے۔

حضرت رائپوری دام مجدہم کی طبیعت بحمداللہ اچھی ہے اور بہت اچھی ہے۔
ضعف بھی آج کل معمولی ہے۔ لیکن حضرت مدنی کی طبیعت ماہ مبارک کے بعد سے
مسلسل علیل ہے۔ کبھی کمی ہو جاتی ہے کبھی زیادتی۔ پرسوں سے بھی سنا ہے کہ بخار میں
کچھ زیادتی ہو گئی ہے، سبق بھی بند ہے۔ اور نمازیں بھی اکثر گھر میں ہوتی ہیں حق تعالیٰ
شانہ ان دونوں اکابر کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ والد ماجد اور ہر دو مشائخ کی

خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام۔ جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان)   ۳۰/۱۱ ۷۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج یوم العید و یوم الجمعہ میں تیسری عید کا اضافہ آپ کے گرامی نامہ نے کردیا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ ہر دو اکابر مدنی و رائپوری بخیریت ہیں اور اللہ کے فضل سے ہر دو بالکل خیریت سے ہیں۔ حضرت مدنی زادمجدہم کے اسفار بھی آجکل گویا بند ہیں کہ ہر طرف سے ان کے خلاف اصرار ہے۔

حضرت اقدس رائپوری دام مجدہم کے متعدد اوامر پر اس ناکارہ نے بھی ۱۴ ذی الحجہ کو رائپور حاضری کا ارادہ کر رکھا ہے۔ ۱۶ کو واپسی کا خیال ہے۔ مولانا یوسف صاحب بھی بخیریت نظام الدین اور پھر وہاں سے سہارنپور، رائپور حاضری کے بعد واپس نظام الدین چلے گئے۔ وہاں کے سب حالات تو قاضی صاحب کی معرفت آپ کے علم میں آہی گئے ہوں گے۔ والد صاحب اور ہر دو محترمان مولویان کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زادمجدہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام :۔ جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان)   ۱/۱۲ ۷۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مؤرخہ ۲۲/۱۲ اسی وقت ۲۹ کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ بارش کا یہاں بھی گذشتہ ماہ تو بہت زور رہا مگر اس ماہ میں کمی رہی۔ البتہ بہار وغیرہ میں سیلاب کی شدید شکایات ہیں۔ بہت نقصانات ہوئے۔ اللہ جل شانہٗ محفوظ فرمائے۔ بندہ ناکارہ ۱۳ کو رائپور حاضر ہوا تھا۔ ۱۶ کو وہاں سے واپسی ہوئی۔ حضرت اقدس

بالکل عافیت سے ہیں۔ لکھنؤ بریلی وغیرہ کی طرف سے تشریف بری کے لیے درخواستیں شروع ہوگئی ہیں مگر ابھی اصرار کا درجہ شروع نہیں ہوا۔ قاضی صاحب کا مفصل گرامی نامہ جس میں تبلیغ کے سفر کے احوال تحریر فرمائے تھے، بندہ کی موجودگی میں پہونچا تھا۔ حضرت نے مجمع میں سنوایا تھا۔ بڑی مسرت ہوئی۔ ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد اس سعی مبارک پر مبارک باد پیش کر دیں۔ والد صاحب اور ہر دو مولویان حضرات کی خدمت میں سلام مسنون
فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۲۹/۱۲ ۷۲ھ

۱۳۷۳ھ۔ ۵۴-۱۹۵۳ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۵۔ ذی الحجہ پہونچا۔ تم بھی عجیب بزرگ ہو۔ تم اس سے پہلے گرامی نامہ میں اپنا ۱۰ ستمبر کو حتمی پہونچنا لکھ چکے ہو۔ تم نے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مخدومی حافظ عبد العزیز صاحب نے بھی اس تاریخ پر تشریف آوری کا وعدہ فرمالیا اور اگر وہ تشریف نہ لا سکے تو میں تو ۱۰۔ کو پہونچ ہی جاؤں گا۔

حضرت اقدس رائپوری دام مجدہم پرسوں یہاں تشریف لائے تھے اور میں نے یہ ساری تفاصیل حضرت اقدس سے عرض کر دی، بلکہ میرا وعدہ صوفی صاحب ڈاکٹر صاحب کے شدید اصرار پر یہ تھا کہ ان کے دوران قیام رائپور میں ضرور حاضر ہوں گا

اور اس کی تکمیل کے لیے حضرت کی ہمرکابی میں جانا طے کر دیا تھا لیکن حضرت کی واپسی کے وقت یہ ہی کہہ کر عذر کر دیا کہ اب ان دونوں حضرات کی آمد بھی قریب ہے۔ دو مرتبہ اتنی جلدی حاضری مدرسہ کے حرج کی وجہ سے دشوار ہے، اب ان حضرات کی آمد پر حاضری ہوگی۔ آج کے والا نامہ میں آپ نے سب کو کالعدم کر کے لکھ دیا کہ ۱۰ ستمبر کے بعد کوئی تاریخ مقرر کی جائے گی۔ اب میں بجز اس کے کہ حضرت کی ہمرکابی میں نہ جانے پر قلق کروں اور جلد صوفی صاحب کے وعدہ کی تعمیل کی فکر کروں اور کیا کر سکتا ہوں ؎

غالب آئی فراموشی اس کی
وعدے تڑپا گئے وفا کے لیے

فلا یغرنک ما منت وما وعدت ۔ ان الامانی والاحلام تضلیل
کانت مواعید عرقوب لہا مثلا ۔ وما مواعیدہا الا الاباطیل

فقط والسلام۔ گستاخی معاف۔

مکرم محترم مخلف ابوعدمولوی محمد جلیل صاحب سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — زکریا۔ مظاہر علوم ۳۔ محرم ۱۳۸۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۹ محرم پہونچا جس میں آپ نے سابقہ خط کے عدم جواب کی اطلاع دی۔ آپ کا کوئی خط ایسا نہیں ہوتا جس کا میں فوری جواب نہ لکھوں چاہے اس میں حرج ہی کرنا پڑے۔ اس لیے کہ آپ کے احسانات خطوط میں دبا ہوا ہوں۔ اس کے بعد جواب آپ تک نہ پہونچیں یا آپ کا کوئی خط ہی مجھ تک نہ پہونچے اس کا علاج نہیں۔ ایک خط جمعہ ۲ صفر کو لکھ چکا ہوں، جس میں حضرت اقدس کی روانگی لکھنؤ کی اطلاع کر چکا ہوں۔ بندہ کا دوبارہ بعجلت سفر رائپور بھی اسی ذیل میں تھا کہ ۲۵ محرم کو مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ ویزا آگیا اور اب روانگی کا ہر وقت امکان ہے اس لیے میں دوسرے

ہی دن دوبارہ چند روز قیام کے ارادہ سے چلا گیا تھا۔ اتوار کو جاکر پنجشنبہ کو واپسی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کارڈ میں بندہ لکھ چکا ہے۔ اب احتیاطاً دوبارہ لکھتا ہے کہ حضرت اقدس ۵۔صفر پنجشنبہ کی شام کو ہر دو مولوی عبدالمنان اور بھائی الطاف علی میاں وغیرہ کے ہمراہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ اوائل نومبر تک وہاں قیام ہے۔ اس کے بعد ۶۔نومبر کو بریلی حکیم عبدالرشید کی لڑکی کی تقریب شادی میں شرکت کے بعد ۷ یا ۸۔نومبر کو وہیں سے دہلی کا ارادہ ہے۔ دہلی میں ممکن ہے جہاز کے انتظار میں دو ایک روز لگ جائیں۔ اس مرتبہ سفر میں صرف مولوی عبدالمنان رائپوری کی ابھی تک تجویز ہے ممکن ہے وقت پر کوئی دوسرا بھی ساتھ ہو جائے۔ یہ بھی پہلے لکھ چکا ہوں کہ میر آل علی صاحب یکم صفر کی شب میں لاہور کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ کل اتوار کی صبح کی نماز کو مولوی انیس الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی جو شب میں یہاں پہونچے تھے اور چند گھنٹے یہاں قیام کے بعد دوپہر کو دہلی روانہ ہو گئے۔ والد ماجد اور ہر دو مولویان حضرات کی خدمات میں سلام مسنون۔ حافظ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں بھی اگر اس نظام سفر کی اطلاع کر دیں تو بہتر ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب　　زکریا

مقام چھاوریاں　-　ضلع سرگودہا　-　(مغربی پاکستان)　　۹ صفر، دوشنبہ ۱۳۸۳ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲ صفر مل کر موجب مسرت ہوا۔ کوئی جواب طلب امیں اگرچہ نہ تھے لیکن اس خیال سے جواب لکھ رہا ہوں کہ حضرت کے سفر کی خبر کا انتظار آپ کو ضرور ہوگا کہ اس میں کوئی تغیر تو نہیں ہوا۔ لہٰذا اطلاعاً عرض ہے کہ ابھی تک کوئی تغیر نہیں۔ ابھی تک ۷۔نومبر کو دہلی پہونچنے کا ارادہ ہے لیکن دو یوم کی اس میں تاخیر کا احتمال ہے اس لیے کہ اس نظام میں رامپور داخل نہیں اور وہاں کے لوگ مصر ہیں ابھی تک حضرت انکار کر رہے ہیں۔ مگر اصرار کرنے والوں سے شدتِ انکار کامل، چونکہ

حضرت کے یہاں نہیں۔ اس لیے احتمال وہاں کے دو دن کا ضرور ہے۔ والد صاحب اور ہر دو مشائخ کی خدمات میں سلام مسنون۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زاد لطفہٗ | زکریا مظاہر علوم

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) | ۱۸ صفر چہارشنبہ ۱۳۹۳ھ

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ تمھیں غالباً حضرت کی روانگی کے تار کا ہر وقت انتظار ہو رہا ہوگا۔ مگر یہاں یہ حال ہے کہ خدام، احباب اصرار سے نہیں رکتے اور حضرت کے یہاں اصرار کا رد نہیں۔ اس سلسلہ میں یہ ناکارہ بھی ہمیشہ خسارہ میں رہا کرتا ہے۔ حضرت ایک ہفتہ سے زیادہ رامپور قیام کے بعد آج مرادآباد آنے کی تجویز ہے اور کل یا پرسوں وہاں سے دہلی کا ارادہ ہے۔ حضرت کا والا نامہ آیا کہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ دہلی جاتے ہوئے تجھ سے پھر ملتا جاؤں۔ مگر اس ناکارہ نے آج ہی عریضہ لکھ دیا کہ حضرت اس کا بالکل ارادہ نہ فرماویں کہ اس ناپاک کی وجہ سے سفر کو اتنا طول ہرگز نہ دیں۔ ضعف میں جتنا سفر طویل ہوتا جارہا ہے یہ بھی گراں ہے۔

اب قرار داد یہ ہے کہ ۲۱ یا ۲۲۔ نومبر کو حضرت دہلی پہونچیں گے۔ مراحل سب نمٹ چکے ہیں۔ وہاں پہونچ کر اب تو وہاں کے حضرات کے کرم پر ہے۔ اگر انھوں نے کچھ زیادہ اصرار کیا تو دو چار دن تو وہاں قیام ہے ہی، اس سے زیادہ ہوجانا محتمل ہے۔ بندہ کا ارادہ تو دہلی حاضری برائے مشایعت کا ارادہ پختہ ہے۔ مگر اس ناکارہ کا ذہن کے لیے اب منجانب اللہ بھی سفر غالباً پسندیدہ نہیں۔ دو ہفتہ سے ٹانگ اور گھٹنہ میں درد کی شکایت ہے جو گزشتہ سال بھی سردی میں اکثر رہی اب دو تین دن سے اس میں شدت ہے۔ دو نمازیں عشا اور صبح گھر پر پڑھ رہا ہوں۔ ظہر میں وقت سے مسجد مدرسہ میں جاتا ہوں، وہیں بعد نماز سبق شروع کرا دیتا ہوں۔ عصر پڑھ کر واپس آتا ہوں۔ بڑھاپے کے سوا اور کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب فیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان) جمعہ ۱۲/۳ ۸۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون ! اسی وقت گرامی نامہ ۹ ربیع الاول پہونچ کر موجب مسرت ہوا حضرت اقدس کل ۱۵۔ ربیع الاول کو دہلی پہونچ گئے اور اب تو پرواز کے علاوہ کوئی دوسرا مرحلہ باقی نہیں ۔ لیکن سنا ہے کہ ایک ہفتہ دہلی کا بھی قیام موعود ہوگیا۔

بندہ کا ارادہ اس وقت دہلی حاضری کا پختہ تھا ۔ تمنا اب بھی ہے مگر قسمت کی کارستانیاں کہاں جاسکتی ہیں ۔ دو ہفتہ سے ٹانگ کی درد میں مبتلا ہوں ۔ ایک ہفتہ سے دو نمازیں عشا ، فجر بھی گھر پر پڑھ رہا ہوں ۔ دار الطلبہ بھی نہیں جاسکتا ظہر کو مدرسہ قدیم کی مسجد میں جاتا ہوں ۔ بعد ظہر وہیں سبق شروع کرادیتا ہوں ۔ آج کل ناظم صاحب سفر رنگون میں گئے ہوئے ہیں ۔ ان کے سفر کی وجہ سے ایک ماہ سے ان کا سبق بھی آیا ہوا ہے ۔ اس لیے ظہر سے عصر تک دونوں سبق مسجد میں پڑھا کر عصر کے بعد آتا ہوں ۔ اگر حضرت کے دوران قیام دہلی میں اس مرحلہ سے چھٹی مل گئی تو حاضری کی خواہش اب بھی ہے ۔ فقط والسلام۔

اکابر ثلثہ کی خدمات میں سلام مسنون ۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب زاد مجدہم زکریا ۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان) ۱۶/۳ ۸۲ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ !

بعد سلام مسنون ۔ آپ حضرات ہر وقت حضرت کی روانگی کے تار کے منتظر ہوں گے مگر یہاں یہ ہو رہا ہے کہ سید جمیل صاحب مالک پاکستانی آج کل دہلی ہیں اور وہ حضرت اقدس سے بجائے مغرب کے مشرق کے لیے مصر ہیں اور حضرت اقدس کے یہاں اصرار کرنے والوں

کی تمناؤں کا خون نہیں کیا جاتا۔ اس لیے کل اسی وقت دہلی سے تین دستی پرچے پہونچے جن میں سے ایک میں ان کا اصرار، دوسرے میں حضرت کی نیم رضا اور تیسرے میں حتمی وعدہ درج تھے۔ رات بھائی جمیل صاحب خود بھی ملاقات کے لیے دو ایک گھنٹوں کو آئے تھے وہ بھی یہ مژدہ سنا گئے کہ حضرت نے یکم دسمبر کو ڈھاکہ کا حتمی وعدہ فرما لیا۔ ویزا بھی بن گیا اور یکم کو ڈھاکہ کی روانگی بھی طے ہوگئی۔ دہلی سے ہوائی جہاز میں سیدھے ڈھاکہ۔ لیکن کلکتہ کے کچھ حضرات اس پر مصر ہیں کہ سیدھے ڈھاکہ کے بجائے دہلی سے کلکتہ اور دو روز وہاں قیام کے بعد وہاں سے ڈھاکہ۔ کہ اس میں تقصیر سفر بھی ہے اور ان کی تمناؤں کا زور بھی ہے۔ اب دیکھیں کیا طے ہوتا ہے۔ دہلی سے روانگی کے بعد تو آئندہ کی اطلاعات مولوی عبدالمنان صاحب ہی کے کرم پر ہیں۔ دہلی سے اطلاع دینے والے تو بہت تھے۔ اکابر شلّلہ سے سلام مسنون۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زادمجدہم   زکریا

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)   ۱۹۔ ربیع الاول جمعہ ۹۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ یہ تو بندہ پہلے متعدد خطوط میں اطلاع دے چکا ہے کہ حضرت اقدس نے بجائے مغربی کے مشرقی کی طرف رخ فرما لیا۔ کل پنجشنبہ ۳۔ دسمبر کی صبح ۹ بجے ہوائی جہاز سے حضرت اقدس اور مولوی عبدالمنان رائپوری روانہ ہو گئے اور رات عشا کے قریب کلکتہ سے بخیر رسی کا تار بھی موصول ہو گیا۔ مغرب تک کوئی اطلاع نہیں ملی تھی اس لیے مجھے تم بہت یاد آر ہے تھے کہ تم حضرت اقدس کی بخیر رسی کا تار اہتمام سے ارسال کرتے رہتے ہو اور بعد مغرب احباب سے اس کا ذکر بھی آتا رہا کہ مولوی جلیل ہوتے تو اتنی دیر اطلاع میں نہ لگتی مگر عشاء کے قریب پہونچ ہی گیا اور فکر رفع ہوا۔ تجویز یہ ہے کہ ۱۰۔ دسمبر تک کلکتہ قیام ہے۔ وہاں تو آپ کے خط پہونچنے کا وقت نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہاں کا قیام ۱۰ سے آگے ویزا کی پابندی کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پتہ سے روانگی کی آخری

تاریخ ۱۰ ہے۔ اس کے بعد مشرقی کا قیام کتنا ہے یہ وہاں کے لوگوں کے اصرار اور حضرت کی منظوری پر ہے۔ ان کا اصرار ایک ماہ قیام پر ہے اور حضرت کا ارادہ دس پندرہ دن کا ہے اب جو بھی غالب ہو جائے۔ اکابر ثلاثہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب سے بھی بشرط سہولت بعد سلام مسنون اطلاع فرمادیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — ۲۶ ربیع الاول جمعہ (۷۳ھ)

◯

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون: آج پنجشنبہ کو ۵ ۲ ربیع الاول پنجشنبہ کا لکھا ہوا خط آٹھویں دن پہونچا۔ مجھے حیرت تھی کہ آپ نے مرے دمادم خطوط پر ایسی چپ کھینچی۔ بہرحال میں تو جزائے احسان میں عرائض لکھتا ہی رہا۔ حضرت اقدس ۲۔ دسمبر کو کلکتہ ہوائی جہاز سے معہ مولوی عبدالمنان روانہ ہو گئے تھے اور بھائی الطاف، مولوی عبدالمنان دہلوی وغیرہ ۴ کو ریل سے روانہ ہوئے تھے۔ آج جو آخری خط ۸ دسمبر کا لکھا ہوا ملا۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ جمعرات کو یعنی آج ہوائی جہاز سے سب رفقاء کا ڈھاکہ جانا قرار پا گیا۔ فقط۔

ڈھاکہ کے قیام کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان لوگوں کا اصرار تو ایک ہی ماہ کا ہے، جیسا تم کو روایت پہونچی۔ مگر میرا اندازہ بعض وجوہ سے یہ ہے کہ حضرت کا وہاں دل نہیں لگے گا اور میرے اندازہ میں ایک ہفتہ سے زیادہ قیام مشکل ہے۔ تاہم پختہ بات تو ڈھاکہ پہونچنے کے بعد ہی چند روز بعد معلوم ہو سکے گی۔ ڈھاکہ کا پتہ یہ ہے۔

معرفت سید جمیل صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان۔ ڈھاکہ ایسٹ پاکستان۔

یہی پتہ مولوی عبدالمنان نے لکھا ہے جو میں نے نقل کر دیا۔ اکابر ثلاثہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ، معرفت عالیجناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۳ ربیع الثانی پنجشنبہ ۱۳۷۳ھ

◯

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج شنبہ ۴۔ ربیع الثانی کو دس بجے ڈھاکہ کے دو تار ملے جو کل ۱۱ تاریخ کے دیئے ہوئے تھے۔ دونوں میں حضرت کی بخیر رسی کی اطلاع تھی۔ پہلے سے ۱۰ تاریخ کو کلکتہ سے روانگی کی اطلاع تھی مگر تاروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید پرسوں جانا نہیں ہوا، کل روانگی ہوئی۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ مغربی پاکستان۔ ۴ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ میں دمادم آپ کو خطوط لکھ رہا ہوں مگر یا تو وہ پہونچتے نہیں یا پھر پہلے کی طرح آپ چار پانچ کا ایک ہی جواب لکھیں گے۔ جواب طلب بات تو میرے خطوط میں نہیں ہوتی۔ صرف حضرت کے نظام سفر کی اطلاعات ہوتی ہیں۔ مگر یہ خیال ضرور رہتا ہے کہ نہ معلوم پہونچا یا نہیں۔ اس مرتبہ مولوی عبدالمنان صاحب بھی آپ کے نقش قدم پر بلا ناغہ ایک کارڈ روزانہ لکھ رہے ہیں جو تیسرے یا چوتھے دن پہونچ رہا ہے۔ یہ تو میں پہلے متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس ۱۰ دسمبر کی شام ۳½ بجے کلکتہ ہوائی جہاز سے چل کر ۴½ ڈھاکہ بخیریت پہونچ گئے اس کے بعد یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ وہاں پہونچ کر حضرت نے پہلی نماز پوری پڑھی قصر نہیں کیا۔ لیکن بعد کی اطلاعات یہ ہیں کہ دل نہیں لگا۔ جلد واپسی کا خیال ہے اسکی تعیین ابھی تک پختہ نہیں ہوئی یکم جنوری تو آخری اور حتمی ہے ہی، احتمال اس سے قبل کا بھی ہے نیز یہ مسئلہ بھی زیر بحث ہے کہ ڈھاکہ سے سیدھے جہاز میں لاہور جانا ہو یا وہاں سے کلکتہ اور کلکتہ سے سیدھے لاہور کہ یہ جہاز بہت بہتر بتایا جاتا ہے جو کلکتہ سے ۲½ گھنٹہ میں لاہور سیدھا پہونچ جاتا ہے اور تیسری تجویز یہ کہ ڈھاکہ سے دہلی اور دہلی دو ایک دن قیام کے بعد لاہور۔ یہ تین صورتیں اس وقت زیر بحث ہیں۔ اگر حافظ عبدالعزیز صاحب سے

ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون یہ کارڈ پیش کر دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا مظاہر علوم
مقام جہاد ریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۱۱۔ ربیع الثانی یکشنبہ

○

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر پڑی نگہ انتظار آج

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۰۔ ربیع الثانی پہونچا۔ چونکہ اس کا جواب آپ کو مکان پر نہ مل سکتا تھا۔ اس لیے لاہور مولوی اقبال کی معرفت لکھ رہا ہوں۔ اب تک یہ تجویزیں سن رہا تھا کہ حضرت ۲۶۔ کو دہلی تشریف لا کر ایک دو روز کے بعد لاہور کا ارادہ فرمادیں گے۔ مگر آج کی ڈاک سے یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ حضرت ۲۸۔ کو براہ راست ڈھاکہ سے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ حضرات کی کشش تو اس کو کہنا نہیں چاہیے اس لیے کہ پہلی تجویز میں بھی ۲۸ تک ہی پہونچنا ہوتا! البتہ محروموں کی محرومی کہنا بے محل نہ ہوگا۔ پہلی تجویز پر تو اپنی طرح پر ہی ہمت کر رہا تھا کہ دہلی حاضری ہو ہی جائے مگر اس صورت میں کہ دہلی ہوائی اڈہ پر صرف ۴۰ منٹ جہاز کا وقفہ ہوتا ہے۔ بالکل ہی ہمت ٹوٹ گئی۔ اب اس کے سوا کیا عرض کروں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد بہت ہی الحاح سے دعا کی درخواست کر دیں۔ ارادہ تو یہاں سے متعدد حضرات اس کا کر رہے ہیں کہ ۱۸۔ دوشنبہ کو پالم کے ہوائی اڈہ پر حضرت کی زیارت کر سکیں۔ دیکھئے کس کس کا مقدر مدد کرتا ہے۔ مولوی اقبال صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ حضرت اقدس کے قیام کو اچھی طرح وصول کریں! اپنے خیالی منصوبے تو چلتے ہی رہیں گے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت مولوی محمد اقبال صاحب سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم
مکتبہ اصلاح۔ ۲۶ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۷۔ ربیع الثانی جمعہ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ایک کارڈ دہلی سے دوسرا سہارنپور پہونچ کر ۲۵ ربیع الثانی کو لاہور مولوی اقبال کی معرفت ارسال کرچکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے بیک وقت آپ کے تین کارڈ مورخہ ۲۹۔۳۰۔۳۱ ردسمبر نظام الدین سے واپس ہوکر سہارنپور میں ملے۔ نظام الدین میں آپ کا کوئی خط نہ مل سکا۔ حالانکہ بندہ ۲ رجنوری کو وہاں سے چلا اور آپ کے سارے خط ہوائی ڈاک کے تھے جو لاہور سے دہلی سیدھے پہونچتے ہیں اس لیے یہ تینوں مجھے وہیں ملنا چاہییں تھے۔ مگر مقدر سے ایک بھی نہ ملا۔ ان خطوط کے اندازہ کے موافق اس عریضہ کے پہونچنے تک آپ لائلپور ہوں گے۔ اس لیے یہ عریضہ وہیں لکھ رہا ہوں۔

اس سے پہلے عریضہ میں بندہ لکھ چکا ہے کہ بندہ ۲۵ ربیع الثانی شنبہ کو سہارنپور پہونچ گیا۔ یہاں سردی بہت زوروں پر قرب و جوار میں میرٹھ مراد آباد تک بارش کی شدت ہے۔ شاہ مسعود کل کی شب میں لکھنؤ گئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست کے بعد یہ اطلاع بھی کردیں کہ ۳۱ دسمبر پنجشنبہ کو حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ کے برادر منشی منظر صاحب کا انتقال تھانہ بھون میں ہوگیا حق تعالےٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔ حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔

سہارنپور ہوائی ڈاک سے خط نہ لکھیں کہ یہاں تو ہوائی کا اڈہ بھی نہیں۔ دہلی جہاں ہوائی کا اڈہ تھا وہاں بھی ۲۹ ردسمبر کا خط ۲ رجنوری کو پانچویں دن پہونچا۔ جو آج ہم کو وہاں سے لوٹ کر بندہ کو ساتویں دن ملا۔ مولوی عبدالمنان صاحب کے پاس اس ناکارہ کے پتہ کے دس کارڈ پاکستانی ہیں جو ڈھاکہ میں ان کی خدمت میں بھائی متین نے پیش کئے تھے۔ اب تو ان کی بجائے چابج آپ کی طرف منتقل ہوگیا اس لیے وہ ان سے لے لیں تاکہ کارآمد ہوجائیں۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت مولانا محمد صاحب مدفیوضہم
مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۷ ربیع الثانی ۸۳ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون - اسی وقت تمہارا محبت نامہ مورخہ ۲ جنوری ۷ کو پہونچا جس میں تم نے سرگودہا جواب منگایا مگر چونکہ آج ہی صبح مولوی اقبال کا ۴ جنوری کا لکھا ہوا خط حاجی بشیر کی معرفت پہونچا، جس میں لکھا تھا کہ ہمشیر کی علالت اور نقاہت کی وجہ سے حضرت کے اسفار کا سب نظام موخر ہوکر کل کو یہاں سے روانگی ہے اور ایک ایک دن لائلپور اور سرگودہا قیام کے بعد مکان تشریف بری ہوگی ۔ اس لحاظ سے تو آج کل میں مکان پہونچنے کی امید ہے ۔ ہمشیرہ محترمہ کی علالت کی خبر سے بھی فکر ہے ۔ اللہ جل شانہٗ صحت تامہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے ۔ اسی وقت خط کے دوران میں حاجی ظفرالدین بھی رائپور سے آئے ہیں وہاں خیریت ہے ۔ بندہ نے لائلپور کے پتہ سے تین عریضے ارسال کئے معلوم نہیں کوئی پہونچا یا نہیں ۔ اچھا کیا آپ نے ہوائی سے خط نہیں لکھا ۔ جب دہلی کی ڈاک باوجود سیدھی ہوائی سروس کے پانچ چھ دن میں پہونچے پھر سہارنپور تو ہوائی سروس بھی نہیں ہے وہاں سے تو بندہ بھی ہوائی سے لکھتا رہا ۔ مگر آج کے خط سے معلوم ہوا کہ ۲۹ دسمبر کا خط ۲ جنوری کو پانچویں دن آپ کو ملا اور آپ کا یہ خط ۲ کا لکھا ہوا آج ۷ کو بندہ کو ملا اس لحاظ سے دونوں میں کچھ فرق نہیں ہوا ۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں ۔ بقیہ رفقاء و حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں ۔ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں تولد دختر نیک اختر پر مبارکباد کم از کم عرض کردیں ۔ مٹھائی کا تو مطالبہ ہی اتنی دور سے دشوار ہے ۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس کو رشد و ہدایت اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عاطفت میں عمر طبعی کو پہونچائے ۔ فقط والسلام ۔ زکریا ۔ مظاہر علوم

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب دام لطفہٗ ۳۰ ربیع الثانی ۹۳ھ

مقام چھادریاں ۔ ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان) ۷ جنوری ۔ پنجشنبہ

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے دو گرامی نامہ مورخہ ۲، ۴ جنوری آج بیک وقت ۹ کو پہونچے۔ بندہ حضرت اقدس کے سابقہ اسفار میں بھی بار بار لکھ چکا ہے، اب بھی عرض ہے کہ اتنا بار اپنے اوپر نہ ڈالیں جس سے مجھے بہت ندامت ہوتی ہے اور پھر ڈاک والے تو کئی دن کے فصل والے خطوط بھی ایک دن پہونچا تے ہیں۔ ان کے متعلق تو آپ نے خود بھی یہ رائے قائم کرلی تھی کہ بیک وقت پہونچیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پرسوں پنجشنبہ کو مولوی اقبال کا ۴۔ دوشنبہ کا لکھا ہوا خط حاجی بشیر صاحب کی معرفت پہونچا تھا۔ اس سے شکل کو لائلپور اور ایک روز سرگودھا قیام کے بعد جلد پہونچنے کی حتمی تجویز معلوم ہوئی تھی۔ اگرچہ حضرت اقدس کی شفقت کے زیر اثر کسی چیز کا حتمی ہونا مشکل ہے کہ حضرت کو دلداری ضروری اور لوگوں کو بے جا اصرار ضروری اور نفع میں بھی وہی رہتے ہیں جو اصرار کرتے رہیں۔ جو غریب اصرار کو بے ادبی سمجھیں وہ گھاٹے میں رہتا ہے۔ اب تو غالباً مکان پر کچھ طویل قیام ہوگا، جبکہ آپ حضرات نے پہونچتے ہی اپریل تک کی توسیع کر ڈالی۔

یہاں ایک ہفتہ سے سردی کا زور شور ہے۔ بارش وغیرہ کا سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے۔ حضرت اقدس کے نام کے پرچہ پر ایک مضمون مدرسہ رائپور کی رقم کے متعلق استفسار لکھا ہے۔ اس کا جواب اہتمام سے دریافت کرکے جلد لکھ دیں۔ حضار کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۱۳۔ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

○

مکرم محترم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۰ جنوری آج ۱۵۔ کو مل کر موجب مسرت وطمانیت ہوا۔ اس خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ احباب کثرت سے حضرت اقدس کے فیوض سے متمتع ہو رہے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس گرانمایہ کی قدر کر

رہے ہیں۔ بدنصیب وہ ہے جس نے ہمیشہ کے قرب والطاف سے بھی تمتع حاصل نہ کیا۔
مولوی یوسف صاحب کی بخیر رسی کا تار کل صبح ڈھاکہ کا مل گیا تھا۔ آج ان کا کلکتہ کا کارڈ بھی ملا ہے۔ دعا کے لیے بہت ہی اصرار سے لکھا ہے۔
آج نظام الدین سے لڑکیوں کا بھی خط ملا ہے! انھوں نے لکھا ہے کہ بھائی یوسف چلتے چلتے یہ تقاضا کر گئے تھے کہ زکریا کے پاس میرے آنے تک روز ایک خط دعا کے تقاضا کا لکھتے رہنا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں اس فرض کو آگے کو چلتا کرتا رہوں۔ اس میں شک نہیں کہ بالخصوص وہاں کے ہنگامہ الکشن کی وجہ سے دعا کی بڑی سخت ضرورت ہے کہ ایسے ہنگاموں میں دین کی بات نہ سننا تو معمولی بات ہے۔ ہر شخص یہ چاہا کرتا ہے کہ دوسرے کے وجود سے فائدہ اٹھائے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ان حضرات سے خالص دین کا کام لے لے۔ اس خرافات کا کوئی اثر ان کے کام پر نہ پڑے۔ حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضار کی خدمات میں سلام مسنون۔

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب زاد مجدہم۔ رحیمیہ کمیشن شاپ۔ غلہ منڈی۔ سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ رجمادی الاول ۱۳۷۳ھ
جمعہ

مکرم و محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل ۱۲ رجمادی الاول کو آپ کے دو گرامی نامہ مورخہ ۵، ۶ بیک وقت پہونچے۔ ایک پرسوں پہونچ جاتا مگر پرسوں اتوار تھا۔ اتوار کو ڈاک کا دستور نہیں رہا۔ میں اس وقت افتاں و خیزاں لنگڑاتا ہوا بہٹ کے لیے کار میں بیٹھ رہا تھا۔ کار ہی میں گرامی نامے پڑھے اور شاہ صاحب کو بھی بہٹ پہونچ کر مضمون سنا دیا۔
شاہ صاحب کی تعمیل حکم میں یہ ناکارہ برادر اکرام قاری سعید احمد صاحب، قاری عبدالخالق صاحب کل دوپہر بہٹ جاکر مغرب کے وقت واپس آ گئے تھے۔ ان کی بچی عائشہ کا ناظرہ قرآن ختم تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آئندہ وہ حفظ کا ارادہ کر رہی ہیں۔ قاری عبدالباری ابن قاری عبدالخالق صاحب کا تقرر شاہ صاحب کے بچوں کو پڑھانے کے لیے تو غالباً حضرت اقدس

کے سامنے ہی ہو چکا تھا۔ تقریباً دو ماہ سے موصوف شاہ صاحب کے بچوں کو پڑھانے کے لیے ملازم ہیں۔ مجھے تو پہلے سے علم نہیں تھا، ابھی ہوا ہے۔

اتوار کے دن مولوی لطیف الرحمٰن حافظ بشیر، حافظ عبدالرشید صاحب تینوں برسہ گئے ہیں، مولوی لطیف تو بدھ جمعرات تک واپسی کو کہہ گئے ہیں۔ باقی دونوں متعدد مقامات کا دورہ کرنے کے بعد غالباً دو ہفتے میں واپس ہوں گے۔ بھائی الطاف صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ بھی بھائی اکرام کے نام پہونچ گیا۔ جواب تو اگر اس میں کوئی جواب کی بات ہوگی وہ خود لکھیں گے۔ رفع انتظار کی وجہ سے رسید میں نے لکھ دی۔

مولوی انعام کا کارڈ بھی ڈھاکہ سے آیا ہے۔ خیریت لکھی ہے اور یہ کہ اللہ کے فضل سے بہت ہی راحت سے سفر طے ہوا۔ کلکتہ تک سب ریل سے گئے تھے بکلکتہ سے مولوی یوسف مولوی انعام، حافظ مقبول ہوائی جہاز سے۔ بقیہ رفقاء ۱۸ نفر ریل سے گئے تھے حافظ فخرالدین صاحب ویزا وغیرہ مبادی کی تکمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے دہلی ہی سے روانہ نہ ہو سکے تھے۔ اس لیے کہ پہلے سے تو سب ہی کا جانا تذبذب میں تھا۔ عین وقت پر حضرت کے اس ارشاد پر کہ مجھے تو جانے میں کوئی اشکال نہیں رہا پختہ ارادہ ہوا اس کے بعد اوروں کے مبادی تو ہو گئے، حافظ صاحب کا نہ ہو سکا۔ دعا کے لئے وہ حضرات بہت ہی اہتمام سے باربار لکھ رہے ہیں۔ میں نے تو ان کو یہ لکھ دیا کہ قیام مختصر کر کے جلد واپس آجائیں الکشن کے ہڑبونگ میں دین کی بات کون سنے گا۔ بھائی متین کے خطوط بھی حضرت کی شفقتوں کے تذکرہ سے لبریز اب تک آرہے ہیں۔ حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

خط لکھنے کے بعد آپ کا سرگودہا والا کارڈ بھی پہونچ گیا۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ لیکن آج تک آپ کے کسی خط میں میرے کسی خط کا ذکر نہیں۔ لائلپور میں بھی دو خط اور سرگودہا میں بھی دو خط میرے لکھے ہوئے آپ کو ملنا چاہئیں تھے۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مد فیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جہاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۱۳ جمادی الاولیٰ سہ شنبہ

مکرم محترم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲؍ جنوری پہونچ کر موجب منت ہوا۔ آپ نے دریافت کیا کہ میرا کوئی خط پہونچتا ہے یا نہیں۔ اس پر تعجب ہوا۔ میں تو ہر خط میں آپ کے تاریخ وار خط کی رسید اور بیک وقت دو پہونچیں تو ان کی بھی تفصیل لکھتا ہوں۔ پھر آپ نے یہ کیسے استفسار فرمایا۔ البتہ آج کے گرامی نامہ سے قبل آپ کے کسی خط میں میرے کسی عریضہ کا تذکرہ نہ تھا۔ آج کے خط میں البتہ آپ نے کئی خطوں کی رسید لکھی لیکن جو فہرست آپ نے لکھی اس کے علاوہ بھی تین چار کارڈ لفافے باقی رہ گئے۔ ایک اہم پرچہ راؤ ناظر حسن خاں کے لفافہ میں بھی جہادریاں ارسال کیا تھا، اس کا بھی ابھی ذکر نہیں۔ یہ تو میں نے رائیپور سے مولوی لطیف الرحمٰن کے ذریعہ سے معلوم کر لیا کہ حکیم محب الرحمٰن صاحب کے ذریعہ سے وہاں کے مدرسین کو تنخواہیں تو بدستور مل رہی ہیں۔ یہ بھی میں نے پہلے لکھا تھا کہ مولوی لطیف، حافظ البشیر، حافظ رشید اتوار کو برسہ وغیرہ گئے تھے۔ مولوی لطیف خود بدھ کو واپسی کو کہہ گئے تھے۔ بقیہ دونوں دو ہفتے کے لیے گئے تھے۔ مگر آج جمعرات کی دوپہر تک بھی مولوی لطیف واپس نہیں آئے۔ اس سے قلق ہے کہ حضرت اقدس کا منہ اب تک پک رہا ہے اور اجابت کے درست ہونے پر بھی درست نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماویں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ باقی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

آپ تو حضرت اقدس کی واپسی یا قیام کے متعلق کوئی بات کیا لکھ سکتے ہیں اور آپ کو لکھنا بھی نہ چاہیے لیکن آج بہی کی ڈاک کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ حضرت اقدس تو جلد از جلد واپسی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ مگر مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی ناپاک جگہ ماہ مبارک کا پاک مہینہ گذارنا پسند نہیں کرتے۔ پاک نفوس پاک ہی جگہ پسند کرتے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ ابھی سے بواسطہ یہ شروع ہو گئیں کہ واپسی ماہ مبارک کے بعد ہی ہو۔

اس سے قبل حافظ عبدالعزیز صاحب کا بھی یہ فیصلہ پہونچا تھا کہ ایک رمضان

وہاں گذر چکا تو اب کا یہاں لابد ہے تحقیق رواۃ کا فکر نہ کریں۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب — زکریا۔

مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۱۵ جمادی الاول ۹۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ۔ کل اور آج کی ڈاک سے تمہارا کوئی والا نامہ نہیں آیا۔ اگر تم نے خود ہی دو ایک دن کی ناغہ کردی ہو تو بہت اچھا۔ اس لیے کہ اب تو حضرت اقدس کا گویا چند ماہ مستقل قیام ہے ایسی حالت میں روزانہ گرامی نامہ کی بالکل ضرورت نہیں کہ حرج اور خرچ زائد ہے۔ لیکن آپ اگر لکھتے رہے ہیں تو آج تو شنبہ ہے۔ کل اتوار کو ویسے بھی نہ ملے گا۔ دوشنبہ کو نہ معلوم بیک وقت کے پہونچیں۔

کل جمعہ کی ڈاک سے مولوی انعام صاحب کا ایک کارڈ ڈھاکہ کا دوسرا کلکتہ کا بیک وقت پہونچے۔ ڈھاکہ کا کارڈ دوشنبہ کا لکھا ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آج جلسہ سے بالکل فراغت ہوگئی ۔ مگر یہاں کے احباب کا اصرار کل کے مزید قیام کا ہے۔ اس لیے پرسوں چہارشنبہ کو کلکتہ جانا ہے۔ وہاں بھی شاید دو ایک دن قیام کرنا پڑے ۔ دوسرا کارڈ کلکتہ کا لکھا ہوا چہارشنبہ کا تھا جس میں لکھا تھا کہ آج ۵ بجے شام کو کلکتہ پہونچ گئے اور آج ہی ساڑھے آٹھ بجے دہرہ دون ایکسپریس سے یہاں سے روانگی ہے۔ یہ دونوں کارڈ ۱۱ بجے کے قریب ملے تھے۔ بعد نماز جمعہ نظام الدین کا تار پہونچ گیا کہ مولوی یوسف صاحب بخیریت پہونچ گئے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں چونکہ بندہ بار بار دعا کی یاددہانی کرتا رہا اس لئے رفع انتظار کے خیال سے یہ عریضہ ارسال ہے۔

مولوی انعام نے لکھا ہے کہ مکان خوب ہے اور ضرور ہوگا کہ یہ حضرات جلسوں کے مواقع پر بڑے زور باندھا کرتے ہیں۔ ناظم صاحب کی رنگون سے ابھی تک بھی واپسی نہیں ہوئی۔ آخر دسمبر سے تاریخیں بدلتے بدلتے اب ۵ / ۶ جنوری کو واپسی کی امید ہے۔ پرسوں پنجشنبہ کی شام کو مولوی لطیف الرحمن مدرسہ سے واپس آکر کل جمعہ کی صبح کو رائپور چلے

گئے۔ حافظ عبدالرشید اور حافظ ولی محمد جن کا نام پہلے کارڈ میں بندہ نے غلطی سے حافظ قشیر لکھ دیا تھا برسے سے دوسرے دیہات کے دورہ پر بسلسلہ چندہ روانہ ہوگئے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب سلمہٗ زکریا۔ شنبہ

مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۷ جمادی الاول ۹۲ھ

○

مکرم محترم زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کے دو گرامی نامہ مورخہ ۲۰، ۲۲ پہونچے۔ جیسا کہ آپ نے خود ہی تحریر فرمایا کہ دونوں بیک وقت پہونچیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ اسی لیے میں بار بار عرض کرتا ہوں کہ اتنی عجلت بالخصوص یکجائی قیام میں نہ فرمایا کریں کہ ڈاک والے پہونچانے میں یکجائی کر دیتے ہیں۔

اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ مولوی یوسف صاحب بخیریت جمعہ ۲۴ جنوری کو واپس نظام الدین پہونچ گئے۔ آجکل میں یہاں آنے کی خبریں بھی سن رہا ہوں۔ یہاں ایک عشرہ سے سردی انتہائی زوروں پر تھی۔ آج تو نسبتۃً کم ہے۔ ۱۵ جنوری کی شب میں تو اولہ بکثرت پڑا۔ بارش کا سلسلہ تو کئی دن چلتا رہا۔ ایک روایت سے یہ خبر سن کر کہ صوفی جی کو ٹیلیفون سے سرگودھا بلایا ہے۔ وہاں سے شنبہ کی روانگی تو لظاہر مؤخر ہی ہوگئی ہوگی۔ اس سے قلق ہے کہ حضرت اقدس کی منہ کی تکلیف بدستور جاری ہے حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

مولوی اقبال سلمہٗ سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا کارڈ لاہور سے پہونچا چونکہ تم نے یہ لکھا تھا کہ میں کل یہاں سے روانہ ہو کر دو ایک جگہ راستہ میں ٹھہر کر ڈھوڈیاں حاضر ہوں گا۔ اس لیے اس کا جواب نہیں لکھا کہ کہاں لکھوں معلوم نہیں تم کتنے قیام کی نیت سے حاضر ہوتے ہو۔ ہمت کر کے یکسوئی کے ساتھ کچھ قیام کر لو تو بہتر ہے۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زکریا۔
مقام جہادریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ
سہ شنبہ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۵/ جمادی الاول پہونچا۔ پرسوں بھی گرامی نامہ ایسے وقت پہونچا تھا کہ میر صاحب بھی کھانا میں اس وقت یہاں موجود تھے اور برادر اکرام بھی لہٰذا وہ کارڈ دونوں کو دکھا دیا تھا اور بھائی اکرام نے یہ کہہ کر مجھ سے لے لیا تھا کہ اس کارڈ کی تو مجھے ضرورت ہے۔ اس وقت بھی کھانے کا وقت قریب ہے اس میں بھائی اکرام سے دریافت کر کے اسی پر لکھ دوں گا کہ اس کا کیا ہوا۔ بہرحال پرسوں والا پیام دونوں کو بیک وقت مل گیا۔

پرسوں شام حضرت مدنی ایک نکاح کے سلسلہ میں شدید بارش میں تشریف لائے تھے۔ میرے لیے تو ٹانگوں کا عذر ہی عدم شرکت نکاح کے لیے کافی تھا مگر یہاں سے اور بھی کوئی اس میں بارش کی وجہ سے شریک نہیں ہوا۔ ۴ بجے کی گاڑی سے حضرت تشریف لائے۔ اعجاز گھڑی ساز کی لڑکی کا نکاح تھا۔ مغرب تک اس کے مکان پر تشریف فرما رہے۔ بعد مغرب بارش ہی میں یہاں تشریف لائے۔ بڑی ہی ندامت ہوئی کہ یہ اکابر اس ضعف و پیری میں جوانوں کو مات دے رہے ہیں۔ میں نے جھینپ مٹانے کے لیے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، حضرت پر جرح شروع کر دی کہ آخر اس شدید بارش میں کچھ تو اپنے اوپر رحم فرماتے۔ فرمایا کہ دیوبند تو سہارنپور سے قریب ہی ہے۔ مولانا رائپوری کو آپ نہیں کہتے کہ مشرق مغرب ایک کر دیا۔ ہزاروں میل کا مسلسل سفر کرتے ہیں۔ دیر تک حضرت کا تذکرہ رہا۔ مشرقی پاکستان کے تفصیلی سفر کی حضرت کو خبر نہیں تھی کہ کیا صورت پیش آئی عشاء تک کچے گھر میں قیام فرمایا۔ کھانا منگانے کا اصرار کیا۔ میں نے اصرار بھی کیا کہ دعوت والا بارش میں لائے گا۔ بعد عشاء پر رکھیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ صبح کو

کھالیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ دیر میں لایا جس کو باسی گرم کر کے صبح کی چاء میں کھایا۔ اور جمعہ کو ۱۰½ بجے دیوبند واپس تشریف لے گئے۔ شب کو مدرسہ کے مہمان خانہ میں قیام فرمایا مگر میں اپنی نااہلیت کم ہمتی سے مہمان خانہ میں بھی نہ جا سکا۔ صبح کی نماز کے بعد مجھے گھر میں تشریف لے آئے تھے۔ ناظم صاحب اب تک بھی رنگون سے روانہ نہیں ہو سکے۔ حضرت اقدس کے سر میں درد کی خبر سے بہت فکر و ملال ہے گو آپ نے اس کو بہت ہلکا کر کے لکھنا چاہا مگر پھر بھی فکر سوار ہے۔ یہاں دو ایک دن سردی کم رہی۔ پرسوں پنجشنبہ سے پھر زور کی بارش ہو کر سردی زوروں پر ہے ناظم صاحب نے رنگون سے لکھا ہے کہ یہاں بجلی کے پنکھے اور برف بغیر کام نہیں چلتا۔ یہ اطلاع ۲۳ جنوری کی ہے۔ اللہ کی شان ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) یکم جمادی الثانی ۲؍ ھ شنبہ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۰ جمادی الاول پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بھی مزید مسرت ہوئی۔ اس سے پہلے خط میں شاہ محمد حسن صاحب ہی کے متعلق افواہ سنی تھی اب اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔ ہم لوگوں پر بھی مرحوم کے احسانات تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے شایان شان ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ناظم صاحب ۸۔ فروری کو بخیریت ہوائی جہاز سے رنگون سے چاٹگام پہونچ گئے تھے۔ غالباً ڈھاکہ پہونچ گئے ہوں گے۔ مگر وہاں کی ابھی اطلاع نہیں ملی۔ اگر قاضی عبد القادر صاحب تشریف فرما ہوں تو بندہ کی طرف سے بھی سلام عرض کر دیں۔
اس سے قلق ہوا کہ باوجود انتہائی سعی کے موصوف ڈھاکہ نہ جا سکے آجکل

راؤ منظور علی صاحب سکر ڈھ والوں کا مقدمہ در پیش ہے۔ بہت متفکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ اکثر آتے رہتے ہیں۔

عنایت فرمائے بندہ راؤ الطاف الرحمٰن صاحب۔ بعد سلام مسنون۔ اس وقت کارڈ مورخہ ۵ فروری پہونچا۔ میرے پاس تو کوئی لنگی وغیرہ آپ کی نہیں پہونچی، نہ مجھے کوئی علم ہے مولوی نصیر وغیرہ سے تحقیق کروں گا۔

بخدمت مولوی اقبال صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲ فروری پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا محض اس تعلق سے کہ مجھ سے کچھ نہیں ہوتا زیادہ فائدہ نہیں۔ اس وقت کو بہت غنیمت سمجھ کر حضرت اقدس کے وہاں دوران قیام میں جو کچھ بھی یکسوئی سے کر سکتے ہو ضرور کرتے رہو۔ حاضرین مجلس کی خدمت میں سلام مسنون حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زاد مجدہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)   ۲۔ جمادی الثانی ۹۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۸۔ جمادی الثانی پہونچ کر موجب مسرت و منت و احسان ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے تمہیں دارین کی ترقیات سے نوازے اور احسان عظیم کی جزائے خیر اپنے شایان شان عطا فرمائے۔ تم نے تو اپنے کسی گرامی نامہ میں نہیں لکھا اور نہ تمہارا دل اس خبر کے لکھنے کو گوارا کرتا ہوگا۔ مگر تقریباً ایک عشرہ سے تقریباً ۱۵ روایات تحریری و تقریری سے یہ مژدہ سننے میں آرہا ہے کہ حضرت اقدس مارچ میں بہر حال تشریف لا رہے ہیں۔ پہلے تو یہ روایات تھیں کہ اوائل مارچ میں مکان سے روانگی ہے۔ اب چند روز سے اواخر فروری کی روایات پہونچ رہی ہیں۔ دریافت کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اب عرائض کہاں لکھوں۔ کیا سرگودھا لکھتا رہوں پہلے تو میں نے اس لیے نہیں لکھا تھا کہ اس کے بالمقابل رمضان چھوڑ حج تک کی وہاں بھی

پہونچ رہی تھیں مگر اب تو سنا ہے کہ مارچ کی تشریف آوری پختہ ہی ہوگئی اور خوب یاد آیا آپ نے بھی تو کوئی پاسپورٹ بنوا رکھا تھا۔ وہ کیا محض برکت ہی کے لیے بنوایا تھا۔ اگر حافظ عبدالعزیز صاحب تشریف فرما ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون عرض کردیں کہ ایک مرتبہ رائپور کے در و دیوار کو تو دیکھنا ہی چاہیے تھا کبھی تو ان میں برکات کچھ نہ کچھ تھی ہیں۔ بڑے مولانا عبدالمنان صاحب کا گرامی نامہ سرگودھا سے پہونچا۔ اگر وہ تشریف رکھتے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ نے یہ نہ لکھا کہ گرامی نامہ کا جواب کہاں لکھوں۔ آج سرگودھا کے مقدمہ کے حکم سنانے کی تاریخ ہے۔ وہ حضرات پریشان ہیں اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

مولوی اقبال صاحب اگر ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا کارڈ لاہور کا لکھا ہوا پہونچا۔ آپ لے چکے سے یہ شکایت تو لکھ دی کہ میرے خط کے جوابات تبعاً ملتے ہیں اور ڈھڈیاں کل کو جاکر والا نامہ کی زیارت ہوگی۔ مگر آپ تو تانا بانا کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ کا ڈھڈیاں سے جو خط آتا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ لاہور جا رہا ہوں، لاہور سے جو آتا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ ڈھڈیاں جا رہا ہوں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ میں مستقل عریضہ کہاں لکھوں۔ آج ہی کے خط میں آپ نے لکھا کہ کل جمعہ کو ڈھڈیاں جا رہا ہوں۔ تقریباً ایک ہفتہ میں یہ خط پہونچا۔ اتنا ہی وقت میرے اس خط کو بھی تقریباً لگ جائے گا۔ اب میں یہ کیسے تجویز کرلوں کہ ۲۴، ۲۵ فروری تک آپ کہاں ہوں گے؟

بھائی الطاف صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کی لنگی کا پتہ ابھی تک تو چلا نہیں۔ حضرت مدنی پرسوں آسام وغیرہ کے طویل سفر میں تقریباً ۲۰ یوم کے سفر کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی انتہائی لجاجت اور احتیاج سے درخواست۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد مولوی انیس کا کارڈ ملا۔ انہوں نے ۱۵ جمادی الثانی کو اپنا ڈھڈیاں جانا لکھا مگر یہ نہیں لکھا کہ کتنا قیام ہوگا۔ ان کے مرسلہ رسالے آج تک بھی نہیں پہونچے۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم۔ مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) زکریا۔ مظاہر علوم ۱۴ جمادی الثانی ۹۱ھ شنبہ

○

عنایت فرمائم مولوی اقبال صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا منگل ۱۶ فروری کا خط آج ۲۳ منگل کو ملا۔ تمہارے خطوط کے جواب میں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں لکھوں۔ اس لیے کہ ایک خط ڈھوڈیاں کا ہوتا ہے تو دوسرا لاہور کا اور خط سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ خط کی روانگی کی جگہ کتنا قیام ہے تاکہ اس کا اندازہ لگایا جائے۔ ایک ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ حضرت اقدس کی شفقت سے گھمنڈ نہ کرنا اور فضول بکواس ہرگز نہ کرنا نہ یہ سمجھنا کہ حضرت اقدس کا خود بھی یہ منشا ہے۔ ہم اچھے آدمی اکابر کی شفقتوں سے گستاخانہ گفتگو کرکے اپنے کو برباد کرلیتے ہیں اور دوسری اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کسی کی کاٹ کا واہمہ بھی دل میں کسی وقت نہ لانا۔ جو لوگ یہ سمجھ کر کہ ہماری چلتی ہے اور شنوائی ہوتی ہے دوسروں کی عیب جوئی میں لگ جاتے ہیں وہ درحقیقت اپنی کاٹ کرتے ہیں۔ اس سے مسرت ہوئی کہ سیر کے وقت میں بھی تم ہم رکاب ہوتے ہو۔ اس میں ادب کا پہلو ملحوظ رہے۔ حضرت اقدس کی مجلس میں دوسروں سے باتوں میں ہرگز مشغول نہ ہونا۔ مولوی جلیل صاحب کو بھی میرا یہ عریضہ اہتمام سے دکھا دینا۔ اگرچہ ان کے متعلق میرا یہ حسن ظن پختگی کے ساتھ ہے کہ وہ انشاء اللہ ان سب چیزوں سے بالاتر ہیں، پھر بھی احتیاطاً دکھا دینا۔ آج کی ڈاک میں ان کا کوئی گرامی نامہ نہیں تھا۔ بھائی الطاف سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا ایک مختصر پرچہ بھائی اکرام نے دیا۔ ان کے نام کا خط دیکھنے کی تو نوبت نہیں آئی۔ میرے پرچہ میں بجز طلب دعا کوئی جواب طلب بات نہ تھی۔ دل سے دعاگو ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناپاک کے لیے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کردینا فقط والسلام۔

عزیزم مولوی اقبال احمد سلمہٗ خادم حضرت اقدس رائپوری معرفت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) زکریا۔ مظاہر علوم ۱۸۔ جمادی الثانی ۹۱ھ ۱۳۸۱ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲۔ جمادی الثانی پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری کے متعلق گذشتہ ہفتہ تو جو خبر ملتی تھی وہ ایسی حتمی ۱۵۔ مارچ سے قبل روانگی کی ملتی تھی کہ اس میں کسی تردد کا شائبہ نہ رہا تھا۔ مگر اس ہفتہ تو پھر ہر طرف سے ڈھیلی پیلی خبریں پہونچنے لگیں۔ شاہ مسعود صاحب حاضری کا ارادہ تو سنا ہے کہ پختہ کر رہے ہیں اور شاہ محمد حسن صاحب کے حادثہ کے بعد سے اور بھی پختہ مگر قطع نظر مشاغل کے ہجوم کے ہمت بھی نہیں پڑ رہی۔ کل مولوی یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب بھی آئے ہیں آج شام کو واپسی ہے۔ اس وقت یہاں تشریف رکھتے ہیں اور بہت ہی اصرار سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ بھوپال کے اجتماع سے فارغ ہو کر آئے ہیں۔ علی میاں اپنی شدید علالت کے ماتحت شرکت نہیں کر سکے۔ مولوی منظور نے شرکت کی تھی۔

بھائی الطاف الرحمٰن صاحب سے بھی بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ اسی وقت تمہارا کارڈ بھی پہونچا۔ جب تم راؤجی ہو تو پھر مجھ غریب پر راؤجی لکھنے میں کیوں عتاب ہے۔ دہلی سے آنے والے تو بکثرت آتے رہتے ہیں مگر مجھے تو ان کے آنے کے بعد ہی آنے والوں کی خبر ہوتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ مولوی عبدالعزیز دُعاجُو آئے تھے۔ ان کے بعد بھی کئی آدمی آئے۔ کل حضرات نظام الدین آئے۔ اس کی اچھی صورت تو یہ ہے کہ تم دہلی میں جہاں سامان ہے اس کو لکھ دو کہ وہ کسی کے ہاتھ یہاں بھجوا دے یا نظام الدین بھیج دے۔ وہاں سے تو اکثر آدمی آتے ہی رہتے ہیں اور اب تو تمہاری واپسی کا وقت بھی قریب ہی آگیا۔ خود ہی آکر اپنا سامان لے لینا اگر تم جاتے ہوئے وہاں مجھ سے کہہ دیتے یا بھائی بدرالدین سے کہہ دیتے کہ وہ مجھ تک پہونچا دیں تو آہی جاتا۔ سب حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔ حضرت اقدس سے سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ناظم صاحب کی آج رات کو سہارنپور پہونچنے کی خبر ہے۔

زکریا

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

۱۹۔ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ پانچ چھ دن کے وقفہ کے بعد آج کی ڈاک سے دو کارڈ۔ ایک تمہارا ۲۵ فروری کا۔ دوسرا مولوی اقبال کا ۲۳ فروری کا بیک وقت ۲ مارچ کو ملے۔ مجھے خود تعجب تھا کہ اتنا وقفہ کیوں ہوا۔ خدا کرے کہ مودودیت کا سلسلہ تو وہاں نہ شروع ہو کہ اس سے حاضرین مجلس کے سکون میں فرق آئے گا۔ انتشار پیدا ہوگا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ مولوی انیس صاحب کی برکت سے گلزار جلدی ہی چلا گیا۔ انشاء اللہ مولوی انیس صاحب کا وہاں وجود ہی کافی ہے۔ آپ چونکہ میزبان کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے آپ اس کا خیال رکھیں کہ آپ کی طرف سے اور صرف آپ کی طرف سے روکھا پن نہ ہو۔ اکرام ضیف مستقل ایک شرعی چیز ہے جو تکدر طبع کے ساتھ بھی کرنی ضروری ہے۔

عزیزم مولوی اقبال سلمہ! بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ پہونچا۔ تم نے لکھا کہ مولوی انیس کی آمد مودودیت کے سلسلہ میں بہت مفید ہوئی۔ میری طرف سے بعد سلام مسنون ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ لیکن تم کو پہلے بھی لکھا اور اب پھر تم کو اور ان کو دونوں کو لکھتا ہوں کہ اس مخمصہ میں لگ کر حرج نہ کریں۔ اس وقت تو نہایت سکون کے ساتھ حضرت اقدس کو جتنا وصول کیا جائے کر لو۔ وقت بہت غنیمت ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اس نابکار کی طرف سے بھی عرض کر دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) زکریا۔ مظاہر علوم ۲۵ جمادی الثانی ۸۳ھ

○

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۷ فروری پہونچکر موجب منت و مسرت ہوا۔ میں تو کئی دن ہوئے یہ خبر سن چکا تھا کہ آپ تجدید ویزا کے لیے امرتسر کو روانہ ہو چکے ہیں اور اس کی بنا پر یہ بھی خیال تھا کہ شاید آپ پس ماندگان کی خیر خبر لینے کے لیے کچھ آگے بھی

سرک آدیں ۔اس بنا پر خیال ہی لگا رہا، انتظار بھی رہا۔ مگر آج کے آپ کے خط سے ارادہ کا درجہ معلوم ہوا۔ تعجب ہے کہ مجھے تو ایک خط میں روانہ ہو چکے کا لفظ لکھا گیا تھا۔ بہر حال مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ دعا سے بالکل دریغ نہیں۔ لیکن آپ تو دعا کے مرکز پر تشریف فرما ہیں، جہاں کی دعاؤں کے ہم سب متمنی ہیں۔ اسی وقت شاہ صاحب اپنا پاسپورٹ بنوانے کے لیے آئے اور مجھ سے یہ دریافت کرنے آئے تھے کہ ویزا میں کونسی جگہ لکھواؤں۔ حضرت اندازاً ۱۵۔ مارچ کو کہاں ہوں گے۔ میں نے اس وقت تک کی اطلاعات کی بنا پر یہ کہہ دیا کہ ۱۰ تک تو ڈھوڈیاں کا وعدہ سن ہی رہا ہوں۔ اس کے بعد مولوی جلیل صاحب وغیرہ دو چار دن ضرور بڑھا دیں ہی گے اس لیے ویزا میں ڈھوڈیاں تو ضرور لکھوا لیں۔ آج وہ کاغذات بھی داخل کرنے آئے تھے۔

بگرامی خدمت مولانا عبد الجلیل صاحب! بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۶ فروری بھی ملا۔ مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ ڈاک کا حال بھی عجیب ہے کہ بعض مرتبہ کئی کئی دن گذر جاتے ہیں اور پھر بیک وقت مختلف تاریخوں کے گرامی ناموں ملتے۔ آج کی ڈاک سے تین گرامی نامے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا، ۲۴ کا آپ کا ۲۶ کا اور مولوی اقبال کا ۲۵ کا ملے۔ اگر یہ روانگی کی ترتیب سے مل جاتے تو کوئی دن انتظار میں خالی نہ جاتا۔ مولوی اقبال صاحب سے بھی بعد سلام مسنون گرامی نامہ سے اڈیٹر چراغِ راہ کی آمد کا حال معلوم ہوا۔ خدا کرے حضرت اقدس کی تقریر سے کچھ اچھا ہی اثر ہو ورنہ ان آزاد لوگوں سے امید تو کچھ ویسے ہی ملنے کی ہے جو اسلاف و اکابر پر تنقید ثواب سمجھتے ہوں۔ وہ اپنے دور کے اکابر کو کیا نگاہ میں لا سکتے ہیں۔ مولوی عبد العزیز صاحب دعا جو تقریباً ۱۵ روز ہوئے آئے تھے۔ چند روز قیام کے بعد نگینہ چلے گئے تھے دو تین روز کے بعد پھر یہاں واپس آ گئے تھے، ابھی مقیم ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔ حاجی ظفر الدین بھی کل آئے تھے، خیریت سے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دست بستہ سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زاد لطفہ — زکریا - مظاہر علوم

مقام چھادریاں - ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۲۶ جمادی الثانی - ۲ مارچ چہارشنبہ ۱۳۷۳ھ

○

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر پڑی نگہ انتظار آج

عزیز محترم ذوالانبیت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون - اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۸ فروری پہونچا جس میں آپ نے مفصل احوال قدردانوں، زور دینے والوں کا لکھ کر آخری فیصلہ ۴ ماہ مزید انتظار کا آخر ہم لوگوں کو سنا ہی دیا طبعی طور پر تو دل پر چوٹ لگنی ہی تھی لیکن عقلی طور پر قریشی صاحب وغیرہ کی قدردانی سے مسرت ہوئی - اللہ کرے کہ ان کو حضرت اقدس کے اس قیام سے زیادہ سے زیادہ تمتع حاصل ہو اور وہاں کے جملہ حضرات کو اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے زیادہ سے زیادہ مستفید فرماتے اور آپکو بھی حضرت اقدس کے اس قرب وشفقت سے اعلیٰ مراتب نصیب فرمائے - اپنی بدقسمتی، بداعمالی، کمینہ پن نے تو سارے اکابر کی بیش از بیش شفقتوں کو خاک میں ملا دیا اور کچھ بھی وصول نہ کیا - ہر ہر شمس وقمر نے زیادہ سے زیادہ روشنی ڈالنے کی ہمیشہ ہی کوشش کی لیکن تو ہے پر کیا اثر پڑتا کبھی کبھی دعا کی یاد دہانی کر کے مدد کرتے رہنے کی آپ سے بھی درخواست ہے - اس سے زیادہ کیا عرض کروں - اب بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں - فقط والسلام -

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا - جمعہ - ۵ مارچ

مقام چھادریاں - ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون - اس وقت گرامی نامہ کارڈ مورخہ ۲ رجب پہونچ کر موجب مسرت

ہوا۔ لیکن اس خبر سے کہ حضرت اقدس کے ضعف کی مدعیانِ محبت پروا نہیں کرتے بڑا قلق ہوا۔ ایسے مواقع پر تو حضرت تھانوی قدس سرہٗ اکثر یاد آتے ہیں۔ اللہ جانے لوگوں نے محبت کس جانور کا نام رکھ رکھا ہے۔ ہم نے تو یوں سنا تھا۔ فان المحب لمن یحب مطیع۔ لیکن جب یہی چیز کامیابی کا ذریعہ بنے تو پھر بے چارہ زور نہ دکھاویں تو اور کیا کریں۔

اس کے بعد ایک نہایت کلفت کی خبر آپ کو سناتا ہوں کہ رائپور کے راؤجی صاحب غالباً عبدالحفیظ نام ہے اس وقت ملے اور حضرت اقدس کی مفصل خیریت اور وہاں کے احوال جو مجھ جیسا کر چیلی پوچھ سکتا تھا سنا چکے تو انھوں نے یہ رنج دہ خبر سنائی کہ آپ نے کوئی گرامی نامہ ان کو اس ناکارہ کے لیے دیا تھا جس کو وہ سرحد پر احتیاط سے رکھ آئے ہیں۔ ایک دوسری خبر بھی رنج دہ یہ ہے کہ مفتی ضیاء احمد صاحب گنگوہی جو حضرت اقدس ہی کے زمانہ میں مدرسہ کے مفتی تھے اور اب عرصہ سے حیدرآباد چلے گئے تھے وہاں سے بیمار ہو کر گنگوہ آگئے ہیں۔ ان پر فالج کا دورہ پڑا تھا جس میں اب اللہ کے فضل سے افاقہ ہے۔ ان کا خط آج ہی آیا ہے جس میں اہتمام سے حضرت اقدس کی خدمت میں دعائے صحت کی درخواست کی ہے۔

آجکل یہاں کا موسم بھی متضاد بن رہا ہے۔ شب کو اچھی خاصی سردی اور دن میں اچھی خاصی گرمی۔ اسی وقت حافظ محمد شفیع پہونچے اور حضرت سے سلام کے بعد دعا کی درخواست اور ساتھ ہی دو صاحب دبکورہ کے بھی آگئے۔ ان کی طرف سے بھی یہی درخواست ہے اور اس سیہ کار کی طرف سے تو آپ خود بھی انشاءاللہ احسان فرما کر عرض معروض کرتے ہی رہتے ہوں گے۔ مولوی اقبال کا تقریباً ایک ہفتہ سے کوئی خط نہیں آیا۔ اگر ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی انیس نے بھی ہفتہ عشرہ میں ڈھوڈیاں جانے کو بہت دن ہوئے لکھا تھا۔ پھر پتہ نہیں کہ وہ اب کہاں ہیں۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ رجب ۱۳۷۳ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! اسی وقت دو کارڈ آپ کے ایک مورخہ ۱۲، مارچ دوسرا ۱۵ مارچ بیک وقت پہونچے۔ مجھے خود کئی دن سے یہی خیال تھا کہ آپ کے گرامی نامہ راستہ میں آرام لے رہے ہوں گے۔ بیک وقت پہونچیں گے۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ راؤ عبدالحفیظ صاحب کی معرفت کا خط نہیں پہونچا۔ وہ سرحد ہی پر اس کو چھوڑ آئے اب سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی خدمت میں عرائض کہاں لکھے جائیں۔ یہ خط مولوی اقبال کی معرفت اس لیے لکھ رہا ہوں کہ وہاں سے وہ خود یا کوئی آپ کے پاس جانے والا ملے تو اس کی معرفت ارسال کردیں یا پتہ کاٹ کر لکھ دیں۔ آئندہ کے لیے بھی اگر یہی صورت آسان ہو تو اس پر عمل کیا جائے یا پھر جو جگہ آپ ایسی لکھیں جہاں کے واسطہ سے عرائض باریاب ہوتے رہیں۔

چودھری شریف کی والدہ کی حالت زیادہ خراب ہے۔ ڈاکٹر نے تو جواب دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ اب تو بغیر حوالہ ہی آپ کو عرض معروض کرتے رہنا پڑے گا کہ عرائض کے پہونچنے کا مرحلہ تو مشکل بن گیا۔ راؤ عبدالحفیظ صاحب نے یہاں کے سب حضرات کو مایوسی کے بعد یہ امید دلادی کہ حضرت جلد تشریف لارہے ہیں اور مجھ سے ہر شخص اس کی تصدیق کرنا چاہتا ہے۔ مجھے اُن کی روایت کے علاوہ کوئی خبر آپ حضرات کے خطوط سے اس کی تائید میں نہیں ملی۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی اقبال سلمہ! تمہارا کوئی خط کئی دن سے نہیں ملا۔ مولانا جلیل صاحب کے ۱۵ مارچ والے کارڈ سے حضرت اقدس کی روانگی کا حال معلوم ہوا۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ عریضہ کہاں لکھوں۔ اس لیے تمہیں واسطہ بناتا ہوں کہ بذریعہ ڈاک یا کسی جانے والے کی معرفت مولانا جلیل صاحب تک پہونچا دیں۔

اسی وقت حکیم عبدالرشید بریلوی کا خط ملا۔ ان کی خوشدامن جو عرصہ سے علیل تھیں، انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت عزیزم مولوی محمد اقبال صاحب سلمہ
مکتبہ اصلاح ۱۳۰/۱۶۱ - مال روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

والسلام
زکریا
۱۲ ررجب - ۱۹ رمارچ - جمعہ
۱۳۷۳ھ

○

مکرم محترم مولانا جلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں دوشنبہ کو گرامی نامہ ملا تھا، اسی وقت جواب لکھ دیا تھا۔ کل اور آج کی ڈاک گرامی نامہ سے خالی ملی۔ اگرچہ میرا خود اصرار تھا کہ اتنی جلدی گرامی نامے نہ لکھے جائیں۔ مگر جب سے حضرت کی علالت کی خبر سنی ہے، جب سے برابر انتظار اور فکر ہے۔ میں نے پرسوں کے عریضہ میں یہ بھی درخواست انتہائی شدت سے کی تھی کہ حضرت کے ضعف پر نظر فرما کر محبت کے دعویدار اتنا کرم فرمادیں کہ دورے نہ کرائیں۔ کیا اس کی امید رکھوں کہ یہ درخواست کسی طرح قبول ہوسکتی ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کی بارگاہ میں یہ درخواست پیش کروں، جہاں تک خدام کا تعلق ہے، جو میری درخواست قبول کرسکتے ہیں، ان غریبوں کی شنوائی نہیں ہوگی اور نہ وہ زور سے کہہ سکتے ہیں اور جو زور سے کہہ سکتے ہیں ان کے یہاں مجھ ناکارہ کی شنوائی نہیں ہوگی بلکہ وہ خود ساعی ہوں گے کہ حضرت کے خوب دورے ہوں تاکہ کاروں میں مفت کی سیر اور گلچھرے اڑتے رہیں۔ نیازمندی کے لبادہ میں سیریں اور خاطریں ہوتی رہیں اگر حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب حضرت کے حال پر رحم کھا کر میری درخواست قبول کریں تو انشاء اللہ احباب کی دلداریوں سے اس میں بہت کچھ اجر کی توقع ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ فقط والسلام۔
زکریا

عزیزم مولوی اقبال سلمہ! بعد سلام مسنون! تم نے گذشتہ دوشنبہ کے خط میں جو مجھے شنبہ کو ملا تھا، حضرت اقدس کی علالت بہت مجمل لکھ کر یہ لکھا تھا کہ مفصل رات کو لکھوں گا۔ اس کے بعد سے برابر آج تک ہر ڈاک میں خط کا انتظار کرتا رہا۔ آج کی

ڈاک بھی خالی گئی۔ نہ تمہارا خط ملا نہ عزیز جلیل کا۔ دوسرے بعض احباب کے خطوط ضرور ملے، مگر حضرت کی علالت اور صحت کے متعلق تم دونوں کے خطوط اہم ہیں۔ ان لوگوں نے جو علالت یا صحت لکھی، میری نگاہ میں دونوں غیر اہم ہیں۔ عزیز جلیل کا خط جو دوشنبہ کو شب چہارشنبہ کا لکھا ہوا ملا تھا اس میں انھوں نے جواب لاہور ہی منگایا تھا۔ اس لیے دوشنبہ کو بھی خط لاہور ہی لکھا تھا اور آج بدھ کو بھی لاہور ہی لکھ رہا ہوں۔ مولوی جلیل جہاں ہوں، ان کے پاس اس کو پہونچا دیجئے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت مولوی محمد اقبال صاحب سلمہ زکریا۔ مظاہر علوم
مکتبہ اصلاح ۴۶ - مال روڈ - لاہور - (مغربی پاکستان) ۱۸ ررجب چہارشنبہ (۱۳۷۳ھ)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا ٹیپ سے لکھا ہوا کارڈ ۱۴ ررجب کا پرسوں ۱۶ رکو ملا تھا پرسوں مشغولی کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ کل اتوار ہو گیا۔ تم نے اس میں لکھا کہ ایک خط کل روانہ کر چکا ہوں وہ اب تک نہیں پہونچا۔ البتہ حضرت اقدس کی لاہور بخیر واپسی شب جمعہ میں معلوم ہو کر اطمینان ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد سے برابر انتظار ہے کہ آئندہ کا نظام سفر و قیام معلوم ہو۔ میں نے بہت سے حضرات کی بارگاہ میں درخواست پیش کی ہے کہ حضرت کے گشت بند کرا دیے جائیں۔ لیکن امید نہیں کہ کہیں شنوائی ہوئی ہو گی یا نہیں۔

یہ بات تو ہر شخص کے خود سوچنے کی تھی کہ ایسے ضعف کی حالت میں محض اپنے جذبات کے لیے حضرت کو تکلیف دینا کہاں تک نیازمندی یا محبت سے تعلق رکھتی ہے۔ شاہ مسعود غریب اپنے تفکرات کے باوجود ویزا کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ پرسوں شام وہ خود لکھنو اسی لیے گئے ہیں۔ کل منگل تک وہاں سے واپسی کا اندازہ بتاتے تھے ان کے سہارنپور والے مکان کا سلسلہ پھر از سر نو شروع ہو گیا۔ اس سے پریشان ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ کا سلام اور دعا کی درخواست پیش کر

دیں ۔ فقط والسلام ۔

خط لکھنے کے بعد تمہارے چار کارڈ دو مورخہ ۱۵ رجب و ۱۶ رجب مرسلہ از ٹیبہ اور دو مورخہ ۲۳، ۲۵ مارچ از لاہور پہونچے ۔ سفر کی کیفیات معلوم ہوئیں ۔ حق تعالیٰ شانہٗ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور حضرت اقدس کو قوت عطا فرمائے کہ حضرت کے ضعف کی خبریں اس کثرت سے ہر آنے والے کی زبانی اور خطوط کے ذریعے پہونچ رہی ہیں کہ حد نہیں ۔ اس سے بہت ہی فکر ہے اور اس پر جب کسی جگہ کا نظام سفر سننے میں آتا ہے تو طبیعت پر بہت ہی رنج کا اثر ہوتا ہے ۔ مولوی اقبال سے بعد سلام مسنون ۔ تمہارا کوئی خط کئی دن سے نہیں ملا ۔ انتظار ہے ۔ جمعہ کو اور شنبہ کو میں نے دو کارڈ ان کو لکھے ۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مد فیوضہم بوساطت مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ زکریا ۔ مظاہر علوم مکتبہ اصلاح مت ۲۶ ۔ مال روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۳ رجب ، دو شنبہ (۱۳۷۳ھ)

○

مکرم محترم عالیجناب سید محمد طاہر صاحب مد فیوضہم !

بعد سلام مسنون ۔ جناب کے دو گرامی نامے یکے بعد دیگرے پہونچے مگر ان کی روشنائی اس قدر پھیکی تھی کہ میں تو باوجود کوشش کے نہیں پڑھ سکا کہ میری نگاہ پر چند ماہ سے زیادہ اثر ہے ۔ بھائی اکرام نے مشکل سے پڑھے ۔ جناب کی تشریف آوری لاہور سے بڑی مسرت ہوئی ۔ جتنا ممکن ہو سکے حضرت اقدس کی خدمت میں وقت ضرور گذاریں ۔ علی میاں بھی ایک ماہ سے مسلسل ارادہ فرما رہے ہیں مگر وہ بھی ان ایام میں بیمار رہے جس کی وجہ سے باربار فسخ کرنا پڑا ۔ اب معلوم ہوا کہ وہ پرسوں جمعہ کی صبح کو دہلی ویزے کے لیے پہونچ گئے ۔ اگر کل مل گیا ہوگا تو وہ آج آکر ممکن ہے شام کو ان حضرات کے ساتھ ہی پہونچ جائیں ۔ ورنہ ایک دو روز میں تشریف لانے والے ہیں ۔ مولوی محمد ثانی بھی ان کے ہمراہ ہیں ۔ ایک نسخہ لامع الدراری ارسال کر رہا ہوں ۔ یہ نسخہ کراچی کے دار العلوم اشرفی لانڈھی میں جس کے مہتمم مفتی محمد شفیع صاحب ہیں وہاں پہونچانا

ہے۔ آپ کے ساتھ جانے میں سہولت رہے گی۔ براہ کرم تکلیف فرما کر ان کو پہونچا کر تاکید
فرمادیں کہ رسید مدرسہ براہ راست بندہ کے پاس ارسال فرمادیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۴ر رجب۔ یکشنبہ
(۱۳۷۳ھ)

عزیزم مولوی اقبال صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے تین کارڈ ایک مورخہ ۲۵ر مارچ اور دو مورخہ ۲۹ر مارچ بیک وقت پہونچے۔ مفصل احوال سے بہت مسرت ہوئی بالخصوص حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے۔ تم نے لکھا کہ حضرت اقدس نے مولوی عبدالوحید کو بندہ کو لکھنے کو فرمایا تھا مگر ان کا کوئی خط بندہ کے پاس نہیں پہونچا اور نہ یہ مضمون کسی اور کے خط میں پہونچا البتہ زبانی پہونچا تھا مگر زبانی روایات کچھ زیادہ اعتماد کے قابل نہیں ہوتی۔

چودھری شریف صاحب کی ہمشیر کی زبانی یہاں حضرت اقدس کے دست مبارک میں شدید چوٹ کی خبر گشت کر رہی ہے جس کی بندہ بار بار تردید احباب سے کرتا رہتا ہے۔ ایک مضمون تم نے بھی اور مولوی جلیل صاحب نے بھی لکھا وہ یہ کہ حضرت اقدس کی طرف سے حضرت مدنی کی خدمت میں سلام لکھ دوں۔ میرے نزدیک یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ تم دونوں علیحدہ علیحدہ براہ راست ایک ایک کارڈ دو تین دن کے فصل سے حضرت کی خدمت میں حضرت کیطرف سے خیریت اور دعا وغیرہ کے لیے لکھ دو۔ بندہ تو ضرور عرض کر دے گا کہ آج ہی شام کو حضرت مدنی کی آمد ہے۔ مگر یہ کافی نہیں بلکہ ذرا نامناسب

بگرامی قدر و منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۹ر مارچ اسی وقت پہونچا تم نہ معلوم ہر بات اپنے اوپر اوڑھنے کی کیوں کوشش کیا کرتے ہو، یہ تو میں نہیں سمجھتا کہ تم اس قدر بھولے ہو کر کلام کا محمل نہیں سمجھتے۔ ذرا زیادہ وضاحت سے اپنی صفائی مجھ سے لکھوانی چاہتے ہو جو میں بڑی خوشی سے لکھنے کو ہر وقت تیار ہوں لیکن یہ صفائی خود تمہارے مناسب نہیں اس لیے میری بکواس کو گول مول ہی رہنے دیا کرو۔ کل اور پرسوں دیوبند

کی مجلسِ شوریٰ کا جلسہ تھا اور میں اپنی کم ہمتی، نا اہلیت سے، ٹانگوں کے عذر کو
قوی سمجھ کر نہ جا سکا۔ حضرت اقدس مدنی کے یہاں مہمانِ کی ایک وقت کی دعوت
ہوا کرتی ہے، جو کل شب میں تھی اور کل صبح مولانا اسعد صاحب نے مستقل آدمی
بھیج کر اس ناکارہ کا کھانا یہاں بھیج دیا۔ اس سے اس قدر ندامت ہو رہی ہے کہ حد
نہیں۔ آج حضرت اقدس مدنی کی شام کو آمد ہے۔ شرم کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح
سامنے آؤں۔ ایک بات تم اور مولوی اقبال دونوں مستقل یاد رکھو کہ مجھے تم دونوں کی
کسی حرکت پر براہ راست تنبیہ کرنے میں کوئی مانع نہیں اس لیے زعموا والی تحریرات کو
اپنے اوپر نہ اوڑھا کرو۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیزانم مولوی عبد الجلیل صاحب مولوی محمد اقبال صاحب سلمہ — زکریا

دفتر مکتبہ اصلاح - ۲۶ مال روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۶ رجب ۹۳ھ یکشنبہ

○

عزیزان مولوی محمد جلیل صاحب و مولوی اقبال صاحب سلمہما

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تم دونوں کے خطوط مورخہ ۲۹ مارچ، مولوی جلیل صاحب
کا ایک کارڈ اور مولوی اقبال صاحب کا ایک خط دو کارڈوں میں منقسم ہو کر پہونچے
حضرت اقدس کے متعلق ڈاکٹروں کی تحقیق و تفصیل سے بہت اطمینان ہوا۔ اللہ جل شانہ
کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہ ہفتہ عشرہ کافی فکر و تشویش میں گذرا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و
کرم سے مزید قوت و صحت عطا فرمائے اور ان دونوں شمس و قمر کی روشنی سے تادیر
ہم لوگوں کو تنور حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنی بدحالی سے انتفاع کی توقع تو بالکل نہیں لیکن آسرا تو ضرور ہے۔ بعد میں
تو پہلوں کی طرح سے آسرا بھی جاتا رہے گا۔ کل شام ۴ بجے حضرت اقدس مدنی زاد مجدہم
تشریف لائے۔ میں تو دیوبند جلسہ شوریٰ میں عدم شرکت کی وجہ سے بہت محجوب
اور خائف تھا کہ بڑے میاں آتے ہی بگڑیں گے مگر حضرت اقدس نے ملتے ہی ایک
شعر پڑھا ؎

تعاللت کے اشجی وما بک علۃ
تریدین قتلی وقد ظفرت بذلک

اس پر یہ ناکارہ کم ظرف بھی کھل گیا۔ میں نے عرض کیا حقیقت میں آپ نے اور حضرت رائپوری دام مجدہم نے ہم چھوٹوں کا منہ کسی کے سامنے کرنے کے قابل نہیں رکھا۔ اس پر حضرت کی علالت کی پوری کیفیت بھی سنادی اور متعدد خطوط میں سلام عرض کرنے کا حکم بھی عرض کردیا۔ دو گھنٹہ قیام کے بعد جلال آباد متصل تھانہ بھون تشریف لے گئے۔ رات وہاں جلسہ تھا۔ آج بعد جمعہ وہاں سے واپسی ہے۔

ایک روایت یہ کان میں پڑی ہے کہ ماہ مبارک بجائے کسی ٹھنڈی جگہ کے لاہور ہی میں گذرے تو اچھا ہے۔ اگر روایت صحیح ہے تو پھر میرے خیال میں ماہ مبارک کے مناسب لاہور کی بجائے ملتان زیادہ مناسب رہے گا اس لیے کہ مجھے جہاں تک معلوم ہے ملتان میں گرمی کی شدت لاہور سے زیادہ ہے اور اگر حضرت اقدس کے مجاہدہ کے لیے ملتان سے بھی کوئی زیادہ گرم جگہ وہاں کوئی ہو تو اس کا انتخاب زیادہ موزوں رہیگا اللہ تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ریچھ کی دوستی سے بچاوے۔ میرے خطوط صرف آپ ہی حضرات مخصوص احباب بھارتی یا پاکستانی جو مجھ سے بھی تعلقات رکھتے ہیں ان ہی کے لیے ہوتے ہیں کہ میں اپنے تعلقات کے زور میں گرم سرد ہوجاتا ہے لکھ مارو ں خواہ مخواہ ہر نام شناس کو سنانے کے نہیں ہوتے نہ ان کی نقل وغیرہ کسی کو دیں اگر کوئی چیز میرے معروضات میں کسی کے عمل کرنے کے قابل ہو عمل کردیں، نہ ہو یا نہ ہوسکے تو تفریحی تبصروں کے بعد چاک کردیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

حضرت ان محترمان مولانا محمد جلیل صاحب مولوی محمد اقبال صاحب سلمہا — زکریا

مکتبہ اصلاح۔ ملتا مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۷ رجب ۸۲ھ جمعہ

○

عزیز محترم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۳ مارچ پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حق تعالےٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضرت کی علالت کے واقعہ کے

بعد سے تشویش اور انتظار خیریت بڑھ گیا تھا۔ الحمدللہ کہ اب اطمینان ہُوا۔

حضرات رائپور اور شاہ صاحب کا شدید اصرار ہے کہ اب تو حضرت اقدس کی خدمت میں باصرار تشریف آوری پر زور باندھ، مگر میں نے عذر کر دیا۔ مولانا یوسف صاحب بھی پرسوں آئے تھے۔ کل واپس گئے۔ وہ بھی رائیونڈ میں جلسہ کی شرکت کے لیے انشاء اللہ شنبہ کو غالباً ریل سے اور احتمالاً ہوائی جہاز سے پہونچنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ کاندھلہ میں مولوی لطیف الرحمٰن کی لڑکی یعنی صوفی افتخار کی اہلیہ بہت دن سے بیمار ہے۔ پرسوں سے مولوی لطیف الرحمٰن بھی اس کی بیماری کی خبر پر کاندھلہ گئے ہوئے ہیں۔ بھائی اکرام بھی گذشتہ ہفتہ تین دن کے لیے گئے تھے۔ میں تو ہمت جانے کی نہیں کر سکا۔ اس کی صحت کے لیے حضرت اقدس کی خدمت میں خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔ اِس ناکارہ کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ شاہ صاحب کے نام جو حضرت اقدس کا مفصل گرامی نامہ آیا وہ بھی کل دیکھا۔ وہ غریب تو حاضری کی بہت کوشش کر رہا ہے مگر ویزا آج تک بھی نہیں ملا۔ بچیوں کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے اور حضار مجلس کی خدمات میں بھی۔ فقط والسلام۔

یہاں رؤیت عامہ سے دوشنبہ کو یکم شعبان ہوگئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ ماہ مبارک تو خیریت سے گذار دے۔ رمضان میں تو طاقتوں کی تکلیف کو دل بالکل نہیں چاہتا۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۲۔ شعبان ۱۳۷۳ھ

○

عزیزم مولوی اقبال صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام مسنون۔ منگل، بدھ، جمعرات تین دن، تمہارے اور عزیز مولوی جلیل کے خطوط سے خالی گئے۔ کوئی حرج تو نہیں ہے اس لیے کہ جب حضرت اقدس کی طبیعت بھی اچھی ہے اور قیام بھی ایک جگہ ہے پھر خط کی عجلت نہیں تھی، احتیاطاً لکھ دیا۔ مولوی جلیل صاحب کے نام مستقل خط اس لیے نہیں لکھ رہا کہ سابقہ قرارداد کے

موافق حضرت اقدس کا ۱۰ - زیادہ سے زیادہ ۱۲ - اپریل تک لاہور کا قیام تجویز تھا۔ اس وقت تک بندہ کا خط پہونچنا دشوار ہے - اس لیے اگر عزیز موصوف اس خط کے پہونچنے تک وہاں ہوں تو بھی عریضہ ان کی خدمت میں بھی پیش کر دیں - روانہ ہو گئے ہوں تو کارڈ سے ان کو لکھ دیں کہ گھوڑا گلی کا پتہ بندہ کو جلد لکھیں - اگر آپ کو معلوم ہو تو آپ بھی لکھ دیں - نیز حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا کے بعد اس کی اطلاع بھی کر دیں کہ ۲ر شعبان سہ شنبہ کی شب میں مولانا ضیاء الحق صاحب دیوبندی صدر مدرس مدرسہ امینیہ کا تین دن کی علالت کے بعد انتقال ہو گیا - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون - اسلاف کی یادگار تھے اور بڑوں کے صحبت یافتہ - مولانا عبد اللہ صاحب فاروقی اور جناب حکیم کریم بخش صاحب سے بھی اس حادثۂ عظیمہ کی اطلاع کر دیں - فقط والسلام -

عزیزم صوفی محمد اقبال صاحب سلمہٗ
مکتبہ اصلاح - ۲۶ - مال روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا - مظاہر علوم
۴ - شعبان - پنجشنبہ

○

مکرم محترم عزیزِ گرامی قدر و منزلت مولوی عبد الجلیل صاحب اکرمکم اللہ المراتب العلیٰ!

بعد سلام مسنون - آج کی ڈاک سے تمہارے دو گرامی نامہ مورخہ ۲۷، ۲۹ ر رجب پہونچے اور ان سے آدھ گھنٹہ قبل بھائی الطاف کی معرفت گرامی نامہ مورخہ ۳ ر شعبان پہونچ گیا - فجزاکم اللہ تعالےٰ -

بھائی کو رات میل نہ مل سکا اس لیے وہ شب میں نہیں پہونچ سکا - صبح کی نماز کے وقت پہونچا اور اس وقت ۹ بجے کے قریب یہاں آیا - میں نے صبح کی نماز میں اس کو تلاش کیا اور چائے میں بھی دیر تک انتظار رہا - اس کو قاری کے یہاں دیر لگ گئی - معلوم ہوا کہ اس ناکارہ کے خطوط کے سلسلہ میں آپ پر بھی فقرے بازی ہوتی رہتی ہے لیکن خود آپ کو تو اس کا اندازہ ضرور ہو گیا ہوگا کہ آپ کے خطوط سے زائد کتنے امور کے متعلق یہ ناکارہ آپ کی خدمت میں لکھتا رہتا ہے تاہم اس سے متاثر نہ ہوں -

میں لفافوں کے بجائے کارڈ قصداً اس لیے لکھتا رہتا ہوں کہ لفافوں کے پہونچنے
میں بہت زیادہ تاخیر ہوتی ہے۔ یہاں بھی اکثر پہلے کے لفافے بعد میں پہونچتے ہیں اور
بعد کے کارڈ پہلے پہونچ جاتے ہیں۔ میر صاحب کے متعلق جو آپ نے تحریر فرمایا
ان سے ملنے کے بعد ہی اس کے متعلق کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ بھائی اکرام صاحب کے
پاس بھی آپ کا پرچہ پہونچ گیا۔ اس کے متعلق وہ خود لکھیں گے۔ رفع انتظار کے
خیال سے بندہ نے لکھ دیا۔ اس سے قبل عبد الحفیظ صاحب کی معرفت کسی کے نام
کا کوئی خط نہیں پہونچا۔ نہ بندہ کا نہ بھائی اکرام کا۔ اس لیے اس کے کسی ارشاد کی
تعمیل نہیں ہو سکی۔ بندہ نے اس وقت بھی اس کی اطلاع کر دی تھی۔ مجھے یہ بھی معلوم
ہوا کہ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب نے بندہ کے خطوط کے متعلق یہ استنباط فرمایا
کہ میرے خطوط کا منشا یہ ہے کہ حضرت ماہ مبارک پاکستان نہ گذاریں۔ تعجب ہے
میرے خطوط میں تو اس کا ابہام بھی نہیں ہو سکتا۔ میں تو کئی بار لکھ چکا ہوں کہ حضرات
رائپورا ور شاہ صاحب وغیرہ مجھ پر شدید اصرار سے بھی زائد تقاضا کر چکے ہیں کہ تو
خود حضرت اقدس کی خدمت میں تشریف آوری پر اصرار کرے اور میں نے ان سے صفائی
سے انکار کر دیا۔ پھر اس قسم کا ابہام بندہ کی کسی تحریر سے کیسے ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور
ہے کہ میرا قدیمی اصول جس پر خود بھی عمل کی تمنا ہے لیکن ہوتا نہیں اور اپنے دوستوں
کے لیے بھی اسی کو پسند کرتا ہوں کہ مشائخ سے نیازمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے جذبات
کو مشائخ کے جذبات کے تابع بنانے کی انتہائی سعی کی جائے نہ یہ کہ تدابیر سے اِن کو
اپنے جذبات کا تابع بنایا جائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۴-بی-گلبرگ روڈ-لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۵-شعبان-جمعہ
(۱۳۷۳ھ)

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ۔ تمہارا کوئی خط کئی دن سے نہیں آیا۔ پرسوں شنبہ کی شام کو قبیل عشار مولوی اقبال سلمہٗ کا تار، مولوی یوسف صاحب، مولوی انعام کی بخیر رسی کا ملا اور آج مولوی انعام صاحب کا کارڈ پرسوں کا لکھا ہوا ملا۔ مگر مجھے نہ تو رائے ونڈ کا پتہ معلوم نہ حسب قرارداد ان کے وہاں قیام تک خط پہونچنے کی امید۔ اس لیے آپ کو لکھتا ہوں کہ اگر ان حضرات سے ملاقات ہو تو کارڈ کی رسید کی اطلاع کردیں۔ غالباً حافظ مقبول حسن صاحب بھی بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ ان حضرات سے یہ بھی کہہ دیں کہ میں نے مولوی اقبال صاحب کو دو رسالوں کی فرمائش لکھی ہے۔ یہ حضرات تکلیف فرماکر ان سے تقاضا کرکے لیتے آئیں۔

معلوم نہیں کہ آپ تک بھی یہ خط پہونچ سکے گا یا نہیں۔ اس لیے کہ حسب قرارداد آپ بھی لاہور سے راولپنڈی کے لیے روانہ ہوگئے ہوں گے۔ جب سے یہ خبر سنی ہے کہ راولپنڈی کا ڈاکٹر قادیانی ہے وہاں کے علاج سے اور بھی طبیعت بجھ گئی۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ چچا جانؒ کا علاج جو شیخ صاحب مرحوم اور قریشی صاحب کے اصرار سے قادیانی کا کا ہوا تو اپنے کو تو اطمینان نہیں ہوا۔ اگر ڈاکٹر محمد امیر صاحب بھی اس زمانہ میں وہاں قیام کی تکلیف فرماکر دواؤں کے متعلق غور فرماتے رہیں تو مضائقہ نہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ نیز حضرت ناظم صاحب کے لیے دعائے صحت کی ضرور درخواست کردیں کہ رنگون کے سفر کے بعد سے موصوف کی طبیعت خراب ہی چل رہی ہے اور افاقہ کی ابھی تک کوئی صورت نہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی سے بعد سلام مسنون عرض کردیں کہ میرے کسی خط میں کوئی فقرہ کبھی بھی اشارۃً کنایۃً تمہارے متعلق بالکل نہیں ہوتا اس لیے میرے کسی لفظ کو اپنے اوپر انطباق کا کبھی واہمہ بھی نہ کریں۔ تمہاری گرامی ذات کو میں تنقید سے بہت بالاتر سمجھتا ہوں۔ اس لیے مجھے اس کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ حاجی ظفر صبح سے تشریف لائے ہوئے ہیں، سلام مسنون عرض کرتے ہیں

فقط والسلام۔

مکرمی محترمی مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
کوٹھی ۳۲-بی-جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا - مظاہر علوم
۸، شعبان ۹۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون - کل کی ڈاک سے تمہارا ایک خط پہونچا تھا - جس کا جواب کل ہی ارسال کر چکا ہوں - رات عشاء کے وقت تمہارا مرسلہ تار حضرت اقدس کی بخیر رسی راولپنڈی کا پہونچا اوپرے دل سے تو میں یہی کہوں گا کہ اس کی ضرورت نہ تھی، خط بھی کافی تھا - مگر صمیم قلب سے بہت بہت شکریہ اس لیے کہ خط نہ معلوم کب کا کب پہونچتا اور چونکہ پہلے سے ۱۹- دوشنبہ کی اطلاع روانگی کی تھی - اس لیے یہی خیال رہتا کہ دوشنبہ کو یا اس کے بھی بعد روانگی ہوگی - چنانچہ مولوی یوسف صاحب کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہیں اور کیا نظام ہے - تمہارے سابقہ خطوط سے ان کا بھی جمعرات کو نظام الدین کا ارادہ معلوم ہوا تھا مگر آج ہی صوفی جی کے کارڈ سے دوشنبہ تک لاہور کا قیام معلوم ہوا - اس پر تعجب بھی ہے کہ جب حضرت اقدس بھی جمعرات کو تشریف لے گئے تو پھر ان کا دوشنبہ تک وہاں قیام کیوں ہے - اس سے اچھا تو یہی تھا کہ وہ بھی راولپنڈی ساتھ ہی چلے جاتے - اگر صوفی صاحب تشریف فرما ہوں تو ان سے بعد سلام مسنون عرض کر دیں کہ یکے بعد دیگرے دو گرامی نامے ان کے ملے جن کا جواب آج ہی لاہور کے پتہ سے لکھ رہا ہوں - حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - چودھری صاحب کی والدہ کی شدت علالت کی اطلاعات زیادہ سے زیادہ سخت آ رہی ہیں - اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے کہ اس قدر سخت تکلیف کو اتنا امتداد شدید اذیت کا موجب بن رہا ہے۔

راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی زیادہ بیمار ہیں - تقریباً دو ہفتے سے سہارنپور میں قیام ہے - ڈاکٹر برکت علی کا علاج ہے - ۱۰ر اپریل کو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

کے داماد مصطفے آرہے ہیں۔ قریشی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون تم نے کوٹھی کا نمبر ۴ اسا لکھا، مجھے نمبر ۲ اسا یاد تھا اس لیے اپنی ہی یاد پر پتہ لکھا۔ خدا کرے کہ پہونچ جائے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت عکک اینڈ کو زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۳۱۶ ۔ ویسٹ رج ۔ راولپنڈی چھاؤنی ۔ (مغربی پاکستان) ۱۲ر شعبان۔ جمعہ
(۱۳۷۴ھ)

◯

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ۔ جمعہ کی شب میں تار پہونچا تھا۔ جمعہ اور ہفتہ کو دو عریضے لکھ چکا ہوں ۔ راولپنڈی کا کوئی خط ابھی تک نہیں ملا، نہ ابھی اس کا وقت ہوا۔ یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں والدہ صاحبہ چودھری شریف صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مجھے بھی کل ہی اس حادثہ کی اطلاع ملی۔ اس وجہ سے اس سے پہلے عرائض میں اطلاع نہیں دے سکا۔ کل یہاں مصطفے داماد مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے آنے کی اطلاع تھی۔ ان سے ملاقات کے لیے بھائی الطاف کل سے آیا ہوا ہے، انھیں سے یہ اطلاع ملی ہے میاں مصطفے کا ابھی تک تو پتہ نہیں چلا۔ کل تو وہ آئے نہیں، شاید آج آجاویں ۔ بھائی بھی ان کے انتظار میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ بھائی اکرام صاحب مولوی لطیف کی صاحبزادی کی شدت علالت کی اطلاع پر جمعہ کو دوبارہ کاندھلہ گئے تھے۔ رات واپس آئے ہیں۔ اب کچھ افاقہ بتاتے ہیں جو حضرت ہی کی دعاؤں کا اثر ہے۔ مزید درخواست دعا کی ہے۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی زیادہ بیمار ہیں، ان کے لیے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ سہارنپور ہی قیام ہے۔ اس سہ کار کی ٹانگوں کا سلسلہ بھی چلا ہے۔ خیال تھا کہ گرمی میں جاتا رہے گا مگر گرمی شروع ہو جانے کے باوجود بھی نہیں گیا، کم ضرور ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد امراض باطنہ کے لیے دعا کی، امراضِ ظاہرہ سے بھی زیادہ شدید ضرورت ہے۔ آج ۱۵ر شعبان ہے اور اللہ کے لطف و کرم سے اندر باہر رمضان کا

لطف آرہا ہے۔ یہی سیہ کار روزہ سے محروم ہے۔ قریشی صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔

گھوڑا گلی کے پتہ کا انتظار رہے۔ پہلے بھی دو خطوں میں آپ سے اور مولوی اقبال سے دریافت کر چکا ہوں ان کا جواب تو لاعلمی کا آیا، آپ کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔

فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضہم۔
ملک اینڈ کمپنی ۲۱۶ ۔ ویسٹ رج ۔ چھاؤنی راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۵۔ شعبان ۔ دوشنبہ
(۱۳۷۳ھ)

○

مکرم محترم مولانا عبد الجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج برادر اکرام نے حضرت اقدس ادام اللہ ظلال برکاتہ، کا عطیہ سنّیہ ھدیہ جلیلہ اس ناکارہ کا حصہ عطا فرما دیا۔ حق تعالےٰ شانہ، مصدر اور وسائط کو اپنے شایان شان جزائے خیر اور ترقیات سے نوازے۔ اس کے سوا یہ ناپاک اور کیا عرض کرے۔ تعجب ہے کہ راولپنڈی پہونچنے کے بعد سے آج کی ڈاک تک کوئی گرامی نامہ آپ کا نہیں ملا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولانا یوسف صاحب منگل کے دن ایک بجے بخیریت دہلی پہونچ گئے۔ فقط والسلام

زکریا ۔ ۱۷؍شعبان ۔ ۱۳۷۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج ۱۹؍شعبان، ۲۲؍اپریل کو آپ کے دو کارڈ ایک ۱۲؍شعبان کا بھائی اکرام کے نام اور دوسرا ۱۳؍ کا بندہ کے نام بیک وقت پہونچے۔ ہم دونوں علیحدہ علیحدہ اس کے متعلق عرائض اس سے قبل آپ کی خدمت میں لکھ چکے ہیں۔ تعجب ہے کہ آپ کے یہ دونوں کارڈ بہت ہی تاخیر سے پہونچے اور اس سے زیادہ تعجب یہ کہ اس مرتبہ مولوی اقبال کا خط حضرت کی روانگی کے متعلق روانگی کے دن کا بھی آج ہی پہونچا۔ اب

تو اور بھی مسرت اس سے ہوئی کہ آپ نے بخیر رسی کا تار دے دیا تھا ورنہ ایک ہفتہ تک بالکل پتہ نہ چلتا اور میں لاہور ہی خط لکھتا رہتا۔ بندہ نے اس ہفتہ راولپنڈی کے پتہ سے کئی خط لکھے۔ معلوم نہیں کوئی پہونچا یا نہیں۔ اس سے پہلے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ چودھری شریف صاحب کی والدہ کا ۱۵۔ اپریل کی شب میں انتقال ہوگیا چودھری صاحب نے لاہور کے پتہ سے اطلاعی تار بھی ارسال کیا تھا۔ علی میاں بھی حضرت کی خدمت میں ماہ مبارک گذارنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آج کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ سب مراحل طے کر چکے۔ اب ۲۴ ر یا ۲۵ ر شعبان کو ریل کے ذریعہ سے لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں اور ایک دو روز وہاں قیام کے بعد حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں اس ذیل میں ایک خصوصی امر کی طرف آپ کو خاص طور سے متنبہ کرتا ہوں کہ علی میاں کی انتہائی خوبیوں کے باوجود اور ان کے ساتھ اس ناکارہ کو شدید تعلق کے باوجود مودودیت کے سلسلہ میں ان سے اپنے کو بالکل اتفاق نہیں اور ہمارے حضرت اقدس کے یہاں دلداری کے زور میں ہر ایک کی بات کی داد ضروری ہے۔ پس مختصراً مودودی ہی کے الفاظ میں یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ جتنی ان کو ہماری تحریرات سے گھن آتی ہے اس سے زیادہ مجھے اس جماعت سے گھن آتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان دونوں اکابر کی تقاریر اور آمین سے مجھ میں اور تم میں بعد پیدا ہو جائے۔ ماہ مبارک میں خط و کتابت مشکل ہے۔ اس لیے میں نے صاف صاف پہلے ہی لکھ دیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔

ملک اینڈ کمپنی ۳۱۶ ۔ ویسٹ رج۔ راولپنڈی چھاؤنی (مغربی پاکستان) — ۱۹ ر شعبان ۱۳۷۳ھ

(۲)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن سے مسلسل ڈاک تمہارے خط سے خالی جا رہی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اتنی تعویق تمہاری طرف سے نہیں ہے، راستہ ہی کی تعویق ہے اور

راولپنڈی کی ڈاک میں تعویق قرین قیاس بھی ہے۔

پرسوں مولانا یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب آئے تھے، آج صبح واپس آگئے۔ ان سے کرید کرید کر دیار شیخ کے حالات سنتا رہا اور لطف اٹھاتا رہا۔ دوران احوال میں یہ بھی کان میں پڑا کہ جبل جہل کے کھینچنے کے لیے جر ثقیل کی تجاویز بھی مجلس میں آرہی ہیں، اس خبر سے سہم ہو گیا۔ اس روسیاہ کے پاس تو پہلے ہی سے اکابر کی حکم عدولیوں کے اسقدر بوجھ سر پر ہیں کہ ان میں اب اضافہ کی بالکل گنجائش نہیں ہے یہ تو مجھے یقین ہے کہ براہِ راست حضرت اقدس زاد مجدہم تو اس ناپاک کے متعلق یہ واہمہ بھی نہیں فرما سکتے کہ اس گندگی کے پہاڑ کو سرکا کر یہاں سے وہاں تک ساری جگہ کو متعفن کیا جائے۔ کوڑے کا ڈھیر تو ایک ہی جگہ پڑا رہتا ہے۔ اور یہ کاہل اگر اتنا طویل سفر کر سکتا تو اب تک مدینہ پاک نہ معلوم کے مرتبہ حاضر ہو جاتا جس کی تمنا ہر مسلمان کو طبعی رہتی ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں بس اتنی ہی درخواست ہے کہ آپ سب حضرات مل کر اس روسیاہ کی روسیاہی میں مزید اضافہ براہِ کرم نہ کرائیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم۔ زکریا۔

ملک اینڈ کمپنی، ویسٹ رج ۳۱۶، چھاؤنی راولپنڈی۔ (مغربی پاکستان) ۲۳، شعبان ۱۳۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۷، ۱۹ شعبان بیک وقت پہونچ کر موجب مسرت ہوئے۔ تم نے پہلے کارڈ میں لکھا کہ تیرا کوئی خط ابھی تک نہیں پہونچا، حالانکہ میں راولپنڈی وصولی کے تار کے بعد سے ۷ ، ۸ خط لکھ چکا ہوں۔ دوسرے خط میں تم نے ۱۲ شعبان والے خط کی وصولی لکھی۔ الحمد للہ کہ ایک تو پہونچا۔ بندہ کل بھی ایک کارڈ لکھ چکا ہے اور بھائی الطاف کے پیام کی تکمیل کے متعلق تو نہ معلوم میں اور بھائی اکرام کتے مرتبہ آپ کو لکھ چکے ہیں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ بعض احباب واقف اور ناواقف وہاں سے روپیہ کے لین دین کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے کہہ دیجئے کہ اس میں دشواریاں بڑھتی جاتی ہیں۔ اس کی کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

حضرت ناظم صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے اور زیادہ خراب ہے حضرت اقدس مدنی بخیر ہیں۔ گذشتہ پنجشنبہ کو آنند تشریف لے گئے تھے۔ سنا ہے کہ راستہ میں لو کا اثر ہوا اور ریل ہی میں کئی دست آئے۔ لیکن جلدی ہی طبیعت اچھی ہوگئی۔ پرسوں جمعہ کو ٹانڈہ کا ارادہ فرمارہے ہیں۔ کل شام تک اندازہ ہے کہ بخاری شریف ختم ہو جائے گی۔ آپ نے گھوڑا گلی کا پتہ اب تک نہیں لکھا۔ حالانکہ میں نے لاہور سے پوچھنا شروع کیا تھا۔ اب تو ماہ مبارک بہت ہی قریب آگیا ہے۔ کیا اس کی امید رکھوں کہ آپ اس ناکارہ کو وقتاً فوقتاً دعاؤں میں یاد کرتے رہیں گے اور حضرت اقدس سے بھی عرض کرتے رہیں گے۔ قریشی صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون فرمادیں۔ حافظ مقبول صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کے سامان کی گم شدگی کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ مولوی انعام سے اس کی تصدیق اور تفصیل معلوم کرنا چاہی تھی مگر وہ اس روایت سے ہی بے خبر تھے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ چہارشنبہ

ملک اینڈ کمپنی۔ ویسٹ رج ۳۶۷۔ راولپنڈی چھاؤنی (مغربی پاکستان) — ۲۴ رشعبان ۱۳۷۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۴ شعبان پہونچ کر موجب منت ہوا جس چیز سے میں ڈر رہا تھا اور اس کے حفظ ماتقدم کے طور پر کئی دن ہوئے ایک عریضہ بھی لکھ چکا تھا۔ آخر وہ پیش آ ہی گیا اور اس کارڈ میں آپ نے دبے لفظوں میں حضرت اقدس کی طرف نیم منسوب کرتے ہوئے اس ناکارہ کی حاضری کا حکم نامہ

لکھ ہی دیا۔ اگرچہ تم نے اس ناکارہ کی طرف سے حق وکالت بھی ادا کر دیا جس کا بہت بہت شکریہ لیکن ندامت تو پھر بھی اٹھانا ہی پڑی جس اشارہ پر اس ناکارہ کو سر کے بل حاضر ہونا چاہیے تھا اس کے لیے کن الفاظ سے معذرت لکھوں لیکن جو نابکار جمعہ کے لیے دارالطلبہ تک جانا بھی چھوڑ دے وہ اتنے طویل سفر کا تصور بھی کیسے کرے۔ کل کی ڈاک سے علی میاں کا کارڈ، جس میں اس شب کو میل سے یہاں سے گزرنا لکھا تھا، پہونچا تھا اور چونکہ حضرت اقدس مدنی کی تشریف بری بھی اسی شب میں ۴ بجے صبح کی تھی اس لیے بندہ اپنے رفقاء سمیت افتاں وخیزاں ایک بجے شب کے ریل پر پہونچ گیا۔ اور دو چکر تو پوری گاڑی کے میں نے بھی آدھ گھنٹہ میں لگا ہی لیے اور بھائی اکرام مفتی محمود مولوی اسمعیل مدراسی، مولوی مصباح کاندھلوی نے ایک ایک ڈبہ کو کئی کئی مرتبہ چھان ڈالا۔ علی میاں کا کہیں پتہ نہ چلا، ساری رات کے جاگنے کا ثواب تو انشاء اللہ مل ہی گیا ہوگا۔ البتہ حضرت اقدس کی الوداعی زیارت ضرور ہو گئی۔ حضرت صبح ۴ بجے مع اہل وعیال ٹانڈہ تشریف لے گئے۔ تم نے بڑے تقاضوں پر تو گھوڑا گلی کا پتہ لکھا مگر اس پر ڈاکخانہ کے کرم فرماؤں نے مہر لگا دی لہذا بوضاحت دوبارہ لکھیں۔ پورا پتہ نمبر کوٹھی وغیرہ بھی لکھیں۔ حضرت اقدس مدنی بھی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام فرما گئے۔ فقط والسلام

زکریا۔ شنبہ
۲۷ رشعبان ۷۳ھ

مکرم ومحترم مولوی عبدالجلیل صاحب۔ ملک اینڈ قریشی
کوٹھی ۲۱۱ ویسٹرج چھاؤنی راولپنڈی (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۴ رشعبان آج ۳۰۔ کو ملا۔ مقدر سے ایک دن اور مل گیا۔ اس لیے فوری جواب لکھ رہا ہوں۔ یہاں رات باوجود سعی کے چاند نظر نہیں آیا، ابر تھا۔ آج ہی کی ڈاک سے مولوی حبیب الرحمن صاحب رائپوری کا خط امرتسر سے لکھا ہوا ملا کہ وہ بعض وجوہ سے امرتسر سے لاہور واپس ہو گئے۔ دو ایک دن بعد آنے کو لکھا ہے۔ ان کا خط جو یکم مئی کا لکھا ہوا تھا اس میں لکھا ہے کہ اس

وقت چوکی پر علی میاں سے بھی ملاقات ہوئی۔

اس خبر سے اور بھی زیادہ قلق ہوا اس لیے کہ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ علی میاں اسی گاڑی سے گئے جس سے ہم سب تلاش کے بعد مایوس آ گئے۔ بہت قلق ہوا۔ پہلے سے تو یہ خیال تھا کہ شاید کسی وجہ سے ان کو روانگی میں تاخیر ہوئی ہو گی۔ صوفی رشید گنگوہی وغیرہ بھی ویزا وغیرہ کے چکر میں لگ رہے ہیں۔ کئی مرتبہ پہلے بھی آئے تھے۔ رات ایک بجے وہ دہلی گئے ہیں تاکہ سارٹیفکٹ حاصل کریں۔ اگر مل گیا تو ممکن ہے کہ وہ بھی اس خط سے قبل پہونچ جائیں۔ بھائی الطاف تین دن یہاں قیام کے بعد کل واپس رائپور گیا ہے۔ ابھی تک تو وہ حاضری کا ارادہ نہیں کر رہا۔ مولوی عبداللہ کرسوی بھی رات یہاں پہونچے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ان کے رمضان نہ ہو سکنے کا ان کو بھی مجھے بھی قلق ہے۔ سہولت کے اسباب مہیا ہوتے تو ان کو بھی خدمت میں بھیجنے کی کوشش کرتا۔ آج کے آپ کے خط سے سابقہ ارشاد کا نسخ بسلسلہ حاضری معلوم ہو کر اور بھی ندامت اس لیے ہوئی کہ میں جلد بازی سے عذر نہ کر ڈالتا تو کوئی عصیاں کا مرتکب ہوتا۔

دیکھو جی! اب رمضان کی دعاؤں میں یاد رکھنا تمہارے ذمہ ہے۔ کل دوپہر خواب میں تو یہ سیہ کار راولپنڈی حاضری دے بھی آیا اور قریشی صاحب سے زوردار معانقہ بھی کر آیا۔ مطلب ظاہر ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی اقبال سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا دستی خط جو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے امرتسر سے ڈاک میں ڈالا تھا، کل پہونچا۔ اندازہ یہ ہے کہ اس خط کے پہونچنے سے قبل آپ گھوڑا گلی پہونچ گئے ہوں گے۔ اس لیے لاہور جواب نہیں لکھا۔ علی میاں سے سعی مدید کے بعد بھی ملاقات نہ ہو سکنے کا قلق ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے اس شب میں پہونچنے کو لکھا تھا لیکن آج سہ شنبہ کو صبح تک تو پہونچے نہیں۔ تم نے اپنے خط میں جس محبت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اس کو طرفین

کے لیے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائیے اور مخاطب کی ناپاکی سے قطع نظر فرما کر تمہارے ساتھ تمہارے حسن ظن کے موافق معاملہ فرمائیے۔ تم سب حضرات قابل رشک ہو کہ مبارک مہینہ میں مبارک سایہ میں وقت گذار رہے ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائیے۔ فقط والسلام

مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ سہ شنبہ

مقام گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی۔ (مغربی پاکستان) — ۳۰ شعبان ۷۳ھ

○

مکرم محترم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون! طویل انتظار کے بعد آج گھوڑا گلی بخیر رسی کی اطلاع پہونچ گئی۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ۔

آج کا کارڈ ۲۹ کا چلا ہوا تھا جو آج ۴ رمضان شنبہ کو ملا۔ ۲ رمضان کی شب سے یہاں بھی موسم بدل کر ابر و باد وغیرہ اور پھر کہیں کم کہیں زیادہ اور دہلی میں تو موسلا دھار بارش ہو کر ابھی تک تو لغوی رمضان شروع نہیں ہوا اور حقیقی شروع ہونے کی تو آئندہ بھی امید نہیں۔ ع

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهُمْ

صوری رمضان میں تو اتنا بھی خلاف امید ہے۔ لہٰذا حضرت اقدس سے دعا کی درخواست پر ختم اور ہاں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کے ناسخ و منسوخ۔ چند پروگرام آمد کے سُنے مگر آج ۴۔ کی دوپہر تک کوئی پتہ نہیں۔ حضرت ناظم صاحب کی علالت خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔

گھوڑا گلی۔ کوہ مری ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۴ رمضان۔ شنبہ (۱۳۷۳ھ)

○

تمہارے یکم ماہ مبارک کے گرامی نامہ کا بہت بہت شکریہ۔ مگر حضرت

کے گھٹنہ کی تکلیف کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ خدا کرے کہ اثر جاتا رہا ہو۔
فقط والسلام۔

مکرم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ ۔ زکریا۔
گھوڑا گلی ۔ کوہ مری ۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) ۶ ر رمضان
(۱۳۷۳ھ)
(بمطابق مہر ڈاک خانہ)

مکرم محترم مدفیوضکم !
بعد سلام مسنون ۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۴ ر رمضان پہونچا ۔ یہ گھوڑا گلی سے دوسرا خط ہے ۔ اس میں تم نے حضرت اقدس کی طرف سے پوچھا کہ ماہ مبارک کیسا گذر رہا ہے ۔ اس کے متعلق کیا لکھوں ۔ باطن کے اعتبار سے جیسا سیہ کاروں کا گذرنا چاہیے تھا ویسا ہی گذر رہا ہے ۔ ظاہر کے اعتبار سے بہت ہی راحت سے گذر رہا ہے ۔ ۲ ر رمضان کی شب سے موسم تبدیل ہو کر برسات کا زور شروع ہو گیا تھا ۔ وقتاً فوقتاً ترشح بارش وغیرہ ہوتی رہتی ہے ۔ آج کی شب تو کہتے ہیں کہ بہت ہی سردی پڑی ۔ لوگوں نے رزائیاں اوڑھ لیں ۔ بھائی اکرام کی روایت تھی کہ رات بھر چادر میں سردی لگتی رہی ۔ اٹھ کر کسی کپڑے کی تلاش کی ہمت نہ ہوئی ۔ اتنا تو میں نے بھی دیکھا کہ آج صبح سحر میں برف کے پانی کو ایک دو پاگلوں کے سوا کسی نے منہ نہیں لگایا ۔ اللہ کا شکر ہے ، صحت کے اعتبار سے بھی طبیعت ابھی تک بہت ہی اچھی رہی ۔ البتہ بھوک بالکل نہیں لگی جس سے ضعف کا اثر ہے ۔ ٹانگوں میں کچھ نہ کچھ اثر ہے ۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پیر امنگل کی درمیانی شب میں یہاں پہونچ گئے تھے ۔ ایک دن قیام کے بعد کل بدھ کی صبح کو رائپور کے لیے روانہ ہو گئے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لیے ضرور عرض کرتے رہیں ۔ یہ بھی ایک بات ہے ۔ یوں نہ سمجھیں کہ حضرت تو خود ہی خیال فرماتے ہیں پھر کیا کہنا ۔
فقط والسلام ۔

مکرم محترم الحاج قریشی صاحب مدفیوضہم ! بعد سلام مسنون ۔ اس وقت

مولوی جلیل صاحب کے کارڈ سے حادثۂ جانکاہ کا حال معلوم ہو کر بہت ہی قلق اور رنج ہوا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگاں کو صبرِ جمیل، اجرِ جزیل عطا فرمائے موت تو ہر شخص کو آنا ہی ہے لیکن ماہ مبارک کا زمانہ بہت اچھا پایا۔ اس ناکارہ نے خود بھی اور دوسرے احباب سے بھی دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست کردی گئی۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا

گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۹ ررمضان ۱۳۸۳ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تین خط۔ ایک تمہارا مؤرخہ ۸ ررمضان دوسرا مولوی اقبال کا مؤرخہ ۷ ررمضان، تیسرا علی میاں کا مورخہ ۷ ررمضان پہونچ کر موجب منت ومسرت ہوئے۔ علی میاں کے نہ مل سکنے کا یہاں بھی سب کو تعجب ہے، جبکہ ہر ہر گاڑی پر کئی کئی مرتبہ تلاش کیا گیا۔ اس سے بہت ہی مسرت ہورہی ہے کہ ذاکرین اور رمضان کے وصول کرنے والوں کی کثرت ہے اور منصوری کے گذشتہ سال کی تلافی ہوگئی۔ گرمی کے لحاظ سے تو یہاں کا موسم بھی ابھی تک بہت اچھا چل رہا ہے۔ کل پہلی مرتبہ کچھ لُو چلی تھی۔ آج پھر صبح سے بادل وغیرہ کا دورہ چل رہا ہے۔ البتہ ٹانڈہ سے بڑی شدید گرمی کی اطلاعات آرہی ہیں۔ عصر کے بعد خاص طور سے حضرت پر خشکی کا اثر ہوتا ہے۔ مولوی اسعد نے لکھا ہے کہ شروع کے تین روزے تو بہت اچھے گذرے۔ اس کے بعد سے لُو کی شدت ہے۔ کل ۱۳ کی شب میں صوفی رشید گنگوہی کوہ مری کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ ان کی معرفت کچھ تازہ مدنی کھجوریں ارسال کی ہیں۔ خدا کرے کہ پہونچ جائیں۔ آج مسٹر افتخار کراچی والے بھی شام کو ارادہ کررہے ہیں۔ تھوڑی سی ان کے ہاتھ بھی ارسال کرتے

کا خیال ہے کہ زائد تو کسی کے ہاتھ پہنچنا ممکن ہی نہیں۔ ان سے کہہ دیا ہے کہ اگر مولوی اقبال کی دکان پر کوئی نہ ملے تو صوفی صاحب کے مکان پر پہونچا دیں آپ بھی کوئی لاہور جانے آنے والا ہو تو خیال رکھیں۔ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ راستہ والوں نے مزاحمت نہیں کی تو بہت اچھا تھا۔ تقاضا تو صوفی رشید سے بھی کر دیا تھا کہ لاہور سے اطلاع کر دیں، مگر ان سے امید نہیں اس لیے کہ تساہل مزاج میں بہت ہے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست مولوی اقبال نے میرے منع کرنے پر تو بڑے زور باندھے تھے کہ خط نہیں رک سکتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ۱۴۔ رمضان تک ایک ہی آیا۔

یہاں اب تک ساری اطلاعات بدھ کی یکم کی تھیں۔ مگر اب مردان سے اطلاع آئی کہ منگل کو روزہ ہوا۔ قریشی صاحب کے بھائی صاحب مرحوم کے لیے یہاں بھی ایصال کے لیے اہتمام کیا گیا۔ نظام الدین بھی ایصال ثواب کے لیے اہتمام سے لکھ دیا تھا۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ سہ شنبہ
۱۴۔ رمضان المبارک
(۱۳۷۳ھ)

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے تین کارڈ بیک وقت پہونچے اول تو میں قلم پہچان کر یہ ہی سوچتا رہا کہ یہ ڈاکخانہ والوں کی حسب معمول شفقت ہو گی اور نہ معلوم کن کن تاریخوں کے ہوں گے اور اس لیے میں نے خط پڑھنے سے قبل ان کو تاریخ وار مرتب کرنا شروع کیا تاکہ ترتیب سے پڑھوں تو تینوں پر ۸، ۹۔ رمضان کی تاریخیں دیکھ کر ایک دم طبیعت کو فکر و تشویش ہو گئی کہ خلاف معمول دو تاریخوں کے یہ تین خط کیوں مضمون پڑھنے سے فکر میں اضافہ اور تشویش و قلق میں زیادتی ہوئی۔ حق تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ

حضرت اقدس کی خیریت اور عوارض کے پہونچانے کا بہت اہتمام کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ یہ ناکارہ تو اس احسان عظیم کے بدلہ سے عاجز ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست تمہارے لیے بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے کہ تم میرے انتظار کا ہر وقت فکر رکھتے ہو۔ حضرت ناظم صاحب کی طبیعت بس زیادہ ہی خراب ہے۔ تشویش ناک صورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ ۱۲۔ کی شب میں یہاں سے صوفی رشید گئے ہیں۔ ان کے ہاتھ کچھ مدنی کھجوریں تازہ ارسال کی ہیں۔ اگر کسی طرح جلد یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بلا روک چلی گئیں تو بہت ہی اچھا ہے کہ کچھ لوگ اور بھی جانے والے ہیں۔ تمہارے ان خطوط کے حوالہ سے رائے پور اور مولوی حبیب الرحمٰن دہلوی کو اطلاع کردی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیضہم
گھوڑا گلی۔ کوہمری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا
۱۵۔ رمضان المبارک ۸۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے تین کارڈ ۸۔ ۹ بدھ، جمعرات کے لکھے ہوئے ملے تھے اور ان میں تم نے یہ لکھ دیا تھا کہ اب خط پرسوں شنبہ کو لکھوں گا اس لیے آج خط سے مایوسی بھی تھی اور قلق بھی تھا کہ بیماری کے دور کے قواعد علیحدہ ہیں۔ دو تین دن کا درمیانی وقفہ صحت اور حالات کے اعتدال پر ہونے کی صورت ہی میں ٹھیک رہتا ہے لیکن مایوسی اور شدت انتظار کی حالت میں ڈاک کے پلندہ میں سب سے اوپر تمہارا ہی کارڈ نظر پڑا۔ بڑا دل راضی ہوا اور ڈاک چھانٹنے سے پہلے اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ اس میں صحت کا مژدہ بھی تھا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کا سایہ ناقدروں کے سر

پر تا دیر قائم رکھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کر دیں۔ ٹانڈہ کے خطوط سے حضرت مدنی کی خیریت بھی معلوم ہو رہی ہے۔ مولوی اسعد نے لکھا ہے کہ اوّل کے تین دن تو گرمی میں خفت کے گذرے۔ اس کے بعد سے شدید گرمی ہے۔ قریشی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضھم
گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۶ رمضان۔ پنجشنبہ
(۱۳۷۳ھ)

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ۸، ۹۔ رمضان پہونچے تھے جن کا جواب کل ہی لکھ دیا تھا۔ رات تراویح کے بعد تمہارے دو کارڈ ۱۰ و ۱۱ رمضان پہونچے۔ آج اتوار ہے۔ آج تو ڈاک کا کوئی کام ہی نہیں۔ کل دوشنبہ کو اگر ڈاک سے لکھا جائے تو بھی جمعرات جمعہ تک پہونچے گا اور راؤ جی اور شاہ صاحب کا ارادہ ۱۶۔ مارچ کی شام کو یہاں سے چل کر ۱۷ کو بارڈر پاس کرنے کا حتمی ہے۔ اس لیے خیال ہوا کہ ان کے ساتھ بہر حال جلدی پہونچے گا۔ اس لیے ان کا جواب تو ابھی لکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد ان کی روانگی تک کوئی اور خط آیا تو اسی پر اضافہ کر دوں گا۔

رات کے ہر دو خطوط سے صحت اور قوت کا حال معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

حضرت اقدس کا خواب بہت مبارک ہے۔ اس کو خواہ مخواہ ہند و پاک کے قیام پر چسپاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس دام مجدہم (لوگوں کی حالت سے مایوس ہو کر) یہ خیال فرماتے ہیں کہ بس نماز پڑھ چکے۔ اس پر حضرت نوراللہ مرقدہ کی طرف سے نکیر ہے کہ نہیں ابھی حضرت عالیؒ سے تعلق رکھنے والوں کی تربیت کرنی ہے جو مسجد میں تو موجود ہیں۔ البتہ کچھ استواری میں ٹیڑھے ہیں، جو صف بندی سے انشاء اللہ درست ہو جائے گا۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت کے سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

انشاء اللہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لوگوں کو حضرت دام مجدہم سے تمتع کی قوی امید ہے یہی حضرتؒ کو نماز پڑھانا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس سفر میں اعلیحضرت رح کے خدام کو حضرت دام مجدہم سے خصوصی نفع پہونچا اور پہونچنے کی قوی امید ہے۔ انشاء اللہ یہی تعبیر ہے۔

احسان کے اب تک نہ پہونچنے سے قلق ہے۔ اس کے والد کا تقاضا تھا کہ وہ رمضان یہاں گذارے اور عید پر گھر جائے۔ مگر میں نے اس خیال سے کہ میری نگاہ میں سہارنپور سے لائلپور بدرجہا مفید اور اہم تھا اس کو چلتا کر دیا تھا۔ مگر اس نے رمضان المبارک یوں ہی ضائع کر دیا۔ مجھے یکم رمضان کے خط میں اس اللہ کے بندہ نے یہ لکھا تھا کہ چار دن میں ضرور لائلپور پہونچ جاؤں گا مگر ۱۱ ر رمضان کا تمہارا خط ہے جس میں لکھا کہ اب تک بھی نہیں پہونچا۔ اب تک ایک عشرہ تو ضائع کر ہی دیا۔ اگر آ جائے تو بہت ہی اظہار قلق و رنج میری طرف سے کردیں۔

---

۱۶ ر رمضان۔ سہ شنبہ۔ رات کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۱۲ ر رمضان پہونچا صوفی انعام اللہ کے کارڈ میں تو ایسے دلخراش فقرے مایوسانہ اول ہی سے ہوتے تھے۔ آج کے کارڈ میں تم نے بھی لکھ دیئے۔ زندگی کا اچھے ہٹے کٹے اور جوان ہی کی کیا اعتبار ہے۔ حاجی اخلاق مختار شہر کے ایک معروف مختار جمعہ کے دن کچہری گئے۔ عدالت کا کام بھی کیا۔ شام کو ۴ ر بجے واپس گھر پہونچے۔ دل گھبرایا۔ ڈاکٹر برکت علی کو بلایا۔ انہوں نے انجکشن لگانا چاہا مگر مرحوم نے روزہ کی وجہ سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اصرار کیا کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر انھوں نے کہا کہ میرا دل نہیں مانتا اور روزہ کی ہی حالت میں چند منٹ بعد چل دیئے۔

مولوی یوسف کی شرح طحاوی امانی تیار ہوگئی۔ حسب عادت سب سے پہلا نسخہ

توحضرت اقدس کی نظر ہے۔ حضرت جس کو بھی مرحمت فرمادیں۔ دوسرا نسخہ مولوی عبدالرشید نعمانی کو دے دیں۔

آج ۱۷؍ چہار شنبہ کا دن شب و روز لائلپور کی ڈاک سے بالکل خالی گذرا اور چونکہ ابھی تک یہی سنا جا رہا ہے کہ یہ حضرات آج رات کو ضرور جا رہے ہیں اس لیے درخواست دعا پر یہ خط ختم کرتا ہوں۔ اگر یہ خدانخواستہ آج نہ گئے تو کل کو اس پر اضافہ کروں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں تاریخ وار ہر دن کی درخواست مستقل پہونچادیں اس لیے کہ یہ کئی کارڈوں کا مجموعہ ہے۔ فقط۔ ۱۷؍ چہار شنبہ

کل تمام دن یہ ڈاک جیب میں رہی کہ راؤ جی جس وقت آویں فوراً دے دوں، مگر عصر کے بعد قاری شبیر سے معلوم ہوا کہ پرسوں شاہ صاحب ایک تار دے چکے ہیں کہ روانگی بجائے ۱۷؍ کے ۱۹؍ مارچ کو ہو گئی۔ بہت قلق ہوا کہ میں نے کئی دن سے ان کے انتظار میں ڈاک سے بھی خط ارسال نہ کیا۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مؤرخہ ۱۲، ۱۵؍ رمضان پہونچے۔ ان میں چونکہ بلڈ پریشر کا حال ہے اس لیے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیے۔ وہ کچھ کہیں گے تو لکھوں گا۔ البتہ سابقہ خطوط پر ان کا یہ پیام آیا ہے کہ قوت کا انجکشن بخار کی حالت میں ہرگز نہ لگایا جائے۔ پہلے خوب اطمینان کر لیا جائے کہ بخار تو نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

زکریا۔ ۱۸؍ رمضان۔
(۱۳۷۳ھ)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۳؍ رمضان اس وقت پہونچا۔ مژدۂ عافیت بالخصوص حضرت اقدس کی خیریت سے بہت مسرت ہوئی۔ آج کی ڈاک سے ٹانڈہ سے مولوی اسعد کے خط سے معلوم ہوا کہ ۱۴؍ رمضان کی شب میں حضرت مدنی کو بخار شدت

سے رہا۔ تراویح بھی نہیں پڑھ سکے۔ ایک بجے شب تک غفلت رہی۔ ایک بجے صحو ہوا تو مولوی جلیل جو نفلوں میں اپنا قرآن پڑھ رہے تھے ان کے اقتداء میں نیت باندھ لی۔ رات عشا کے بعد شاہ مسعود صاحب اور بھائی الطاف آئے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ قیام کے بعد واپس چلے گئے۔ رات ہی انہوں نے تراویح میں اپنے مکان پر قرآن ختم کیا ہے۔ حضرت کی نیابت بھائی الطاف نے کی۔ وہ روزانہ عصر کے بعد بہٹ شاہ صاحب کا قرآن سننے آتا تھا اور صبح کی نماز کے بعد رائیور واپس جاتا تھا۔

شاہ صاحب کہتے تھے کہ اتنے دن کی جدوجہد کے بعد اب میرا پاسپورٹ آیا ہے عید بعد حاضری کی کوشش کروں گا۔ صوفی رشید گنگوہی کی معرفت ۱۳ر رمضان کی شب میں سنؤدانہ مدنی تمر کے ارسال کئے تھے۔ ان سے کہہ بھی دیا تھا کہ لاہور سے ایک خط ضرور لکھ دیں جس سے معلوم ہو کہ کسٹم نے اس میں کچھ جرح تو نہیں کی۔ مگر آج ۱۸ تک کوئی خط نہ آیا۔ آج شب میں میاں افتخار صاحب کراچی والوں کی معرفت مزید سنؤدانے اور ایک بڑی زمزمی ارسال کی ہے۔ تقاضا تو ان سے بھی بہت کر دیا کہ لاہور سے اطلاع دیں۔ دیکھیں پہونچتے ہیں یا نہیں۔ حضرت مدنی تراویح خود ہی پڑھا رہے ہیں۔ دس بجے شروع ہو کر ۱۲ ½ ختم ہوتی ہیں۔ سوا پارہ پڑھ رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب زاد مجدہم۔ زکریا۔
گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) ۱۸ر رمضان ۸۳ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ مولوی انعام صاحب کا یہ خط آج ہی جمعہ کے بعد پہونچا جو ارسال ہے۔ کسی انشراح کے وقت حضرت اقدس کو سنا کر کچھ ارشاد فرماویں تو لکھ دینا۔ ان کی اس نوع کی بیماری کی تشویش ہے کہ یہ چیز علاج وغیرہ کے قابو بھی نہیں اور کوئی حالت ہے تو اپنی دسترس سے بالا ہے۔ میرے خیال میں تو ضعف دماغ اور ضعف قلب کے ساتھ گرمی کا اثر ہے۔ مگر ان کی صحت ماشاء اللہ ہمیشہ اچھی رہی۔ اس لیے

ضعف کی بھی وجہ سمجھ میں نہیں آتی بہر حال ارشاد اور دعا دونوں کی درخواست ہے۔

خاں صاحب تو جمعہ کی نماز میں مصافحہ کر کے رخصت ہو گئے۔ سنا ہے کہ وہ اس وقت ۹ بجے جائیں گے اور دونوں ریلیں میل سے ارادہ کر رہے ہیں حضرت کی خدمت میں دعا کی درخواست۔ آج مجھے بھی حرارت زیادہ رہی۔ جمعہ کا غسل بھی نہ کر سکا۔ فقط۔ شب شنبہ۔

زکریا۔ ۲۰ر رمضان
(۱۳۷۳ھ)

○

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۹ر رمضان پہونچ کر مسرت ہوئی اور زیادہ اس وجہ سے کہ کھجوریں پہونچ گئیں۔ مجھے ان کی فکر زیادہ اس لیے تھی کہ ان کو درمیان روک دیتے ہیں۔ اب افتخار صاحب کراچی والوں کی معرفت مرسلہ کی بھی رسید کا انتظار شروع ہو گیا۔ تعجب ہے کہ صوفی رشید ۱۲۔ کی شب میں یہاں سے روانہ ہوئے تھے ۱۷۔ کو وہاں پہونچے۔ یہ ماہ مبارک کے پانچ دن انہوں نے کہاں خرچ کر دیئے۔ حضرت اقدس کی خیریت سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ معلوم نہیں عید کے بعد گھوڑا گلی کا قیام ہے یا پنڈی کا تجویز ہے۔

آج صبح کی نماز میں حافظ علیم الدین گنگوہی سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک ہفتہ ہوا آکر اس وقت تو عجلت کی وجہ سے جلدی گنگوہ چلے گئے تھے۔ رات وہاں سے آکر خاں صاحب کے یہاں کسی ضرورت سے آئے تھے۔ صبح کی نماز میں مختصر ملاقات کے بعد وہ یہ کہہ کر کہ میں ایک فوری ضرورت سے آیا تھا اب تو گنگوہ واپس جا رہا ہوں اور ایک روز میں دوبارہ آؤں گا، چلے گئے۔ غالباً بھائی متین احمد بھی اپنی تحریر کے موافق ۲۰۔ کو ڈھاکہ سے پہونچ گئے ہوں گے۔ ان سے بھی بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ گرامی نامہ پہونچا۔ انشاء اللہ بعد رمضان جواب لکھوں گا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج مولانا ابو الحسن علی میاں صاحب مدفیوضہم۔

بعد سلام مسنون۔ آج ہی کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۱۸ر پہونچ کر موجب

منت ومسرت ہوا۔ پہلے گرامی نامہ کا جواب بھی مولوی جلیل کے خط کے ساتھ لکھ چکا ہوں۔ یہ ناکارہ دل سے دعاگو ہے۔ معلوم نہیں حضرت اقدس سے آپ کو اپنے متعلق تفصیل احوال کہنے کا بھی موقع ملا یا نہیں۔ یہ بھی آپ نے نہیں لکھا کہ عید لبعد واپسی کا ارادہ ہے یا کہ سیر و سیاحت بھی داخل ارادہ ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم۔ — زکریا۔ شنبہ

مقام گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۲۵، رمضان (۳، ۱۳ھ)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

لبعد سلام مسنون اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲ رمضان آج ۲۷ کو پہونچا۔ اس مرتبہ زیادہ دیر راستہ میں لگ گئی۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بہت ہی مسرت ہوئی اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مدنی تمر بخیریت پہنچ گئے۔ اس سے قبل مزاحمت ہوچکی ہے۔ اگر بھائی متین ڈھاکہ سے پہونچ گئے ہوں تو ان کی خدمت میں خصوصیت سے چند دانہ پیش کر دیں۔ میں نے شعبان میں طلبہ کی معرفت ان کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس وقت معلوم ہوا تھا کہ اس کا جانا خصوصیت سے مشکل ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے شیخین کے فیوض وبرکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تمتع عطا فرمائے۔ حضرت مدنی زادمجدہم کے یہاں بھی آخر عشرہ تک تو ۵۰ کا اوسط لیکن آخر عشرہ میں روز اضافہ ہو رہا ہے اور ۲۴ رمضان کو ۱۰۲ ہوگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہستیوں کو تا دیر فیاض رکھے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تمتع عطا فرمائے۔ حافظ مقبول صاحب کی علالت کی خبر سے بہت ہی قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ حضرت ناظم صاحب بدستور علیل ہیں ۱۹۔۲۰ کا کبھی فرق ہوجاتا ہے کبھی پھر بدستور رہے۔ آجکل ۱۹ ہے۔ صوفی رشید صاحب کی خدمت میں لبعد سلام آج ہی کی ڈاک سے آپ کا لفافہ بھی بلا تاریخ پہونچا۔ آپ کا پہونچنا پرسوں مولوی جلیل صاحب کے خط سے معلوم ہوگیا تھا اور تولیوں کی رسید

بھی موصوف نے ارسال کر دی تھی جس کا بہت بہت شکریہ مگر یہ پتہ نہ چلا کہ آپ کو یہاں سے روانگی کے بعد بھی وہاں پہونچنے میں بہت دیر ہوگئی۔ اول تو ماہ مبارک کا جتنا وقت یہاں ضائع ہو چکا تھا وہی بہت کافی تھا، راستہ میں اور بھی کیوں ضائع کیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست معلوم نہیں رمضان المبارک کے بعد کا کیا نظام ہے۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام گھوڑا گلی۔ کوہ مری ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۷ رمضان ۷۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل ۲۷ کو آپ کا مکتوب مؤرخہ ۲۱ پہونچا تھا۔ اس کا جواب اس وقت لکھ دیا تھا۔ آج خلافِ توقع آپ کا ۲۳۔ والا گرامی نامہ ۲۸ کو مل گیا۔ اس میں چونکہ عید کے متصل گھوڑا گلی سے روانگی کا ذکر لکھا ہے۔ اس لیے میں نے بھی فوری یہ عریضہ لکھنا ضروری سمجھا کہ پھر تو یہ اندازہ ہی مشکل ہے کہ کہاں عریضہ لکھا جائے۔ اتنی بات اس ناکارہ کے خیال میں بھی ضروری ہے کہ سردی سے دفعۃً گرمی میں انتقال نہ ہونا چاہیے۔ گذشتہ سال منصوری سے دفعۃً سہارنپور تشریف آوری کا خمیازہ ہم دیکھ چکے ہیں۔

یہاں بھی آخر عشرہ سخت گذرا۔ لُو اور گرمی شدت کی رہی۔ معلوم نہیں علی میاں اور حافظ مقبول حسن صاحب بھی حضرت اقدس کے ہمراہ ہی واپس ہوں گے یا پہلے واپسی کا ارادہ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی اسمٰعیل مدراسی کی طبیعت بھی گرمی کی وجہ سے کئی دن سے کچھ خراب سی چل رہی ہے۔ مولوی یحییٰ بخیریت ہیں۔ آئندہ عریضہ پنڈی ہی کے پتہ سے بظاہر لکھنا چاہیے یا لاہور کے پتہ سے لکھوں

یا کوئی اور طویل دورہ زیر تجویز ہے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا۔

گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ راولپنڈی۔ (مغربی پاکستان) — ۲۸ رمضان ۸۳ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۵ رمضان پہونچ کر موجب طمانیت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ بھائی افتخار صاحب کراچی والے اگر اس خط کے پہونچنے تک وہاں ہوں تو ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا لاہور کا لکھا ہوا خط ۱۸۔ رمضان کا اسی وقت پہونچا۔ زمزم اور تمر مدنی کے لاہور تک بخیر پہونچنے کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ امید ہے کہ آئندہ بھی پہونچ گئی ہوں گی۔ صوفی رشید کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ وہ پاکستان پہونچ کر کہاں کو چل دیے۔ یہاں سے تو گھوڑا گلی ہی کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مگر آپ کے خط میں بھی ان کا کچھ ذکر نہیں۔ نہ انہوں نے باوجود تقاضے کے کوئی خط لکھا۔ معلوم نہیں ان کے ساتھ کی تمر مدنی کا کیا حشر ہوا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست قریشی صاحب سے بھی سلام مسنون کہیں۔

پرسوں سے ماہ رمضان سخت گذر رہا ہے۔ لُو کی شدت ہے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم

گھوڑا گلی۔ کوہ مری۔ راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۳۰۔ رمضان ۸۲ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ۲۵۔ رمضان کا لکھا ہوا گرامی نامہ آج ۳۔ شوال کو پہونچا مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ یہاں ۲۹۔ کی شب میں خوب بارش ہوئی جس کا سلسلہ شام تک چلتا رہا۔ اس لیے رؤیت عامہ نہ ہوئی لیکن خصوصی رؤیت

مقامی اور بیرونی کی کثرت پر شب کے ۱۱ بجے تراویح کے بعد رؤیت کا اعلان ہوا۔
رائپور، بہٹ میں رؤیت نہیں ہوئی۔ اطلاعات پر عید پنجشنبہ کو سب جگہ ہوگئی۔
شاہ مسعود صاحب آج کسی مقدمہ میں لکھنؤ جا رہے ہیں۔ وہاں سے واپسی پر
حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رات آئے تھے۔ آج صبح
کسی شادی کی شرکت کے لیے کہر گاؤں گئے ہیں جو نواح رائپور کے گوجروں کی بارات ہے
رات سے نہایت شدّت کی بارش مسلسل اسوقت ۲ بجے تک ہو رہی ہے۔ رات تو بہت زور
کی ہوا اور بارش ۱۲ بجے تک رہی۔ میر صاحب چکروتہ گئے ہوتے تھے۔ عید سے دو روز قبل آئے
ہیں۔ آج مولوی لطیف الرحمٰن کی آمد کی بھی خبر ہے۔ ان کی آمد پر تکمیلِ حکم کر دی جاتے گی۔
۲۸ کو بذریعہ طیارہ حافظ مقبول حسن کی بخیر رسی کی اطلاع مولوی انعام نے لکھی ہے
قریشی صاحب اور دیگر حضارِ مجلس سے سلام مسنون کہیں۔ پہلا خط بھی احتیاطاً راولپنڈی
کے پتہ سے لکھا تھا یہ بھی اس پتہ سے آپ کی اس تحریر کے موافق جو بہت پہلے آپ نے لکھی
تھی کہ عید کے متصل یہاں سے واپسی کا ارادہ ہے لکھ رہا ہوں ورنہ میرے خیال میں گرمی
کی رعایت حضرت اقدس کے لیے ضروری تھی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
ولیسٹ رج ۳۲۶ ، راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
شنبہ۔ ۴ شوال ۸۰/۱۳۷۹ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۲۵ رمضان المبارک پہونچا اور تعجب
ہے کہ اس کے ساتھ ہی مولوی اقبال کا کارڈ مؤرخہ یکم شوال بھی پہونچا، جس سے ۲۹ کی
رؤیت کا حال بھی معلوم ہوا اور عید کے پرکیف مناظر بھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ماہ مبارک
خیریت سے گذر گیا۔
جملہ خطوط سے حضرت اقدس کی جلد تشریف آوری کی خبر سے دل اندر سے

جتنا بھی مسرور رہو مگر پھر بھی یہاں کی گرمی کے خوف سے سرد و گرم کا اتصال موجب فکر ہے۔ اگرچہ عید کے بعد سے بارش کا زور ایسا بندھا کہ کل شب میں تو سب ہی کو کمبل اڑھوا دیے۔ پھر بھی یہ وقتی ہی چیز ہے۔ آج میں اور کل میں بہت بین فرق ہے۔ اس خبر سے کہ لاہور سے بذریعہ کار رسید تھے سہارنپور کی تجویز بھی زیر مناظرہ ہے۔ اپنے کو متعارض افکار لاحق ہو گئے۔ ایک جانب کار کا اتنا طویل سفر موجب فکر ہے دوسری جانب طیارہ کی سہولت کے باوجود دہلی کی گرمی سے امن ہے۔ اس لیے بہت فکر کے بعد طبیعت کسی ایک چیز کو پختہ نہ کر سکی، جو اللہ کے نزدیک حضرت اقدس کے لیے راحت کا موجب ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی یوسف صاحب پرسوں آ کر آج صبح واپس گئے ہیں۔ سلام اور دعا کی درخواست کر گئے۔ قریشی صاحب اور دیگر احباب سے سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا

ویسٹ رج ۳۱۶ — راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۵ر شوال ۔ ۳۰ ۱۳ھ

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں تمہارا ۲۵ رمضان کا لکھا ہوا کارڈ گھوڑا گلی سے ملا تھا جس کا جواب تمہاری تحریر کے موافق پرسوں ہی لاہور کے پتہ سے لکھا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا ۳۰ رمضان کا لکھا ہوا لاہور کا کارڈ اور مولوی جلیل کا یکم کا لکھا ہوا گھوڑا گلی سے ملا۔ مژدۂ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس کے کار کے سفر سے اس معنی کے لحاظ سے بے شک سہولت ہے کہ اس صورت میں جلد رائیور پہونچنا ہو جائے گا اور دہلی کی گرمی سے امن رہے گا۔ لیکن خود کار کا اتنا طویل سفر بڑی سخت صعوبت کا موجب ہو گا۔ بہر حال اس کے سوا کیا کہوں کہ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جو صورت راحت کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ ہو اس کو

مقدر فرمائے اور جو راستہ بھی ہو اس میں راحت عطا فرمائے کہ اس ضعف کی حالت میں ہر سفر ہی حضرت کے لیے صعوبت کا موجب ہے۔ مگر خدام کی دلداری حضرت پر غالب ہے۔ کاش اس کا کوئی حصہ اس ناکارہ کو بھی ملتا۔ یہاں ہر چیز میں اپنی ہی راحت ملحوظ رہتی ہے۔ تم نے اب تک بھی کسی خط میں یہ نہ لکھا کہ علی میاں کا کیا نظام ہے۔ تم نے اور مولوی جلیل نے بہت ہی اہتمام مجھے مطمئن کرنے کا سارے رمضان رکھا۔ لیکن نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔ پرسوں مولوی یوسف اور مولوی انعام عید ملنے آئے تھے آج صبح واپس ہو رہے ہیں۔ آج حافظ مقبول صاحب تشریف لائے ہیں۔ مولوی جلیل صاحب کو بھی یہ خط آمد پر دکھا دیں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ کا ۲ کم کا لکھا ہوا گرامی نامہ ملا۔ جس کا جواب آج ہی کی ڈاک سے پنڈی کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ اس لیے کہ میرے اندازہ میں اس کے پہونچنے تک آپ پنڈی ہوں گے۔ احتیاطاً اس خط پر بھی لکھ رہا ہوں۔ ٹھنڈی جگہ سے حضرت اقدس کا اتنی جلد لاہور تشریف لے آنا موجب تشویش ہے خدا کرے اس سرد و گرم کے اتصال سے طبیعت مبارک پر کوئی اثر نہ پڑے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی محمد اقبال صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

مکتبۂ اصلاح۔ ۲۶ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۵ شوال ۱۳۷۰ھ

(۰)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا گرامی نامہ مؤرخہ ۲ شوال جس میں حتمی نظام سفر تحریر فرمایا پہونچا اس کے موافق یہ خط آپ کو لاہور ہی مل سکتا ہے۔ بلکہ اگر منگل کو لاہور سے روانگی ہو گئی تب تو وہاں بھی ملنا محتمل ہے اس لیے لاہور ہی لکھ رہا ہوں۔ جہاں تک حضرت اقدس کی تشریف آوری کے قرب کا تعلق

ہے آپ خود سمجھتے ہیں کہ اندر سے جذبات مسرت کس قدر تیز ہوں گے لیکن اس میں ذرا بھی تصنع یا مبالغہ نہیں کہ جب اس کے ساتھ معاً یہ منظر دل میں گھومنے لگتا ہے کہ تم اڈے پر کھڑے رو رہے ہو گے۔ تو اپنی مسرت کے ساتھ دل پر ایک گہری چوٹ بھی لگتی ہے۔ کاش حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے آپ حضرات جیسی محبت کا کچھ شمہ اس ناکارہ کو بھی عطا فرما دیتا۔ یہاں اس قدر بے حسی غالب ہے کہ نہ مسرات سے مسرت ہلکے اپنے محل کے مناسب ہوتی ہے نہ قابل رنج امور سے رنج ہی ان کے مناسب ہوتا ہے۔ البتہ دوسرے احباب نے دہلی جانے کے پروگرام بنانے شروع کر دیے اور میں بار بار پاکستانی دوستوں کے رنج کو یاد کر کے اس کے تصور میں لگ جاتا ہوں۔ مولوی حبیب الرحمٰن رائپوری بھی کئی دن سے یہاں مقیم ہیں۔ آج رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں اور مولوی لطیف الرحمٰن بھی پرسوں کاندھلہ سے آئے تھے۔ کل صبح کو رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی معرفت بہٹ رائپور بھی اطلاع کر رہا ہوں بلکہ بہٹ تو کارڈ بھی اسی وقت لکھنے کا ارادہ ہے۔ حافظ مقبول حسن صاحب بھی پرسوں آئے تھے۔ ان سے ماہ مبارک کے تفصیلی حالات خوب مزے لے کر سنے۔ مولوی اقبال سے بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا، اس کا جواب بھر روزہ لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ فقط والسلام۔

مجھے صوفی جی کی کوٹھی کا پتہ تو یاد نہیں۔ اس لیے خط تمہاری معرفت ارسال ہے۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت صوفی محمد اقبال صاحب سلمہٗ زکریا۔ مظاہر علوم
مکتبہ اصلاح ۳۶ ۔ مال روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۸۔ شوال ۸۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں شنبہ کے دن عصر کے قریب تمہارا مرسلہ تار حضرت اقدس کی لاہور بخیر رسی کا پہونچا اور آتش شوق تیز تر گردد کے قانون کے تحت اسی وقت سے اب برابر دوسرے تار دہلی کا انتظار شروع ہو گیا اور ذہن اس طرف مائل نہیں

ہوتا کہ لاہور بڑا جنکشن ہے۔ میل بھی دیر تک ٹھہرتا ہے۔

اس وقت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو ڈاک سے اور دستی پرچہ لکھا گیا کہ وہ ٹیلیفون سے آئندہ نظام تحقیق کریں۔ آپ کو خط اس لیے نہیں لکھا کہ اس دن ڈاک کا وقت نہ رہا تھا، کل اتوار ہو گیا۔ اس سب کے باوجود اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ پرسوں بالخصوص تار کے بعد سے میری نگاہ کے سامنے ہر وقت تمہارا الکائی چہرہ آنسو پر آنسو نکلتے ہوئے گھومتا رہتا ہے اور اپنی مسرت پر تمہارا رنج غالب آرہا ہے اور پاکستانی دوستوں کی محبت پر واقعی رشک آرہا ہے کہ بارہا حضرت اقدس کی جدائی کے مناظر آنکھوں کے سامنے گذرے مگر ان میں پانی تھا ہی نہیں جو نکلتا یا پھر قساوت قلبیہ اتنی بڑھ گئی کہ اس کا ذکر بھی موجب شرم ہے اور ہاں تم لے بھی تو کبھی کبھی ارادۂ آمد کے مژدے بار بار سنائے تھے لیکن جب حضرت اقدس خود ہی سال کا اکثر حصہ وہاں گذار دیں پھر کوئی کیوں آئے!

یہ سمجھ میں نہیں آتا اس خط پر پتہ کہاں کا لکھوں۔ اس لیے کہ حضرت کا بظاہر دس روز تو وہاں قیام نہیں ہوگا اور پرسوں جب لاہور تشریف آوری ہو چکی تو پھر اس خط کے پہونچنے تک ایک عشرہ ہو ہی جائے گا۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا خط ۶ شوال گھوڑا گلی کا ملا۔ عزیزم مولوی اقبال سلمہٗ بعد سلام مسنون آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مفصل احوال کے ملے بہت مسرت ہوئی۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ۔ اس وقت دیر ہو گئی۔ اس لیے اسی پر قناعت کرتا ہوں کل انشاء اللہ جواب لکھوں گا۔ مولوی جلیل صاحب کو یہ کارڈ ارسال کردیں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب بوساطت مولوی محمد اقبال سلمہٗ
مکتبہ اصلاح ۳۶ ۔ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔
۱۲ شوال ۷۲ھ ۱۳

○

عنایت فرمایم مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضکم۔

بعد سلام مسنون۔ پرسوں شنبہ کو گرامی نامہ مورخہ ۱۲ شوال جس میں کل منگل کی

حضرت اقدس کی آمد درج تھی، پہونچا تھا۔ پرسوں جواب کا وقت نہ مل سکا کل اتوار ہوگیا۔ پرسوں اور کل دو دن یہاں اس قدر شدید گرمی رہی کہ بالکل ہمت نہیں پڑتی کہ حضرت اقدس ایسے میں سفر کریں۔ خدا کرے کہ کل کو بارش ہو جائے تو اللہ تعالےٰ شانہٗ کے لطف وکرم سے بعید نہیں۔ آج شام کو بھائی اکرام، میاں محمود، شاہ مسعود دہلی کا ارادہ کر رہے ہیں اور پھر دیکھیں کس کس خوش قسمت کو یہ سعادت میسر ہوتی ہے۔ اپنی بدقسمتی تو ارادہ کا بھی درجہ نہیں رکھتی۔

علی میاں کا بھی کارڈ مؤرخہ ۱۰۔ شوال پرسوں ہی موصول ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ اگر حضرت کی جلد روانگی ہوگئی جیسا کہ حضرت کا ارادہ ہے، تب تو میں ساتھ نہ ہو سکوں گا اور ایک ہفتہ کی تاخیر ہوگئی تو میں بھی ساتھ ہوں گا۔ اب تو ایک عشرہ کی تاخیر ہوگئی، اس لیے امید ہے کہ وہ بھی ہمراہ ہوں گے اور اس خط سے پہلے ہی روانگی ہو چکے گی۔ تاہم اگر نہ ہوئی ہو تو سلام مسنون کے بعد اس کی اطلاع کردیں، جس کی بندہ پہلے بھی اطلاع کر چکا ہے کہ اہل سہارنپور ۲۵-۲۶ شوال اتوار، پیر کو ایک اجتماع کر رہے ہیں مولانا یوسف صاحب شنبہ کو آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولوی منظور صاحب نے بھی اپنی آمد اس موقع پر لکھی ہے۔ بلا کسی حرج اور دقت کے وہ اس تاریخ کی رعایت رکھ سکیں تو اچھا ہے۔ حرج بالکل نہ کریں۔

عزیزم مولوی اقبال سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا بھی مختصر کارڈ مؤرخہ ۱۰۔ شوال پرسوں شنبہ ۱۷ کو ملا۔ اس مرتبہ یہ خطوط بہت دیر میں پہونچے اور میں بھی پرسوں ۲۵۔ ۲۶ شوال والے اجتماع کے شوریٰ میں ایسا مشغول رہا کہ ڈاک کا وقت نہ مل سکا۔ اگر علی میاں وہاں ہوں تو ان کو یہ خط دکھا کر مولوی جلیل صاحب کے پاس پتہ لکھ کر ارسال کردیں فقط والسلام

خط لکھنے کے بعد ۱۲ بجے مولوی جلیل صاحب کا تار حضرت اقدس کے ۲۶ کو پہونچنے کا پہونچ گیا۔ بھائی اکرام وغیرہ کا سفر تو ملتوی ہوگیا، لیکن جو کل چلے گئے وہ پہونچ ہی گئے۔

عزیزم مولوی جلیل صاحب سلمہٗ بوساطت مولوی اقبال صاحب سلمہٗ   زکریا
مکتبہ اصلاح ملت ۳۶ - مال روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)   ۱۹- شوال - دوشنبہ -
(۱۳۷۳ھ)

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون - کل کی ڈاک سے ایک عریضہ لکھ چکا ہوں - آج کی ڈاک میں نہ تمہارا تھا نہ میں نے لکھا - اسی وقت معلوم ہوا کہ حامل عریضہ جا رہے ہیں تو مجھے امنگ اٹھی کہ آج کی سرگزشت لکھوں -

آج کئی دن کے تقاضوں پر گیارہ بجے شاہ صاحب آئے اور گفتگو کے بعد انتہائی پختگی کے ساتھ وہ جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں اپنی روانگی لاہور طے کر گئے اور برادرم اکرام بھی ہمرکابی کے لیے تیار ہو گئے - میں اس وقت یہ مژدہ لکھنے کو تھا ، اس لیے کہ وہ نہایت پختہ طور پر طے ہوا تھا - مگر خط شروع کرنے کے بعد بھائی اکرام سے معلوم ہوا کہ وہ ظہر کے قریب دوبارہ آئے تھے اور ان سے یہ کہہ گئے کہ چونکہ ڈاکٹر برکت علی صاحب بھی ارادہ کر رہے ہیں - صرف ان کے ویزا کی تاخیر ہے - میں اپنا آدمی کل کو بھیج کر ویزا ان کا بنوا تا ہوں - اس لیے جمعہ کو تو ملتوی ، لیکن ان کا ویزا جس دن تیار ہو کر آئے گا ، اسی دن انشاء اللہ روانگی ہو جائے گی -

یہ ناکارہ اس کے سوا کیا کہے ، ہمت والوں کو خدا مبارک کرے لیکن معذوروں کو حسرت کے سوا کیا - حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - کالاتمبا کو منجانب مولوی اکرام برائے مولوی جلیل ارسال ہے - جب مولوی عبد المنان آئے اس وقت وہ دہلی گئے ہوئے تھے -   زکریا - یکم ذیقعدہ ۷۲ھ

○

مکرم محترم مد فیوضکم !

بعد سلام مسنون - گرامی نامہ جس میں تم نے حضرت اقدس کی لاہور سے روانگی کا منظر لکھا ، پہونچا - مجھے تو عرصہ سے اس منظر کا اندازہ تھا - لاہور کے کئی خطوط میں

خود بھی لکھ چکا تھا۔ واقعی تم حضرات کو جس قدر رنج ہو برمحل ہے اور تمہاری سعادت ہے۔ تمہارے مکان کے پتہ سے یہ میرا تیسرا خط ہے جو حضرت کی روانگی از لاہور سے پہلے اسی انداز سے لکھنا شروع کئے تھے کہ خط کے پہونچنے تک تم واپس پہونچ چکے ہو گے۔

اس سے پہلے خط میں بندہ اپنی رائپور کی حاضری کی اطلاع دے چکا تھا۔ منگل کو رائپور جا کر جمعہ کو واپسی ہوئی۔ حضرت اقدس اور دوسرے رفقاء سے علی میاں کی لاہور کی سرگرمیاں مفصل معلوم ہوئیں۔ تم نے اور مولوی اقبال نے تو ان خبروں کے لکھنے کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ لیکن اجمالاً بعض خطوط سے اس زمانہ میں بھی اور مفصل اب معلوم ہوئے۔ اس سارے سلسلہ میں اس خبر سے بہت قلق ہوا کہ قریشی صاحب پر ان سرگرمیوں کا خاص اثر ہے اور ان کو اعتراض کرنے والوں سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑانا پڑا کہ میں تو علی میاں کے حالات سے زیادہ واقف نہیں۔ حضرت کو چونکہ ان سے تعلق ہے اس لیے میں تو ان کا احترام کرتا ہوں۔

آج شب میں علی میاں اور مولوی اقبال بھی پہونچ گئے۔ کل صبح کو یہ دونوں رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ جمعہ کو واپس آکر علی میاں لکھنو کا اور مولوی اقبال سہارنپور کچھ قیام کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی معرفت ڈاکٹر امیر احمد صاحب کا خط بھی آیا جس میں انہوں نے اشتیاق ملاقات کے بعد بہت جلد اپنے آنے کو لکھا۔ حضرت اقدس پر واپسی کے بعد دو ایک دن تو سفر کا بہت اثر رہا لیکن اب بحمداللہ دیکھنے میں تو طبیعت بہت اچھی ہے۔ بلڈ پریشر کے دیکھنے کا یہاں زور شور ہے ہی نہیں اور نہ رائپور میں اس کی کوئی صورت ہے۔ اس لیے یہ خرخشہ یہاں نہیں ہے۔

یہ حادثہ تو غالباً بندہ پہلے بھی لکھ چکا ہے کہ حافظ فخرالدین صاحب کا جس دن حضرت کا دہلی قیام تھا، انتقال ہو گیا۔ نماز میں حضرت کی بھی شرکت ہو گئی۔ والد صاحب، مولوی صاحبان کی خدمات میں سلام مسنون۔

آپ کا مکان کا پتہ بدلتا رہتا ہے کیا اب بھی یہی ہے۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زادمجدہم   زکریا۔ مظاہر علوم

مقام۔ جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)   ۴۔ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ
سہ شنبہ

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ یکم ذیقعدہ آج ۱۱ کو ملا۔ تم نے لکھا کہ کسی کرم فرما نے خط نہیں لکھا۔ لیکن میرا یہ پانچواں خط حضرت اقدس کی روانگی از لاہور کے بعد سے ہے۔ حضرت کے دہلی بخیر رسی کی اطلاع حضرت کے یہاں پہونچنے سے قبل لکھی تھی۔ پھر حضرت اقدس کے یہاں پہونچنے پر جو دوشنبہ کی شب میں ہوگئی تھی اور اسی دن صبح کو رائپور روانگی ہوئی تھی۔ اسی دن خط لکھا۔ دو اس کے بعد لکھ چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تمہارے مکان پہونچنے پر میرے کئی خط ملیں گے۔ مگر آج کے خط سے تھوڑا سا تعجب ہوا۔ تھوڑا اس لئے کہ یہ خط آج گیارھویں دن مجھے ملا تو میرا خیال ہے کہ میرے خطوط بھی بعد میں آپ کو مل گئے ہوں گے۔ بہرحال حضرت اقدس شنبہ کی دوپہر کو ایک بجے دہلی اور دوشنبہ کی شب میں میل سے ایک بجے سہارنپور پہونچے اور باوجود حضرت کے قیام پر اصرار کے بندہ کے اصرار پر اسی دن صبح کو تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ یہاں اس دن گرمی شدید تھی۔ اس کی تلافی کے لیے بندہ دوسرے دن سہ شنبہ کو جا کر جمعہ کو واپس آیا۔ ہفتہ عشرہ سے یہاں بارش کا زور شور ہے اور رائپور میں اس سے بھی پہلے سے حضرت اقدس کی طبیعت بالکل اچھی ہے۔ سیر کو بھی تشریف لے جاتے ہیں۔ البتہ سیر میں کبھی کبھی تکان ضرور ہوتا ہے۔ تم نے تو علی میاں کی لاہور کی سرگرمیوں پر بالکل مہر سکوت لگائی، مگر خود ان کے دو خط لاہور کے قیام میں آئے جس میں انھوں نے از خود اس خیال سے تفاصیل لکھ دی تھیں کہ مجھے خبر تو ہو ہی گئی ہوگی۔ پھر حضرت اقدس نے بلا میرے کسی تذکرہ کے از خود رائپور کے سفر میں توجہات فرمائیں۔ پھر علی میاں اور مولوی اقبال شنبہ کو آ کر تین چار دن یہاں اور رائپور حاضر ہو کر دوسرے شنبہ کی شب میں لکھنؤ علی میاں چلے گئے۔ مولوی اقبال یہاں موجود

ہیں اور بار بار تذکرہ چھیڑتے ہیں۔ مگر میں ابھی تک تمہارے اتباع میں سکوت محض کیے ہوئے ہوں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم زکریا۔

مقام چھادریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۱۱۔ ذی قعدہ (سنہ ۱۳۷۳ھ)

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالےٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۵۔ ذیقعدہ پہونچا۔ آپ نے لکھا کہ یہ تو بظاہر مشکل ہے کہ تو نے کوئی خط نہ لکھا ہو لیکن یہاں ابھی تک حضرت کے پہونچنے کے بعد کا کوئی خط نہیں ملا۔ بڑی ہی حیرت ہو رہی ہے کہ یہ کیا قصہ ہے اپنا احسان فراموش تو میں بالکل نہیں ہوں کہ آپ کے حضرت اقدس کے قیام کے دوام خطوط کو بالکل ہی فراموش کر دیتا۔ لیکن یہ بات بھی ابھی تک سمجھ میں نہیں آئی کہ مولوی عبدالمنان کا رائپور کا خط تو پہونچ جائے اور میرا کوئی خط نہ پہونچے۔ حالانکہ حضرت اقدس کی روانگی از لاہور کے بعد سے یہ میرا پانچواں خط ہے۔ ان میں سب سے پہلا تو محتمل ہے کہ نہ پہونچا ہو۔ اس لیے کہ مجھے ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کا نام یاد نہ تھا۔ اندازہ سے یاد سے لکھا تھا اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کا نام آپ کے ایک سابقہ خط میں مل گیا تھا اور برابر ڈاکٹر صاحب کے پتہ ہی سے عرائض ارسال کر رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی بخیر رسی تو اب آپ کو معلوم ہو ہی چکی۔ یہ بھی میں پہلے متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت شنبہ کی دوپہر کو ایک بجے دہلی اور دوشنبہ کی شب میں ایک بجے میل سے سہارنپور پہونچے۔ حضرت اقدس کا نہ صرف ارادہ بلکہ اصرار کم از کم ایک دن قیام کا تھا۔ لیکن یہاں گرمی کی شدت کے پیش نظر باصرار حضرت اقدس کو علی الصبح رائپور روانہ کر دیا گیا۔ شاہ صاحب سے ملے تو یہ ہوا تھا کہ وہ جھٹ بالکل نہ روکیں گے لیکن پھر بھی چند گھنٹے انھوں نے لے ہی لیے اور شام کو حضرت اقدس بخیریت رائپور پہونچ گئے۔ طبیعت اللہ کا شکر ہے، اچھی ہے۔ ضعف میں بھی کمی ہے۔ صبح

کی سیر بھی آہستہ آہستہ جاری ہے۔ اس میں کبھی کبھی تکان کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے۔ بارشوں کا سلسلہ یہاں زور سے جاری ہے۔ گرمی بھی اب بہت کم ہے۔ کبھی کبھی شب میں باہر کپڑا اوڑھنے کی نوبت آجاتی ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — ۱۴۔ ذیقعدہ ۸۲ھ

○

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ مؤرخہ ۱۱۔ ذیقعدہ ملا۔ بڑی حیرت اور تعجب ہے کہ اس مرتبہ میرے ہی خطوط خاص طور سے کیوں ضائع ہو رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی روانگی از لاہور سے میرا یہ چھٹا خط ہے۔ میں نے تو حضرت کی لاہور کی روانگی متعین ہونے کے بعد ہی سے بجائے لاہور کے مکان کے پتہ سے خطوط اس لیے لکھنا شروع کر دیے تھے کہ لاہور تو ملنا مشکل ہے۔

بہرحال حضرت اقدس کی طبیعت لائلپور پہنچنے کے بعد سے ظاہر کے اعتبار سے تو بہت اچھی ہے۔ بلڈپریشر دیکھنے کا جھگڑا تو وہاں سے نہیں، جس کا پتہ چلے۔ ویسے دو تین دن تک تو خوب تکان اور ضعف رہا۔ اس کے بعد سے یوماً فیوماً طبیعت اچھی ہی معلوم ہوتی ہے۔ صبح کی سیر حسب دستور ہے۔ عصر، مغرب کی دو نمازیں مسجد میں پڑھتے ہیں۔ جانے آنے میں سہارے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہاں ناظم صاحب کی طبیعت بہت زیادہ علیل ہے۔ ایک ہفتہ سے تقریباً ہر دن آخری ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کو اس پر بھی قدرت ہے کہ اس حالت میں بھی صحت عطا فرما دیں۔ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ ایسی ہی حالت سے واپس آئے تھے۔

ماسٹر محمود صاحب آج حج کو جا رہے ہیں جو آخری جہاز محمدی سے ۲۵۔ جولائی کو بمبئی سے سوار ہوں گے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم — زکریا۔

بمقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۱۸/۱۱ ۹۳ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کے دو گرامی نامہ مورخہ ۱۸ و ۲۰ ذیقعدہ بیک وقت پہونچے، جن میں حادثہ جانکاہ انتقال والدہ ماجدہ مولوی عبدالوحید صاحب سلّمہٗ کی خبر وحشت اثر درج تھی۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کی مغفرت فرماکر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

یہاں بھی دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کردیا گیا اور احتیاطاً اس وقت رائیونڈ بھی کارڈ لکھ دیا۔ اگرچہ آپ نے براہِ راست بھی اطلاع کردی ہوگی مگر ڈاک کا قصہ کچھ ایسا ہی ہے۔ اس لیے بندہ نے بھی کارڈ لکھ دیا۔

صوفی عبدالحمید صاحب کا کارڈ حافظ علیم الدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں لکھا کہ باوجود سعی کے جولائی میں تو آنا نہیں ہوسکا۔ اوائل اگست میں ان شاء اللہ اس طرف آنا ہوگا۔ کیا ان حضرات کے ساتھ کچھ جناب کی کرم فرمائی کی بھی امید رکھی جائے

مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ حادثہ کا قلق تو جتنا ہو برمحل ہے کہ والدین چیز ہی ایسی بے بدل ہوتے ہیں جس کی حد نہیں لیکن اولاد کی سعادت یہ ہے کہ ان کے وصال کے بعد ان کے ہمیشہ کے احسانات کا بدل شروع کرے۔ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا مستقل کوئی معمول شروع کرے۔ یہ بات کہ جب موقعہ ہوا کردیا گیا، دیرپا نہیں ہوتی۔ حسب گنجائش کوئی مستقل معمول ضرور شروع کردیں۔ والد ماجد اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔

ناظم صاحب کی علالت نے شعبان سے ایسے استقلال کی صورت اختیار کررکھی ہے کہ اپنی شدت کے باوجود ایک حال پر ٹھہرگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم زکریا ۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں ۔ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۲۵/۱۱ ۔۹۳ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۲۵ ۔ ذیقعدہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا ۔ ارادہ تشریف آوری کی نویدیں تو عرصہ سے سنی جارہی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ باحسن وجوہ ملاقات کرائے ۔

یہاں آج یہ حادثہ پیش آیا کہ حضرت ناظم صاحبؒ جو کئی ماہ سے شدید علیل تھی آج یکم ذی الحجہ دوشنبہ کی صبح کو دس بجے انتقال فرما گئے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم اغفرلہ اللّٰھم ارحمہ اللّٰھم اجرنی فی مصیبتنا واخلفنا خیراً منہ فقط والسّلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم زکریا ۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں ۔ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان) یکم ذی الحجہ ۹۳ھ

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۲ ۔ ذوالحجہ پہونچا ۔ صوفی صاحب ڈاکٹر صاحب، مولوی عبدالوحید اور میاں افضل لاہوری ۱۲ ۔ ذی الحجہ کی شب میں بعد مغرب یہاں پہونچ گئے تھے ۔ پہلے سے اطلاع یہاں بھی اور رائپور میں میل سے رات کو ۲ بجے پہونچنے کی تھی ۔ اس پر آدمی اسٹیشن پر جانے کے لیے تجویز کئے تھے اور یہی مسئلہ زیر بحث تھا کہ دفعتہً ان کا تانگہ از خود پہونچ گیا ۔ حضرت اقدس نے شاہد صاحب کو مع ان کی کار کے لینے کے لیے میل پر جانے کو فرما دیا تھا مگر وہ بھی اتفاق سے عشا کی اذان کے بعد یہاں پہونچ گئے ۔ ان کی اور ڈاکٹر صاحب وغیرہ سب کی صلاح تو یہی تھی کہ بعد عشاء کھانا کھا کر اسی وقت رائپور چلے جائیں اور یہ ناکارہ تو ہمیشہ سے اکابرین کی رائے کا اس مسئلہ میں دل سے پابند رہا کرتا ہے ۔ کوئی ٹھہرے سر آنکھوں پر ۔ جاتے فی امان اللہ ۔ اس

لیے میں نے تو حسبِ عادت فی امان اللہ کہہ دیا تھا۔ ملکہ حضرت اقدس کے شدید انتظار کی وجہ سے جس کا حال بعض مہمانوں سے معلوم ہو گیا تھا، مشورہ بھی یہی دیا تھا مگر صوفی صاحب نے یہ کہہ کر کہ ایک دن تیرے پاس قیام ضروری ہے اس کو قبول نہ کیا اس لیے شاہ صاحب کو بھی ٹھہرنا پڑا اور دوسرے دن دوشنبہ کو عصر کے وقت کہ میں تو بعد ظہر سبق میں چلا گیا تھا، تشریف لے گئے۔ امسال ناظم صاحبؒ کے حادثہ وصال کی وجہ سے بخاری شریف بھی جلدی ہی آ گئی۔ ورنہ ختم سال پر آیا کرتی تھی اس قافلہ میں تم کو نہ دیکھ کر قلق تو ضرور ہوا مگر مولوی وحید نے بھی عذر سیلاب وغیرہ کے اندیشہ کا بیان کیا۔ ۱۰ ستمبر بھی کچھ زیادہ دور نہیں۔ مجھے ڈاکٹر صاحب ہم رکابی کا اصرار کرتے رہے اور عید کے بعد جانے کا ویسے بھی معمول ہے مگر امراض نے ایسا گھیرا ہے اور اس کے ساتھ تفکرات کا اضافہ کہ اب توسیق اور نماز کے لیے جانا بھی شرعی ضرورت کے تقاضے ہی سے ہے۔ مولوی وحید نے تو یہ بیان کیا تھا کہ ہمارے ہاں منگل کو عید نہیں مانی گئی۔ یہاں تو شہادات پر ۲۹ ذی الحجہ کو یکم یکشنبہ کی قرار ہو گئی تھی۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر علوم

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مدفیوضہم۔ بمقام جھاوریاں ضلع سرگودہا پاکستان

○

۷ ۱۳۷۴ھ - ۵۵-۱۹۵۴ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں آپ کا مدینہ منورہ کا خط ملا تھا اور میں اسی وقت حضرت مدنی کی ہمرکابی میں رائپور حاضر ہو رہا تھا۔ اس لیے ہمراہ لے گیا۔ چونکہ مغرب کے وقت پہونچا ہوا اور علی الصباح واپسی۔ اس لیے خود تو نہ سنا سکا۔ مولوی عبدالمنان کے حوالہ کر دیا

تھا کہ سناؤ۔ میں البتہ حضرت کی دریافت پر زبانی مضمون عرض کر دیا تھا۔ آج چہارشنبہ کو آپ کا بحرین کا خط بھی مل گیا۔ فکر میں ہوں کہ کوئی جانے والا مل جائے تو اس کو دستی بھیج دوں اس لیے کہ ڈاک میں کل کو پہونچے گا۔ اگر شام تک نہ ملا تو بذریعہ ڈاک ارسال کر دوں گا۔ حضرت اقدس ۲۴۔ ذی الحجہ یکشنبہ کی صبح کو سیدھے رائپور تشریف لے گئے تھے۔ طبیعت بحمداللہ بالکل اچھی ہے اور قوت بھی آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ اور آپ کو مبارک باد لکھنی تو سب سے پہلے چاہیے تھی، اب سہی۔ اللہ جل شانہٗ حج و زیارۃ قبول فرمائے اور اس مبارک سفر کو والدین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے اور اس ناکارہ پر طواف و سلام وغیرہ کی جو کرم فرمائیاں آپ نے کی ہیں، ان کا صمیم قلب سے مشکور ہوں اور دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔

صوفی جی کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا مظاہر علوم۔ چہارشنبہ
۵ محرم ۸۴ / ۱۳۸۷ھ ۱۲ اگست

مکرم محترم الحاج عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۱۴۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عین انتظار میں گرامی نامہ متضمن بشردہ بخیر رسی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ آپ کے جانے کے بعد دو ایک دن آپ اچھے خاصے یاد آئے۔ رائپور سے بھی مہمانوں کے ذریعہ سے حضرت اقدس کی خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس کو صحت اور قوت تامہ اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ آپ نے اس مرتبہ ڈاکٹر صاحب کا نام شاید عبدالمجید لکھا۔ ہمیشہ عبدالعزیز ہوتا تھا لیکن قسمت سے اس پر ڈاکخانہ کی مہر آگئی۔ اس لیے صاف پڑھا بھی نہیں گیا اس لیے وہ سابقہ ہی پتہ لکھا۔ خدا کرے پہونچ جائے۔ میں ان حضرات سے واقف بھی نہیں کہ ناموں کے تغیر کی حقیقت سمجھ سکوں۔ فقط والسلام۔

والد ماجد، مولوی وحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے سلام مسنون۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب زکریا

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۲۳-ربیع الاول ۸۴ھ

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آپ کا تو عرصہ سے خط نہیں آیا۔ لیکن مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا لاہور سے لکھا ہوا خط پہونچا۔ یہ اسی کا جواب ہے اور آپ کا واسطہ اس لیے اختیار کیا گیا کہ وہ جہانیاں جہاں گشت ہیں۔ پاکستان کی لیڈری پر قابض ہیں۔ معلوم نہیں کہاں ہوں گے۔ چنانچہ اس خط میں بھی جو نظام سفر انھوں نے لکھا ہے اس سے یہ اندازہ نہ ہو سکا کہ جواب کہاں لکھا جائے۔ خود انھوں نے بھی جواب کے لیے کوئی راستہ مجھے نہ بتایا۔

بگرامی خدمت مولانا عبدالرحمٰن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ لاہور کا گرامی نامہ ملا۔ ہند کے متعلق ابھی تک کامل کامیابی نہ ہونے سے قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے مدد فرمائے۔ آپ نے جو سخت ڈیوٹی اس ناکارہ کے سپرد فرمائی کہ آپ کے سب حلوہ خورانندگان کی خدمت میں عریضہ پیش کرتا رہوں، بڑا لمبا کام ہے۔ تاہم کارڈ احتیاط سے جیب میں رکھ لیا ہے، جو جو ملتا جائے گا بشرطِ یاد انشاء اللہ تعمیل حکم کرتا رہوں گا۔ مولانا وحید صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون فرمادیں۔ حضرت اقدس بعافیت ہیں۔ سفر کے بعد تذکرے تو مجلس میں اکثر آتے رہتے ہیں۔ مگر ایک انداز پر نہیں۔ کبھی لا کبھی نعم۔ دیکھیے منتہا کیا ہو۔ فقط والسلام۔

یہ خط کل لکھا تھا جو تمہارے تصرف سے ڈاک میں ڈالنے کے لیے دے دینے کے بعد بھی نہ پڑا۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ جس کا جواب تو تمہاری کرامت سے اوپر کے مضمون میں آچکا۔ یہ بات ضرور رہ گئی کہ لکھنؤ سے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ وہ حضرات

آجکل بھوپال گئے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہاں سے واپسی پر آئیں۔ والد صاحب سے سلام مسنون۔ فقط۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب زکریا۔ مظاہر علوم مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۳۔ ربیع الثانی ۸۴ھ

○

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح کی نماز میں آپ کا دستی پرچہ حکیم یحییٰ کی معرفت پہونچا۔ اس وقت جواب لکھتا۔ مگر آج حکیم اسعد صاحب تشریف لے جانے والے تھے۔ میں نے سوچا کہ بہرحال جلدی پہونچے گا۔ رات عشاء کے بعد دوشنبہ ۲۱۔ دسمبر کا کارڈ ملا۔ حالات سے اطلاع ہوئی اور حضرت اقدس کی فی الجملہ خیریت سے فی الجملہ مسرت لیکن ضعف کی شدت اور کبھی کبھی دُکھن کی خبر سے فکر و تشویش۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ سردی آجکل یہاں بھی زوروں پر ہے اور سنا ہے کہ قرب و جوار میں اولا کا سلسلہ بھی ہے۔ شفیق صاحب کا مفصل خط ملا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان کے دینی جذبہ سے بہت ہی مسرت ہے۔ وہ خط کل یہاں بعد عصر اور پھر بعد عشاء تبلیغ کے جلسہ میں خصوصی احباب کو سنا کر آج دہلی ارسال ہو رہا ہے کہ مولانا یوسف صاحب اور علی میاں بھی ملاحظہ کریں کہ وہ بھی کل کو بھوپال کے اجتماع کے لیے جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا۔ ۲۴ ج الثانی جمعہ

○

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ کے دو کارڈ ایک مورخہ ۲۰۔ فروری یکشنبہ جو نظام الدین سے لوٹ کر آیا۔ دوسرا مورخہ ۲۱۔ دوشنبہ جو براہ راست آیا ایک وقت پہونچے

اس سے قبل نظام الدین میں جمعہ کا لکھا ہوا کارڈ مل گیا تھا جس کا جواب پرسوں بدھ کو لکھ چکا ہوں۔ اب جبکہ حضرت اقدس کا مستقل قیام لاہور ہے، روزانہ خطوط کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جب دورہ شروع ہوگا، جب تو یقیناً ہر وقت فکر و خیال لگا رہے گا۔ اب تو انشاء اللہ یہاں سے زیادہ راحت کی جگہ قیام ہے۔ اس لیے اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ طبیعت بھی کچھ بہتر ہی رہے گی۔ مخدومی جناب قاضی عبدالقادر صاحب کا گرامی نامہ بھی ملا۔ چونکہ یہ معلوم نہیں کہ ان کا قیام ابھی تک لاہور ہی ہے یا راۓ ونڈ تشریف لے گئے اس لیے آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ سیہ کار تو دل سے دعا گو ہے اور اصل دعائیں آپ ہی حضرات کی ہیں جو دین کی اشاعت کے لیے مشقتیں برداشت کر رہے ہیں۔ اس شخص کا کیا منہ دعا کا ہے جو پڑے پڑے کھانے کے سوا کسی مصرف کا نہ ہو۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب شاہپوری کا کارڈ بھی ملا۔ اب تو وہ بھی آپ کے پاس ہوں گے۔ ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ اب تو مصدرِ دعا کو آپ حضرات نے کھینچ ہی لیا۔ دعائیں کراتے رہو۔ اب کیا کسر رہ گئی۔ باقی اپنی ٹوٹی پھوٹی دعا سے بھی گریز نہیں ہے۔ غالباً شاہ مسعود صاحب کراچی سے واپس آگئے ہوں گے۔ ان کے نام کا مضمون مولوی اقبال کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ صوفی صاحب، حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضارِ مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولوی یوسف صاحب ۳ رجب جمعہ کی شام کو ۹ بجے یہاں سے روانہ ہو کر شنبہ کو کسی وقت حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی اور اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۱۲۱/۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
یکم رجب۔ جمعہ (۸۴ھ)

○

عزیزم مولوی جلیل سلّمہٗ!
بعد سلام مسنون۔ پرسوں تمہارا کارڈ آیا تھا جس میں تم نے تین دن کے لیے گھر جانے کو

لکھا تھا۔مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے معلوم ہوا کہ ان کی روانگی تک واپسی نہیں ہوئی تھی۔امید ہے کہ اب ہوگئی ہوگی۔شاہ مسعود صاحب سے ابھی تک ملاقات نہ ہو سکی۔وہ بزرگ بالا ہی بالا چلے گئے۔لائلپور کے بعد کے نظام کا انتظار ضرور رہے گا۔حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔

کانپور کا ایک رنج دہ خط آیا ہے۔مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو ملاحظہ کرادیا تمہارا دل چاہے تو ان سے پوچھ لینا۔کچھ لکھنے کی بات اس کے متعلق سمجھ میں نہ آئی۔فقط والسلام

زکریا۔مظاہر علوم۔۸ ررجب ۹۴ھ

عزیزم مولوی اقبال سلمۂ!

بعد سلام مسنون۔کئی دن ہوئے تمہارا ایک کارڈ آیا تھا۔اس کا جواب اسی دن لکھ دیا تھا۔اس کے بعد سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔تقاضا مقصود نہیں۔میں تو خود ہی لکھ چکا تھا کہ اب روزانہ خط کی ضرورت نہیں۔صرف اطلاع اس لیے کر رہا ہوں مبادا آپ نے کوئی خط لکھا ہو اور مجھ تک نہ پہونچا ہو اور آپ جواب کا انتظار کرتے رہیں۔البتہ لائلپور اور اس کے بعد کے نظام کا کوئی حال معلوم ہو تو ضرور مطلع فرماویں۔بھائی صاحب،مولوی عبدالوحید صاحب سے سلام مسنون۔فقط والسلام۔

زکریا۔مظاہر علوم۔۸ ررجب جمعہ۔
۱۳۹۴ھ

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔آج صبح دس بجے کے قریب ایک قاصد کے ذریعہ سے اطلاع ملی کہ صبح ۵ بجے مولانا اعزاز علی صاحبؒ کا انتقال ہوگیا۔کل شب میں ۲ بجے دل کے درد کا دورہ پڑا تھا۔تمام دن طبیعت بے چین رہی۔آج صبح ۵ بجے چل دیے۔اگرچہ مجھے درد کی شکایت کے علاوہ دو تین دن سے بخار کی بھی شکایت ہی اور آج ہولی کا ہنگامہ تھا،جس کی وجہ سے گھر سے نکلنا بھی مشکل تھا۔سب کی رائے یہی تھی کہ دونوں عذر تو می مجبوری کے درجہ میں ہیں۔مگر مولانا مرحوم کو اس ناکارہ سے ہمیشہ سے

اوران دو تین ماہ میں بہت ہی خصوصیت سے ایسا تعلق ہوگیا تھا کہ طبیعت نے عذر گوارا نہ کیا۔ افتاں، خیزاں دس بجے چل کر ۱۱۔ بجے تک مدرسہ پہونچا۔ حضرت اقدس مدنی اور مہتمم صاحب دونوں حضرات سفر ہی میں ہیں۔ دیوبند کوئی بھی نہیں ہے۔ ۲ ۱/۲ بجے شام دفن سے فراغت ہوئی۔ اس وقت لاری کے ذریعہ سے واپس آکر مغرب کی نماز مدرسہ میں پڑھی۔ تکان کا اثر بھی خوب ہے۔ مگر کل کو بھی ہولی کی چھٹی ہے۔ اس لیے خیال ہے کہ شاید علی الصباح نکل جائے۔ اس لیے اس وقت بعد عشا لکھ رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی آج ہی ہوائی جہاز سے دہلی سے خط لکھ چکے ہیں۔ دیوبند میں ان سے ملاقات ہوئی تھی البتہ مولوی جلیل صاحب کو یہ کارڈ ضرور دکھا دیں اس لیے کہ ان کے خط میں اب تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں اور کہیں ملاقات ہو سکے تو مولانا یوسف صاحب کو بھی اطلاع کر دیں۔ فقط والسلام۔

زکریا، مظاہر علوم
۱۳ ۔ رجب ۷۴ ۱۳ھ
شب چہار شنبہ

عنایت فرمایم صوفی محمد اقبال صاحب مدفیوضہم
مکتبہ اصلاح و تبلیغ ۲۳ ۔ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

O

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ایک کارڈ مولوی اقبال کے نام ذرا مفصل لکھا اور اس میں زور سے تاکید کر دی کہ تم کو ضرور دکھا دیں۔ پھر خیال آیا کہ تم تو لائلپور ہو گئے اس لیے مختصراً اس میں بھی لکھتا ہوں کہ آج صبح دس بجے کے قریب دفعتاً اطلاع ملی کہ رات ۵۔ بجے مولانا اعزاز علی صاحبؒ کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ میری طبیعت کئی دن سے خراب سی ہے اور آج ہولی کا ہنگامہ بھی ہے لیکن پھر بھی بمعیت مولانا اسعد صاحب و قاری صاحب اسی گاڑی سے دیوبند چلا گیا اور ۴۔ بجے تدفین سے فراغت پر لاری کے ذریعہ سے واپس آکر مغرب مدرسہ میں پڑھی۔ لاری سے آنے کو سب ہی روکتے تھے مگر رات کے نو بجے تک انتظار اس سے بھی دشوار تھا۔ اس وقت خوب تکان

ہے لیکن اس لیے لکھ رہا ہوں کہ کل کو ہولی کی تعطیل ہے۔ شاید علی الصباح نکل جائے۔
یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ لائلپور کا قیام کب تک ہے۔ کب تک لائلپور عرائض لکھے جائیں
اور اس کے بعد کہاں لکھے جائیں۔ تمہارا خط مورخہ ۲۔ مارچ کل ملا تھا۔ شام کو تو سبق ہے
آج اس حادثہ کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکا۔

حضرت اقدس کے علم میں تو اطلاع پہونچ ہی گئی ہوگی۔ اسلیے کہ مولوی حبیب الرحمن صاحب
لدھیانوی کہتے ہیں کہ میں ہوائی جہاز سے کارڈ لاہور اور لائلپور دونوں جگہ لکھ آیا ہوں۔

عنایت فرمایم مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ کئی دن ہوئے تمہارے نام سے ایک کارڈ آیا تھا نام تو صاف عبدالمنان
دہلوی اسی پر لکھا تھا۔ لیکن چونکہ تمہارا یہ دستور نہیں ہے اس لیے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو
واقعہ قرار دوں یا خواب۔ بہرحال مژدۂ عافیت سے مسرت ہے اور ترقیات کے لیے دل
سے دعا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اپنی رضا و محبت نصیب فرمائے اور
اس ناکارہ کو بھی تم دوستوں کے حسن ظن سے کسی قابل کردے۔ حضرت اقدس کی خدمت
میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عنایت فرمایم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت مولانا محمد صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائلپور (مغربی پاکستان) (۱۳، رجب ۷۴ھ)

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!
بعد سلام مسنون۔ آج تمہارا اور مولوی انعام الحسن کے دونوں کے شنبہ ۹۔ رجب کے
لکھے ہوئے کارڈ ۱۴ پنجشنبہ کو ملے۔ مولوی انعام نے اپنے خط کے لیے پتہ نہیں لکھا
کہ کہاں جواب لکھوں۔ اگر تم سے اب واپسی پر کہیں ملاقات ہو تو میری عذر ان سے جواب
نہ لکھنے کا کر دیں۔ اس لیے کہ رائے ونڈ تک تو پہونچنا نہیں۔ آئندہ کا حال ان کے
سفر کا معلوم نہیں۔

عزیزم مولوی یحییٰ سلمہٗ کا کارڈ بھی کل ملا تھا۔ ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ

تمہارے کارڈ سے مژدۂ عافیت اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری سے تو مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس کے وجود سے آپ سب دوستوں کو زیادہ سے زیادہ ثمرات نصیب فرمائے۔ لیکن آپ کے کارڈ میں والدّعاء کا لفظ والدعامر لکھا گیا۔ اس نے بڑی دیر تک مطالعہ میں رکھا اور بہت سا وقت خرچ کیا۔ کوئی عامر ایسے سمجھ میں نہ آئے جس کے والد سے جوڑ پیدا کروں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ ناظم صاحبؒ کے بعد مولانا اعزاز علی صاحب کا حادثہ ایسا دل بٹھانے والا ہے کہ علمی مناسبت رکھنے والے نئے تو پیدا نہیں ہوتے۔ جو کچھ سمجھ یا ذہانت رکھتے ہیں، ان کو لیڈری اڈیٹری کا شوق اپنے میں لگا رہا ہے۔ یہ پرانے ٹھوس علوم والوں نے جانے کا نمبر باندھ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی علم کے نئے نعم البدل عطا فرمائے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا فِي مُصِيبَتِنَا وَاخْلُفْنَا خَيْرًا مِنْهَا۔ بھائی اکرام قاری صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری سے بعد سلام مسنون۔ مولوی نصیر کے کارڈ میں پیام سلام پہونچا اپنے خط کا تو وہ خود ہی جواب دیں گے۔ خیریت یہ ناکارہ بھی لکھ رہا ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت مولانا محمد صاحب زاد مجدہم زکریا۔ مظاہر علوم

مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائل پور (مغربی پاکستان) ۱۴۔ رجب ۷۴ھ ۱۳

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۲۔ رجب پہونچا۔ اگرچہ اس میں کوئی جواب کی بات نہ تھی اور تم نے جواب نہ دینے کو لکھ بھی دیا تھا۔ پھر بھی دل نہ چاہا کہ تم تو اتنا احسان کرو اور میں مکافات بھی نہ کروں۔ مولانا انعام الحسن صاحب کا کارڈ بھی ملا۔ لیکن اس کے جواب کی تو کوئی جگہ سمجھ میں نہ آئی۔ ان کی تحریر کے موافق اس خط کے پہونچنے تک وہ وہاں سے روانہ بلکہ یہاں پہونچ چکے ہوں گے۔ احتیاطاً لکھتا ہوں کہ اگر ہوں تو سلام مسنون کے بعد خیریت اور خط کے پہونچنے کی رسید کہہ دیں۔

آج اللہ کے فضل و کرم سے بخاری شریف تو ختم ہوگئی۔ انشاء اللہ ابوداؤد شریف بھی جمعرات تک ختم ہو جائے گی۔ فللہ الحمد والمنۃ والشکر۔

حضرت مدنی زاد مجدہم ایک ماہ کے طویل دورہ کے بعد رات ۲ بجے سہارنپور تشریف لائے اور اسی وقت کار سے دیوبند تشریف لے گئے۔ اس جمعرات کو براہ سہارنپور گنگوہ کا وعدہ ہے اور آئندہ کو قریب ہی ایک دوسرے گاؤں کا وعدہ ہے ان دونوں بزرگوں کی جوانی نے اپنے کو اور بھی رنجیدہ کر رکھا ہے کہ اپنی کم ہمتی نااہلیت سے کہیں کا سفر بھی نہیں ہوتا۔ فالی اللہ المشتکی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست صفیہ کو کل سے بخار کی شدت ہے۔ چیچک کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت عطا فرمائے فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت مولانا محمد صاحب مدفیوضہم	زکریا۔ مظاہر علوم
مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ۔ لائلپور (مغربی پاکستان)	۱۹۔ رجب ۷۴ھ ۱۳

○

عنایت فرمایم راؤ الطاف الرحمن صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مسرت نامہ پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی اور اس کارڈ میں مسرت اس مژدہ سے ہوئی جو تم نے میرے خط میں بھی لکھا۔ اور بھائی اکرام کے کارڈ میں بھی لکھا۔ مولوی جلیل صاحب نے تو اس سلسلہ میں ایسی چپ کھینچی کہ اشارہ کنایہ بھی واپسی کے ذکر کا نہیں بلکہ اس کے بالمقابل ہر خط میں ماہ مبارک وہاں گذارنے کا تذکرہ کر دیتے ہیں۔ بہر حال یہ ناکارہ تو انشاء اللہ دل سے راضی برضا ہے۔ سہ

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آباد رہو
اپنی تو گذری چلے جائے گی لشتم پشتم

والدہ کی صحت کے لیے اور مقدمہ کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے والدہ ماجدہ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور مقدمہ میں

کامیابی عطا فرمائے۔

حضرت مدنی کل کو گنگوہ تشریف لے جائیں گے اور عصر کی نماز یہاں پڑھنے کا وعدہ ہے۔ عصر کے بعد حکیم اسرائیل کا نکاح تجویز ہے، جو حکیم یٰسین صاحب کی لڑکی سے قرار ہے اس کو پڑھ کر حضرت گنگوہ کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

مری بچی صفیہ کے چیچک نکل رہی ہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے معمولی ہے شدید نہیں ہے تاہم دعائے صحت کی حضرت اقدس سے بھی درخواست ہے حضرت کی خدمت میں اور حضار مجلس کی خدمت میں دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عنایت فرمایم مولوی عبد الجلیل صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا محبت نامہ مورخہ ۱۱ر مارچ بھی آج ہی پہونچا تمہاری مسلسل علالت کی خبروں سے قلق ہو رہا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ مہمانوں کی کثرت کی خبر سے بڑی مسرت ہوتی ہے آج تو تم نے سو سے بھی زائد لکھے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ان حضرات کو زیادہ سے متمتع اور متنفع فرمائے۔ معلوم نہیں ان میں کچھ حضرات جم کر کام کرنے والے بھی ہیں یا وارد و صادر ہی ہیں۔ تعجب ہے کہ میرا لائلپور اب تک کوئی خط نہیں پہونچا۔ میں تو پانچ چھ خط لائلپور کے پتہ پر بھی لکھ چکا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔

عنایت فرمایم راؤ الطاف الرحمٰن صاحب مدفیوضہم بوساطت مولانا محمد صاحب زکریا
زاد مجدہم۔ مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ۲۰ رجب ۷۴ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ ۱۹۔ رجب کا لکھا ہوا کارڈ آج ۲۶۔ کو ملا۔ تعجب ہے کہ لائلپور میں بندہ کا کوئی خط نہ ملا۔ میں نے ۵۔ ۶ خط لائلپور لکھے اور مولوی انعام کے خط کا جواب بھی تمہاری معرفت لائلپور ہی لکھا۔ تم نے تو اس کارڈ میں سرگودہا کا کوئی

ذکر نہیں کیا۔ لیکن کل شب میں ۸۔ بجے مولوی یوسف صاحب بخیریت پہونچ کر کل صبح ۱۰۔ بجے یہاں سے دیوبند کو چلے گئے اور ارادہ کل ہی شام کے ایکسپریس سے دہلی کا تھا کہ آج دہلی میں ایک اجتماع پہلے سے طے تھا۔ ان سے حضرت اقدس کے سرگودہا سفر کی تجویز کی اطلاع ملی۔ اس لیے یہ کارڈ سرگودہا کے پتہ سے لکھ رہا ہوں۔ اگرچہ آپ اب خطوط میں بہت محتاط ہو گئے ہیں اور ادھر ادھر کی زوائد نہیں لکھتے لیکن یہ ناکارہ آپ کو مبارک سفر کی پیشگی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ سنا ہے کہ شاہ مسعود صاحب بھی ایک دو دن میں حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں حضار مجلس بالخصوص حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ایک کارڈ لائلپور کے پتہ سے بھائی الطاف کے خط کے جواب میں ان کے نام بھی لکھا تھا۔

فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت مولانا الحاج عبدالعزیز صاحب زاد مجدہم۔ رحیمیہ کمیشن شاپ۔ غلہ منڈی۔ سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۶۔ رجب ۷۴ھ

○

مکرم محترم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۹۔ رجب پہونچ کر موجب منت ہوا۔ غنیمت ہے کہ میرے دو کارڈ تو لائلپور آپ کو بیک وقت مل گئے۔ حالانکہ میں نے لائلپور کے پتہ سے چار پانچ کارڈ لکھے اور سرگودہا کے پتہ سے بھی یہ تیسرا کارڈ ہے۔ مولوی یوسف صاحب کی بخیر رسی اور دہلی کو روانگی کی اطلاع پرسوں کے کارڈ میں لکھ چکا ہوں آج کے آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ ابھی سرگودہا روانگی نہیں ہوئی۔ اس صورت میں تو میرے دو کارڈ آپ کو پہونچتے ہی بیک وقت ملیں گے یا ملیں ہوں گے۔

آج شاہ صاحب بھی بہٹ سے تشریف لائے تھے اور آج رات روانگی کا ارادہ بتا گئے تھے۔ مگر وہ مشغول ہیں۔ معلوم نہیں جا سکیں گے یا نہیں۔ رات آٹھ بجے راؤ

یعقوب علی خاں صاحب بخیریت پہونچ گئے۔ میر صاحب کا ابھی پتہ نہیں۔ رمضان کے متعلق تو مولوی انعام نے تو کوئی ایسی بات نہیں سنائی جس سے تذبذب ظاہر ہو۔ انہوں نے تو یہی نقل کیا کہ حضرت تو واپسی کا پختہ ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ دوسرے لوگ مصر ہیں۔ تمہیں معلوم ہے مجھے تو اس سلسلہ میں ہمیشہ حضرت اقدس پر اپنی انشراح اور قلبی میلان پر عمل کی خواہش رہا کرتی ہے۔ میرا تو دل دونوں طرف والوں کے لیے یہی رہا کرتا ہے کہ وہ حضرت کی اپنی خواہش پر مدار رکھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعاؤں کی انتہائی لجاجت سے درخواست ہے، بہت ہی احتیاج ہے۔

مخدومی حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون خط لکھنے کے بعد مولوی اقبال کا ایک خط ملا، جس میں لکھا کہ تیرا ایک کارڈ آج ملا ہے جس پر کسی شخص نے پتہ پر سے لاہور کا لفظ جو صاف لکھا ہوا تھا کاٹ کر جھنگ پنسل سے لکھ دیا۔ وہاں پہونچا تو وہاں سے کسی نے اس کو کاٹ کر پھر لاہور لکھ دیا۔ اس لیے ۴ جگہ کی مہریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ میں نے اس لیے لکھا کہ تمہارے نام کے خطوط کا بھی یہی حشر تو نہیں ہو رہا۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب زاد مجدہم۔ رحیمیہ کمیشن شاپ۔ غلہ منڈی۔ سرگودہا (مغربی پاکستان) — زکریا۔ مظاہر علوم ۲۷۔ رجب ۱۳۷۴ھ

○

مکرمان محترمان مولوی خلیل صاحب و مولوی یحییٰ صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے مولوی جلیل صاحب کا کارڈ ۲۰ رجب ۱۳ مارچ کا اور مولوی یحییٰ کا ۲۴ مارچ کا پہونچا۔ مولوی جلیل صاحب نے سرگودہا کا التوا لکھا۔ مولوی یحییٰ نے جانا اقرب لکھا۔ اس لیے اندازہ نہ ہو سکا۔ بندہ کے جواب کے وقت تک آپ حضرات کہاں ہوں اس لیے مولوی اقبال کی معرفت ارسال ہے۔ کل کی ڈاک سے بھائی الطاف کا جوابی کارڈ آیا تھا، اس کا جواب کل ہی ارسال کر دیا تھا وہ لائیلپور کے پتہ کا تھا۔ ۴، ۵۔ کارڈ مولوی جلیل صاحب کی سابقہ اطلاعات پر سرگودہا بھی لکھ چکا ہوں معلوم نہیں، ان کا کیا حشر ہوگا۔ حضرت اقدس کے نزلہ کی شکایت سے فکر و قلق ہے۔

خدا کرے کہ اب بالکل صحت ہوگئی ہو۔ شاہ صاحب کا پہونچنا ایک مہمان سے معلوم ہوا تھا کیسی خط میں اب تک ان کے پہونچنے کا ذکر نہیں۔ نہ یہ معلوم کہ ان کی واپسی کب تک ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں صفیہ کی علالت کی خبر پہلے لکھی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ اچھی ہوگئی۔ فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم
۴ شعبان ۷۴ھ۱۳

○

عزیزم مولوی اقبال سلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا خط تو کئی دن سے نہیں آیا۔ لیکن آج کی ڈاک سے مولوی جلیل اور مولوی یحییٰ صاحبان کے خطوط لائلپور سے آئے۔ مگر دونوں سے یہ صحیح علم نہ ہوسکا کہ لائلپور کے بعد سرگودہا ہیں یا لاہور۔ اس لیے آپ کی معرفت یہ کارڈ ارسال ہے۔ کسی جانے والے کی معرفت دستی یا ڈاک سے پتہ کاٹ کر جہاں یہ حضرات ہوں، ان کے پاس ارسال کردیا جاسکے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ بوساطت صوفی محمد اقبال صاحب
معرفت مولانا محمد صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام۔ سنت پورہ۔ لائلپور

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ شعبان ۷۴ھ۱۳

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۵ شعبان آج ۱۱ کو پہونچا۔ مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی اور اس سے بھی کہ میرے سرگودہا کے دو خط تو ملے آپ نے اس خط کا جواب لاہور منگایا۔ میں تو اس سے پہلے دو خط لاہور صوفی اقبال کی معرفت لکھ چکا ہوں۔ اس لیے کہ آپ کا لائلپور کے بعد کا نظام معلوم نہیں تھا۔ آج کے خط میں آپ نے چپتے چپتے اپنے حج کا ذکر کر ہی دیا۔ جبکہ ایک عشرہ ہوا میں آپ کو پیشگی مبارکباد بھی لکھ چکا ہوں اور آپ نے یہ بھی سمجھ لیا کہ اب تو مجھ تک روایت بحد تواتر پہنچ گئی ہوگی۔ ساتھ ہی آپ نے ایک چھینٹا اس ناکارہ پر بھی چھڑک دیا۔ جہاں

تک مولوی یوسف صاحب کا تعلق ہے تو وہ بے شک نہایت پختگی سے حج کا ارادہ فرما رہے ہیں اور ان کے ہر نوع سے شایانِ شان بھی ہے۔ جہاں تک اس سیہ کار روسیاہ کا تعلق ہے سب سے اول تو ؎

بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رہم نہ دادند
کہ برون درچہ کردی کہ درونِ خانہ آئی

اس سیہ کار کے اعمال ہی اس قابل نہیں کہ ادھر کا رخ بھی کر سکے۔ دوسرے جو شخص مسجد تک مشکل سے جاتا ہے۔ پیشاب کے لیے بیٹھ کر اٹھتے ہوئے ڈرتا ہو کہ کہیں گر نہ جاؤں رائپور دہلی تک کا سفر اس سے نہ ہوتا ہو اس کے متعلق اس کا تصور بھی آپ نے کیسے کر لیا۔ تیسرے مولوی یوسف کے ساتھ بچیاں بھی ارادہ کر رہی ہیں کہ زیور کی بدولت فرض تو ہو گیا۔ مگر وہ اتنا نہیں کہ اس سے سفر خرچ پورا ہو جائے۔ اس لیے کہ حج کی فرضیت کے لیے تو صرف مکہ تک کا خرچ موجب فرض ہو جاتا ہے لیکن یہ کون گوارا کرے کہ مکہ جا کر بغیر مدینہ جائے، لوٹ آئے۔ اس لیے ان سب کے لیے ہر ایک کے آدھے سے زیادہ کا فکر قرض سے کرنا ہوگا اور یہ ناکارہ اگر ارادہ کرے تو جتنا ان سب کو چاہیے اتنا اس اکیلی جان کو چاہیے تو اس المضاعف کا فکر بھی دشوار ہے۔ ان وجوہ سے جن میں سے ہر ایک مستقل مانع ہے۔ اس ناکارہ نے تو اب تک ارادہ کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ یہ ضرور رہے کہ مولانا یوسف کا شدید اصرار ہے۔ اور وہ باوجود ارادہ کے کئی سال سے یہی کہہ کر ملتوی کر رہے ہیں کہ تیرے بغیر نہیں جاتا۔ اس کے باوجود میں اب تک ان سے برابر نہایت شدت اور صفائی سے عذر کر رہا ہوں اور وہ اتنی ہی شدت سے اصرار کر رہے ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ اگر وہ عذر ۱ کو نظر انداز کر سکتے ہیں تو ۲ ۳ میں تو نظر انداز کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔ البتہ آپ کے لیے اس ناکارہ کا نعم البدل مولوی یوسف کے علاوہ ان شاء اللہ امسال حج پر مل ہی جائے گا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں خصوصیت سے سلام کے بعد اس مرحلہ کے بالحسن وجوہ تکمیل کے لیے دعا کی درخواست بھی کر دیں اور اس ناکارہ کے متعلق جس مجلس

میں ذکر آئے بے تکلف شدت سے تردید کر دیں۔ شاید یہ بھی ہے ؎

میری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ تھا
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۳۱/۱۲ بی ایجیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۱۔ شعبان ۷۴/۱۳۷۴ھ
سہ شنبہ

○

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۔ شعبان آج ۱۲ کو ملا۔ اس مرتبہ تو سارے ہی خطوط دیر میں ملے۔ اس کے بعد کی سرگزشت مولوی عبد الرحمن صاحب شاہ پوری سے معلوم ہو گئی تھی۔ وہ حسب سابق بہٹ جاتے ہوئے تو ملے نہیں۔ جمعہ کی صبح کو بہٹ سے واپسی پر دفعتہً ملے تو ساری کیفیت معلوم ہوئی۔ چونکہ آپ کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ میرے عریضہ کے وقت تک کہاں قیام ہوگا، اس لیے پہلا خط بھی مولوی اقبال کی معرفت ارسال کیا تھا۔ اور یہ بھی ان کی ہی معرفت ارسال ہے۔ شاہ صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب شب شنبہ میں واپس ہو گئے۔ شاہ صاحب کی روایت سے تو خود حضرت اقدس کا ارشاد بھی یہی معلوم ہوا کہ دوبارہ طبیعت اچھی نہیں ہے۔ بھوک بالکل ہی جاتی رہی۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو پھر تو قیام پر اصرار نافہموں کی سمجھ میں محبت نہیں ہے، غرض پرستی ہے۔ اور اگر یہ روایت غلط ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ معلوم نہیں سرگودھا والے خطوط کا کیا بنا۔

بخدمت مولوی عبد المنان صاحب دہلوی!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ پہونچا۔ اس کے سوا کیا عرض کروں۔

هَنِيْئاً لِأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُ
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

حق تعالیٰ شانہ' آپ کو دارین کے لذائذ مبارک فرمائیے۔ حجاج کا یہاں بھی بہت زور ہو رہا ہے۔ مولانا یوسف صاحب کے یہاں تو ماشاء اللہ ہر چیز ہنگامہ بن جاتی ہے شدید اصرار ان کا اس ناکارہ پر بھی ہے۔ مگر یہاں تو ظاہری باطنی امراض اس قدر لاحق ہیں کہ نہ صحت ہی اس کی اجازت دیتی ہے نہ اعمال ہی حاضری کے قابل ہیں۔ اس لیے ان کا اصرار بدستور اور اس ناکارہ کا انکار بدستور چل رہا ہے۔ فقط والسلام۔ زکریا

عزیزم صوفی اقبال صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ جس پر تاریخ تو نہیں ہے مگر اس میں شاہ صاحب کا لائل پور جانا لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دن کا ہے۔ اس لیے کہ شاہ صاحب یہاں آ بھی لئے پھر واپس جا بھی لئے، آج پہونچا۔ خطوط کے پہونچنے میں اتنی دیر ہوتی ہے کہ بات بالکل پرانی ہو جاتی ہے۔

مولوی جلیل اور مولوی عبدالمنان دہلوی کے بھی خطوط پہونچے۔ لیکن ان حضرات کا حال معلوم نہیں کہ جواب کے وقت تک کہاں ہوں گے۔ اس لیے یہ خط بھی آپ کی معرفت ارسال ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک کارڈ آپ کی معرفت لکھ چکا ہوں۔ پشت کا مضمون مولوی جلیل صاحب کو دکھا دیجئے۔ فقط والسلام۔

عنایت فرمایم صوفی محمد اقبال صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
مکتبہ اصلاح ۳۶ مال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۲۔ شعبان ۸۴، ۱۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت ۱۳۔ شعبان پنجشنبہ کو آپ کا ۸۔ شعبان جمعہ کا لکھا ہوا خط ملا۔ ہمارے یہاں شب جمعہ میں رویت نہیں ہو سکی۔ اس لیے یکم شنبہ کی ہے۔ اگرچہ اب خط لکھنے میں یہ تردد ہو رہا ہے کہ آپ کو مل بھی جائے گا یا نہیں۔ اس لیے

کہ حضرت اقدس کی واپسی کی صورت میں تو بظاہر یہ بعد ہی کو پہونچے گا۔ اس لیے اس پر پتہ صوفی اقبال کا لکھنا شروع کیا تھا مگر پھر یہ خیال ہوا کہ اتنی جلدی آپ حضرات کب راضی ہو سکتے ہیں۔ صرف شاہ صاحب کی وجہ سے خیال ہوا تھا کہ ان کو طویل قیام دشوار ہوگا۔ معلوم نہیں آپ کی جہاز کو روانگی شوال میں ہے یا ذیقعدہ میں۔

مولانا یوسف صاحب تو بعد رمضان پہلے جہاز سے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہاں جہاز کی تاریخوں کا اعلان نہیں ہوا۔ اس لیے تعین تاریخ ابھی نہیں ہو سکا۔ صوفی صاحب اور دیگر حاضرین کی خدمت میں نیز حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ شعبان (۱۳۷۴ھ)
پنجشنبہ

مکرم محترم جناب مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے ایک مبارک باد کا کارڈ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کے خط کی بنا پر ارسال کر چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ کل والی خبر کی تصدیق میں پہونچ گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت کے وہاں قیام سے آپ سب حضرات کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ ذاکرین کی کثرت بالکل یقینی چیز ہے اور حقیقۃً یہ مصلحت نہایت قابل اہتمام ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میری نگاہ میں تو یہ مصلحت سارے مصالح سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ مرجح ہے لیکن جو اشکال کل کے خط میں لکھا تھا وہ تو آج آپ بھی زائل نہ کر سکے۔ اور وہ یہی تھا کہ یہ چیز تو پہلے سے تقریباً قطعی طور سے سب ہی کو معلوم تھی اور اس کا اہم ہونا بھی سب ہی کے نزدیک بالخصوص میری نگاہ میں تو کم از کم اہم ہے ہی۔ اس کے باوجود حضرت اقدس دام مجدہم کا بار بار یہ اصرار و ارشاد کہ جلد لوٹنا حتمی ہے اس کا جوڑ سمجھ

میں نہیں آیا۔ لیکن یہ بھی اپنی جگہ پر درست ہے کہ

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

ہر شخص مُلاً اعلیٰ تک کہاں پہونچ سکتا ہے۔ بھائی اکرم صاحب پرسوں جمعرات سے نظام الدین گئے ہوئے ہیں۔ غالباً کل یکشنبہ کو واپسی ہوگی۔ وہ بھی امسال حج کا ارادہ بڑے زوروں سے کر رہے ہیں اور مولانا یوسف صاحب تو تیار بیٹھے ہی ہیں لیکن محرومانِ قسمت کو کیا کہ

خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

تم نے لکھا کہ حضرت اقدس کے فیوض سے تمتع کی دعا کرنا۔ دل سے دعاگو ہوں اور بلا تصنع ہوں۔ لیکن اس کا طریق، جس کو کئی سال سے برابر تمہیں اس کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہوں وہ ایک ہی ہے کہ جتنی سعی ہوسکے، اپنے جذبات کو حضرت کے جذبات کے تابع کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت کو اپنے جذبات کے تحت لانے کی سعی نہ کریں۔ یہ ایک کلیہ ہے جس کے جزئیات معمولی معمولی بہت سے ہر وقت کی معاشرہ میں ہوتے رہا کرتے ہیں۔ اول جز پر جتنا زیادہ قابو پالوگے انشاء اللہ اتنی ہی برکات سے متنفع ہوگے۔ دوسرے جز کی جتنی سعی ہوگی، محرومی کا اندیشہ ہے۔ یہ کوئی راز نہیں ہے سب ہی دوستوں سے میرا برمستقل پیغام پہونچا دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی حقیقی درخواست ہے، رسمی نہیں کہ لوگ ماشاء اللہ ترقی کرتے جا رہے ہیں اور محروم گرتے جا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۵۔ شعبان ۸۷ھ

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ میں تو دہلی سے واپسی پر جلد از جلد رائپور حاضری کا ارادہ کر رہا تھا۔ کل بدھ کی شام کو آپ کا کارڈ پہونچا، جس سے مسوری کی روانگی معلوم ہوئی

میں نے تو پاکستان سے واپسی پر مسوری کی خود درخواست کی تھی کہ یہاں عید کے بعد سے گرمی شدید ہوتی جارہی ہے لیکن اس وقت حضرت اقدس نے شدومد سے انکار فرما دیا تھا۔ بہت ہی اچھا ہوا کہ وہاں تشریف بری ہوگئی کہ یہاں گرمی شدید ہے۔ اگرچہ دہلی سے واپسی پر تو یہ بھی مسوری معلوم ہوا۔ وہاں تو بہت ہی سخت گرمی تھی۔ کل بدھ کو تو گرمی کی شدت سے تمام دن دوران سر رہا۔ مولوی یوسف مع رفقاء کل صبح بخیریت بمبئی پہونچ گئے۔ ۸۔ بجے کا دیا ہوا تار بخیر رسی کا ۱۱۔ بجے نظام الدین پہونچ گیا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اس ناکارہ کے لیے بھی اور جانے والے بچوں کون کے لیے بھی خصوصیت سے کردیں میں آج ۱۲۔ بجے واپس آگیا۔

مولوی عبدالوحید کا خط ۸۔ شوال کا لکھا ہوا ڈھوڈیاں کا ملا۔ جس میں لڑکی کی شدت علالت اور خطرناک حالت لکھی ہے۔ اللہ تعالے شانہٗ صحت عطا فرمائے۔

فقط والسلام۔ زکریا مظاہر علوم ۔ ۱۷۔ شعبان ۸۴ ۱۳ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۲۔ شعبان آج ۱۸۔ کو پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ آپ کی سابقہ تحریرات کے مطابق میں بہت روز سے برابر لاہور کے پتہ سے خطوط لکھ رہا ہوں، جو غالباً آپ کو سب کے سب یکجائی ملے ہوں گے۔ یہ بھی پتہ نہیں کہ سب مل بھی گئے یا سرگودھا کی طرح بلا ہی ملے۔

مولوی یوسف، مولوی انعام صاحب شنبہ کو اپنے حج کے سلسلہ میں بعض مشوروں کی وجہ سے آکر کل صبح واپس ہوگئے۔ بچپن میں سنا کرتے تھے سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا، وہی مثال ہورہی ہے زر نیست عشق ٹمیں ٹمیں۔ مجھے آجکل ایک قصہ یاد آتا ہے جو گذرا ہوا تو یاد نہیں۔ لیکن حضرت اقدس دام مجدہم اس کو اکثر سنایا کرتے ہیں کہ حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہ کے سفر میوات میں اس ناکارہ کے اور چچا جان کے

مشورہ سے بلا پیسے کے اس طرح کے ہوا کرتے تھے کہ حضرت کا ٹکٹ فسٹ کلاس کا ہونا چاہیے۔ وہی آجکل کے مشوروں کا خلاصہ ہے اور خوب لطف آرہا ہے۔ وہ شوال کے پہلے جہاز میں جانا چاہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ مدد فرمائے۔ معلوم نہیں آپ کا سفر کس زمانہ میں ہے۔

ماہ مبارک تو حسب تجویز گھوڑا گلی کا طے ہوہی گیا ہوگا۔ وہاں کا پتہ مجھے یاد نہیں رہا۔ جلدی لکھ دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عنایت فرمائیم راؤ الطاف الرحمٰن صاحب زاد لطفکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۵-اپریل آج ۱۳ کو ملا۔ اندازہ یہ ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک تو آپ کی واپسی ہوہی جائے گی اس لیے مستقل خط نہیں لکھا۔ صرف اسی پر رسید لکھی ہے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کے والد اپنی صاحبزادی کو اسٹیشن سے لینے کے لیے شنبہ کو آئے تھے مگر وہ نہیں آئیں۔ اس کے بعد سے مولوی عبدالعزیز بھی دو رات ڈھائی بجے اسٹیشن پر جاتے رہے۔ شاہ صاحب کا بھی کچھ پتہ نہیں چلا ان کی تشریف آوری کے کئی دن بعد معلوم ہوا کرتا ہے۔ محترم جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۱۳۲ بی۔جیل روڈ۔لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔مظاہر علوم
۱۸ شعبان ۸۴ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں شنبہ کو قبیل مغرب تمہارا مرسلہ تار راولپنڈی بخیر رسی کا پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ کل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مرسلہ از لاہور مورخہ ۱۸ شعبان بھی پہونچ گیا تھا مولوی عبدالرحمٰن سے تو کچھ تفصیل احوال معلوم نہ ہوسکے اس لیے کہ وہ شاہ صاحب کی معیت میں سیدھے چلے گئے تھے۔ مجھے تو ان کی آمد کی خبر بھی واپسی کے دن ہوئی۔ اسی دن

شاہ صاحب کی آمد معلوم ہوئی البتہ بھائی الطاف سے کچھ تفاصیل معلوم ہوئی تھیں۔ وہ دو شب یہاں ٹھہر کر رائپور گیا تھا اس کے بعد ایک دن کے لیے پھر بھی اپنی بعض اشیاء کی خریداری کے لیے آیا تھا۔ اب واپسی کے لیے ۱۲؍اپریل کو آکر شب کو روانگی کا ارادہ بتا گیا۔ ایک خط اس سے قبل راولپنڈی کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ آجکل یہاں سردی اچھی خاصی پڑ رہی ہے۔ لوگوں نے لحاف جو بہت دن ہوئے رکھ دیے تھے پھر نکال لیے۔ شملہ میں برف خوب پڑی اور قریب سو جوار میں اولے۔ اپنی طبیعت کے ضعف اور اضمحلال کی وجہ سے ماہ مبارک کا فکر ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے، خدا کرے خیریت سے گزر جائے۔

حضرت مدنی زاد مجدہم بھی وسط شوال میں حجاز کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ اور بھی بہت سے خوش قسمت امنگوں پر ہیں اور بعض بدقسمت محروم افسردگی کا شکار ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں قریشی صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور بقیہ حضار مجلس سے بھی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب الحاج محمد شفیع صاحب قریشی مدفیوضہم کوٹھی ۳۱۶/ب۔ ویسٹرج۔ راولپنڈی چھاؤنی (مغربی پاکستان) زکریا مظاہر علوم ۲۵؍شعبان ۷۴ھ (مطابق مہر ڈاکخانہ ۱۸؍اپریل ۱۹۵۵ء)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۲۲؍شعبان پہونچا۔ میں نے قصداً جواب اس لیے نہیں لکھا تھا کہ بھائی الطاف کی معرفت ارسال کروں گا وہ جلدی پہونچ جائے گا مگر کل شام کچھ ایسے کئی مہمان آ گئے جن کی وجہ سے بالکل وقت نہ ملا۔

چونکہ پرسوں بخاری شریف کا حضرت مدنی کے یہاں ختم بھی تھا اور مکان تشریف لے جانے والے تھے اس لیے ان میں سے بہت سے حضرات لگتے ہاتھ یہاں بھی ہوتے گئے۔ حضرت کل شب میں مکان تشریف لے گئے۔ ۸؍شوال کو مکان سے واپسی ہے اور چند روز دیوبند قیام کے بعد بمبئی کو روانگی ہے۔ ۲۰؍شوال کے آس پاس جہاز کی

روانگی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔
بھائی اسمٰعیل صاحب کو بھی شکریہ کا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر وہ بھی نہ ہو سکا۔
ان سے بھی سلام کے بعد کہہ دیں کہ اس کے سوا کیا کہوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے
شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام گھوڑا گلی، ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸ رشعبان ۷۴ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۴۔ شعبان آج ۲۹۔ شنبہ کو پہونچا۔ اگرچہ ابر
کا سلسلہ ہے مگر عجیب نہیں کہ آج چاند ہو ہی جائے۔ ماہ مبارک کا فکر ہے کہ ضعف
بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مولوی یوسف، مولوی انعام بھی کل ایکسپریس سے آئے تھے مگر وہ
تین گھنٹہ لیٹ تھا۔ اس لیے نہ جمعہ مل سکا نہ کھانے میں شرکت ہو سکی۔ آج صبح واپس
گئے ہیں۔ دعا کی بہت بہت درخواست کرتے تھے۔ حضرت اقدس مدنی کے سفرِ حجاز کے
سلسلہ میں مجمل تو ۱۵۔ دن ہوئے بندہ نے جبکہ آپ کو مبارک باد لکھی تھی تو اس میں ایک
لفظ لکھا تھا کہ یہ سیہ کار تو ارادہ نہیں کر رہا مگر نعم البدل آپ کو ملے گا اور اس سے پہلے
خط میں مفصل لکھ چکا ہوں کہ ۸۔ شوال کو ٹانڈہ سے واپسی ہے اور دو چار یوم دیوبند
قیام کے بعد بمبئی جا کر ۱۵۔۲۰ شوال کے درمیان کو جہاز ملے گا۔ اس سے ارادہ ہے
امسال یہاں جہاز والوں نے ہمیشہ کے معمول کے خلاف جہازوں کی تواریخ کے اعلان
میں بڑی تاخیر کر دی۔ عموماً رجب میں ہو جایا کرتا تھا۔ اس مرتبہ ۲۹۔ شعبان تک بھی
نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے مولوی یوسف کا جہاز بھی متعین نہیں ہوا۔
حضرت اقدس کی خدمت میں ماہ مبارک میں دعاؤں کی سخت احتیاج عرض کرکے
درخواست کرتے رہیں۔ بھائی افضل مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کے ہمراہ
شب سہ شنبہ میں آئے تھے۔ ایک شب بہٹ گذار کر شب جمعہ میں بھائی کے ساتھ واپس

چلے گئے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام گھوڑا گلی۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۹ شعبان ۷۴ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اگرچہ آج کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ لیکن کل ۳ رمضان کو ۲۶ شعبان کا لکھا ہوا خط آیا تھا، جس میں حضرت اقدس کی خیریت وغیرہ بالتفصیل حسب عادت لکھی تھی اور انشاء اللہ تمہارے لکھنے پر مکمل اطمینان بھی تھا۔ لیکن اس وقت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کا خط آیا جس میں مولوی محمد یوسف صاحب کے خط کی وساطت سے حضرت کی شدت علالت بھی تحریر تھی۔ اور مولانا کے ایسے بیانات بھی جو مایوس کن تھے۔ نیز یہ بھی کہ ضعف کے پیش نظر آگے پہاڑ پر جانا نہیں ہوگا۔ واپسی لائلپور کی تجویز ہے اس سے سخت تعجب ہے۔ اس پر کہ آپ کے خط میں کوئی ذکر اس قسم کا نہیں۔ یہ بھی خیال ہے کہ شاید اس خط میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہو اور یہ بھی بعید احتمال ہے کہ تم نے محض میری تشویش کے زیر نظر صرف خیریت لکھنے پر قناعت کی ہو۔ بہر حال اب اس خط کی روشنی میں آپ مفصل خیریت لکھیں۔ رمضان میں خط لکھنا مشکل کام ہے، مگر لکھنا ہی پڑا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حضرت مدنی کے نظامات سفر تو میں نہ معلوم کے مرتبہ لکھ چکا ہوں۔ آپ کے پاس اگر نہ پہونچے تو میں کیا کروں۔ فقط والسلام۔

یہاں رؤیت عامہ ہو کر یکم رمضان یکشنبہ کو قرار پائی۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام گھوڑا گلی۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳ رمضان ۷۴ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ۲۸۔ شعبان کا لکھا ہوا گرامی نامہ ۴۔ رمضان کو پہونچا، جس میں تم نے لکھا کہ راولپنڈی کے پتہ سے کوئی خط نہیں پہونچا۔ حالانکہ پنڈی کے پتہ سے تار سے قبل ۴ عدد اور تار کے بعد سے تین عدد جلدی جلدی لکھ دیئے تھے اور گھوڑا گلی کے پتہ سے بھی یہ تیسرا کارڈ ہے۔ اس سے اور بھی قلق ہوتا ہے کہ اتنی محنت سے تو رمضان میں عریضہ لکھا جائے اور وہ قاصدوں کے تساہل کی نظر ہو جائے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

حضرت مدنی کا نظام لکھتا ہوں۔ ۱۰ بجے تراویح شروع ہوتی ہے۔ ۸۔ رکعت میں ۱½ پارہ مولوی خلیل اور بعد میں ۱½ پارہ حضرت پڑھتے ہیں۔ ۱۲½ بجے تراویح ختم ہوتی ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ تفریح چائے، آرام جو چاہے نام رکھ لو کے بعد ۱½ بجے تہجد کا دور شروع ہو گیا تھا۔ یہ پہلی دو راتوں کا نظام ہے۔ دن کا دستور گزشتہ سال والا۔ اس میں کوئی تغیر ابھی نہیں ہوا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

بعزیز مولوی یحییٰ سلمہٗ!

بعد سلام مسنون و دعوات صالحہ۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۴۔ اپریل اسی وقت پہونچا۔ اللہ جل شانہٗ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضرت کی خیریت سے اطلاع دی اور ترقیات سے نوازے۔ روزہ میں خط لکھنا ذرا مشکل سا ہے فقط والسلام۔

یہاں رؤیت عامہ سے یکشنبہ کو یکم رمضان ہوئی

زکریا

۴۔ رمضان ۷۲ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
گھوڑا گلی۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۔ رمضان پہونچ کر موجب مسرت

ہوا۔ تم نے لکھا کہ میرا کوئی خط نہ پنڈی آیا نہ یہاں پہونچا۔ اس پر بڑی ہی حیرت ہے میں نے بلا مبالغہ ۸۔ کارڈ پنڈی لکھے اور اس وقت سے لکھنا شروع کر دیے تھے جب سے پاکستان رمضان ہونا طے ہوا تھا۔ اگرچہ آپ نے یہ لکھا تھا کہ ابھی یہ طے نہیں ہوا کہ لاہور رمضان گذرے گا یا گھوڑا گلی۔ مگر میں نے خدام زاھدین کے زہد سے یہ طے کر لیا تھا کہ لاہور میں نہ پشاوری طباخ ہے نہ قریشی صاحب کی میزبانی اس لیے باول ناخواستہ اس کو اختیار کرنا پڑے گا۔ اس لیے اس وقت سے پنڈی خط لکھنا شروع کر دیے تھے۔ جب آپ سرگودہا سے روانہ بھی نہیں ہوئے تھے اور یہ۔ کارڈ اس سے قبل گھوڑا گلی لکھ چکا ہوں۔ جب مولانا یوسف صاحب رائے ونڈ کے جلسہ سے واپس آئے تو انھوں نے ملک صاحب کی علالت کی اطلاع دی تھی۔ اس پر دو خط کچھ فصل سے قریشی صاحب کے نام عیادت کے لکھے تھے۔ میرا خیال ہوا کہ شاید مشغولی کی وجہ سے جواب کی نوبت نہ آئی۔ مگر آج کے آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوا کہ شاید وہ بھی نہ پہونچے ہوں۔ یہاں رؤیت عامہ سے اتوار کا پہلا روزہ ہوا اور ابھی تک بھارت میں کسی جگہ اس کے خلاف کی اطلاع نہیں ملی۔ مولوی سعید الرحمٰن کے قرآن پاک سنانے کے سلسلہ میں اگر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کا کوئی خط آئے تو اس سے بندہ کو بھی مطلع کریں اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ دو روز سے حضرت اقدس کے بلا دقت کے پورے ہوگئے اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے بقیہ بھی پورے کرائے۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دینا۔ چونکہ میرے ایک درجن خطوط میں سے کوئی بھی نہیں پہونچا۔ اس لیے اس کو رجسٹری کرا رہا ہوں۔ قریشی صاحب، ملک صاحب سے نیز دیگر حضار مجلس سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام گھوڑا گلی ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۷ رمضان ۸۷ھ

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب!

بعد سلام مسنون - اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۴ رمضان پہونچ کر موجب مسرت ہوا - پرسوں کے آپ کے کارڈ میں لکھا تھا کہ نہ پنڈی میں کوئی خط ملا نہ یہاں - اس لیے میں نے پرسوں کارڈ رجسٹری کر دیا - آج کے خط میں آپ نے تین خطوط کی رسید پنڈی اور گھوڑا گلی کی تحریر فرمائی، جس سے مسرت اور اطمینان ہوا - مگر ابھی تو ۱/۳ کی رسید آئی ہے - پرسوں کی رجسٹری سے پہلے ۸ - پنڈی کے اور ۴ - گھوڑا گلی کے عرائض ہیں - کل شب میں عطاء الرحمٰن صاحب تراویح کے بعد ملنے آئے تھے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کے بعد یہ پیام دے گئے کہ حضرت اقدس کی دعا کی برکت سے رمضان المبارک بہت اچھا گذر رہا ہے - پیاس کا کوئی اثر کسی پر نہیں ہوتا - باغ میں تو شب کو رزائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور صبح کی نماز بغیر سوئٹر کے پڑھنا مشکل ہے - ایک ہفتہ تو ہمارا بھی سب کا پہاڑ ہی پر گذر گیا - یہ تو ان کا پیام تھا - اتنی تاکید میری بھی ہے کہ سہارنپور میں اتنی سردی تو نہیں جتنی انہوں نے رائپور کی بتائی - لیکن ابھی تک شہر میں افطار کے لیے برف کا استعمال بہت شاذ و نادر ہے - میں تو سحری میں ہی پیتا ہوں مگر سحری میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوتا حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کر دیں - بھوک پیاس کچھ نہیں معلوم ہوتی - لیکن اللہ جانے ضعف کیوں بڑھتا جاتا ہے - رات بعد عشا مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی رائپور سے آئے ہیں - قریشی صاحب سے اور دیگر حضار مجلس سے سلام مسنون - کہیں تم نے اس سے پہلے خط میں حافظ عبد العزیز صاحب کا تشریف نہ رکھنا لکھا تھا، یہ سمجھ میں نہیں آیا - مانعش خیر باد اگر تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں -

یہاں بلا اختلاف اتوار کا پہلا روزہ ہے - اس کے خلاف کوئی روایت بھارت سے کسی جگہ کی سننے میں نہیں - رؤیت عامہ سب جگہ ہوئی - فقط والسلام -

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
مقام گھوڑا گلی - ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۹ - رمضان ۷۲ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا۔ ۸ رمضان کا لکھا ہوا کارڈ آج ۱۴۔ شنبہ کو پہونچا۔ جس سے بہت ہی مسرت اور اطمینان ہوا۔ اس لیے کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی اس روایت سے گو میں نے اس کی تردید تمہارے خطوط کی بنا پر اس وقت ان کو بھی زور سے کر دی تھی۔ پھر بھی اندر ہی اندر حضرت کی صحت کی طرف سے تشویش سی پیدا ہو گئی تھی۔ فالحمد للہ آج کے تمہارے خط سے اور زیادہ صاف ہو گئی۔ تم نے لکھا کہ ۵۔ مئی کو حجاج کا قرعہ اندازی ہے۔ اس دن دعا کرنا مگر تمہارا خط تو ۷۔ مئی کو پہونچا۔ خدا کرے کہ قرعہ میں تم حضرات کا جانا بھی نکل ہی آیا ہو۔ یہاں بھی امسال ہمیشہ کے معمول کے خلاف آج ۱۴۔ رمضان تک جہازوں کی تاریخ کا اعلان نہیں ہوا۔ حالانکہ ہمیشہ رجب ورنہ ابتدا رشعبان میں ہو جاتا تھا۔ لوگوں نے خواب میں تو مجھے بھی جانے والوں میں دیکھنا شروع کر دیا مگر اس زمانہ میں تو جاگتے ہوئے دیکھنے کا اعتبار نہیں۔ خواب کا تو ذکر کیا ہے۔ بھائی اکرام نے ایک مفصل لفافہ پرسوں لکھا ہے اس میں مولوی عبدالمنان والے پرچہ پر میں نے ان کے کارڈ کا جواب لکھ دیا تھا۔ آپ کا کوئی خط اس دن نہ تھا اس لیے اس پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ یہاں سردی کا اثر تو اللہ کے فضل سے شروع رمضان سے اب تک ہے ہی۔ کل جمعہ کے دن صبح سے بارش کا بھی اچھا خاصا زور رہے۔ رات تو سحری میں جمع ہونے والوں نے کہا کہ سردی کی وجہ سے نیند نہ آئی کہ گرم کپڑے تو رکھ رکھا دیے تھے۔ دفعۃً رات ضرورت سے اور اندازہ سے زیادہ خنکی تھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۱۴ رمضان ۷۴ھ
شنبہ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مقام گھوڑا گلی۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون تمہارے دوگرامی نامے مورخہ ۱۰ او ۱۲۔ رمضان پہونچ کر موجب منت د مسرت وطمانیت ہوئے۔ پہلے کارڈ میں تم نے یہ فرد جرم عائد کی کہ تو نے بھائی الطاف کی معرفت جو پیام بھیجا اس میں آہ کی۔ میں نہیں سمجھا کہ اس میں کون سا قابل گردن زدنی جرم اس ناکارہ نے کیا۔ ہم بھارتی لوگوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ حضرت اقدس جیسے محسن مربی کی جدائی پر ایک آہ بھی کریں ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

تم پاکستانی لوگ تو حضرت اقدس کے سارے وعدوں، ارادوں کو ایک پھونک میں اڑادو، تب بھی سورما بنے رہو اور ہم غریب آہ بھی کرلیں تو اس میں بھی جواب طلب ہو جائے۔ سنو میں تمہارے ہاتھ بھی ایک آہ بھیجتا ہوں ؎

ہمارا نام لے کر آہ بھی اک کھینچیو قاصد
جو وہ پوچھیں تو کہہ دینا یہ پیغام زبانی ہے

ہاں یہ ضرور ہے کہ اپنے ان جذبات کے باوجود نہ اصرار سے نہ تدبیر سے حضرت اقدس کو ان کا پابند بنانا ذرا بھی نہیں چاہتا، بلکہ دل سے بھی نہیں چاہتا۔ دلی خواہش اور انشاء اللہ عمل بھی ہے کہ اپنے جذبات کو تابع بنانے کی سعی کرتا ہے، متبوع بنانے کی نہیں اور اسی کی اپنے دوستوں سے خواہش ہے اور رہی ان کو وصیت ونصیحت بھی ہے۔ تم نے دوسرے کارڈ میں رجسٹری کرنے کی شکایت کی وہ تو اسی مجبوری کو کہ کوئی خط بھی اس سے پہلے پہونچنے کا حال معلوم نہ ہوسکا۔ اس پر بہت ہے کہ راولپنڈی کے خطوط کہاں ضائع ہوئے۔ میں نے مولانا یوسف صاحب کی رائے ونڈ سے واپسی پر ملک صاحب کی عیادت کے لیے بھی دو خط قریشی صاحب کے نام لکھے۔ ایک کا بھی جواب

نہیں آیا، غالباً وہ بھی نہیں پہونچے۔ بہرحال ان سے بندہ کی طرف سے سلام کے بعد بواسطہ یا بلا واسطہ عیادت کر دیں۔ یہ ناکارہ ان کی صحت کے لیے دل سے دعاگو ہے ان کی علالت کی وجہ سے قریشی صاحب کو بھی بہت تشویش رہتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ حج کے سلسلہ میں تمہارے قرعہ کا شدت سے انتظار ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست تو ضرور کر دیں لیکن یہ گستاخانہ خط نہ دکھائیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
بمقام گھوڑا گلی۔ ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) — ۱۸۔ رمضان ۱۳۷۴ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۳۔ رمضان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں کی خنکی کے متعلق مجھ پر تو رائپور اور سہارنپور والے بہت اصرار کرتے ہیں۔ بار بار ہر شخص تقاضا کرتا ہے کہ تو لکھ مگر میں ان سے یہی جواب دیتا ہوں کہ آخر اس تفصیل سے فائدہ۔ رائپور والوں کے اصرار پر وہ ایک فقرہ میں نے اچٹتا ہوا لکھ دیا تھا جس کا جواب تم نے اس خط میں حضرت اقدس دام مجدہم کی طرف سے یہ نقل کیا کہ دن میں رزائی اوڑھ رکھی ہے۔ اس میں نہ مبالغہ ہے نہ توریہ کہ امسال آج ۲۰ رمضان تک یہاں بھی قابل حیرت خنکی ہے۔ رات تراویح کے بعد بھائی اکرام نے نقل کیا کہ کل صبح وہ اول چادر، اس پر کمبل، اس پر رزائی اوڑھ کر لیٹے تھے۔ پھر بھی کہتے تھے کہ سردی کی وجہ سے سکڑا رہا اور راؤ یعقوب علی خاں رات کہتے تھے کہ شعبان میں لحاف رکھ دیے تھے۔ رمضان میں پھر نکال لیے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے اس کی تفصیل قصداً کسی خط میں اس خیال سے نہیں لکھی کہ مبادا یہ تعریض نہ سمجھی جائے ورنہ بڑی حیرت ہے کہ مئی میں دسمبر بن رہا ہے۔ البتہ ٹانڈہ سے سخت لو اور گرمی کی اطلاعات بار بار مل رہی ہیں۔ بالخصوص دوپہر کو بڑی تمازت کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ تم نے لکھا کہ بھائی افضل کا نام قرعہ میں نہیں نکلا۔ اس سے المضاعف قلق ہوا۔ ایک ان کی وجہ سے دوسرا تمہاری وجہ سے یہاں بھی امسال خلاف معمول جہازوں کی تاریخوں کے اعلان میں بہت تاخیر ہوئی۔ ہمیشہ رجب میں اعلان ہوجایا کرتا تھا۔ امسال رمضان کے بھی نصف آخر میں ہوا۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ ہوگیا۔ مولوی یوسف صاحب کی روانگی ۲۱۔ شوال کے جہاز محمدی سے تجویز ہے۔ اسی کی بمبئی اطلاع کی ہے اور اس کے لیے ۱۳۔ شوال کو دہلی سے روانگی قرار ہے تاکہ دو تین دن بمبئی میں ایک جلسہ میں شرکت ہوجائے اور ان کو دہلی سے رخصت کرنے کے لیے ۸۔ شوال کو اس ناکارہ کا خیال دہلی کا ہے اور ۱۵۔ شوال کو وہاں سے غالباً واپسی ہو سکے گی۔ اس لیے کہ ان کی روانگی کے بعد بھی ایک دو دن شاید نظام الدین قیام کرنا پڑے۔ ٹانڈہ سے مولوی اسعد نے بھی اپنا اندازہ اسی جہاز سے روانگی کا لکھا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی انتہائی عاجزانہ درخواست۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مقام گھوڑا گلی ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان) — زکریا۔ ۲۰ رمضان ۸۴ھ

◯

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج ۲۸۔ رمضان المبارک شنبہ کو تین کارڈ بیک وقت پہونچے ایک آپ کا مورخہ ۲۳۔ رمضان المبارک۔ دوسرا بھائی الطاف کا بقلم حاجی عبدالعزیز صاحب انبالوی مورخہ ۲۳۔ رمضان۔ تیسرا مولوی عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی مورخہ ۱۶ مئی۔ ان سب کے جوابات گھوڑا گلی لکھنا تو اب بالکل ہی زائد ہے۔ راولپنڈی میں بھی احتمال ہی ہے کہ پہونچے یا نہیں۔ اس لیے کہ یہ چھٹے دن یہاں پہونچے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق آج سے چھٹے دن آپ راولپنڈی سے بھی گذر جائیں گے۔ اس لیے چاہیے تو یہ تھا کہ ان کا جواب لاہور ہی لکھا جاتا۔ مگر میرا خیال ہوا کہ شاید احباب اور ان سے بڑھ کر خدام کے اصرار سے کچھ نہ کچھ دیر گھوڑا گلی اور راولپنڈی تک ہی جائیں۔ اس کے بعد عریضہ لاہور ہی کے پتہ سے انشاء اللہ لکھا جائے گا۔

بھائی الطاف کا کارڈ جو حاجی عبدالعزیز صاحب کے قلم کا تھا۔ اس سے ڈپٹی صاحبؒ کا دور دفعتہً آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اللہ اللہ کیا کیا دوران آنکھوں نے دیکھے۔ حق تعالیٰ شانہ، مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اگر حاجی صاحب تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں۔ اس کارڈ میں جو نظام سفر لکھا وہ کسی اونچے حساب پر مبنی ہے۔ جہاں تک بھارتی لوگ نہیں پہونچے لکھا ہے کہ ۳-۴ رشوال کو یہاں سے روانگی ہے۔ ایک دو روز پنڈی اور دو چار دن لاہور قیام کے بعد ۷-۸ رشوال کو سہارنپور پہونچنا ہے۔ ۴ اور ۷ کے دوران ایک دو اور دو چار کو سمونا بڑی حساب دانی پر موقوف ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے کہہ دیں کہ آپ کی اس شفقت کا بہت ہی ممنون ہوں کہ آپ اکثر اس ناکارہ کو دعاؤں میں یاد فرماتے ہیں۔

آپ کے کارڈ سے دختر نیک اختر کی ولادت کا مژدہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ، اپنے فضل و کرم سے اس کو رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہونچائے۔ قریشی صاحب سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ گرامی نامہ کا جواب گھوڑا گلی کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ آپ کے اور ملک صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ مولوی یوسف صاحب اور حضرت مدنی دونوں کی روانگی ایک ہی جہاز محمدی سے ۱۲ رشوال کی متعین ہو گئی جس کے لیے مولوی یوسف ۱۳ رشوال کو دہلی سے روانہ ہونگے۔ یہ معلوم نہ ہوا کہ تمہارے حج کے سلسلہ میں اب کوئی گنجائش باقی ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ، بوساطت الحاج محمد شفیع صاحب قریشی مدفیوضہم — زکریا

۳۱۶ ویسٹ رج۔ راولپنڈی چھاؤنی (مغربی پاکستان) — ۲۸ رمضان ۷۴ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل شام کا تار حضرت اقدس کی بخیر رسی پنڈی کا آج صبح نو بجے بندہ کو ملا۔ گھوڑا گلی سے پنڈی تک کا سفر تو ایسا نہیں تھا جس میں تار کی ضرورت ہوتی

تاہم شدہ بخیر رسی سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ بندہ نے گھوڑا گلی کے آخری خط میں یہ لکھا تھا کہ ۲۲-رمضان سے یہاں موسم آہستہ آہستہ تبدیل ہونا شروع ہوا۔ اور ۲۹-۳۰-کا دن گرمی کی شدت کا گذرا۔ ایسی حالت میں حضرت کا جلدی جلدی گرمی کی طرف سفر بارہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ خیریت رکھے۔ چونکہ صوفی افتخار الحسن اور ان کی اہلیہ بھی اس سفر حج کا ارادہ کر رہی ہیں۔ اس لیے آج صبح مولوی لطیف الرحمن صاحب رائپور سے آکر اسی وقت شام کو ۵۔بجے کی گاڑی سے کاندھلہ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آج یہاں موجود ہیں۔ سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔

دو کارڈ پنڈی کے پتہ سے اور ایک کارڈ اس سے قبل لاہور کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ نہ معلوم پنڈی والے خطوط ملے یا ان کا بھی وہی حشر ہوا جو رمضان سے قبل پنڈی والے خطوط کا ہوا تھا۔ اس کا بھی انتظار ہے کہ بھائی افضل صاحب نے جو درخواست ہوائی کے متعلق دی تھی اس کا کیا حشر ہوا۔ خدا کرے کہ منظور ہوگئی ہو۔ امسال حضرت مدنی اور مولانا یوسف کا قران السعدین یہاں بھی بہت سے لوگوں کو سعی پر ابھار رہا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ اخبارات سے صوفی صاحب کی وزارت کا حال معلوم ہوا۔ اس ناکارہ کی طرف سے اس لیے مبارک باد پیش کردیں کہ ان کے نزدیک یہ چیز قابل مبارک باد ہے ورنہ اپنی تنگ نگاہ میں تو اس انتشاری دور میں یہ چیز یکسوئی کو برباد ہی کرنے والی ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی مدد فرماتے اور اس کو اپنی رضا اور مخلوق کی نفع رسانی کا ذریعہ بنائے۔ فقط والسلام۔

پرسوں کے خط میں جو پنڈی لکھا تھا، لکھ چکا ہوں کہ یہاں ۲۹-کو رؤیت نہیں ہوئی اس لیے منگل کو عید ہوئی۔ فقط۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۴ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳-شوال-چہارشنبہ

مکرم محترم مدفیوضکم!

سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ شنبہ کا لکھا ہوا ملا جس سے حضرت اقدس کی علالت کا حال معلوم ہو کر فکر و تشویش ہوئی اور دل چاہا کہ فوراً حاضر ہوں اور ممکن ہے کہ اس عریضہ سے قبل ہی پہونچ جاؤں۔ احتیاطاً یہ عریضہ ارسال ہے۔ خدا کرے کہ حضرت اقدس کی طبیعت بالکل اچھی ہوگئی ہو۔ فکر ہوگیا۔

آج کی ڈاک سے مولوی وحید کا بھی خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جس بچی کی وجہ سے میں حضرت کے ہمراہ نہ آسکا ۱۴ شوال کو اس کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ہوائی جہاز سے تو قرعہ نہیں نکلا۔ اب بحرین کے راستہ سے قرعہ کی خبر کا انتظار رہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون۔ اگر بندہ کے پہونچنے سے قبل قاری عبدالباری یہاں کسی ضرورت سے آئیں تو بندہ سے ضرور ملاقات کریں۔

بمبئی سے بکثرت خطوط پہونچے۔ ہر دو مشائخ مع اہل وعیال و رفقاء بخیر ہیں اور نہایت خوش وخرم۔ شاہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت عالیجناب شاہ مسعود حسن صاحب مدفیوضہم۔ سمرک ہاؤس۔ کاٹ روڈ۔ منصوری ضلع دہرہ دون

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۱۔ شوال ۱۳۷۴ھ

غالب آئی فرا مُشی اُس کی
وعدہ تڑپا کئے وفا کے لیے

بعد سلام مسنون، جس کا اندیشہ تھا وہ پیش آیا۔ آج کی ڈاک آپ کے گرامی نامہ سے خالی گذر گئی۔ میں تو خود ہی سمجھ رہا تھا کہ خلاف مرضی واپسی رنگ لائے بغیر نہ رہے گی مگر آپ کو میری مجبوریوں کا بھی تو لحاظ چاہیے تھا۔ کل نو بجے تک کی کیفیت تو ایک بجے مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی سے معلوم ہوگئی تھی۔ اس کے بعد کی کیفیت معلوم نہیں ہوئی۔ سنا ہے کہ آج حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب بھی کار سے تشریف لے گئے۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔ فقط والسلام۔

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت عالیجناب شاہ مسعود حسن   زکریا۔ مظاہر علوم
صاحب مدفیوضہم۔ ہمرک ہاؤس۔ کاٹ روڈ۔ منصوری ضلع دہرہ دون۔   ۲۵۔شوال۔ جمعہ

○

عزیز محترم عبدالجلیل سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ کل ایک کارڈ ایکسپریس ڈلیوری سے ارسال کر چکا ہوں۔ جس میں مولوی عبداللہ صاحب دہلوی والے پرچہ کا جواب تھا۔ کل ہی دوپہر کو پھر شام کو میر صاحب کے پاس آدمی بھیجا مگر وہ میرٹھ گئے ہوئے تھے۔ رات کو واپس آئے۔ آج صبح تمہارا دوسرا پرچہ عزیزم عبدالسلام کی معرفت پہونچا۔ میر صاحب بھی صبح تشریف لائے اور وہ دونوں پرچے اور ڈاک والا کارڈ لے کر ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس گئے۔ اس کی مفصل روداد تو وہ اس عریضہ کے ساتھ لکھ کر ڈالیں گے لیکن اس میں ذرا بھی تصنع یا مبالغہ نہیں ہے کہ منصوری سے واپسی کے بعد اب تک کسی کام میں بھی دل نہیں لگ رہا۔ اپنی واپسی پر ہر وقت قلق اور اپنے نفس کو ملامت بھی ہے مگر نفس امارہ فوراً مجبوریوں کا ڈھنڈورا سامنے لگا دیتا ہے۔

کل مولوی عبداللہ اور میاں اظہر کی واپسی کے بعد بہت دل چاہا کہ فوراً منصوری دوبارہ جاؤں۔ لیکن انھوں نے نقل کیا کہ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب نے ان سے چلتے ہوئے فرمایا کہ آج رات کو حضرت کا یہاں سے تشریف لے جانا یقینی ہے۔ آج عزیز عبدالسلام نے پھر اس کی توثیق کر دی کہ چودہری شریف صاحب کا اصرار بھی لانے پر ہے۔ وہ اپنے کسی واقف ڈاکٹر کو لینے گئے ہیں تاکہ اس سے اجازت سفر کی دلوا دیں۔ اپنی عقل بالکل دنگ ہے۔ نہ تو اس حالت میں کسی طرح یہ گوارا کر لے کہ حضرت اقدس کا سفر ہو اور جب سے مولوی عبداللہ صاحب سے یہ سنا ہے کہ شنبہ کی رات کو منصوری پہ بارش کی کثرت اور اولے بھی پڑے ہیں۔ یہ سمجھ میں آئے کہ درد کی حالت میں یہ فوری سردی کیا رنگ لائے گی۔ یہاں ڈاکٹر برکت علی نے غذا کے مسئلہ میں تو منصوری کے ڈاکٹر کا شدت سے خلاف کیا۔ ان کی رائے یہ ہے کہ چوزہ کی یخنی اور

شوربا ضروری ہے ۔ بلڈ پلیشر کا اتنا گر جانا نہایت خطرناک ہے ۔ ان کے نزدیک منصوری کے ڈاکٹر کا ان چیزوں کو منع کرنا اس کا مذہبی جذبہ ہے ورنہ یہ چیزیں ایسے حالات میں بہت ضروری ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی ڈاکٹر برکت علی منصوری سے رائپور یا سہارنپور تک کے مسلسل طویل سفر کے شدید خلاف ہیں ۔ ان کے نزدیک حرکت کے لحاظ سے بھی تغیر ہوا کے لحاظ سے بھی منصوری سے اترنے کے بعد کم از کم ایک روز "دہرہ" قیام ضروری ہے ۔ ڈاکٹر برکت نے جو انگریزی پرچہ لکھ کر دیا ہے وہ بھی اسی عریضہ کے ہمراہ ارسال ہے ۔

یہ پرچہ دوپہر لکھا ۔ پھر مشورہ ہوا کہ اس وقت منصوری ڈاک کے موٹر پر آدمی بھیجا جائے ۔ شاید کوئی واقف اترے اور اس سے نظام معلوم ہو ۔ مگر آج قسمت سے کوئی مسلمان بھی نہ اترا ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ انگریز اترے ۔ حضرت اقدس کے نظام سفر سے اگر جلد اطلاع ہو سکے تو اچھا ہے ۔ سلام کے بعد دعا کی انتہائی درخواست تو ہے ہی ۔ فقط والسلام ۔

زکریا ۔ مظاہر علوم یکشنبہ دوشنبہ ۲۸ شوال ۱۳ھ

عزیزم حافظکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت انتظار میں مسرت نامہ پہونچا ۔ حضرت اقدس کے مژدہ سے بہت ہی مسرت ہے ۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے بقیہ اثر مرض کو زائل فرما کر قوت بھی عطا فرمائے ۔ غالباً مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے جمعیتہ میں یہ اعلان کر کے کہ حضرت کی خیریت کا حال زکریا سے معلوم کریں ڈاک کا مستقل سلسلہ بڑھا دیا ۔ آج بھی پانچ چھ خط محض حضرت اقدس کی خیریت طلب کے تھے ۔ ان سے عرض کر دیں کہ اب ایک اعلان صحت کا بھی فرما دیں ۔ اپنی حاضری کی خواہش تو بلا کسی مبالغہ کے اب تک خوب رہی لیکن مجبوریاں ایسی لاحق رہیں ، بالخصوص منصوری کے سفر کی صعوبت ، کسی کی رفاقت کی ضرورت کہ یہ اب تک مانع رہیں ۔ معلوم نہیں آپ کا کیا نظام ہے ، منصوری کا ویزا تو آج ختم ہے ۔ فقط والسلام ۔

بحضرت اقدس سیدی وسندی سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
سمرک ہاؤس۔کاٹ روڈ۔منصوری۔ضلع دہرہ دون۔

زکریا مظاہر علوم
۲۹۔شوال ۱۳۸۴ھ

روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام

مکرم محترم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب زادت معالیکم

بعد سلام مسنون ۔ ہمارے ۸۔ذی الحجہ جمعہ کو جبکہ آپ عرفات کی طیاری میں مشغول ہوں گے ۔آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۳۰۔ذیقعدہ شدید انتظار میں پہونچا۔آپ کے خط کی اور بخیر رسی کا بالخصوص حضرت کو شدت سے انتظار تھا۔اگرچہ آپ کی بخیر رسی دو دن قبل حکیم الیاس کے خط سے معلوم ہوگئی تھی پھر بھی آپ کے خط کا شدید انتظار تھا اسی وقت میں آپ کا اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کا لفافہ لے کر حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ وہاں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری بھی حضرت کی خدمت میں تشریف رکھتے تھے۔اس لیے حضرت نے تینوں پرچے میرے اور حضرت کے اور مولوی حبیب الرحمٰن کے نام کے سنے۔اس کے بعد سے آج تک آپ کا کوئی خط نہیں پہونچا۔دوسرے احباب کے اوائل ذی الحجہ کے خطوط پہونچ گئے آپ نے لکھا کہ میرا پہلا خط مورخہ ۲۳/۱۱ پہونچا۔حالانکہ وہ میرا پہلا خط نہ تھا بلکہ اس سے قبل ۱/۱۱ کو میں نے ایک بہت مفصل خط جس میں آپ کے کراچی والے تار کے عدم جواب کی وجہ لکھی تھی اور حضرت کی مفصل کیفیت لکھی تھی مشترک آپ کے اور بھائی اکرام صاحب کے نام لکھ چکا تھا۔اس کا آپ نے کوئی ذکر نہیں لکھا۔اسی خط میں بھائی اکرام کے نام آپ کو ماضہ دینے کو لکھا تھا۔اس کے متعلق بھی آپ نے نہیں لکھا کہ وہ مل گئے یا نہیں۔اس کے بعد اس ناکارہ نے مستقل پرچے آپ کے نام ۲۷/۱۱، ۳/۱۲، ۴/۱۲، ۷/۱۲ کو لکھے لیکن اب تک یہ پتہ نہیں چلا کہ کوئی عریضہ باریاب ہوا یا نہیں۔حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ بالکل اچھی ہیں۔دوائیں امراض کے متعلق چھوٹنے کی اطلاع اس سے

پہلے خط میں کرچکا ہوں کہ ڈاکٹر کے قول کے موافق مرض تو بالکل نہیں۔ البتہ احتیاط کی ضرورت شدید ہے۔ اسی وجہ سے ہم لوگوں کے اصرار سے ابھی تک قیام سہارنپور ہے اس لئے کہ ہمارے خیال میں رائپور میں احتیاط پر قابو نہیں۔ زیادہ احتیاط حرکت نہ کرنے اور زیادہ باتیں نہ کرنے کی ہے۔ یہاں مفتی صاحب کے کمرہ میں قیام ہے اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا اکثر اوقات زینہ پر پہرہ رہتا ہے کہ اندر جانے کی ڈاکٹر کی اجازت نہیں۔ صبح کو اور شام کو عصر سے عشا تک بندہ کا قیام مہمان خانہ کے سامنے میدان میں رہتا ہے۔ میں آنے والوں کو اپنے پاس بلا کر کہہ دیتا ہوں کہ وضو نہیں تو تیمم سہی۔ مجھ سے مصافحہ کرلو۔ خود بھی کئی کئی دن حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا کہ اپنی عدم حاضری کو دلیل بنا کر دوسروں کو روکنا آسان ہے۔ مولانا اسعد مفتی صاحب وغیرہ بھی وہیں رہتے ہیں۔ دور سے ہم لوگ زیارۃ کر لیتے ہیں۔ حضرت کئی مرتبہ یہ طعن بھی دے چکے ہیں کہ میری بیماری لگنے کے ڈر سے پاس نہیں آتا۔ میں نے عرض کر دیا کہ ڈاکٹر یہ کہتا ہے کہ دوسروں کے سانس کی گرمی سے جراثیم آتے ہیں اور میرے سانس لینا تو گرمی شدید ہے لیکن اس سب کے باوجود بعض افراد ایسے ہیں کہ ان کی آمد پر سارے کنٹرول ٹوٹ جاتے ہیں اس لیے کہ وہاں ہمارے ڈکٹیٹر بے بس ہوتے ہیں۔ فافہم۔

ڈاکٹر صاحب نے عید کے دن فرمایا کہ میں ڈاکٹر ہوں۔ مرض کو اس کے حال کو اور دواؤں کو خوب سمجھتا ہوں۔ اتنا شدید مرض ان دواؤں کے بس کا تو تھا نہیں ۔ یہ کوئی اور ہی چیز تھی ۔ہم لوگوں کے ذہن میں تو یہ ہے کہ تم ہی سب حضرات کی دعاؤں کے کرشمے ہیں۔ حضرت اقدس مدنی کا والا نامہ بھی آیا کہ نمازوں کے بعد بھی صحت کی دعا کی جاتی ہے اور روضۂ اقدس پر بھی دعا کی گئی۔ مولوی یوسف بھائی اکرام وغیرہ کے تو بار بار خطوط آتے رہتے ہیں۔ نظام الدین کے حضرات نے مستقل وظیفے حضرت کی صحت کے لیے شروع کر رکھے ہیں۔ اللہ کا فضل و انعام ہے کہ یہ سب خوب کارگر ہوئے۔ تمہارے خط سے تمہارا تمتع کا احرام معلوم ہو کر تعجب ہوا۔ اتنے قلیل وقت

میں تمتع کیوں کیا قران کیوں نہ کیا۔

بخدمت مولوی وحید صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ مولوی عبدالرحمٰن بھی عید سے تین دن قبل یہاں آگئے تھے، ابھی تک یہاں موجود ہیں۔ غالباً مولوی حبیب الرحمٰن صاحب وہاں پہونچ گئے ہوں گے۔

الحاج المحترم المولوی عبدالجلیل الشاہ پوری الپاکستانی — زکریا

بوساطۃ المدرسۃ الشرعیۃ بالمدینۃ المنورۃ (حجاز سعودی عرب) — ۱۴ ذی الحجہ ۷۴ھ

۱۳۷۵ھ - ۵۶-۱۹۵۵ء

مکرم محترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون۔ آج ۳۔ نومبر کو آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۶ ستمبر بخیر رسی کی اطلاع کا پہونچا جس سے فکر ہوا۔ اس لیے کہ میں نے اس دوران میں متعدد خطوط جن میں سیلاب کی خبروں سے فکر، پھر حافظ عبدالعزیز صاحب کے خط کے حوالہ سے اس اطلاع پر مسرت کہ سیلاب کا اثر آپ کے گاؤں پر نہیں آیا وغیرہ وغیرہ لکھے۔ معلوم نہیں کہ کوئی پہونچا یا نہیں۔ پھر بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ سیاسی حضرات کی طرح سے اپنا ایک پتہ نہیں رکھتے۔ بڑی مشکل سے تو قاضی عبدالقادر صاحب یاد کیا تھا پھر قاضی عبدالخالق ہوگئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ہوئے اور اس مرتبہ دو تین خطوط انھیں کی معرفت ارسال کئے تھے تو اس کارڈ میں جو تقریباً ایک چلہ میں پہونچا، آپ نے معرفت ڈاکٹر عبدالمجید تحریر کر دیا۔ اب معلوم نہیں کہ پہلے خطوط کا کیا حشر ہوا۔

مولوی یوسف صاحب وغیرہ بخیریت ۵۔ اکتوبر کو نظام الدین پہونچ گئے تھے جس

کی مفصل اطلاعات سابقہ خطوط میں کر چکا ہوں۔ سب بخیر ہیں۔ علی میاں بھی ایک ہفتہ سے زائد ہوا، لاہور سے آکر رائپور، سہارنپور چند روز قیام کے بعد مولوی یوسف سے ملنے کی غرض سے براہ دہلی لکھنؤ روانہ ہو گئے۔ کل صبح سے برابر یہ خبریں مل رہی تھیں کہ ڈاکٹر کو بلڈ پریشر دکھانے کے لیے حضرت اقدس آج ۹ بجے تشریف لائیں گے۔ بڑی مسرت و انتظار رہا۔ کھانے بھی پرہیزی بد پرہیزی سب ہی تیار رکھے۔ ۱۲ بجے تک شدید انتظار کے بعد اطلاع ملی کہ آج تو ملتوی ہو گیا۔ کل جمعہ ہے۔ پرسوں شاید تشریف آوری ہو۔

مکرم محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ بلا تاریخ پہونچا۔ مقدر سے مہر بھی صاف نہیں، جس سے روانگی کی تاریخ معلوم ہوتی۔ اس سے صاحبزادہ کے عقیقہ و ختنہ کا حال معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہٗ مبارک فرماتے اور اس کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔

قاری صاحب کو بھی وہ کارڈ دکھا دیا اور بھائی اکرام کو بھی۔ ہر دو نے سلام لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۷۔ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ
پنجشنبہ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے ۴۔ دسمبر کا لکھا ہوا گرامی نامہ ملا۔ انگریزی تاریخ تو مجھے معلوم نہیں لیکن بندہ کا لکھا ہوا آج ۵۔ جمادی الاول شنبہ کو جلدی مل گیا۔ ایک خط کل اور ایک پرسوں لکھ چکا ہوں۔ جب سے اخبار سے زلزلہ کی خبر سنی ہے تشویش ہے اور اس کے بعد کے خط کا انتظار رہا ہے۔ مرادآبادی حضرات کی معرفت مرسلہ اشیاء کی رسید مل گئی۔ فالحمد للہ۔ یہاں بھی اللہ کا شکر ہے، خیریت ہے۔ حضرت اقدس کی

خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

زکریا، مظاہر علوم ۔ ۵ جمادی الاول، خمیس

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ۔ مولوی وحید صاحب سے پیلوں اور رائپور کے سفر کی تجویز تو معلوم ہو ہی گئی ہو گی۔ حسب قرار داد مولوی یوسف ۲۷۔ فروری کو یہاں پہونچے اور ہم سب پوری ایک مستقل لاری پر میر صاحب کی پیلوں ہوتے ہوئے منگل کی دوپہر تک رائپور پہونچ گئے ۔ بدھ کی صبح کو وہیں طلحہ کا قرآن پاک بھی ختم کرا دیا اور جمعرات کی صبح کو سب کے سب واپس آئے اور دہلوی حضرات شام کو دہلی چلے گئے ۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی بھی ایک ہفتہ سے رائپور مقیم تھے، وہ بھی ہمارے ساتھ ہی جمعرات کو واپس آکر دہلی تشریف لے گئے ۔ انھوں نے رائپور سے روانگی کے وقت مولوی عبد المنان صاحب کو بسلسلۂ علاج اپنے ساتھ لے جانے پر زور دیا اور بیماری کی شدت کی وجہ سے حضرت بھی چاہتے تھے کہ وہ ساتھ چلے جائیں اور بیماری سے پریشان خود مولوی عبد المنان بھی دو گھنٹے یہ مسئلہ شدت سے زیر بحث رہا۔ ان کو اشکال یہ تھا کہ ان کے جانے کی صورت میں دوا کا انچارج حضرت اقدس کے لیے کون ہو؟ اور کسی پر استقرار نہ ہونا تھا ۔ بالآخر یہ طے ہوا کہ آپ کو پوری کیفیت لکھ کر فوری آمد کا خط لکھا جائے اور دو ماہ وسط رمضان میں پڑنے کے کئی وجہ سے اہمیت نہ دی جائے ۔ اولاً معلوم نہیں اس وقت تک کیا نظام بنے ۔ ثانیاً مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی دہلی سے بی ویزا میں توسیع آسان اور بنوا لینے کا ذمہ لیتے ہیں ۔ ثالثاً اس وجہ سے بھی کہ اگر ایسا ہی ہوا تو شعبان کے ختم کے قریب ایک شب کے لیے تانا یانا آسان ہے اور حضرت کا مجھے ارشاد ہوا کہ میں بھی آپکو خط لکھوں لیکن جب میں مصافحہ کے بعد کار میں بیٹھنے لگا تو مولوی عبد المنان صاحب نے مجھ سے کہا کہ ابھی جلیل کو آپ خط نہ لکھیں ۔ اس لیے کہ میں ایک دوا کا استعمال کر رہا ہوں ابھی دہلی

نہ جاؤں گا۔ لیکن میرے لیے ان کا قول حضرت کے حکم کا ناسخ بنتا مشکل تھا۔ اس لیے میں کار سے اتر کر واپس حضرت کی خدمت میں مولوی عبدالمنان صاحب کا حکم لے کر پہونچا تو حضرت نے فرمایا کہ جو یہاں گفتگو ہوئی یہ تو لکھ ہی دینا۔ اس لیے سرگزشت پوری لکھ دی۔ اب آپ حضرات کے عالی مقامات تک تو ہم جیسے زمینی لوگوں کی رسائی نہیں۔ لہٰذا جو مناسب سمجھیں، عمل فرماویں۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

خط لکھنے کے بعد آپ کا ۱۲/ کا کارڈ ملا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات تو ہے نہیں

مکرم محترم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زاد لطفہٗ۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) زکریا۔ مظاہر علوم ۱۸۔ رجب ۷۵ ۱۳ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔

اس سے قبل آپ کا ایک والا نامہ پہونچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ حضرت اقدس الحمد للہ بخیریت ہیں۔ گرمی سنا ہے کہ رائپور میں بھی کچھ ہو رہی ہے، گو سہارنپور سے کم ہے۔ مولوی عبدالمنان صاحب کی آمد آمد کی خبریں یہاں بھی کئی روز سے ہو رہی ہیں۔ مگر ابھی تک آمد نہیں ہوئی۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی پانچ چھ دن ہوئے رائپور تشریف لے گئے تھے آج کار سے واپس ہو کر شاہ صاحب کے ساتھ سیدھے دیوبند تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ حضرت اقدس مدنی پرسوں ماہ مبارک کے بعد سے راستے میں ٹھہرتے ہوئے دیوبند پہونچے ہیں۔ شاہ صاحب بھی حضرت سے ملنے تشریف لے گئے تھے۔ ان کا معمول تو ملنے کا ہے نہیں، اس لیے ان سے براہِ راست تو معلوم نہیں ہو سکا، لیکن دیوبند سے جو لوگ آج اسی وقت آئے ہیں، ان سے معلوم ہوا کہ شاہ صاحب نے حضرت مدنی سے بہٹ کی تاریخ مقرر کرالی اور حضرت نے اپنی ڈائری میں ۹ - جولائی تحریر فرمالی۔ حاجی عبدالعزیز صاحب انبالوی ابھی تک رائپور ہی ہیں۔ کچھ طبیعت ناساز

ہوگئی تھی ۔اب اچھے ہیں۔مولوی یحییٰ صاحب بہاولنگری بھی گذشتہ ہفتہ دفعۃً سخت علیل ہوگئے ہیضہ کی سی شکل دفعۃً ہوگئی ۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ جلدی ہی طبیعت اچھی ہوگئی۔ برادر اکرام مولوی نصر صاحب کی طرف سے سلام مسنون ۔ والد صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلام مسنون ۔مولوی وحید کا ویزا ۱۰ جولائی تک کا اضافہ ہوگیا ہے ۔ مولوی سعید صاحب ایک دو دن میں واپس ہونے والے ہیں ۔فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم معرفت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زاد مجدہم ۔مقام جھاوریاں ۔ڈاکخانہ سرگودہا (مغربی پاکستان) زکریا ۔ مظاہر علوم ۲۹۔شوال ۱۳۷۵ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون ۔اسی وقت کارڈ پہونچا ۔اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کرچکا ہوں ۔جس میں حضرت مدنی زاد مجدہم کے ۶۔ جولائی کو بہٹ ، رائپور کی تجویز کی اطلاع تھی ۔مگر بعد میں مولوی عبدالوحید صاحب رائپور سے آئے اور انھوں نے ۲۸ ۔جون بتائی ہے ۔تاریخ اس ناکارہ کی حاضری کی بھی ہے ۔مولوی وحید کا اصرار میرے لے جانے پر تھا ۔ مجھے ان سے بڑی ندامت ہوئی کہ وہ یہ خیال کریں گے کہ تمہارے تعمیل حکم میں تو جاتا رہا ، ان کے حکم کی تعمیل نہ کرسکا ۔مگر مجبوری یہ پیش آئی کہ اسی دن مولوی یوسف آگئے اور وہ محض اس لیے آئے کہ مجھے اس شدید گرمی میں نوح کے جلسہ میں ضرور جانے کا حکم دیں جو ۲۴ ۔جون کو ہے ۔ایسی صورت میں اس وقت رائپور حاضری کی بالکل گنجائش نہ ملی ۔کئی دن سے طبیعت بھی خراب ہے ۔حرارت اور دوران سر کا دورہ ہے ۔ غالباً گرمی کی شدت کو اس میں دخل ہے ۔فقط والسلام ۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم زکریا مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان) ۶۔ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

۱۳۷۶ھ - ۷۷-۱۹۵۶ء

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلم

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت کارڈ پہونچا ۔ مولوی وحید کی معرفت پرچہ بھی پہونچ گیا تھا اور میں آپ کے جانے کے بعد سے دو کارڈ لکھ چکا ہوں ۔ ان کا نہ اس کارڈ میں ذکر ہے نہ پرچہ میں تھا ۔ بخار کی کثرت سے قلق ہے ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت عطا فرمائے ۔ والد صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں ۔ مولوی وحید نے جاتے ہوئے رائپور کا اصرار کیا ۔ میں نے کہا کہ میرا خود جلدی ہی ارادہ ہے کہ اس سے قبل بارش کی وجہ سے فوراً واپسی ہو گئی تھی ۔ مگر یکشنبہ کو دیوبند کا شوریٰ ہے ۔ اس سے قبل تو گنجائش نہیں ۔ دوشنبہ کو واپسی ہو گی ۔ اس لئے جلد از جلد سہ شنبہ کو ہو سکتا ہے ۔ یہ طے ہونے کے بعد انھوں نے میاں افضل کا پیام پہونچایا کہ وہ سہ شنبہ کو سہارنپور آئیں گے ۔ دو روز قیام کے بعد رائپور جائیں گے ۔ میں نے کہا پھر میں سہ شنبہ کو کیسے آسکتا ہوں ۔ انھوں نے اصرار کیا ، میں نے انکار کیا ۔ اس کے باوجود انھوں نے دوبارہ منگل کی اطلاع کر دی اور خوب انتظار رہا اور بھائی افضل کا یہ دن آمد کا ملتوی ہو گیا جس کا قلق ہوا ۔ کل جمعرات کی شب میں صوفی جی ، ڈاکٹر صاحب ، بھائی افضل ، بھائی اظہار آئے اور صبح رائپور گئے ۔ اتوار کو ان کی واپسی ہے ۔ بار کو بندہ نے بھی ارادہ جانیکا کر رکھا ہے ۔

آپ کا مجھ سے یہ استفسار کہ گوجرانوالہ کی تعمیر کا کیا ہو رہا ہے ، نہ صرف میرے لئے بلکہ جس جس کو بھی سنایا سب ہی کے لیے انتہائی لطف کا سبب ہوا اور سب نے متفقہ آپ کے

تبتیل عن الدنیا کی دادری ۔ فقط زکریا

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب زید فیوضھم

مقام جھادریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۱۴ صفر ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون ۔ تمہارے سابقہ کارڈ کے جواب میں ایک کارڈ سہارنپور سے کئی دن ہوئے لکھ چکا ہوں ۔ اب یہ کارڈ رائپور سے لکھ رہا ہوں ۔ یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ صوفی جی ڈاکٹر صاحب، افضل صاحب بدھ کی شام کو سہارنپور اور شب کو قیام کے بعد جمعرات کی صبح کو وہ حضرات رائپور تشریف لائے اور اتوار کی شام کو یہاں سے روانہ ہوئے ۔ رات سہارنپور سے روانہ ہو گئے ہوں گے ۔ بندہ بدھ کی شام کو یہاں پہونچا ۔ آج یہاں قیام ہے ۔ کل منگل کی صبح کو یہاں سے انشاء اللہ روانگی ہے ۔ کل اتوار کی شام کو بعد ظہر حضرت اقدس نے ان حضرات کو بھی اور اس ناکارہ کو بھی طلب کیا اور دیر تک مشورہ کے بعد امور ذیل طے ہوتے نمبر ۱ ۔ گوجرانوالہ کی تعمیر بالکل ملتوی ۔ اس کے بارہ میں معلوم ہوا کہ حضرت مولوی عبدالمنان صاحب کو یکے بعد دیگرے دو خط النواز کے لکھوا بھی چکے ہیں نمبر ۲ ۔ ۲۰ اکتوبر کو حضرت کی یہاں سے روانگی طے ہوئی ۔ افضل صاحب اپنی اور صوفی صاحب کی دونوں کی کاریں لے کر ایک روز قبل یہاں پہونچ جائیں گے ۔ ۲۰ کی صبح کو یہاں سے روانگی ۔ راستہ میں ایک شب آرام لینے کے لیے لدھیانہ میں قیام ۔ اس کے بعد دوسرے دن کی صبح کو وہاں سے لاہور کو روانگی ۔ حق تعالیٰ شانہٗ خیریت سے اس سفر کو پورا فرمائے ۔ اس ضعف کی حالت میں یہ سفر بہت ہی ہم لوگوں کو شاق گذر رہا ہے ۔

نمبر ۳ ان حضرت کی روانگی کے بعد مصالح کی بنا پر تاریخ روانگی میں ایک ہفتہ کا تاخر قرار پایا ۔ یعنی روانگی اب بجائے ۲۰ کے ۲۹ اکتوبر طے ہو گئی ۔ آج ہی مولوی وحید صاحب افضل صاحب کو اس تغیر کی اطلاع لکھ دیں گے ۔ براہ کرم آپ کسی کو اطلاع دیں تو تاریخ کے بارہ میں بندہ کا حوالہ نہ دیں ۔ اس لئے تفصیل لکھ دی کہ تم سے تفاصیل کا مطالبہ رہتا ہے ۔

فقط زکریا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم
مقام چھاوریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا ۱۹ صفر ۱۳۷۶ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ۔

بعد سلام مسنون۔ صبح تم سے نہ مل سکنے کا قلق خوب رہا۔ آدھ گھنٹہ تک تو ہم سب سڑک ہی پر تمہاری کار کے انتظار میں کھڑے رہے۔ اس کے بعد یہ خیال ہوا کہ شاید حضرت والی کار مدرسہ سے واپس ہوتی ہوئے تمہیں مل گئی۔ اس خیال سے سائیکل پر آدمی میر صاحب کے یہاں بھیجا کہ شاید تیل وہاں سے لیا ہو۔ وہ جواب لایا کہ دونوں کاریں تیل لے کر جا چکی ہیں۔

صبح سے طبیعت پر بہت اثر ہے۔ کام میں بالکل دل نہیں لگ رہا۔ رات کو نیند نہ آنے کا اثر بھی دماغ پر خوب ہے اور اس سے زیادہ اس کا فکر سوار ہے کہ رات کو حضرت کو بھی نیند نہ آئی تھی۔ اس پر سفر کا تکان مزید براں۔ اللہ تعالیٰ ہی خیریت سے پہونچا دے۔ بڑا فکر سوار ہے۔ امید ہے کہ بخیر رسی کے مژدہ سے جلد مشرف فرمادیں گے۔ صوفی جی، مولوی عبدالوحید، مولوی عبدالمنان، بھائی الطاف سے سلام مسنون۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد جو تمہارا دل چاہے کہہ دینا ؎

بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو
ورنہ پیشِ یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں

فقط والسلام۔ زکریا۔ ۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

ہماری شامِ غربت پر بھی دو آنسو بہا لینا
یہ صبحِ عید یارانِ وطن تم کو مبارک ہو

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج صبح ایک کارڈ مولوی عبدالمنان صاحب کے نام لکھ چکا

ہوں۔ بعد ظہر سبق کو جاتے ہوئے بالکل خلافِ توقع راستہ میں تار ملا۔ اسی وقت راستہ
ہی میں اس کو پڑھوایا جو لاہور بخیر رسی کا مژدہ تھا۔ دو وجہ سے تعجب ہوا۔ اول تو
یہ کہ میرے حال میں حسب روایات لدھیانہ کا قیام دو شب کا تھا اور اس سے زیادہ تعجب
اس پر کہ لدھیانہ کا تار بعد نماز عشا ملا تھا اور یہ ساڑھے تین بجے دوپہر کو لاہور سے
مل گیا۔ اگرچہ وہ ۴۔ بجے شام کو دیا گیا تھا اور یہ صبح ہی دس بجے دے دیا گیا تھا۔
پھر بھی لاہور کا تار اتنی جلدی پہونچنا تمہاری کرامت ہی کہا جاسکتا ہے۔ بہت
ہی اطمینان و سرور ہوا۔ بڑا فکر تھا کہ لدھیانہ پہونچ کر خدانخواستہ تکان کا اثر زیادہ
نہ ہوا ہو۔ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ سفر تو خیریت سے پورا ہو

گیا۔ خدا کرے کہ وہاں پہونچ کر بھی تکان کا اثر زیادہ نہ ہوا ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے
لطف و کرم سے حضرت کے وجود باجود سے وہاں کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع
پہونچائے کہ اس ضعف و پیری میں سفر کی مشقت کا ثمرہ زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔
مجھ سے تعلق رکھنے والوں کو میری طرف سے حکماً یہ پیام پہونچادیں کہ حضرت کے وجود
کو بہت زیادہ غنیمت سمجھ کر زیادہ سے زیادہ اوقات اپنے کھانے کا خود انتظام کرکے
حضرت اقدس کی خدمت میں گذاریں۔ اس کے بارہ میں معمولی اعذار کو اہتمام سے
دور کریں میں خود بھی احباب کو لکھ رہا ہوں۔ مولوی لطیف صبح مظفر نگر بسلسلہ کسٹوڈین
گئے تھے۔ شام کو واپس آگئے۔ مگر ابھی تک تفصیلی گفتگو نہیں ہوئی کہ کیا گذری۔ کل
یہاں قیام کے بعد پرسوں رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آزاد صاحب بھی یہاں ہیں چند
روز کا حصول ویزا قیام کا ارادہ ہے۔ صوفی جی، مولوی وحید، مولوی حبیب الرحمٰن
صاحب، مولوی عبدالمنان اور دیگر واقفین کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ تم سے
روانگی کے وقت ملاقات نہ ہوسکنے کا قلق ہے اور رہے گا۔ میں نے تو چاہا تھا کہ تمہاری
کار کا انتظار کرلیا جائے مگر صوفی جی کی رائے ہوئی کہ پٹرول اڈہ پر کرلیا جائے گا۔
یہ خط رات لکھا تھا۔ ڈاک سے لدھیانہ سے تین کارڈ تمہارا، مولانا عبدالمنان بھائی

الطاف کے پہنچے۔ تفصیل سے اطمینان ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
شب۔ چہار شنبہ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ بوساطت جناب الحاج صوفی عبدالحمید صاحب زادمجدہم۔ ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے ایک کارڈ تمہارے تار کے جواب میں لکھ چکا ہوں جس کے حاشیہ پر تم تینوں کے لدھیانے والے خط کی رسید بھی لکھ دی تھی یہ کارڈ ایک خاص مقصد کے لیے رات میں لکھتا ہوں۔ لکھنا تو چاہیے تھا لفافہ۔ مگر میرا تجربہ یہ ہے کہ پاکستان کا لفافہ بہت دیر میں پہونچتا ہے اور کارڈ جلدی پہونچتا ہے اس لیے کارڈ ہی لکھ رہا ہوں۔ کل کی ڈاک سے بھائی متین کا ایک خط پہنچا جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت اقدس کے والا نامجات میں یہ مضمون بار بار آچکا ہے کہ یہ سفر تیری وجہ سے ہو رہا ہے اس لیے میری یہ خواہش ہے کہ اس سفر کے جملہ اخراجات قیام وطعام وغیرہ میری ہی طرف سے ہوں۔ تو یہ پیام حضرت کی خدمت میں پہونچا دیں۔ میں نے ان کو جواب لکھ دیا کہ خط حضرت اقدس کے لاہور پہونچنے کے بعد ملا ہے۔ نیز ان کے اس جذبۂ محبت کا شکریہ اور دعاؤں کے بعد میں نے ان کو یہ مشورہ لکھا ہے کہ یہ ذمہ داری کی صورت تو بندہ کے نزدیک مناسب نہیں کہ اس کا نباہ مشکل ہے۔ اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنی ہمت و وسعت کے موافق جو خرچ کرنا چاہیں وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر کے حضرت کے مشورہ سے جو ناظم طعام ہو اس کے حوالہ کر دیں۔ اپنے اس مشورہ کی اطلاع آپ کو اور آپ کے توسط سے حضرت اقدس کو بھی کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر میرا خط ان تک نہ پہونچے یا وہ میرے مشورہ کو قبول نہ کریں تو حضرت اقدس بھی ان کو یہی مشورہ دیں۔ اس کی مصالح تو میں نے ان کو نہیں لکھیں۔ آپ کو لکھتا ہوں۔ اول تو یہ ہے کہ ان حضرات کو مشائخ

کے یہاں کے اخراجات کا اندازہ بالکل نہیں ہوتا جب تفاصیل سامنے آتی ہیں تو پھر وہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ یہ تو کریم آقا ہی کا خزانہ ہے جو ان سلاطین آخرت کے اخراجات کا تکفل فرماتا ہے۔ حضرت اقدس کو یاد ہوگا کہ جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس ناکارہ کے اخراجات کی پیش کش حضرت اقدس کے توسط سے باصرار فرمائی تھی اور اس ناکارہ نے باصرار عذر کیا تھا تو وہ تفاصیل سن کر حیرت میں پڑ گئے تھے اور پھر کبھی نہیں کہا حالانکہ اس سیہ کار کے اخراجات کو ان اکابر کے اخراجات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دوسری مصلحت یہ بھی ہے کہ یہ جملہ برادران مشترک ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ جو جذبہ بھائی متین کا ہے وہ سب برادران کا ہو۔ ان کا یہ خیال کہ یہ میں اپنے ذاتی حصہ میں شمار کر لوں گا چلنے والی بات نہیں۔ ان دو کے علاوہ بھی کچھ مصالح گھوڑا گلی کے ہیں۔ یہ اپنا خیال ہے۔ اس کے بعد رموز مملکت خویش خسروان دانند۔

اگر اس سلسلہ میں کوئی بات پیش آئے تو ضرور مطلع کریں۔ فقط والسلام۔

رات ۱۱ بجے سے یہاں بارش کا تسلسل اس وقت دس بجے صبح تک ہے۔

عزیز مولوی عبد الجلیل سلمہ کوٹھی جناب صوفی عبد الحمید صاحب مدفیوضہم زکریا۔ پنجشنبہ یکم نومبر ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۶ ربیع الاول ۹۰ھ ۱۳۷۰

○

عزیزم عافاکم وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار میں آج شنبہ ۲۸ ربیع الاول ۹۰ھ۱۳۷۰ کو تمہارا سہ شنبہ کا کارڈ مل کر اطمینان ہوا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ خیریت سے سفر کی تکمیل ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ بڑا ہی فکر تھا کہ یہ طویل سفر کار میں کیسے گزرے گا۔ بندہ نے دستی پرچہ کے علاوہ منگل، بدھ، جمعرات کو مسلسل تین کارڈ تمہارے نام اور منگل کو ایک کارڈ مولوی عبد المنان صاحب کے نام بجواب تار لدھیانہ لکھے۔ تمہارے نام جو آخری کارڈ تھا وہ بھائی متین کے پیام کے متعلق تھا۔ جس کے پہونچنے اور ثمرہ کا انتظار رہے گا۔ یہاں جمعرات کی شب کو ۱۱ بجے سے دوپہر تک

بارش کا تسلسل رہا۔ دوپہر سے بارش رک گئی۔ جمعرات کے روز بھائی اسلم صاحب کا لفافہ بیرنگ موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے ۲۰/ کی شام کو یہاں پہونچنا لکھا تھا۔ اگر یہ خط وقت پر پہونچ جاتا تو ۲۰/ کا تمام دن اسٹیشن پر نہ گزرتا۔ بیرنگ اس لیے ہوا کہ خط پر ہوائی کا لفظ تو لکھا مگر ٹکٹ ہوائی کے نہ تھے، معمولی تھے۔ احمقوں نے بیرنگ بھی کر دیا اور پونچا ان کے آکر واپس جانے کے بھی دو یوم بعد۔

آپ حضرات کے جانے کے بعد جمعرات ہی کو ایک اور لفافہ منجانب احقر عبداللہ عفی عنہ موصول ہوا جس میں بڑے زور سے حضرت کو پاکستان جانے سے روکنے کے لیے از راہ خیر خواہی مجھے لکھا تھا کہ ہرگز نہ آنے دینا۔ مودودیوں کی طرف سے سخت خطرہ ہے۔ لیکن اس سے پہلی مرتبہ چونکہ یہ لائن زیادہ شدت سے اختیار کی گئی ہے اس لیے اس مرتبہ پڑھ کر ہنس دینے کے سوا کوئی اثر کسی نے نہیں لیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت کے وجود باجود سے وہاں کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ اپنا حال تو ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

ہی رہا۔ مولوی لطیف مظفر نگر سے منگل کی شام ہی کو واپس آگئے تھے۔ بدھ کو اپنی خوشی سے اور جمعرات کو بارش کے زور سے یہاں قیام رہا۔ جمعہ کی صبح کو مع آزاد صاحب رائپور چلے گئے۔ آزاد صاحب دہلی کا ارادہ کر رہے تھے، مگر دیوالی کی چند روزہ چھٹی کی وجہ سے یہاں قیام کا ارادہ کر رہے تھے، لیکن مولوی لطیف کے اصرار پر تین دن کے لیے رائپور گئے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ
سفینہ

○

مکرمان محترمان مولانا عبدالجلیل صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ دونوں حضرات کے خطوط، مولوی عبدالمنان

صاحب کا ۳۱- اکتوبر کا اور مولانا جلیل صاحب کا بلا تاریخ۔ لیکن مضمون سے یکم نومبر جمعرات کا لکھا ہوا۔ اس لئے کہ اس میں لکھا کہ پرسوں ایک خط آتے ہی لکھ چکا ہوں۔ آج دوشنبہ، ۵۔ نومبر، یکم ربیع الثانی کو پہونچے۔ حضرت اقدس کی خیریت اور معمولات کی مشغولی اور بشاشت معلوم ہو کر تو بے حد مسرت ہوئی۔ لیکن دونوں خطوط کے مشترک مضمون سے یہ اندازہ ہو کر کہ اب پاکستان کا دورہ شروع ہونے کے آثار شروع ہوگئے وہی فکر و قلق ہوا۔ کیا ان حضرات کو اتنے پر قناعت نہیں کہ پل صراط تو حضرت نے پار کرلی آئندہ وہ حضرات بھی تھوڑی تھوڑی تکلیف گوارا کریں۔ یہ کیا ضرور ہے کہ حضرت ہی دربدر پھریں۔ اپنے کسی کے یہاں اتنی دسترس نہیں کہ باصرار وحکماً اس کو روک دوں کہ حضرت کو گشت نہ کرائیں۔ فاللہ المستعان۔

مولانا جلیل صاحب کی خدمت میں اس سے قبل ان کے منگل کے خط کا جواب ۲۰۔ ربیع الاول شنبہ کو لکھ چکا ہوں اور اس سے قبل تین عرائض ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ غالباً بھائی تین صاحب حسب تحریر خود آچکے ہوں گے ان سے کہہ دیں کہ آپ کے گرامی نامہ کا ہم روزہ جواب ارسال خدمت کر چکا ہوں غالباً پہونچ گیا ہوگا۔

یہاں رات رویت عامہ ہو کر آج یکم ربیع الثانی ہوگئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کے سوا کیا عرض کروں ؎

بے زبانی ترجمان شوق بے حد ہو تو ہو الخ

مولوی جلیل کی اس بات کا خصوصی شکریہ کہ وہ پتہ ہر کارڈ پر لکھ دیتے ہیں سوچنا نہیں پڑتا۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
(یکم ربیع الثانی)

مکرمان محترمان مولانا جلیل صاحب و مولانا عبدالمنان صاحب سلمہما
کوٹھی ۳۲۔ بی جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر رحافاکم اللہ وسلّمہ!

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت تمہارا گرامی نامہ مورخہ ۲۔ نومبر شنبہ پہونچ کر موجب منت ہوا۔ کل کی ڈاک سے تمہارا پنجشنبہ کا کارڈ پہونچا تھا۔ اس وقت جواب لکھ دیا تھا۔ تعجب ہے کہ میرا کوئی عریضہ اب تک نہیں پہونچا۔ میں نے منگل سے عرائض لکھنے شروع کئے تھے۔ جمعہ تک مسلسل، اس کے بعد کل دوشنبہ کو تمہارے پہلے کارڈ کا جواب لکھا۔

حضرت اقدس کی صحت و نشاط کی خبروں سے بہت ہی مسرت ہے حق تعالیٰ شانہٗ مزید قوت عطا فرمائے اور تادیر اس مبارک سایہ کو ہم لوگوں کے سروں پر قائم رکھے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تمتع نصیب فرمائے۔

آزاد صاحب کئی دن اپنے ویزے کے انتظار کے بعد آج دہلی گئے ہیں تاکہ وہاں سے شاید کچھ سراغ لگے۔

آج کی ڈاک سے مولوی عبدالمنان صاحب کا خط بھائی اکرام کے نام پہونچا، جو شاہ صاحب کے متعلق تھا۔ شاہ صاحب سے ملاقات کوئی آسان کام تو ہے نہیں۔ حضرت اقدس کی موجودگی میں بھی ان کی ملاقات مشکل تھی۔ سنا ہے کہ آج کل میاں سعید بھی بہت آتے ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ صوفی صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، مولوی عبدالمنان صاحب، بھائی الطاف صاحب سے سلام مسنون۔

مولوی عبدالعزیز صاحب کے والد کی زیادتی علالت کی اطلاع آئی ہے۔ وہ آج رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۔ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب سلّمہ

کوٹھی ۱۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح کی نماز آپ کا کارڈ میاں جی محراب کی معرفت اور آج صبح کی نماز میں دستی پرچہ بابو رحیم خان صاحب کی معرفت پہونچ کر موجب مسرت و مسرت ہوا۔ حق تعالےٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب تک تو حضرت اقدس کے سفر کے سہم میں واقعی شدید انتظار تھا۔ لیکن جب کہ بمقتضائے حدیث پاک تُسافروا تصحوا۔ یہ سفر بجائے ضعف و تکان کے قوت و نشاط کا سبب ہوا فالحمد للہ علی ذالک۔ اب خطوط کے اس زور کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تمہارا اس میں حرج ہے۔ مہمانداری کے مشاغل بھی روز افزوں ہیں اور مجھے یہ بھی بالکل گوارا نہیں کہ کم از کم میری وجہ سے تمہارے اپنے اصلی کام کا حرج ہو۔ تمہارے خطوط اور اس سے زیادہ تفصیل سے، آنے والوں کی معرفت خدام اور حضار کا ہجوم معلوم ہو کر بہت ہی دل باغ باغ ہو رہا ہے۔ اَللّٰھم زِد فزد۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو کچھ وصول کر لیں۔ اپنی تو بداعمالیوں سے یہ

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

کے تحت سارے ہی اکابر الاکابر اور اکابر کی شفقتیں کتے کی دم کو سیدھی نہ کر سکیں اب تک کسی خط سے یا آنے والے سے جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری کی خبر نہیں سنی۔ معلوم نہیں کہاں ہیں اور کیوں تشریف آوری نہیں ہوئی اپنا وہ سابق مشورہ تم حمید احباب خاص خدام سے دوبارہ زور سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص کتنا ہی خصوصی کیوں نہ ہو اپنی طرف سے طمع کا اظہار نہ ہونا چاہیے اگرچہ خود سے بھی اس پر عمل نہیں ہوتا۔ فاستقمت فی قول لک استقم۔ فقط والسلام۔ بحضرت اقدس سیدی وسندی دام اللہ ظلال برکاتہ بعد سلام مسنون استدعائے دعا۔

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت دستی پرچہ پہونچا جو برادر اکرام کے حوالہ کر دیا گیا۔ کل کا پرچہ بھی ان کو دے دیا تھا جس کا وہ جواب بھی کل ہی لکھ چکے ہیں۔ دواؤں کی

قیمت بھی ان کو دے دی گئی۔ آپ نے لکھا کہ روزانہ ایک خط لکھ رہا ہوں مگر یہاں ابھی تک آپ کا ڈاک کا تو ایک ہی خط دو شنبہ کو ملا تھا، جس کا اس دن مشترکہ جواب لکھ دیا تھا، اس کے علاوہ ڈاک کا تو ابھی تک نہیں پہونچا۔ دستی کل اور آج دو ملے مصر کے سلسلہ میں یہاں ایک ہفتہ سے قنوت نازلہ بھی جاری ہے اور آج بخاری شریف کا ختم بھی ہے۔ حق تعالےٰ شانہ' فضل فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب کی آمد کی خبر سے مسرت ہوئی۔ ان سے، صوفی جی سے، جناب شاہ صاحب سے مولوی وحید، بھائی الطاف، صوفی جی اور جملہ حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولوی عبدالرحمن کا نام بھی ابھی تک کسی خط میں نہیں آیا کیا وہ اب تک بھی دریا کا بند ہی باندھ رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد آپ کا دوسرا کارڈ مورخہ ۳۰ اکتوبر مل گیا۔ خط پر یہ تاریخ ہے مضمون ۳ نومبر کا ہے۔

مکرمان محترمان مولانا عبدالمنان و مولانا عبدالجلیل سلمہما۔
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۴ ربیع الثانی ۹۶ھ پنجشنبہ

○

بخدمت مولوی جلیل صاحب سلمہ'

بعد سلام مسنون کل کے دستی پرچوں کے جواب میں ایک مشترک کارڈ آپ کے، حضرت حافظ صاحب کے یہاں متین کے نام لکھا تھا، وہ ڈاک میں ڈالنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ مولوی مسعود الٰہی یہاں پہونچ گئے تو پھر سوچا کہ ان کے ذریعہ جلدی جاتے گا، لہٰذا ان کے ساتھ ارسال ہے اور اس پرچہ کا مقصد دو لطیفے ہیں۔

۱۔ بھارتی لوگوں نے یہ خواب سنانا شروع کر دیے کہ حضرت اقدس نے خواب میں فرمایا کہ مجھے یہاں کا پانی موافق نہیں آیا۔ اس لیے جلدی ہی آرہا ہوں۔ اس خواب کا پہلا جز تو پسند نہیں آیا، دوسرے میں مجھے بھی کچھ زیادہ خلاف نہیں۔

۷ - معلوم ہوا کہ آپ حضرات کی روانگی کے دن عبداللہ پور رجگا دہری کے لوگوں نے ایک منصوبہ بنایا تھا کہ ایک مجمع سڑک پر جاکر لیٹ جائے اور حضرت کی کار کو روک کر عبداللہ پور مسجد میں لے جائے اور دو تین گھنٹہ کم از کم وہاں قیام ہو۔ مگر انہوں نے از خود یہ نظام بھی بنا رکھا تھا کہ صبح کی چائے تو زکریا کے یہاں ہو ہی گی اور کم از کم ۷½ بجے تک سہارنپور سے چلنا ہوگا۔ اس لیے یہ ستیہ گرہی ۸ سے پہلے سڑک پر پہونچے تو کسی سے معلوم ہوا کہ کاریں گذر گئیں۔ الحمدللہ آمدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت۔

آج دوشنبہ کی ڈاک میں بھی کوئی خط تمہارا نہیں ہے۔ مولوی انعام کے خط سے معلوم ہوا کہ آزاد صاحب نظام الدین براج رہے ہیں۔ بھائی محمود صاحب ۹ نومبر کو بمبئی پہونچے تھے۔ کل یکشنبہ کو ۱۱ بجے دن کے دہلی پہونچ گئے ہوں گے۔ پہونچنے کے بعد کا خط تو ابھی نہیں آیا، لیکن بمبئی اور دہلی کے خطوط سے کل گذشتہ دہلی پہونچنا معلوم ہوا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اخبار سے معلوم ہوا کہ مولانا حفظ الرحمان صاحب کو آنت اترنے کا مرض تھا جس کی اس وقت تکلیف تھی۔ پرسوں ان کا آپریشن ہوا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ ان کی بھی بھارتی مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ زکریاؔ

دوشنبہ ۸ ربیع الثانی ۷۱ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا ۹۔ ربیع الثانی کا لکھا ہوا کارڈ اسی وقت ۱۲۔ ربیع الثانی شنبہ کو پہونچکر موجب مسرت ہوا۔ کل شب میں آزاد صاحب کی معرفت ایک پرچہ لکھ چکا ہوں۔ حاجی تیمن احمد کا کوئی خط لاہور پہونچنے کے بعد کا بندہ کو نہیں ملا، حتی کہ ان کی بخیر رسی کی اطلاع بھی آپ ہی کے خط سے ہوئی تھی۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون تو کہہ ہی دیں۔ نیز حافظ عبدالعزیز صاحب، صوفی صاحب اور دیگر حضار مجلس سے بھی۔ کچے گھر کے برابر جو کوٹھا بارش میں گر گیا تھا بالآخر اس کا بیع نامہ پرسوں ہو ہی گیا۔ جب ہی سوچ رہا ہوں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیب

ابن آدم ویشیب فیہ خصلتان الحرص وطول الامل ۔ ساری عمر ختم ہو چکی تھی اب گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں تو ایک کوٹھا شکستہ خرید لیا۔ فیا للاسف۔
خط لکھنے کے بعد بھائی اکرام، بھائی محمود دہلی سے یہاں پہونچ گئے۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۲/۳۲ - بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!
بعد سلام مسنون ۔ کل عصر کے بعد راؤ محسن خان کی معرفت تحفہ پہونچا۔ میرے نام کا پرچہ تو اللہ کا شکر ہے وہ لے آئے لیکن کسی صاحب کا بھائی اکرام کے نام بھی تھا وہ راستہ میں گم کر آئے۔ آج کی ڈاک سے آپ کا ۱۵۔ نومبر کو لکھا ہوا ملا جس میں ۴ ماہ بعد ہی سہی واپسی کا ذکر تو آنکھ سے گذرا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس خواب کی تعبیر کو صحیح فرمائے۔
حضرت اقدس کی صحت کے مژدوں سے بہت مسرت ہے۔ آج راؤ محفوظ علی خاں کی لڑکی کی رخصت ہے۔ حضرات رائپور آئے ہوئے ہیں۔ کل بارات آئی تھی۔ راؤ فضل الرحمٰن صاحب سے تو ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی مگر راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے پرسوں سے کئی مرتبہ ہو چکی۔ وہ پرسوں سے آئے ہوئے ہیں۔ راؤ محسن خان بھی شادی کی وجہ سے ابھی تک رائپور نہیں گئے۔ بھائی متین نے حسب وعدہ خط نہ لکھا، انتظار ہی میں رکھا۔
دو شب سے قاری سعید صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ آج ساری رات بیٹھ کر گذری۔ لیٹنے سے اضطراب ہو جاتا تھا۔ ڈاکٹر کو صبح کو دکھایا۔ انھوں نے کہا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے۔ زکام بگڑ گیا، اس کے اثرات ہیں۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ماسٹر محمود صاحب پنجشنبہ کو یہاں آئے تھے۔ ہفتہ عشرہ میں کاندھلہ کا ارادہ ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۲/۳۲ بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ
دوشنبہ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۱۲۔ ربیع الثانی پہونچا۔ یہ جلدی پہونچ گیا۔ کل شب میں تمہارا دستی خط پہونچا تھا۔ اس کا جواب کل کارڈ سے لکھ چکا ہوں۔ آزاد صاحب والے جس خط کا تم نے اس میں ذکر لکھا ہے وہ آج کی ڈاک سے تو آیا نہیں۔ کل کو شاید آجائے۔ ان کے جانے کے بعد ایک جوابی کارڈ ان کے نام نظام الدین سے لوٹ کر آیا تھا۔ میں نے ان کے نام کے خط پر تو پتہ کاٹ کر لاہور کا پتہ لکھ دیا تھا اور جواب والے کو مرسل کو لکھ دیا تھا کہ آزاد صاحب پاکستان جا چکے ہیں۔

آج کے آپ کے کارڈ سے یہ معلوم ہو کر کہ بعض مرتبہ صبح کی مجلس ۱۲ تک اور بعض مرتبہ صبح کا لیٹنا بھی نہیں ہوتا کلفت ہوئی۔ مہمانوں کی خاطر سر آنکھوں پر مگر حافظ عبدالعزیز صاحب کو اور وہ نہ ہوں تو بھائی الطاف کو اتنی ذمہ داری اپنے اوپر لینا ضروری ہے کہ آرام کے اوقات کی اہتمام سے پابندی کیا کریں، چاہے بھائی کو اس میں کچھ جھڑکی بھی سننی پڑے۔ تعجب ہے کہ مولوی مسعود الٰہی اتنے دن میں کیوں پہونچے۔ ان کی معرفت جو اشیاء ارسال ہوئی تھیں، ان میں سے پانوں کا اشکال ہو رہا ہے۔ کل شام راؤ محفوظ علی کی لڑکی کی رخصت عصر کے قریب ہوئی اور بعد مغرب اسی لاری میں مولوی لطیف الرحمٰن بھائی محمود سے ملنے آگئے۔ عشاء کے بعد یہاں پہونچے۔ آج اور کل تو یہاں قیام ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اس خبر سے مسرت ہوئی ہے کہ مہمانوں کا ہجوم ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تمتع نصیب فرماسکے۔ مولوی یوسف صاحب بھی حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست خطوط میں لکھتے رہتے ہیں۔

حافظ اسحٰق صاحب آجکل کچے گھر پر مسلط ہیں۔ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ صبح کو چائے کے وقت آکر عصر کے وقت جاتے ہیں۔ ان کی طرف سے سلام کے بعد دعا کی درخواست میں بھی کرتا ہوں۔ ان کی اہلیہ بیمار رہیں اس کی صحت کے لیے بھی۔ فقط والسلام

عزیز محترم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹۔ ربیع الثانی ۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مؤرخہ ۱۹۔ نومبر دوشنبہ آج پنجشنبہ ۲۲ نومبر کو ملا۔ مژدہ عافیت اور حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ مولوی مسعود الٰہی کی معرفت مرسلہ اشیاء میں گڑبڑ سے قلق ہوا۔ میں نے تو اس وقت تنبیہ بھی ان کے سامنے ہی بھائی اکرام سے کردی تھی اور میرے کہنے ہی پر بھائی اکرام نے مفصل پرچہ بھی لکھ کر ان کو دیا تھا کہ مولوی عبدالمنان کی فرمائش کی تفصیل انہوں نے اس میں لکھی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرچہ بھی شاید گم ہوا ورنہ اس میں تو پوری تفصیل تھی۔

اب تک کسی خط میں آزاد صاحب کے ساتھ مرسلہ اشیاء کا بھی ذکر نہیں۔ مولوی مسعود الٰہی کے ہاتھ بھائی الطاف کا خط بھی ارسال ہوا تھا۔ معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوا۔ لے جانے والے چیز لے جانے سے کسٹم کی وجہ سے گھبراتے ہیں۔ ایک دو صاحب اور بھی ملے مگر ہمت نہ پڑی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری صاحب کی طبیعت کئی دن سے ناساز ہے۔ مگر پرسوں جو صورت تھی وہ اب نہیں ہے۔ مولوی لطیف الرحمٰن منگل کی شب میں عشاء کے قریب اس لاری میں گئے ہوئے تھے جس میں راؤ محفوظ علی خاں کی لڑکی گئی تھی۔ آج پنجشنبہ کی صبح کو واپس گئے۔ آج صبح کی مستری شبیر کے یہاں ان کی دعوت تھی اور وہ اس شرط پر منظور ہوئی تھی کہ شام کو وہ اپنی سائیکل پر رائپور پہونچا دیں گے۔ فقط والسلام۔

عزیزم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸۔ ربیع الثانی ۷۷ھ
پنجشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون - آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک پہلا جس کی تاریخ روانگی پر ڈاکخانہ کی مہر آگئی اور وہ پڑھی نہیں گئی لیکن دن چہار شنبہ کا اور دوسرا جمعہ کے دن کا لیکن مہر اس کی تاریخ پر آگئی۔ لیکن بظاہر ۲۳-۲ نومبر کا ہے - آج ۲۲ - ربیع الثانی دوشنبہ کو بیک وقت ملے - ہر دو سے حضرت اقدس کی خیریت اور حالات معلوم ہو کر بے حد مسرت ہوئی - حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے بعافیت وصحت تامہ، قوت وطاقت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے - ذاکرین کے لیے کمرہ مخصوص کر دینے کی تجویز بہت اچھی ہے - لیکن حضرت اقدس کے کمرہ کے قریب ہی ہونا چاہیے۔

اس دوسرے خط میں تم نے زمین کی خریداری پر میرے تاسف کو دھویا تو صحیح مگر وہ دُھلا نہیں - خریدنے کے بعد سے اب تک قلق ہے - گو یہ میں بھی سمجھتا ہوں کہ مالک کا محض فضل ہے - مہمانوں کے بیٹھنے کی جگہ بالکل نہ تھی - اب کچھ تو ہوئی مگر داڑھی سے مونچھ بڑھ گئی - زمین کی خریداری سے اس پر بیرسٹ کی رقم اور بھی بے کار ضائع ہو رہی ہے - مولوی نصیر اور حافظ اسحٰق کے شکنجہ میں ہوں آپ نے لکھا کہ لوگوں کو ذکر کی تاکید نہیں کرتا، کیونکہ یہ تو کوئی آپ کی غرض کی چیز نہیں ہے اور بھائی تو اس میں کافی دلیر تھا پھر وہ بھی کیوں ساکت ہے - حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - اب تک کسی خط سے یہ معلوم نہ ہوا کہ مولوی عبدالمنان اور بھائی کی فرمائشوں میں سے کیا کیا پہونچا -

حافظ اسحٰق صاحب، حاجی محمد عمر دونوں اس وقت یہاں تشریف فرما ہیں - دونوں کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست - مولوی نصیر الدین صاحب بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں اور والدہ طلحہ اور بچیاں بھی - حضرت مدنی گجرات کے یک ماہہ دورہ سے فارغ ہو کر جمعہ کو بخیریت دیوبند پہونچ گئے - اور سفر کے بعد تکان کا بھی کوئی خاص اثر اس مرتبہ ابھی تک نہیں ہے - فقط والسلام - زکریا - مظاہر علوم

۲۲ - ربیع الثانی ۷۶ھ
دوشنبہ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مسلمہ
کوٹھی ۳۳ بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون ۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۹ ۔ نومبر آج ۲ ۔ دسمبر دوشنبہ کو پہونچا ۔ مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی ۔ بالخصوص حضرت اقدس دام مجدہم کی خیریت مزاج وہاج سے مزید مسرت ہے ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس مبارک سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور صحت و قوت میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے ۔ ڈاکخانہ والوں کو مرض ہے کہ وہ مضمون پر مہر لگایا کرتے ہیں ۔ اس مرتبہ تم نے تاریخ تو ذرا اوپر لکھی تھی وہ تو بچ گئی لیکن اس کے نیچے علی میاں کے خط کے متعلق جو لکھا تھا وہ مہر میں آگیا ۔

رات کچھ حضرات مرادآباد کے اپنی ذاتی اغراض سے لاہور گئے ہیں ۔ فریدی صاحب کے واقفین ہیں ۔ ان کے ہاتھ بھائی اکرام نے دو ڈبے چائے اور پان ارسال کئے ہیں ۔ تفصیل پرچہ بھی ان کو لکھ دیا ۔ کنفہ بھی ان کے ہاتھ ارسال کرنے کو منگایا تھا اور پرچہ میں لکھ بھی دیا تھا مگر وقت پر معلوم ہوا کہ کنفہ خود ان کے پاس بھی منتہائے قانون تک موجود ہے اس لیے وہ روک لیا اور پرچہ سے قلم زد کر دیا ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے ۔ فقط والسلام ۔

تمہارے خطوط میں میرے خطوط کی رسید کم ہوتی ہے ۔ آج بھی نہیں ہے ۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ   زکریا ۔ دوشنبہ

کوٹھی ۲/۱۲ بی ۔ جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)   ۲۹ ۔ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم !

بعد سلام مسنون ۔ کل ۲۹ ۔ ربیع الثانی کو آپ کا ایک کارڈ ملا تھا جس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا ۔ آج دوسرے ہی دن آپ کا کارڈ مورخہ یکم دسمبر چوتھے ہی دن ۴ ۔ دسمبر کو مل گیا ۔ یہ ایک دن قبل پہونچ گیا ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب دو دن کا وقفہ تو درمیان میں ہو ہی گا ۔ اس کارڈ میں بھائی اکرام کے خط کا جواب بھی پہونچ گیا ۔ ان کو اپنے خط

کے پہونچنے کا انتظار تھا۔ آج پہلا خط ہے جس میں بھائی محمود کو آپ نے سلام لکھا مگر وہ کل کاندھلہ چلے گئے۔ ہفتہ عشرہ وہاں قیام کر کے میرٹھ وغیرہ ہوتے ہوئے آئیں گے۔ تقریباً ۱۸ روز یہاں قیام رہا۔ یہاں بھی کئی دن سے ابر ہے۔ بارش یہاں تو اگرچہ ابھی نہیں ہوئی۔ لیکن قرب وجوار میں کہیں ضرور ہوئی۔ اس لیے کہ کل سے یہاں سردی کا بہت زور ہے۔ تعجب ہے حضرت اقدس نے اب تک موزے نہیں پہنے میں نے تو حضرت کی روانگی کے بعد ہی سے پہن لئے تھے اور کل سے تو موزوں میں بھی پاؤں ٹھنڈے سے رہتے ہیں۔

بھائی اکرام صاحب کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ لانے والے نے تو پرچہ گم کر دیا تھا اور حافظ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے دیے تھے۔ جس کو انہوں نے نہیں لئے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب رائپوری کے والد کا شنبہ کو ہربٹ پور میں بواسیر کا اپریشن ہوا۔ خط سے معلوم ہوا کہ طبیعت بحمداللہ اچھی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کل ۲۹ کی شام کو باوجود ابر کے رویت عامہ ہو کر آج سہ شنبہ کو یکم جمادی الاول ہو گئی۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب تقریباً ایک ہفتہ سے یہیں مقیم ہیں۔ کل تو ملے نہیں، اس سے قبل ملتے رہے۔

فقط
زکریا

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۳۲۔ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

یکم جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج میں کارڈ لکھ کر روانہ کرنے کے لیے بیٹھا ہی تھا کہ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۹۔ ربیع الثانی دوشنبہ آج پنجشنبہ ۳۔ جمادی الاول کو پہونچا مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اگرچہ کھانسی کی خبر سے فکر ہے۔ میں جس وجہ سے لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا وہ یہ کہ اسی وقت بھائی اکرام نے انگریزی اخبار کے حوالہ سے یہ خبر انتہائی مجمل سنائی کہ کل صبح لاہور میں زلزلہ آیا۔ تفصیل اس میں کچھ نہ تھی۔ اردو کے اخبارات میں تو غالباً

کل کو آئے گی اور یہ بھی خبر نہیں کر کل بھی کچھ تفصیل سے آئے گی یا اتنی ہی مجمل جتنی آج انگریزی میں لیکن جب تک دوستوں کی خیریت معلوم نہ ہو تشویش ضرور رہے گی حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی حفاظت فرمائے۔ ممکن ہے اس کے جواب سے قبل آپکے کسی خط میں کچھ تفصیل آجائے۔ یہاں تو کوئی اثر محسوس نہیں ہوا۔ یا ہم لوگوں کو پتہ نہیں چلا۔ ایک دو دن میں اخبارات سے کچھ پتہ چلے گا۔

مولوی اکرام صاحب کے لفافہ کا جواب پرسوں پہونچ گیا تھا، جس کی اطلاع پرسوں بھی کر چکا ہوں اور کل بھائی متین کے خط پر بھی۔

مولوی یوسف، مولوی انعام کل شام میوات سے سیدھے یہاں بعض ضرورتوں سے آئے تھے۔ آج واپس جا رہے ہیں۔ ہر دو حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔ اس سیہ کار کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۲۔ جمادی الاول ۸ پنجشنبہ۔

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت محبت نامہ مورخہ ۷۔ دسمبر آج ۱۰۔ کو ملا حضرت اقدس دام مجدہم کی خیریت سے بالخصوص مسرت ہوئی۔ لیکن میو ہسپتال کے ایکسرے کے نتیجہ کا انتظار شروع ہو گیا۔ اللہ کرے کہ کوئی بات اس میں پیدا نہ ہو۔ کھانسی کی خبر سے ذرا فکر ہے اس لیے کہ اس کی شکایت تسلسل سے آرہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان دونوں سایوں کو تا دیر قائم رکھے۔ کل شام ۴۔ بجے حضرت مدنی تشریف لائے تھے ضعف اتنا تھا کہ پاؤں اٹھانا مشکل تھا۔ روڑکی لائن سے ۶۔ بجے تشریف لے گئے۔ ۴۔ دن میں کئی جگہ کے وعدے ہیں۔ جمعرات کو سہارنپور واپسی ہے۔

جمعہ کو یہاں قیام رہے گا۔ ۲۹، ۳۰ دسمبر کو یہاں جمعیۃ کا کوئی صوبائی جلسہ ہے۔ اس کے ابتدائی مراحل کے لیے اس جمعہ کو حضرت کی یہاں تقریر بھی جامع مسجد میں ہے اور شوریٰ وغیرہ بھی۔ علی میاں کا بھی آج کی ڈاک سے گورکھپور سے خط آیا ہے۔ حضرت اقدس کے خطوط کا ذکر بھی لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۶ دسمبر تک تو یہ دورہ ہے۔ ۱۶-۱۷ کو بھوپال کا سالانہ اجتماع ہے۔ اس کے بعد شاید لاہور جا سکوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز خدام مجلس کی خدمات عالیہ میں بھی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ۔ زکریا - مظاہر علوم

کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ - لاہور دمغربی پاکستان ۷ جمادی الاولیٰ - ۸۵ شنبہ

○

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۱ دسمبر آج ۱۲ جمادی الاول شنبہ کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تفاصیل کا علم کچھ پہلے بھی ہو گیا تھا۔ اب گرامی نامہ سے اور بھی زیادہ ہوا۔ مگر یہ نہ آپ نے لکھا نہ مولوی جلیل نے کہ آپ کی بلڈنگ کی تعمیر کس مرحلہ پر ہے۔ ابھی تک زیر غور ہے یا کسی ایک جانب کا تصفیہ ہو گیا۔

آپ نے لکھا کہ لاہور کے قیام میں حضرت اقدس اور مہمانوں کو ہر قسم کی راحت ہے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے لیکن ایسی حالت میں پھر معلوم نہیں یہ محبت کے دعوے دار کیوں ادھر ادھر کھینچنے کی سعی کرتے ہیں یہیں تو ان حضرات اکابر کے خود ارادہ پر بھی یہ کہہ دیتا ہوں کہ میرے یہاں راحت کی جگہ نہیں۔ مگر دوسروں کے دل میں کس طرح ڈال دیا جائے۔ ابھی گذشتہ ہفتہ حضرت مدنی تشریف لائے تھے اور تیاد لہ گاڑی میں ۳ گھنٹہ کا فصل تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حسب معمول حضرت یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرمارہے ہیں۔ میرے نزدیک یہ محض زحمت تھی۔ اس لئے خود ہی قبل

از وقت ریل پر پہونچ گیا اور ۲ گھنٹہ وہاں گذار کر چلا آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۸۔ جمادی الاول آج ۱۲۔ کو پہونچ کر موجب منت ہوا۔ زلزلہ کی تفصیل سے اطمینان ہوا ورنہ اب تک خیال ہی لگ رہا تھا اگرچہ اخبارات سے یہ معلوم ہوگیا تھا کہ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا، پھر بھی آج خط کا انتظار تھا۔ حضرت اقدس کے قیام کے سلسلہ میں میری درخواست ہے کہ نہ تو آپ حضرات براہ کرم احباب کی دل داری کی رعایت کریں اور نہ اب حضرت سے مزید مجاہدات کرانے کی سعی کریں۔ مجاہدات وہ خود اپنے شیخ قدس سرہٗ کے دور میں کافی کر چکے ہیں۔ اب مخلص مریدین مزید مجاہدات سے رفع درجات کی سعی نہ فرمادیں۔ جہاں قیام میں واقعی راحت ہو وہاں کی سعی ضرور کریں۔ فقط والسلام۔

زکریا

۔مظاہر علوم

۱۲۔جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

مکرمان محترمان حاجی متین احمد صاحب و مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہما

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح کی نماز کے بعد پروفیسر بشیر احمد صاحب اعظم گڑھی پہونچے جن سے تفصیلی خیریت معلوم ہوئی۔ نیز انہوں نے ایک بوتل روغن بادام بھی دی اور یہ کہا کہ یہ بولٹن ہوٹل لیڈی کسی صاحب نے حضرت اقدس کی تعمیل ارشاد میں تیرے لیے دی ہے لیکن دینے والے کا نام ان کو یاد نہیں رہا۔ یہ پتہ نہ چلا کہ کس نے بھیجی۔ اگرچہ میرے لئے تو حضرت ہی کا عطیہ ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ حضرت اقدس اور معطی اور وسائط کو اپنے شایان شایاں ہر دو جہاں میں جزائے خیر عطا فرمائے کہ یہ ناکارہ دعا کے سوا کیا کر سکتا ہے۔

پروفیسر صاحب ابھی یہاں مقیم ہیں - دو روز قیام کے بعد آگے کا ارادہ کر رہے ہیں - حضرت مدنی کا نواسہ عرصہ سے بیمار رہے - اس کے ڈاکٹری علاج کے لیے نواسہ اس کی ماں یعنی ہمشیرہ، مولوی اسعد اور لڑکے کی دادی پانچ چھ یوم سے یہاں آئے ہوئے ہیں - گھر میں ٹھہری ہوئی ہیں مگر جگہ کی تنگی سے ان کو دقت اور مجھے ندامت ایسے دقتی مواقع پر تو مجھے بھی گھر کی تنگی خوب محسوس ہوتی ہے - ان کے لیے تو جگہ ہے مگر گھر کی مستورات ایک پلنگ پر دو تین سوتی ہیں - کچا گھر تو کچھ وسیع اللہ کے محض فضل سے ہو گیا اور اپنی حماقت کہ اس کی وسعت سے اب تک بھی طبیعت مسرور نہیں اور زنانہ کی تنگی آجکل محسوس ہے - لیکن ان کے جانے پر پھر اس احساس پر تاؤ آئے گا - آج صبح کی نماز میں قاری سلیمان ملے اور دستی پرچہ دیا - حضرت مدنی کی آمد اس جمعرات کو بھی ہے کہ جلال آباد کے جلسہ میں جانا ہے اور بچہ کی وجہ سے یہاں بھی آنا ہے اور ایک عشرہ بعد یہاں جمعیتہ کا اجلاس ۲۹، ۳۰ دسمبر دو یوم کا ہے اس میں بھی آنا ہے اور غالباً دو یوم قیام رہے گا -

یہ خبریں تو خطوط اور ہر آنے والے سے تحقیق کرتا رہتا ہوں کہ حضرت حافظ عبدالعزیز سرگودھا ہی براج رہے ہیں مگر آنے والے تو غریب کیا وجہ بتاتے اور آپ اس مرتبہ ماشاءاللہ بہت ہی محتاط بن رہے ہیں - گنے چنے الفاظ کے سوا من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ پر پورا پورا عمل کر کے غیر متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھتے - لیکن یہ وسواسی اس چکر میں ہے کہ آخر حافظ صاحب کی یہ سرد مہری کن مشاغل کا ثمرہ ہے -

اس خبر سے مسرت ہوئی کہ بھائی متین خوب انہماک سے کام میں لگ رہے ہیں - اللہ تعالیٰ شانہ کامیاب فرمائے - حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - والدہ طلحہ اور بچیاں کئی مرتبہ لکھ چکی ہیں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں ہمارا بھی سلام اور دعا کے لیے لکھ دیا کرو مگر خط کے وقت یاد نہیں آتا - فقط

قاضی سعید صاحب عرصہ سے مسلسل شدید بیمار ہیں، دعا کی درخواست ہے۔

زکریا مظاہر علوم
۱۵ر جمادی الاولیٰ سہ شنبہ

مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۱۳۳ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج شنبہ ۲۳۔ دسمبر کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ۱۹، ۲۱ کے لکھے ہوئے پہونچے۔ دوسرے پر بڑا تعجب یہ ہے کہ یہ دوسرے ہی دن پہونچ گیا حضرت تھانویؒ کی اہلیہ کے یہاں چوری کی خبر سے بڑا رنج وقلق ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ جل شانہٗ نعم البدل عطا فرمائے۔ حضرت مدنی کا نواسہ چونکہ یہاں ڈاکٹر کے زیر علاج ہے اس لیے حضرت پرسوں جلال آباد کے جلسہ میں جاتے ہوئے بھی تشریف لائے اور کل شام وہاں سے واپسی پر بھی۔ کل صبح حضرت کی اہلیہ بھی آئی تھیں۔ شام حضرت کے ساتھ واپس گئیں۔ حضرت کی خدمت میں سلام عرض کر دیا تھا۔ حضرت نے بھی بہت بہت سلام فرمایا ہے یہ بھی دریافت فرمایا تھا کہ واپسی کی خبر کب تک ہے۔ میں نے عرض کر دیا کہ خبریں تو قدری کی گرم ہیں مگر انقلاب زندہ باد۔ آجکل اکابر کی باگ ڈور اصاغر کے ہاتھ میں ہے۔ اب خدام مخادیم کے تابع نہیں مخادیم خدام کے ہاتھ میں ہیں۔ کل شام علی میاں روانہ ہو گئے۔ آج بخیریت پہنچ گئے ہوں گے ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آج ۱۱۔ بجے مولوی منظور صاحب دیوبند گئے۔ کل کو واپسی پر لکھنو کا ارادہ ہے۔ آج صبح چھوٹے میر صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ وہ کل شب میں پہونچ گئے تھے۔ مگر کل یہاں نہ آ سکے بہٹ چلے گئے تھے۔ آج ملاقات ہوئی۔ آپ کا یہ کارڈ تو ان کے بعد کا ہے۔ اس پر تو بہت ہی حیرت ہو رہی ہے ـــــ کرامت ہی ہو گئی

جس کارڈ پر میں اس قدر استعجاب کر رہا ہوں وہ تو کسی نے بارڈر پار سے ڈالا۔ ہندی کارڈ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ بھائی اکرام کل صبح کاندھلہ گئے ہیں۔ ان کے بھانجے صوفی افتخار کی اہلیہ کی علالت کی اطلاع ملی تھی۔ حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ قاری سعید صاحب کی علالت شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ تین دن سے باہر بھی نہیں آئے۔ دعا کی شدید ضرورۃ ہے۔
اس وقت خط لکھنے کے بعد مولوی عبدالعزیز کا رائپور سے پرچہ ملا کہ ان کی والدہ جو تقریباً ۲۰ یوم سے بیمار تھیں کل جمعہ کے دن مغرب کے قریب انتقال ہوگیا فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ
کوٹھی ۲۴۔ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹ جمادی الاول شنبہ ۱۳۷۶ھ
۲۲۔ دسمبر

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!
بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲۔ جمادی الاول آج ۲۴ پنجشنبہ کو گیارہ بجے ملکر موجب مسرت ہوا۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ افضل صاحب کے کارخانہ کے افتتاح کی مفصل روداد لکھ دی۔ کل راؤ عطاء الرحمٰن سے حضرت اقدس کے متعلقہ مشاغل میں افتتاح دکانوں کا ذکر آیا تھا۔ انہوں نے اس کی تفصیل معلوم کرنی چاہی۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آج بعد عصر انشاء اللہ ان کو کارڈ دکھا دیا جائے گا۔ پرسوں چھوٹے پیر صاحب بھی واپس ہوگئے۔ ان کے ساتھ خانصاحب بھی گئے ہیں بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ ممکن ہے ان کی زبانی رائپور کے جدید و اہم مکاشفات بھی پہونچ گئے ہوں۔
راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کا پاسپورٹ ابھی تک لاپتہ ہے۔ اس کے آنے پر جنوری میں وہ بھی ارادہ کررہے ہیں۔ قاری صاحب کی طبیعت بدستور زیادہ خراب چل رہی ہے دعاء کی ضرورت ہے۔ بھائی متین کا حال تم نے بھی کئی خطوط سے لکھنا چھوڑ دیا۔
علی میاں سے سلام مسنون۔ حضرت حافظ صاحب کی طویل غیبت کی جو توجیہ تم نے لکھی غبی ذہن نے قبول نہیں کیا۔ بالخصوص حضرت اقدس کا لاہور کا قیام اس کے عکس کا متقاضی تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بچیاں،

والدہ طلحہ بھی خصوصیت سے سلام اور دعا کی درخواست کر رہی ہیں۔ فقط والسلام۔

بگرامی خدمت مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ زکریا۔

کوٹھی ۳۲/۱ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۴۔جمادی الاول۔ پنجشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج صبح ایک کارڈ بجواب گرامی نامہ لکھ چکا ہوں۔ جو ڈاک آتے ہی لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد اخبارات سے معلوم ہوا کہ ۲۶۔دسمبر کی شب میں لاہور میں پھر آسمان پر شدید روشنی حیرت انگیز دیر تک رہنے کے بعد زلزلہ کا اثر دیر تک محسوس ہوتا رہا۔ اس سے تشویش ہو گئی۔ تم تو شاید یہ سمجھو کہ وہاں کیا پتہ چلے گا اور یہاں اب تمہارے اس واقعہ کے بعد کے خط کا انتظار رہے گا۔

راؤ عطاء الرحمٰن آجکل سہارنپور ہی کئی دن سے مقیم ہیں۔ حضرت اقدس سے دیاسلائی جلوانے پر۔ جبکہ حضرت کے ہاتھ میں رعشہ بھی ہے۔ کوڑ مغز لوگوں کے یہاں دیر تک مسئلہ زیر بحث رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں ایسے مردہ دل لوگ رہتے ہیں کہ جذبات بالکل ہی فنا ہو چکے۔ کاش کچھ زندہ دلی کے اثرات پیدا ہوتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ ایک مہینہ ڈاکٹر برکت علی کے بعد ایک ہفتہ سے یونانی شروع کیا تھا۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہوا۔ تو آج سے ڈاکٹر امرناتھ کا شروع ہوا۔

علی میاں سے بعد سلام مسنون۔ اسی وقت ڈاک سے مولانا منظور صاحب کا خط ملا۔ معلوم ہوا کہ مولوی عبد الرحیم کا شب چہار شنبہ میں انتقال ہو گیا۔ بیماری کی اطلاعات تو عرصہ سے مل رہی تھیں۔ فالج کا اثر تھا۔ اس کا تو غالباً آپ کو بھی علم ہوگا۔

بدھ کی صبح ۹ بجے تدفین سے فراغت ہوئی۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلّمہٗ زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی نمبر ۳۲/۱ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۴۔جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا ۲۶ دسمبر کا خط شدید انتظار میں پہونچا۔ یہی وہ تاریخ تھی جس کے متعلق اخبارات میں لاہور کے زلزلہ کی وحشت ناک خبر پڑھی تھی، مگر تمہارے خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً معمولی قسم کا کوئی اثر ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی خیریت رکھیں۔ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کی کمر میں چوٹ کی خبر سے قلق ہے۔ مگر تم نے اس قدر مجمل خبر لکھی کہ کچھ پتہ نہ لکھا کہ چوٹ کیسے آئی۔ اب کیا حال ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اور سب حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۶۔جمادی الاولیٰ ۔ ۱۳۷۶ھ

عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

کوٹھی ۲۲۔بی جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا ۲۹ جمادی الاولیٰ کا کارڈ آج ۲ جمادی الثانی جمعہ کو پہونچا۔ یہاں پرسوں شب میں سردی کی پہلی بارش اچھی خاصی ہوئی۔ منگل کی شام ہی سے ابر کی شدت تھی اس لیے رؤیت نہ ہوسکی نہ ابھی تک کہیں باہر سے اطلاع آئی۔ اس لیے جمعرات ہی کی ابھی تک یکم ہے۔ تعجب ہے تم نے زلزلہ کا بالکل انکار کر دیا۔ یہاں کے اخبارات میں کئی روز تک شب کو دفعۃً شدید روشنی کا ہونا جس سے سب حیرت زدہ رہ گئے، پھر آوازیں، پھر زلزلہ چھپا تھا۔ خیر الحمدللہ کہ کچھ نہ تھا۔ علی میاں کے نام کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پرسوں انبالہ سے یہاں آکر کل رائپور گئے۔ جدید مکاشفات کی خبر نہ پہونچی اس سے قلق ہوا۔ اب راوی یعنی راؤ عطاء الرحمٰن خود ہی سنانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کا پاسپورٹ تو مکمل ہوکر آگیا۔ اب چند روز سامان سفر میں سنانے لگیں گے۔

قاری صاحب کی کل شب میں زیادہ شدید خطرہ کی سی صورت ہوگئی تھی۔ آج تو کچھ افاقہ کی صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ مدرسہ کو ان کی ضرورت ہے اہتمام سے دعا کریں اور کرائیں۔ ہر جانے والے سے تحفہ اور پان کا اصرار کیا جاتا ہے۔ مگر وہ قانون سے زیادہ اپنا ہی لئے ہوئے ہوتا ہے۔

بھائی متین صاحب سے بعد سلام مسنون۔ حق تعالیٰ شانہٗ دارین میں نعم البدل عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ والدہ طلحہ اور بچیاں بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتی رہتی ہیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم ۴ جمادی الثانی جمعہ ۱۳۷۷ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ
کوٹھی ۳۲۔ بی جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس مرتبہ خلاف معمول دوسرے ہی دن کارڈ ملا۔ ایک کارڈ کل ملا تھا جس کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ دوسرا آج جمعرات ۲ جنوری کا لکھا ہوا سہ شنبہ ۸ کو ملا۔ مولوی یوسف مولوی انعام پرسوں شام آئے تھے آج صبح واپس چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد بہت اہتمام سے دعا کی درخواست کر گئے۔ بہت ہی مشغول ہیں۔ بھوپال کے اجتماع کے بعد سے مولوی یوسف کو ایک مرض شروع ہوا کہ تقریر کرتے کرتے ایک دم گلہ خشک کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے کوئی چیز اٹک گئی ہو۔ اتنے کوئی سیال چیز پانی، عرق وغیرہ نہ پیا جائے بولنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کے مزاج کی کیفیت سے بہت ہی مسرت ہے۔ خدا کرے خدام ادب، مدعیانِ محبت گشت نہ کرائیں کہ اس ضعف اور سردی میں ذرا سی چیز بھی پہاڑ بن سکتی ہے۔

علی میاں سے بعد سلام مسنون۔ حکیم واثق الیقین کی آمد کی اطلاع پہلے کر چکا

ہوں وہ بدھ کو آکر مولوی منظور صاحب اور اس پر میرے مزید اصرار سے جمعرات کو نظام الدین چلے گئے تھے۔ شنبہ کو وہاں سے واپس آکر یکشنبہ کی شام کو ۶ بجے واپس لکھنؤ چلے گئے۔ کل شام مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپور سے آگئے تھے، آج دہلی گئے ہیں۔ سنا ہے کہ حلقہ فیض آباد سے کانگریس کی طرف سے موصوف اور محاذ کی طرف سے چودھری شریف الکشن میں نامزد ہیں۔ خدا کرے کہ آپس کے تعلقات پر اثر نہ پڑے اخباروں میں دونوں کی نامزدگی دیکھی۔ حافظ عبدالعزیز صاحب کی تکلیف کی خبر سے فکر و قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے لفافہ پہونچا۔ علالت کی خبر سے فکر و قلق ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت تامہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے جانے کے متعلق مشورہ کیا۔ اس کے سوا کیا کہوں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن ۔ مصلحت بین و کار آساں کن

جو مجبوری آپ نے لکھی وہ بھی نظر انداز ہونے کے قابل نہیں۔ وقت بھی کافی ہو گیا میں تو پھر وہی لکھوں گا، جو پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فروری میں واپسی کا پختہ ارادہ فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ زبانی اور تحریری روایات سنی جا رہی ہیں تب تو اگر جانا بھی ہو تو مختصر اور اگر یہ روایات ایسی ہی دل خوش کن ہیں تو کچھ دن کے لیے جانے میں مضائقہ نہیں۔ ضرور جانا چاہیے۔ فقط والسلام۔

مکرمان محترمان مولوی جلیل صاحب و الحاج متین احمد صاحب مدفیوضہم۔ زکریا۔

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۶۔ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے کارڈ مورخہ ۶ جنوری پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ تمہیں جزائے خیر دے۔ اس خبر پر بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ اس مرتبہ حضرت اقدس نے موزوں کو کیوں طلاق دے رکھی ہے۔ یہاں تو

چڑھ کے موزوں میں بھی پاؤں ایسے سرد رہتے ہیں کہ بعض مرتبہ تو بھیگنے کا شبہ ہو جاتا ہے۔ یہاں پرسوں شام سے بارش کا سلسلہ شدت سے شروع ہوا جو آج تک مسلسل چل رہا ہے۔ بارش کی وجہ سے سردی میں بھی خوب اضافہ ہے۔ کل صبح تو بارش کے ساتھ ہوا کا بھی بہت زیادہ زور ہے۔ ماسٹر محمود صاحب بھی سب جگہ سے پھر پھرا کر ایک ہفتہ سے یہاں آئے ہوئے ارادہ لاہور کا بھی کر رہے ہیں۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب رائپوری کئی دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے۔ ان کی اس طویل غیبت پر ظنون فاسدہ مطمئن نہیں ہے اور تم بھی زیر مصالح خاموش ہو۔ لاہور کے علاوہ کسی اور جگہ حضرت کا قیام ہوتا تو وجوہ تجویز کر لینا آسان تھا۔ مگر لاہور کے قیام میں اتنی طویل غیبت کے وہ سب وجوہ ذہن میں نہیں جمتیں۔

معلوم نہیں بھائی متین صاحب کے ڈھاکہ جانے کا کیا ہوا۔ ان کے خط کا جواب تو میں کئی دن ہوئے مشترک لکھ چکا ہوں۔ اگر ہوں تو سلام مسنون۔ بھائی اکرام، بھائی محمود اور بچوں کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری صاحب کی طبیعت بدستور خراب سے بھی آگے ہے۔

دعا کی شدید ضرورت ہے، خطرہ کی سی صورت ہے۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۸ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۱۲۳۔ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت کارڈ مورخہ ۷ جمادی الثانی پہونچا۔ تم نے میرے خط کی تاخیر سے پہونچنے کی اطلاع لکھی۔ تعجب ہوا۔ میں تو تمہارے خط کو صورت دیکھ کر پڑھنے سے قبل جواب کا کارڈ لے کر پھر اس کو پڑھتا ہوں اور ساتھ کے ساتھ جواب لکھ کر بقیہ ڈاک پڑھتا ہوں۔ قاری صاحب کی طبیعت خطرناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے

اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماتے۔ حافظ مقبول والد مولوی امداد کل صبح کی نماز کے وقت پہونچے ان سے یہ مژدہ سن کر کہ حضرت اقدس نے ۱۵ فروری کو حتمی تشریف آوری فرمائی۔ تعجب اور مسرت توأم ہوئے۔ خبر نہیں یہ مضمون خدام ومحبین کے علم میں ہے یا نہیں۔ کیا واقعی اس خبر پر یقین کریں۔ اس خط کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

یہاں کئی دن سے بارش کی خوب شدت رہی۔ کل سے کچھ دھوپ نکلی۔ سردی بھی کئی دن بڑی شدت سے رہی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اور حضار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۱۲۱ اپی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۰ جمادی الثانی شنبہ (۶،۳۱۴ھ)

مکرم محترم مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب زاد مجدکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۸۔ جمادی الثانی کا لکھا ہوا ملا جس میں سابقہ گرامی نامہ کے جواب کی تاخیر پر آپ نے بہت کچھ لکھا۔ مگر مجھے تو جہاں تک یاد ہے میں نے ہمروزہ ہی جواب لکھا تھا۔ یا تو آپ کا خط دیر میں پہونچا ہوگا یا میرا جواب تاخیر سے پہونچا۔ روایات کے سلسلہ میں اب وہاں کے حضرات بہت زیادہ محتاط ہو گئے ہیں۔ مولوی جلیل تو کچھ پہلے سے ہی محتاط تھے۔ اب تو اور بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے تو ایک مخصوص مضمون آیاتِ شفا کی رکابیوں کی طرح سے یاد کر رکھا ہے رٹا رٹایا کسی وقت لکھ دیتے ہیں۔ شاید کئی لکھ کر ایک مرتبہ رکھ لیتے ہوں۔ دوسرے حضرات بھی بہت زیادہ محتاط ہیں۔ مولوی عبدالمنان نے تو اس مرتبہ مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بالجملہ آپ بالکل بے فکر رہیں۔

مولوی عمران صاحب کی علالت کا حال مولانا یوسف صاحب سے معلوم ہو کر فکر وقلق ہوا تھا۔ دعا سے دریغ نہیں۔ اس وقت بھی کی اب بھی کرتا ہوں۔ واقعی اس قحط الرجال میں کام کے آدمیوں کی بیماری سے بڑا فکر ہوتا ہے۔ ہمارے مفتی صاحب

بھی خطرہ کی حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی محمود بھی راؤ عطاء الرحمٰن کے ساتھ حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے ۹ جمادی الثانی کا کارڈ ملا۔ حضرت اقدس کی خیریت کی خبر سے بہت ہی مسرت اور اطمینان ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ یہاں ایک ہفتہ سے بارش کا خوب زور ہے۔ جمعہ کا مجوزہ جلسہ بھی ملتوی ہو گیا کہ بارش کی وجہ سے دیہات کے لوگوں کی آمد کی امید کم تھی۔ سردی بھی بہت زیادہ شدت سے ایک ہفتہ سے ہو رہی ہے۔ مولوی لطیف الرحمٰن شنبہ کو رائپور سے آکر کل کاندھلہ گئے ہیں۔ کہتے تھے کہ رائپور میں اتنی شدید سردی عرصہ سے نہیں دیکھی۔ صبح کو تمام چیز بالکل سفید برف جمی ہوئی ملتی ہے۔ راؤ عطاء الرحمٰن کئی روز سے یہاں ہیں بعد عصر آتے ہیں اور خط سن جاتے ہیں۔ ۲۱ یا ۲۲ کو آپ کے یہاں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرمان محترمان مولانا الحاج ابوالحسن والحاج مولانا جلیل صاحب سلمہما	زکریا مظاہر علوم
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۲ جمادی الثانی ۷۶ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج بعد عصر جب میں سبق سے فارغ ہو کر آیا تو مولوی نصیر نے تین پرچے دستی دیئے۔ ایک تو حضرت اقدس کا بقلم مولوی عبدالمنان صاحب۔ دو تمہارے مؤرخہ ۱۳، ۱۴ جنوری۔ یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ دو کیوں ہو گئے۔ نیز حضرت اقدس کے والا نامہ میں سرگودھا۔ لائل پور کی تعمیر کا مرحلہ تحریر تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں تو اس ناکارہ نے اس سلسلہ میں کبھی کچھ نہیں لکھا۔ تمہیں اور بھائی متین کو ضرور تفریحاً لکھا تھا کہ تم دونوں نے اس مسئلہ میں ایسی چپ کھینچی کہ کچھ لکھ کر ہی نہیں دیا حضرت اقدس

سے مراجعت تو اس میں بے ادبی تھی۔ معلوم نہیں حضرت سے کس نے کیا کہا جس کی وجہ سے حضرت کو تحریر فرمانا پڑا۔ تم نے لکھا کہ ۵ دن سے تیرا کوئی خط نہیں آیا اس سے تعجب ہے۔ میرے خطوط تو معمول کے موافق ہی روانہ ہو رہے ہیں۔ ممکن ہے کئی یک دم ملیں۔

حاجی عبدالعزیز صاحب نے کراچی کے سفر کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا ممکن ہے کہ وہی کچھ لکھ کر خوش ہوئے ہوں گے۔ اس بدذوق کے نزدیک تو یہ ریچھ کی دوستی ہے کہ آدمی جذبات میں اکابر کی تکلیف کی پروا نہ کرے۔ ہوائی جہاز کے سفر کو یہاں کے ڈاکٹر تو حضرت اقدس کے لئے مضر بتاتے ہیں۔ ان حضرات کو اگر حضرت کو مضرت پہونچانے میں ہی کچھ ثواب ملتا ہو تو ثواب حاصل کرنے میں کسر نہ چھوڑیں۔ چودھری عبدالحمید صاحب نے بارش کی وجہ سے دعوت میں لے جانے کا التوا فرمایا۔ اس سے بڑی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان کو اس کی زیادہ سے زیادہ جزائے خیر عطا فرمائے اور جان و مال میں برکت عطا فرمائے۔

قاری صاحب کی طبیعت بدستور زیادہ ناساز ہے۔ خطرہ کی سی صورت ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ آج ۱/۲ ۱ بجے مولوی منظور صاحب نعمانی دیوبند کی مجلس عاملہ سے فارغ ہو کر آئے تھے اور شام کو ۶ بجے لکھنؤ روانہ ہو گئے۔ کہتے تھے کہ مولوی عمران صاحب کی طبیعت بحمداللہ اب اچھی ہے۔ علی میاں سے بعد سلام مسنون یہ اطلاع کردیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالمنان صاحب سے سلام مسنون۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ابھی تک دہلی سے واپس نہیں آئے۔ فقط والسلام۔

یہ کارڈ رات لکھا تھا۔ اس وقت ڈاک سے تمہارا کارڈ بھی مل گیا۔ مگر اس میں وہی تھا جو دستی پرچہ میں تھا۔ اس کا جواب لکھ چکا ہوں۔ بابو عبدالعزیز صاحب اگر بجائے ہوائی جہاز کے حاجی پیدل کی طرح سے حضرت کو پاؤں کراچی لے جائیں۔ ایک میل روزانہ چہل قدمی

بھی ہو جائے گی اور جہاں جہاں قدم پڑیں گے برکات ہی برکات پھیلتی چلی جائیں گی۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ　　　　زکریا شب چہار شنبہ

کوٹھی ۲۲-بی، جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)　　　　۱۴۔ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں مولوی زبیر کی معرفت دستی گرامی نامے دو پہونچے دو کی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ کل یعقوب علی خاں کی معرفت مولوی مبلغ عبدالعزیز کا پرچہ بنام حضرت اقدس پہونچا۔ میں نے تو ان سے تمہارے خط کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر کل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۱۶ جمادی الثانی پہونچا۔ ان الطاف مسلسل کا رسمی نہیں واقعی شکریہ پیش کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے اور حضرت اقدس کے سایہ کو تا دیر ہمارے سروں پر قوت اور صحت کے ساتھ قائم رکھے۔ خدمت اقدس میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

راؤ عطاء الرحمٰن بار بار تاریخ مقرر کر کے رلا دیتے ہیں۔ اب وہ مع برادر محمود ۲۵/۱ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ بھائی اکرام پرسوں سے کاندھلہ گئے ہوئے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ابھی تک دہلی سے واپس نہیں آئے۔ یہاں تقریباً دو ہفتے بارش کے زور و شور کے بعد پرسوں سے کھلا ہوا ہے۔ مگر بادل کبھی کبھی اور کچھ قطرات بھی کسی وقت نمودار ہو جاتے ہیں۔ قاری صاحب کو نسبتاً کچھ افاقہ ہے دعا کی شدید ضرورت ہے۔ حضرت اقدس کی دعا ہی کی برکت سے کچھ افاقہ کی صورت نظر آئی۔ آپ کے خطوط تو حضرت اقدس کے کسی جگہ سفر نہ کرنے کا خاصہ اطمینان سا دلا دیتے ہیں۔ مگر آنے والے گرما گرم خبریں سنا دیتے ہیں جس سے ڈر لگنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ بھائی افضل صاحب کا عطیہ پاجامہ رومال پہونچے۔ بہت بہت شکریہ ضرور پیش کر دیں۔ انشاء اللہ مستقل عریضہ شکریہ کا لکھوں گا۔ مگر مشاغل کا ہجوم تمہارے خط جو درحقیقت حضرت اقدس کے نام ہوتے ہیں

میں تو مانع نہیں ہوتا اور خطوط کے لیے فرصت کی ضرورت ہوتی ہے ابھی ڈاک دیکھی ہی نہیں کہ یہ تو لکھ دیا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹۔ جمادی الثانی ۹۰ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّمہم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۰ جنوری پہونچ کر موجب مسرت دلی منت ہوا۔ چوہدری صاحب کا دفعۃً جانا تو یہاں بھی سن لیا تھا اور مقصد سفر بھی معلوم ہوگیا تھا اور حضرت اقدس کا اس کے متعلق عندیہ بھی ذہن میں ہے لیکن اس سب کے باوجود اس کا انتظار ضرور ہے کہ حضرت اقدس کی دلداری عام کی عادت شریفہ اس کو کیسے نمٹائے گی۔ اگرچہ یہاں کا میدان تو فی الجملہ صاف ہوگیا ہے طویل قیام دہلی کے بعد آج ظہر کے وقت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی واپس آگئے ہیں۔ اور سنا ہے کہ ٹکٹ بجائے مولانا کے محمود علی خاں صاحب کو مل گیا۔ لیکن ابھی تک اخبارات میں یہ خبر نہیں آئی، مولانا ہی کی روایت سے سنی ہے۔

تم نے آج کے خط میں علی میاں کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ سابقہ روایات کی بنا پر ان کو ایک دو روز میں وہاں سے روانہ ہونا طے تھا۔ پرسوں جمعہ کی شام کو عطاء الرحمٰن بھائی محمود بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ اندازہ تو یہ ہے کہ وہ اس خط سے پہلے ہی پہونچ جائیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

ایک ضروری امر یہ ہے کہ راؤ ناظر حسن کے بہنوئی جے پور میں سخت علیل ہیں۔ ان کے بار بار خطوط آرہے ہیں۔ آج اسی وقت انکی اہلیہ کا تار بھی خط لکھنے کے بعد پہونچا۔ جس میں ان کی صحت کے لیے دعا کا شدید تقاضا ہے۔ اسلیے حضرت اقدس سے

اہتمام سے دعا کرائیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج مولانا عبدالجلیل صاحب سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۳، ۲۵ کو پہونچا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس کی خیریت سے مزید مسرت ہے۔ کل یوم آزادی ہے اس کی خوشیاں آج ہی سے ہو رہی ہیں۔ جس کا ایک ثمرہ یہ ہے کہ ۲۹۔ اکتوبر کے بعد آج ۲۵ جنوری کو شاہ مسعود صاحب کی بھی زیارۃ ہوگئی۔ وہ بھائی محمود صاحب سے ملنے کے لیے آئے تھے، بخیریت ہیں۔ ان کے ساتھ ہی بھائی محمود صاحب آج بہٹ جا رہے ہیں پرسوں کو وہاں سے واپسی کے بعد لاہور کا ارادہ ہے۔ آج ہی روانگی لاہور پختہ تھی مگر کل کی ڈاک سے راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کا کارڈ آگیا جس میں کہا ہے کہ بعض کشوف کی بنا پر ۲۵ کی روانگی مجبوراً ملتوی کرنا پڑی۔ اب ۲۶ کے بعد اتوار، پیر کی درمیانی شب میں روانگی کا ارادہ ہے۔ میر صاحب بھی اپنی صاحبزادی کو پہونچانے کے لیے پرسوں بالکل تیار تھے مگر ۲۶ ہی کے انتظار میں مؤخر کیا گیا۔ فروری میں لائلپور کا سفر تو اب گویا پختہ ہو ہی گیا۔ لیکن کیا لائلپور کے بعد سرگودہا کا اصرار نہ ہوگا۔

کاش محبین حضرت اقدس کے اس ضعف میں پاکستان جانے کو غنیمت سمجھتے ہوئے اتنا اپنے جذبات کے خلاف قبول کر لیتے کہ حضرت اقدس کو اب بڑھاپے میں ہڈی نہ کھلاتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست صوفی صاحب بھائی الطاف صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔

پہلے خط میں اہلیہ نواب پہاسو کے تار کا ذکر لکھ چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے ان کا خط ملا جس میں لکھا کہ دو تار حضرت کی خدمت میں بھی انہوں نے ارسال

گئے ہیں۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر علوم
مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ
کوٹھی ۲۱ ۳۴ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ۲۸ دو شنبہ کو تمہارا کارڈ مرسلہ ۲۴ پہونچا۔ تم نے لکھا کہ مولوی زبیر کی معرفت کے خط کا جواب نہیں آیا۔ حالانکہ خود مولوی زبیر کا خط آچکا ہے۔ مجھے تو یاد ہے کہ میں نے اس کا جواب اس دن لکھ دیا تھا ممکن ہے پہونچنے میں تاخیر ہوئی ہو یا راستہ میں گم ہوا۔ تم نے متعدد خطوط میں علی میاں کی ۲۶ کو روانگی لکھی لیکن آج ۲۸ کی گیارہ بجے دن تک تو یہاں کچھ پتہ نہیں۔ ممکن ہے کلکتہ میل سے سیدھے چلے گئے ہوں یا کسی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ بھائی محمود صاحب شاہ صاحب کے ساتھ جمعہ کو بہٹ گئے تھے۔ قرارداد یہ تھی کہ وہ یکشنبہ کی صبح کو راؤ عطاء الرحمٰن کے ساتھ آئیں گے اور شام کو لاہور کو روانہ ہوجائیں گے۔ مگر آج دوشنبہ کو ۱۱ بجے تک دونوں کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ آج کی ڈاک سے حاجی متین کے برادر حاجی انیس کا کارڈ چاٹگام سے آیا کہ وہ کل گذشتہ یعنی اتوار کی شب میں نظام الدین مع کلام احمد صاحب کے پہونچ رہے ہیں اور دو روزہ ہاں قیام کے بعد پھر ملاقات بہار نپور بھی آئیں گے۔ معلوم نہیں بھائی متین ڈھاکہ روانہ ہوچکے یا نہیں۔ خط میں تو اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن خارج سے معلوم ہے کہ ان حضرات کی آمد فروری کے اجتماع میں مولانا یوسف صاحب کو لے جانے پر اصرار کے ذیل میں ہے۔ اس سلسلہ میں کلکتہ اور مشرقی کے بہت سے اضلاع کے مجامع کی آمد کا سلسلہ دو ہفتہ سے نظام الدین میں چل رہا ہے۔ یہ حضرات مشرقی ہوں یا مغربی اپنے جذبات کے مقابلہ میں دوسروں کی مشکلات کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ مولانا یوسف صاحب کا بار بار کا سفر پاک بہت سی دقتوں اور مشکلات کا ثمرہ ہے۔ مگر جبکہ جذباتی لوگ حضرت اقدس

کے ضعف و پیری کی پروا نہیں کرتے تو بیچارے مولوی یوسف کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آجکل عقیدت کا معیار و مدار اپنی اطاعت کرانا ہے نہ کہ دوسروں کی اطاعت کرنا۔ انقلاب زندہ باد کے نعرے سب ہی کو شامل ہیں حضرت اقدس کی خدمت اقدس میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

قاری صاحب کو حضرت کی دعاؤں کی برکت سے افاقہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ لیکن ان کی طویل بیماری نے ان کے سبق کا بار بڑھا دیا۔ بخاری شریف تو اللہ کے فضل و کرم سے پرسوں ختم ہوگئی۔ مگر ان کے سبق کی وجہ سے چھٹی نہ ملی بلکہ اس کی ہی وجہ سے بخاری شریف کو جلدی ختم کرانا پڑا۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ، — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی نمبر ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے بعد علی میاں پہونچے اور اتفاق سے کل شام مولانا یوسف صاحب، مولوی انعام وغیرہ مع حاجی متین صاحب کے بھائی حاجی انیس احمد اور میاں کلام احمد مع دو مزید رفقاء۔ مولانا یوسف صاحب کو فروری کے اجتماع میں لے جانے کے لیے اصرار کرنے آئے ہوئے تھے۔ اس لیے سب حضرات سے بھی ملاقات ہوگئی۔ صبح دس بجے کی گاڑی سے یہ سب حضرات دہلی واپس چلے گئے۔ موجودہ حالات میں مولانا یوسف صاحب کے سفر کی رائے یہاں کسی کی نہیں ہوئی۔ بھائی اکرام صاحب کی تو بالکل ہی رائے نہ ہوئی اور بھی سب ڈرپوک واقع ہوئے ہیں۔ علی میاں شام کو ۲ بجے لکھنؤ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی معرفت دستی گرامی نامہ پہونچا جس میں ۲ فروری کا لائلپور کا نظام تو معلوم ہوا۔ مگر آپ نے لائلپور کا پتہ نہ لکھا، تاکہ آئندہ خطوط وہیں کے پتہ سے لکھے جاتے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ کراچی کا سفر ملتوی ہوگیا۔ احباب کے اصرار اور دلداری سے

ندامت تو ضرور ہوئی مگر اپنی نگاہ میں حضرت کے مرض کی اہمیت ہر چیز پر غالب ہے۔ علی میاں سے معلوم ہوا کہ کل راؤ عطاء الرحمٰن اور ماسٹر محمود کا وہاں شدت سے انتظار رہا۔ مگر یہ حضرات روزانہ پرسوں کر دیتے ہیں۔ رائپور کے مدرسہ کی رقم کی بنک سے ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز گرامی مولوی عبد الجلیل صاحب سلّمہٗ
کوٹھی ۱۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ
چہار شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں کی شب میں علی میاں کی معرفت دستی پرچہ پہونچا اور کل جمعہ کو تمہارا کارڈ مؤرخہ ۲۰ جنوری پہونچا۔ علی میاں کے پرچہ کا جواب ڈاک سے اسی دن لکھ چکا ہوں، پہونچا ہوگا۔ علی میاں بدھ کی شب میں عشا کے وقت یہاں پہونچے اور بدھ کی شام کو لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے۔ کل کے کارڈ کا جواب ڈاک سے اس لیے نہیں لکھا کہ پرسوں سے مسلسل نہایت شد ومد سے بھائی محمود اور راؤ جی کی روانگی کل۔ کل کے متعلق سنتا رہا۔ میرا خیال ہوا کہ ڈاک کا خط ۴۔۵ یوم میں پہونچتا ہے اور یہ اگر تاخیر بھی ہوئی تو تیسرے دن پہونچ جائے گا۔ آج بھی بہت وثوق سے یہ پختہ خبر سنی ہے کہ حتمی طور پر کل اتوار کی شام کو یہ حضرات جا رہے ہیں۔ اس لیے اس وقت شب یکشنبہ میں یہ خط لکھ رہا ہوں تاکہ ان کو دے دوں۔ اس لیے کہ کل اتوار کو ڈاک آنے کی نہیں۔ اب اگر خط آیا بھی تو دوشنبہ کو آئے گا۔

غالباً حسب قرارداد آج شنبہ کو لائلپور کو روانگی ہو گئی ہو گی۔ لاہور کا پتہ تو خدا خدا کر کے یاد ہو گیا تھا۔ اب لائلپور کا دیکھیں کب یاد ہو۔ تم نے ابھی تک لکھا بھی نہیں۔ ڈاک کے خطوط میں کچھ دن تک یہ بھی تردد رہے گا کہ لاہور لکھوں یا لائلپور۔ اس لیے کہ اتوار میں بھی دیر نہیں لگتی۔ اتنے وہاں پہونچ جانا معلوم نہ ہو جائے اتنے تو خیال

یہ ہے کہ لاہور ہی لکھتا رہوں۔

تم نے کل کے کارڈ میں لکھا کہ حکیم صاحب کی دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لیے کہ اب تک ہر خط میں تم بالتصریح یہ لکھتے رہے ہو کہ حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اچھی ہے، پھر وہ کیا مرض تھا جس کو حکیم صاحب کی دوا سے فائدہ نہیں ہوا۔ بلڈ پریشر بھی جو حکیم صاحب کے صاحبزادہ نے بتایا وہ بھی مناسب ہے۔ بہرحال اپنا کام تو دعا کرتے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت و قوت عطا فرمائے اور تادیر حضرت کا سایہ ہم نا اہلوں کے سر پر قائم رکھے۔

قاری صاحب کو اللہ کے فضل و کرم اور حضرت اقدس اور آپ حضرات کی دعاؤں سے بڑا افاقہ ہے۔ ضعف البتہ خوب ہے۔ مکان سے باہر آنا ابھی شروع نہیں ہوا۔ معلوم نہیں لائلپور رہو پہنچنے کے بعد پھر سرگودہا کا سلسلہ اصرار بھی شروع ہوا یا نہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں شب جمعہ میں ابر و بارش کا سلسلہ تھا۔ اس لیے رؤیت نہیں ہوئی۔ ابھی تک آج شنبہ کی ہی یکم رجب ہے۔ ممکن ہے بعد میں کہیں سے اطلاعات آئیں۔ فقط والسلام۔

مدرسہ رائپور کے روپیہ کے متعلق بنک سے تو کوئی اطلاع نہیں ملی معلوم نہیں بنک خود اطلاع دے گا یا آپ کے پاس سے کوئی چیک وغیرہ آئے گا۔

زکریا۔ مظاہر علوم (یکم۔ رجب ۱۴ھ)

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ کل شب میں تمہیں ایک دستی پرچہ لکھا تھا جو بھائی محمود کے حوالہ کر دیا تھا اور وہ مغرب کے بعد رخصت ہو کر چلے گئے تھے کہ راستہ میں خاں صاحب کے یہاں سے راؤ عطاء الرحمٰن کو لے کر دس بجے شب کے روانہ ہوں گے۔ راؤ جی عصر کے بعد رخصت ہو گئے تھے، مگر بعد عشاء بھائی محمود صاحب واپس آ گئے کہ عین وقت پر راؤ جی کی روانگی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ آج پھر ارادہ کر رہے ہیں۔ اس لیے یہ خط بھی ان کے

ہی ساتھ ارسال ہے۔ آج کی ڈاک سے کئی دن کے وقفہ کے بعد آپ کے دو کارڈ ایک مورخہ ۳۰ جنوری، دوسرا یکم فروری دوشنبہ ۳ رجب ۴ فروری کو ملے۔ تجویز والی دوا کا جو اثر ہو اس سے ضرور مطلع کریں۔ یہاں تو فکر ہی ہے اس لیے کہ ڈاکٹر برکت علی کے خیال کے موافق تو قوت کی دوائیں حضرت اقدس کے لیے بلڈ پریشر کی وجہ سے مضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماویں۔ فرقان کے پان اکٹھ روک دینے سے قلق ہوا۔ ہمارا تو خود بھی ارادہ تھا کہ اس کے ساتھ ہر دو اشیاء ارسال کریں۔ مگر جب معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ اپنے بھی ہیں تو ارادہ ملتوی کر دیا۔ اچھا ہی ہوا کہ ارسال نہیں ہوئی تھیں۔ یہاں تو ۱۵ یوم سے سردی زوروں پر ہے۔

بارش اگرچہ اب کئی دن سے نہیں ہے مگر سنا ہے کہ منصوری وغیرہ پر برف خوب پڑی جس کا یہ اثر ہے کہ لاہور کی سردی کی خبریں بھی سنی جا رہی ہیں جس سے خیال تھا کہ شاید لائلپور کے سفر میں کچھ تاخیر ہو مگر آج کے خطوط سے سردی کے ذکر کے باوجود التوا کا ذکر نہیں ہے۔ ٹکٹوں کی قیمت آپ سے لینی نہیں ہے۔ میاں افضل وغیرہ کسی تاجر کے حوالہ کیجیے۔ ۸ر۔ ۱۲ر آنہ کے ٹکٹ آپ کے کس کام آئیں گے۔ علی میاں والے خط کا جواب اس دن لکھ دیا تھا۔ دیکھیں کب پہونچتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی انیس کے مقام کا پتہ بھی لکھیں یہ بھی تحریر کریں کہ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری لائلپور بھی ہوئی یا نہ ہوئی۔ اب تک آپ نے اس مسئلہ میں بہت ہی غیر جانبداری سے کام لیا۔ یہاں الکشن کا جھمیلہ شروع ہو گیا۔ مسلمانوں میں آپس کے نزاعات پہلے ہی کچھ کم نہ تھے اب اور بھی بڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

یہاں ۲۹ کو ابر، بارش کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی۔ اب تک شنبہ کی یکم ہے۔

فقط والسلام — زکریا

۳ رجب ۷۶ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے بالکل خلافِ توقع تمہارا کارڈ مورخہ ۲۔فروری پہونچا۔ کل کی ڈاک سے دو کارڈ پہونچے تھے جن کا جواب بھائی محمود صاحب کی معرفت کل ہی ارسال کر دیا۔ یہ حضرات رات روانہ ہو گئے۔ چونکہ ہوا کل نہایت شدید تھی اور پرسوں یہ حضرات عین وقت پر ملتوی کر چکے تھے اس لیے صبح تک خیال لگا رہا کہ شاید ہوا کی شدت کی وجہ سے آج بھی ملتوی کریں مگر جب شام تک کوئی خبر نہ ملی تو یہی خیال ہوا کہ روانہ ہو چکے۔ مجھے خیال تھا کہ اب تمہارا خط کئی دن میں ملے گا۔ اس لیے کہ یکم فروری کا تو کل آچکا تھا۔ اس کے بعد تین فروری کا ہوگا اور لائلپور سے بہ نسبت لاہور کے اور بھی ایک دن مؤخر پہونچے گا۔ مگر آج کی ڈاک ہاتھ میں لیتے ہی سب سے اوپر تمہارا کارڈ دیکھ کر تعجب اور مسرت دونوں بیک وقت ہوئے۔ امید ہے کہ بخیریت لائلپور پہونچ کر آپ ضرور مطلع فرمادیں گے کہ سفر سے حضرت اقدس پر کچھ تعب تو نہیں ہوا جس کا فکر ہے۔

اور راؤ عطاء الرحمٰن صاحب نے کشوف بھی سنا دیے ہوں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولانا محمود صاحب اور دیگر رفقاء کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

برادرم مولوی محمود الحسن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ رات بھر تمہارا انتظار رہا اور صبح سے ہی بالآخر یہی طے کر لیا کہ روانگی ہو ہی گئی۔ یہ سطور مولوی داؤد کو بخاری شریف کی تقریر کے متعلق خط جلد لکھنے کے لیے لکھ رہا ہوں۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم	عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہ بوساطت مولانا محمد صاحب مدفیوضہم
۴۔رجب ۷۶ ۱۳ھ	مدرسہ تعلیم الاسلام۔ محلہ سنت پورہ لائل پور (مغربی پاکستان)

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ کل کی ڈاک سے تمہارے لائل پور کے خط بخیر رسی کا انتظار رہا ۔ آج ۸ فروری جمعہ کو ۴ کا لکھا ہوا کارڈ ملا ۔ مژدہ بخیر رسی سے مسرت ہوئی اِس سے اور زیادہ مسرت ہوئی کہ تکان کا اثر نہیں ہوا ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

بھائی محمود صاحب سے بعد سلام مسنون ۔ آپ نے جو دفتر کو خط لکھا تھا کہ کتنے روپلے آدمی لے جا سکتا ہے ، آج کی ڈاک سے بقول برادر اکرام اس کا جواب آیا ۔ جواب بھائی اکرام ہی کو معلوم ہے ۔ کل کی ڈاک سے بھائی متین کا خط بھی آیا کہ بخیر رسی کا موصول ہوا اور یہ کہ وہ جلدی ہی حضرت کی خدمت میں واپس آنے کا ارادہ کر رہے ہیں ۔ اس کا بھی انتظار ہے کہ لائل پور نظام خرچ کیا ہے نیز یہ کہ حضرت اقدس کی راحت کے لحاظ سے لاہور ، لائلپور میں کن کن امور میں تفاوت ہے یہاں پکانے کا انتظام کیا ہوا ۔

تقریباً ایک ماہ بعد آج قاری صاحب مکان سے نکلے اور تھوڑی دیر کے لیے کچے گھر میں آئے ۔ فالحمد للہ علی ذلک حضرت کی دعاؤں کی برکت ہے فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلّمہ	زکریا ۔ مظاہر علوم
مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج ۔ لائلپور (مغربی پاکستان)	۷ رجب ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبد الجلیل صاحب سلّمہ!

بعد سلام مسنون ۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۹ فروری ملا ، مژدہ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی ۔ لیکن دین پور کے سفر کی خبر سے فکر سوار ہو گیا حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے بخیر فرمائے اور حضرت اقدس کو ہر نوع کی راحت سے نوازے آج کی ڈاک سے برادر اکرام کے نام کلکتہ سے بنک سے پاکستانی بنک کے واسطہ سے دو منی آرڈر پہونچ گئے ۔ تفصیل تو وہ خود لکھیں گے ۔ فوری اطمینان کے لیے مجمل

میں نے لکھ دیا۔ تمہاری والدہ وغیرہ کے آنے سے مسرت ہوئی۔ بہت اچھا کیا لے آئے۔ میرے خیال میں تو لاہور میں لے آنا چاہیے تھا کہ طویل زمانہ وہاں گذرا تھا۔ قاری صاحب اللہ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ مدرسہ آنا شروع کر دیا مگر ضعف خوب ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ قوت عطا فرمائے۔ تین روز سے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری بھی آئے ہوئے ہیں لیکن مشغول زیادہ ہیں۔ اس لیے کسی وقت صورت نظر پڑ جاتی ہے۔ رات کو دیر میں آتے ہیں۔ صبح کی چائے میں ملاقات روزانہ ہوتی ہے۔ صبح کا کھانا بعد ظہر آکر کھاتے ہیں۔ رات کو عشاء کے دیر بعد۔ آج حاجی ظفر بھی صبح نو بجے آکر ۱۲½ پر واپس گئے۔ رائپور میں خیریت ہے۔ فقط والسلام

قاری خدا بخش صاحب کا پیام کسی گاؤں سے ایک آدمی کی معرفت پہونچا کہ خط میں میرا سلام حضرت اقدس کو ضرور لکھ دینا۔ ضرور عرض کر دیں۔

عزیز محترم مولوی محمد یحییٰ سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ بھی پہونچا۔ اس سے بے حد مسرت ہوئی کہ تم حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے تم نے لکھا کہ ۳۰ اکتوبر سے برابر حاضر خدمت ہے۔ مگر حضرت کی تشریف بری ۲۹ کو ہوئی تھی بہر حال حضرت کی خدمت میں جتنا بھی قیام ہو سکے اس نعمت غیر مترقبہ کو بہت غنیمت سمجھیں۔ طلحہ کو پرسوں سے بخار شدت سے آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ باقی سب بچے بحمد اللہ بخیریت ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ رجب ۱۳۷۶ھ

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج ۱۱ رجب سہ شنبہ کو خلاف امید تمہارا کارڈ مؤرخہ ۸ فروری پہونچ کر

موجب مسرت ہوا۔ خلافِ امید اس لیے کہ کل کی ڈاک سے مل چکا تھا جس کا جواب بھی کل ہی لکھ چکا تھا۔ اس لیے خیال تھا کہ اب کل آئندہ ملے گا۔ اس میں راؤ جی، ماسٹر جی کے بدھ کو پہونچنے کی اطلاع تھی اس پر بھی تعجب اس لیے ہوا کہ راؤ جی کو تو وہاں کا ویزا بنوانے میں ایک دو روز لگنے کا یقین تھا۔ بہرحال ان حضرات کی بخیر رسی سے مسرت ہوئی دین پور کے سفر کا عزم ضرور ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے خیر فرمائے۔ تم نے بھی اب تو دبے دبے لفظوں میں ماہ مبارک وہاں گذارنے کا تذکرہ شروع کر دیا۔ جہاں تک اس سیہ کار کا تعلق ہے، تمہیں تو مجھ ناپاک کا حال معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں ہمیشہ سے ہی سرد رہا ہوں۔ جہاں تک حضرت کے قرب کا تعلق ہے وہ تو طبعی چیز ہے۔ جہاں تک کسب اور عقل کا تعلق ہے اس کا جواب مجھے میرا ضمیر کبھی نہیں دیتا کہ اپنی نالائقی کی بدولت اس قرب سے کیا تمتع حاصل کرتا ہوں۔ حضرت اقدس دام مجدہم کے اکابر قدس اللہ اسرارہم کے انتہائی قرب سے بھی اپنے خباثتِ نفس کی بدولت کوئی نفع نہ اٹھا سکا۔ ۲۸ھ سے ۴۶ھ تک حضرت سہارنپوری قدس سرہٗ کے پاس بھی رہا۔ ۱۸ برس کے انتہائی قرب میں بھی مثل مشہور کتے کی دم بارہ برس نلکی میں رکھی گئی مگر ٹیڑھی ہی رہی، صادق آئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے حضرت کے سایہ کو تادیر قائم رکھے اور حضرت اقدس کے اور مسلمانوں کے لیے جو خیر ہو اس کے اسباب مہیا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ضرور کر دینا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حضرت کے وجود سے ترقیات کر رہے ہیں۔ سہ

تہی دستاں قسمت را الخ

آج کی ڈاک سے مولوی اقبال کا کارڈ بھی ملا۔ جو خط لکھنے کے بعد پڑھا۔ اس میں ۸ فروری جمعہ کو حضرت کی مجلس میں اپنے عقد کی تجویز کی اطلاع لکھی لیکن تمہارے کارڈ میں جو ۸ فروری کا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں۔ کیا بات ہے۔ فقط والسلام

عزیزِ گرامی قدرہ مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ سہ شنبہ

مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۱ رجب ۷۶ھ

مکرم محترم جناب الحاج آزاد صاحب زاد مجد کم!

بعد سلام مسنون۔ تین ماہ بعد آج کی ڈاک سے گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ اگرچہ مولانا جلیل صاحب کچھ عرصہ سے حضرت اقدس کے ماہ مبارک کے متعلق متضاد روایات تحریر فرماتے رہتے ہیں۔ مگر آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ آنے نے کچھ اسی کو مرجح قرار دیا کہ انشاء اللہ مارچ میں واپسی ہے ہی۔ اگرچہ آپ نے کوئی لفظ اس کے متعلق نہیں لکھا لیکن آخر تین ماہ بعد بھارتی لوگوں کا خیال آجانا کیا قوی دلیل اس کی نہیں کہ کہ آمد کا کچھ خیال ہوا رجب ہی تو یاد آیا۔ اس کے بعد گرامی نامہ میں جناب نے تحریر فرمایا کہ بے دلیل بے وجہ تو مجھے معذور سمجھ، تعمیل حکم میں آمنّا وصدّقنا کہتا ہوں، ورنہ کوئی وجہ تو آپ نے لکھی نہیں جس پر غور کیا جاسکتا بلکہ اس کی تو آپ نے خود ہی نفی کردی کہ بلا کسی عذر کے خط نہیں لکھا۔ اس پر یہ ناکارہ اس کے سوا کیا لکھے سہ

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

آپ نے لکھا کہ مولوی جلیل میری طرف سے عذر لکھیں گے۔ یہ آپ کی ان سے اب تک ناواقفیت ہے۔ وہ کسی دلدل میں نہ پھنسے ہیں۔ مجھ سے بہت آگے جاچکے ہیں۔ وہ اس مرتبہ حضرت اقدس کے سفر میں بڑی مستعدی سے اس پر قائم ہیں کہ خرخشوں سے بالاتر رہیں۔ آپ کے اس طویل اعراض کی تلافی صرف اس سے ہوسکتی ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد بار بار دعا کی درخواست فرماتے رہیں۔ پشت کا مضمون مولانا جلیل صاحب کو فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی جلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون! آج کی ڈاک سے ۱۰ فروری یکشنبہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ مل کر اس سے مسرت ہوئی کہ دین پور کے سفر کے التواء کی امید بندھ گئی ورنہ کئی دن سے حاجی ظفر اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی اس روایت پر کہ دین پور کے بعد کراچی کچھ دور نہیں یہ فکر سوار ہوگیا تھا کہ دیکھیں یہ سلسلہ کتنا لمبا ہوجائے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی راحت عطا فرمائے اور صحت و قوت زیادہ سے زیادہ

عطا فرمائے۔ اس مبارک سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ فقط والسلام

عنایت فرمایم جناب الحاج آزاد صاحب مدفیوضہم — زکریا

مدرسہ تجوید القرآن متصل خانقاہ کالج لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۳ رجب ۷۶ھ

○

عزیز محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۹ رجب آج ۱۵ رجب کو پہونچا مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تم نے لکھا کہ حضرت اقدس نے بھی حافظ محمود کے ہاتھ بقلم مولوی عبدالمنان صاحب پرچہ ارسال فرمایا مگر وہ آج ۱۵ تک نہیں پہونچا یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ حافظ محمود صاحب کون صاحب ہیں۔

تم نے راؤ جی کی گفتگو کے بعد جلد تشریف آوری کی امید دلا کر اشتیاق میں اضافہ کر دیا ورنہ ہم تو الیاس اَحدی الراحتین میں تھے۔ یہاں الکشن کے زور شور ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی ایک عشرہ سے یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے یفعل بنا ما ھو لہ اھل ولا یفعل بنا ما نحن لہ اھل۔ قاری صاحب کی طبیعت کچھ اچھی ہو چلی تھی۔ مگر اب دو تین دن سے پھر ایک حالت پر آکر رک گئی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ کئی دن ہوئے بھائی محمود صاحب کے خط کی پشت پر برادر اکرام چند سطور لکھ چکے ہیں۔ ان کے جواب کا انتظار ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد ایک اشکال پیش آیا کہ تمہارا یہ کارڈ ۹ رجب یکشنبہ کا لکھا ہوا ہے اور پرسوں ۱۰ فروری کا خط پہونچا تھا جس کا جواب میں اسی دن آزاد صاحب کے کارڈ پر لکھ چکا ہوں۔ پاکستانی مہریں دونوں پر صاف نہیں۔ ایک دن میں دو کارڈوں کا محل سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ بات کہ ۱۰ کا پرسوں پہونچا تھا اور ۹ کا آج کوئی ایسی بات نہیں، یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ بعد کا پہلے اور پہلے کا بعد۔ لیکن ایک

دن کے دو کارڈ حل نہیں ہوئے جبکہ ان میں ایک درمیانی دن کا فصل بھی ہونا چاہیے تھا۔ فقط۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۵ رجب ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ۱۳، ۱۴ ار فروری کے پہونچے۔ میں تو تیسرے دن کو زیادہ سمجھ رہا ہوں۔ کئی بار لکھ بھی چکا ہوں کہ جب کوئی تغیر احوال میں نہیں تو پھر کیوں اتنا خرچ دحرج فرماتے ہیں۔ یہ آپ نے اس کا ردِّ عمل روزانہ کا کیوں کیا۔ حرج تو ہوتا ہی ہے۔ اس میں تردد نہیں کہ اشتیاق ابتدا، مسرت انتہا، ہوتی ہے۔ مگر جذبات پر حوائج اوقات کو تو بہر حال ترجیح ہے۔ ۱۴ ار فروری والے خط میں نزلہ کی خبر سے تشویش ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ کل صبح کی چاء میں دفعۃً حافظ محمود نوگاؤں والوں سے ملاقات ہوئی اور ان کو دیکھتے ہی مجھے تمہارا سابقہ کارڈ یاد آیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کدھر سے آرہے ہو۔ پاکستان سے یا گھر سے۔ انہوں نے کہا پاکستان سے۔ میں نے پرچہ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے خطوط ہیں تلاش کرکے بتاؤں گا کہ تیرے کام کا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد وہ مجھے تو ملے نہیں بھائی اکرام اور مولوی نصیر کی زبانی یہ پیام دے گئے کہ حضرت نے لکھنے کو تو میرے سامنے فرمایا تھا اور انہوں نے کئی پرچے دیئے بھی تھے۔ مگر ان میں تیرے نام کا کوئی نہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کے نام کا پرچہ وہ مولوی نصیر کو دے گئے اس لیے کہ مولوی صاحب تقریباً دو ہفتہ سے یہاں مقیم ہیں۔ کہیں کہیں آس پاس کے دیہات میں گشت کرتے ہیں۔ اس وقت وہ کسی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد آگئے تھے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۷ رجب ۱۳۷۶ھ
دوشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون گرامی نامہ مورخہ ۱۶۔ فروری آج ۲۰ کو پہونچکر موجب منت ہوا۔ تم نے لاہور اور لائلپور کے قیام کے فروق تو بہت سے لکھ دیئے لیکن مرے سوال سکے جواب کو خود مجھی پر ٹال دیا۔ یہ امور روایات سے واضح نہیں ہوتے بلکہ مشاہدات سے تعلق رکھتے ہیں۔ خدا کرے حضرت اقدس کو وہاں کچھ زیادہ ہی راحت ملی ہو۔ مگر اس وجہ سے تھا اور ہے کہ مکانی حیثیت سے مکان کی تنگی کی وجہ سے کچھ تکلیف نہ ہو۔ آج کی ڈاک سے ٹپہ سے بھائی وحید صاحب کا گرامی نامہ بھی نہایت شد ومد کا آیا ہے۔ جس میں مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں ماہ مبارک ٹپہ پر گذارنے کی درخواست کروں۔ انہوں نے بھی اچھے کو تجویز کیا جو بجائے درخواست کے اور بھانجی مارنے والا ہے۔ غالباً انہوں نے بھی یہی سوچ کر لکھا ہوگا۔ لیکن اس ناکارہ کا جواب تو ظاہر ہے۔

لائلپور میں مہمانوں کی زیادتی معلوم ہو کر اس سے تو مسرت ہوئی کہ خوش قسمت زیادہ سے زیادہ متمتع ہوں مگر یہ اشکال ضرور ہے کہ اتنے حضرات کے قیام وطعام کا نظم اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے پورا فرمائیں۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

قاری صاحب کو ہفتہ عشرہ صحت کے بعد آج پھر وہی قدیم دورہ قے کھانسی وغیرہ چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹ رجب ۱۳۷۶ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مرسلہ ۲۰ فروری موصول ہو کر موجب مسرت ہوا۔ کل کے خط کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ میں نے کئی مرتبہ لکھا کہ جب کوئی جدید بات نہیں تو تیسرے دن کے بجائے کم از کم چوتھے دن کر دیجئے لیکن اس کا ردّعمل آپ نے روزانہ کا کر دیا۔ یہ تو بلا کہے تمہیں یقین ہوگا کہ اس سے مسرت ہی میں کچھ اضافہ ہوا ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود چونکہ میرا اصول تمہیں خوب معلوم ہے کہ جذبات پر مصالح کو ہمیشہ ترجیح ہوتی ہے۔ اس لیے پھر بھی کہوں گا کہ کسی جدید تغیر بغیر اتنی دماغی مناسب نہیں۔ کل بھائی عبدالوحید کے خط کا جواب تعمیل حکم سے معذرت کا لکھ دیا ہے۔ وہ ناراض تو ضرور ہوں گے اور ہونا بھی چاہیے۔ لیکن اپنی گندی طبیعت سے مجبور ہوں۔ آجکل یہاں کے احباب سے بھی کچھ لڑائی ہو رہی ہے حضرت اقدس مدنی صاحب باوجود اس کثرت اسفار کے تقاضے اور بھی بڑھ رہے ہیں اور جہاں وہ انکار فرماتے ہیں، ان کو وہاں کے خدام کی طرف سے یہ سبق پڑھایا جاتا ہے کہ زکریا کا خط آجائے تو ضرور تشریف لے جائیں گے اور میں بجائے سفارشی خط کے خود فرمائش کرنے والوں سے لڑنے لگتا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ایک استفسار میں نے کئی خطوط میں کیا۔ بھائی اکرام نے بھی بھائی محمود کے خط کی پشت پر تمہیں لکھا تھا۔ اب تک کسی خط میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا اور نہ یہ لکھا کہ صوفی اقبال کے نکاح کا کیا ہوا۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ رجب ۱۳۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ مورخہ ۱۹ فروری پہونچ کر معلوم نہیں خوشی

ہوئی یا اوس پڑگئی۔ ؎

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آباد رہو
اپنی تو گذرے چلی جائے گی لشتم پشتم

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی ؎
تھک تھک کے گر گئی نگہ انتظار آج

اگرچہ تم نے بہت ہی بچا بچا کر دبا دبا کر اچٹتا ہوا ایک فقرہ ماہ مبارک کے متعلق لکھا لیکن اس سے اندازہ ہوگیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے انتہائی احترام کے ساتھ حضرت اقدس کو تادیر ہم نااہلوں کے سر پر قائم رکھے اور خوش قسمتوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ تعلق کو طبعی چیز ہے مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جتنے زیادہ حضرات وہاں منتفع ہو رہے ہیں اور ہونے کی توقعات ہیں۔ یہاں اس کا نصف و ربع بھی نہیں ہے۔ مولوی اکرام والے مضمون کا جواب پہونچ گیا۔ جزاکم اللہ انتظار ہی تھا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دو ہفتے سے زیادہ سے یہاں ہی ہیں۔ ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۲ رجب شنبہ ۲۳ فروری

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ۱۲ رجب کا لکھا ہوا گرامی نامہ آج ۲۵ کو ملا۔ کل کے مسرت نامہ کا جواب مولوی زین العابدین صاحب کے لفافہ میں ارسال کر چکا ہوں۔ اگر ان سے ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ نے تو کل کے خط میں قریشی صاحب کا یہاں کا التواء اور براہ راست پہونچنا لکھا تھا۔ لیکن آج نظام الدین کا ایک خط صبح کا لکھا ہوا ایک مہمان کی معرفت پہونچا۔ جس میں لکھا ہے کہ وہ حضرات مولوی عبیداللہ

کی واپسی کے بعد سے جلد از جلد یہاں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں لیکن چونکہ ان کو آنے والوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ مولوی عبیداللہ اور آپ کی واپسی کے بعد قریشی صاحب کو ویزا مل گیا۔ اس لیے وہ حضرات ہر وقت ان کے تار کے انتظار میں ہیں اور اسی لیے یہاں کی آمد ورفت ہو رہی ہے۔

تمہارے آج کے خط میں تمہارے نزلہ زکام وغیرہ کی شکایت سے قلق اور فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے۔ مجھے نزلہ زکام عمر بھر کبھی ایسا قابل ذکر نہیں ہوا۔ ایک دو روز کو ہوا تو وہ بجائے دوا کے سیخ کے کباب سے فوراً بہہ گیا۔ مگر اسہال سب کی کسر نکال دی۔ خوب رہا۔ اب تو ساری ہی امراض اپنا کوڑا پورا کرنے پر آگئی۔ کل سے حرارت کا اثر رہا اور آج صبح سے اچھی خاصی شدت بخار کی ہوگئی۔ لیکن یہ تو انشاء اللہ شام تک جاتی ہی رہے گی اور ہاں تم نے آج کے خط میں یہ لکھا کہ آج بھائی محمود کی طبیعت اچھی ہے مگر اس سے پہلے کسی خط میں آپ نے ان کی بیماری کا ذکر تو کیا نہیں۔ نہ یہ معلوم کیا طبیعت خراب ہوئی تھی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۵ رجب ۷۶ھ سہ شنبہ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن

متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

○

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون! آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۱ رجب پہونچ کر موجب منت ہوا۔ اب تو تم نے بھی تھپکیاں دے دے کر ماہ مبارک وہاں گذارنے کا الٹی میٹم دے ہی دیا۔ اب تک چونکہ تم یہ لکھتے رہے کہ میری بھی رائے رائپور ہی کی ہے۔ اس طرح ہم بھی سمجھتے رہے کہ آخری فیصلہ یہی ہو جائے گا۔ اپنی تو دعا اور تمنا، خواہش اور رائے سب کچھ یہی ہے کہ حضرت اقدس کی جو خواہش وہی انشاء اللہ خیر ہے یہی دعا ہے کہ اللّٰھم انت تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب۔

جو خیر ہو۔ اس کے اسباب حق تعالیٰ شانہٗ میسر فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولانا یوسف صاحب کی باربار کی اطلاعات پر قریشی صاحب کے یہاں ایک ہفتہ سے مسلسل انتظار ہے۔ یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ ابھی تک مشرقی ہیں یا براہِ راست پہونچ گئے ہیں۔ اگر وہاں ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہ التوار کی اطلاع ضرور کرنی چاہیے تھی۔ کل بیٹھے بٹھائے تیز بخار ہوگیا تھا۔ ظہر کے بعد سے رات ۲ بجے تک شدت رہی۔ اس کے بعد سے تخفیف ہوکر آج کچھ برائے نام ہی سا رہ گیا۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۶ رجب ۷۶ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں دفعۃً کسی نے کہا کہ بھائی آگیا۔ مسجد کے صحن میں بھائی اور رفیدی سے ملاقات ہوئی۔ اندازہ تو صورت ہی سے ہوگیا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ بیم و رجا کی حالت ختم ہوگئی اور پاکستانی حضرات کی خوشامد نے منظوری لے ہی لی۔ خوشامد تو بہرحال خوشامد ہے۔ پھر پرچہ دیکھا۔ تم نے لکھا کہ تفصیل بھائی بیان کرے گا۔ مگر بھائی نے نہایت غصہ میں اسی ناکارہ کو ملزم بنادیا کہ تو نے ہی تو یہ تجویز کردیا۔ میں حیران ہوں کہ اس ناکارہ پر جو ہمہ تن سرتسلیم خم ہے کا مصداق بننا چاہتا ہے، یہ الزام کیسا ہے۔ باقی اگر یہی مرضی ہے تو جیسے رائے عالی ہو۔

تم نے لکھا کہ پرسوں ایک لفافہ ارسال کیا، جس میں مولوی داؤد کا پرچہ ہے لیکن وہ آج جمعہ کی ڈاک سے بھی نہیں آیا۔ مولوی اکرام کے پرچہ کا جواب مولانا حبیب الرحمٰن کے متعلق جو آپ نے لکھا تھا اس کی تعمیل پرسوں کردی گئی۔ مولانا یہیں ہیں۔ بھائی الطاف نے بھی ایک پیام برادر محمود کی طرف سے بھائی اکرام کو دیا لیکن اتنے اہم پیام کو زبانی پر قناعت کرنا موجب تعجب ہے۔ بھائی سے بلا تحریر یہ عذر کردیا گیا۔ اس

کوگراں ہی ہوا اور ہونا بھی چاہیے تھا۔ اس کا تعلق برادر اکرام سے ہے۔ میں نے
تو ایسے ہی دخل در معقولات کر دیا۔ بھائی نے بابو عبدالعزیز صاحب کراچی والوں کا
یہ پیام بھی پہونچایا ہے کہ ابھی ان کے دوست کے کارخانہ کے چالو ہونے کے اسباب
مہیا نہیں ہوئے۔ جب وہ ہو جائیں گے تو وہ یہاں کرم فرمائیں گے تاکہ اس ناکارہ کی طرف
سے حضرت اقدس کی خدمت میں کراچی کے سفر کی سفارش لے جائیں۔ ان سے اہتمام سے
بعد سلام مسنون عرض کر دیں کہ کرم فرمائی سر آنکھوں پر، جب چاہیں، لیکن اس ارادہ
سے بالکل ارادہ نہ فرمائیں۔ حرج خرچ بے کار ہوگا۔ یہ گندہ اور ناپاک سیئ الاخلاق
حضرت اقدس دام مجدہم کا اس مسئلہ میں بالکل متعصب ہے۔ مبادا ان کو تکدر پیدا ہو۔
حضرت اقدس خود ہی تشریف لے جانا چاہیں تو روکنے والا کون ہے۔ اپنا کام تو
صرف عرض کر دینا ہے۔ اس کے بعد مرضی آقا۔ از ہمہ اولیٰ۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فریدی آج شام
کو دہلی اور بھائی بعد جمعہ رائپور کا ارادہ کر رہا ہے۔ فقط والسلام۔
بھائی سے قریشی صاحب کا پہونچ جانا بھی معلوم ہو کر واقع انتظار رہا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸ رجب ۷۶ھ جمعہ

○

برادرم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۵ فروری کل ۲ مارچ کو ملا تھا۔ مگر اس
وقت مولوی یوسف مولوی انعام آگئے۔ اس لیے کل کی ڈاک سے روانہ نہ ہو سکا۔ آج اتوار ہے
تاہم لکھ رہا ہوں کہ کل کی ڈاک سے نکل جائے۔ مولوی داؤد کا پرچہ بھی ملا۔ انہوں نے
ترمذی شریف کی تقریر کے متعلق لکھا۔ میں ان کو براہ راست بھی لکھوں گا۔ آپ بھی تقاضا
کر دیں کہ ترمذی شریف کی تقریر تو مجھے نہیں چاہیے، لیکن وہ احتیاطاً مکرر دیکھ لیں۔ مجھے
یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ بخاری شریف کی تقریر ہے۔ اگر بخاری شریف کی ہو تو ضرور

کسی ذریعہ سے پہونچانے کی کوشش کریں۔ چاہے آپ کے توسط سے چاہے بذریعہ رجسٹری۔ رجسٹری کے ذریعہ سے کتابیں جاسکتی ہیں۔ علی میاں کا مسودہ لاہور رجسٹری ہی سے پہونچا تھا۔ بھائی الطاف نے ایک پیام برادر اکرام کو پہونچایا تھا جس کے متعلق اس سے پہلے کارڈ میں لکھ چکا۔ اس صورت میں تو ایبٹ آباد وغیرہ کہیں بھی جانے میں اشکال نہ ہوگا۔

مولوی اقبال کا خط آیا کہ میں شادی کی اطلاع تار سے دینا چاہتا تھا۔ مگر ماسٹر صاحب نے اصرار سے منع کر دیا کہ میں آج ہی خط لکھ رہا ہوں لیکن آپ نے بجائے ۱۵ کے ۲۵ کو خط لکھا۔ پھر بھی اس کی شادی کا ذکر نہیں ہے برادر اکرام کو آپ کا خط دکھا دیا۔ آپ کی گھڑی ابھی تک بند ہی رکھی ہے۔ اب وہ خط پر کھولنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

حافظ عثمان کو اصرار سے بلا کر کچھ دن حضرت اقدس کی خدمت میں ضرور رکھوا دو۔ یہ وقت پھر کہاں ملے گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست مولوی لطیف بھی آج مولوی انعام وغیرہ سے ملنے آیا ہے۔

رات یہاں رؤیت نہیں ہوئی۔ آج دیہات سے کچھ لوگ آ گئے۔ انہوں نے بھی انکار کیا۔ رائپور میں بھی نہیں ہوئی۔

عزیز محترم مولوی جلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ بھائی محمود کے لفافہ میں پرچہ ملا۔ یہ تو ۲۵ کا لکھا ہوا ہے اس کے بعد کا بھائی کے ہاتھ آچکا ہے۔ اس کا جواب بھی جمعہ ۲۸ رجب ہی کو لکھ چکا ہوں۔ بھائی الطاف جمعہ کی شام ہی کو رائپور چلے گئے تھے۔ اور فریدی ۴½ میرٹھ کو معلوم نہیں ماہ مبارک لائپور ہی کا رہا یا کسی اور جگہ کا۔ خدا کرے جس جگہ حضرت اقدس کو زیادہ راحت ہو وہی طے ہو۔ اس ضعف اور پیری میں دلداریاں زیادہ مجاہدے نہ کرائیں۔

آج شہر کا الکشن ہے۔ خوب زور شور ہیں۔ ان مناظر کو دیکھ کر ایسی حسرت آتی

ہے۔ اگر مسلمان دین کے لیے اس سے آدھی ہی جدوجہد کرتے تو دین کو کتنا فروغ ہوتا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ماموں لطیف، مولانا یوسف، مولانا انعام، مولانا عبداللہ عزیز چاروں کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

برادرم مولوی محمود الحسن صاحب مدفیوضہم۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا
۳۰ رجب یکشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۸ رجب، یکم فروری پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ رات چند حروف بھائی اکرام کے پرچہ پر لکھ چکا ہوں تانبی صاحب کی معرفت برادر اکرام کا ایک انگریزی خط بنام برادر محمود بھی ارسال ہوا ہے پہونچ گئے ہوں گے۔ کچھ لے جانے کو انہوں نے انکار کر دیا کہ میرے پاس موجود ہے پان اور چار کا ڈبہ ارسال کیا گیا تھا۔ بھائی الطاف نے یہاں سارا غصہ مجھ غریب پر اتارا کچھ ڈینگیں نہیں ماری بلکہ نہایت عتاب میں یہ کہا کہ میں نے تو حضرت کو تشریف آوری پر راضی کر لیا تھا مگر جب تیرا خط پہونچ گیا کہ وہیں قیام فرمالیں، پھر کیا ہو سکتا تھا۔ میں نے پر زور تردید کی کہ حقیقی غیر جانب دار تو انشاء اللہ میں ہی نکلوں گا۔ تو اس نے کہا وہاں تو سب نے یہی کہا کہ تو نے لکھ دیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی روایت بھائی نے نقل نہیں کی۔ مولوی لطیف الرحمن پرسوں آئے تھے۔ آج ان کو بخار ہو گیا۔ لحاف اوڑھے لیٹے ہیں۔ کل دوپہر سے یہاں بارش کا تسلسل ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

یہاں باوجود سعی کے ۲۹ کو رویت نہیں ہوئی۔ اس لیے اب تک دوشنبہ ہی کی یکم ہے۔ فقط۔

عزیز محترم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲ شعبان ۵ فروری

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۸ رجب پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں بھی باوجود مطلع صاف ہونے کے ۲۹ کو رؤیت نہیں ہوئی اور نہ اب تک کہیں سے خبر آئی۔ خطوط سے تحقیق بھی کیا۔ اب تک کوئی رؤیت نہ مل سکی۔ اخبار والے اپنے اخباروں پر اتوار کی پہلی کے حساب سے تاریخیں علی الٹپ ڈال رہے ہیں۔ یہی جہالت کی وجہ سے لوگوں کے یہاں حجت سمجھی جارہی ہے۔

حضرت اقدس کے مزاج کی اجمالی صحت سے تو بے حد مسرت ہے مگر یہ ٹالنے والی چیز کیا ہے۔ اس سے فکر ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ بالکل ہی عافیت وصحت سے رکھے۔

ایک لطیفہ سناؤں۔ ایک صاحب جو حضرت اقدس سے بیعت ہیں بھائی الطاف کے دوست یہاں بجلی میں ملازم (نام معلوم نہیں، صورت سے آشنا ہوں۔ حضرت اقدس کی جب یہاں تشریف آوری ہوتی تھی تو دن میں کئی دفعہ آتے تھے۔ کل عصر کی نماز میں ملے اور نماز کے بعد مسجد ہی میں کہا کہ تنہائی میں کچھ کہنا ہے۔ میں وہیں بیٹھ گیا۔ کچھ پریشان سی صورت کہنے لگے۔ ایک خواب دیکھا، جس سے تشویش ہے۔ یہ دیکھا کہ حضرت اقدس ایک اونچی جگہ تشریف فرما ہیں اور دونوں طرف مجمع ہے اور خدانخواستہ حضرت کو زور سے کھینچ رہے ہیں۔ کچھ ادھر کو اور کچھ ادھر کو کھینچتے ہیں۔ اتنے میں ایک موٹا سا آدمی بہت مضبوط، بہت بڑا پگڑ باندھے ہوئے آیا اور اس نے جو زور سے کھینچا تو حضرت ادھر کو کھنچ گئے۔ اس سے تشویش ہے۔ میں نے کہا کہ تشویش اور فکر کی کوئی بات نہیں۔ حضرت کا اونچے پر ہونا تو علو مقام ہے اور یہ دونوں طرف کو کھینچنے والے بھی ظاہر ہیں اور پگڑ والے آدمی کا نام میں تمہیں بتائے دوں، اسمعیل ہے۔ خواب میں کوئی تشویش کی بات نہیں۔ وہ بہت کھل کر ہنس پڑا۔ بھارتی لوگ تو نمٹ گئے۔ اب

وہاں لوہے کو لوہا کاٹنے کا معاملہ ہے۔ دیکھیں کون کون کھینچتا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ والدہ طلحہ کی طبیعت امراض کا شکار تو ہمیشہ ہی رہتی ہے۔ ہفتہ عشرہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔ قاری صاحب کو بحمد اللہ افاقہ ہے فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — زکریا۔ مظاہر علوم ۴ شعبان ۷۰ھ یکشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد آج کی ڈاک سے محبت نامہ مؤرخہ ۴ شعبان پہونچ کر موجب مسرت و مسرت ہوا۔ اس میں تم نے لکھا کہ کل ایک خط محمد احمد کو امرتسر ڈالنے کے لیے دیا تھا وہ ابھی تک نہیں پہونچا۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی یہاں کے الیکشن کے خرخشوں سے نمٹ کر کل رائپور گئے ہیں۔ دو ایک روز میں حاضری کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ بھائی اکرام نے جو پرچہ بھائی محمود کو بھائی الطاف کی تعمیل حکم میں لکھا تھا اس کے جواب کا انتظار ہے۔ کل کو بھائی بھی اس کے جواب کی خبر لینے کے لیے رائپور سے آئے گا۔ مولوی عبد الحمید شرقپوری کے ساتھ رات ایک جاپانی مبلغ بھی لاہور گئے ہیں۔ غالباً اس خط سے پہلے پہونچ گئے ہوں گے۔ معلوم نہیں لاہور، پنڈی، لائلپور کی رسہ کشی نمٹ گئی یا ابھی باقی ہے۔ اتنا تو معلوم ہوا تھا کہ صوفی صاحب اور قریشی صاحب دونوں حضرات اپنے اپنے یہاں کھینچنے کو تیار ہو کر گئے ہیں۔ حضرت مدنی زاد مجدہم کے یہاں بھی آجکل رسہ کشی زوروں پر ہے۔ چند ماہ ہوئے آسام والوں سے وعدہ ہو گیا تھا لیکن نہ معلوم کیوں تقریباً دس دن ہوئے حضرت نے ٹانڈہ رمضان گذارنے کا ارادہ فرما کر آسام والوں کو اطلاع کر دی تھی۔ اب کئی دن سے وہاں کا وفد دیوبند آیا پڑا ہے۔ ابھی تک واپس نہیں ہوا۔ حضرت ابھی تک ٹانڈہ ہی کے لیے پختہ ہیں اس جمعرات کو مع اہلیہ کے گنگوہ تشریف لے گئے تھے، پرسوں شنبہ کو واپسی ہوئی

اہلیہ کے اصرار پر جاتے آتے دونوں مرتبہ یہاں بھی تھوڑی دیر قیام فرمایا تھا، بہت ہی زیادہ ضعف تھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان بقیۃ الاسلاف کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ خط لکھنے کے بعد امرتسر والا کارڈ بھی مل گیا۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں، جس کے جواب کی ضرورت ہو۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا مظاہر علوم
مدرسہ تجوید القرآن۔ متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ۸ شعبان ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ مؤرخہ ۲ شعبان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس دام مجدہم کے متردہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت و قوت کے ساتھ اس سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ بھائی الطاف بھی آج آیا ہوا ہے۔ اس دن میر صاحب نے آج کا وعدہ کیا تھا لیکن آج معلوم ہوا کہ وہ دہلی گئے ہوئے ہیں۔ اس لیے بھائی ان کے انتظار میں آج مقیم ہے۔ شاید وہ شام کو آجائیں۔ بھائی محمود نے تو خطوط کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ منتظر تھا۔ تم نے آج کے خط میں لکھا کہ چار بجے کر صادق صاحب کے یہاں تشریف بری ہوگی۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ ڈاک کا پتہ بدستور رہی رہے گا یا اس میں کوئی تغیر ہوگا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی بھی خصوصیت سے سلام اور دعا کی درخواست لکھوا رہا ہے۔ معلوم نہیں قریشی صاحب سے پنڈی کے متعلق کیا طے ہوا۔ تم نے پہلے خط میں ان کے آنے کو تو لکھا تھا مگر گفتگو کو نہیں لکھا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ شعبان ۷۷ھ چہارشنبہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے مسرت نامہ مورخہ ۱۱ مارچ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت واطمینان ہوا۔ آج کی ڈاک سے بھائی متین صاحب کا خط بھی ڈھاکہ سے آیا ہے۔ حضرت اقدس کے وہاں قیام پر بہت ہی مسرت کے اظہار کے بعد ۲۴ مارچ کو اپنا وہاں پہونچنا لکھا ہے اور اس ناکارہ پر بھی زور دیا ہے کہ لائلپور حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں اس کے سوا کیا لکھ سکتا ہوں ؎

شبِ تاریک بیم موج گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

کل کی ڈاک سے بھائی محمود کا خط بنام برادر اکرام بھی پہونچ گیا، جو بہت ہی بر وقت پہونچا۔ اس لئے کہ بھائی تین دن سے یہاں اس کے شدید انتظار میں مقیم تھا اور اس کے آنے کے بعد مجھے تو ہنسی آئی۔ اس کو غصہ اس لئے کہ جب اس نے آکر پیام پہونچایا تھا اور میں نے تحریر کا مطالبہ کیا تھا تو اس کو اس پر قلق اور غصہ آیا تھا کہ اس کا ہم نے اعتبار نہ کیا تو میں نے اس سے یہ لفظ کہے تھے کہ راوی کو غیر معتمد قرار نہیں دیتے۔ مروی عنہ کے کلام کا مطلب سمجھنا ہر ایک کے بس کا نہیں ہے۔ جب کل کے خط کا پہلا ہی لفظ یہ تھا کہ بھائی میری بات کا مطلب غلط سمجھا تو وہ تاؤ میں دیکھتا رہ گیا۔

آج یہاں ہولی کا جوش وخروش ہے اور رب سلم سلم زبان پر۔ آج کے آپ کے کارڈ پر مولوی عبد المنان صاحب کا بھی سلام ہے۔ ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ، مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ شعبان ۷۷ھ جمعہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۱۰ شعبان پہونچ کر موجب منت ومسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مزید مسرت ہوئی۔ مولانا محمد صاحب کی علالت کی خبر سے بھی قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آج مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری اور راؤ ظفر کپڑے والے بھی روانگی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مگر پان کتھہ لے جانے سے انہوں نے عذر فرمادیا کہ مجھے کئی جگہ ہو کر جانا ہے، خراب ہو جائیں گے۔

آج کی ڈاک سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا گرامی نامہ بھی آیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی کئی سالہ جانفشانی پر کامیابی کا مژدہ لکھا ہے، جس سے بےحد مسرت ہوئی۔ لیکن ان بزرگ نے خط تو لاہور سے لکھا اور جواب کے لیے پتہ نہیں لکھا! اگر وہاں ہوں یا آپ خط لکھیں تو میری طرف سے کامیابی پر مبارک باد پیش کر دیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے کہ بڑی محنت اور جانفشانی کرنی پڑی، لیکن غربا کی اعانت ہوگئی۔ آج ہی کی ڈاک سے بھائی متین کا خط بھی ڈھاکہ سے آیا ہے جس میں صاحبزادی کی شدت علالت لکھی۔ اگرچہ اس کا جواب ڈھاکہ لکھ چکا ہوں مگر احتمال یہ ہے کہ ان کی روانگی خط کے پہونچنے سے قبل ہو جائے! اس لیے اگر وہاں پہونچ گئے ہوں تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ یہ ناکارہ عزیزہ کی صحت کے لیے دل سے دعاگو ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے بھائی محمود تو غالباً وہاں نہیں ہوں گے۔ اگر موجود ہوں تو ان سے کہدیں کہ مولوی احتشام کے سمدھی نواب حبیب الرحمٰن کا شیخوپورہ میں ۱۱ شعبان کو بلڈپریشر کے دورہ میں انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مدرسہ کا امتحان آج ختم ہوگیا۔ مولوی عبدالقیوم صاحب کل کو گھر جا رہے ہیں اور مولوی عبدالعزیز صاحب ایک دو دن بعد۔ فقط والسلام۔

عزیزم محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور۔ (مغربی پاکستان)

زکریا
۱۵ شعبان ۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک مورخہ ۴ شعبان دوسرا ۱۲ شعبان پہونچ کر موجب منت ہوئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اپنے امراض کی وجہ سے ماہ مبارک کا بہت ہی فکر ہے۔ دعا کریں حق تعالیٰ شانہٗ خیریت کے ساتھ پورا کردے۔ کچھ ہونے کی تو ہمت نہیں۔

تم نے ابھی تک کسی خط میں یہ نہیں لکھا کہ ماہ مبارک میں حضرت کے یہاں سنانے کا مرحلہ کس درجہ پر ہے۔ وہاں تو بہت سے متمنی اور متقاضی ہوں گے یا تراویح بھی مسجد ہی میں پڑھنے کی تجویز ہے۔ ذکر تذکرے تو شروع ہو ہی گئے ہوں گے۔ آج بھائی عبدالوہاب جا رہے ہیں۔ ڈاک سے تو بہرحال پہلے ہی پہونچیں گے۔ پان اور کتھہ بھی کچھ ساتھ ہے۔ بھائی اکرام نے دیا ہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے پہونچ جائیں۔ اگرچہ بھائی عبدالوہاب صاحب کو جھنجھوڑ تو بہت دیا مگر نیم مجذوب ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

قاری صاحب کا پھر مرض عود کر آیا۔ اللہ ہی رحم کرے۔ از بھائی اکرام صاحب سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم۔ شب ۱۲ شعبان ۷۶ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مسرت نامہ پہونچا۔ چودھری شریف صاحب کے جانے کی خبر ہی نہ ہوئی۔ اس وقت آپ کے خط سے معلوم ہوا ورنہ پان اور کتھہ کی درخواست تو ان سے کر ہی لیتے۔ پنڈی کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد اب تو جہاں بیٹھ گئے، بیٹھ گئے معلوم ہوا۔ دیر تک ذہن یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا کہ یہ بات

تو رامپور میں بھی ہو سکتی تھی۔ پھر اپنے کو یہ سمجھا لیا کہ ہر بات سمجھ میں آنی کچھ ضروری تو نہیں اللہ ہی جانے کیا ہو رہا ہے۔ بجو ل بجو ل رمضان المبارک قریب آ رہا ہے اپنے ضعف کم ہمتی سے طبیعت گرتی جا رہی ہے۔ لوگ یہاں آنے کو لکھتے ہیں اور دل کا تقاضا ہے کہ جو ہیں وہ بھی کہیں چلے جائیں۔ یا خود کسی ایسی جگہ جایا جائے جہاں ایک دو نفر کے سوا کوئی نہ ہو۔ قاری صاحب کی طبیعت پھر کچھ گرمی گئی۔ دعا کی درخواست ہے حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ، زکریا۔ مظاہر علوم

مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ۲۲ شعبان ۷۶ھ دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے ۲۰ شعبان شنبہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ حضرت اقدس دام مجدہم کی عافیت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت کے ساتھ اس سایہ کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ چودھری صاحب کے نہ جانے کا نہ واپسی کا پتہ چلا۔ ممکن ہے واپس آ گئے ہوں۔

حضرت مدنی زاد مجدہم نے اول آسام کا وعدہ فرمایا تھا پھر نہایت شدت سے ان کو بہت سی مجبوریوں کی وجہ سے عذر لکھ دیا تھا مگر وہ نہ مانے اور ایک وفد مستقل آیا اور کئی دن پڑا رہا اور وعدہ کی تجدید کرا کر واپس ہوا۔ کل پنجشنبہ کی شام کو ۹ بجے کی گاڑی سے حضرت آسام تشریف لے جا رہے ہیں۔ آج رات میں یا کل صبح کو کسی وقت بخاری شریف ختم ہے۔

مولوی عبد المنان صاحب کا امرتسر سے کارڈ آیا تھا۔ اس کے جواب میں ان کے نام بندہ نے لائلپور کارڈ لکھا تھا مگر آپ کے آج کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ لائلپور جا کر مکان چلے گئے اگر ان کو کارڈ نہ ملا ہو تو آپ اطلاع فرما دیں کہ

بندہ نے تو حسبِ روزہ جواب لکھ دیا تھا۔

آج کی ڈاک سے مولوی محمود بھی منشی صاحب نوراللہ مرقدہٗ کا خط والدہ مرحومہ کے حادثہ کی خبر لے کر آیا۔ بہت قلق ہوا دیر تک کیا بلکہ اب تک منشی صاحبؒ کے دور کے واقعات ذہن میں تازہ ہو گئے۔ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب خود بھی کیا، احباب سے بھی کرایا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ماہِ مبارک میں عرض کرتے رہیں تو کرم ہو۔ فقط۔

بگرامیخدمت الحاج متین احمد صاحب مدفیوضہم!

گرامی نامہ مرسلہ از ڈھاکہ مؤرخہ ۱۲۔ مارچ پہونچا۔ اس سے پہلے خط کا جواب ڈھاکہ کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ اس کا جواب ڈھاکہ جانے کا وقت نہیں رہا تھا، اس لیے لائلپور لکھ رہا ہوں کہ حسبِ تحریر آپ اس خط سے پہلے پہونچے ہوئے ہوں گے۔ آج کے گرامی نامہ سے بچی کے افاقہ کی خبر سے بے حد مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ خوش قسمت حضار کی خدمات میں سلام مسنون۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اب بھی کر دیں اور ماہِ مبارک میں بھی کرتے رہیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن	زکریا۔ مظاہر علوم
متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)	۲۴ شعبان ۸۷ھ چہارشنبہ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۲ شعبان پہونچ کر موجبِ مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہوئی۔ یہ عریضہ تو غالباً ماہ مبارک کے شروع میں ملے گا۔ ایسے وقت میں انتہائی خواہش سے دعا کی درخواست کے سوا کیا لکھوں۔ تم نے لکھا کہ میں تو ماہ مبارک میں خط لکھتا رہوں گا، تو جواب نہ دینا۔ اول تو مجھ سے بھی یہ دشوار ہے کہ جواب نہ لکھوں۔ اس لیے کہ طبیعت کا تقاضا تو بغیر اس کے ہی

ہوگا۔ اس کے بعد خط کا آنا از دیادِ شوق کا محرک ہوگا۔ دوسرے آپ کا بھی زیادہ حرج اس مبارک ماہ میں گوارا نہیں۔ تاہم ابتدائی مراحل تراویح کا کیا نظام ہے۔ کون سنا رہا ہے۔ افطار و سحر کا کیا معمول ہے وغیرہ وغیرہ۔ امور کا تو انتظار شروع میں ہو ہی گا۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد خصوصیت سے دعا کی درخواست فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدرسہ تجوید القرآن — زکریا۔
متصل خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۲۶ شعبان۔ جمعہ

○

عزیز گرامی قدر زادت مکارمکم!

بعد سلام مسنون۔ میرا بھی اس عریضہ سے مقصد دعا ہی کی شدّت ضرورت کا احساس ہے۔ اس وقت تمہارا مسرت نامہ مورخہ ۲۷ شعبان پہونچا۔ یہاں ۲۹ کو غروب کے تقریباً ۲۰ منٹ بعد رؤیت عامہ ایسے زور سے ہوئی کہ ہر بڑے، بچے نے دیکھا۔ اس سے قبل سب رؤیت کا انکار کر چکے تھے اور اس لیے سہ شنبہ کی پہلی ہو گئی۔ عطاء الرحمٰن ابھی تک تو یہاں پہونچے نہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن — زکریا
متصل خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۲ رمضان سہ شنبہ

○

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت ۲۹ کا لکھا ہوا مسرت نامہ پہونچا۔ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہاں ۲۹ کو غروب سے تقریباً ۲۰ منٹ بعد رؤیت عامہ ہو گئی اور سہ شنبہ سے پہلا روزہ ہو کر آج جمعہ تک کا وقت موسم کے لحاظ سے تو خوب ہی گذر رہا ہے۔ تراویح مسجدوں میں اندر ہوتی ہے۔ سردی کی وجہ سے باہر شروع نہیں ہوئی، یہاں شہر میں تو بارش ابھی تک نہیں ہوئی۔ مگر فراغ سے رمضان میں بارشوں کی ہی خبریں سنی جا رہی ہیں۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد

دعا کی درخواست ضرور کر دیں۔ فقط والسلام۔

مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن — زکریا، مظاہر علوم

متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۴ رمضان ۷۶ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ ۳ رمضان کا لکھا ہوا کارڈ آج، دوشنبہ کو عین انتظار میں پہونچا۔ ماہ مبارک کے اثرات کا خصوصیت سے انتظار تھا اور ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے نہایت راحت وآرام کے ساتھ اس مبارک ماہ کو پورا فرمائے۔ یہاں بارش کا سلسلہ رمضان سے پہلے سے جاری ہے۔ جمعہ کو دو گھنٹہ زور سے ہو کر پھر شنبہ کی دوپہر سے یکشنبہ کی عصر تک سلسلہ رہا۔ رات کے سونے والوں نے آج ۸۔ اپریل ہے، اب تک لحاف نہیں اتارے اور دن کو سونے والے بھی کمبل کے لیے مجبور ہیں۔ سویٹر تو اللہ کی شان ہے کہ اپریل میں سب ہی کے بدن پر ہیں۔ یہ ناکارہ بھی اللہ کے فضل وکرم سے راحت سے ہے۔ ضعف تو خوب ہی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ بحمد اللہ ہر طرح خیریت ہے۔ قاری سعید صاحب کا سلسلہ علالت تو عرصہ سے چل رہا ہے لیکن قاری عبدالخالق صاحب ۱۵ یوم سے ایسے خطرہ کی حالت میں پہونچ گئے کہ دو تین دن سے تو ہر وقت آخری سمجھا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کو ہر وقت قدرت تامہ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام

برادرم الحاج متین احمد صاحب!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت لفافہ ملا۔ صاحبزادی کے مژدہ عافیت سے مسرت ہے۔ یہ ناکارہ دعا گو ہے۔ دعا جُو ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ کی طرف سے سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ معلوم نہیں حاجی عبدالمجید موتی والے وہاں پہونچ گئے یا نہیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مدرسہ تجوید القرآن — زکریا

متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۷ رمضان ۷۶ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۴۔ رمضان یکشنبہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت کی صحت اچھی ہے۔ بڑا فکر ماہ مبارک کا تھا۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ کل ظہر کی نماز میں راؤ نعیم خاں مدرسہ کی مسجد میں مل گئے اور بعد نماز دیر تک پکڑے بیٹھے رہے۔ اپنے صاحبزادہ سلیم کی طرف سے بہت ہی زیادہ پریشان ہیں۔ بڑے اصرار سے حضرت سے دعا کی درخواست کرنے کو کہہ گئے۔

معلوم نہیں میں اس سے پہلے خط میں حضرت اقدس مدنی زاد مجدہم کی علالت کا ذکر لکھ چکا یا نہیں۔ ۲ رمضان جمعہ کی شب میں حضرت کو بخار ہوا اور تیز ہوا۔ جس کی وجہ سے تراویح یا نوافل میں شرکت نہ ہو سکی۔ لیکن جمعہ کو روزہ نہیں کھولا۔ عصر کے وقت غالباً روزہ ہی کی شدت سے بخار اور بھی زیادہ تیز ہو گیا۔ دوشنبہ کے دن اس کی اطلاع ملی تھی۔ خیال تھا کہ آج کی ڈاک میں بعد کی کیفیت ضرور ملے گی۔ مگر غالباً ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے آج کی ڈاک میں وہاں کا کوئی خط نہیں ملا۔ پتہ یہ ہے۔

مدرسہ اسلامیہ - بانس کنڈی - ضلع کچھار (آسام)

پتہ میں نے احتیاطاً لکھ دیا۔ یاد پڑتا ہے کہ اس سے پہلے خط پر بھی لکھ چکا ہوں۔

آج یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ صبح ۷ ½ بجے قاری عبد الخالق جو ایک ماہ سے سخت بیمار تھے اور گذشتہ جمعہ سے تو ہر وقت آخری معلوم ہوتا تھا، انتقال کر گئے۔ بعد ظہر عیدگاہ میں نماز جنازہ ہوگی۔

حاجی عبد المجید صاحب موتی والوں سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کا دہلی والا کارڈ اور اس کے بعد میاں جلیل کے خط سے شب جمعہ کو آپ کی روانگی کا علم ہو گیا تھا۔ اب دل لگا کر رہیں اور بھول کر بھی دکان یا دلّی کا خیال دل میں ماہ مبارک میں نہ لاویں۔ آخر ان سب کو بہرحال چھوٹنا ہے۔ آج کی ڈاک سے ایک کارڈ خادم محمود حسن کی طرف سے اپنے لائلپور پہونچنے کی اطلاع کا ملا۔ غالباً یہ مولوی محمود صاحب حضرت منشی صاحب

کے صاحبزادہ ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کامیاب فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ رمضان ۷۷ء چہارشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۸ رمضان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ رات پیر جی عبدالغنی کے ہاتھ پان کتھہ وغیرہ ارسال ہوا۔ کتھہ پاؤ بھر منگایا تھا لیکن کل ہی ایک صاحب نے وثوق سے بیان کیا کہ بوڑر والے اب پاؤ بھر کی اجازت نہیں دیتے بلکہ آدھ پاؤ کی اجازت دیتے ہیں۔ اس لیے عین وقت پہ نصف نکالنا پڑا۔ پیر جی کی معرفت تمہیں ایک ضروری فوری پیام بھیجا تھا وہ یہ کہ راؤ عطاء الرحمٰن کی خیریت جلد لکھیں۔ یہاں یہ افواہ ہے کہ وہ ویزا اور اپنی لستانی کی وجہ سے کہیں گرفتار ہوگئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پرسوں شب میں یہاں آکر سیدھے رائپور چلے گئے۔ ہم لوگوں کو ان کے آنے کی اطلاع نہ ہوسکی۔ اس لیے تشویش سی رہی۔ رات تراویح کے بعد خانصاحب آئے تھے۔ ان سے عطاء الرحمٰن کا آکر رائپور جانا معلوم ہوا۔ پرسوں پنجشنبہ کے خط میں قاری عبدالخالق کے حادثہ انتقال کی خبر لکھ چکا ہوں۔ ان کا پرسوں ۱۰ پنجشنبہ کی صبح کو ۷½ بجے انتقال ہوا۔ بعد ظہر عیدگاہ میں جنازہ کی نماز ہوئی۔ بہت ہی زیادہ مجمع تھا۔ ۵½ بجے عصر کے وقت دفن سے فراغت ہوئی۔ عیدگاہ کے متصل ایک قبرستان میں دفن ہوئے۔ والدہ عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری سے بہت مسرت ہوئی۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون۔

مولوی زین العابدین صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ کا لفافہ ملا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی اور اس سے اور بھی زیادہ کہ حضرت اقدس کی خدمت میں کثرت سے حاضری کی سعادت میسر ہوتی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت

میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیزہ گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ، مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ رمضان ۹۰ھ چہارشنبہ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تین کارڈ، دو تمہارے ایک مورخہ ۴ رمضان دوسرا مورخہ ۱۰ پہونچے اور تیسرا کارڈ مورخہ ۹ رمضان تمہارے قلم سے حاجی علی محمد صاحب کی طرف سے۔ ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے مزید ترقیات سے نوازے۔ جہاں تک سفارش کا تعلق ہے۔ آپ حضرات قریب، یہ ناکارہ دور۔ سفارش تو آپ اس ناکارہ کی فرمادیں تاہم اس کی تعمیل سے بھی انکار نہیں۔ مولانا جلیل صاحب اس ناکارہ کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عرض کردیں کہ حاجی علی محمد صاحب جیسے حضرات کی یہ ناکارہ پرزور سفارش کرتا ہے کہ یہ پرانے لوگ ہی انشاء اللہ کچھ زیادہ لے سکتے ہیں۔ نئی پود کو تو ان حضرات تک پہونچنے کے لیے بھی وقت چاہیے۔

میں نے پہلے خط میں حضرت اقدس مدنی کی علالت کی اطلاع دی تھی۔ بعد کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اچھی ہے۔ دو تین دن خراب رہی۔ یا نسنوؔ مہمانوں کی اطلاع ہے۔ مولوی عبدالمنان صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گوجرانوالہ سے ایک صاحب کا خط پریشانی کا آیا۔ لیکن ان کے پتہ پر ایسی گہری مہر ڈاکخانہ نے لگائی کہ پڑھا نہیں جاتا۔ شاید ماسٹر محمد یوسف محلہ باغبان پورہ ہے۔ وہ پریشانی کی وجہ سے شاید جواب کے منتظر ہوں۔ آپ اگر واقف ہوں تو لکھ دیں کہ آپ کا پتہ مہر میں آگیا اس لیے جواب سے معذوری ہے۔ حاجی عبدالمجید صاحب موتی والوں کا خط بھی لائلپور بخیر رسی کا پہونچا۔ ان سے سلام کے بعد کہہ دیں کہ حاجی متین صاحب کے ساتھ کمرہ میں شرکت کی خبر سے اس سے تو مسرت ہوئی کہ جوڑ مناسب ہے۔ مگر یہ فکر ہوگیا دونوں تاجر اور

دو ملکوں کے۔ ایسا نہ ہو یہ مبارک ساعات کہیں تجارتی تذکروں میں نہ گذرنے لگیں۔
رمضان بات چیت کا نہیں ہوتا۔ تلاوت یا سونا دن کا شغل اور رکھانا یا نماز شب کا۔
اس کے علاوہ کوئی کام اس ماہ کا نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا
کی درخواست۔ یہ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ۱۰ رمضان پنجشنبہ کی صبح کو قاری عبدالخالق
صاحب چل دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
بڑی محبت کے تھے۔ مجھے تو کہیں ان کی خدمت میں جانے کی توفیق نہ ہوتی تھی
مگر وہ بیماری میں بھی ہفتہ عشرہ سے زیادہ تاخیر نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند
درجے عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ | زکریا۔ مظاہر علوم
مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج لائلپور (مغربی پاکستان) | ۱۴ رمضان ۱۳۷۶ھ دوشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ اسی وقت ۱۹ شنبہ کو تمہارا کارڈ مؤرخہ ۱۴ رمضان پہونچ
کر موجب مسرت ہوا۔ کل جمعہ کی شب میں ۴ ½ بجے مولوی امداد اللہ پہونچے اور چونکہ
اسی وقت کچے گھر کا فتح الباب قریب تھا اس لیے گھر نہیں گئے۔ سحری میں ان سے
ملاقات ہوئی اور انہوں نے مصافحہ کے ساتھ ہی حضرت اقدس کا یہ مسرت انگیز پیام
سنایا کہ عید کی نماز پڑھتے ہی یہاں سے روانگی ہے۔ ان سے تو میں نے یہ کہدیا کہ جنوری
میں آپ کے والد صاحب حضرت اقدس کا زور سے یہ پیام لائے تھے کہ ۱۵ فروری
کو یہاں سے حتمی روانگی ہے اور ایک عشرہ تک جب ہم نے اس کی خوشی منالی تو
حضرت کے یہاں سے اس کی تردید آگئی۔ اب ایک عشرہ آپ کے پیام پر مسرت کا لطف
اٹھائیں گے اور پھر تردید آہی جائے گی۔ بہر حال کل سحر سے اس نویدِ جانفزا سے
مسرت کی لہر تو ضرور دوڑ رہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے انتہائی
راحت وآرام کے ساتھ باحسن وجوہ زیارت نصیب فرمائے۔

حضرت مدنی کی علالت کی خبر سابقہ عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔ پرسوں مولوی اسعد کا تار پہونچا کہ اب طبیعت بالکل اچھی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ تار رفع تشویش کے لیے حضرت نے بھجوادیا یا واقعی بالکل صاف ہوگئی۔ آج کی ڈاک سے امید تھی کہ مفصل خط ملے گا۔ مگر نہیں ملا۔ معلوم نہیں کہاں کا چکر کاٹ کر آئے گا۔ اس سے پہلے ایک خط جس میں مظاہر علوم سہارنپور صاف پتہ تھا اس پر منصوری ضلع دہرہ دون کی بھی مہر لگی ہوئی تھی۔

مولوی امداد اللہ صاحب سے تفصیل نظام سحر وافطار معلوم ہوا۔ رائپور سے آمد ورفت کثرت سے رہتی تھی اس لیے تفاصیل معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ وہاں سے یہ پہلی آمد ہے۔ راؤ عطاء الرحمٰن سے ملاقات ہی نہ ہوئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قریشی صاحب کا ایک خط آیا جس کا جواب علیحدہ کارڈ پر اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر وہ وہاں نہ ہوں تو آپ پتہ کاٹ کر ان کی خدمت میں بھیج دیں۔ قاری سعید صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ ایک دن کوئی افاقہ ہوتا ہے تو تین دن کو زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ اہتمام سے دعا کی ضرورت ہے۔ قاری عبدالخالق صاحب کا ۱۰ رمضان کو انتقال کی خبر سابقہ خط میں لکھ چکا ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹ رمضان ۷۷ھ شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون اسی وقت مسرت نامہ مؤرخہ ۲۰ رمضان آج ۲۴ کو ملا جلدی ملا اور اس خط میں تم نے یہ لکھ کر ۲۵ کے بعد یہاں کے پتہ سے خط نہ لکھیں پرسوں کے مضمون یکم کی روانگی پر مہر تعویت لگادی۔ جزاکم اللہ۔ یہاں بھی اولاً مولوی امداد صاحب کی زبانی پیام اور اس کے بعد تمہارے پرسوں کے خط میں اس کی

توثیق سے آتش شوق تیز تر گردد والا معاملہ ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ باحسن وجوہ زیارت میسر فرمائے۔

یہ عریضہ ماہ مبارک کے بالکل اختتام کے قریب پہونچے گا۔ بہت ہی زیادہ اصرار سے دعا کی درخواست ہے۔ اپنی بدحالی کے لیے تو ہے ہی خصوصیت سے قاری صاحب کی صحت کے لیے مدرسہ کی بڑی ضرورت ان سے وابستہ ہے اور وہ بالکل ایسے صاحب فراش ہو گئے کہ زندگی سے مایوسی بڑھتی ہی جارہی ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

کل شب میں تراویح کے بعد حکیم باولے کا بھی انتقال ہو گیا بعد ظہر ان کی وصیت کے مطابق ان کے مکان کے قریب ہی محلہ شاہ ولایت میں جو مقبرہ ہے اس میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مدنی کی طبیعت بحمداللہ بالکل اچھی ہے۔ معمولات بدستور چل رہے ہیں۔ سنا ہے کہ مہمانوں کا مجمع اخیر عشرہ میں ڈیڑھ ہزار تک پہونچ گیا۔ ۲ شوال کو بانس کنڈی سے واپسی ہے۔ بھائی متین کے پہلے خط کا جواب بھی تمہارے خط کے ساتھ اور پرسوں دوسرے کا جواب بھی مشترک ارسال کیا لیکن ان کے پرسوں کے خط سے پہلے خط کا نہ پہونچنا معلوم ہو کر موجب تاسف ہوا۔ قریشی صاحب کے پہلے خط کا جواب تو تمہاری معرفت ارسال کیا تھا۔ دوسرے خط کا رائیونڈ کے پتہ سے پرسوں ارسال کیا ہے۔ جملہ حضار کی خدمت میں بشرط سہولت سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی انیس صاحب کو ان کی انتہائی خوش قسمتیوں پر ہزار مبارک باد۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ زکریا۔ مظاہر علوم۔ پنجشنبہ

مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور۔ (مغربی پاکستان) ‏ ‏ ‏ ۲۴ رمضان المبارک ۷۶ھ

○

عزیز گرانقدر عافاکم اللہ وسلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ کل یک کے خطوط کی بنا پر خیال تھا کہ آج خط لاہور کے پتہ سے

لکھا جائے گا۔ مگر اسی وقت آپ کا مسرت نامہ مورخہ ۲۳ رمضان ملا جس میں آپ نے مولوی انیس الرحمٰن صاحب کا یہ حکم سنایا کہ عید کے بعد تین دن مزید قیام یہاں رہے گا۔ اس سے تردد ہو گیا۔ اس کے باوجود پھر بھی خیال ہوا کہ اگر یہ خط لاہور وقت سے پہلے پہونچ گیا تو انشاء اللہ رکھا رہے گا اور لائلپور اگر بعد میں پہونچا تو پھر آپ تک پہونچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے لاہور ہی کے پتہ سے لکھ رہا ہوں حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے انتہائی راحت و آرام کے ساتھ سفر کی تکمیل فرمائے۔ آپ حضرات تو سب بڑی ہمت والے ہیں اور ہم سب ڈرپوک ہیں۔ جس قدر فکر جاتے وقت تھا، اتنا ہی اب شروع ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم، راحت و آرام کے ساتھ پورا فرمادے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

برادرم مولوی محمود الحسن صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ مسرت نامہ مورخہ ۲۱۔ اپریل موجب مسرت ہوا۔ کسی ذریعہ سے یہ پتہ نہ چلا کہ یہ کارڈ بھائی مقصود ہی کے لڑکے کا تھا یا کسی اور کا۔ اس لئے کہ وہ اپنے خط پر جو پتہ لکھا کرتے تھے وہ کچھ اور تھا۔ بہر حال میں نے تو تعزیت کا خط لکھ ہی دیا تھا معلوم نہیں کہ پہونچا یا نہیں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ۳۲۔ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۶ رمضان ۸۷ھ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا مسرت نامہ مورخہ ۲۴ رمضان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ماہ مبارک حضرت اقدس کا نہایت راحت و آرام سے گذر گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ بڑا فکر تھا۔ اب واپسی کا فکر اس سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ انتہائی راحت و آرام کے ساتھ اس کو پورا فرمائے۔ جتنا فکر جاتے وقت تھا اب اس سے زیادہ اسلئے کہ گرمی بھی شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی آرام

سے پورا فرمائے۔ تم نے گذشتہ کارڈ میں ریل کا بھی ذکر کیا تھا۔ ریل کا سفر تو بڑا بے قابو ہے۔ کار قابو کی سواری ہے۔ اپنے اوقات کی رعایت اس میں ہو سکتی ہے۔ رات راؤ عبدالحمید صاحب اور راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں۔ انشاء اللہ آج بخیریت پہونچ جائیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست خطوط تو وہاں سے کئی کئی دن میں پہونچتے ہیں اور نظام وقت کے وقت پر بدلتا رہتا ہے۔ کس تاریخ تک امید رکھیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۳ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۹ رمضان ۸۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۶ رمضان پہونچا۔ میرا خیال تھا کہ اس میں کوئی تغیر نظام سفر کا ملے گا۔ مگر سابقہ ہی کی تائید اور جواب لاہور ہی آپ نے منگایا۔ اس سے تعجب ہوا۔ کل شب میں راؤ عطاء الرحمٰن صاحب اور راؤ عبدالحمید صاحب تشریف لے گئے اور ان حضرات کی روانگی سے ایک گھنٹہ بعد ۱۱ بجے میر صاحب کے پاس جناب حافظ عبدالعزیز صاحب کا تار پہونچا کہ راؤ عطاء الرحمٰن کو ۴ مئی کو سرگودہا بھیجو جس سے یہاں یہ اندازہ کیا گیا کہ حضرت اقدس ۴ مئی کو سرگودہا ہوں گے اور اسی لیے اب خط بجائے لاہور کے پھر لائلپور ہی کے پتہ سے ارسال ہے تاکہ مولوی انیس اس کو آپ کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ سرگودہا یا لاہور۔ یہاں باوجود سعی رات رؤیت نہیں ہوئی اور آج ۳۰ رمضان المبارک ہے۔ افق میں ابر شدید تھا اور اس وقت ۱۲ بجے دوپہر تک بھی کہیں سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

مولوی انیس الرحمٰن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آپ کے خط کا جواب عرصہ ہوا ارسال کر چکا ہوں۔ یہ

کارڈ مولوی جلیل کے پاس پہونچادیں، جہاں وہ ہوں۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
مدرسہ تجوید القرآن متصل خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۳۰ رمضان ۷۰ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ ایک مختصر کارڈ رائپور سے دوشنبہ کو بخیر رسی کا لکھ چکا ہوں اور اس دن رائپور پہونچنے سے قبل بہٹ میں حضرت کی کار میرے مشورہ سے روک کر جھاوریاں کے پتہ سے ایک تار تم کو بھائی ابراہیم دے چکے ہیں۔ حضرت اقدس تم سے بوڈر پر جدا ہو کر ۸ ½ بجے امرتسر پہونچے۔ اسٹیشن پر آزاد صاحب اور چھوٹے میر صاحب کو اتارا۔ وہ دونوں عصر کے وقت ریل سے یہاں پہونچے اور ان کے بجائے مولوی خلیل اور مولانا حبیب الرحمٰن کو کار میں بٹھا کر ۱۱ ½ بجے لدھیانہ پہونچے۔ سعید الرحمٰن کی مسجد میں قیام ہوا۔ محمد احمد کی مسجد میں اس کے اصرار کے باوجود ضعف کی وجہ سے جانا نہیں ہوا۔ اتوار کو ۹ بجے سے یہاں سے ٹیلیفون کی کوشش کی گئی۔ ۱۲ ½ بجے لدھیانہ سے جواب ملا کہ ابھی پہونچے ہیں۔ کل صبح کو یہاں سے چل کر سیدھے رائپور جانا ہے۔ سہارنپور سے زکریا کو ساتھ لینا ہے۔ بہٹ میں قیام نہیں۔ چونکہ جاتے وقت سہارنپور تا لدھیانہ ۲ ½ گھنٹہ میں طے ہوا تھا۔ اس لئے اسی وقت ۴ پر نماز، ۴ ½ پر روانگی اور ۷ بجے سہارنپور پہونچنے کا اندازہ کر کے ۷ بجے سے سب کے سب دکان پر اور سڑک پر ٹہلتے رہے۔ ۹ بجے تک انتظار کے بعد دوبارہ لدھیانہ ٹیلیفون کی تجویز ہوئی مگر وہ ملا نہیں کہ ۱۰ بجے حضرت کی کار پہونچی۔ معلوم ہوا کہ ۵ ½ پر وہاں سے روانگی ہوئی اور راستہ میں دو جگہ افضل کی کار خراب ہوئی تو انتظار کیا اور تیسری جگہ سرساوہ کے قریب خراب ہوئی تو اس کو پیچھے چھوڑ آئے۔ چنانچہ وہ ایک بجے رائپور پہونچے۔ حضرت کا تقاضا جلدی کا ہوا۔ مگر میرا خیال ہوا کہ ایک منٹ کو قاری صاحب سے مل لیں۔ چنانچہ کار ان کے مکان پر جا کر ایک منٹ حقیقی قاری صاحب سے

مل کر واپسی میں زکریا کے ساتھ رائپور روانہ ہوگئی۔ راستہ میں بہٹ پر چونکہ کنجی شلہ صاحب کے ساتھ تھی، ان کی کار پیچھے رہ گئی اس لیے چوکی پر اندراجات اور تمہیں تار دیا گیا تقریباً نصف گھنٹہ وہاں قیام کے بعد ۱۲ بجے رائپور خیریت سے پہونچ گئے۔ بڑا فکر سوار تھا مگر الحمدللہ کہ مکان کا اثر زیادہ نہیں ہوا۔ اور اگر یہ کہوں کہ روانگی کے وقت سے واپسی پر صحت بحمداللہ زیادہ اچھی پائی تو مبالغہ نہیں۔ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

افضل صاحب بدھ کی صبح کو ۹ بجے دہلی جاکر پنجشنبہ کی دوپہر کو ریل سے واپس ہوئے اور میں اور علی میاں جو شب دوشنبہ میں یہاں آگئے تھے اور حضرت کے ساتھ ہی گئے تھے، صوفی صاحب کے ساتھ پنجشنبہ کی صبح کو آکر وہ سب حضرات ۵ بجے شام کو سہارنپور سے لدھیانہ گئے۔ ارادہ شب کو وہاں قیام کے بعد صبح جمعہ کو لاہور کا تھا۔ ۱۵ شوال پنجشنبہ کی شب میں جبکہ میر صاحب رائپور تھے۔ جدید اہلیہ سے شب کے ۱۲ بجے لڑکا اور صبح ۵ بجے لڑکی دو عدد بیک شب پیدا ہوئے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بلدا بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم بمقام چھادریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا
۱۵ شوال ۷۶ھ

○

عزیز گرامی قدر حفاظکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مسرت نامہ مؤرخہ ۲ ذیقعدہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اچھی ہے۔ آج کل لکھنؤ کے مہمانوں کا سلسلہ ہے۔

علی میاں بھی ایک ہفتہ سے رائپور مقیم ہیں۔ ان کی وجہ سے لکھنؤ کے مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔

حضرت مدنی دام مجدہم کی طبیعت بھی بحمداللہ بالکل اچھی ہے۔ ۵ ذیقعدہ کو بخیریت دیوبند پہونچ گئے۔

میری رائپور حاضری کے متعلق پختہ تو کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب ہو سکے۔ ذیقعدہ کے آخری ہفتہ سے آگے بڑھانے کو بالکل دل نہیں مانتا۔ اس لیے کہ ذی الحجہ کے اوّل

میں تو مشکل ہوگا۔ پھر عید کے بعد پر بات جا پڑے گی۔ اس لیے کوشش یہ ہے کہ ذیقعدہ کے آخری ہفتہ میں ضرور ہو آؤں۔ اب تک کی تاخیر سے بہت زیادہ ندامت ہے۔ اس وقت کی حاضری میں قاری صاحب کی علالت کو بھی بہت زیادہ دخل ہے کہ ان کی حالت کسی دن بھی قابلِ اطمینان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرماتے۔ والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون۔

بہت غور و خوض، اپنی اور تمہاری رعایت کر کے اسی وقت ۲۵ ذیقعدہ دوشنبہ کی شام کو رائپور حاضری کی تجویز کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ پوری ہو جائے۔ لیکن تم اپنا کوئی حرج نہ کرنا۔ اسی وقت معیت نہ ہو سکی تو دوسری حاضری پر تو تم وہاں ہو ہی گے۔ فقط والسلام۔

عزیزِ گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم۔ بمقام چھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ ذیقعدہ ۷۶ھ

۱۳۷۷ھ-۵۸-۱۹۵۷ء

عزیزِ گرامی قدر حافاکم اللہ و سلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ عین انتظار میں پہونچا۔ مژدہ بخیر رسی سے تو مسرت ہوئی لیکن روانگی کے وقت ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا اور اس سے بڑھ کر اس خبر سے قلق ہوا کہ آپ سیلاب کی وجہ سے لاہور رکے ہوئے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ امن رکھے اور ہر جگہ بقدرِ احتیاج بارش عطا فرماتے۔ یہاں بھی کثرت سے ایسی ہی خبریں اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ بہار کے نصف میں سیلاب کی تباہ کاریاں

اور نصف میں خشک سالی سے قحط۔ بارش کا سلسلہ یہاں سہارنپور میں بھی چل رہا ہے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اپنے سیلاب کی صورت نہیں ہے۔

یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ ۱۰ صفر پنجشنبہ کی صبح کو قاری سعید احمد صاحبؒ بالآخر چل ہی دیے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ أْجُرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْنَا خَیْرًا مِنْھَا۔ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے

حضرت اقدس رائپوری دام مجدہم بعافیت ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب پرسوں کسی ضرورت سے دہلی گئے تھے۔ رات واپس آکر آج صبح رائپور گئے ہیں۔ ضرورت کا حال آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہوگا۔ حضرت اقدس مدنی بھی بعافیت ہیں۔ بندہ پیر کی صبح کو جاکر منگل کی شام کو ۴ بجے واپس سہارنپور پہونچ گیا۔ آپ کی آمد پیر کی شام کو دیوبند میں مولوی عبدالمنان دہلوی سے معلوم ہوگئی تھی۔ والد صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ معرفت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۴ / صفر ۷۷ھ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم

بعد سلام مسنون۔ اب کے تم نے یہاں بھی سردمہری برتی اور پاکستان جانے کے بعد بھی اس کا ظہور ہو رہا ہے۔ پرسوں یکشنبہ کو مولوی عبدالمنان صاحب کا لفافہ پہونچا اور شام کو بعد عشاء علی میاں پہونچے۔ جس کے متعلق کل کی ڈاک سے مولوی عبدالمنان صاحب کے نام کارڈ لکھ چکا ہوں پرسوں یکشنبہ کی دوپہر سے آج منگل ۱۱ بجے دوپہر تک لاہور کا تار بخیر رسی کا خلاف معمول نہیں پہونچا جس سے فکر ہے۔ اور یہ سوچ کر کہ تار والوں کی طرف سے ہی تاخیر ہوگی، کچھ اطمینان ہوتا ہے۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ جو تم نے باڈر سے لکھا تھا، منگل کو ۱۱ بجے ملا — حق تعالیٰ شانہٗ نہایت راحت آرام سے رکھے۔ خدا کرے کہ سفر کا اثر نہ ہو۔

کل صبح یہ خبر پہونچی کہ حضرت مدنی کو نیند تو ہفتہ بھر سے آتی ہی نہ تھی چونکہ حضرت نے

خود بھی جمعہ کے دن یہاں بیان فرمایا تھا لیکن پرسوں سے استفراغ کا زور ہے۔ دوا، غذا جو بھی کھائی جاتی ہے فوراً استفراغ ہو جاتا ہے۔ مولانا اسعد کا آدمی کل ۱۲ بجے آیا تھا۔ اس لیے کار کرایہ کر کے ڈاکٹر برکت علی کے ساتھ بھائی اکرام اور یہ ناکارہ بھی بعد ظہر دیوبند گئے تھے۔ بعد عصر واپسی ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت غور سے دیکھا اور فکر کا اظہار کیا کہ مرض سابقہ دور سے آٹھ گنا زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ علی میاں کل صبح دیوبند جا کر شام کو واپس آکر اس وقت ۹ بجے لکھنو کے لئے روانہ ہو گئے اور مولانا منظور صاحب لاہور کے لیے ۱۱ بجے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں مظفر ٹھہرتے ہوئے پہونچیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

بھائی الطاف کے جنرل حکم پر ۱۰ دسمبر کو مولوی یوسف نے اور اس ناکارہ نے اہل خانقاہ کی دلداری کے ذیل میں رائیپور حاضری کا وعدہ کر لیا۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

زکریا۔ مظاہر علوم سہ شنبہ
۲ جمادی الاولیٰ ۷۷ ۱۳ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلمکم!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار کی حالت میں آج ۲ جمادی الاول - ۲۹ نومبر جمعہ کو کارڈ بخیر رسی ملا اور بخیر رسی کے تار کا اب تک بھی کچھ پتہ نہیں۔ بڑی حیرت اور قلق ہو رہا تھا۔ اس مرتبہ خلاف معمول آپ نے بخیر رسی کا تار بھی نہ بھیجا۔ اگرچہ خیال اپنا بھی بار بار یہی ہو رہا تھا کہ یہ تار والوں کا کرم ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ سفر راحت سے پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ دو شنبہ سے حضرت اقدس مدنی کا علاج پھر ڈاکٹر برکت علی کا شروع ہوا اور اسی دن سے بیّن فرق تھا۔ نیند جو کئی روز سے نہیں آئی تھی آنے لگی تھی اور استفراغ کا جو سلسلہ شروع ہو گیا تھا وہ بھی بند ہو گیا تھا۔ مگر

آج صبح کی نماز میں مولوی اسعد صاحب ملے جو شب میں ۳ بجے یہاں پہونچے تھے، ان سے معلوم ہوا کہ رات پھر درد دل کا دورہ ہوا اور شدت رہی۔ صبح کی نماز کے بعد ڈاکٹر صاحب کے پاس جا کر جدید ادویہ وغیرہ تجویز کرا کر لے گئے ہیں۔

علی میاں کے ہاتھ ٹکٹوں کے دام پہونچے۔ گو پاکستانی ہونے کی وجہ سے مجھے وہ بیکار رہے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں لفافوں کے ہیں یا صرف پہلے کے اس لیے کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ پہلے ہی لفافہ کے دیکھے ہیں۔ معلوم نہیں بھائی متین صاحب پہونچ گئے یا نہیں۔ ان کو اطلاع تو صوفی صاحب کی آمد سے پہلے ہی دے دی گئی تھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بقیہ رفقا سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۶ رجمادی الاولیٰ ۷۷ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مورخہ ۲۷ اور ۲۹ نومبر بیک وقت پہونچے۔ میں نے حضرت اقدس کے سابقہ سفر میں بار بار لکھا اب پھر لکھتا ہوں کہ اتنی جلدی جلدی خطوط کی بالکل ضرورت نہیں۔ ڈاک والے کئی کئی خطوط جمع کر کے بھیجتے ہیں۔ ہاں کوئی تغیر سفر وغیرہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

اس سے پہلے خط میں بندہ نے لکھا تھا کہ شنبہ کی صبح کی نماز میں حضرت اقدس مدنی زادمجدہم کو غشی آگئی تھی مگر اس کے بعد سے پھر تدریجی افاقہ ہے۔ خدا کرے کہ یہ روزافزوں چلتا رہے۔ تقریباً دو ہفتہ کے بعد کل دوپہر حضرت نے خود اپنی رغبت سے کھانا مانگا ورنہ اب تک دوسروں کے اصرار ہی سے کچھ نوش فرماتے تھے حضرت اقدس کی روانگی کے دن اپنے تاثر سے یہ اندازہ کر کے کہ اہل رائپور پر بھی خصوصی اثر ہوگا ۱۰ دسمبر کو رائپور جانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ مولوی یوسف صاحب

سے بھی طے کر لیا تھا کہ وہ ضرور آ دیں اس لیے کہ حضرت اقدس تو تشریف فرما نہ ہوں گے سارا دن خالی گذرے گا اس کو وصول کرنے کے لیے مولوی یوسف بھی اپنا کام کرتے رہیں گے۔ مگر اب سنا ہے کہ بعض حضرات اہل رائپور سوچ رہے ہیں کہ کہاں پھنس گئے اور میں بھی یہی سوچ رہا ہوں تنہا ایک رات کے لیے جا کر چلا آنا اب تو بہر حال اس کو پورا کرنا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ باحسن وجوہ تکمیل فرمائے۔ شاہ مسعود صاحب کو لدھیانہ اور لاہور کی اطلاعات خطوط سے برابر لکھتا رہا۔ حضرت کی روانگی کے بعد سے ملاقات ان سے اب تک نہیں ہوئی۔ بھائی محمود یہیں مقیم ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دورہ پر گئے ہوئے ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی باصرار درخواست۔ خط لکھنے کے بعد تمہارا تیسرا کارڈ جو کسی کے ہاتھ بارڈر پر ڈلوایا بلا مہروں کے پہونچ گیا۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۰ر جمادی الاول ۸۰ھ سہ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون! حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی طبیعت یکشنبہ گئے روز سے روز افزوں صحت کے ساتھ چل رہی تھی کہ جمعرات کی شام کو دار الحدیث میں سبق کے درمیان ایک شخص نے جا کر کہا کہ دیوبند کے ٹیلیفون سے حادثۂ جانکاہ کی خبر آئی ہے۔ بڑی حیرت ہوئی کہ ظہر کے وقت مولوی اسعد کا قاصد یہ خبر لایا تھا کہ طبیعت زیادہ بہتر ہے۔ یہاں سیب ترش ملتے ہیں۔ شیریں سیب بھیج دے۔ اُسی وقت آدمی بازار بھیج دیا تھا۔ خبر سنتے ہی دار الحدیث سے سیدھا اسٹیشن گیا اڈ ایکسپریس سے دیوبند پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مولوی اسعد نے کار بھی سہارنپور لینے کے لیے بھیج رکھی ہے جو بعد مغرب خالی گئی۔ معلوم ہوا کہ اس دن طبیعت اور بھی بہتر تھی

دوپہر کو زنانہ مکان کے صحن میں کھانا کھانے کے لیے بلا سہارے خود ہی تشریف لے گئے، لیکن کھانے کے درمیان اہلیہ کو صبر علی المصائب پر نصائح فرماتے رہے۔ اس سے قبل صبح کے وقت مولوی اسعد ارشد کو بھی اتفاق اور آپس کے بہترین تعلقات پر نصائح فرمائی تھیں۔ کھانے سے فراغ پر پون بجے کے قریب سونے کے لیے لیٹے۔ سب بے فکر تھے کہ طبیعت اس دن بہت ہی اچھی تھی۔ ایک دو مرتبہ اہلیہ نے جاکر دیکھا تو گویا آرام سے سو رہے تھے، لیکن خلافِ معمول جب ۲½ بجے تک نماز کے لیے خود نہ جاگے تو جگانے کے لیے اہلیہ نے ہاتھ پاؤں ہلائے، مگر وہ نہایت بارد معلوم ہوتے۔ فوراً مولوی اسعد کو بلایا۔ انھوں نے دیکھ کر اوّل حکیم کو پھر ڈاکٹر کو بلایا۔ حکیم کے وقت کچھ حیات کا اثر باقی تھا۔ ڈاکٹر نے آکر غور و خوض کے بعد دیکھ کر کہا کہ کچھ نہیں رہا۔ شب کو ۱۲½ بجے جنازہ کی نماز اور ۳ بجے تدفین عمل میں آئی۔ غسل اور تکفین میں یہ ناکارہ بھی شریک تھا۔ اس قدر انوار کی کثرت چہرہ پر تھی اور ایسا محسوس تبسّم کہ دیکھ کر رشک آتا تھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مراتب علیا زیادہ سے زیادہ نصیب فرمائے۔ مجھ ناپاک کے لیے دو ہی سہارے تھے۔ ایک کو پاکستانی رقیب نہیں چھوڑتے دوسرے کو من تحت الارض رقیبوں نے ہم سے چھین لیا۔ اب اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی اپنے فضل و کرم سے ہم بے سہارا لوگوں کی مدد فرمائے۔ حادثہ کی خبر بجلی کی طرح سے بھی معمولی دیہات میں بھی ایسی پہنچی کہ سُن کر تعجب ہوتا ہے۔ باوجود شدید سردی کے تمام رات چاروں طرف سے مجمع ٹڈّی دَل ٹوٹ رہا تھا۔ فقط زکریا ۱۴ جمادی الاول ۸۲ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہ

کوٹھی نمبر ۳۴۔ بی جیل روڈ

لاہور (مغربی پاکستان)

(بقیہ کارڈ سابق)

لفافہ لکھنے کا ارادہ تھا، مگر لفافہ بہت دیر میں پہنچتا ہے۔ اس لیے خیال ہوا کہ مختصر کارڈ ہی لکھ دوں، لیکن مضمون پورا نہ ہوا تو دوسرا کارڈ لینا پڑا۔ عزیز الرحمٰن، سعید الرحمٰن، محمد احمد ابنا ء مولانا حبیب الرحمٰن بھی پہنچ گئے تھے۔ سعید الرحمٰن وغیرہ تو بعد میں پہنچے۔ عزیز الرحمٰن شریک دفن ہو گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جمعرات کی شام کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک لاہور کے لیے ٹیلیفون کی سعی کی، مگر کال نہ مل سکی۔ جمعہ کو تار کا ارادہ بندہ کا بھی تھا مگر معلوم ہوا کہ رات کو دو مرتبہ اول ۶ بجے مختصر دوبارہ ۸ بجے مفصل ہندوستان کا ریڈیو اعلان کر چکا ہے۔ اور ساڑھے سات بجے پاکستان ریڈیو اعلان کر چکا تھا اس لیے تار کی ضرورت باقی نہیں خاص طور سے اس وجہ سے بھی کہ حضرت اقدس رائپوری کی بخیر رسی کا تار اب تک بھی یہاں نہیں پہنچا۔

عزیز مولوی اسعد سلمہٗ کے لیے دعا کی بڑے اصرار سے درخواست ہے۔ باپ کا بیٹا اخراجات کا پتلہ، آمدنی کے اب ذرائع محدود۔ حق تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے روحانی اور مادی ہر نوع کی مدد فرمائے سنا ہے کہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب میں مغرب کے بعد کچھ کرب زیادہ محسوس ہوا تو کسی نے دریافت کیا کہ کچھ تکلیف زیادہ ہو رہی ہے۔ فرمایا کہ اس کی بے چینی ہے کہ ساری عمر یوں ہی ضائع ہو گئی۔ کچھ کیا نہیں اب تھوڑا سا وقت باقی ہے یہ بھی یوں ہی ضائع ہو رہا ہے۔ ایسے فقروں کو سن کر تم ہی سوچو جن نالائقوں کو کچھ کرنے کی ہوا ہی نہ لگی ہو ان پر کیا گذرتی ہو گی۔ کچھ نہیں کیا خوب کیا، مگر جو کام نہ کرنے کے تھے وہ سارے کیے اور جو کرنے کا تھا وہ ایک بھی نہ کیا۔ جس بدقسمت پر تین پشت پر ہر دور کے اوپنچے سے اوپنچے اکابر کی انتہائی شفقتوں کا زور رہا ہو وہ ۱۲ برس نہیں ۶۰ برس کے بعد بھی کتے کی دم نلکی سے ٹیڑھی ہے اس کی بدنصیبی کو جتنا بھی رویا جائے کم ہے۔ لاحول ولا قوۃ کہاں چلا گیا ؎

وصل کی بنتی ہیں ان باتوں سے تدبیریں کہیں

آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں

ان فی امر عن کل کا نت عوضا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں باصرار عرض ہے کہ انتہائی دعاؤں کی احتیاج ہے۔ سب مسلمانوں کو بالخصوص اس سیاہ کار کو۔ مولوی یوسف صاحب بھی ۱۱ بجے شب کے کار سے پہنچ گئے تھے اور میری بیماری دیکھ کر مجھے کار میں یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے۔

سلام کے بعد دعا کی باصرار درخواست کر گئے۔

زکریا ۱۴ / جمادی الاوّل ۷۷ھ

عزیز گرامی مولوی عبدالجلیل سلمہٗ

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ لاہور مغربی پاکستان۔

○

عزیز گرامی قدر رعاکم اللہ وسلم بعد سلام مسنون!

آج کی ڈاک سے ۱۵/ جمادی الاولیٰ کا لکھا ہوا کارڈ اور اس سے چند منٹ قبل میر صاحب کی معرفت بعد کا آیا ہوا پرچہ ملا۔ حضرتِ اقدس نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کی تفصیل دو کارڈوں پر حادثہ سے دوسرے ہی دن لکھ چکا تھا جو غالباً ان خطوط کے بعد پہنچ گئے ہوں گے۔ جمعہ کے دن اس ناکارہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ بدن کے درد کے علاوہ حرارت بھی خوب ہوگئی تھی۔ اس لیے جمعہ کی صبح کو دیوبند سے واپس آگیا تھا، مگر مولوی اسعد سے یہ کہہ دیا تھا کہ جلدی ایک گاڑی سے دوبارہ آؤں گا۔ انہوں نے دوسرے دن آکر ایک شب قیام پر اصرار کیا۔ میں نے کہہ دیا تھا کل کو تیجہ کا دن ہے میں نہ آؤں گا۔ انشاء اللہ پرسوں آؤں گا۔ انہوں نے دوشنبہ کو آدمی بھیجا کہ کار کرایہ کر کے مجھے لے جائے، مگر میں نے سختی سے انکار کر دیا کہ کرایہ کی کار میں نہ جاؤں گا۔ دوشنبہ کو سبق کے بعد بعد عصر ریل سے جا کر منگل کو ظہر کے وقت مولانا یوسف صاحب کار میں وہاں پہنچ گئے اور بعد ظہر وہاں سے چل کر سیدھے رائے پور مسجد میں مغرب پڑھی۔ پٹری کی کوئی صورت نہ بنی، مگر بابو ایاز کے ہی میں کار لے کر چل دیئے اور اللہ کے فضل و نعم سے بخیریت رائے پور پہنچ گئے، مگر وہاں رات کو ۲½ بجے اس شدت سے بارش شروع ہوئی کہ مسلسل آج صبح تک ہوتی رہی۔ اللہ کا شکر ہے کہ واپسی کے وقت بند ہوگئی۔ اور صبح ۶½ بجے وہاں سے چل کر ۷ بجے بخیر یہاں پہنچے اور مولانا یوسف صاحب مع مستورات ۱۰ بجے یہاں سے دہلی کو روانہ ہوگئے۔ حضراتِ رائے پور نے اس قدر خاطروں پر زور باندھے بالخصوص راؤ عطاء الرحمٰن، فضل الرحمٰن نے کہ حد نہیں، مگر بارش کے زور نے جلسہ کو گڑبڑ کر دیا۔ پھر بھی خلافِ امید ۴ سو نفر کے قریب بارش میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ حضرتِ اقدس مدنیؒ کے بعد سے تعزیت والوں کا اس قدر ہجوم ہے کہ حد نہیں۔ حضرت مدنی کے وصال کی کیفیت تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ چہرہ پر انوار کا اس قدر

شدید زور تھا کہ حیرت ہوتی تھی۔ کفن کی سفیدی اور چہرہ کی سفیدی بالکل یکساں تھی۔ یہ کیفیت دفن تک رہی۔ تبسم کے آثار بھی بہت ہی نمایاں تھے۔ خدا کرے کہ سابقہ دونوں کارڈ پہنچ گئے ہوں۔ حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ زکریا ۱۹ جمادی الاولیٰ پنجشنبہ ۷۷ ۱۳ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی نمبر ۳۲- بی جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے تین کارڈ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹ اور ۲۱ کئی دن کے وقفہ کے بعد پہونچے۔ سب سے مشترک حضرت اقدس کی عافیت معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے کہ حضرت مدنیؒ کے وصال کے بعد بقیۃ السلف یہی ایک سایہ رہ گیا ہے اس کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا کارڈ تعویذ کے بارہ میں آیا تھا مگر پاکستان ڈاک سے ۹۰ فیصد تعویذ نہیں پہونچتے۔ اس لیے خیال تھا کسی جانے والے کی معرفت ارسال کروں مگر اس مرتبہ جانے والے کم ہی مل رہے ہیں ورنہ کتھ اور پان تو پہونچتے ہی رہتے۔ بھائی الطاف کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ اپنی اہلیہ کے فراغ کا انتظار کر رہے ہیں جس کے متعلق وہ صبح و شام کے امید وار ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز حضار مجلس کی خدمت میں بھی۔

یہاں ۲۹ کو رویت ہو کر کل دوشنبہ کو یکم ہو گئی۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ سہ شنبہ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲ جمادی الثانی ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۳ جمادی الثانی پہونچ کر موجب

مسرت ہوا مگر اس میں تم نے میرے خط کے نہ پہونچنے کا ذکر کیا اس پر قلق ہوا کہ میں تو تمہارا خط آنے کے بعد تقیہ ڈاک پڑھنے سے بھی پہلے اس کا جواب اس لیے لکھتا ہوں کہ ظہر سے عصر تک تو اسباق ہیں۔ اگر اس وقت نہ لکھا جائے تو دوسرے دن پر جا پڑتا ہے۔ آگے مقدر اور ڈاک ڈالوں کا کرم۔

مولوی منظور صاحب کل شب میں سیدھے دیوبند پہونچے اور وہاں سے شام کو ۴ بجے یہاں آکر رات کو ۲ ½ میل سے لکھنو کو روانہ ہوئے۔ ان سے تفصیل احوال حضرت اقدس معلوم ہوئے۔ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے بعد سے حضرت کے اونچے حضرات کے لیے حضرت اقدس رائپوری دام ظلہم العالی کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ بالخصوص اپنی نااہلیت سے اگرچہ حضرتؒ بہت سے خلفا اپنے بعد چھوڑ گئے مگر یہ اونچا طبقہ اونچی نگاہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماتے۔ دوسری طرف کا مضمون بھائی متین کو دکھا دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی شدید ضرورت۔

علی میاں پرسوں یہاں ہو کر مالیر کوٹلہ کے کاظمی صاحب کے جلسہ میں گئے تھے۔ رات واپس لکھنؤ چلے گئے اوائل جنوری میں پاکستان کا ارادہ کر رہے ہیں۔

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آپ کا وہ خط جس میں آپ نے بُراسہارنپور گذرنے کو لکھا بہت دیر سے پہونچا۔ کاش آپ وقت سے پہلے اطلاع دیتے تو میں نا وقت بھی ملنے کی کوشش کرتا اور اسٹیشن پر ملتا اس لیے کہ مجھے ضروری کام آپ سے تھا۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ قیام کا ارادہ کب تک ہے اور واپسی کا نظام کیا ہے اس راستہ سے یا کسی دوسرے راستہ سے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ضرور کر دیں لکھنؤ سے متعدد خطوط کے بعد بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ فقط

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا

کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۷ جمادی الثانی ۷۷ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۳؍ جمادی الثانی پہونچا۔ اس میں بھی تم نے میرے خط کے نہ پہونچنے کی شکایت لکھی۔ بڑی حیرت ہو رہی ہے۔ میرے خطوط تو ۱۹؍ جمادی الاول کے بعد سے نہ معلوم کے جا چکے۔ ایک کارڈ میں نے مشترک تمہارے اور بھائی متین کے نام اس دن لکھا تھا جس دن ان کا خط اپنی روانگی کی اطلاع کے ذیل میں آیا تھا جس میں میں نے قبل از وقت اطلاع نہ ہونے پر قلق لکھا تھا۔ حضرت اقدس کے تفریحی اسفار شروع ہونے سے فکر ہے، خدا را گشت نہ کرائیں۔

مولوی منظور صاحب نعمانی شب جمعہ میں سید سے دیوبند پہنچے اور جمعہ کی شام کو ۴ بجے وہاں سے واپس آکر شب کو ۲½ بجے لکھنؤ چلے گئے۔ علی میاں بھی ان ایام میں اوّل دیوبند پھر لیر کوٹلہ کے جلسہ میں کاظمی صاحب کے طلبیدہ گئے تھے اور مالیر کوٹلہ سے واپسی پر یہاں اُترنے کو کہہ گئے تھے، مگر بعد میں بعض وجوہ سے سیدھا جانا پڑا۔ اسکی اطلاع بھی سابقہ کارڈ میں لکھ چکا ہوں۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ ہمارے مولوی الیاس کاتب اوجز جمعہ کے دن سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی علالت سے بڑا فکر اس کا ہے کہ تقریر کی کتابت ان سے بہت آسان چل رہی تھی بڑے اہتمام سے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کردیں۔ اگر خدانخواستہ وہ چل دیے تو بڑا حرج ہوجائے گا۔

مخدومی حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری کی خبر سے مسرت ہوئی۔ ان کا کارڈ بسلسلہ تعزیت حضرت اقدس مدنی نوراللہ مرقدہ صادر ہوا تھا اس کا جواب سرگودہا ہی کے پتہ سے ارسال کردیا تھا۔ معلوم نہیں ان کی روانگی سے قبل پہونچا یا نہیں۔ یہاں سب بحمداللہ بعافیت ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست رسمی نہیں بلکہ بڑی ہی ضرورت بلکہ ضروریات اپنی گندگی اور نا اہلی سے دعاؤں کی پیش آرہی ہیں۔ بعض بدگمانوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ حضرت اقدس مدنی کے وصال کے بعد سے بندہ

کے خطوط میں حضرت اقدسؒ کی شدت یاد کا مضمون زیادہ تر رہا اس لیے ایسا تو نہیں کہ وہ خطوط احتیاطاً آپ تک پہونچنے سے بھی پہلے ضائع کر دیے گئے ہوں ورنہ مسلسل نہ پہونچنا۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۹ رجمادی الثانی ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت کرنجنامہ بعد ظہر ۶ جمادی الثانی پہونچ کر موجب قلق ہوا۔ بھائی سعید مرحوم کے حادثہ فاجعہ سے طبیعت پر چوٹ لگی اور ڈپٹی صاحب مرحوم کے زمانہ میں ان کی بار بار کی انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ کی ملاقاتیں نظر میں پھر گئیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگاں کو صبر جمیل، اجر جزیل عطا فرمائے۔ اگر بابو عبد العزیز صاحب یہاں تشریف فرما ہوں تو یہی عریضہ دکھا دیا جائے۔ ورنہ تکلیف فرما کر بندہ کی طرف سے تعزیت کا کارڈ لکھ دیں، مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں ورنہ براہِ راست لکھتا۔

آجکل ہمارے مولوی الیاس زیادہ بیمار ہیں اور ان کی وجہ سے روزانہ شمیم ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس جاتا ہے۔ روزانہ اس سے حضرت کے خط اور خیریت کو بھی دریافت کرتے ہیں اور سلام دعا کا لکھنے کو بھی کہتے ہیں۔ پرسوں کے خط میں بھی بندہ لکھ چکا ہے۔ آئندہ خط میں حضرت اقدس کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو بھی پیام سلام لکھ دیں۔ اس مرتبہ بڑا قلق ہے کہ جانے والا ہی نہیں ملتا ورنہ پان کتھا تو ارسال ہو ہی جاتا۔ حالانکہ دیوبند سنا ہے کہ آمد و رفت ہو رہی ہے۔ مگر عموماً لوگ وہاں سے براہِ دہلی چلے جاتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی متین صاحب سے بعد سلام مسنون۔ لکھنو کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ وہاں آپ کا نزول ہوا اور پھر بھی سہارنپور رہ گیا مزید قلق ہوا۔ جناب الحاج عبد العزیز صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ علی میاں کا آج کی ڈاک سے خط ملا۔ وہ رات بھوپال کے لیے روانہ ہو گئے

ہوں گے۔ ایک ہفتہ بھوپال وغیرہ میں صرف ہوگا۔ اس کے بعد ایک روز نظام الدین کے بعد یہاں ہو کر لاہور کا ارادہ لکھا ہے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم، شنبہ
۱۲ جمادی الثانی ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مورخہ یکم، ۲ر جنوری پہونچ کر موجب منت ومسرت ہوئے۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل وکرم سے تمہیں اس احسان کی دونوں جہان میں جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مدنی نوراللہ مرقدہٗ کے بعد سے حضرت رائپوری دام مجدہم کی صحت وعافیت کا اور بھی زیادہ قلب پہ اہتمام بڑھ گیا۔ ہر وقت یہ سہم رہتا ہے کہ یہی ایک سایہ اپنے اوپر رہ گیا۔ خدانخواستہ یہ بھی نہ رہا تو کیا ہوگا۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس مبارک سایہ کو صحت وعافیت اور قوت کے ساتھ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ حاجی ظفر اس وقت رائپور سے بغرض ملاقات آئے ہیں۔ شام کو واپسی کا ارادہ ہے۔ وہاں سب کی خیریت بتاتے ہیں۔ بھائی الطاف کے گھر میں ابھی تک امید ہی کا درجہ ہے، فراغ نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی شدید ضرورت کے ساتھ استدعا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۵ جمادی الثانی ۷۷ھ دوشنبہ

○

عزیزم مولوی جلیل سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ملے تھے۔ کل ہی جواب

لکھ دیا تھا۔ آج کی ڈاک سے نہ ملنا چاہیے تھا نہ ملا۔ اس وقت قبل مغرب قاضی صاحب دیوبند سے واپس آ گئے اور شب کو جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ یہ پرچے ارسال ہیں۔ ایک بھائی متین کا۔ دوسرا مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا تعویذ ہے۔ نیز پان اور کتھ بھی منجانب برادر اکرام الحسن صاحب ان کے ہاتھ ارسال ہے۔ شاہ مسعود صاحب اپنے ویزا کی فکر میں سنا ہے لگے ہوئے ہیں۔ ملنے پر جلد ہی حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ایک شیشی الائچی دانہ بھی حضرت اقدس کے لیے ارسال ہے۔ فقط والسلام

زکریا۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

○

عزیزم عاقلکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون! آج صبح مولانا خدا بخش صاحب ملتانی تشریف لائے اور آج یہاں قیام ہے۔ کل دیوبند اور ایک ہفتہ وہاں قیام کے بعد دہلی ہوکر واپسی ان سے میں نے مطالبہ کیا کہ کوئی پرچہ۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تو طلب بھی کیا تھا، مگر کسی نے دیا نہیں۔ حالانکہ جو پرچہ پرسوں قاضی زاہد کے ہاتھ بنام بھائی متین صاحب گیا تھا اس کا جواب تو آج آنا ہی چاہیے تھا۔ کل کی ڈاک میں تمہارا کوئی خط نہ تھا۔ آج کی ڈاک ابھی تک آئی نہیں۔ ایک لطیفہ اور سنو۔ کل یہاں مدرسہ میں ایک صاحب کے پاس لاہور کے کسی صاحب کا جن سے میں واقف نہیں ہوں خط آیا۔ جو میں نے بھی پڑھا۔ مکتوب الیہ نے اظہار مسرت کے لیے تو میرے پاس نہیں بھیجا اور بھی یہاں بہت سوں کو دکھایا۔ اس میں لکھا تھا کہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا کوئی خط حضرتِ اقدس کے پاس پہنچا جس میں لکھا تھا کہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے بعد آپ کی شدید ضرورت پیش آ گئی۔ فوراً تشریف لے آئیں اور حضرتِ اقدس نے اس کا جواب یہ لکھایا کہ میں جلد آ رہا ہوں۔ فقط۔

میں نے تو اس روایت کو درایۃً رد کر دیا کہ اس کے ضعف کی بہت سی وجوہ ہیں
اس لیے یہ روایت معلل ہے، لیکن چونکہ مکتوب الیہ ثقہ ہیں اور ان کے قول کے موافق
کاتب صاحب بھی ثقہ ہیں اس لیے لوگوں کو اس پر شدید وثوق ہے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد ڈاک آگئی اور تمہارا کارڈ مورخہ ۱۴ جمادی الثانی پہونچا۔
تم نے لکھا کہ دس دن تک میرا خط نہیں آیا۔ اس سے بہت ہی حیرت ہے۔ میرے
پاس تو جب ہی تمہارا کارڈ پہنچتا ہے اسی وقت جواب لکھ دیتا ہوں۔ بعض اوقات
تمہارے دو کارڈ بیک وقت پہنچتے ہیں تو میرے بھی کہیں کہیں دو کارڈ پہنچنا چاہئیں۔
اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ دس یوم کے بعد بھی ایک ہی پہنچے۔ فالی اللہ المشتکیٰ

حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

زکریا

۱۹ جمادی الثانی ۸۷ھ

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

کوٹھی نمبر ۳۴ - بی جیل روڈ

لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۶ جمادی الثانی پہونچ کر موجب
مسرت ہوا۔ مجلس مذاکرہ کا جو حال تم نے لکھا اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اب تک تو
جو خبریں سنی جا رہی تھیں ان سے بہت ہی طبیعت پر تکدر رہتا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا شکر و احسان
ہے کہ ابھی اپنے فضل و کرم سے کہیں نہ کہیں سے حق کی آواز بلند فرما دیتا ہے۔ بصری صاحب
کے انتقال کی خبر سن لی تھی حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔

سنا جا رہا ہے کہ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد سے مولانا
یوسف صاحب کی تقریروں میں زور و جوش بہت پیدا ہو گیا ہے۔ اکثر جلسوں میں لوگ

بہت کثرت سے حضرت مدنی کو مولانا یوسف کے ساتھ جلسوں میں جاتے ہوئے دیکھتے ہیں کیا لونڈا ہی سب کو اپنے میں جذب کرتا رہے گا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے قوت وصحت عطا فرمائے۔ ان زوروں کی خبروں سے لوگ تو خوش ہوتے ہیں، مجھے فکر ہو جاتا ہے اس کے لیے بھی خصوصیت سے دعا کی درخواست کر دیں اور اپنے لیے تو کیا کہوں کوئی کل یوم ترقی کرتا ہے کوئی کل یوم نیچے گرتا جاتا ہے تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ کا عکس یہاں بھی خوب دیکھنے میں آتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ کہاں چلا گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ جمادی الثانی ۷۷ھ شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون! غالباً تم بخیریت دولت کدہ سے واپس تشریف لے آئے ہو گے۔ اس ہفتہ میں مولوی یحییٰ صاحب صرف ایک گرامی نامہ آج تک کئی دن ہو گئے پہنچا تھا۔ اس کا جواب اس وقت لکھ دیا تھا۔ اس وقت ایک اہم ضروری خط لکھ رہا ہوں۔ حضرتِ اقدس سے دریافت کر کے جواب تحریر فرماویں۔

حضرتِ اقدس مدنی نوراللہ مرقدہٗ کے بعد ایک ہجوم کی ایک دم یورش ہوئی تو میں گھبرا گیا اور حضرتِ اقدس دام مجدہم بہت یاد آئے، مگر خیر الحمدللہ کہ جب ان کو یہ سمجھایا کہ حضرتِ اقدس کے خلفاء ماشاءاللہ کثیر جماعت ہیں۔ آپ کو ان سے رجوع کرنا چاہیئے تو وہ ہلہ تو رک گیا، لیکن اب ایک دوسرا مرحلہ شروع ہے وہ یہ کہ بعض لوگوں کے خطوط سلسلہ کے معروف اکابر کے منامی ارشادات کے آتے ہیں کہ حضرتِ اقدس شاہ عبدالقدوس صاحب نوراللہ مرقدہ نے مثلاً تیرے پاس آنے کا حکم دیا ہے۔ بھلا ان لوگوں کے خیال میں ان کے خواب کا مقابلہ میرا مشورہ کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال یہ تو سلسلہ چل ہی رہا ہے! اس

وقت ایک صاحب کا خط کئی دن سے آیا ہوا ہے۔ ان کے پہلے بھی کئی خطوط آئے اور میں اپنی طرز پر کسی مجاز سے رجوع کا مشورہ ہی دیتا رہا۔ اب ان صندی کا خط آیا ہے کہ میں نے ضیاء القلوب سے سلطان الاذکار کا عمل شروع کیا تھا۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے خواب میں فرمایا کہ تم جس طریق سے سلطان الاذکار کر رہے ہو اس میں بہت دیر لگے گی۔ شیخ الحدیث کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ تمہیں سلطان الاذکار کا آسان طریقہ بتا دیں۔ الخ۔ اب بجز اس کے کہ اس کا جواب حضرۃ اقدس سے دریافت کرواؤں اور کیا کروں۔ اس ناکارہ بدکار نے کہیں کچھ کیا ہو تو کسی کو بتائے۔ تقریباً ۲۴ برس ہوئے ایک مرتبہ رمضان میں سوتے ہوئے ایک خواب کی شکل میں ایک حالت گزری تھی۔ خواب ہی میں کسی نے کہا تھا کہ "سلطان الاذکار ہیں۔ اس ناکارہ نے یہ خیال کیا تھا کہ اس ناپاک کو ان عالی مقامات سے کیا سروکار نہ اس خواب کا کبھی حضرات میں سے کسی کا ذکر کیا۔ اہمیت سمجھی نہ اس میں کوئی خاص تعلیم تھی۔ ایک خاص کیفیت کا ظہور تھا۔ اب براہِ کرم حضرتِ اقدس سے اس سائل کے سوال کا جواب دریافت کر کے تحریر فرما دیں اور اس عریضہ کو حضرتِ اقدس کو سنانے کے بعد فوراً چاک کر دیں نہ رکھنے کی اجازت ہے نہ کسی دوسرے کو دکھانے کی۔

ذکریا

۲؍ رجب ۸۸ھ پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ

کوٹھی نمبر ۳۲۔ بی جیل روڈ

لاہور (مغربی پاکستان)

عزیزانم مولوی عبد الجلیل و مولوی محمد یحییٰ سلمہما

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے مولوی یحییٰ صاحب اور دوسرا کارڈ مولوی جلیل صاحب کا واپس از مکان مورخہ ۱۹، ۲۱ جنوری پہونچکر موجب منت ہوئے۔ کل کی ڈاک سے ایک کارڈ مولوی جلیل کے نام ضروری الجواب سلطان الاذکار کے متعلق لکھ چکا ہوں پہونچا ہوگا

کوٹھی پر قبضہ کا حال معلوم ہوا۔ مگر اس خبر سے قلق ہوا کہ آدھی تیتر آدھی ٹبیر۔ صرف چند کمرے مل سکے۔ اس میں مہمانوں کا کس طرح گزر ہوگا۔ رمضان المبارک میں وہاں قیام کا زور ملنے شروع ہو گئے۔ ابھی تو دو ماہ باقی ہیں۔ ابھی سے یہ زور ہیں تو نتیجہ ظاہر ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس مبارک سایہ کو تا دیر خدام کے سروں پر قائم رکھیں۔ مولوی یوسف صاحب جمعہ کی شام کو مدراس کے طویل سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ رات ہی ان کا پیام دہلی اسٹیشن سے بہت اہتمام سے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کا پہونچا ہے۔

اگر بابو عبدالعزیز صاحب انبالوی وہاں ہوں تو پشت نامہ ان کو دکھا دیں۔ ورنہ براہ کرم کارڈ پر ان کو لکھ دیں۔

مکرم محترم الحاج عبدالعزیز صاحب زاد مجدکم۔ بعد سلام مسنون مفصل گرامی نامہ جس سے حادثہ کی تفاصیل معلوم ہوئیں پہونچا مگر آپ نے یہ نہ لکھا کہ اس کا جواب کہاں لکھوں۔ آپ کا قیام لاہور کب تک ہے۔ حادثہ کا اجمالی حال مولوی جلیل کے خط سے معلوم ہو کر بہت ہی قلق ہوا۔ نہ صرف بھائی سعید بلکہ ڈپٹی صاحب رحمہ کے دور کے بہت سے واقعات سہارنپور کے قیام کے نظر سے گذر گئے اور جب سے برابر جب بھی خیال آتا ہے صدمہ تازہ ہو جاتا ہے۔ مولوی جلیل صاحب کی معرفت اجمالی تعزیت اس وقت لکھ دی تھی۔ اب بھی دل چاہتا تھا کہ کچھ اور لکھوں مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کا قیام کہاں ہے اور پتہ کیا ہے۔ فقط والسلام۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالجلیل صاحب و مولوی یحیٰی صاحب سلمہما — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۴۔ رجب ۷۷ھ

O

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲، رجب پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ میرے خیال میں حضرت اقدس سے دریافت کر کے مولوی اسعد کے خط کا جواب ایک کارڈ

سے براہ راست مولانا اسعد کے نام ارسال کردیں۔ پتہ علی میاں سے معلوم کرلیں۔ اس میں ادعیہ کے ساتھ کام میں اہتمام سے لگنے کی تاکید لکھ دیں ویسے تو وہ لگ ہی رہے ہیں مگر ماحول تشتت کا ہے اس لیئے تاکید کردیں۔

آج کی ڈاک سے ٹنڈو اللہ یار خاں کا خط ملا جس میں مولانا اشفاق الرحمن صاحب کاندہلوی کے حادثۂ انتقال کی خبر تھی۔ حضرت اقدس تو خوب واقف ہیں۔ دعائے مغفرت کی درخواست کردیں۔ آج اسی وقت بھائی الطاف بھی آیا ہے صرف مصافحہ ہوا ہے بات چیت کی ابھی تک نوبت نہیں آئی آج قیام کا ارادہ بتایا تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت تو مشغول ہوں بعد مغرب باتیں کریں گے۔ ابھی تک اس کے گھر میں فراغت نہیں ہوئی۔ شاہ صاحب اور بھائی عطاء الرحمٰن کی روانگی کی خبریں تو روزانہ سنتے رہتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم مولانا الحاج علی میاں صاحب زاد مجدکم!

بعد سلام مسنون آج کی ڈاک سے گرامی نامہ رجسٹری پہونچ کر موجب منت ہوا بوڈر پار کرنے کی خبر تو مولوی عبدالمنان صاحب کے کارڈ سے کئی دن ہوئے مل گئی تھی اور میں اس کے بعد دو مرتبہ مولوی یوسف صاحب کے لیے دعا کا پیام بھی آپکے ذریعہ مولوی جلیل کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ عزیز مولوی محمد ثانی سلمہٗ سے سلام مسنون۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۶ رجب ۷۷ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۱۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا مسرت نامہ مورخہ ۴ رجب پہونچا۔ اب تم نے کئی خطوں سے یہ لکھنا چھوڑ دیا کہ تیرا فلاں خط پہونچا۔ معلوم نہیں کہ میرے خط پہونچنے ختم ہوگئے یا تم نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ میں تمہارے ہر خط پر ڈاک پڑھنے سے پہلے جواب لکھتا ہوں۔ پرسوں کے خط میں میں نے لکھا تھا کہ بھائی الطاف

ابھی آیا ہے، بعد مغرب گفتگو ہوگی اس وقت تو فرصت نہیں وہ ایک دن قیام کے بعد کل صبح واپس چلا گیا اس کا شدید اصرار تھا کہ میں اس کی طرف سے ایک خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھوں اور میں نے وعدہ بھی کر لیا تھا لہٰذا یہ کارڈ اسی کے نامۂ اعمال میں سمجھیں اور اس کا جواب براہِ راست اس کو لکھ دیں وہ بہت پریشان تھا اور اپنی عادت کے موافق رونا بھی شروع کر دیا قلق اس پر تھا کہ اس کی روانگی میں تعویق ہوتی جا رہی ہے اور مدت حمل اندازہ اور مقررہ وقت سے زیادہ ہو چکی جس کا اس کو شدید فکر ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس کا یہ بھی خیال تھا کہ پھر میں اس حال میں چھوڑ کر چلا جاؤں مگر میں نے تو یہ مشورہ دیا کہ جب تین ماہ اس انتظار میں گذار دیئے اب دو چار دن کے لیے کیا چھوڑنا اگر اتنی تاخیر تھی تو اس وقت ہمراہ جانا چاہیے تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کوٹھی کا اشتراک تو سمجھ میں نہیں آیا۔ نہ مزید کی ضرورت اس ناسمجھ کی سمجھ ہی کیا جس کو اب سے تیس برس پہلے حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحبؒ کے شدید اصرار پر کچے گھر کی توسیع سمجھ میں نہ آئی اور حضرت نور اللہ مرقدہٗ کا ٹانڈہ میں مکان بنانا کبھی سمجھ میں نہ آیا۔ ہمیشہ لڑتا ہی رہا کہ آخر کس غرض سے یہ شہر بنایا جا رہا ہے۔ اب ورثہ کی بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کیا کریں اصل میں مجھ جیسے کوڑھ مغزوں کے رہنے کی دنیا میں جگہ ہے ہی نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہاں چلا گیا۔ بہرحال اپنے مٹھوس دماغ میں تو حضرت اقدس کا چند سالہ قیام صوفی جی کی کوٹھی میں بہت آسان ہے اور لائلپور میں مولوی انیس کی مسجد میں بھی سہل ہے لیکن رموز مملکت خویش خسروان دانند۔ بس جی مولوی جلیل اب تو اس کی دعا کرا دو کہ سفر کے لیے کچھ زادِ راہ تیار ہو جائے۔ یہ تو سن ہی لیا ہوگا کہ ۵ رجب کی شب میں دس بجے حافظ محمد حسین صاحب اجراڑوی بھی چل دیئے۔ حضرت گنگوہیؒ کی یادگاریں ختم ہی تقریباً ہو گئیں۔

مولوی امین احسن اصلاحی کے استعفے کا مختصر حال تو یہاں کے اخبارات سب میں آیا اگر مفصل بیان کسی اخبار میں ہو تو ضرور بھیج دیں۔ فقط

عزیزم مولوی عبد الجلیل مسلّمہ
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا چہارشنبہ
۸ رجب ۷۷ھ

◯

عزیزم مولوی جلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مصافحہ کے وقت معلوم ہوا کہ مولوی عبد المجید صاحب جارہے ہیں۔ پہلے سے بالکل خبر نہ ہوئی ورنہ پرچہ ضرور مفصل لکھتا۔ بدھ کی شام کو قبیل مغرب بھائی الطاف کے لڑکی پیدا ہوئی اور پرسوں یکشنبہ کو راؤ عطاء الرحمٰن یہاں آکر شب کو جانے کا ارادہ کہہ گئے ہیں

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ عین گاڑی کے وقت بہت عجلت میں لکھا ہے۔ فقط

شب شنبہ ۱۱ رجب ۷۷ھ

◯

عزیزم عافاکم اللہ!

بعد سلام مسنون۔ کل راؤ عطاء الرحمٰن کی روانگی کی پختہ خبریں کئی دن سے آرہی تھیں۔ اس لیے ایک خط تمہارے نام دوسرا بھائی متین کے، تیسرا مولوی عبد العزیز دعاجُو کے نام لکھ کر علی الصباح رکھ لیا تھا کہ کہیں پھر وقت نہ ملے۔ مغرب کے بعد تک راؤ جی کا شدید انتظار رہا مگر بجائے ان کے حکیم محب الرحمٰن آئے اور کہا کہ راؤ جی تو کل کو آویں گے۔ میں بورڈر پر جارہا ہوں۔ کل کو اباجی وہاں آویں گے اس لیے وہ لفافہ ان کو دے دیا تھا خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک ۲۹ جنوری کا دوسرا بندہ کے خط کے جواب میں ۳۰ کا پہونچے۔ آج چونکہ پھر ان کی پختہ خبر ہے اس طرح پھر یہ پرچہ لکھ کر رکھ رہا ہوں۔ مولوی عبد المنان دہلوی بھی ان کی طلب پر پرسوں شام سے یہاں منتظر ہیں۔ حضرت اقدس کا جواب ذکر کے متعلق پہونچ گیا مگر تم نے یہ نہیں لکھا کہ تیرا کارڈ حسبِ ہدایت چاک کرایا۔

حضرت کی صحت کے مژدہ سے بہت ہی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس مبارک

سایہ کو تادیر قائم رکھے۔ مولوی یوسف صاحب کا رلت بھی دستی پیام پہونچا ہے حضرت اقدس سے دعا کی بہت زیادہ درخواست ہے۔ وہ جنوبی ہند کے دورہ پر ہیں اللہ تعالی شانہٗ مدد فرمائے۔ ۷ فروری کو واپسی پر حیدرآباد کا قیام ہے۔ سنا ہے کہ مجمع بہت زیادہ ہے۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر علوم ۱۲-رجب ۷۷ھ دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر رعاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ ایک دستی لفافہ شب دوشنبہ میں حکیم محب الرحمٰن کی معرفت ارسال کیا تھا جو لکھا تو تھا راؤ صاحب کی معرفت بھیجنے کے لیے مگر ان کے التوا سے حکیم صاحب کی معرفت ارسال کیا۔ دوسرا دوسرے دن راؤ جی کی معرفت ارسال کیا۔ کل کی ڈاک تمہارے خط سے خالی گئی اور آج کی ابھی آئی نہیں۔ آجکل ڈاک اکثر بہت دیر سے پہنچتی ہے، ممکن ہے اس کے بعد ڈاک کا وقت نہ رہے اور چونکہ کل کو دیوبند کے جلسہ شوریٰ ممبران میں جانے کے سہم میں ویسے ہی معطل الدماغ ہے کار سہم میں بیٹھا ہوں۔ اس لیے خیال ہوا کہ تمہیں خط ہی لکھ دوں۔ اس لئے کہ اگر کل کو روانگی ہوگئی تو دو دن ناغہ جائیں گے۔ شوریٰ کے سفر کا سہم تو ہمیشہ ہی ہوا کرتا تھا کہ سفر میرے لیے بھی مجاہدہ عظیمہ ہے لیکن حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کا خوف اور شوقِ زیارت سہم پر غالب آجاتے تھے۔ اب صرف سہم ہی رہ گیا۔ سفر کی ہمت بالکل نہیں۔ مگر حضرت اقدس رح کے بعد کا پہلا شوریٰ ہے کہتے ہیں کہ اہم ہے، شرکت ضروری ہے۔ مولوی اسعد صاحب بھی اصرار کر گئے اور دوسرے حضرات کی طرف سے بھی اصرار ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد اس ناکارہ کے لیے تو ضرورت دعا ہے ہی ہر دو مدرسوں کے لیے بھی خصوصی دعا کی ضرورت ہے۔ میں نے عرصہ ہوا ابو عبدالعزیز صاحب انبالوی کے متعلق دریافت کیا تھا کہ وہ کہاں ہیں اور ان کا پتہ کیا ہے۔ اس کا جواب تم نے نہیں لکھا۔ ان کا خط بھائی سعید مرحوم کے حادثہ کے بعد سے آیا ہوا رکھا ہے مگر بزرگ نے اپنا پتہ نہ لکھا جو میں جواب لکھتا

خط لکھنے کے بعد تمہارے دو کارڈ مورخہ یکم و ۳ فروری پہونچے۔ حالات سے مزید

اطمینان ہوا۔ آج کی ڈاک میں تقریباً چالیس خطوط ہیں۔ بھلا اس کے ساتھ کوئی علمی مشغلہ کیسے رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی میرے حال پر رحم فرمائے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۵ رجب ۷۷ھ چہارشنبہ

○

مکرم محترم زادت معالیکم۔ بعد سلام مسنون!

کئی دن انتظار کے بعد آج کی ڈاک سے تمہارا مسرت نامہ مؤرخہ ۱۵ رجب ۵ فروری آج ۲۰ کو پہنچا۔ یہ ردِ عمل ہے سابقہ خط کا کہ وہ ۳ فروری کا جس پر لاہور کی مہر ۴ کی تھی یہاں ۵ کو مل گیا تھا۔ اس کے بعد آج ۱۰ فروری کو ۵ کا ملا۔ اس پر لاہور کی مہر بھی پوری نہیں آئی جس سے روانگی کا حال معلوم ہوتا۔ اضافہ ویزا کا حال معلوم ہوا۔ اس کے بعد تو معاملہ آسان ہے۔ حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعاؤں کی شدید ضرورت اور درخواست ہے۔

غالباً حاجی متین صاحب کے مکان میں تشریف بری ہو چکی ہوگی۔ ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کر دیں۔ میں نے ایک خط تو حکیم محب الرحمٰن کی خدمت میں ارسال کیا تھا جو راؤ عطاء الرحمٰن کی معرفت ارسال کرنے کو لکھا تھا۔ دوسرا خط دوسرے دن ان حضرات کی معرفت لکھا، مگر تمہارے اس کارڈ میں کوئی سے کا پہنچنے کا ذکر نہیں پہلے خط میں ایک پرچہ بھائی متین کے نام بسلسلہ تعزیت بھی تھا۔ مولانا محمد صاحب لائل پور سے والا نامہ آیا۔ لکھا ہے کہ حضرتِ اقدس مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ کے وصال سے جہاں ہم سب یتیم ہو گئے وہاں مودودیت کے استیصال کا اہتمام بھی ختم ہوتا نظر آرہا ہے۔ بالکل صحیح لکھا مجھے تو خود ہی اس کا بہت قلق ہے۔ مختلف خطوط سے معلوم ہو رہا ہے کہ علی میاں آجکل ہمہ تن رد قادیانیت میں کسی تصنیف میں شدید منہمک ہیں۔ بہت مبارک کام ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور توفیق عطا کرے کہ اس کی دوسری منزل ردِ مودودیت میں بھی

کوئی تصنیف ایسے ہی انہماک سے تحریر فرمادیں۔ اگر قادیانی نصاً ولفظاً ختم نبوت کے خلاف ہیں تو یہ روشن خیال معنًی بلا اقرار لفظی ختم نبوت کے ساعی ہیں۔ فاللّٰہ المستعان

فقط والسّلام زکریا مظاہر العلوم

۲۰ ر رجب ۸۸ھ

ایک ضروری امر یہ ہے مولوی حامد میاں صاحب کے خط سے جو انہوں نے دیوبند لکھا حضرت کا یہ ارشاد پہونچا کہ زکریا کو چاہیئے کہ مولوی اسعد صاحب کو اجازتِ بیعت دے۔ اس کی تحقیق مطلوب ہے۔ شدت سے جواب کا انتظار کروں گا۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ

کوٹھی نمبر ۳۲۔بی ۔ جیل روڈ

لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللّٰہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا ۵ ر فروری والا خط پہونچا اور اسی وقت جواب لکھ دیا۔ آج کی ڈاک سے خلافِ توقع تمہارا خط مورخہ ۷ ر فروری پہونچ کر موجب منت ومسرت ہوا۔ اس سے اطمینان ہوا کہ میرے دونوں پرچے راؤجی اور حکیم محب الرحمٰن والے پہونچ گئے۔

تمہارے اب تک کے خطوط سے حضرت اقدس کی وہاں زیادتی صحت کی اطلاعات بڑے اطمینان کا سبب تھیں۔ مگر آج کے کارڈ میں تم نے حضرت اقدس کا یہ مقولہ تحریر فرماکر کہ یہاں پر وہاں کے مقابلہ میں صحت اچھی ہے پھر سوچ میں ڈال دیا۔ اللّٰہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ اور قوت مستمرہ عطا فرمائے۔

کل کے خط میں مولانا اسعد صاحب مدنی کی اجازت کے سلسلہ میں حضرت اقدس کے ایک ارشاد کی تحقیق میں نے دریافت کی ہے اس کو راز میں رکھیں اور جوابی

جواب سے مطمئن فرما دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ اس انتقال مکانی کے بعد آپ کا ڈاک کا پتہ بھی رہے

گا یا بدلے گا۔ بڑی مشکل سے تو یہ پتہ یاد ہوا ہے اور ہر پوچھنے والے کو بھی لکھ رہا

ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا مظاہر علوم

کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (غربی پاکستان) — ۲۱ رجب ۷۷ھ شنبہ

○

(مکتوب مولانا محمد اسعد صاحب مدنی۔ بخدمت حضرت اقدس رائپوری)

۷۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب مولانا سید حامد میاں صاحب کے والا نامے میں آنجناب نے اس

ناکارہ کے حالات دریافت فرمائے ہیں۔ پریشان ہوں کیا حال لکھوں بس روسیاہ

بدکار کا تو کچھ حال ہی نہیں۔

احقر چھ سات سال قبل حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم کے کرم سے حضرت قدس اللہ سرہٗ

سے بیعت ہوا تھا۔ پھر جب حضرت قدس سرہٗ کو پہنچانے کے لیے بمبئی تشریف لے گئے

تو بمبئی میں پاس انفاس تعلیم فرمایا تھا مگر حسب معمول بدنصیبی کاہلی دامن گیر رہی۔

واپسی پر احقر کے عرض کرنے سے حضرت قدس سرہٗ نے بارہ تسبیح تعلیم فرما دی۔ کوئی دو سال

قبل جبکہ پاس انفاس بلا اختیار جاری ہو گیا تب حضرت قدس اللہ سرہٗ العزیز نے

ذکر قلبی تین ہزار تعلیم فرمایا تھا۔ احقر تعداد کا لحاظ تو زیادہ نہیں کر سکا ذکر قلبی جاری

ہو گیا تھا مگر احقر نے حضرت قدس سرہٗ سے کچھ عرض نہیں کیا یہاں تک کہ گذشتہ

رمضان المبارک میں حضرت قدس اللہ سرہٗ کے مجازین (مولانا احمد علی صاحب اور

مولانا مصدر علی صاحب وغیرہ) نے صرف مجھکو ہی مجبور نہیں کیا بلکہ حضرت قدس اللہ

سرہٗ سے بھی جا کر عرض کیا۔ حضرت قدس سرہٗ نے احقر کو طلب فرما کر احوال دریافت

فرمائے۔ احقر نے عرض کر دیئے تو اس وقت حضرت قدس اللہ سرہٗ نے مراقبۂ ذات مقدسہ تعلیم فرمایا۔ احقر کرتا بھی رہا لیکن سفر مدراس کے بعد حضرت قدس سرہٗ کی علالت وغیرہ کی پریشانی میں باقاعدہ بیٹھ کر مراقبے کا موقع دستیاب نہ ہوتا تھا اور طبیعت بھی تنگی صرف بارہ تسبیح ضرور کسی طرح کر لیتا تھا یہاں تک کہ حضرت قدس سرہٗ کا وصال ہو گیا۔

جسم میں کسی کسی وقت سنسنی سی رہتی ہے اگر کبھی کسی فعل سے مخلوق کی خوش ظنی کا خیال ہوتا ہے تو بحمداللہ خالق کی رضا کی طرف مائل ہوتا ہے اگر کہیں کسی مخالف ماحول میں پھنس جاتا ہوں تو ذکر اور آثار ذکر کا بلاارادہ غلبہ رہتا ہے اور دل متنفر رہتا ہے۔

حضرت یہ روسیاہ بہت محروم قسی القلب ہے۔ خدا جانے ایمان بھی ہے کہ نہیں۔ حضرت قدس سرہٗ العزیز کی کوئی خدمت بھی نہ ہو سکی۔ محروم ہی محروم رہا لوگ روتے ہیں تو میں حسرت سے دیکھا کرتا ہوں۔

اس رمضان میں حضرت قدس سرہ العزیز نے خواب بیان فرمایا کہ احقر اور حضرت قدس سرہٗ حج کے لیے جدہ پہنچے ہیں اور حضرت قدس سرہٗ احقر سے فرما رہے ہیں کہ "باہر جا کے لوگوں کو خبر کر دے کہ حسین احمد آ گیا"۔ اب جبکہ حضرت قدس سرہٗ کا وصال ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا تعبیر ہو گی۔

حضرت۔ دعوات و توجہات کا بہت محتاج ہوں۔ کسی بھی لائق نہیں ہوں۔ ویسے حضرت قدس سرہٗ رمضان بعد سے بعض سالکین کو احقر کے سپرد بھی فرماتے تھے کہ "جا ان کو بارہ تسبیح یا اسم ذات یا پاس انفاس یا ذکر قلبی بتا دے"۔ وصال سے چند دن پہلے فرمایا کہ فلاں صاحب کی اجازت کا اعلان کر دے۔

یہ چند سطور تعمیلاً للارشاد تحریر کر کے پیش کر رہا ہوں کہ شاید جناب کی دعوات و توجہات سے احقر کا بیڑا پار ہو جائے اور آخر بن جائے اور اپنے اکابر کے ساتھ آخر ہو جانے۔ فقط والسلام۔ طالب دعا اسعد غفرلہٗ ۲۲ رجب ۷۷ھ

از زکریا عفی عنہٗ

بخدمت اقدس سیدی و سندی ادام اللہ ظلال برکاتہ' !

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت مولانا اسعد صاحب کا یہ پرچہ حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کے لیے آیا ہے، جو ارسالِ خدمت ہے ۔

یہ صحیح ہے کہ میرے ہی کہنے سے ان کی ابتدائی بیعت ہوئی تھی اور اس کے بعد سے بھی میں وقتاً فوقتاً ان کو بھی اور حضرت اقدسؒ کو ایک دوسرے کی طرف خصوصی توجہ پر عرض عروض کرتا رہا ۔ غالباً تین سال ہوئے میرے ہی تقاضے پر حضرت نے ان کو لوہاری حضرت میاں جی صاحبؒ کے حجرہ میں ایک چلہ گذارنا تجویز کیا تھا مگر غالباً ۲۰ - ۲۵ یوم کے بعد حضرتؒ کی بیماری کی خبر سن کر یہ خود بھی کچھ بیمار تھے درمیان میں چلے آئے ۔ وہ پورا نہ ہو سکا ۔ اب بھی میں نے تقاضا کیا تھا کہ اس کی تکمیل دیوبند کی مسجد میں اعتکاف کی صورت سے پوری کر لیں مگر مہمانوں کے ہجوم کی وجہ سے اب تک نہ ہو سکا ۔ اب اس خط کا جواب مولوی جلیل صاحب بندہ ہی کے پاس ارسال کریں ۔ فقط والسلام

زکریا ۲۴ ؍ رجب ۷۷ھ

بخدمت اقدس سیدی سندی ادام اللہ ظلال برکاتہٗ

بعد سلام مسنون ۔ یہ کارڈ حاجی محمد محمود صاحبؒ نے کل بعد جمعہ دیا اور کہا کہ میری طرف سے حضرت کو لکھ دے ۔ میں نے پوچھا کیا لکھوں ۔ انہوں نے کہا جو چاہے لکھ دے میں نے کہا کہ تم بھی بتاؤ جو کہو لکھ دوں ۔ انہوں نے کہا یوں لکھ دے کہ اب تو بہت دن ہو گئے بس آ جاؤ ۔ میں نے کہا یہ تو میں نہیں لکھنے کا ۔ کسی اور سے لکھواؤ ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا بس سلام اور دعا کے لیے لکھ دے ۔ میں نے کہا کہ ہاں یہ ضرور لکھ دوں گا ۔ لہٰذا ان کی اور اپنی طرف سے دعا کے لیے باصرار درخواست ہے ۔ چونکہ یہ ان کا کارڈ ہے اس لیے اصالۃً حضرت کی خدمت میں ارسال ہے ۔

بعزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ ! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مؤرخہ

۱۸ رجب پہونچا۔ حضرت اقدس نے یہ بالکل صحیح ارشاد فرمایا کہ حضرت مدنی کے وصال پر میں نے حضرت اقدس کو اس لیے بہت یاد کیا کہ اس بھیڑ کو جو دفعۃً پریشانی میں مبتلا ہو گئی ہے ضرور رائپور پہنچتا اور ان غریبوں کے لیے بہت زیادہ تسکین کا ذریعہ بنتا۔ مولانا یوسف صاحب مدراس، حیدرآباد کے طویل سفر سے بخیریت ۲۲ رجب کو نظام الدین پہونچ گئے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے بہت ہی مدد فرمائی۔ بہت طویل دورہ جنوبی ہند کا رہا نہ دن میں لیٹنا ملا نہ کسی جگہ ایک شب سے زیادہ قیام رہا۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج علی میاں صاحب مدفیوضہم! بعد سلام مسنون۔ صرف اس اطلاع کے لیے یہ سطور ارسال ہیں کہ رات عشا کے بعد آپ کے مدرسہ کے مولوی مرتضیٰ اور مولوی معاذ الاسلام یہاں پہونچے۔ آج یہاں قیام ہے۔ شام کو دیوبند کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد اپنے مقررہ سفر پر روانگی ہے۔ ان سے یہ معلوم ہو کر کہ بخاری شریف درمیان میں رہ گئی، قلق ہوا۔ میرے خیال میں تو آپ کو چلتے ہوئے کسی دوسرے کے ہاں منتقل فرما دینا چاہیے تھا۔ معلوم نہیں مولوی محمد ثانی کی واپسی ہوئی یا نہیں وہ تو ۱۵ دن ہی کہہ کر گئے تھے۔ جناب عزیز الٰہی صاحب کا کارڈ آیا تھا۔ ان کو براہ راست ان کے محررہ پتہ پر خط لکھ چکا ہوں۔ فقط والسلام۔

حضرت اقدس رائپوری زاد مجدہم (مولوی جلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۲۵ رجب ۷۷ھ ۱۳

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ مولوی یوسف صاحب اپنی کار میں یہاں تک آئے اور واپسی پر براہ کاندھلہ جانے کا ارادہ کیا۔ کاندھلہ گئے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا تھا۔ وہاں کے لوگوں کا بھی عرصہ سے اصرار رہتا تھا اور مولوی یوسف اور بھائی اکرام کا بھی اصرار ہوا۔ ہمت سفر بالکل نہ تھی مگر کار کی سہولت اور سب کا اصرار۔ کل ظہر کی نماز پڑھ کر روانگی ہوئی۔ عصر کاندھلہ کی مسجد میں جماعت سے پڑھی اور آج ۲ بجے وہاں سے

چل کر بعد عصر یہاں پہونچنا ہوا۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ بھائی الطاف رات چلا گیا ملاقات نہ ہونے کا قلق رہا۔ کل جاتے ہوئے آپ کا ایک کارڈ ملا جو گاڑی میں بیٹھ کر پڑھ کر اور یہاں پہونچکر آج کی ڈاک سے دوسرا کارڈ ملا۔ ہر دو مورخہ ۲۲،۵ / رجب میں حضرت اقدس کے مدوجزر کی تفاصیل معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے حضرت کے فیوض سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ یک انار صد بیمار۔ اب تو ہندو پاک دونوں جگہ صرف حضرت ہی کا وجود رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ تادیر اس مبارک سایہ کو قائم رکھے۔ پرسوں مولوی اسعد صاحب کا ایک خط ارسال کیا ہے پہونچا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک کارڈ میں خود بھی کئی دن ہوئے لکھ چکا تھا۔ اس کا جواب تو شاید آج کل میں آجائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی محمود میرے سفر کا مذبذب اور مولوی لطیف الرحمٰن کی شدت علالت کی خبر سن کر کل بہٹ گئے ہیں۔ وہاں سے ایک دو روز میں رائپور کا ارادہ تھا۔ واپسی پر خط پہونچا دوں گا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی محمد سعید سلمہٗ! بعد سلام مسنون۔ خیریت نامہ پہونچا۔ ایک عجیب بات ہے کہ خدام کے خطوط سے تو حضرت اقدس کی خیریت اور صحت کی روزافزوں خبریں سننے میں آتی رہتی ہیں لیکن اجنبی نو وارد لوگوں کے خطوط میں حضرت اقدس کا نہایت قابل فکر ضعف اور تشویش کی خبریں ملتی ہیں۔ آج کی ڈاک میں پاکستان کے تقریباً سات آٹھ خط ہیں سب میں حضرت اقدس کے متعلق یہ متضاد خبریں متعلقین اور اجنبی لوگوں کی ہیں۔ یہاں دیر تک اس پر تبصرہ ہوتا رہا۔ میں تو بلا تصنع خدام ہی کی روایت کو موثق سمجھتا ہوں کہ اجنبی لوگ دفعۃً دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں مگر فریق مخالف ان کی روایت کو غیر جانبدار قرار دیتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ کوٹھی ۲۱/۲۸ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸ رجب ۷۷ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۰ رجب پہونچ کر موجب منت ہوا۔ تم نے لکھا کہ مولوی حامد میاں صاحب کی روایت کے متعلق پرسوں کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ مگر یہاں اس سے قبل کل پرسوں آپ کا خط مورخہ ۲۵ رجب پہونچا تھا اس میں کوئی ذکر اس کا نہیں ہے۔ اب یا تو ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی خط اور لکھا جو پہونچا نہیں یا پرسوں سے مراد ہی ۲۵ رجب والا خط ہے تو اس میں کوئی مضمون ایسا نہیں نہ اس کا کوئی ذکر ہے۔ مجھے اس کا شدت سے انتظار رہتا۔ اس کے بعد ایک لفافہ مرسلہ مولانا اسعد صاحب بھی آپ کے توسط کا پتہ اس پر لکھ کر ارسال کر چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ آج کے خط میں کسی مناظرہ کا ذکر بھی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سے پہلے خط میں آپ اس کا ذکر کچھ لکھ چکے ہیں۔ مگر وہ اب تک نہیں پہونچا۔ آج کے خط میں یہ ہے کہ مناظرہ نہیں ہو سکا۔ مگر مجھے اب تک مناظرہ کی تفصیل ہی معلوم نہیں۔ عجب نہیں کہ اس خط میں یہ مضمون بھی ہو اور راستہ میں پاکستانی ڈاکخانہ میں کوئی شخص اس مناظرہ والے فرقہ سے تعلق رکھتا ہو تو اس نے ضائع کر دیا ہو۔

یہاں رات رویت نہیں ہوئی نہ ابھی تک کہیں سے اطلاع آئی۔ اس لیے آج ۳۰ رجب پنجشنبہ ہے۔ آپ کے یہاں کے ماہر موسمیات کا اعلان پڑھا تھا کہ جمعرات کو یکم ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ چونکہ آج کے خط میں آپ نے ۲۱ فروری کو صوفی صاحب کی کوٹھی میں منتقل ہونے کو لکھا ہے اس لیے وہیں کا پتہ لکھتا ہوں۔

مولوی محمد ثانی کا کارڈ پہونچا۔ انہوں نے جواب کے لیے پتہ بھی نہیں لکھا۔ اور ۲۲ فروری کو واپسی بھی لکھی۔ اس لیے علیحدہ جواب نہیں لکھا۔ اگر ہوں تو سلام مسنون اور رسید خط فرما دیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۳۰ رجب ۷۷ھ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! ۲۳ رجب کا لکھا ہوا گرامی نامہ کارڈ آج ۲ شعبان کو پہنچا معلوم نہیں یہ کہاں رہا۔ غور سے دیکھنے سے پتہ چلا کہ لاہور کی مہر اس پر ۱۷ فروری یعنی ۲۷ رجب کی ہے اس لیے چند روز تو یہ وہیں کسی کی جیب میں پڑا رہا۔ ایک دو روز راستہ میں اطمینان کا سانس لیا۔ رسالہ کی تکمیل سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مثمر و مفید بنائے۔ مولانا یوسف صاحب طوفانی دورہ کے بعد ۱۷ رجب کو حیدرآباد کے اجتماع میں شریک ہوئے۔ مولانا عمران صاحب اس دورہ میں ساتھ رہے اور واپسی میں ان حضرات کے بھوپال اترنے پر شدید مصر ہوئے اور عدم تعمیل سے ناراض ہو کر بھوپال اتر گئے اور یہ حضرات حیدرآباد سے سیدھے نظام الدین ۲۳ رجب کو پہونچے۔ ۲۶ رجب کو یہاں آئے تھے اور ایک شب کاندھلہ واپسی میں ٹھہر کر نظام الدین واپس چلے گئے۔

اجتماعات اور باوجود زبان نہ سمجھنے کے انتہائی سکون اور نہایت کثرت سے شرکت وغیرہ وغیرہ کی تفاصیل تو بہت زیادہ ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے وہاں کام کے جاری کے اسباب پیدا فرمائے۔

صبح کے ریڈیو نے کہا کہ رات مولانا آزاد بھی چل دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا جلیل صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا ۲۸ رجب کا کارڈ پہونچا تھا جس کا جواب میں نے اسی وقت لکھ کر ارسال کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ اس سے پہلا خط ابھی نہیں پہونچا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا ۲۶ رجب کا خط ملا جس میں مولوی حامد میاں صاحب کی روایت کے متعلق تو ہے لیکن مناظرہ کا حال اس میں نہیں کہ وہ کس سے تھا کیا تھا۔

حضرت اقدس زاد مجدہم کے اس ارشاد سے کہ وہ اجازت دیتا سینہ پر شدید ضرب لگی۔ کاش یہ سیہ کار اس قابل ہوتا۔ میرے یہ اکابر حضرت اقدس سہارنپوری نوراللہ مرقدہ کے ارشاد پر اعتماد کئے ہوئے گمن ہیں۔ اور اس ناکارہ کے سامنے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اصیحابی اصیحابی فیقال لہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی او کما قال ہر وقت گھومتا رہتا ہے۔ اس کے سوا کیا کہوں حضرت اقدس کی خدمت میں بعد سلام مسنون پہلے اس قابل تو کردیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب و مولانا جلیل سلمہما
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ شعبان ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر دعائکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا لائلپور سے لکھا ہوا دوسرا کارڈ مورخہ ۷ شعبان پہونچا جس میں حضرت اقدس دام مجدہم کا محبت سے لبریز جناب بسلسلہ بیعت پہونچا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اس کے متعلق کچھ لکھا تھا مجھے تو یوں یاد پڑتا ہے کہ تمہیں شاید لکھا تھا حضرت اقدس کے ارشاد پر اس کے سوا کیا لکھوں کہ مالک اپنے فضل و کرم سے میرے اکابر کا حسن ظن اس روسیاہ کے بارہ میں سچا کردے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کی بات کی لاج رکھا کرتا ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

پرسوں شب کے تار کی روداد اور اس کے بعد کے احوال کل کے کارڈ میں لکھ چکا ہوں اور کل سے برابر انتظار رہے کہ شاہ صاحب کے تار کے جواب کا کچھ حال معلوم ہو۔ علی میاں کے متعلق شنبہ کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ شب جمعہ میں آگئے اور جمعہ کی شام کو معہ حمید ابو حمید خاں لکھنؤ کے لیے روانہ ہوگئے۔ اور لائلپور حضرت اقدس کی روانگی کے بعد سب نے وہاں کا رمضان طے کرلیا تھا۔ تار کے بعد سے بندہ نے تصویر کا دوسرا رخ پرسوں سے لکھنا شروع کردیا۔ لکھنؤ، میرٹھ، بریلی، دہلی وغیرہ تو خطوط لکھ دیے۔ اب دیکھیں اس کا ناسخ کب لکھنا پڑے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست نیز یہ کہ حکم کی لاج بھی رکھیں۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ سہ شنبہ
۱۲ شعبان ۷۷ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ سلمہ، بعد سلامِ مسنون آج کی ڈاک سے تمہارا لائلپور سے لکھا ہوا دوسرا کارڈ مؤرخہ ۸ رشعبان پہنچا جس میں حضرتِ اقدس دامت برکاتہم کا محبت سے لبریز عتاب بسلسلہ بیعت پہنچا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے حضرتِ اقدس کی خدمت میں اس کے متعلق لکھا تھا۔ مجھے تو یوں یاد پڑتا ہے کہ نہیں شاید لکھا تھا۔ حضرتِ اقدس کے ارشاد پر اس کے سوا کیا لکھوں کہ مالک اپنے فضل وکرم سے میرے اکابر کا حسنِ ظن اس روسیاہ کے بارے میں سچا کر دے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کی بات کی لاج رکھا کرتا ہے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز

پرسوں شب کے تار کی رُوداد اور اس کے بعد کے احوال کل کے کارڈ میں لکھ چکا ہوں اور کل سے برابر انتظار رہے کہ شاہ صاحب کے تار کے جواب کا کچھ حال معلوم ہو۔ علی میاں کے متعلق شنبہ کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ شب جمعہ میں آئے اور جمعہ کی شام کو مع عبدالوحید خاں لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے اور لائلپور حضرتِ اقدس کی روانگی کے بعد سب نے وہاں کا رمضان طے کر لیا تھا۔ تار کے بعد سے بندہ نے تصویر کا دوسرا رُخ پرسوں سے لکھنا شروع کر دیا۔ لکھنؤ، میرٹھ، بریلی، دہلی وغیرہ تو خط لکھ دیئے۔ اب دیکھیں اس کا ناسخ کب لکھنا پڑے۔

حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز یہ کہ حکم کی لاج بھی رکھیں۔ فقط والسلام۔ زکریا ۱۲ رشعبان ۸۷ھ
سہ شنبہ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ
کوٹھی نمبر ۳۲ بی جیل روڈ
لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر دعا کا کم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۰ رمضان پہونچا ۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہے ۔ بھائی اکرام صاحب کو ان کا مضمون دکھا دیا ۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے ۔ مولوی عبید اللہ صاحب بلیاوی کے والد سیڑھی پر سے گر کر صاحب فراش ہیں جس وجہ سے ان کو جلد واپس جانا پڑا ۔ ان کی صحت کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے ۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا ۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۲۳ بی جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۴ رمضان ۷۷ھ

○

مکرمان محترمان مولوی عبدالجلیل صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون ۔ یہ کارڈ اس دن لکھنا شروع کیا تھا جس دن فریدی صاحب پہونچے مگر پشت کا مضمون لکھ کر یہ کہیں رکھا گیا نہ ملا تو دوسرا لکھا تھا ۔ آج کی ڈاک سے آپ دونوں حضرات کے کارڈ پہونچے ۔ مولوی عبدالمنان صاحب کے خط سے یہ مژدہ سن کر کہ تشریف آوری بہت قریب ہے آتش شوق تیز تر گردد کا معاملہ ہو رہا ہے اور آج عید کے دن یہ نوید جانفزا حقیقۃً عید کی مسرت کو دوبالا کرنے والی بن گئی ورنہ ؎

ہماری شام غربت پر بھی دو آنسو بہا لینا
یہ صبح عید یارانِ وطن تم کو مبارک ہو

کا مصداق تھا ۔ حضرت اقدس نے ختم قرآن پر اس ناکارہ کے لیے خصوصی دعا فرمائی ۔ کس زبان سے اس کا شکریہ ادا کروں ۔

یہاں سہارنپور میں آج دو شنبہ کو عید ہوئی اور تقریباً سب جگہ ۔ مگر دیوبند اور مظفر نگر میں کل یکشنبہ کو ہوئی ۔ ضلع مظفر نگر کے ایک گاؤں سے شہادت اولاً مظفر نگر پہونچی ان لوگوں کو رات کو دیوبند بھیج دیا ۔ وہاں سحر کے وقت ان کی شہادت کے ساتھ کچھ مقامی شہادت بھی مل کر صبح کی اذان کے وقت اعلان ہوا ۔ یہاں ظہر کے وقت مہتمم صاحب

دارالعلوم کا گرامی نامہ پہونچا تھا۔ مگر ہمارے مفتی قاری مظفر اور قاضی صاحب نے لانے والوں کے مملوک الاہلیت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ ۴ بجے کی گاڑی سے مولانا اسعد صاحب وغیرہ حضرات بھی پہونچے۔ مگر اس وقت بھی فقہی بحثوں میں سارا وقت گزر گیا اور افطار کا اعلان نہ ہوسکا۔ ایک ضروری بات یہ قابل دریافت ہے کہ حضرت رائپوری قدس سرہٗ کے دور میں ایک مرتبہ ایسا پیش آیا تھا کہ رائپور میں تو عید ہوگئی تھی، سہارنپور میں دوسرے دن ہوئی تھی اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب زادمجدہم دوسرے دن یہاں تشریف فرما تھے تو حضرت سے یہ دریافت کرنا ہے کہ حضرت نے دوسرے دن دوبارہ یہاں عید پڑھی تھی یا نہیں۔ اس لیے کہ امسال ایسے کئی حضرات یہاں پہونچ گئے جنھوں نے مظفر نگر یا دیوبند کل عید پڑھی تھی اور شب کو یہاں آگئے تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائے درخواست۔ فقط والسلام۔

فریدی صاحب کے ساتھ جو ڈاک آئی تھی اس میں بندہ کے نام کا جو کارڈ تھا اس پر تو پتہ کاٹ کر اسی وقت جواب مختصر لکھ دیا تاکہ وہ کارڈ کام آجائے۔ البتہ ان میں ایک کارڈ بنام ڈاکٹر الیاس الانبیار کلکتہ تھا جس پر ان کا پتہ تو لکھا تھا مگر اندر مضمون کچھ نہیں تھا۔ بندہ نے اپنی طرف سے اس پر بھی کہہ کر کہ غالباً خط لکھنا سہو سے رہ گیا ڈال دیا۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ و مکرم مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضہم زکریا

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) یکم شوال ۷۷ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد آج ۴ شوال پنجشنبہ کو تمہارا ۲۹ شب کا لکھا ہوا کارڈ مل کر موجب مسرت ہوا۔

حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے انتہائی قوت اور صحت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر قائم رکھے۔

کل صبح مولوی عبدالعزیز صاحب کے والد، مولوی عبدالقیوم کے والد اور متولی صاحب جامع مسجد رائپور وغیرہ حضرات تشریف لائے تھے۔ آج صبح واپس گئے۔ رائپور میں بالکل خیریت بتاتے تھے۔ ۲۹ کو رویت وہاں بھی نہیں ہوئی۔ اس لیے عید وہاں بھی دوشنبہ کو ہوئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ شوال ۷۷ھ

○

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون اسی وقت دس بجے شاہ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بیان کیا کہ کل تمام دن کی دوڑ دھوپ کے بعد رات کو ایک بجے کال ملی جس سے معلوم ہوا کہ نہ تم ہو نہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری۔ ہر دو لائلپور گئے ہوئے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا جو بھی ہو تو بھائی عبدالوہاب صاحب سے گفتگو ہوئی اور معلوم ہوا کہ ہرٹ تو کاروں کے آگئے ہیں لیکن کسی بڑے ڈاکٹر کو بلا کر اس سے یہ کہلا دیا گیا کہ ۲ ہفتہ حضرت بالکل سفر نہ کریں۔ اگر واقعی ڈاکٹر کی یہی رائے ہے تو کون اس کے خلاف کر سکتا ہے اور اگر یہ بجائے ڈاکٹر کی رائے کے اہل جذبات کی فرمائش تجویز ہے تو اس میں یہ اشکال ہے کہ ۲ ہفتہ بعد تو گرمی اور بھی شباب پر ہوگی۔ اگرچہ یہاں تو تین دن سے جو شدید گرمی پڑ رہی تھی اس نے جون کی گرمی کو بھی مات دے رکھی تھی۔ انتہائی شدید گرمی تین دن رات رہی لیکن رات یہاں صرف معمولی بارش ہو کر رک گئی لیکن بہٹ مرزاپور سے لے کر فتح پور وغیرہ۔ دہرہ کی سڑک اور بہٹ کی سڑک کے درمیان شدید اولہ باری ہوئی۔ بعض اولے ایک ایک سیر کے تولے گئے جو چھپروں کو پھاڑ کر اندر گرے۔ اللھم احفظنا منہ۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد ڈاک آگئی اور اس میں تمہارے تین کارڈ دو تو ۴ شوال کے اور ایک ۵ شوال کا ملے۔ ان سے رات کے مضمون کی تائید ہوئی اور ڈاکٹر اسلم وغیرہ کے بیانات لسلسلہ ضعف معلوم ہو

کو مزید فکر ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ تادیر ہم ناکاروں کے سر پر قائم رکھے۔ تمہارے ان خطوط میں کچھ مولوی عبدالمنان دہلوی کا حال معلوم نہ ہوا کہ وہ ہیں یا روانہ ہو گئے۔ مولانا عبدالسبحان صاحبؒ کے حادثہ کے متعلق آپ کو تار سے علم ہو ہی گیا ہوگا۔ مولوی یوسف صاحب ان کی تدفین میں شرکت کے بعد رات کو ۱۱ بجے یہاں پہونچے تھے ان سے معلوم ہوا کہ مولوی عبدالمنان کو عید کے دن سے متعدد تار دہلی سے دئے گئے اور اسی بنا پر جمعہ کے دن ان کے انتظار میں دفن میں بھی تاخیر کی گئی مگر وہ شام کو ۴ بجے تک تو دہلی نہیں پہونچے تھے۔ بھائی متین صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آج ۸ شوال دو شنبہ کی ڈاک تک تو کوئی خط بریلی کا نہیں آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۴۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۸ شوال ۸۷ھ

مکرمان محترمان مولانا عبدالمنان صاحب و مولانا عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تین کارڈ، دو مولوی عبدالجلیل کے ۶ شوال کے لکھے ہوئے ایک مولوی عبدالمنان کا ۸ شوال کا بورڈر سے ڈلوایا ہوا ملے اور شاہ صاحب نے جو ٹیلیفون کی روایت سے پرسوں نقل کیا تھا اس کی تائید ہر سہ خطوط سے ہو کر موجب فکر و تشویش ہوئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت عطا فرمائے۔ ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس کل کے خطوط بھیجے گئے از خود خیال ہو رہا تھا مگر کل سے بھائی اکرام کو بخار شدت سے ہو گیا۔ اس لیے کل بھی رہ گئے۔ آج بھی پرسوں یہاں بہٹ اور دہرہ کی سڑکوں کے درمیان اولہ باری نہایت شدت سے ہوئی جس کی وجہ سے خنکی زیادہ تھی۔ بھائی اکرام کل شب حسب معمول گرمی مٹاتے ہوئے لیٹے رہے جس سے سارا بدن اکڑ کر بخار ہو گیا۔ رائپور تو ہر جدید اطلاع کی بندہ خود ہی اطلاع کرتا رہتا ہے بلکہ دوسرے احباب کو بھی اطلاع کرتا رہتا ہے

کہ انتظار تو سب ہی کو رہتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کی آمد کی کل سے خبریں سنی جا رہی ہیں۔ کل بھی انتظار رہا، آج بھی ہے۔ شاہ صاحب کا ۱۹ مئی کو کوئی مقدمہ ہے۔ اس کے بعد وہ بھی حاضری کا پختہ ارادہ کیئے ہوئے ہیں۔ فقط والسلام۔

بھائی محمود صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ حاجی غلام رسول کلکتہ والوں نے محصلین چندہ کے ساتھ دیگر حضرات کے ساتھ آپ کے لیے بھی ایک جوڑا لنگی ارسال کیا ہے جو برادر اکرام کے پاس امانت رکھ دیا۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالمنان صاحب مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) — ۱۰ شوال ۷۷ھ

عزیزم مولوی جلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک مولوی عبدالمنان صاحب کے پہونچے۔ بہت عجلت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ حامل عریضہ سے اس وقت کھانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ پاکستان جا رہے ہیں، تو میں نے بہت غنیمت سمجھا اس لیے کہ لفافہ خصوصاً بہت دیر میں پہونچتا ہے۔

تمہارے اور مولوی عبدالمنان صاحب کے خطوط تین دن سے ڈاکٹر برکت علی صاحب کو بھی دکھا رہا ہوں۔ ان کا پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کے لیے آیا۔ یہ ہمراہ ارسال ہے۔ اس کے اہتمام کی وجہ سے یہ عریضہ عجلت میں لکھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب نے زبانی یہ پیام میں کہا کہ نماز کی ایک رکعت بھی کھڑے ہو کر نہ پڑھیں نہ حرکت کریں۔ جیسا کہ رمضان کے بعد سے حضرت کی آمد کا اشتیاق روز افزوں تھا ان خطوط نے فکر روز افزوں بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت و قوت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
برادر اکرام کو بخار کئی دن آیا۔ آج بحمداللہ طبیعت اچھی ہے۔

زکریا۔ ۱۲ شوال بعد جمعہ
(۱۳۷۷ھ)

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب!

بعد سلام مسنون۔ کل جمعہ کو دو کارڈ مولوی جلیل صاحب کے مورخہ ۹، ۱۰ شوال ایک کارڈ مولوی عبدالمنان صاحب کا مورخہ ۸ شوال ایک برادر محمود کا مورخہ ۲۲ اپریل بیک وقت پہونچے۔ بھائی محمود صاحب تو ان کی اور آپ کی تحریر کے موافق کوئٹہ جا چکے ہوں گے۔ اس لیے ان کو علیحدہ نہیں لکھا اور کوئٹہ کا پتہ مجھے یاد نہیں۔ اگر آپ خط لکھیں تو خط کی رسید اور عدم پتہ کا عذر لکھ دیں۔

ہر سہ خطوط سے حضرت اقدس کی علالت اور ضعف کی خبروں سے تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اس سایہ کو تادیر صحت و قوت کے ساتھ ہمارے سر پر رکھے۔ کل بہت عجلت میں ایک صاحب کی معرفت ڈاکٹر برکت علی صاحب کا خط ارسال کیا ہے۔ تم دونوں کے تین چار دن کے خطوط ڈاکٹر برکت علی صاحب کو دیکھنے کے لیے بھیجے تھے جس پر ان کا وہ پرچہ جو میں نے عجلت کے خیال سے کل دستی ارسال کیا ہے اور قاصد کا نام اس وقت بھول گیا۔ پاکستانی ہی تھے۔ دیوبند سے یہاں ملنے آئے تھے۔ اس کی رسید نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب ہی کے نام بندہ کی معرفت کارڈ لکھ دیں۔ بندہ دیکھ کر ان کی خدمت میں بھیج دے گا یا براہ راست لکھ دیں ڈاکٹر صاحب بھی اپنے اعزہ سے ملنے کے لیے وہاں کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ شاہ صاحب کے ذریعہ سے ان کو عجلت کا تقاضا کرایا جائے تاکہ حضرت اقدس کو بھی دیکھ لیں، بشرطیکہ شاہ صاحب نے یہاں کرم فرمالیا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط

عزیزم مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی سلمہ! اس وقت تمہارا لفافہ بلا تاریخ پہنچا۔ اس میں تم نے لکھا کہ اخبار سے والد صاحب کے حادثہ کی اطلاع ملی بڑی حیرت ہوئی۔ تمہیں اس وقت دہلی سے تار دیا گیا تھا اور سنا ہے کہ اس سے قبل بھی مایوسی کا تار دیا گیا تھا۔ ہمیں تو حادثہ سے پہلے تمہارے سابقہ خط کی بنا پر کئی دن تمہاری آمد کا شدید منتظر رہا اور پھر حادثہ کی اطلاع پر یہ سمجھ لیا تھا کہ تم براہِ راست دہلی پہونچ

گئے۔ دہلی حادثہ کے دن بھی ایک خط لکھا تھا۔ اس سے پہلے بھی، اس کے بعد بھی۔ مگر وہاں سے برقیہ کے علاوہ کوئی خط ابھی تک نہیں آیا۔ معلوم نہیں میرے خطوط ابھی وہاں پہونچے یا نہیں۔ تمہیں تعزیت کا خط اس لیے نہیں لکھا کہ میرے نزدیک تم لاہور تھے ہی نہیں۔ حادثہ کا جس قدر رنج ہے وہ قابل تحریر نہیں۔ پھر بھی سہی۔ عجلت میں لکھ رہا ہوں۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضہم   زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)   ۱۲ شوال ۷۷ھ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون! آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۴ اشوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اسی وقت ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس دیکھنے کو پہونچا۔ انہوں نے اس کارڈ پر بہت مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی۔ میں نے اس ہفتہ یہ اہتمام رکھا کہ تمہارا یا مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری کا جو بھی خط آیا خود پڑھنے کے بعد سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجا۔ کئی دن ہوئے ان کا ایک پرچہ دستی ۴ اشوال کو آپ کو ملا ہوگا۔ کل کے خط پر انہوں نے ایک دوسرا پرچہ بھیجا تھا جو اس عریضہ کے ساتھ ارسال ہے اور اس کی وجہ سے لفافہ لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ تمہارے آج کے خط سے پھر کچھ امید جلد تشریف آوری کی بندھ گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس کو قوت و صحت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور باحسن وجوہ زیارت میسر فرمائے۔ قاری شبیر کا رائپور سے آج پرچہ آیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ دو ایک روز سے طبیعت پریشان ہے تو اجازت دے تو سہارنپور آجاؤں۔ میں نے لکھ دیا بہت شوق سے سرآنکھوں پر۔

ایک بات نہایت راز میں دریافت کرنی ہے۔ یہاں بہ روایت پہونچی کہ تبلیغی لوگوں کو آپ کے دسترخوان عامہ پر جو ہر شخص کے لیے کھلا ہوا ہے اجازت نہیں۔ حتیٰ کہ

قاضی عبد القادر صاحب، مولوی زین العابدین وغیرہ کو بھی اپنا علیحدہ انتظام کرنا پڑتا ہے۔ مجھے تو اس روایت کا بالکل یقین نہیں آیا۔ کچھ غلط فہمی ہوئی۔ کوئی بہم اصلیت ہو تو ضرور تحریر فرمادیں تاکہ میں خود اس قسم کے جاننے والوں کو سمجھا دیا کروں۔ (اسکو بعد ملاحظہ فوراً قلم زد کردیں) حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بلفرو فر لفافہ اس میں ایک رسالہ سعادتِ عظمیٰ رکھ دیا ہے یہ بعد سلام مسنون مولوی عبد العزیز دعاجو کو دیدیں۔

فقط زکریا ۱۷۔ شوال ۷۷ھ

○

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب!

بعد سلام مسنون۔ کل ایک عریضہ آپ کو لکھ کر رکھ لیا تھا اس لیے کہ مولوی عبد المنان کا شب کو جانا طے تھا۔ مگر رات مع شاہ صاحب تشریف لائے اور یہ قرار پایا کہ آج رات کو ہر دو تشریف لے جائیں گے۔ مگر اس وقت ظہر کے وقت معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں جا سکتے۔ آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۸ شوال پنجشنبہ ملا۔ بھائی اکرام گذشتہ چہار شنبہ سے دہلی گئے ہوئے ہیں ابھی تک نہیں آئے۔ بریلی سے کوئی اطلاع آج کی تاریخ تک نہیں آئی۔ تمہارے خطوط سے حضرتِ اقدس کی فی الجملہ صحت اور قوت کی خبر سے بہت ہی اطمینان سا ہوتا ہے، مگر مولوی عبد المنان صاحب نے جو ضعف کی روایات سنائیں ان سے بڑی فکر و تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے اور اس مبارک سایہ کو تادیر قائم رکھے۔

حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبد العزیز رائپوری اگر ہوں تو بعد سلام مسنون۔ گذشتہ شنبہ کو تقسیم اسباق ہو گئے۔ آئندہ شنبہ کو انشاء اللہ سبق شروع ہوں گے۔ فقط

زکریا۔ ۲۲ شوال ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مرسلہ ۲۲ شوال پہونچ کر موجب

مسرت ہوا۔ بالخصوص اس خبر سے کہ حضرت اقدس کے چہرۂ مبارک پر بشاشت اور ضعف میں کمی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے زیادہ سے زیادہ قوت عطا فرمائے۔ اس روایت کا منشا یہ تھا کہ میں تو بہت کثرت سے لوگوں کو حاضری کی تاکید کرتا رہتا ہوں۔ بالخصوص حضرت اقدس مدنی کے وصال کے بعد سے تو بہت ہی مجھے اس کی اہمیت بڑھ گئی۔ بعض لوگوں نے اس کو اپنی حاضری کے لیے مانع لکھا تھا کہ ہم لوگوں سے وہاں کے حضرات ناراض ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مولوی عبدالعزیز صاحب رائپوری اگر ہوں تو ان کو تولد فرزند ارجمند کا مژدہ سنا دیں۔ ۲۴ شوال چہار شنبہ کو ان کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ ان کے والد کا کارڈ نام کی تجویز کے لیے آیا تھا۔ میں نے تو عبدالرحیم تجویز کیا تھا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنے کشف سے تولد فرزند مان کر عبدالقدیر نام تجویز کر گئے ہیں اس لیے میں نے دونوں لکھ دیئے کہ مولوی بشیر صاحب جو بھی چاہے رکھ دیں۔ مگر مولوی عبدالعزیز صاحب پاک شیرینی لے کر آدیں۔ آج صبح کی نماز میں بھائی الطاف کو خوب چاروں طرف تلاش کیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد تک اس خیال سے کہ وہ شاید اسٹیشن ہی پر یا راؤ صاحب کے یہاں پہونچ گئے ہوں انتظار رہا۔ اس لیے کہ متعدد روایات جو رائپور سے پہونچی تھیں یہ معلوم ہوا کہ وہ ۱۶ کو بوجہ رایا کریں گے۔ آج قاری شبیر کا کارڈ لکھنؤ سے آیا۔ ایک ہفتہ میں واپسی کو لکھا۔ مولوی لطیف الرحمٰن کاندھلہ گئے تھے۔ جمعرات کو یہاں واپس آکر آج صبح رائپور واپس گئے۔ بھائی اکرام بھی آج دہلی سے واپس آگئے مگر ضعف بہت ہے۔ بحضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولوی عبدالمنان صاحب کے بوجہ والے خط کا جواب پرسوں لکھ چکا ہوں۔

بخدمت مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی! بعد سلام مسنون۔ شاعری سے بھرپور خط ملا۔ یہ ناکارہ بلا مبالغہ شاعری عرض کرتا ہے کہ دل سے ترقیات کے لیے دعا گو ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کے ہر منٹ کو ہزاروں برس سے قیمتی سمجھیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ حب جاہ حب مال میں اپنے نفس کو ہر آن متہم سمجھیں۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا - مظاہر علوم
۲۷ شوال ۹۱ھ

عزیز گرامی قدر دعاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون - اسی وقت ۷ بجے صبح کے قریب میرجی صاحب پہونچے اور تمہارا پرچہ دیا - محبت شوق سے پڑھا - میں تو یہ سمجھا تھا کہ کل کا لکھا ہوا ہوگا - مگر اب جواب لکھتے ہوئے جب اس کی تاریخ دیکھی تو یہ ۲۴ شوال کا تھا - یہ تو انھوں نے بتایا تھا کہ وہ راستہ میں لدھیانہ ٹھہرے - اس لیے اس وقت ۷ بجے صبح پہونچے - مگر میں یہ سمجھا تھا کہ تھوڑی دیر ٹھہرے ہوں گے - اب وہ اپنے اعزہ میں ملنے گئے ہیں - دوپہر کو ۱۱ بجے آنے کا وعدہ کر گئے مگر اس کے بعد خط کا وقت نہ رہتا اس لیے ابھی لکھ رہا ہوں کہ شام کو تو سبق ہے - حضرت کی صحت اور ۴ ہفتہ کے اختتام کا شدت سے انتظار رہتا ہے - ہمارے خیال میں تو ۴ شوال سے اب تک ۴ ہفتہ گذر چکے تھے - مگر میرجی صاحب سے زبانی معلوم ہوا کہ پاکستان میں ابھی تین بھی پورے نہیں ہوئے تمہارے اس پرچہ میں چونکہ مرض تفصیل سے لکھا ہے اس لیے اس کو ابھی ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں - کل کی ڈاک سے تمہارا ۲۵ شوال کا کارڈ بھی ملا تھا مگر دیر ہونے کی وجہ سے ڈاک اتنی دیر میں آئی کہ فوری جواب کا وقت نہیں تھا اور چونکہ مدرسہ کے سبق شروع ہوگئے اس لیے اب شام کو خط کا وقت نہیں ملتا اس کا جواب بھی اسی وقت لکھنے والا تھا -

بھائی الطاف نے جو رائیونڈ اطلاعات دے رکھی تھیں ان کی بنا پر ۱۶ - ۱۷ مئی کو دو دن ان کا شدت سے انتظار رہا - مگر اس وقت میرجی نے بتایا کہ ان کے یا مولوی عبدالمنان دہلوی کے آنے کا تو کوئی ذکر وہاں نہیں ہے حالانکہ تمہارے ایک کارڈ میں یہ تھا کہ مولوی عبدالمنان کے اضافہ ویزا کی درخواست دے دی - لیکن ان کا پاسپورٹ ۱۲ تک ہے اس لیے اتنا ہی اضافہ ہو سکتا ہے! اس بنا پر آج ۲۰ سے ان

کا بھی دوبارہ انتظار شروع ہو گیا تھا۔ اصل میں وہاں سے آنے والوں کا زیادہ انتظار اشتیاق حضرت کے تفصیلی حالات سننے کے ذیل میں رہتا ہے۔ میر جی صاحب سے بھی تقریباً دو گھنٹہ سوالات کی بھرمار رہی اور تمہیں معلوم ہے کہ مجھے تو کرید کا مرض ہے تاکہ متعارض خطوط کی حقیقت تک پہونچ سکوں۔ بھائی اسمٰعیل صاحب کا مرسلہ نمکین بھی پہونچا۔ ان کی خدمت میں اگر ہوں ورنہ تکلیف فرماکر ایک کارڈ سے بہت بہت شکریہ پیش کر دیں۔ مجھے پتہ یاد نہیں اور میر جی صاحب اب چلے گئے۔ دوپہر کو نہ معلوم یاد رہے یا نہ رہے۔ آپ ضرور ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہان میں اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اشتیاق زیارت کو کبھی نہیں لکھتا صرف اس لیے کہ مبادا یہ علالت وضعف میں سفر کا موجب نہ بن جائے کہ اپنے سے کوئی راحت تو کبھی پہونچی نہیں، تکلیف تو نہ پہونچے۔ فقط رات رؤیت نہیں ہوئی۔ ابھی تک صبح کے ۹ بجے ہیں۔ کوئی اطلاع بھی رویت کی نہیں آئی۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۳۰ شوال ۸۳ھ یکشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللّٰہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک ۲۱ شوال کا۔ دوسرا ۲۹ کا پہونچے۔ یہ ۲۱ والا نہ معلوم کہاں کسی ٹھنڈی کوٹھڑی میں پہونچ گیا تھا کہ پھر اس کا وہاں سے نکلنے کو دل ہی نہ چاہا۔

پرسوں ایک دستی پرچہ میں شاہ صاحب اور برادرم اکرام کا ارادہ شب شنبہ میں پختہ روانگی اور پھر ڈاکٹر برکت علی کے انتظار میں تاخیر کی اطلاع دے چکا ہوں اس کے بعد سے شاہ صاحب کا پھر کچھ پتہ نہیں۔ آج ان کا قاصد پوچھنے آیا تھا کہ

کیا رہا اس سے کہہ دیا کہ یہ تو بتاؤ کہ کیا رہا۔ یہاں ۴ یوم سے نہایت سخت گرمی شدید لُو کی ہوائیں دن بھر چلتی ہیں۔ اس حالت کو دیکھتے ہوئے تو حضرت اقدس کے سفر کا خیال تک بھی نہیں لایا جا سکتا۔ ظہر کے بعد دارالطلبہ تک سبق کے لیے جانا اس ضعیف کے لیے تو مجاہدۂ عظیمہ ہوتا ہے اور وہاں پہونچکر بندہ اس قدر خشک ہوجاتا ہے کہ لب کا نشان تک نہیں رہتا۔ قاری شبیر لکھنؤ گئے تھے مگر وہاں ان کا دل نہ لگا اس لیے آج شب میں یہاں پہونچ گئے۔ ایک دو روز سہارنپور قیام کے بعد رائپور کا ارادہ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں پیر کو ۲۹ تھی۔ باوجود سعی کے رویت نہ ہوئی۔ اس لیے یکم ذیقعدہ اب تک تو بدھ ہی کی ہے

مکرم و محترم مولوی عبدالعزیز صاحب رائپوری سلمہٗ! بعد سلام مسنون۔ تمہارا خط تو کبھی کبھی پہونچتا ہے اور میں اس کا جواب بھی ضرور لکھنا چاہتا ہوں۔ مگر خط پر پتہ نہیں ہوتا اس لیے ہر خط کا جواب مولوی جلیل جی کے خط پر لکھ دیتا ہوں۔ معلوم نہیں تم تک کوئی پہونچا یا نہیں۔ آج کی ڈاک سے تمہارا ۲۷ شوال والا کارڈ پہونچا پتہ تو درکنار یہ بھی معلوم نہیں کہ کہاں سے لکھا۔ اتنا ضرور ہے کہ میں آج کل اپنی ہمشیرہ کے یہاں ہوں۔ اس سے پہلے کارڈ میں تولد فرزند ارجمند کا مژدہ ... مطالبہ پاک شیرینی زور سے لکھ چکا ہوں وہ تو بھلا آپ کو کیوں ملنے لگا۔

اسباق کی بالکل ابتدا میں اتنا طویل حرج آپ کے اسباق کا نہ ہونا چاہیے تھا۔ آپ مولوی عبدالمجید صاحب سے کچھ پہلے رخصت ہو کر شروع اسباق تک یہاں آ جاتے تو اچھا تھا کہ طلبہ کی بھیڑ چال سے آپ واقف ہیں۔ گذشتہ دو شنبہ سے اسباق شروع ہو گئے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے دو کارڈ پہونچے۔ مورخہ یکم و ۳ ذیقعدہ دونوں

میں تم نے بندہ کے ایک ہفتہ سے خط نہ پہونچنے کا ذکر لکھا۔ بڑی حیرت ہے۔ میں ڈاک آنے کے بعد تمہارا خط پہچان کر ساری ڈاک دیکھنے سے پہلے اس کو پڑھ کر اکثر تو اسی وقت جواب لکھتا ہوں۔ پھر بقیہ ڈاک پڑھتا ہوں اور کبھی ساری ڈاک دیکھنے کے بعد نیچے جا کر لکھتا ہوں پھر بھی تعجب ہے کہ اتنا فصل کیوں ہو جاتا ہے۔ ایسا تو ضرور ہو جاتا ہے کہ کوئی جانے والا مل جائے تو جلدی کے خیال سے اس کو دے دیا جائے۔ جیسا کہ اس پنجشنبہ کو بھی ایک صاحب کو دیا ہے۔ ہر دو خطوط سے حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے انتہائی مسرت ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔ یہاں بھی تقریباً ایک ہفتہ نہایت شدید گرمی کے بعد رات سے کچھ ترشح شروع ہے۔ صبح سے اس وقت ۱۱ بجے تک بارش تو نہیں لیکن ابر محیط اور آدھ گھنٹہ، پون گھنٹہ کے بعد چھڑکاؤ ضرور ہے۔ بہرحال لو نہیں ہے۔ کل شام راؤ عطاء الرحمٰن آئے اور شاہ صاحب کا پرچہ بھی۔ اور پھر یہ قافلہ جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ تو کر تذکرہ راؤ یعقوب علی خاں صاحب کا بھی۔ کل عصر کے بعد وہ آئے تھے۔ دیر تک رہے۔ دیکھیں کس کس خوش نصیب کو زیارت جلد میسر ہوتی ہے۔ کراچی سے ایک خط آیا جس میں لکھا کہ مولوی فریدالدین بن مولوی سعیدالدین بن مولانا امین الدین مہتمم امینیہ دہلی مرحوم دہلوی جو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے دماغ پر اثر ہو گیا۔ ہسپتال میں داخل ہیں اگر وہ حاضر ہوں تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت فرما دیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی! بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے مولوی عبدالمنان کا خط آیا، خیریت ہے۔ ان کے پاس تمہارا مفصل خط جس میں تم نے عدم آمد کی وجوہ لکھیں پہونچ گیا۔ فقط والسلام۔ قاری شبیر کے متعلق پہلے متعدد خطوط میں بھی لکھ چکا ہوں، کیونکہ وہ پہنچے نہیں اس لیے لکھتا ہوں کہ وہ گذشتہ ہفتے مکہ مکرمہ سے واپس آ کر رائپور چلے گئے۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۷۔ ذیقعدہ ۷۷ھ ۱۳

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۴۲ بی جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے پرسوں دو کارڈ مورخہ یکم، ۳ ذی قعدہ کارڈ پہونچے تھے ان کا جواب کارڈ پرسوں ہی لکھ چکا ہوں۔ کل ایک کارڈ مورخہ ۵۔ ذیقعدہ پہونچا تھا۔ اس کا جواب اس لیے نہیں لکھا تھا کہ آج خاص پارٹی کے جانے کی خبر تھی۔ مگر کل شام ایک مہمان اعظم گڑھ کے آئے جن سے میں تو واقف نہ تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ پاکستان جا رہے ہیں اور لاہور میں حضرت سے بھی ملیں گے۔ بعد مغرب ایک پرچہ کل کے خط کے جواب میں ان کو لکھ کر دیدیا تھا۔ آج صبح کی چائے میں یہ معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کو تو آج کے سفر میں کچھ تردد ہے اور دوپہر کے کھانے میں وہ خود تشریف لے آئے اور معلوم ہوا کہ وہ آج نہیں جا سکتے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ راؤ عطاء الرحمٰن جانے کے لیے تیار ہو کر آ بھی گئے اور کھانا میں شرکت کریں گے۔ ان کا کھانا میں ۱۲ بجے تک انتظار بھی کیا مگر وہ اب تک نہیں آئے۔ یہ خط احتیاطاً لکھ رہا ہوں۔ اگر وہ شام کو جانے لگے تو ان کے ساتھ ورنہ کل کو برادرم اکرام کے ساتھ ارسال ہوگا۔

آج کی ڈاک میں تمہارا کوئی خط نہ تھا۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔ کل اعظمی صاحب کی معرفت کتھ، تمبا کو برادرم اکرام نے ارسال کیا پھر پان دے کر واپس لے لئے۔ اس لئے کہ سنا تھا کہ وہ سرہند بھی قیام کریں گے۔ خیال ہوا کہ خراب نہ ہو جائیں۔ یہاں ایک ہفتہ سے کچھ موسم معمولی سا تبدیل ہوا ہے۔ اکثر ابر کبھی کبھی ترشح بھی ہو جاتا ہے۔ اس وقت بھی ابر محیط ہے۔ شاہ صاحب کی پریشانیوں سے کلفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ غریب بار بار ارادہ کرتے ہیں مگر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

یاد رہا تو کچھ پاکستانی ٹکٹ بھی ارسال کروں گا۔ اگرچہ ان کی قیمت پاکستانی نوٹ میں بیکار ہی رہتی ہے۔ کہ یہاں وہ بھی نصف قیمت پر جاتے ہیں۔ مگر ان کا کوئی مصرف نہیں۔ ہر سہ خط نمبر دار تین دن پنجشنبہ، جمعہ، شنبہ کے ہیں۔ یہاں گو ہر علی صاحب

دہرہ والوں کا پتہ معلوم نہیں۔ ان سے ملاقات نہ ہو تو کسی جانے والے کی معرفت ورنہ ایک کارڈ ان کو لکھ دیں۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۹ ذیقعدہ ۷۷ھ پنجشنبہ

○

عزیزم مولوی جلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مورخہ یکم، ۳ ذیقعدہ پہونچے جن کا جواب کل ہی لکھ کر ڈال دیا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا تیسرا کارڈ مورخہ ۵ ذیقعدہ پہونچا۔ میں حسب معمول آج ہی جواب لکھتا لیکن چونکہ ابھی تک شاہ مسعود پارٹی کی کل کی روانگی پختہ سن رہے ہیں اس لیے خیال ہوا کہ بجائے ڈاک کے جو کئی دن میں پہونچے گا۔ کل کو ان حضرات کے ساتھ لکھ دوں گا۔ مگر عصر کے قریب حامل عریضہ اعظم گڈھ سے بارادہ پاکستان تشریف لائے۔ اپنے اعزہ سے ملاقات کے لیے جا رہے ہیں اور کل کو تھوڑی دیر حضرت اقدس کی بھی ان شاء اللہ ضرور زیارت کریں گے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ایک دن قبل ہی پہونچ جائے۔ کل شام کو برادر اکرام شاہ صاحب، راؤ عطاء الرحمن کی ابھی تک تو پختہ تجویز سن رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت و قوت کے ساتھ تا دیر ہم نالائقوں کے سر پر اس مبارک وجود کو قائم رکھے۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں کا بھی آج خط آیا تھا۔ انھوں نے آپ کے خط کے حوالہ سے وجع القلب کی شکایت بدستور لکھی۔ میں نے یہ تاویل کر لی کہ یہ خط پرانا ہوگا۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ شب پنجشنبہ۔ ۹ ذیقعدہ ۷۷ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ میں تو پرسوں سے روزانہ ایک عدد پرچہ تمہارے نام کا لکھ ہی رہا ہوں۔ رات ان حضرات کا جانا بالکل طے تھا۔ عشا کے وقت تک عطاء الرحمن اور برادر اکرام سامان باندھے ہوئے بالکل تیار رہے۔ مگر شاہ صاحب کا کچھ پتہ

نہ چلا تو ملتوی کرنا پڑا۔ تمہارے کل کے کارڈ پر فوراً ایک زوردار پرچہ بہٹ ارسال کیا تھا جس پر یقین تھا کہ شاہ صاحب رات کو ضرور پہونچ جائیں گے۔ آج صبح مولوی عبدالمجید صاحب کی معرفت آپ کا کل صبح کا لکھا ہوا پرچہ پہونچا۔ جن میں آپ نے لکھا کہ کاروں کے پرسٹ مکمل ہو گئے ہیں۔ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ اب ڈاک کے خطوط تو آپ تک پہونچنے مشکل ہوں گے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے سفر کو خیریت اور راحت کے ساتھ پورا فرما دے۔ حضرت کے ضعف کی خبروں سے اس سفر کا بہت ہی فکر سوار ہے۔ اس ناکارہ کو جتنا فکر جاتے وقت ہوتا ہے اتنا ہی واپسی کے وقت۔ اور ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے چاہے ادھر والے ہوں یا اودھر والے۔ جن کے یہاں سمت مخالف جانے کے وقت تو فکر غالب ہوتا ہے اور اپنی طرف آنے وقت توکل علی اللہ تام ہوتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا۔ شنبہ۔ ۱۱ ذیقعدہ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم بعد سلام مسنون!

اس وقت تمہارا مسرت نامہ مؤرخہ ۹ ذیقعدہ پہنچا۔ اب تو اس وفد کے پہنچنے کے بعد کے خطوط کا شدّت سے انتظار شروع ہو گیا۔ یہ وفد کل شب میں بخیریت یہاں سے روانہ ہو گیا۔

بھائی اکرام صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تو آپ کا بارڈر والا کارڈ نہیں آیا نہ آنا چاہیے تھا اس لیے کہ کل تو اتوار تھا۔ آئندہ کل کو انتظار ہے مولوی عمران صاحب ندوی کل دوپہر دہلی سے یہاں آکر آج صبح دہلی واپس گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا تھا کہ عزیزان اس شنبہ کو یہاں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں، مگر میں نے ان کو لکھ دیا کہ اب آئندہ شنبہ حضرت کی اطلاع کا انتظار کریں۔ حضرت

اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ فقط والسلام
زکریا مظاہر العلوم
۱۳ ذیقعدہ ۸۷ھ

۲ ر شنبہ

بھائی اکرام صاحب کے ساتھ پاکستانی ٹکٹ کچھ ارسال کیے ہیں۔ گننے کی فرصت نہیں ملی فقط۔ آج صبح حاجی ظفر الدین صاحب بھی تھوڑی دیر کے لیے آئے تھے۔ ۸½ پر آکر ایک بجے واپس گئے۔ وہاں کی خیریت بتاتے تھے۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی نمبر ۳۲ بی جیل روڈ
لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ دو شنبہ ۱۳ ذیقعدہ کو تمہارا پنجشنبہ ۹ کا لکھا ہوا خط پہونچا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک کوئی خط نہیں پہونچا۔ اس سے زیادہ تعجب اس پر کہ بھائی اکرام چلتے ہوئے کارڈ لے کر گئے تھے کہ بوڈر سے ڈال دوں گا۔ وہ بھی آج تک نہیں پہونچا۔ حالانکہ ان جانے والے حضرات کے ساتھ جو ایک صاحب غالباً مشتاق نام۔ ان کا بخیر رسی کا خط لاہور سے چلا ہوا پرسوں منگل کو حسب روایت خانصاحب پہونچ گیا۔ یہ تو خیال بھی نہیں کہ نہ انھوں نے لکھا نہ تم نے اس کے سوا کیا کہا جائے کہ ڈاک سنسر والوں کی شفقت۔ اس سے پہلے ہمیشہ ایسے واقع پر مشتت، خوشا بد تقاضا کر کے شاہ صاحب سے ٹیلیفون کرا لیا جاتا تھا جس سے صحیح حال معلوم ہو جاتا تھا۔ اس مرتبہ خود شاہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔ یہاں کوئی اور ایسا نہیں جس سے اس کو حل کرایا جائے۔ کل میر صاحب کو تقاضے سے بلا کر ان کے

حوالہ کرنا چاہا تھا مگر وہ یہ فرما گئے کہ اس جھگڑے کی ضرورت نہیں۔ تار تو آ ہی جائے گا۔ تاروں کا قصہ ڈاک سے بھی زیادہ بےبس ہے۔ فاللہ المستعان۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ آج جمعرات کے دن تو بہت ہی پختہ یقین تھا کہ آپ کا بھی اور بھائی اکرام کا بھی خط بخیر رسی اور آئندہ کے اندازہ کا آ دے گا۔ مگر جمعرات کی ڈاک بھی خالی گئی۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۶ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ پنجشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج شب میں مولوی حبیب الرحمٰن اور بھائی الطاف پہونچے یہاں تو کئی دن سے ہر وقت تار کا انتظار ہو رہا تھا۔ ان کی خبر سنتے ہی یہ خیال ہو گیا تھا کہ حضرت کی تشریف آوری میں تاخیر ہو گئی، جب ہی تو یہ واپس آ گئے۔ مگر ملاقات سے معلوم ہوا کہ ویزا کے ختم کی مجبوری تھی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس سفر کو انتہائی خیریت سے پورا فرمائے۔ دو شنبہ کے بعد سے تمہارے کسی خط کے نہ آنے سے بھی اندازہ تھا کہ اب بجائے خط کے تار ہی آئے گا اور تعین کے ذمہ سے تاخیر ہو رہی ہوگی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

برادرم مولوی اکرام الحسن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ صبح ۹ بجے ایک قلی کی معرفت مولوی ادریس کا پرچہ اسٹیشن سے پہونچا کہ میں بارڈر سے آیا ہوں۔ شہر میں تو ویزا نہ ہونے کی وجہ سے آ نہیں سکتا تو جس طرح ہو سکے مل جا۔ بڑا اشتیاق ہے۔ اسی وقت حافظ صدیق کے ساتھ اسٹیشن گیا، غرض کی مسجد تک رکشہ نہ ملا اس لیے بہت دیر لگ گئی۔ تھوڑی دیر ان سے مل کر جب وہ چھوٹی لائن پر گئے میں ادھر چلا آیا۔ ان کا نظام پہلے سے حیدرآباد سے واپسی میں کاندھلہ کا تھا۔ اب پہلے کاندھلہ ہو گیا۔ ان کا شدید اصرار کاندھلہ تک جانے کا تھا، مگر یہاں کل کو اجتماع ہے۔ اسی میں مولوی یوسف وغیرہ کی بھی خبر

آنے کی ہے اور سو اعذار سے بڑھ کر تو بے ہمتی - بالکل جانے کی ہمت نہ ہوئی - ان سے بدھ کی صبح کو ان کے یہاں آپ کے کھانے وغیرہ کا بھی حال معلوم ہوا - بھائی الطاف رائپور چلا گیا - مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا آج یہاں قیام ہے -

خط لکھنے کے بعد بھائی اکرام کا کارڈ منگل کا لکھا ہوا پہونچا - مگر تمہارا آج بھی کوئی نہ تھا - اگر بھائی سے صبح ملاقات نہ ہوتی تو بھائی اکرام کے کارڈ پر سے پرسوں سے خوب انتظار شروع ہو جاتا - فقط والسلام -

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا -

کوٹھی ۲۲ بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۷ ذلیقعدہ جمعہ

○

عزیزم مولوی جلیل سلمہٗ !

بعد سلام مسنون . سہارنپور پارٹی کے جانے کے بعد سے تم نے بھی نہ معلوم کس غصہ میں خط و کتابت بند کر دی . آج کی ڈاک بھی تمہارے خط سے خالی گئی . حالانکہ آجکل تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار ہے

سنا ہے کہ واپسی پر چند روز حضرت اقدس کا قیام سہارنپور شاہ صاحب کے مکان پر ہوگا - کاش اس خبر سے میں خوب خوش ہوتا مگر شاہ صاحب جتنے بھی ناراض ہوں اس خبر سے فکر و قلق ہوا آجکل یہاں شدت کی لو بھی چلنے لگی رائپور میں اگر دن میں گرمی ہوگی تو رات تو ٹھنڈی ہوگی -

آج ایک ہوائی خبر بہٹ سے یہ پہونچی اور خوب گشت کر رہی ہے کہ حضرت اقدس کل یہاں پہونچ جائیں گے -

حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست -

برادرم مولوی اکرام الحسن صاحب !

بعد سلام مسنون . کل یکشنبہ کو یہاں تبلیغی اجتماع تھا جس کی تجویز عرصہ سے ہو رہی تھی . میں نے تو ان حضرات کو اسی وقت آنے کو روک دیا تھا اس خیال سے کہ حضرت اقدس

کی آمد آمد کی خبریں تو بہرحال ہوہی رہی تھیں جلدی جلدی دوبارہ آنا مشکل مگر مقدر سے میرا تو خط نہ پہونچا اور تمہارا کارڈ ان کو مل گیا جس میں تم نے ایک ہفتہ میں حضرت کا تشریف لانا باوجود ہمیشہ سے واقف ہونے کے کہہ دیا جس پر انہوں نے یہ نظام بنالیا کہ اتوار کو اجتماع پیر کو حضرت کی تشریف آوری تمہارے خط کی بنا پر ہوہی جائے اس لیے یہ پیر کی شام کو رائپور چلے جائیں گے مگر اب یہ حضرات آج شام کو واپس جارہے ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سے زبانی دریافت کریں۔

خطوط کے بارہ میں یہ دقت کوتاہی کا نہیں آپ حضرات یہ نہ سوچا کریں کہ کوئی جدید بات نہیں یہ خود جدید ہے کہ جدید نہیں۔ براہ کرم جلدی جلدی لکھتے رہا کریں۔

مولوی انعام صاحب نے ڈاکٹر برکت علی سے ویزا کے متعلق بتایا کہ باوجود اس کے اس کا کوئی پتہ نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

یہ حضرات ظہر سے بعد جانے کو تیار بیٹھے ہیں مگر اس قدر شدید لو آج ہے کہ جانے کی ہمت نہیں ہورہی۔ بار بار شوریٰ ہو رہی ہے اس وقت ۵½ پر اپنی نماز عصر پڑھ کر چل ہی دیئے۔ مولوی ادریس کے شدید اصرار پر بندہ پھر شنبہ کو کاندھلہ گیا تھا اور اس خیال سے کہ ریل میں بھیڑ ہوتی ہے، خود تو ریل سے گیا مگر وہ میرے مقدر سے اس قدر بھری کہ کھڑے ہونے کو بھی جگہ نہ ملی۔ باہر تھرڈ پر کھڑے کھڑے گئے اور ۵ گھنٹہ سے زائد میں کاندھلہ پہونچے مگر محمد کو لاری سے بھیج دیا تھا اس لیے کہ ان کی شنبہ کی آمد کی خبر تھی۔ اس سے کہہ دیا تھا کہ جہاں انکی کار ملے محمد کو واپس کاندھلہ لیجائے الحمدللہ کہ کاندھلہ میں محمد کو ان کی کار مل گئی، روک لی۔ یہ سیدھے اسٹیشن آگئے سب کاندھلہ پہونچے اور یکشنبہ کو صبح چار کے بعد اس میں سب کاندھلہ سے سہارنپور آگئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ واپسی بڑی سہولت سے ہوگئی۔ فقط

زکریا۔ ۲۰ ذیقعدہ ۷۷ھ دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن انتظار کے بعد آج ۲۱ ذیقعدہ سہ شنبہ کو تمہارا ۱۸

ذیقعدہ کا لکھا ہوا کارڈ جو مولوی عبدالسلام نے بوڈر سے ڈالا پہونچا۔ اس میں تم نے لکھا کہ بوجوہ فلاں فلاں ۱۱۔ جون کے بجائے اب ۱۷ جون کی روانگی طے ہوئی۔ مگر یہاں اب تک وہ خط نہیں پہونچا۔ جس میں تم نے حتمی ۱۱ جون کی تعیین کی ہو۔ البتہ بہت کی روایت سے افواہاً ۱۱ جون کی خبریں سنتا رہا۔ مگر چونکہ میرے پاس کوئی اطلاع نہ تھی اس لیے اس کو افواہ ہی کا درجہ دیتا رہا۔ اسی وقت ڈاک کے ساتھ شاہ صاحب کا ڈرائیور اہلیہ محترمہ کی طرف سے یہ دریافت کرنے آیا کہ کل کو حضرت اقدس کے ساتھ کتنے آدمی ہوں گے۔ کھانا صبح کا تیار ہو یا شام کا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلیہ محترمہ کئی دن سے سہارنپور کے مکان میں مقیم ہیں اور یہ کہ شاہ صاحب کا خط براہ راست ان کے پاس ۱۱ جون کو پہونچنے کا آیا ہوا ہے۔ اس سے اس افواہ کی تصدیق ہوئی۔ میں نے آپ کے آج کے کارڈ پر ان کو پرچہ لکھ دیا کہ اب بجائے ۱۱ جون کے ۱۷ جون کی آمد طے ہوئی ہے۔

رات مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور راؤ عبدالحمید صاحب بھی تشریف لے گئے ان حضرات کے ساتھ پان کھقہ اپنا موجود تھا۔ اس لئے ارسال نہ ہو سکا۔ غالباً مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے بتا ہی دیا ہوگا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط

زکریا۔ مظاہر علوم	عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
۱۲ ذیقعدہ ۷۷ھ سہ شنبہ	کوٹھی ۲۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا آخری خط ۱۲ ذیقعدہ کو مرسلہ ۱۸ پہونچا تھا جس کا ہمرشتہ جواب لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد سے روزانہ ڈاک کا شدت سے انتظار رہتا اور خالی جاتی۔ حالانکہ آج کل روزانہ کی بجائے دن میں دو خطوں کی ضرورت ہوگئی۔ اس لئے کہ ہر وقت خیال رہتا ہے کیا قرار پایا۔ اگر تم کم از کم یہی لکھ دو کہ ارادہ کہاں کا ہے

تو بھی رفع انتظار ہو۔

رات عشاء کی اذان کے وقت برادران اکرام محمود میو پہنچے اور تفاصیل معلوم ہو کر بہت ہی رنج، قلق، حیرت ہوئی۔ اس پر نہیں کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری نہیں ہوئی۔ اس میں تو حقیقی غیر جانب دار اول سے اگر کوئی ہے تو صرف یہی ناکارہ ہے جس کی ۱۹۴۷ء سے یہی رائے ہے کہ خدام کو حضرت اقدس کی حقیقی منشا کا اتباع چاہیے۔ جذبات کو حضرت کی خوشی کے تابع کرنا چاہیے نہ یہ کہ حضرت کو جذبات پر نچانا چاہیے۔ قلق اس پر ہے کہ جو صورتیں بار بار سننے میں آ رہی ہیں معلوم نہیں یہ نیاز مندی کی حدود میں آتی ہیں یا ایذار سانی کی۔ اللہ والوں کو اگر کوئی شخص راحت نہ پہونچا سکے تو کم از کم اپنی حد استطاعت تک تکلیف پہونچانے کے بھی درپے نہ ہو۔ بزرگوں کے حلم سے بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ بہر حال یہ ناسمجھ تو اپنی ہی سمجھ کے موافق سوچ سکتا ہے۔ اونچے حضرات کی فہم تک اپنے جیسے نابالغوں کی رسائی کہاں۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ بھائی اکرام صاحب کے ساتھ میرے لیے "حماقت" کے بہت سے ہدایا بھیجیں گے۔ سنا ہے کہ مولوی منظور صاحب کے "الفرقان" والے مضمون پر تین مسلسل پرچوں میں تو "ترجمان" کی زوردار تردید نکلی ہے اور نعیم صدیقی نے تو "ایشیا" میں مولوی منظور صاحب کے بدلہ میں حضرت اقدس رائپوری دام مجدہم کو لپیٹ دیا۔ کم از کم ایشیا کا یہ پرچہ مولوی انیس یا کسی اور مجھ جیسے لغویات میں مشغول ہونے والے کے ذریعہ مل سکے تو آئندہ آنے والوں کے ہاتھ ضرور ارسال کریں۔ میں تو براہ راست ڈاک سے منگانے کی بھی سعی کرتا مگر کئی مرتبہ کا یہ تلخ تجربہ ہوا کہ ایسی چیزیں پیسے خرچ کر کے منگانے پر بھی نہ پہونچیں اور ڈنکے کی چوٹ راستہ میں روک لی گئیں۔

شاہ صاحب کی اہلیہ ماجدہ ۱۵ دن سے یہاں مقیم ہیں۔ پرسوں شام ان کا ارشاد اس ناکارہ کی حاضری کے متعلق آیا تھا۔ گرتا پڑتا کل صبح ۷ بجے پہونچا۔ مگر وہ شاہ صاحب کی اہلیہ ماجدہ تھیں۔ مجھے یاد ہی نہ رہا کہ یہ وقت تہجد گذاروں کے نوم کا ہے۔ آدھ

گھنٹہ خادمائیں جگانے کی کوشش کرتی رہیں یا مجھے تسلی دیتی رہیں کہ ابھی اٹھتی ہیں۔ بالآخر دوسرے وقت کا وعدہ کر کے ناکام واپس آگیا۔ آج اپنا بدل برادر اکرام کو شاہ صاحب کا خط دے کر مکان پر بھیج رہا ہوں۔

آج شنبہ کو بھائی اکرام کا کارڈان کے بعد پہنچا۔ آپ کا آج بھی کوئی نہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا۔ شنبہ

۲۵ ذیقعدہ ۷۷ھ

عزیزم مولوی محمد جلیل صاحب سلمہٗ

کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ بلاتاریخ پہونچا۔ مگر مضمون سے معلوم ہوا کہ وہ برادر اکرام کی روانگی سے پہلے کا ہے۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری پر جتنا قلق آپ سب حضرات کو ہوا بالخصوص آپ کو وہ بالکل برمحل ہے۔ آج کل یہاں تو اس قدر شدید گرمی اور لُو ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس کی تشریف آوری کی ہم میں سے کسی کی بھی صلاح نہیں۔ بھائی اکرام براہ راست بھی پرسوں لکھ چکے ہیں لیکن حضرت اقدس کے روکنے کے لیے جو جو صورتیں سننے میں آرہی ہیں وہ کم از کم اس ناکارہ کی سمجھ میں بالکل نہیں آتی۔ صفائی سے مصالح پیش کر کے حضرت اقدس کو انبساط سے قیام پر راضی کر کے تاخیر کی جاتی تو برمحل ہے لیکن ایک ہفتہ تک ان خبروں کے بعد کہ کار کے پرمٹ بالکل تیار ہیں آج آویں گے، کل آئیں گے۔ ایک ہفتہ کے بعد یہ اطلاع کہ ابھی تو درخواست پرمٹ کی نہیں دی گئی۔ اب یہ خبریں کہ پاسپورٹ کراچی گئے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ حرکات نیازمندی کے بالکل خلاف ہیں۔ مشائخ سے تو انتہائی اخلاص سے گفتگو ہونی چاہیے کہ اللہ والوں کا معاملہ کچھ زیادہ ہی خطرناک ہوتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولانا جلیل صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آجکل آپ کے گرامی نامہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ مگر تقریباً ایک عشرہ سے ایسا نظام بگڑا ہے کہ میرے مقدر سے آپ

کا دستی خط مجھ تک پہونچنے کی بجائے واپس آپ ہی کو مل گیا۔

آخر میں آپ کے لیے دوبارہ دل سے دعاگو ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ دارین کی ترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب مدفیوضہم
۱۲ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ ذیقعدہ ۷۷ھ دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم۔

آج کل جس شدت سے تمہارے خط کا انتظار ۲۴ گھنٹہ رہتا ہے اتنا ہی تم نے مکمل سکوت اختیار کر رکھا ہے۔ ۲۴ گھنٹہ انتظار کے بعد جب ڈاک خالی جاتی ہے تو سوچ پڑ جاتا ہے تم نے ساری گذشتہ کسر نکال لی۔ برادر اکرام کی واپسی کے بعد سے تمہارا اب تک کوئی خط نہیں ملا۔ آج کل یہاں گرمی جس شباب پر ہے اس میں حضرت کی آمد کے متعلق تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا مگر تجویزات اطلاعات کا انتظار ضرور رہتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ خوب بہتر موسم رہا۔ مگر یہ ہفتہ نہایت شدید گزرا۔ مجھے بھی حرارت رہی اور لوگوں کی تحقیق تو یہی ہے کہ لُو سی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے آج طبیعت پرسکون ہے۔ شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کا قاصد روزانہ تحقیق حال کے لیے آتا ہے۔ میری تو ہمت دوبارہ جانے کی نہیں ہوتی۔ مگر برادر اکرام آج ہی ہو کر آئے ہیں۔ شاہ صاحب سے بعد سلام مسنون عرض کر دیں کہ گھر روزانہ ایک خط تسلی وغیرہ کا ضرور لکھتے رہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

یہاں کئی دن سے شدید لُو کے بعد رات عین مغرب کے قریب شدید ابر ہو گیا اور عشا کے وقت جاتا رہا۔ جس کی وجہ سے رویت میں پھر گڑبڑ ہو گئی جو عید کے چاند سے برابر چل رہی ہے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳۰ ذیقعدہ ۷۷ھ پنجشنبہ

عزیز گرامی قدر حافظ کم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن شدید انتظار کے بعد آج صبح کی نماز میں منشی مظہر صاحب کے توسط سے گرامی نامہ معہ آکو بخار اپہونچکر موجب منت و مسرت ہوئے۔ آج کل گرمی کا زور از حد ہے۔ جو سہارنپور کی روایات کے تو خلاف ہے۔ یہاں ہمیشہ کا دستور یہ رہا ہے کہ ایک دو روز شباب ہوا پھر ایک دم اچھی بارش ہو گئی۔ مگر اس مرتبہ تقریباً ایک عشرہ گذر گیا۔ ابر کسی کسی وقت آتا ہے مگر ایسا کہ آناً فاناً۔ اس کے باوجود دوسرے نواح کے جو حالات سننے میں آرہے ہیں اس کے لحاظ سے پھر غنیمت معلوم ہوتا ہے۔ بہت سی جگہ سے لو کی وجہ سے اموات کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ اپنے ہی اعمال کے ثمرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ تم نے لکھا کہ کوئی بات طے نہیں ہوئی اس لیے خط نہیں لکھا جاتا یہ صحیح مگر آج کل چونکہ خیر کا انتظار ہر جانب سے ہوتا رہتا ہے اس لیے کم از کم یہی کہ کوئی جدید امر نہیں ہے یہی کافی ہے۔ شاہ صاحب کی اہلیہ کے متعلق میں نے جو لکھا تھا وہ کوئی شکوہ نہ تھا نہ اس میں شاہ صاحب کے لیے بالکل کسی ندامت کی بات تھی۔ حقیقت میں تو اس کی پریشانی کا اظہار تھا تاکہ شاہ صاحب اس غریب کو خط جلدی جلدی لکھتے رہا کریں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بگرامی خدمت مولوی عبدالمنان صاحب! بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مع لنگی و شیرینی مرسلہ بھائی گوہر علی صاحب پہونچے۔ آپ کی اہلیہ اور ان کے بھائی کی علالت کی خبر سے قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہر دو کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

المخدوم المکرم شاہ صاحب زاد مجدکم! بعد سلام مسنون۔ دستی گرامی نامہ پہونچا۔ میرے خط کا مطلب عکس ہو گیا۔ مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ معذرت کریں یا ندامت محسوس کریں۔ مجھے اس کا واہمہ بھی نہ گذرا کہ یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ میرا مقصد تو اس غریب کی تنہائی اور تشویش کا اظہار تھا کہ آپ اس کو بلا ناغہ روزانہ خط لکھتے رہا کریں۔ اس میں ہرگز تساہل نہ کریں۔ ایک عدد کارڈ بلا ناغہ لکھا کریں۔ کل ان کا

تقاضا بھائی اکرام سے یہ تھا کہ آپ کو تار دیا جائے مگر ان سے یہی کہہ دیا تھا کہ آج کل اور انتظار کرلیں۔ شاید منشی منظر یا صوفی برکت آجائیں۔ چنانچہ منشی منظر صاحب کو جلد جانے سے فارغ کر کے میں نے تقاضا کر دیا کہ پہلے آپ کے مکان پر جاکر پھر کسی دوسری جگہ جائیں۔ خط لکھنے کے بعد تمہارا خط مورخہ ۲۶ ذیقعدہ بھی پہونچ گیا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
یکم ذی الحجہ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲ ذی الحجہ پہونچ کر موجب رفع انتظار ہوا۔ جلی میاں کا کل خط آیا تھا۔ گرمی کی بہت زیادہ پریشانی اور لُو کی وجہ سے ان کے اپنے بعض اعزہ کی موت کی خبر کے بعد بہت زیادہ دعا کا اصرار رہتا۔ اس لیے یہ لکھ رہا ہوں کہ حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کریں۔ لکھا تھا کہ مخلوق کی ہر وقت آسمان کی طرف نگاہیں ہیں۔ سہارنپور میں بھی ہمیشہ کے معمول کے خلاف امسال شدت اور تسلسل گرمی کا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ دو ایک روز کی شدت ہو کر ہفتہ عشرہ کو کچھ ٹھنڈ ہو گئی امسال معاملہ عکس ہو رہا ہے۔ ایک دو روز کو کچھ خنکی ہوئی پھر شدت کئی دن کے لیے ہو گئی۔

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

یہ تو ظاہر ہے کہ اپنے افعال ان ثمرات سے کہیں زیادہ کے مستحق ہیں مگر اللہ جل شانہٗ نے محض اپنے لطف سے ہمیشہ کرم فرمایا۔ اسی کی امید ہے۔ ضعف کی وجہ سے اس ناکارہ کے دماغ پر بھی گرمی کا امسال زیادہ اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے سیئات کو معاف فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بھائی محمود کل کاندھلہ گئے ہیں۔ بھائی اکرام کی طرف سے سلام مسنون۔ کارڈ ان کو دکھا دیا۔ آج تک یہاں جمعہ کی یکم تھی لیکن کل سے قاضی صاحب نے ناظم صاحب اور مفتی صاحب

کو کئی مرتبہ بلایا اور مختلف دیہات کی عینی شہادات پر آج یکم پنجشنبہ کی قرار پائی۔

مکرم و محترم بھائی عبد الجلیل صاحب دہلوی سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کارڈ پہونچا۔ مگر تم نے یہ نہیں لکھا کہ وہاں قیام کب تک ہے۔ اسی لیے براہ راست جواب نہیں لکھا۔ تمہارا پاکستان جانا تو عرصہ ہوا حاجی صاحب کے خطوط سے معلوم ہوتا رہا۔ تم نے لکھا کہ یہاں بارش کی دعاؤں میں بھی رسہ کشی ہے۔ وہ اونچے حضرات ہیں۔ ان کے عالی مقامات تک ہم جیسے کوتاہ نظر کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لیے بارش بند ہو جانے کی دعائیں کرنے لگیں تو ہم ناپاک لوگ ان پاک حضرات کی شان میں کیا دم مار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ہم ضعفا پر رحم فرما کر یہاں تو اعتدال کے ساتھ بارش فرما ہی دے۔ بمبئی بہار وغیرہ میں اب رد عمل سیلاب کی خبریں سننی شروع ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۱۳ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۵ ذی الحجہ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک ابھی نہیں آئی۔ کل تمہارا کوئی خط نہ تھا۔ پرسوں کے خط ہمروزہ جواب لکھ چکا ہوں۔ کل بروایت راؤ یعقوب علی خاں ابن شاہ نذر مرحوم کی روایت سے یہ خبر پہونچی کہ شاہ صاحب رات کو ۵ بجے تشریف لا رہے ہیں اور حضرت اقدس کی تشریف آوری کی تاریخ یکم جولائی طے ہو گئی۔ رات بھر شاہ صاحب کا انتظار رہا۔ علی الصباح مکان پر آدمی بھیجا تو کوئی ملا نہیں۔ ۷ بجے کے قریب ان کا ڈرائیور عبد الرحیم آیا کہ وہ ابن شاہ نذر مرحوم کی ہدایت پر کار لے کر مغرب کے وقت اسٹیشن پہونچ گیا تھا۔ رات کی تینوں گاڑیاں دیکھیں۔ میاں کی کوئی خبر نہیں ملی۔ میں نے تو اس کو یہ مشورہ دیا کہ دن میں چاہے واپس چلا

جائے۔شام کو پھر آکر آج رات کی گاڑیاں بھی دیکھیے۔صحیح تفصیل تو شاہ صاحب سے
ملاقات پر معلوم ہو گی مگر اس ناکارہ کے خیال میں یکم جولائی پر مدار کے بجائے بارش کی
اطلاع ہی پر مدار رکھنا ضروری ہے۔اگرچہ یہاں کے احباب مجھے بہت طعنے دیتے رہتے
ہیں کہ پاکستانی حضرات تو ہر حال لے جانے پر زور باندھیں اور تو بار بار روکنے کو لکھے
اس کے باوجود میرے نزدیک تو اپنے جذبات حضرت کی ذراسی راحت پر قربان ہونا
اشد ضروری ہیں۔یہاں کے احوال گرمی کے لحاظ سے ہرگز اس قابل نہیں کہ حضرت کی
خدمت میں تشریف آوری کی درخواست کی جائے۔اپنی بداعمالیوں کے ثمرات امسال
خلاف معمول سہارنپور بھی لکھنؤ بن رہا ہے۔بارش کا نام نہیں اور بقول برادر اکرام
پُروا کی گرم ہوا عمر بھر میں اسی مرتبہ دیکھیں۔رات پھر زوردار پُروا نہایت گرم چلتی رہی
ایسی حالت میں تشریف آوری کی درخواست نیازمندی نہیں ایذارسانی ہے۔سردست
حضرت اقدس بالکل ارادہ نہ فرمادیں۔شاہ صاحب چاہے مجھ پر کتنے ہی خفا کیوں نہ ہوں۔
اپنے ضعف کی وجہ سے چونکہ مجھے خود تحمل دشوار ہو رہا ہے اور میرے خیال میں
حضرت اقدس پر ضعف اس سے کہیں زیادہ ہے۔اس لیے بندہ کے خیال میں
حضرت کے لیے اس کی برداشت دشوار ہے۔یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ متفرق دیہات
کی بکثرت عینی شہادت پر یہاں یکم ذی الحجہ پنجشنبہ کی قرار دے کر عید شنبہ کی طے ہو گئی
لیکن کل تک دہلی میں نصاب شہادۃ پورا نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک یکشنبہ ہی کی عید کا
اعلان ہے۔حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی بااصرار درخواست۔بارش کی
قلت اپنے ہی اعمال کا ثمرہ کھلا ہوا ہے۔مالک نے ہمیشہ ہی اپنے عفو و کرم کا معاملہ رکھا۔وہ
اپنے انتہائی کرم سے اب بھی عفو سے مدد فرمائے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔یہاں
پہونچنے میں اگر بجائے بعد جمعرات کے بار اتوار کو پہونچنے کی رعایت ہو سکے تو ضرور
اس کی رعایت رکھنا۔اس ناکارہ کے لحاظ سے بھی اور عزیز یوسف کی رعایت سے
بھی۔معلوم نہیں تم بھی ہم رکابی میں کرم فرماؤ گے یا نہیں۔

پاکستانی حضرات کئی سال سے اس کی سعی فرماتے ہیں کہ اکتوبر، نومبر میں لے جائیں

جون تک واپسی نہ ہو سکے کہ حضرت اقدس کا برسات کا زمانہ یہاں گذرے تاکہ ہم جیسے نااہلوں کی حاضری خدمت کی سچی طلب کا امتحان ہو سکے۔

دہلی، مشرقی یوپی، بہار میں لُو سے اموات کی بکثرت روایات اخبارات سے سنی جا رہی ہیں۔ اللہ ہی مدد فرمائے۔ خط لکھنے کے بعد تمہارا کارڈ ۴ ذی الحجہ کا ملا گیا جزاکم اللہ تعالیٰ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ پنجشنبہ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۸ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے انتظار کے بعد آج ہمارے ۱۲ دوشنبہ کو تمہارے تین کارڈ ۶، ۷، ۸ کے بیک وقت پہونچے۔ حضرت اقدس دام مجدہم کے ضعف اور بخار کی کیفیت سے بہت ہی فکر و قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت و عافیت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر قائم رکھے۔ پرسوں عید کی نماز کے بعد ایک کارڈ لکھ چکا ہوں۔ جس میں صبح کی موسلا دھار بارش کا ذکر تھا۔ کل یکشنبہ تھا اس لیے خط نہ لکھ سکا۔ کل تمام دن پُروا کے ساتھ گرمی رہی۔ لیکن شدید نہیں۔ آج رات کو تین بجے سے پھر شدت سے بارش شروع ہوئی جو ۸ بجے صبح تک رہی۔ رات اخیر شب میں تو قریب قریب سب ہی کو کپڑا اوڑھنا پڑ گیا۔ صبح ۸ بجے سے بارش تو بند ہے لیکن بادل منڈ گشت کرتے پھر رہے ہیں۔ شاہ صاحب کے تار کا جو میاں زاہد کے نام آیا تھا اس کا مفصل حال پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس کے بعد سے معلوم ہوا کہ ابن شاہ نذر نے دو مرتبہ ٹیلیفون کی کوشش کی مگر سعیٔ بلیغ کے بعد معلوم ہوا کہ لائن خراب ہو گئی۔

پرسوں کے کارڈ میں یہ مژدہ بھی لکھ دیا تھا کہ ہمارے ۹ ذی الحجہ جمعہ کی شام کو میر صاحب کے دوسرا فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ اللّٰھم زد فزد۔ آج کی ڈاک سے علی میاں

کا خط بھی پہونچا وہ آپ کے آخری کارڈ پر جوان کے نام تھا ۲ جولائی کو وہاں پہونچنے میں مشکلات میں ہیں کہ وہ اس تاریخ پر کسی سے وعدہ کر چکے ہیں اور تمہاری اس اطلاع پر کہ دیتہ کا اضافہ صرف ۲ جولائی تک ہوا ہے اس تاریخ پر پہنچنے کا پختہ یقین کیے ہوئے ہیں۔ حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا ۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی ۔ جیل روڈ ۔ لاہور ۔ مغربی پاکستان — ۱۲ ذی الحجہ ۷۷ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ ہمارے پاس کوئی ایسی حتمی اطلاع اب تک نہیں تھی جس سے کل گزشتہ کی روانگی طے شدہ سمجھی جاتی ۔ لیکن کل صبح راؤ ظفر خاں اور ان کے علاوہ کیھڑی وغیرہ کے متعدد لوگ آئے جن کے پاس براہِ راست متفرق اطلاعات کل کی روانگی کی پختہ تھیں اس لیے کل بار بار ڈاکئی نہ کے چکر تار کے انتظار میں لگائے گئے اور جب رات تک کسی تار کی خبر نہ ملی تو مغرب کے بعد سے محمود علی خاں صاحب کے یہاں ٹیلیفون کی درخواست کی گئی ۔ اسی وقت صبح وہاں سے خبر منگانے پر معلوم ہوا کہ رات بھر انہوں نے کوشش کی مگر لائن صاف نہ مل سکی ۔ سنا ہے کہ وہ آج بھی کوشش کریں گے ۔ یہ تو ایک مرحلہ تھا ۔ اس سے بڑھ کر کل عصر کے بعد بھائی الطاف کا پرچہ رائپور سے پہونچا کہ بہٹ کی روایت سے حضرت اقدس کی زیادتی علالت کی خبر ملی جس سے سب کو جتنی تشویش ہو ظاہر ہے اس خبر سے اور بھی شدت انتظار اور تفکرات میں بڑھ گئی ۔ اسی وقت میر صاحب یہ خبر سن کر آئے ۔ میں نے کہا کہ یہاں ۔ ا ذی الحجہ تک کے خطوط جو متفرق تاریخوں میں پہونچے ہیں ان سے حرارت کا علم تو ہوا ہے مگر شدت کی کوئی اطلاع نہیں یا تو بہی خبر واسطوں کی وجہ سے شدت کی صورت اختیار کر گئی یا ممکن ہے کہ شاہ صاحب کا کوئی خط اپنے اہل کے نام براہ راست آیا ہو جس کا کوئی علم

ابھی تک نہیں ہے۔ قرار یہ ہے کہ اس وقت کی ڈاک دیکھ کر ایک تار خیریت طلبی کا دیا جائے۔ ایک تار موسم کی تبدیلی کا کئی دن ہوئے دیا جا چکا ہے پہونچا ہوگا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

شدید انتظار کے بعد ڈاک آگئی مگر تمہارا کوئی خط آج بھی نہیں ملا۔ دو دن مسلسل نہ ملنا تو ڈاکخانہ ہی کا کرم ہو سکتا ہے۔ میر صاحب وغیرہ بھی دو گھنٹہ سے انتظار میں تھے مولوی یوسف پرسوں شام ۲ جولائی کی سابقہ اطلاعات پر پہونچے تھے۔ کل اس انتظار میں ٹھہرے رہے کہ شاید کوئی اطلاع آمد با التواتر کی ملے۔ آج صبح واپسی کا ارادہ تھا پھر یہ طے ہوا کہ ڈاک کا انتظار ضرور کر لیا جائے۔ اب وہ ظہر کے بعد لاری سے واپس جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آجکل سہارنپور دہلی کے درمیان لاریوں کی بہت کثرت ہو گئی۔ چھوٹی لائن کے راستہ سے لاری تقریباً ۵ گھنٹہ میں دہلی پہونچ جاتی ہے۔ بڑی لائن ۲ ½ گھنٹہ میں اور چھوٹی لائن ۸ گھنٹہ میں۔ اس لیے اب لاریوں میں سفر زیادہ ہو گیا فقط

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ پنجشنبہ ۱۵ ذی الحجہ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ جبکہ حضرت اقدس کی طبیعت کی ناسازی معلوم ہو تو پھر جتنا شدید انتظار ڈاک کا ہو ظاہر ہے۔ مگر ڈاکخانہ کا کرم کہ کل پرسوں دو دن ڈاک سے خالی گئے۔ اسی تشویش میں کل صبح دس بجے میر صاحب نے ایک تار خیریت طلبی کا دیا جس کی مفصل اطلاع کل کے کارڈ میں کر چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے شدید انتظار میں آپ کے تین کارڈ مؤرخہ ۱۰، ۱۱، ۱۳ جس پر غلطی سے ۱۳ لکھا گیا وہ آپ کی ۱۲ کا ہے اس لیے کہ منگل یکم جولائی بھی لکھا ہے گویا ہماری ۱۳ ہے پہونچے۔ ان سے علالت میں کچھ اضافہ ہے کا احوال معلوم ہو کر بڑی تشویش ہو گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت اور قوت کے ساتھ تا دیر ہم نالائقوں کے سر پر زندہ

سلامت رکھے۔ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کے حادثہ کے بعد سے حضرت اقدس دام مجدہم کی زیادتی علالت کی زیادہ تشویش ہو جاتی ہے کہ اب بقیۃ السلف یہی ایک مبارک سایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اب تو آپ کے خط کا بہت ہی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اور گویا ۲۴ گھنٹے ڈاک کے انتظار میں گذرتے ہیں۔

کل شب محمود علی خاں نے اور کل دن میں بھی ٹیلیفون کی کوشش کی۔ مگر سنا ہے کہ لائن بھی مقدر سے خراب ہے۔ تاروں کا حال بھی معلوم نہیں کہ کوئی پہونچا یا نہیں۔ آپ کے شنگل یکم جولائی والے خط میں تار کا ذکر نہیں۔ حالانکہ پہلا تار دو شنبہ ۔ ۳ جولائی کی شام کو دیا گیا تھا جس میں موسم کی تبدیلی اور بارشوں کے شروع کا ذکر تھا۔ یہ تار آپ ہی کے نام تھا۔ دوسرا تار کل پنجشنبہ کی صبح کو ۱۰ بجے دیا گیا جس میں حضرت اقدس کی خیریت معلوم کی گئی۔ یہ صوفی صاحب کے نام دیا گیا۔
آپ کے آج کے تینوں کارڈ ڈاکٹر برکت علی کے پاس بھیجے تھے۔ بہت افسوس سے کہا کہ میرا ویزا آجاتا تو میں بھی چلا جاتا۔ ایک ماہ سے سعی میں ہیں۔ اول آدمی لے کر گئے تو جواب ملا کہ ڈاک سے بھیجو۔ ڈاک سے بھیجا تو جواب نہیں۔ مولوی انعام نے بابو ایاز کو تین دن دفتر بھیجا وہاں کہیں اندراج ہی نہ ملا۔

فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ جمعہ،
۱۶ ذی الحجہ ۷۷ ۱۳ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!
بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک پھر آپ کے خط سے خالی گئی اور کل کو اتوار ہے اب تین دن کا وقفہ پڑ گیا۔ کل کی ڈاک سے آپ کے تین کارڈ پہونچے تھے جن کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ میر صاحب نے جو جمعرات کی صبح کو ۱۰ بجے تار خیریت طلبی کا دیا

تھا اس کا جواب رات ۱۲ بجے مل گیا جس سے بہت کچھ اطمینان ہوا کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت کی صحت میں مسلسل افاقہ ہو رہا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس تسلسل کو اور عجلت سے چلائے اور صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ قوت کے ساتھ عطا فرمائے۔

مولوی فضل الرحمٰن بن مولوی عبدالمنان کا کارڈ ملا جس میں لکھا ہے کہ یہاں اطلاع ملی ہے کہ والد صاحب ایک ہفتہ سے آپ کے پاس مقیم ہیں، بواپسی اس کی صحت سے مطلع فرما دیں۔ اسی وقت ان کو خبر کی تردید لکھ دی۔ ایسے وقت میں تو مولوی عبدالمنان کو بھی اپنی آن توڑ کر مجھے بابراہ راست دہلی کبھی کبھی خط لکھتے رہنا چاہیے۔ وہ مجھے لکھیں گے تو میں تو ان شاء اللہ بمبروزہ دہلی اطلاع کردوں گا۔ مگر دو دن کی تاخیر تو پھر بھی ہوگی۔ کل رائپور میں شدت کی بارش ہوئی۔ میں آپ کے خط کی اطلاع رائپور کر رہا تھا مگر کلیہ معلوم ہو کر کہ آج کل راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کے بھی مسلسل خطوط وہاں پہونچ رہے ہیں ضرورت نہ رہی۔ شاہ صاحب کی اہلیہ کا قاصد کل دوپہر آیا تھا اس کو تینوں خطوط کا خلاصہ اور منگل والے آپ کے خط کا یہ مضمون کہ کل کو شاہ صاحب واپس آرہے ہیں لکھ دیا تھا لیکن آج شنبہ کی صبح تک تو شاہ صاحب کی واپسی کا علم نہیں ہوا۔

زکریا۔ مظاہر علوم ۱۷ ذی الحجہ ۸۶ھ شنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ کوٹھی ۲۲۔ بی جیل روڈ۔ لاہور

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ میں تقریباً ایک عشرہ سے روزانہ تمہیں خطوط لکھ رہا ہوں اور اسی شدت سے تمہارے خطوط کا انتظار کر رہا ہوں۔ کل اتوار کی وجہ سے نہیں لکھا اور خوش قسمتی سے سنسارپوری حکیم بعد عصر ملے کہ میں رات کو جا رہا ہوں بہت دل چاہا کر پرچہ لکھ دوں کہ جلدی پہونچ جائے مگر باوجود انتہائی سعی کے نہ لکھ سکا نہ خود لکھوا سکا۔ بھائی اکرام سے کہہ دیا تھا کہ لکھ دیں۔ چونکہ حکیم صاحب سے تمہیں

علم ہوکر تشویش ہوئی ہوگی اس لیے اب لکھتا ہوں ورنہ میرا دل نہ چاہتا تھا کہ
حضرت اقدس کی علالت کی تشویش کے ساتھ تمہیں خواہ اپنی بھی تشویش میں
مبتلا کروں۔ تقریباً ایک ماہ سے دوپہر کو حرارت ہوکر شب کو کسی وقت اترتی ہے
اس میں بسا اوقات روزہ پر روزہ یعنی شب کو بھی نہیں اترتی اور دوسرے دن
دوپہر کا تسلسل پہلے سے قائم ہوجاتا ہے۔ اسی شام والے حصہ میں خاص طور سے
سبق کے بعد سے عشا تک کا وقت اکثر دوران سر کی ایسی شدت کا گزرتا ہے کہ
اس میں حرکت بھی مشکل ہوجاتی ہے مگر یہ روزانہ نہیں کبھی کبھی ہوتا ہے۔ کل بھی
اتفاق سے ایسا ہی تھا۔ صبح کا وقت اکثر خفت کا بلکہ تقریباً صحت کا رہتا ہے ~~نہیں~~
اس لئے ضروری خطوط صبح ہی کو لکھتا ہوں۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے جس کی فکر ہو۔
ضعف دماغ، کام کا ہجوم، گرمی کی شدت تینوں چیزوں کے مجموعہ نے یہ صورت
پیدا کردی اور کچھ بھی نہیں۔ حضرت اقدس کو اس خط کے سنانے کی ہرگز اجازت
نہیں۔ بس سلام کے بعد دعا کی درخواست اور خیریت طلبی کی اطلاع کردینا۔ حضرت
اقدس کے متعلق علی میاں کو میں نے بدھ کے روز سے آج تک مسلسل کئی خط لکھے
آج ان کا دستی پرچہ ایک مہمان کی معرفت پہونچا۔ جس میں خط نہ پہونچنے کا قلق
اور یہ کہ حضرت اقدس پہونچ گئے ہوں تو تار سے اطلاع کر۔" بہت ہی قلق
ہوا۔ اپنے بس کی تو اس میں کوئی بات نہیں۔ خط لکھنے کے بعد دو کارڈ تمہارے ۱۴
۱۵ کے پہونچے۔ فی الجملہ خیریت سے اطمینان ہوا۔ تمباکو رات حکیم مکرم کے ساتھ
ارسال ہوا ہے۔

معلوم نہیں تم تک بھی کوئی خط پہونچ رہا ہے یا نہیں۔ فقط

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ زکریا دوشنبہ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۹۔ ذی الحجہ ۷۷ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ عین انتظار میں گرامی نامہ مؤرخہ ۱۵ ذی الحجہ جمعہ آج ۲۰ ذی الحجہ سہ شنبہ

کو ملا ۔ سلسلہ بخار کے طول سے بہت ہی فکر تشویش بڑھتی جا رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے ۔

معلوم نہیں آیات شفا کا استعمال بھی کسی نے شروع کیا یا نہیں ۔ پہلے تو یہ پاک آیات بہت زیادہ مجرب ثابت ہو چکی ہیں ۔ آیات شفا کے ساتھ قُلنا یا نار کونی برداً وسلاماً کا اضافہ بھی تحریر میں کر دیا جائے ۔

آج بخاری شریف کے ختم کا بھی خیال ہے کہ تم نے تو مسلسل بخار بخار لکھ کر فکر میں ڈال دیا ۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سیہ کاروں پر محض اپنے فضل و کرم سے رحم فرمائے ۔

شاہ صاحب سے بعد سلام مسنون ایسے میں آپ کی واپسی میں تاخیر بالکل برمحل لیکن اپنی عادت شریفہ پر جبر کر کے ایک مختصر کارڈ بلا ناغہ مولوی جلیل کی طرح سے بہت ضرور لکھتے رہیں ۔ اس میں ہرگز تساہل نہ کریں ۔ چاہے دو ہی لفظ حضرت اقدس کی کیفیت کے ہوں ۔ چاہے کسی دوسرے ہی سے لکھوانے پڑیں ۔

مولوی لطیف الرحمان کل سے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ جمعہ کی صبح کو واپس رائپور ارادہ ہے ۔ کل یہاں خوب بارش ہوئی جس سے اس ناکارہ کا وہ دورہ درد سر بھی اللہ کے محض فضل و کرم سے گویا کالعدم ہے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

زکریا ۔ مظاہر علوم

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ کوٹھی ۳۲ بی ۔ جیل روڈ ۔ لاہور

۲۰ ذی الحجہ ۷۷ھ سہ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم !

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت ۱۱ بجے ہیں اور میں اس تصور میں بیٹھا ہوں کہ تم حضرت اقدس کی خدمت میں پہونچ گئے ہوگے اور زیادہ سے دل کو ٹھنڈا کر رہے ہوگے ۔ حضرت اقدس ہم نااہلوں کا احوال دریافت فرما رہے ہوں گے اور تم رک رک کر جواب دے رہے ہو گے کہ اتنے میں ڈاک آگئی اور اس میں تمہارے دو کارڈ

مورخہ بیک وقت ۲۰ ذی الحجہ پہونچ گئے۔ کارڈوں سے تمہاری آمد کے سلسلہ میں جو
معنی خیز تفاصیل معلوم ہوئی وہ زبانی گفتگو سے نہ ہوئی۔ تمہاری زبانی گفتگو سے
تو بہت زیادہ اطمینان اور جلد تشریف آوری کی امید بندھ گئی تھی مگر کارڈ میں جو
حضرت اقدس کے فقرے تم نے طلب اجازت کے سلسلہ میں لکھے انہوں نے تو مجھے
تشویش اور سوچ میں ڈال دیا۔ آج کی ڈاک سے حاجی عبدالمجید صاحب موتی والوں
کا کارڈ بھی ملا جو کل پنجشنبہ کا لکھا ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رات آپ نے
عبدالجلیل کی تحقیق حال میں ٹیلیفون کیا تھا مگر اس سے بھی ان کا کچھ پتہ نہ چلا اور
نہ ان کا کئی دن سے کوئی خط آیا جس سے تشویش ہے اگر وہ وہاں ہوں تو ان کو کہہ
دیں کہ وہ اپنے والد صاحب کو جلد خط لکھیں۔ یہ خط میرے اس خط کے جواب میں
تھا جو تمہاری آمد پر میں نے اپنے رسائل اور اشتہارات کے تقاضے میں لکھا تھا۔
اس خط میں مزید اطمینان کی یہ بات تھی کہ یہ تمہاری آمد سے دو دن بعد کا ٹیلیفون
تھا۔ یعنی بدھ جمعرات کی درمیانی شب کا۔ اس میں لکھا تھا کہ اللہ کے فضل سے
حضرت کو بخار بالکل نہیں ہے۔ ایک ہفتہ میں واپسی کی تجویز ہے

یہاں رات سے بارش کا بہت زور ہے لیکن جب ذرا سی دیر کو بھی بند
ہوتی ہے تو حبس بھی اچھا خاصا ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام
کے بعد دعا کی درخواست۔

تمہاری آمد و رفت ایک خواب بن کر رہ گئی۔ تمہاری آمد کا جو کارڈ نظام الدین
لکھا تھا وہ کل جمعہ تک وہاں نہیں پہونچا۔ پرسوں حضرت اقدس کی صحت کے لیے
بخاری شریف کا ختم تو تمہارے سامنے ہی طے ہوا تھا۔ دل تو چاہتا تھا کہ تم کو شرکت کے لیے
روکوں مگر مجھ پر تمہاری جلد واپسی کا تقاضا زیادہ مسلط تھا اس لئے راؤ عبدالحمید صاحب
سے کہہ دیا تھا کہ انہیں ہرگز نہ روکیں۔ مولوی کا خط آج کی ڈاک سے ملا کہ ہمارا پاسپورٹ ختم
ہو گیا۔ کئی دن سے جد و جہد کی جا رہی ہے کہ جلد مل جائے تو حضرت اقدس کی عیادت کر
آئیں۔ کاش میں بھی اس قابل ہوتا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ ۔ کوٹھی ۳۲ بی
جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۲۳ ذی الحجہ ۸۷ھ جمعہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ شنبہ کے روز تمہارے خط کا بھی انتظار رہا کہ شاید تم بوڈر سے لکھ دو اور لاہور کے خط کا بھی ۔ اس خیال سے کہ شاید حسب سابق مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری تمہاری غیبت میں اس بیگار کو انجام دیں ۔ مگر کسی کا خط نہیں ملا ۔ آج دوشنبہ ہے آج اس سے بھی زیادہ انتظار ہے لیکن ڈاک دوشنبہ کو خاص طور سے دیر میں آتی ہے کہ دو دن کی ڈاک جمع شدہ ہوتی ہے اور میں حسب معمول اوپر جانے کے بعد تمہارا خط لکھ کر اپنا کام شروع کروں گا ۔

شاعروں کا دستور ہے جب وہ کوئی قصیدہ لکھا کرتے ہیں تو پہلے طبیعت کو ابھارنے کے لیے کچھ تشبیبی اشعار کہا کرتے ہیں ۔ میں بھی حضرت اقدس کی تشریف بری کے بعد سے جب طبیعت پر جمود و افسردگی کا غلبہ ہوتا ہے تو پہلے تمہارے نام کا خط لکھ کر طبیعت کو ابھارتا ہوں ۔ مگر بقول حضرت اقدس دام مجدہم کے مردہ کے منہ پر مکھن ملنے سے کیا ہوتا ہے ۔ طبیعت دن بدن ایسی گرتی جاتی ہے کہ ابھرنے کا نام ہی نہیں لیتی ۔ اب اس کی تکمیل دوپہر کو ڈاک آنے کے بعد کروں گا ۔ یہ میں جمعہ کے دن کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ بدھ جمعرات کی درمیانی شب تک کا حال تو حاجی عبدالمجید صاحب دہلوی کے ٹیلیفون سے معلوم ہو گیا تھا ۔ اس کے بعد کی کوئی خبر اب تک نہیں ملی جس کا انتظار رہے ۔

ڈاک آگئی اور تمہارا کارڈ مل گیا ۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ ۔ بڑا انتظار رہتا ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

زکریا

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ ۔ کوٹھی ۳۲ بی
جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

۲۶ ذی الحجہ ۸۷ھ ۔ دوشنبہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح ایک کارڈ لکھ چکا ہوں۔ ڈاک ایسے وقت آئی کہ جواب کا وقت نہ رہا۔ ظہر بعد سبق رہے۔ صرف خط کی رسید اوپر لکھ دی تھی۔ تم نے لکھا کہ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب امرتسر سے واپس آجائیں گے۔ یہاں کے لوگوں کو اس خبر سے عام طور سے قلق ہوا۔ انکا خیال تھا کہ راؤ جی اگر امرتسر سے رائپور ہی تشریف لے آتے تو زیادہ مناسب تھا۔ اس لئے کہ اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ راؤ جی حضرت کی تشریف آوری میں معین ہونے کے بجائے مانع ہونے کی زیادہ سعی فرماتے ہیں۔ شعبان کی تشریف آوری کے التوا کا سہرا تو ان کے سر تھا ہی ۱۱ جون کو انتہائی شد ومد سے باصرار ملتوی کرانے کو ہمیشہ سب ہی یاد رکھیں گے۔ بقول بعض مشاہدین کے کہ جب راؤ جی بہت زور ۱۱ جون کے التوا پر لگا رہے تھے تو سب ان کا منہ دیکھتے رہ گئے۔ مجھے تو اس پر اس لیے تعجب نہیں ہوا کہ میں اس سے پہلے خود مشاہدہ کر چکا ہوں کہ ان کی سرکار میں دوستانہ تعلقات کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس کے مقابلہ میں دینی نقصان کو بھی خوشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ یہاں تو کوئی دینی نقصان بھی نہیں ہے۔ صرف جذبات کا تزاحم ہے۔ اب سب کو یہ قوی اندیشہ ہے کہ اگر کوئی تاریخ مقرر ہوئی اور راؤ جی کو کسی کی دلداری کا جذبہ یا خیال پیدا ہوگیا کہ چلتے چلتے اکاڑہ کا ایک سفر اور کر لیں تو پھر وہ ملتوی ہو جائے گی۔ اپنی ذاتی خواہش، تمنا، دعا تو صرف یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک حضرت اقدس کے لیے دارین کے اعتبار سے جو خیر ہو اس کو سہولت کے ساتھ میسر فرما کر برکت فرمائے اللھم انک تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب الخ۔ حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنے لطف وکرم سے اس مبارک سایہ کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر ہم ناکاروں نااہلوں کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ مولوی عبد المنان صاحب رائپوری   سے اس کا شکوہ ضرور کر دیجئے کہ اس مرتبہ مولوی جلیل کی غیبت میں تم نے خلاف معمول ایک خط بھی نہ لکھ دیا۔

راؤ جی اگر اس عریضہ سے ناراض ہوں تو تم میری طرف سے منت سماجت کر کے

دہیں معافی کرا دینا اور معذرت کر دینا کہ واقعات مخفی نہیں رہا کرتے ہے

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا ؎

بہت شبنم نے دھویا پر گلابی رہ گئی رنگت ۔ نہ چھوٹا پر نہ چھوٹا خون بلبل گل کی گردن سے

وہ تشریف لا کر سب کو بیک زبان غلط کر دیں گے۔ میں تو ساکت ہو جاؤں گا مگر جن کی آنکھوں اور کانوں کے سامنے واقعات گذرے وہ کیا کریں۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۷ ذی الحجہ ۷۷ھ سہ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ حکیم مکرم کل شب میں یہاں پہونچے مگر وہ مجھے کل عصر کے بعد ملے اور پرچہ دیا۔ حالانکہ ان کا قیام بہت ہی قریب تھا۔ یعنی حکیم ایوب کی مسجد کے پاس۔ اگر وہ کل صبح ہی دے دیتے تو کل کی ڈاک سے جواب جاتا۔ پرچہ سے اور ان سے زبانی چودھری صاحب کے حادثۂ جانکاہ کا حال معلوم ہو کر بہت ہی زیادہ کلفت رنج و قلق ہوا۔ چودھری صاحب مرحوم سے پہلے سے کچھ ایسی شناسائی نہ تھی لیکن اس آخری مرتبہ جب وہ حضرت اقدس کو لینے آتے تو سہارنپور بھی کئی مرتبہ تشریف لاتے اور رائیونڈ میں بھی کئی مرتبہ اچھی خاصی ملاقات ہو کر بے تکلفی بھی ہو گئی تھی اور پھر حضرت اقدس دام مجدہم کی وساطت سے ہم سب خدام کے وہ محسن تھے کہ اس مرتبہ ماہ مبارک کے اخراجات کا قابل رشک کارنامہ کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ آدمی جو وقت لے کر آیا ہے وہ تو طے شدہ ہے۔ اس میں تو تغیر ہے ہی نہیں۔ لیکن اللہ جل شانہٗ جس کو نوازنا چاہے اس کو اسباب پیدا کرتے کیا دیر لگتی ہے۔ چودھری صاحب مرحوم کا یہ آخری کارنامہ العبرۃ بالخواتیم کے لحاظ سے انشاء اللہ ثم انشاء اللہ عمر بھر کے لیے کفارۂ سیئات ہے کہ وہ چلتے چلتے بڑا ذخیرہ اپنے ساتھ لے گئے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے شایان شان زیادہ سے زیادہ اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور انشاء اللہ جزا میں کیا تردد ہے کہ حضرت

اقدس کے علاوہ ایک بہت بڑی جماعت ذاکرین، شاغلین، عابدین کی ماہ مبارک جیسے مبارک ماہ میں بہ تعداد کثیر ان کی مہمان رہی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان کی اس خدمت کو زیادہ سے زیادہ شرف قبول بخشے۔ اس وقت حادثہ کی اطلاع کا پرچہ پیر صاحب خاں صاحب کو لکھ کر ان کو یہ بھی لکھ دیا کہ صبح کی لاری سے بہٹ بھی اطلاع کر دیں اور براہِ راست کوئی رائپور جانے والا نہ ہو تو شاہ صاحب کو ہی اطلاع فرما دیں۔ یہاں بھی کل عصر کے بعد ہی سے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا احباب سے اہتمام کر دیا گیا ہے۔ مجھے چودہری صاحب کے اعزہ سے براہ راست واقفیت نہیں۔ براہ کرم بندہ کی طرف سے خصوصی اعزہ سے آپ تعزیت کے بعد یہ پیام بھی پہونچا دیں کہ اس قسم کے حوادث حقیقتاً عبرت ہوتے ہیں، پس ماندگان کے لیے کردہ سبق حاصل کریں۔ کیا اعتبار ہے اس زندگی کا جو یوں کھڑی کھڑی ختم ہو جاتی ہے۔ اس ماہ میں نواب اسمٰعیل صاحب مرحوم کا حادثہ بھی اسی نوع کا سننے میں آیا تھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو جانے کے لیے تیاری میں ہر وقت مشغول فرماتے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔ رات بھر سوچتا رہا کہ حضرت اقدس پر اس ضعف کی حالت میں اس حادثہ نے کتنا شدید اثر کیا ہوگا۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ ہی حضرت اقدس کو قوت عطا فرماتے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون اور استدعائی دعا کے بعد عرض کر دیں کہ حضرت انشاء اللہ حضرت کے تعلق کی وجہ سے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب میں تو دریغ نہ ہوگا۔ فقط۔

عزیز گرامی مولوی عبدالجلیل سلمہٗ کوٹھی ۲۳ بی
جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۲۸/۱۲ چہارشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۱۵ جولائی منگل پہونچا چودہری

صاحب کے حادثہ کی اطلاع تو منگل کی شام کو آپ کے پرچہ سے ہو گئی تھی اور بدھ کو بندہ نے ایک تعزیتی عریضہ بھی ارسال کیا تھا۔ جس میں آپ کے واسطہ سے چودھری صاحب کے اعزہ سے بھی تعزیت کی درخواست کی تھی۔ لیکن اس کا بڑا فکر تھا اور ہے کہ اس حادثہ کا اثر حضرت اقدس کی صحت پر تو زیادہ نہیں پڑا۔ اس کے متعلق آپ نے آج کے خط میں کچھ نہیں لکھا، بلکہ آپ نے یہ بھی نہیں لکھا کہ اس شب میں سنا ہے کہ حضرت اقدس کو ایک منٹ کو بھی نیند نہیں آئی۔ اس کا اثر تو صحت پر اور بھی زیادہ پڑا ہوگا۔ آپ نے لکھا کہ مولوی عبد المنان دہلوی کا ویزا یا سیلورٹ ۱۲ جولائی تک ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ۱۲ کی صبح کو گویا یہاں ہوں گے اس لیے کہ وہ اپنے کئی خطوط میں یہ لکھ چکے ہیں کہ سہارنپور ہو کر دہلی جاؤں گا۔

ایک عریضہ میں راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کی شان میں بہت سی گستاخیاں جوش میں کر ڈالی تھیں۔ معلوم نہیں کہ وہ ناراض تو نہیں ہوئے۔ بندہ کو چودھری صاحب مرحوم کے حادثہ کی اطلاع قبیل مغرب ہوئی تھی۔ اسی وقت ایک پرچہ میر صاحب خانصاحب کے پاس بھی ارسال کر دیا تھا۔ دوسرے دن خانصاحب سے معلوم ہوا کہ مرحوم کی سالی یہاں ان کے یہاں تھیں۔ یہ خبر سن کر اس کو غش آگیا۔ عشاء تک اس کی وجہ سے بھی پریشانی خان صاحب کو خاص طور سے رہی۔ پرچہ تو شاہ صاحب کے پاس بھی ارسال کر دیا تھا مگر ان سے آپ کے سامنے ہی ملاقات ہوئی تھی پھر نہ ہو سکی نہ پرچہ کا کوئی جواب آیا۔

حکیم عبد الرشید صاحب کا بریلی سے خط آیا۔ لکھا ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں کئی عریضے لکھے مگر حضرت اقدس ناراض ہیں اس لیے جواب نہیں آیا۔ میں تو ان کو حضرت اقدس کے حالات مرض و صحت کی اطلاع کرتا رہتا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

رات یہاں ابر شدید بارش خفیف تھی اس لیے رؤیت کا سوال ہی تھا۔ اسی وقت دیہات کے لوگوں سے بھی تحقیق کی مگر قرب وجوار میں سب ہی جگہ ابر و بارش تھی۔ پس

لیے کسی نے بھی رؤیت نہیں بتائی۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳۰ ذی الحجہ ۷۷ھ جمعہ

۱۳۷۸ھ - ۵۹-۱۹۵۸ء

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون - آج صبح کی چار میں مولوی عبد المنان صاحب دہلوی پہونچ گئے اور نوید جانفزا، مژدۂ تشریف آوری حضرت اقدس تحریری اور زبانی لائے۔ ان کی اطلاع کے موافق تو اس خط کے پہونچنے کا وقت نہیں رہا لیکن چونکہ تم نے ہی خط میں تاخیر کا احتمال لکھا اور انہوں نے زبانی یہ بھی سنایا کہ صوفی صاحب کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ ۲۲ کو واپسی کی خبر ہے اور حسب معمول کہ جب بھی واپسی کا ذکر تذکرہ شروع ہوتا ہے ہمارے راؤ جی کو اکاڑہ کی یاد ستانے لگتی ہے۔ وہ ایک مرتبہ اور اکاڑہ کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ اس لیے احتیاطاً خط لکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے انتہائی راحت و آرام کے ساتھ حضرت اقدس کا یہ سفر پورا فرما دیں کہ ضعف کی وجہ سے بہت ہی فکر سوار رہے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ایک عشرہ سے یہاں بارش کا بہت زور شور ہے۔ اس وقت بھی رات سے مسلسل زوردار بارش ہو رہی ہے۔ ابر اس قدر محیط ہے کہ یہ خط بھی نیم اندھیرے میں لکھ رہا ہوں۔ کچھ تو اپنی نگاہ کا ضعف، کچھ اندھیرے کی کثرت۔ حروف پورے نظر نہیں آرہے۔

مولوی عبدالمنان کی روایت کے موافق یہاں سہارنپور قیام کا کچھ قصد ہے لیکن اس ناکارہ کے خیال کے موافق تو راحت رائپور رہی رہے گی حق تعالیٰ شانہٗ حضرت کو صحت و قوت عطا فرمائے تو شاہ صاحب اس وقت کی قضا سردیوں میں کرالیں۔ خط لکھنے کے بعد تمہارے تین کارڈ ۲۸ تا ۳۰ پہونچے۔ کار کی صورت میں صرف ایک کار کا آنا بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔ کم از کم ۲ تو ضروری ہیں۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۳ محرم ۱۳۷۸ھ دوشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح مولوی عبدالمنان کی معرفت خط پہونچا تھا اور اسی وقت باوجود یہ سمجھنے کے کہ جواب کا وقت نہیں رہا جواب لکھ دیا تھا بمحض احتمالِ تاخیر پر آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ یکم محرم پہونچا۔ اب تو جواب کا اور بھی وقت نہیں رہا۔ اس کے باوجود اسی احتمال پر پھر بھی لکھ رہا ہوں۔ خطوط سے یہ خبر سن کر کہ صرف ایک کار آرہی ہے اور صوفی جی ریل سے تشریف لادیں گے فکر میں اضافہ ہی ہوگیا۔ اول تو کار ایک بالکل سمجھ میں نہیں آتی۔ حضرت اقدس کی راحت اور ضعف کے پیش نظر متعدد خدام کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ایک کار میں کَے آدمی آسکتے ہیں۔ دوسرے صوفی صاحب دام مجدہم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے کہ موصوف کی وجہ سے بررو بوڈر پر انشاء اللہ سہولت رہے گی اور لوگوں کو بوڈر والے کیا جانتے ہوں گے۔ اگر یہ خط روانگی سے قبل پہونچ جائے تو میری ہر دو درخواستوں پر ضرور توجہ فرمالیں۔

تمہارے خطوط میں حضرت اقدس کے ضعف کا معمولی ذکر ہے۔ مگر مولوی عبدالمنان سے کل دن میں تو تفصیلی احوال کے سننے کا وقت نہ مل سکا۔ رات مغرب کے بعد سے تفاصیل تحقیق کرنا شروع کی تھیں۔ انہوں نے زبانی جو ضعف کی تفاصیل بیان

کیں اگر وہ صحیح ہیں تو ہرگز ایسی حالت میں سفر سمجھ میں نہیں آتا۔ کچھ مزید قوت آنے کا انتظار اشد ضروری ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک سایہ کو صحت و قوت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

سنا ہے کہ ڈاکٹر محمد عالم صاحب بھی آرہے ہیں۔ اس سے مسرت ہے لیکن ان کا بھی بجائے ریل کے ہمرکاب آنا اشد ضروری ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ کم از کم دو کاریں ہوں۔ ہم لوگوں کے لیے تو ایک کار بھی مشکل ہے مگر ان حضرات کے لیے تو دس بھی آسان ہیں۔

چودہری صاحب مرحوم کے اعزہ کار سے تو انکار نہیں کریں گے۔ صرف ڈرائیور کے پرمٹ کا سوال رہ جائے گا۔ اس کو سرسری نہ سمجھیں۔ ضرور دو کاروں کا اور صوفی جی اور ڈاکٹر صاحب کی معیت کا اہتمام کریں خواہ تاخیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا ۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۴ محرم ۱۳۸۷ھ ۔ سہ شنبہ

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر گئی نگہ انتظار آج

عزیزم عافاکم اللہ وسلّمہٗ

بعد سلام مسنون۔ دوشنبہ کی صبح سے مولوی عبدالمنان دہلوی کی زبانی اور تمہارے تحریری پیام پر انتظار شروع ہو گیا تھا۔ اس کے بعد سے تمہارے خطوط نظام الدین اور بہٹ اور لکھنؤ اور راؤ عطاء الرحمٰن کے خطوط بہٹ اور رائیور سے اس کی مزید تائید ہوتی رہی اور آخری تائید مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خط بنام حکیم محب الرحمٰن سے کہ اگر حضرت اقدس کی آمد ہوئی تو میں بچوں کو ساتھ لاؤں گا۔ اس کے بعد کل شب میں

ان کا ٹیلیفون محمود علی خان صاحب کے واسطے سے ملا کہ شب کو بچوں کو لا رہے ہیں
یہ گویا آخری پختگی تھی اور چونکہ میں نے یہ طے کر لیا تھا کہ صوفی صاحب وغیرہ حضرات جو
ریل سے آرہے ہیں وہ بوڈر تک تو حضرت کے ساتھ ہی آویں گے۔ اس کے بعد ان کے
لیے مغرب کے بعد پہونچنے والی گاڑی ہی مناسب رہے گی۔ اس لیے شب میں ان سب
حضرات کے لحاظ سے بیماری اور تندرستی دونوں قسم کے کھانے بھی کافی مقدار میں تیار
کرائے گئے کہ ممکن ہے ڈاکٹر صاحب بھی ہم رکاب ہوں۔ شاہ صاحب کو پیر ہی کے دن
کئی پرچے دمادم ارسال کر کے بلایا گیا اور وہ منگل کو آکر یہ طے کر گئے تھے کہ کل شب میں
آکر لاہور سے ٹیلیفون سے پورا انتظام سفر دوبارہ معلوم کریں گے۔ مگر وہ اپنی کسی مجبوری
کی وجہ سے شب میں تو نہ آسکے۔ کل صبح ۱۱ بجے آتے اور کھانے سے فراغ پر انہوں نے لدھیانہ
ٹیلیفون کرنے کی مغرب تک بار بار سعی کی۔ کبھی وہ نہ ملتا تھا کبھی معلوم ہوا کہ مولوی سعید کے
یہاں گھنٹی تو بج رہی ہے مگر کوئی بولتا نہیں۔ عین مغرب کے قریب افضل صاحب کا تار التواء
کا ملا۔ مگر اتنا مجمل کہ اس سے فکر سخت ہوئی۔ کاش اس تار میں اتنا بھی لکھا ہوتا کہ طبیعت
اچھی ہے تو ساری رات فکر میں نہ گذرتی۔ رات کو خواب میں تمہارا دستی پرچہ ملا کہ ۲۰ محرم
کو ہمارا دوسری جگہ جانے کا پروگرام ہے۔ یہاں خط نہ لکھیں۔ اس سے بھی فکر میں کمی نہ ہوئی
صبح کی نماز کے بعد حکیم محب الرحمٰن صاحب کی اہلیہ سے تحقیق کیا، جو رات کو پہونچ گئی تھیں
حکیم صاحب اسٹیشن سے ان کو لے آئے تھے اور ان ہی کی تجویز سے مولوی نصیر کے یہاں
قیام تھا۔ ان کی روایت یہ ہے کہ حضرت اقدس تو بالکل تیار بلکہ جمعرات کی صبح تک بھی
اصرار فرماتے رہے لیکن شب پنجشنبہ میں دو غیر جانب دار حضرات نے حضرت سے تخلیہ میں
طویل گفتگو کے بعد باہر آکر یہ اعلان کر دیا کہ صبح کی روانگی ملتوی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس
التوا کو حضرت اقدس کے لیے دارین کی ترقیات اور راحت و آرام کا ذریعہ بنائے۔ اس
پر قلق تو طبعی چیز ہے لیکن تم سے یہ شکوہ ضرور ہے کہ جب رات ہی میں التوا ہو گیا تھا
تو سب سے بہتر تو یہ تھا کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جب بچوں کے لیے ٹیلیفون
کر رہے تھے اس وقت یہ بھی فرما دیتے۔ دوسرے درجہ میں تم رات ہی کو تار دلوا دیتے

جب رات ہی کو التوا ہو چکا تھا تو تار کو صبح ۹ بجے تک کیوں مؤخر کیا گیا اور ان دونوں سے بڑھ کر یہ کہ اہلیہ حکیم صاحب کے ساتھ ایک مختصر پرچہ تو ضرور تحریر فرمانا چاہیے تھا۔ تم چاہنے والوں کی نگاہ میں ہم لوگ چاہے حضرت سے کتنا ہی بے تعلق ہوں پھر بھی ظاہر داری کے طور پر تشویش ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت اقدس کا ایک اہم فقرہ جس کی اب تم شرح جو چاہے کر دو یہ بھی پہونچا کہ "اللہ کے بندو مجھے جو راولپنڈی کھینچتے ہو اس سے تو مجھے رایکور ہی جانے دو۔ شرح تم بہترین کر ہی دو گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

خط لکھنے کے بعد تمہارے ۲ کارڈ ۳، ۴ محرم ملے۔ میرے بھی بعد کے ملے ہوں گے

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب۔ کوٹھی ۳۲ بی

زکریا

جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

۷ محرم ۷۸ ۱۳ھ ۔ جمعہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ مورخہ ۳، ۴ محرم پہونچے جن کی مختصر رسید کل کے کارڈ کے حاشیہ پر لکھ چکا ہوں۔ تار کے بعد کا خط تو اب پرسوں کو ملے گا اس لیے کہ کل تو اتوار ہے۔ رات عشا کے وقت صوفی برکت ملے اور میں ان کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ وہ سیدھے لاہور سے آرہے ہیں۔ میں نے مصافحہ کرتے ہی پرچے کا مطالبہ کیا تو وہ ایک دم تم پر برس پڑے۔ ان کو اس قدر غصہ اور رنج تھا کہ میں پوچھ کر ہی پچھتایا۔ ان کو اس کا قلق تھا کہ جب تمہارے دل میں یہ تھا کہ عین وقت پر روکا جائے گا تو اس کو پہلے کیوں چلتا کر دیا۔ وہ تمہارا کیا نقصان کرتا تھا اگر ایک دو مہینہ میں اور پڑا رہتا تو مولوی جلیل کا کیا نقصان ہو جاتا۔ غرض اس نے بہت کچھ غصہ میں کہہ دیا معلوم ہوا کہ وہ دوپہر تک لدھیانہ میں کار کے راستہ پر بیٹھا رہا اور دوپہر کو یہ اطلاع ملی کہ التوا کا ٹیلیفون آیا۔ ان کی روایت سے اتنا اضافہ بھی معلوم ہوا کہ ٹیلیفون میں دو ماہ کا التوا بتایا تھا ورنہ اب تک ہم تو اس سوچ میں تھے کہ یہ التوا کے روز کا ہے۔ حضرت اقدس

کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاکی درخواست۔ پتہ کا تغیر معلوم نہ ہونے تک تو
اس پتہ پر عرائض ارسال ہوں گے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۳۲ بی
جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۸ محرم ۱۳۷۸ھ شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے پرسوں شنبہ کا لکھا ہوا کارڈ پہونچا اور بہت
جلدی پہونچا کہ تیسرے ہی دن پہونچ گیا۔ مگر اس سے پہلا جمعرات یا جمعہ کا کارڈ اب
تک نہیں پہونچا۔ یہ تو دشوار ہے کہ تم نے التوار کے تار کے بعد کوئی خط نہ لکھا ہو۔ نیز اس کارڈ
میں التوار کے سبب اور صورت کا بھی کوئی ذکر نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے کارڈ
میں مفصل لکھ چکے ہوگے مگر مقدر کہ وہ اب تک نہیں پہونچا۔ اگر گم نہ ہوا تو شاید بعد میں
پہونچ جائے۔ مجھے جو زبانی روایت التوار کی پہونچی تھی وہ تو میں جمعہ کے دن کے کارڈ میں لکھ
چکا ہوں کہ عین روانگی کے قریب دو غیر جانب داروں نے طویل تخلیہ کی گفتگو کے بعد باہر
آکر التوار کا اعلان کر دیا لیکن حاجی عبدالمجید صاحب نے جو مولوی عبدالجلیل کے خطوط
دیکھنے کو بھیجے ان سے معلوم ہوا کہ اصل محرک ڈاکٹر صاحب تھے۔ آپ کے آج کے خط میں
بھی یہ فقرہ حضرت اقدس کا کہ ڈاکٹر صاحب کی باتوں میں آگئے ورنہ آج وہیں ہوتے سے
اس کی تائید ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس التوار کو حضرت اقدس کے
لئے نہایت راحت اور صحت و قوت کے اضافہ کا سبب بنائے اور وہاں کے حضرات کو
زیادہ سے زیادہ متمتع بنائے۔ کل شب میں آزاد صاحب کے ایک ضعیف العمر خصوصی
دوست جو لکھنؤ مرکز میں رہتے ہیں عشاء کے بعد یہاں پہونچے اور حضرت اقدس اور
آزاد صاحب سے ملاقات کے لیے رائیپور جانے کے ارادہ سے آئے تھے اور جب میں نے
ان کو التوار کی اطلاع دی تو انہوں نے مجھے اس کے یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ حضرات
تو ۲ کو رائیپور پہونچ گئے۔ تجھے شاید اطلاع نہ ہو۔ جب اوروں نے بھی التوار کی تائید کی

تو شاید یقین تو ان کو ہوگیا مگر وہ کل ظہر کے بعد احتیاطاً رائپور چلے بھی گئے کہ اگر یہ دونوں حضرات نہ بھی ملے تو قاری شبیر صاحب تو کم از کم مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ ہاں وہ انشاء اللہ ضرور مل جائیں گے۔ سنا ہے کہ شاہ صاحب نے رات بھی کال ملانے کی کوشش کی تھی مگر دو گھنٹہ بعد یہی اطلاع ملی کہ لائن صاف نہیں ہے۔ غالباً یہاں کے ٹیلیفون والوں نے لاہور کے لیے یہ جواب اصول موضوعہ کے طور پر مان رکھا ہے یہاں بارش کا سلسلہ ۱۰ ذی الحجہ سے برابر چل رہا ہے لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ طوفانی شکل نہیں ہوئی ورنہ بہت سی جگہوں سے بہت ہی زیادہ طوفان کی خبریں زور سے گونج رہی ہیں۔ گذشتہ اتوار کو جس کو آج دو دن ہو گئے ہیں دہلی میں بھی بہت زیادہ طوفانی بارش ہوئی، اموات بھی ہوئیں، مکانات کثرت سے گرے۔ شنگل اور بدھ کی درمیانی شب میں مولوی عبدالمنان دہلوی کے گھر میں مردہ لڑکا پیدا ہوا۔ ایک شب تو اہلیہ بھی خطرہ میں رہی اور گویا چل ہی رہی تھی مگر الحمد للہ کہ اب وہ اچھی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا

۱۰ محرم ۷۸ھ ۱۳ - دوشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ۳۲ بی
جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج ۱۱ محرم سہ شنبہ کو تمہارا جمعہ کا مرسلہ لفافہ پہونچا۔ جو اپنے لفافہ ہونے کی وجہ سے دو دن کی تاخیر سے پہونچا۔ کل کی ڈاک سے شنبہ کا کارڈ پہونچ چکا۔ جس کا جواب کل ہی لکھ چکا۔ اگر یہ لفافہ اہلیہ حکیم محب الرحمٰن کی معرفت آجاتا تو ایک تو ہم سب کے لیے حضرت اقدس کی احتمال علالت سے فکر زائل ہوتا۔ دوسرے تمہارے اوپر کے عائد کردہ الزامات کی تردید کا سبب ہوتا۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا ٹیلیفون بجائے اتوار کے آمد کا معین بنا اس لیے کہ انھوں نے جو خط حکیم صاحب کو پہلے سے لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ اگر حضرت کی تشریف آوری ہوئی تو میں بچوں کو لاؤں گا۔ اس لیے اس ٹیلیفون سے آمد ہی متعین کی گئی۔ اس

کے علاوہ ٹیلیفون بھی کوئی غیر معروف شخص مولوی نصیر کی دکان پر یہ کہہ گیا کہ رات کو مولوی حبیب الرحمٰن کی مستورات آویں گی کسی کو اسٹیشن پر بھیج دیا جائے۔ پھر اس لفافہ سے تفصیلات معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔

آج صبح سے بارش کا زور رہے۔ کتاب تو نظر نہیں آرہی۔ نیم اندھیرے میں یہ کارڈ لکھ رہا ہوں اس لیے کچھ الفاظ صاف نہ ہوں تو تم اندازہ سے سمجھ لینا۔ رات ڈپٹی عبدالرحیم صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ڈپٹی امام الدین صاحب ایک ماہ کی مسلسل بیماری کے بعد ۱۲½ بجے انتقال ہو گیا۔ اس وقت نماز جنازہ کے بعد نعش ان کی وصیت کے موافق دفن کے لیے رڑھی جا رہی ہے کہ ڈپٹی صاحب کے پاس دفن کئے جائیں۔ مرض تو ابتداءً کچھ اہم نہ تھا۔ ٹانگوں میں درد کی شدت تھی۔ سنا ہے کہ پرسوں اس کے لیے انجکشن لگوائے گئے جن سے وہ درد وہاں سے زائل ہو کر سینہ میں پہونچ گیا۔ کل تمام دن سینہ میں تکلیف رہی، رات چل دیئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔ ان کے والد ماجدین کے بہت احسانات ہم سب اہلِ مدرسہ پر ہیں کہ مدرسہ کے مطبخ کی نگرانی بڑے اہتمام سے بلا معاوضہ بہت دن تک کی۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۱ محرم ۸۷ھ سہ شنبہ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن پہونچے اور صبح ۷ بجے مجھ سے ملاقات ہوئی اور اس وقت تقریباً دس بجے تک روداد یں سناتے رہے۔ مجھے بھی ساری مشغولیتیں فراموش ہو گئیں۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کے ساتھ قوت بھی عطا فرمائے چودہری صاحب مرحوم کے حادثۂ انتقال کی تفصیلات بھی بہت زیادہ قابلِ رشک

سنائیں۔ کیوں نہیں آخر حضرت اقدس دام مجدہم کے ساتھ اس ماہ مبارک کی خصوصیات تو آخر رنگ لاکر ہی رہتیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ان اکابر کے خصوصی الطاف کے طفیل اس ناپاک سیہ کار بدکار کو بھی حسن خاتمہ سے اپنے وقت کو نواز دے! منگوا دے زور سے دعا۔

راؤ جی سے یہ خبر سن کر کہ میرے کارڈ پر متاثر ہو کر حضرت نے پھر فرما دیا کہ اچھا چلو جس کو راؤ عطاء الرحمٰن نے رد کا بہت قلق ہوا۔ اچھا کیا راؤ جی نے روک دیا میری طرف سے حضرت اقدس کو بالکل کلیۃً اطمینان دلا دو کہ حضرت میری کسی تحریر سے چاہے میں اپنی وقتی حماقت سے کچھ ہی لکھ دوں بالکل تاثر قبول نہ فرمادیں۔ میرا عندیہ تو تمہیں اس سلسلہ میں خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ میں تو فقیر ہوں، فقیر جہاں نفع دیکھتا ہے فقیر کی رال تو وہیں ٹپکا کرتی ہے۔ البتہ خدام کا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ وہ دل سے اس کے ساتھ ہوں جو حضرت کی منشا ہو اسی کی تم کو بار بار تاکید کرتا رہتا ہوں۔ تم سے بھی طالب عفو ہوں کہ سابقہ خطوط میں جو کچھ لکھا تمہارا خط نہ آنے کی وجہ سے جو متعدد روایات بیک مضمون پہونچیں ان کے تحت لکھا۔ اب تمہارے خطوط کے بعد راؤ عطاء الرحمٰن کی تفاصیل نے ان روایات کی تکذیب کر دی۔

رات یہاں اس قدر شدت سے بارش رہی کہ طوفان کا اندیشہ ہونے لگا اور چونکہ اس کی روایات کثرت سے چاروں طرف سے آرہی ہیں اس لیے ڈر لگا رہتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ رسالہ شہادت القرآن، اخبار کے پرچے اور شیرینی پہنچ گئی فجزاکم اللہ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۱۳ محرم ۷۸ھ پنجشنبہ

◯

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۱۱ محرم پہونچ کر موجب منت ہوا۔

حضرت اقدس دامت مجدہم کی خیریت کے مژدہ سے بہت مسرت ہے۔ متعدد احباب کے خطوط زور سے آرہے ہیں کہ تو زور سے حضرت اقدس کو لکھ۔ پرسوں حاجی عبدالمجید صاحب دہلوی کا اور آج کی ڈاک سے علی میاں کا زوردار خط آیا ہے کہ تو شدید احتجاج اس التوا پر کر۔ میں نے سب کو عذر لکھ دیا کہ میں اس سلسلہ میں بالکل کچھ نہیں لکھوں گا آپ کا جس کا دل چاہے خود لکھے۔ مجھے اس کارڈ کا قلق ہو رہا ہے جو التوار کے تار پر لکھ دیا تھا۔ مجھے تو خیال نہیں کہ اس میں کوئی چیز بندہ کی طرف سے ایسی لکھی گئی جس میں تشریف آوری پر اصرار تھا۔ مگر کل راؤ عطاء الرحمٰن نے بتایا کہ اس کا یہی مطلب سمجھا گیا۔ کل بھی اس کی تردید بندہ نے خط میں لکھ دی تھی۔

رات مولانا فخرالدین صاحب شیخ الحدیث دیوبند اور مولانا اسعد صاحب آئے تھے۔ صبح بھٹ گئے ہیں۔ شام کو غالباً واپسی ہوگی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ جیسا کہ آپ نے خود بھی لکھا تھا اب تو حضرت اقدس کا قیام بھی ہو گیا اور اللہ کے فضل و کرم سے صحت بھی ہے اس لیے روزانہ خط کی اب ضرورت نہیں۔ تیسرے چوتھے دن تحریر فرماتے رہیں۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۴ محرم ۸۷ھ۔ جمعہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۱۰ محرم پہونچا۔ درد کی شکایت عود کرنے سے فکر و قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اب تو حضرت اقدس کی ذرا سی بیماری سے بھی تشویش سی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت اور قوت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

پرسوں شام سے بارش کا سلسلہ ایسا شدت سے چل رہا ہے کہ رات تو بہت ہی ڈر لگتا رہا کہ ہر طرف سے طوفانی بارشوں کی خبریں آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و

کرم سے ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸ محرم ۷۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلمٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۷ محرم پہونچکر موجب منت ہوا۔ لیکن حضرت اقدس کے ضعف کی خبر سے فکر سا ہونے لگا جبکہ بخار وغیرہ کا اثر عرصہ سے نہیں ہے۔ پھر تو ضعف میں کمی آنا ہی چاہیے تھی۔ یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ تمہارا اتوار والا دیریں بعد کے خطوط کے بعد پہونچا تھا اور میں نے اسی کا جواب ہمروزہ لکھ دیا تھا۔ تم نے آج کے خط میں لکھا کہ اتوار والے لفافہ کی رسید اب تک نہیں پہونچی۔ اس سے تعجب ہوا۔ ممکن ہے بعد میں میرا کارڈ مل گیا ہو۔ میں اس کی بھی رسید لکھ چکا ہوں اور راؤ عطاء الرحمٰن کی آمد پر اسی دن ان کی بھی بخیر رسی لکھ چکا ہوں۔ بارشوں کے زور شور یہاں اب اعتدال سے کچھ تجاوز کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ رحم فرمائے۔ قرب و جوار سے تو سیلاب وغیرہ کی خبریں عرصہ سے آرہی تھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۱ محرم ۷۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلمٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۹ محرم پہونچ کر موجب منت ہوا۔ کل کے خط کا جواب کل لکھ چکا ہوں۔ تمہارے یہاں سے تو ایک دن کے فصل سے دونوں چلے تھے یہاں مسلسل دو دن میں پہونچے۔ آج کے خط سے بہت اطمینان ہوا

مجھے تو راؤ عطاء الرحمٰن کی روایت سے بہت ہی فکر و قلق تھا کہ میں نے تو اپنے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی تھی۔ تمباکو کا خیال بالکل نہیں آیا ورنہ ضرور ارسال ہو جاتا۔ اگرچہ اس دن اس قدر شدید بارش تھی کہ بازار جانا بھی مشکل تھا۔ پان کتھ بھی وقت سے آیا۔ تمباکو دوسری دکان پر ملتا ہے۔ بھائی اکرام ابھی تک الٰہ آباد سے واپس نہیں آئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی بہت بہت درخواست کر دیں فقط والسلام
جن لوگوں کو جولائی کی خبر ہو گئی تھی ان کے استفسارات کے خطوط کی بھرمار ہے۔ کئی دن سے مسلسل مدچار خط اس تحقیق کے بھی ہوتے ہیں کہ حضرت تشریف لے آئے یا نہیں۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۲ محرم ۹۰ ۱۳ھ

○

عزیز محترم مولوی محمد جلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح کی نماز میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی اور تعجب ہے کہ آپ کا پرچہ ساتھ نہ تھا۔ سنا ہے کہ مولوی وحید صاحب بنام مولوی عبد العزیز صرف تھا۔ البتہ تفصیلی خیریت معلوم ہوئی۔ مولوی صاحب آج رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں بھائی اکرام الٰہ آباد سے تو آ گئے مگر راستہ میں نظام الدین ٹھہر گئے۔

یہاں ایک لطیفہ پیش آیا۔ پرسوں عشاء کے بعد ناظم صاحب کا پیام آیا کہ ایک مہمان چو خرجیہ سے اکراتہ اس وقت آئے اور مہدی کی احادیث کے متعلق استفسار کیا اور شب کو قیام کی اجازت چاہی۔ میں نے قیام کی اجازت دے دی اور مدرسہ قدیم میں بھیج دیا اور احادیث کے متعلق صبح کی نماز کے بعد چائے میں آپ سے گفتگو کو کہہ دیا مگر دوران گفتگو میں انہوں نے کہا کہ میں ہی مہدی ہوں۔ اگر وہ پہلے سے کوئی ایسی بات کہتے تو ہرگز اجازت نہ دیتا۔ مگر اب تو اجازت دے چکا تھا۔ اب صبح کو آپ ان سے نمٹ لیں صبح کی نماز کے بعد متصلاً وہ میرے پاس مسجد میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ میں تو ابھی ۳۰ منٹ میں فارغ ہوں گا۔ کچھ پڑھنا ہے۔ مولوی عبد الوہاب قاری مظفر سے

تاکہ ان سے اتنے تک تم گفتگو کر لو۔ آدھ گھنٹہ ان سے زوردار گفتگو رہی جس میں تلخی بھی پیدا ہوئی اور ان کو غصہ بھی آگیا۔ شاید ہاتھا پائی ہو جاتی مگر وہ صرف دو تھے ایک وہ ایک ان کا خادم اور مدرسہ میں کئی اس لیے معاملہ زیادہ نہ بڑھا۔ میں جب فارغ ہو گیا مسجد میں زور شور کی آوازیں بھی سن ہی رہا تھا۔ فراغ پر میں نے ان سے ... میں فارغ ہو گیا۔ مسجد سے نکلتے ہوئے میں نے ان سے دریافت کیا کیسے آنا ہوا۔ کہنے لگے میرے والد چنا دہ تھے دادی چنین نانا ایسے صاحب کشف بزرگ وغیرہ وغیرہ۔ ... ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تو مہدی علیہ السلام ہے میں اس لیے آپ کے پاس آیا ہوں کہ احادیث سے میرا انطباق کر کے دیکھ لیں اور مجھے اطمینان دلا دیں۔ میں نے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ پاکستان چلے جائیں
یہاں ہندوستان میں آپ کو مشکلات ہوں گی۔ یہ بے وقوف لوگ ہیں قبول نہ کریں گے میں نے پوچھا ... کیا ہے۔ کہنے لگے تعویذ وغیرہ۔ میں نے کہا یہ تو آمدنی کا اچھا ذریعہ ہے اس پر قناعت کرو۔ زیادہ پرواز کا ارادہ نہ کرو۔ کسی نے کہا کہ پاکستان میں تو ایک مدعی کو جیل بھیج دیا۔ میں نے کہا تو وہاں کا بھی ہرگز ارادہ نہ کرنا۔ اپنا تعویذ کا کاروبار کرتے رہو۔ وہ متانت سے مصافحہ کر کے چل دیے۔ مجھ سے تو کوئی گفتگو کی نوبت نہ آئی۔ والے بخیر گزشت۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۴ محرم ۱۳۷۸ھ

○

عزیز گرامی قدر دعا فاکم اللہ وسلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک جمعہ ۸ اگست ۲۱ محرم دوسرا شنبہ ۹ اگست ۲۲ محرم پہونچے۔ چونکہ انگریزی تاریخیں اس قدر سودائی قلب میں کمبخت گھس گئی ہیں کہ مغالطہ عربی کا انگریزی میں لگتا ہے۔ انگریزی یا عربی میں نہیں لکھنا۔ خفا نہ ہونا۔ مجھے بچپن سے مہینہ انگریزی تاریخ سے بُعد رہا۔ ڈاکخانہ کی مجبوری کو

یا جلسہ وغیرہ کے تعین کے علاوہ کبھی پسند نہ آئی۔ کل ایک پر لطیفہ کارڈ نزول مہدی کا لکھ چکا ہوں، ملا ہوگا۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے تو بہت مسرت ہوتی ہے لیکن ضعف کی خبریں سن کر سوچ پڑ جاتا ہے۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ بنام برادر محمود نظام الدین سے لوٹ کر یہاں پہونچا۔ اس میں تم نے اکتوبر کی واپسی کو ابھی سے ڈھیلا کر دیا۔ میرے خطوط میں تو تم ایسی ڈھیلی باتیں کرتے گریز کرتے ہو۔ آنکھ بند کا قصہ ادھر ادھر سے تو سنتا رہا گر میرے کسی خط میں ابھی تک اس کا ذکر نہ تھا۔ گو تواتر سے تمہارے ہی حوالوں سے سن رہا تھا۔ اس کارڈ بنام برادر محمود میں تم نے لکھ ہی دیا۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس مرحلہ کو بھی باحسن وجوہ پورا فرماتے۔ بھائی محمود ایک ہفتہ سے یہاں ہے۔ برادر اکرام ابھی تک واپس نہیں آئے، نظام الدین ہیں۔ سنا ہے کہ الٰہ آباد سے جمعہ کو واپسی پر ان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی۔ پیچش کا اثر ہے اس لیے اس ہفتہ نظام الدین ٹھہر گئے۔ جمعہ تک واپسی کا اندازہ ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دو روز قیام کے بعد آج رائپور چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۴۳ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۵ محرم ۱۳۷۸ھ سہ شنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا آخری کارڈ مورخہ ۲۳ محرم ۲۵ کو پہونچا تھا جس میں تم نے ایک ہفتہ کے لیے گھر جانا لکھا تھا اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی زبانی تمہارا روانہ ہونا بھی معلوم ہوا تھا۔ اب تو ہفتہ سے کئی دن زائد ہو چکے۔ امید کہ تم واپس آگئے ہوگے تمہاری غیبت میں مولوی عبدالمنان صاحب کے دو گرامی نامے پہونچے جن میں سے دوسرا ۲۵ محرم کا لکھا ہوا ۲۹ کو ملا تھا۔ اسی دن اس کا جواب لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد سے نہ توان کا کوئی والانامہ آیا نہ تمہارا کوئی گرامی نامہ پہونچا۔ یقین تھا کہ دوشنبہ کو نہیں تو سہ شنبہ

کو نہ دے سکے گا۔ مگر آج چہارشنبہ کی ڈاک بھی کافی انتظار کے بعد آپ حضرات کے خطوط سے خالی گئی۔ کسی کا نہیں ملا۔ انتظار ہے۔

مولوی عبدالمنان صاحب کو حضرت اقدس کی تیمارداری خدمت وغیرہ کی خود بھی مشغولی کافی ہے بجائے ان کے کسی فارغ کو مثلاً مولوی یحیٰی صاحب اگر وہاں ہوں کو چارج دے کر جاتے تو کئی دن انتظار کرنا نہ پڑتا۔ پرسوں ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی معرفت تمباکو کھتہ اور اس سے تین دن قبل مولوی لکھنوی جس کا نام اس وقت یاد نہیں رہا ہر دو اشیاء ارسال ہوئی تھیں۔ غالباً ہر دو مرتبہ کی مل گئی ہوں گی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالمنان صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ باوجود کثرت مشاغل کے ہر دو گرامی ناموں کا شکریہ۔

یہاں دو ہفتوں میں کئی آدمیوں نے مختلف علاقوں میں مختلف صورتوں سے ایک ہی خواب دیکھا کہ حضرت اقدس دفعۃً بلا کسی سابقہ اطلاع کے گھر میں تشریف لے آئے۔ کسی نے ریل سے، کسی نے موٹر سے، کسی نے یہ پتہ نہیں کس طرح وغیرہ وغیرہ۔ مجھے تو ان سب سے اس کی خوشی ہوئی کہ میری گندگی کے باوجود حضرت اقدس کی توجہ مبذول ہے۔ فالحمدللہ۔ یہاں ابر و بارش کی کثرت کی وجہ سے ۲۹ کو رؤیت نہیں ہوئی۔ اس لیے دوشنبہ کو ہی یکم تجویز ہے۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۳ صفر ۸۰ھ چہارشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

کئی دن کے شدید انتظار کے بعد آج کی ڈاک سے دو کارڈ مورخہ ۳۰ محرم و ۲ صفر بیک وقت پہونچے۔ مژدہ بخیر واپسی سے مسرت ہوئی اور اس سے اور بھی مسرت ہوئی کہ سیلاب سے کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے۔

بھائی محمود صاحب کئی دن سے بہت گئے ہوئے ہیں۔ آج ڈاکٹر برکت علی صاحب

کا پرچہ برادر اکرام کے نام آیا جس میں انہوں نے اپنی واپسی کی اور حضرت کی خیریت کی اطلاع دی۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے آج تو بھائی اکرام ڈاکٹر صاحب سے ملنے کے لیے نہ جا سکے اگر کھل گیا تو کل جمعہ کو جا کر ملیں گے۔ بارش کی کثرت سے مکانات خوب ٹپک رہے ہیں لیکن آج اوپر کا کمرہ بھی ٹپک گیا۔ اس کا بہت ہی فکر سوار ہے کہ ساری کتابیں وہاں جمع ہیں۔ ان کے سرکانے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرما دیں ذرا کھلے تو مرمت کرائی جائے۔

آنکھ بنوانے کے متعلق اگر حضرت اقدس کی رائے ہے تو بلا طلب میرا مشورہ تو یہی ہے کہ جو سہولت لاہور میں ہے وہ یہاں دشوار ہے۔ یہاں کے احباب کا یہ ارشاد کہ یہاں بنانے والوں کی کیا کمی ہے اپنی جگہ مسلم مگر صوفی صاحب وغیرہ حضرات کی وجہ سے جو سہولتیں وہاں میسر ہیں وہ یہاں دشوار ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ صفر ۸۷ھ پنجشنبہ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ و سلّم!

بعد سلام مسنون۔ بذریعہ ڈاک کارڈ ۴ صفر جس میں تم نے حیات النبی کے متعلق استفسار کیا اور اس کے بعد حاجی ریاض الدین صاحب کی معرفت دستی گرامی نامہ پہنچا حیاۃ النبی کے متعلق میرا خیال تو یہ ہے کہ تم نے مولانا حسین علی صاحبؒ کے خدام سے جو نقل کیا وہ صحیح ہے اور حضرت اقدس نانوتوی قدس سرہٗ نے آب حیات میں کیا لکھا اس کے دیکھنے کا تو نہ کبھی ارادہ کیا نہ آئندہ ہمت۔ جب سے اکابر کے اس سلسلہ میں واقعات سنے ہیں حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کی تصانیف کے مطالعہ کی ہمت نہ پڑی۔ دو واقعہ ان میں سے تمہیں سناتا ہوں۔ اوّل یہ کہ جب حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کا وصال ہوا تو حضرت شیخ الہندؒ نے منطق و فلسفہ پڑھانا بالکل ترک کر دیا اور بار بار اصرار کے نہ پڑھایا اور یہ ارشاد

فرمائی کہ اب تک منطق وفلسفہ کی مزاولت اس شوق میں تھی کہ حضرت کی تقریریں سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اب وہی نہ رہے تو اس میں کون وقت ضائع کرے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت مدنی قدس سرہٗ اور مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کا ہمیشہ یہ ارادہ خواہش اصرار رہا کہ حضرت نانوتوی کی تصانیف حضرت شیخ الہند نور اللہ مرقدہٗ سے پڑھیں مگر سنا یہ ہے کہ کہیں تو جواب ما المسئول عنہا باعلم اوکما قال اور کبھی ہمت لی تو موقعہ نہ ملا۔ ان حالات کے بعد آب حیات کے مطالعہ کی تو ہمت نہیں، البتہ اپنے اکابر کا عقیدہ، جو ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں اور اس میں کوئی تردد نہیں وہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام اپنے جسد مبارک کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں۔ فان اللہ حرم علی الارض ان یاکل جسد الانبیاء او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسری حدیث میں نبی اللہ حی یرزق وغیرہ کثرت سے ہیں اور یہ وہی حیات ہے جو شہداء کے لئے قرآن پاک میں ذکر کی گئی ہے البتہ حسب مراتب ان حضرات کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے لیکن وہ دنیوی حیات بھی نہیں ہے حضرت سہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت مدنی کی درخواست پر اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد ان سب مسائل میں عرصہ ہوا لکھے تھے جو المہند کے نام سے والد صاحب کے زمانہ میں تو کثرت سے طبع ہوا کرتا تھا اب ایک نسخہ دیوبند سے منگا کر ارسال ہے رسید سے مطلع کریں۔ فقط

سنا ہے کہ کسی صاحب نے حضرت رائپوری دام مجدہم کے ساتھ مذاق کیا ہے کہ حضرت کو یہ مژدہ سنایا کہ آپ کا پاسپورٹ یہاں کا مستقل بن گیا جس پر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا، شب کو نیند نہ آئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تو تفریحاً کہہ دیا۔ حاجی ریاض الدین صاحب نے اصرار کے باوجود نام نہیں بتایا، یا تو غریب کو واقعی معلوم نہ تھا یا ڈر کی وجہ سے ہمت نہ پڑی۔ اگر آپ کے مصالح کے خلاف نہ ہو تو ان کا نام نامی اسم گرامی سے میں بھی مشرف ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ رسالہ بذریعہ ڈاک ارسال ہے رسید سے

مطلع کریں۔ فقط۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی نمبر ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۸ صفر ۸۷ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ۱۲ بجے دوپہر کے قریب چودہری شریف صاحب کا ملازم تمہارا دستی پرچہ دے گیا اور زبانی یہ پیام بھی چودہری صاحب کی طرف سے سنا گیا کہ حضرت اقدس کی واپسی کی تاریخ ۱۵ ستمبر مقرر ہوگئی لیکن تمہارے پرچہ میں اس تعیین کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اسی کا مفہوم ۳۰ ستمبر تک ہے۔ پرسوں ایک کارڈ حیات النبی کے ذیل میں لکھ چکا ہوں اور ڈاک سے حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہٗ کا رسالہ المہند ارسال کرچکا ہوں۔ اس رسالہ کا صرف اردو ترجمہ آجکل ہندوپاک میں عقائد علمائے دیوبند کے نام سے بھی شائع ہے یہ میں نے اس لیے لکھ دیا کہ ممکن ہے وہاں کہیں نظر پڑے تو دوسرے رسالہ کا شبہ نہ ہو۔ یہاں بحمداللہ خیریت ہے۔ بارشوں کے زور شور ہیں۔ گذشتہ جمعہ کی شب میں رائپور میں شدت کی بارش تھی۔ اس بنا پر ایک ہی رات میں تین جگہ چوری ہوئی۔ منجملہ ان کے راؤ فضل الرحمٰن صاحب کے بنگلہ سے کوئی ضرورت مند تین من چنا، ۲ من کھانڈ جو رکھی تھی لے گیا۔ راؤجی خود بھی وہیں سو رہے تھے۔ وہ بارش کی آوازیں سمجھتے رہے۔ اس سے قبل باغ میں بابا کے حجرہ کے جنگلہ کی سلاخ بھی رات میں کسی نے نکالنی شروع کی مگر باغ کے سونے والے جاگ گئے اس لیے وہ بھاگ گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۰ صفر ۸۷ھ چہارشنبہ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت تمہارا محبت نامہ مورخہ ۱۳ صفر آج ۱۹ کو ملا میں تمہارے خط کو ڈاک میں دیکھ کر بقیہ ڈاک سے پہلے پڑھتا ہوں اور اسی وقت جواب لکھ کر دوسری ڈاک کو دیکھتا ہوں ۔ مگر تعجب ہے کہ تمہارے خطوط میں فلاں کا جواب نہیں آیا کی اطلاع ہوتی ہے ۔ حاجی ریاض الدین کے پرچہ کا جواب بھی ہمر دزہ لکھ چکا ہوں ۔ اس کے بعد چودہری صاحب کے ساتھ مرسلہ کا جواب بھی ہمر دزہ لکھ چکا ہوں بلکہ ریاض الدین کی آمد کے بعد جو میں نے خط لکھا تھا اس کے تو جواب کا میں خود کئی دن سے شدت سے انتظار میں ہوں ۔ اس لیے کہ میں نے اس خط میں یہ لکھا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت اقدس سے کسی صاحب نے مذاق کیا اور یہ کہہ دیا کہ حضرت کا پاسپورٹ یہاں کا مستقل بن گیا ۔ ریاض الدین سے میں نے ان بزرگ کے نام کی تحقیق کی ۔ اس غریب کو یا تو واقعی معلوم نہیں تھا یا وہ ڈر کی وجہ سے نہ بتا سکا ۔ اگر تمہاری مصلحت کے خلاف نہ ہو تو میں نام نامی کا مشتاق ہوں ۔ فقط ۔ یہ کارڈ میں نے ۲ صفر کو لکھا تھا آج ۱۶ صفر ہے میں تو جواب کا شدت سے منتظر، تم نے لکھ دیا کہ وہ پہونچا ہی نہیں ۔ کہیں صاحب مزاح کے ہاتھ لگ کر ضائع تو نہیں ہو گیا ۔ نیز ۸ صفر کو میں نے حیات النبی کے متعلق حضرت سہارنپوری قدس سرہٗ کا رسالہ المہند بذریعہ ڈاک ارسال کیا تھا ۔ اس کی رسید ابھی تک نہیں آئی ۔

راؤ عطاء الرحمٰن صاحب آئے تھے ۔ وہ جمعرات تک حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں علی میاں کا ایک ہفتہ ہوا لکھنؤ سے خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ جمعہ کی صبح کو دہلی اور وہاں سے ویزا لے کر دوشنبہ کو سہارنپور آ کر لاہور روانہ ہو جائیں گے ۔ مگر آج کی ڈاک سے دہلی کا خط کل کا لکھا ہوا ملا کہ علی میاں کی تحریر کی وجہ سے جمعہ کے دن سے ان کا انتظار ہے مگر آج تک نہ وہ خود آئے نہ ان کا کوئی خط آیا ۔ ہم کل سے یہاں انتظار کر رہے ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ بھائی متین صاحب سے سلام مسنون ۔

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۶ صفر ۸۲ھ سہ شنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ ۔ ۱۴۲ ایمپریس روڈ
مقابل پاکستان ریڈیو لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا ۱۵ صفر کا خط آج ۱۷ کو جلدی ہی مل گیا بہت ہی اچھا کیا تم نے نام لکھ دیا۔ یہاں عطاء الرحمٰن کی تجویز چودہری شریف صاحب کے متعلق ہو رہی تھی۔ میں نے کہا ہے کہ بلا تحقیق حکم نہیں لگانا چاہیے مگر ان کی تجویز یہ تھی کہ یہ تجویز سو فیصدی صحیح ہے۔ امید ہے کہ مہتممہ کتاب بھی مل گئی ہوگی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری خدا بخش صاحب ایک عشرہ سے یہاں مقیم ہیں بخیریت ہیں۔ راؤ عطاء الرحمٰن کے متعلق کل کے خط میں لکھ چکا ہوں وہ جمعرات کو یعنی کل کو یہاں سے روانگی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بھی آئے تھے۔ دو روز قیام کے بعد واپس چلے گئے۔ خیریت سے ہیں۔ وہ بھی حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں مگر ابھی تعیین نہیں کہ کب تک۔

بھائی متین صاحب اور دیگر حضار کی خدمات میں سلام مسنون۔ ۱۰ ستمبر کو دیوبند کی شوریٰ کا جلسہ ہے۔ ۱۵ کو جاکر ۱۸ تک واپسی ہوگی۔ احتیاطاً اطلاع کر رہا ہوں۔ کہ اگر ۱۵ کی تعیین صحیح ہو تو مجھے پہلے سے اطلاع ہو جائے تاکہ وہاں کا سفر ملتوی کروں۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ زکریا۔ مظاہر علوم

۱۲ ایمپرس روڈ۔ مقابل پاکستان ریڈیو۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۷ صفر ۸۲ھ چہارشنبہ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۱۰ صفر پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی بیچینی کی خبر سے فکر و تشویش ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ تشریف آوری کے التوا کی و تاخیر کی خبروں سے تو اس قدر فکر و قلق نہیں ہوتا کہ وہ تو معتاد بن گئیں لیکن بیماری کی معمولی سی خبر سے سخت فکر اور تشویش ہو جاتی ہیں۔ علی میاں نے گذشتہ جمعہ کو دہلی اور پھر دو شنبہ کو یہاں آکر لاہور جانا لکھا تھا اس لیے کئی دن نظام الدین والوں کو بھی انتظار رہا اور یہاں ہم لوگ بھی منتظر رہے لیکن

آج ۲۰ صفر کی ڈاک تک نہ تو کوئی خط التوار کے متعلق پہونچا نہ وہ خود آسکے۔ میں نے نظام الدین کے پتہ سے ان کو انتظار کے بعد خط لکھا تھا۔ نظام الدین کے حضرات کا خط آیا کہ وہ نہ خود آسکے نہ کوئی اطلاع۔ راؤ عطاء الرحمن بھی جمعرات کو یہاں آکر شام کو جانے کا پختہ وعدہ کر گئے تھے مگر آج شنبہ کی صبح ۱۱ بجے تک نہ تو وہ خود آسکے نہ کوئی ناسخ کی اطلاع ملی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ صفر ۸۷ھ شنبہ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہٗ ۱۴۲ ایمپریس روڈ۔
مقابل پاکستان ریڈیو۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر رعاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہ ملا اور رات اخبارات سے لاہور کی شدت بارش کا حال معلوم ہو کر رات بھر سخت فکر رہا۔ علی الصباح کارڈ لکھنے کا ارادہ کیا تو خیال ہوا کہ ڈاک کا انتظار کرلوں۔ آج تو ضرور ہی خط ہوگا۔ ڈاک آئی اور دو ما دم تمہارے ہم کارڈ ملے۔ اول تو یہ خیال ہوا کہ یہ کہیں پہلے کے جمع شدہ ہوں گے مگر جب تاریخیں ملائی تو مسلسل روجمعہ کے، ایک شنبہ کا اور چوتھا یکشنبہ کے مسلسل ملے اور مضمون پر طبیعت بیٹھتی ہی چلی گئی۔ اس کے سوا اور کیا کہا جائے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک حضرت اقدس کے اور امت کے حق میں جو خیر ہو مالک اس کو میسر و مقدر فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا مِّنَ الْحَقِّ آخِرَ مَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ قلق تو تم بھی سمجھو کہ طبعی اور فطری چیز ہے۔ اس کے بعد زبان سے تو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ملال و حزم فرمایا تھا۔ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا۔ لیکن ان خطوط کا ابھی چند روز پہلے کے واقعہ سے جوڑ کر محض تفریحاً اس فقرہ کے کہنے پر حضرت اقدس پر اتنا اثر کہ رات کو نیند نہ آئی اور پھر دفعتہً یہ انقلاب۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا معمہ ہے۔ خدا کرے کہ ہم لوگوں کی بداعمالیاں اور شامت اعمال اس کا موجب ہو۔ بہرحال حضرت اقدس کی

خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

علی میاں اور راؤ عطاء الرحمٰن صاحب یکشنبہ کی شب میں یہاں سے روانہ ہو گئے غالباً آپ کا اتوار کا خط ان کے پہونچنے سے پہلے پڑ گیا۔ بخدمت مولوی عبدالمنان صاحب بعد سلام مسنون۔ اگر حضرت اقدس کا ویزا مستقل بنے تو مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ اس میں ضرور اتباع کریں۔ فقط والسلام

عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ۱۴۲
ایکسپریس روڈ مقابل ریڈیو پاکستان۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۳ صفر ۱۳۷۸ھ

○

عزیزم حافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے ۲ کارڈ پہونچے جن میں آخر کا اتوار کا لکھا ہوا تھا۔ اس وقت گرم گھاؤ میں نہ معلوم میں نے جواب میں کیا لکھا اس وقت بالکل یاد نہیں لیکن آج کی ڈاک کا شدت سے انتظار کئی وجہ سے تھا۔ سب سے اہم تو حضرت کی پھنسی کی تکلیف کی خبر سے کل سے بڑی کلفت ہے۔ دوسرے جدید مسئلہ استقلال کی پرواز کہاں تک ہوئی۔ تیسرے خیال تھا کہ آج تو تمہارے علاوہ علی میاں کا بھی بخیر رسی کے علاوہ جوش و خروش کا خط پہونچے گا۔ اس لیے کہ وہ لکھنؤ سے مجھے بالشدت احتجاجی خطوط کا تقاضا لکھتے رہتے تھے اب تو خود ہی بنفس نفیس وہاں موجود ہیں۔ کل ہی رائپور دہلی وغیرہ خطوط سے اور مقامی احباب کو پیام سے اس جدید تجویز کی اطلاع کر دی تھی۔ شاہ صاحب تو سنا ہے کہ پرسوں سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ کل واپسی کی خبر تھی۔ باوجود تفتیش کے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ واپس آ گئے یا نہیں۔ پیر صاحب رات بعد عشاء تشریف لائے تھے اور نہایت جوش سے مجھے حکم فرمایا کہ میں زوردار عریضہ لکھوں اور جب میں نے پوچھا کیا لکھوں تو ان کو اور بھی تاؤ آیا۔ فرمایا کچھ دلیل وسیل نہیں بس بے دلیل لکھ دے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ رات کے اخبار میں بھی لاہور کے سیلاب، بارش کی خبریں نہایت

تشویشناک ہیں۔ ان سے اور بھی زیادہ فکر ہے۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب ۴۱ ایمپریس روڈ مقابل ریڈیو پاکستان۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم ۲۲ صفر ۸۴ھ چہارشنبہ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کہتے ہیں کہ میدان حشر میں ہر شخص کا منہ خشک اور سان باختہ اس سوچ میں ہوگا کہ کیا ہوگا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حقیقت ایمان بیم و رجا کے درمیان ہے۔ پرسوں منگل کو تمہارے چار کارڈ پہونچے جنھوں نے بالکل مایوس کردیا اور زبان پر بار بار ایک شعر گھومتا رہا۔ ؎

مدت سے لگ رہی تھی لبِ بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر گئی نگہ انتظار آج

کل کی ڈاک سے شدت سے خط کا انتظار تھا نہ پہونچا تو کل ہی ایک کارڈ تمہیں دوسرا لکھا گیا۔ آج اسی وقت دس بجے کے قریب راؤ عبدالحمید صاحب ایک تار لے کر میرے پاس اوپر کمرہ میں پہونچے جو راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کی طرف سے ہے کہ حضرت جی اچھی طرح سے ہیں جلد پہونچیں گے اس سے وہ سارا بیم اب ہمہ تن رجا بن گیا سب سے اول تو راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کا شکریہ اسی وقت پرسوں کے خطوط کا ناسخ لکھنا شروع کردیا۔ شاہ مسعود صاحب تو سنا ہے کہ کئی دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ رات تک تو تحقیق سے معلوم ہوا تھا کہ واپس نہیں آئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اور مولوی عبدالمنان صاحب کا خصوصی شکریہ۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا ۲۲ صفر دوشنبہ کا کارڈ بھی پہونچ گیا۔ مجھے تو تشہیر اس لیے ضروری ہو جاتی ہے کہ ہر شخص ہر وقت مجھ ہی سے تحقیقات کرتا رہتا ہے اس طرح مجھے جلد اطلاع کرنی ہوتی ہے۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۴۱ ایمپریس روڈ۔ بالمقابل ریڈیو اسٹیشن۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم ۲۵ صفر ۸۴ھ پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ ! ایک پرچہ سبق کو جاتے ہوئے بعد ظہر لکھا جو اس لفافہ میں ہے۔ سبق میں ایک ڈرائیور پہنچا جس نے وہ تار دیا جو حاجی عبدالمجید صاحب موتی والوں کے نام کل دیا گیا۔ سبق کے درمیان میں تو پتہ نہ چلا، لیکن سبق کے بعد جب پڑھوایا تو اس کا خلاصہ یہ تھا کہ غالباً ۲۵ کو روانگی ہے۔ اب اس کی شہرت بجائے میرے دہلی میں تو پہلے سے ہے اور عصر کے بعد کے سب مجمع میں پڑھا گیا۔ اب براہِ کرم مزید تفصیلات کا شدت سے انتظار شروع ہو گیا۔ شاہ صاحب سنا ہے کہ کئی دن سے دہلی گئے ہوتے ہیں۔ وہ اگر آگئے تو ٹیلی فون کی سعی کی جائے گی۔ میر صاحب تو عرصہ ہوا اس کی مشکلات کی وجہ سے اس سے دست بردار ہو چکے ہیں۔ یہ تم ہی سمجھو کہ شوق تیز تر گردد۔ اب اگر کوئی بارڈر پہ آنے والا ملے تو اسکے ہاتھ کارڈ ڈلوائیں اور خود بھی ذرا اہتمام سے جلدی جلدی اطلاعات نافذ کریں۔

مولوی عبدالمنان صاحب کا شکریہ کہ یہ سہرا تو انہی کے سر ہے۔ حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا

۲۸ صفر یکشنبہ بعد عصر

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ !

بعد سلام مسنون۔ کل شنبہ کی ڈاک تمہارے خط سے خالی گئی۔ حالانکہ آجکل متضاد خبروں کی وجہ سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کا تار میری معرفت بھائی عبدالمجید صاحب کے نام جمعرات کی صبح کو پہونچا تھا۔ اتفاق سے اس وقت وہ دکان پر موجود تھے اور تار مجھ سے پہلے انہیں کو ملا۔ وہی اوپر لے کر آئے اور مژدہ سنایا۔ اس کے بعد انہوں نے اسی وقت دوسرا تار دیا تھا جس کے جواب کا آج تک سب ہی انتظار کرتے رہے ہے۔ حضرت اقدس کی خیریت کا انتظار بعینہٖ

کی خبر کے بعد سے اور بھی زیادہ شدید انتظار بن گیا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ زکریا نے اتوار کی تشہیر کر دی ہو گی۔ اس توجہ کا اثر یہ ہوا کہ اتوار کے خطوط پہونچے ہی نہیں۔ میں نے منگل کے دن جس دن تمہارے خطوط ملے تھے متعدد خطوط لکھے۔ رائپور کا تو جب پہونچا جبکہ اس سے قبل راؤ عبدالحمید صاحب کی زبانی تار کے ذریعہ سے ناسخ پہونچ گیا۔ مولوی عبدالمنان دہلوی کو بھی منگل کو کارڈ تمہارے خطوط کا خلاصہ لکھا لیکن کل شنبہ کو ان کے صاحبزادہ فضل الرحمٰن کا کارڈ جمعہ کا لکھا ہوا ملا کہ حضرت اقدس کے متعلق یہاں متضاد خبریں سنی جا رہی ہیں صحیح بات فوراً لکھ یعنی منگل کا خط جمعہ تک نہ تو وہاں پہونچا نہ دہلی۔ حاجی عبدالمجید صاحب کے پاس ناسخ پہلے پہونچے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری سے سلام کے بعد شکریہ۔ فقط والسلام

آج رات کو مولوی حبیب الرحمٰن اور راؤ یعقوب علی خاں صاحب حتمی ارادہ کر رہے ہیں اس لیے یہ خط لکھ کر رکھ رہا ہوں کہ بعد مغرب ان کو دے دوں۔

زکریا۔ ۲۸ صفر ۱۳۷۸ھ۔ یکشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل اور آج دو دن مسلسل تمہارے خط سے خالی گئے۔ اندازہ تو یہی ہے کہ یہ ڈاکخانہ کا کرم ہے۔ اگر کل شنبہ کو بھی ان کا یہی کرم رہا تو پرسوں اتوار ہو جائے گا اور انتظار بہت لمبا۔ اب تو ۲۴ گھنٹہ ڈاک کا انتظار ہی رہتا ہے۔ شوق تیز تر گردد۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ ۱۶۲ ایمپریس روڈ مقابل پاکستان ریڈیو۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۴ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ جمعہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ دو دن کے شدید انتظار کے بعد کل کی ڈاک سے تمہارا اور علی میاں کا کارڈ پہونچا تھا۔ اسی وقت جواب لکھ کر ارسال کر دیا تھا ۔ آج تو اتوار ہے اب کل کی ڈاک کا انتظار شدید ہے ۔ آجکل ڈاک کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ آج شیخ بدھو صاحب تشریف لے جا رہے ہیں تو میں نے سوچا کہ کل کا خط تو نہ معلوم کب پہونچے گا ۔ چند سطور لکھ دوں ۔

کل کے خط میں علی میاں کے استفسار پر میں نے لکھا تھا کہ مولانا منظور صاحب کا دہلی جانے کے بعد کا حال معلوم نہیں ہوا ۔ لیکن رات مولوی انعام اللہ کا دستی پرچہ پہونچا اور اس سے معلوم ہوا کہ موصوف غالباً رات روانہ ہو کر آج کسی وقت آپ تک پہونچ جائیں گے ۔ یہاں ایک عجیب حادثہ پیش آیا جس کا حل اب تک سمجھ میں نہیں آیا جمعہ کی شام کو عصر کے قریب ڈپٹی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لڑکے ڈپٹی امام الدین مرحوم کی نواسی تقریباً ۹ ماہ عمر کی اپنے مکان میں اوپر کمرہ میں پڑی تھی۔ گھر کے سب لوگ اپنی ضروریات کے لیے یکے بعد دیگرے باہر جاتے رہے کہ وہ آخر میں بالکل تنہا رہ گئی۔ اس کو کسی غیر معلوم چیز نے وہاں سے اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا جس سے وہ سہ منزلہ مکان سے گر کر اسی وقت مر گئی جس جانب پھینکا گیا اس جانب کمرہ کے کواڑ بند تھے ۔ اندر کی زنجیر لگی ہوئی تھی وہ بدستور لگی رہی ۔ اس واقعہ سے یہاں بچہ والیوں پر ایک وحشت سوار ہے ۔ آجکل حوادث کا تنوع بھی بہت ہی عجیب عجیب صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ زکریا ۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ کل کی ڈاک سے راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کا کارڈ ملا ۔ تعجب تھا کہ تمہارا کیوں نہیں ملا ۔ خیال یہ کر لیا کہ تم یہاں آنے کے ذیل میں گھر ملنے گئے ہو گے ۔ راؤ جی

کے خط کا جواب کل ہی لکھ دیا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارے کارڈ مورخہ ۳ ربیع الاول پنجشنبہ اور ۹ یکشنبہ ملے۔ راؤجی کے خط پر کل ہی ۲۸ یا ۲۹ کی اطلاع رائپور بہٹ کر دی تھی۔ بندہ نے کل بھی لکھا تھا میرا ناقص خیال تو حضرت اقدس کے ضعف کو دیکھتے ہوئے ریل کے اتار چڑھاؤ کو بہت ہی دشوار سمجھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے نہایت راحت اور آرام کے ساتھ سفر کو پورا کرے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ سابقہ خطوط میں تو بکثرت سے آتا رہا کہ ویزا ۲۰ تک ہے۔ اب یہ ۲۹ کیسے ہو رہا ہے۔ فقط۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہٗ۔ ۱۲۴ ایمپریس روڈ مقابل ریڈیو پاکستان۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۸ ربیع الاول ۸۷ھ۔

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار کے بعد آج کی ڈاک آئی اور تمہارے خط سے خالی۔ حالانکہ آج کل ۲۴ گھنٹے ڈاک کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ میرا بھی اب یہ خط تا اطلاع ثانی آخری ہے۔ اس لیے کہ عموماً ۴ دن میں خط پہونچتا ہے اور آج بدھ ہے اس لیے یہ خط اگر کوئی مانع نہ ہوا تو شنبہ کو آپ کو ملے گا اور سابقہ اطلاعات کی بنا پر یعنی ۲۸ یا ۲۹ کی روایت پر اتوار کو ۲۸ ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ جذبہ کل کو ایک اور ۲۹ کے احتمال پر لکھوا دے۔ بہرحال اب ہر آن تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار بڑھتا ہی جائے گا اور بقول حضرت اقدس کے تشہیر تو اپنا کام ہی ہے مگر خاص اسی ایک جز میں ورنہ اس کے بالمقابل دوسری تجویز اس ناکارہ کے متعلق یہ بھی ہے کہ بات گویا کنویں میں ڈال دی۔ بہرحال اب تو چند خطوط بہٹ، رائپور، دہلی کے تو تقریباً روزانہ ہی ہیں کم سے کم تین ہے کہ آج کی ڈاک میں مولوی جلیل صاحب کا کوئی خط نہیں ملا۔ چنانچہ آج بھی تین عدد خط دستی اور ڈاک کے اس سکے ہی لکھنے پڑیں گے کہ ڈاک والوں کے کرم سے آج کی ڈاک سے مولوی جلیل کا کوئی خط نہیں ملا۔ اس لیے کہ تمہارے متعلق تو یہ بدگمانی نہیں

کر تم بھی ایسے وقت میں تسامح کر سکتے ہو۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ ۲/۴۱ ایمپریس روڈ مقابل پاکستان ریڈیو۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل جمعہ کو تمہارا کارڈ ۴ ستمبر چہارشنبہ کا لکھا ہوا ملا تھا۔ کل اس کا جواب اس لیے نہیں لکھا تھا کہ اتوار سے پہلے پہونچنے کی تو کوئی صورت نہیں تھی اور اتوار کے بعد کا تمہارا انتظام معلوم نہیں تھا کہ کیا قرار پاوے گا۔ رات ۱۱ بجے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا تار تاخیر چند روزہ سفر کے متعلق پہونچا جس کا مفصل جواب علی الصباح لکھ چکا ہوں خیال تھا کہ شاید آج کی ڈاک میں تمہارا کوئی جمعرات کا لکھا ہوا کارڈ مل جائے مگر آج کی ڈاک میں تمہارا کوئی کارڈ نہیں ملا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے نام کے خط میں تمہارے متعلق بعد سلام مسنون مضمون واحد اس لیے لکھا تھا کہ تم بھی اس کو ملاحظہ کر لو۔ اب تمہارے مفصل خط کا انتظار ہے جس میں تاخیر کی ظاہری اور باطنی وجوہ کی تفاصیل ہوں۔ میرے خیال میں تو اسکی وجہ صرف مرج البحرین ہے۔ حضرت شاہ صاحب اور حضرت ڈاکٹر صاحب۔ جب دو بزرگ عظمت و خطابت کے پہاڑ جمع ہو جائیں تو پھر ساری عمارات کا منہدم ہو جانا قرین قیاس ہے۔ اب جبکہ تاخیر ہو ہی گئی تو ریل اور کار کے مسئلہ پر از سر نو غور کریں۔ بھائی اکرام کو تو اب بھی اپنی رائے ترجیح ریل پر اصرار ہے اور مجھے حضرت کے ضعف اور ریل کے اتار چڑھاؤ اور مسلسل ۱۲ گھنٹہ کا سفر اور ان سب کے علاوہ کار اپنے سفر کے لحاظ سے ابتداء اور انتہاء میں غیر موقت اور ریل کا وقت ابتداءً انتہاءً سب کو معلوم۔ اگر ہم لاکھ کوشش کریں کہ اسٹیشن پر ہجوم نہ ہو تو اس پر قدرت نہیں اور وہاں مصافحوں پر چاہے مجھ جیسا بدلحاظ کتنا ہی شور مچائے، قابو مشکل۔ ان سب امور پر غور کرنے کے بعد از سر نو سواری کے مسئلہ پر غور کریں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ میرا مقصد اپنی بات پر عمل ہرگز ہرگز

نہیں۔ اگر ان سب کے باوجود ریل میں راحت ہے یا بقول بعض مبصرین کے راستہ میں قیام کی کوئی راحت کی جگہ نہیں ہے تو پھر ریل ہی کو اختیار رکھیں۔ مالک اپنے فضل وکرم سے ہر مشکل کو آسان فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب۔ ۱۴ ایمپریس روڈ　　　　زکریا

مقابل پاکستان ریڈیو۔ لاہور (مغربی پاکستان)　　　　۱۲ ربیع الاول ۹۰ھ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے شدید انتظار کے بعد آج کی ڈاک سے خدا خدا کر کے آپ کا گرامی نامہ بھی آ ہی گیا۔ اور میری بدگمانی ڈاک والوں پر بھی غلط نکلی۔ معلوم ہوا کہ آپ ہی نے بخل سے کام لیا۔ اتنا ضرور ہے کہ معمول کے خلاف تمہارا یہ کارڈ شنبہ کا لکھا ہوا آج چہار شنبہ کو ملا۔ راؤ عطاء الرحمٰن کا "اکاڑہ" تو پہلے بھی سدِ راہ بنتا ہی رہا اور اب کے تو دوسرے وکیل بھارت علی میاں کو خود مزید ۴ دن قیام کی ضرورت تھی۔

بہرحال اب تو از سرِ نو جدید نظام کا انتظار رہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ڈاک دیر میں پہونچی۔ بہت عجلت میں یہ سطور لکھ کر ڈلوا رہا ہوں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ ۱۴ ایمپریس روڈ۔　　　　زکریا۔ مظاہر علوم

مقابل ریڈیو پاکستان۔ لاہور (مغربی پاکستان)　　　　۱۲ ربیع الاول ۹۰ھ چہار شنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج صبح کی ڈاک سے شدید انتظار کے بعد تمہارا شنبہ کا لکھا ہوا کارڈ پہونچا۔ اگرچہ مجھے حامل عریضہ کا جانا رات سے معلوم تھا کہ یہ کل شام یہاں آ گئے تھے۔ مگر اسی وقت کارڈ دیکھ کر فرطِ مسرت میں سب بھول گیا اور حسبِ عادت ساری ڈاک دیکھنے سے قبل اس کا جواب لکھ کر دوسری ڈاک پڑھی اور چونکہ تم نے یہ لکھ دیا تھا کہ

پیر کے دن ویزا کا مرحلہ ہو جائے گا اور آج بدھ ہے اس لیے صبح ہی سے چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است۔ تار کا انتظار شروع ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ تقاضا نہیں ہوتے البتہ یہ تم بھی سمجھو کہ جب انتظار شروع ہو جائے تو پھر ہرچہ از دوست میرسد نکوست ہو جاتا ہے اور اگر ہمارے راؤجی کو یہ خیال آ گیا کہ ایک ہفتہ کی کم از کم مہلت اور مل گئی۔ اس میں اکا دکا کا ایک بلکہ دو چکر ہو سکتے ہیں تو پھر تو دوسرے ہفتہ کا بھی حشر معلوم۔ بہرحال اب تار کے انتظار کا مرحلہ پھر پیدا ہو گیا۔ سابقہ خطوط اور تاروں سے تو صرف التوا ہی معلوم ہوا تھا آئندہ کا کوئی تخیل قائم نہ ہوا تھا لیکن آج کے کارڈ میں دو لفظ۔ ایک یہ کہ حضرت تو شنبہ ہی کو فرما رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ دوشنبہ کو ویزا کا مرحلہ نمٹ جائے گا۔ انتظار شروع ہو گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اسی وقت عصر کے وقت شاہ صاحب کا آدمی بھی تازہ خیر لینے آیا تھا۔ اس کو بھی آج کے کارڈ کا مضمون بتا دیا۔ حامل عریضہ اسی وقت بازار گئے ہوئے ہیں اگر کچھ پان لے جا سکے تو برادرم اکرام بھیجنے کے لئے طیار ہیں۔

بخدمت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ بعد سلام مسنون مضمون واحد فقط والسلام

(زکریا۔ ۱۶ ربیع الاول۔ چہارشنبہ۔ بعد عصر)

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کل تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور جب بجائے تیسرے دن کے چوتھے دن پہونچتا ہے تو قلق ہوتا ہے۔ اس لیے کہ پہلے بسا اوقات تیسرے دن بھی پہونچ گئے ہیں۔ آج کی ڈاک سے تمہارا منگل کا لکھا ہوا کارڈ ملا آج ایک شخص کو صبح ہی متعین کر دیا تھا کہ وہ بڑے ڈاکخانہ جا کر تحقیق کرے کہ میرے نام کا کوئی تار تو نہیں ہے۔ ابھی تک جواب نہیں آیا۔

۲۸ ستمبر کے التواء کی اطلاعات گو اپنی طرف سے کثرت سے جاری کیں لیکن پھر بھی جن کو بالواسطہ اس تاریخ کی اطلاع ملی تھی۔ ان کو فسخ کی اطلاع نہ مل سکی۔ اس لیے

دو دن تک آنے والوں کا سلسلہ چلتا رہا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ آج کل یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں کس پتہ سے خط لکھوں۔ کل کا خط تو ۴۔ اکتوبر کی سابقہ اطلاع پر صوفی جی کی کوٹھی کے پتہ سے لکھا تھا۔ آج کے خط میں چونکہ ۶ سے ۔ آنک کا احتمال پیدا ہوگیا۔ اس لیے پھر بھائی متین ہی کے مکان کے پتہ سے لکھ رہا ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا

۴۱۔ ایمپریس روڈ۔ مقابل ریڈیو پاکستان۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۸۔ ربیع الاول ۹۵ھ جمعہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم

کہ آج دوشنبہ کی ڈاک بھی تمہارے خط سے خالی گئی۔ ایسی بھی کیا ناراضی ہے۔ میں تو حضرت اقدس کی تشریف آوری میں کوئی فریق نہ تھا۔ میں نے ایک کارڈ تمہیں جمعرات کو، دوسرا شنبہ کو لکھا اور چونکہ جدید پتہ تم نے کوئی نہ لکھا تھا اس لیے ہر دو سابقہ پتہ ڈاکٹر عبدالمجید جھاوریاں کے پتہ سے لکھے اور دونوں میں اس وقت تک کی سرگزشت لکھی۔ حضرت اقدس کا قیام ابھی سہارنپور ہی شاہ صاحب کے مکان پر ہے۔ صبح کو اپنی نماز کے بعد آرام کے بعد تقریباً ۸ بجے اٹھنا جیسا کہ اس سے پہلے کارڈ میں لکھا بدستور نظام ہے۔ البتہ جس دن صبح ۷ بجے ڈاکٹر برکت علی کی آمد ہوتی ہے اس دن ۸ بجے یقینا ہوتا ہے۔ میں ۲ مرتبہ حسب معمول ۹ بجے جا کر جب دروازہ پر یہ معلوم ہوا کہ آج حضرت دیر سے لیٹے ہیں دروازہ ہی سے واپس آگیا۔ اس ڈر سے کہ کوئی زور سے نام نہ لے دے اور حضرت اٹھ کر بیٹھ جائیں۔ صوفی جی وغیرہ ہر سہ بار کی صبح کو رائپور جا کر صبح شام کا کھانا وہاں کھا کر رات کو ۱۱ بجے واپس پہونچے قرار داد یہ تھی کہ اتوار کو چند گھنٹے دیوبند ٹھہرتے ہوئے دہلی جائیں گے اور پاسپورٹ شاہ صاحب کو دے کر رائپور چلے گئے کہ وہ شنبہ کو اندراج کرالیں گے۔ مگر شاہ صاحب کے تساہل سے وہ شنبہ کو داخل نہ ہوئے اور اتوار کا سارا دن ان کی تکمیل کی نظر ہوگیا

اس لیے سرِ دست دیوبند روک لیا کہ وہ واپسی پر ہو آئیں گے اور تینوں اتوار، پیر کی درمیانی شب میں میل سے سیدھے دہلی گئے۔ وہاں سے اگر لکھنؤ کا ویزا مل گیا تو علی میاں سے جواب الطعام وصول کر کے جمعہ یا شنبہ تک یہاں آئیں گے۔

حضرت اقدس کا قیام ابھی تک تو جمعرات تک کا یہاں کا ہے۔ تغیر تقدیم تاخیر دونوں محتمل ہیں۔ یہ شاید میں نے پہلے کارڈ میں بھی لکھا تھا کہ زکریا کو چونکہ دو مرتبہ آنا پڑتا ہے اس لیے جلد جانا چاہیے۔ اس کی پر زور تردید میں نے پہلے بھی کر دی تھی۔ کل میرے سامنے ذکر آیا تو میں نے بھی بشدت تردید کی۔ علی میاں چار کی شام کو اور مولوی یوسف اتوار کی شام کو واپس چلے گئے۔ فقط

زکریا

۲۸ ربیع الاول۔ دوشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب دام فیوضہم

مقام جھاوریاں ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)

○

مکرم و محترم!

بعد سلام مسنون۔ نہایت طویل گرامی نامہ ملا۔ آپ نے ایسے کو مخاطب بنایا جو نہ مفتی نہ مولوی۔ اس ناکارہ کی حقیقت ایک نقل نویس کی سی ہے جو اکابر و اسلاف کے کلام میں ملتا ہے اس کو ادھر ادھر نقل کرتا رہتا ہوں۔ اسی کا نام شرح مؤطا ہے اور یہی تبلیغی رسائل کی حقیقت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا دونوں طرف کے کچھ لوگ تیری تحریر کو قبول کرنے کو آمادہ ہیں موجب تعجب ہے۔ جن حضرات کو اس ناکارہ کے جملہ اکابر حضرت گنگوہیؒ سے لے کر حضرت مدنی نوراللہ کی تحریرات قابل قبول نہیں ہیں وہ اس ناکارہ کی تحریر کو کیا قبول کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ ناکارہ ان اکابر کا بالکل متبع ہے ان کے اس صاف ارشادات اور تحریرات کے بعد جن پر حضرت سہارنپوری، شیخ الہند، حضرت رائے پوری، حضرت تھانوی نے بلا کسی اجمال کے ہذا معتقدنا و معتقد مشائخنا لکھا ہے۔ کیا کوئی گنجائش ہے کہ اس کے خلاف کچھ کہا جا سکے۔ جو نصوص آپ نے ممات کے متعلق لکھے ہیں ان سے کوئی

پڑھا لکھا انکار کر سکتا ہے؟ بالخصوص جن حضرات کی راتیں ہمیشہ تلاوت قرآن اور دن ساری عمر تدریس بخاری شریف وغیرہ میں گذریں ان کو کبھی بھی پتہ نہ چلا کہ قرآن پاک کی آیات میں کیا وارد ہوا اور صدیق اکبرؓ نے خطبہ میں کیا فرمایا ان میں سے حضرت رائپوری قدس سرہٗ کے علاوہ کون سا ایسا ہے جس کی عمر کا معتد بہ حصہ تدریس حدیث میں نہیں گذرا اور حضرت اقدس رائپوری نور اللہ کے معارف وعلوم کے سنانے والے ابھی تک دنیا میں بکثرت موجود ہیں مگر ان میں سے کسی کو نہ تو قرآن پاک کی کسی آیت کا پتہ چلا نہ حدیث کی کوئی ممات والی روایت ان کی نظر سے گذری۔ یہ ناکارہ اپنے ان اکابر کے متعلق وہی عقیدہ رکھتا ہے جو حضرت اقدس عمر بن عبد العزیزؒ نے صحابہ کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

فانہم علی علم وقفوا وببصرٍ نافذ کفوا وہم علٰی کشف الامور کانوا اقوی بفضل کانوا فیہ اولٰی فما دونہم من مقصر وما فوقہم من محسر وقد قصر قوم دونہم فجفوا وطمح عنہم اقوام فغلوا وانہم بین ذالک لعلی ھدی مستقیم"۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دور فساد میں آدمی اس وقت تک محقق نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ سلف صالحین کے خلاف کوئی نئی ایجاد نہ کرے۔ حضرت معاذؓ کی پیش گوئی

" ان من وراءکم فِتَناً یَکْثُرُ فیہ المال ویفتح فیہ القرآن حتی یأخذ المؤمن والمنافق والرجل والمرأۃ والکبیر والصغیر والعبد والحر فیوشک قائل یقول ما للناس لا یتبعونی وقد قرأت القرآن ما ھم بمتبعی حتی ابتدع لھم غیرہ فایاکم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالۃ

لہٰذا یہ ناکارہ تو حذواً نعل بالنعل ان حضرات کا متبع ہے اور اس ناکارہ کی تحریر

میں کوئی لفظ ان کی تحقیق کے خلاف ہے تو وہ لغو اور ناقابل التفات اور مردود ہے اس سب کے بعد اپنا خیال یہ ہے کہ جیسا حیات کے درجات متفاوت ہیں جس کا اعتراف یہ حضرات خود بھی کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا اسی طرح ممات کے درجات بھی مختلف ہیں۔ نوم پر بھی احادیث صحیحہ صریحہ جس موت کا اطلاق کیا گیا ہے سونے اور جاگنے کی دعاؤں میں جس کثرت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وارد ہوا ہے قرآن پاک میں اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ الآیۃ جس نوم پر وفات کا اطلاق کیا گیا لاتقولوا فی سبیل اللہ جس موت کی کی گئی وغیرہ وغیرہ لہٰذا جن نصوص میں حضور اقدسؐ پر موت کا اطلاق کیا گیا ان میں سے کوئی سی بھی حضرت نانوتوی یا اکابر علماء دیوبند اور رہنما کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے خطبہ میں بھی وہی موت مراد ہے جو حضور کی شایانِ شان ہے۔ خود حضرت عمرؓ کے تفصیلی اقوال جو اس سلسلہ میں نقل کیے گئے ہیں اس کی واضح تائید کرتے ہیں۔ اس لیے حضرت عمرؓ کسی نوع ممات کے بھی قائل نہیں تھے اس لیے کہ ان کا ارشاد:

"ان رجالاً من المنافقین یزعمون ان رسول صلی اللہ وسلم توفی واللہ مامات ولکن ذھب الی ربہ کما ذھب موسی بن عمران واللہ لیرجعن رسول صلی اللہ وسلم کما رجع موسی فلیقطعن ایدی رجال وارجلھم زعموا ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مات"۔

بیہقی کی روایت سے خود حضرت عمرؓ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ وہ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا الآیۃ کے متعلق فرماتے ہیں واللہ ان کنت اظن انہ صلی اللہ علیہ وسلم سیبقی فی امتہ حتی لیشھد علیھا باخر اعمالھا وانہ ھو الذی حملنی علی ان قلت ما قلت لہٰذا شیخین کے مکالمہ کو موجودہ مسئلہ متنازعہ سے کوئی تعلق نہیں اس لیے کہ حضرت عمرؓ موت کا بالکلیہ کا انکار فرماتے تھے اور سمجھتے تھے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابھی واپس تشریف لے آئیں گے۔ اسی کے لحاظ سے حضرت صدیق اکبرؓ کا رد بالکل واضح ہے کہ بنوع من الموت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ انکار بجمیع الوجوہ سے ہے کہ نوع خاص من الحیات فی الجسد باقی ہے۔ تعجب ہے کہ یہ حضرات اجسادِ انبیاء کے بقا کے قائل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے لکھا لیکن ان اجساد میں اگر کسی نوع کی بھی حیات نہ مانی جائے تو یہ حدیث پاک ہی مہمل ہو جائے گی اس لیے کہ حضورؐ کا پاک ارشاد اس حدیث پاک میں یہ ہے اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ اس پر صحابہ کرامؓ کو اشکال ہوا ہے: قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ وَقَدْ بَلِیْتَ۔ اس پر حضورؐ جواب فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الخ آپ بھی غور کریں اگر ان اجساد میں کوئی نوع حیات کی نہیں تو حضورؐ کا یہ پاک ارشاد صحابہؓ کا جواب کیسے بن گیا۔ روایت بھی صحیح ابن حبان کی ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۳ ص ۲۲۲ حاکم نے جلد ۱ ص ۲۷۸ علی شرط البخاری بنایا اور ذہبی نے اقرار کیا۔

ایک چیز یہ بھی قابل غور ہے کہ باجماع امت قبر اطہر کا وہ حصہ جو جسد اطہر سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش معلی سے بھی افضل ہے۔ کیا یہ فضیلت صرف اس جسد اطہر کی ہے جس کے ساتھ کبھی روح تھی اب نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو موئے مبارک جو بدن اطہر سے جدا ہو چکے ہیں، ان کا بھی یہی حال ہوتا بلکہ لباس مبارک جو کبھی جسد اطہر پر پڑ چکا ہے اس کا بھی یہی حکم ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال یہ ناکارہ تو اکابر دیوبند کا ہمہ تن متبع ہے اور ان سب حضرات کا متفقہ فیصلہ المہند میں بلا کسی اجمال کے تحریر ہے۔ آپ کے جملہ سوالات کا جواب واضح ہو گیا۔ مختصراً نمبروار عرض ہے لیکن آپ نے ص ۵ پر ۵ سوال کر کے گرامی نامہ ختم کر کے ص ۱۱ پر پھر وہی سوالات عبارت کے تغیر سے نقل کر دیے یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ بہرحال ہر دو کا جواب حسب ذیل ہے۔ ص ۵ نمبر ۱ اجساد انبیاء میں ایک خاص نوع کی حیات ہے نمبر ۲۔ ظاہر ہے کہ حیات تو روح ہی کے تعلق سے ہوتی ہے بغیر تعلق

روح کے حیات کا کیا مطلب؟

۳۔ اگر ایسی حیات ہوتی جو ہر ذرہ کائنات میں ہوتی ہے تو پھر انبیاء کی تخصیص کیا رہی۔ علامہ سخاوی ص۱۲۵ فرماتے ہیں: نحن نومن و نصدق بانہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق فی قبرہ۔

۴۔ ایک دیوبندی سے یہ سوال کہ علماء دیوبند کا یہ قول قابل اقتداء ہے یا کہ نہیں بے محل ہے۔ علامہ سخاوی ص۱۶۱ امام بیہقی سے نقل کرتے ہیں: وقال البیہقی وفی سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ انہ لقیھم ببیت المقدس وفی حدیث ابی ذر ومالک ابن صعصعۃ فی وقصۃ المعراج انہ لقیھم فی جماعۃ من الانبیاء بالسموات فکلمھم وکلموہ وکل ذالک صحیح لا یخالف بعضہ بعضا فقد یری موسی علیہ قائما یصلی فی قبرہ ثم یسری بموسی وغیرہ الی بیت المقدس کما اسری بنبینا فیراھم فیہ ثم یعرج بھم الی السموات کما عرج نبینا فیراھم وصلوا فیھا کما اخبر قال۔

وحلولھم فی اوقات مختلفۃ لمواضع مختلفات جائز فی العقل کما ورد بہ خبر الصادق وفی کل ذالک دلالۃ علی حیاتھم الخ یہ تو بہت ہی صاف ہے لیکن اگر یہ حضرات اپنی قبروں میں مع الجسد ہوں اور دوسری جگہ مواضع میں روح متمثل ہو تو اس میں بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

۵۔ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر درود پڑھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سنتے ہیں مَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ نص صریح ہے علامہ سخاوی نے ص۱۶۱ حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے بسند جید حضرت عمر بن عبد العزیزؒ مستقل قاصد مدینہ پاک بھیجا کرتے تھے تاکہ قبر اطہر پر سلام پہنچا ئے۔ اگر کوئی فرق نہیں تو یہ فعل عبث ہے سخاوی ص۱۵۸۔

صفحہ ۱۶ پر مکرر سوالات ہیں

۱۔ یہ اوپر بیان ہو چکا کہ ان حضرات کا مسلک یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام کے اجساد میں ایک خاص نوع حیات کی ہے۔

۲۔ یہ سوال بھی مکرر ہے اور جواب وہی ہے کہ اجساد میں ان حضرات کے نزدیک حیات ہے۔

۳۔ مجھے نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ کے مسلک میں کوئی فرق معلوم نہیں ہے۔ مہند میں حضرت سہارنپوریؒ، حضرت شیخ الہندؒ، حضرت رائپوریؒ اکابر کا یہ ارشاد ہذا معتقدنا مشائخنا واضح ہے اس لیے کہ ان تینوں حضرات کے شیخ حضرت گنگوہیؒ ہیں۔

۴۔ معلوم نہیں ایک ہی چیز کو مختلف عنوانات سے لکھنے میں کیا مقصد ہے۔

۵۔ حضرت رائپوری دام مجدہم بار بار زبانی اور تحریری ارشاد فرما چکے ہیں کہ میرا مسلک وہی ہے جو اکابر دیوبند کا۔

۶۔ اگر روایت صحیح نہ کہنے والے حافظ ابن حجر سے اونچے ہوں تو ان کے قول پر غور کیا جاسکتا ہے

نوٹ۔ علامہ ذہبی کا قول جرح و تعدیل میں معتبر ہے لیکن ہر شخص کے قول کو دیگر اہلِ فن کے اقوال کے لحاظ سے دیکھا جائے گا۔ اگر علامہ ذہبی کی توثیق و تجریح دوسرے اکابر کے خلاف ہوگی تو غور کیا جائے گا ورنہ یقیناً معتبر ہے۔

زکریا۔ ۲۴ رجمادی الثانی ۸۷ھ

۱۔ اجساد انبیاء میں اپنے اپنے مدافن میں جسم عنصری کی حیات برزخی ہے یا قطعاً کوئی حیات جسمانی عنصری برزخی نہیں ہے۔

۲۔ روح کی وجہ سے برزخی حیات حاصل ہے یا بغیر تعلق روح حیات ہے۔

۳۔ اسی قسم کی حیات ہے جیسا کہ ہر ذرہ کائنات میں ارادہ الٰہی میں موجود ہے اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ والی حیات ہے یا روح جسم عنصری میں ہے یا روح رفیق اعلےٰ میں ہے اور اس کا تعلق جسم عنصری پر پڑتا ہے اس وجہ سے حیاتی ہے۔

۴۔ کیا علماء دیوبند کا یہ عقیدہ صحیح اور قابل اعتقاد ہے کہ اجسام عنصریہ میں حیات حقیقی برزخی دنیوی کی سی بلکہ اس سے بھی قوی ہے بواسطہ روح ہے اور انہیں مدافن میں زندہ ہیں۔ نماز حج وغیرہ کرتے ہیں۔ مہربانی فرما کر ہماری رہنمائی فرما کر اپنے ہاتھ سے تحریر یا فتویٰ عنایت فرمادیں۔

مستفتی نذیر اللہ خاں جامع مسجد کاری روانہ گجرات

۵۔ روضۂ مطہرہ پر خود رسول اللہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام سنتے ہیں۔ وحالانکہ منکرین حیات اس کے بھی منکر ہیں۔

۶۔ یہاں مشہور ہے کہ حضرت رائپوری کا عقیدہ یہ ہے کہ جسد اطہر میں حیات نہیں ہے بلکہ صرف روح کو حیاتی ہے اور وہ بھی الرفیق الاعلیٰ میں۔ کیا یہ صحیح ہے منکرین حیات نے حضرت کے نام پر رسالہ میں یہ عقیدہ لکھا ہے تردید یا تقریر کریں۔

۷۔ منکرین کہتے ہیں کہ روضہ مطہرہ کے قریب درود و سلام سننے کی روایت صحیح نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

نوٹ۔ علامہ ذہبی کی جرح و تعدیل کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ عند المنکرین۔

زکریا
۲۴۔ جمادی الثانی

عزیز گرامی قدر بعافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رکشہ پر تم سے رخصت ہوتے وقت تم سے تو عمداً ذکر نہیں کیا تھا۔ مگر پختہ خیال تھا کہ مدرسہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر رکشہ سے براہ راست تمہیں اسٹیشن پر الوداع کرنے جاؤں گا۔ تم سے اس لیے نہ کہا تھا کہ اگر حضرت اقدس کی مجلس میں ابھی پہونچ گیا تو حکم امتناعی ضرور جاری ہو جائے گا۔ مگر اوپر سے حکم امتناعی آگیا کہ عشاء کی نماز سے فراغ پر مسجد سے نکلتے ہوئے علیگڑھ وغیرہ کے کئی مہمان خصوصی ملے اور معلوم ہوا کہ کھانا بھی نہیں کھایا۔ چونکہ خصوصی تھے اس لیے ان کے لیے نظم میں بھی دیر لگی۔ کچھ پکوانا

پڑا، کچھ بازار سے بھی منگوانا پڑا اور تقریباً دس پر ان سے فراغ ملا۔ اگرچہ تمہاری ملاقات
اا بجے اور عصر کے بعد ہی ہوتی تھی مگر کل سے ایسا محسوس ہوا کہ گویا تم ہر وقت یہاں ہی
رہتے تھے۔ کل مغرب کے بعد حضرت اقدس نے خصوصی تخاطب اہتمام سے فرما کر مجھ
سے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ سے آجکل ہر وقت دو تین نفر کی ضرورت ہے۔ یہ دونوں تو ہر وقت
لڑنے میں رہتے ہیں۔ وہ دونوں ہی سامنے تھے اور اتفاق سے مولوی اسعد بھی آئے ہوئے
تھے اور علی میاں وغیرہ بھی۔ یہ بھی فرمایا کہ وہاں تو جلیل، وحید ہر وقت پاس رہتے تھے۔
میں نے کبھی نہیں سنا کہ وہ آپس میں لڑے ہوں۔ مگر یہ ہر وقت اسی میں رہتے ہیں۔
تفصیل تو ابھی تک معلوم نہیں ہوئی لیکن معلوم ہوا کہ کل صبح دونوں میں کچھ تیز کلامی
حضرت کے سامنے ہی ہوگئی۔ الیاس کی البتہ تعریف فرمائی کہ یہ غریب کسی سے نہیں لڑتا
اور آثار ذکر بھی ماشاءاللہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ بخدمت مولوی عبدالوحید صاحب بعد
سلام مسنون مضمون واحد۔ والد ماجد مولوی عبدالرحمن کی خدمات میں سلام مسنون۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم
جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ مغربی پاکستان۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸۔ جمادی الثانی ۸۷ھ جمعہ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون! مسرت نامہ مورخہ یکم رجب کل ۵ جمعرات کو پہنچا۔ بعد ظہر برادر اکرام
کے ذریعہ سے سنوا دیا تھا۔ اس لیے کہ بندہ تو بعد عصر حاضر ہوتا ہے اور اس وقت پہلے سے "فیوضِ
یزدانی" کے سنانے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ مولوی عبدالمنان کے جانے کے بعد یہ خدمت علی میاں کے سپرد
ہے۔ معلوم ہوا کہ کل کی ڈاک سے حضرت اقدس کے نام کا عریضہ بھی پہنچ گیا۔ مولوی عبدالمنان نے براہِ راست
جواب لکھا ہوگا۔ ان سے پوچھنے کی نوبت نہیں آئی۔
تم نے یہ تو لکھا کہ مولوی طلحہ صاحب کو خط دکھا دیا، مگر یہ نہ لکھا کہ وہ روانہ بھی ہوگیا یا
نہیں۔ علی میاں بھی شدّت سے مولوی وحید کے خط کا روزانہ کی ڈاک سے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ ان سے
کسی خط کے جانے ہی ارسال کرنے کا وعدہ کر گئے تھے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ ویزا کی درخواست

دے دی گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ کامیاب فرمائے۔ مولوی اسعد گذشتہ پنجشنبہ کو ہی آکر شب کو ٹھہر کر کاندھلہ گئے تھے اور شنبہ کی صبح کو آکر حضرتِ اقدس سے دیر تک تخلیہ میں سلوک رہا اور کل بھی آکر کہیں گئے ہیں۔ رات کو واپس آکر کل دوپہر دیوبند کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرتِ اقدس ان کے تفصیلی حالات سے مسرور ہوئے۔ مجھ سے بھی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے۔ مولوی یوسف صاحب بھی منگل کو آئے تھے۔ اب وہ ۱۹ر جنوری کو یہاں آکر ۲۰ کی شام کو لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ۲۰ یوم وہاں اور ۱۰ مشرقی کے تجویز ہیں۔ والامر بید اللہ۔ ہم لوگ تو ان کے سفر کے مخالف تھے، مگر وہ منگل کو آکر اطمینان دلا گئے، اس لیے اب اشکال نہیں رہا۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلامِ مسنون۔ میرے اور اپنے خطوط گنتے رہیں۔ ابھی تو نصف کا فرق ہے، مگر مجھے زیادتی کی ضرورت نہیں۔ زکریا

۹ر رجب ۸۰ھ جمعہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب

مقام جہاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلامِ مسنون۔ مسرت نامہ مورخہ ۱۶ر رجب پرسوں شنبہ ۱۲ر رجب کو پہونچا تھا۔ حضرت اقدس کو سنانے کی وجہ سے اسی وقت جواب نہ دے سکا۔ کل اتوار ہو گیا۔

حضرت نے تمہارے اس فقرہ پر کہ آج ان صاحب کا خط آیا ہے جو پاسپورٹ کی سعی میں ہیں اور امید دلائی ہے، بہت ہی اظہارِ مسرت اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ دو مرتبہ اس فقرہ کو پوچھا، کیا لکھا کہ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ جلد ہی تکمیل کو پہونچا دے۔

میرے بار بار کے استفسار پر بھی تم نے اب تک نہیں لکھا کہ مولوی وحید صاحب

نے وہ خط ارجسٹری کردیا یا نہیں؟ تم نے اس میں تساہل کیا۔

قاضی عبدالقادر صاحب اگر تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون عرض کردیں۔ اس سے تعلق ہوا کہ وہ بھی ان عزیزاں سے جلد مل سکے۔ مولوی الیاس میواتی بھی پرسوں سے دو ایک دن کے لیے گھر گئے ہیں۔ آجکل وہ مینجر صاحب کے یہاں سے معتوب ہیں۔

والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضھم مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ رجب ۷۸ھ دوشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے طویل انتظار کے بعد کل کی ڈاک سے تمہارا ۱۲ رجب کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ حضرت اقدس کو سنانے کے خیال سے کل جواب نہیں لکھا تھا۔ شام سنا دیا۔ بڑی ردوقدح کے بعد حضرت اقدس کا پاسپورٹ بھی لکھنؤ تجدید کے لیے جا چکا ہے۔ ڈاکٹر برکت علی صاحب نے کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بہت غور سے دیکھا اور ہر مرتبہ کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مرض کی حیثیت سے بالکل کسی جگہ بھی کوئی اثر نہیں ہے۔ اس کے باوجود میری رائے یہ ہے کہ اب حضرت کا قیام اسی جگہ مستقل ہونا ضروری ہے جہاں بوقت ضرورت ڈاکٹر فوراً آسکے۔ اس لیے رائپور کی رائے تو ہے نہیں۔ یا تو سہارنپور مستقل قیام رہے یا پھر لاہور۔ ذکر تذکرہ رائپور اور لاہور دونوں جگہ کا کثرت سے ہوتا رہتا ہے۔

والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے سلام مسنون۔ یہاں بارش کا سلسلہ ہے اس لیے ۲۹ کو رویت نہیں ہوئی۔ اس لیے اب تک منگل کی یکم شعبان ہے۔ لیکن دیہات سے دوشنبہ کی یکم کی اطلاع مل رہی ہے۔ جس کی تحقیق ابھی نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) ۴ شعبان ۸۷ھ۔ پنجشنبہ

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے مسرت نامہ مورخہ ۹ شعبان پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اگرچہ تم نے لکھ دیا تھا کہ حضرت کو سنانے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی حضرت کے انتظار اور اشتیاق کو دیکھ کر دل چاہا کہ سناؤں۔ رات بعد مغرب سنا یا گیا۔ کل کی ڈاک سے حضرت کی خدمت میں بھی تمہارا کارڈ پہونچ چکا ہے۔ طبیعت مبارک بحمداللہ بالکل اچھی ہے۔ لیکن رائپور کا سفر تقریباً ملتوی ہے اس لیے کہ ڈاکٹر برکت علی کا اصرار ہے کہ قیام ایسی جگہ مستقل رہے جہاں ڈاکٹر قریب ہو۔ سہارنپور ہو یا لاہور۔ اس لیے آجکل سہارنپور ہی کو غلبہ ہے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ بھائی اسمٰعیل لائلپوری کو ایک کارڈ لکھ دیں کہ جب وہ خط لکھا کریں اپنا پتہ ضرور لکھا کریں۔ ان کا خط آیا ہوا ہے پتہ نہیں لکھا۔

مولوی وحید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ آپ کا دستی پرچہ جو آپ نے حکیم محب الرحمٰن کے ہاتھ یکم فروری کو ارسال کیا تھا وہ دینا بھول گئے تھے۔ رات اتفاق سے ان کو وہ اپنے کسی سامان سے ملا اور رات پہونچایا یعنی ۱۹ فروری کی شب میں۔ آپ خیال فرماتے ہوں گے کہ اس نے جواب ہی نہ دیا۔ تمہارا فتویٰ غالباً پہونچ گیا ہوگا کہ میں نے کئی دن ہوئے مولوی عبدالعزیز پر تقاضا کیا تھا کہ وہ جلد رجسٹری کرا دیں۔

والد صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے سلام مسنون۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) ۱۰ شعبان ۸۷ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون! اگرچہ ایک خط کل ہی لکھ چکا ہوں اس کے باوجود اس خط کی ضرورت صرف اس وجہ سے پیش آئی کہ کل شام حاضری پر معلوم ہوا کہ کل تمام دن کمر میں رہی درد کا شدت کا اثر رہا جس سے تکلیف ہوئی۔ اس وقت آدمی سے تحقیق کرایا تو حضرت اقدس تک تو رسائی نہ ہوئی۔ مولوی عبدالمنان صاحب کی روایت یہ ہے کہ رات افاقہ رہا۔ منگل کی شب ۱ بجے کا تار منگل کے دن میں ۱۱ بجے ڈھاکہ سے مولوی یوسف کی بخیر رسائی کا مل گیا تھا۔

اوائل مارچ میں ان لوگوں کے واپس پہنچنے کی تجویز ہے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم بمقام جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا بمظاہر علوم
۱۱ شعبان ۸۷ھ جمعہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّمٗ!

بعد سلام مسنون۔ ایک کارڈ کل لکھ چکا ہوں اور ایک پرسوں۔ اس وقت اس کارڈ کی دو ضرورتیں ہیں۔ اول یہ کہ کل کے کارڈ میں حضرت اقدس کی کمر میں درد کی شکایت لکھی تھی۔ کل شب میں بحمد اللہ بالکل اچھا رہا لیکن دن میں اسی کا پھر اثر ہوا۔ مگر پرسوں سے کم دوسرا دو متعارض روایات۔ اول یہ کہ صوفی جی کو حضرت نے پیام بھجوایا ہے کہ ماہ مبارک کی تو ہمیں اجازت دے دیں۔ عید بعد گرمی بھی ہو جائے گی۔ اس لیے اس وقت لاہور ہی مناسب ہوگا۔

اس کے بعد دوسری روایت ایک مجلس کی جس میں یہ ناکارہ تو تھا نہیں بھائی اکرام نے نقل کی۔ حضرت نے فرمایا بعض مرتبہ ایسا میلان وہاں کا ہوتا ہے کہ جانے کو دل چاہنے لگتا ہے۔ خبر نہیں کیا بات ہے یا تو عزیزوں کے وہاں ہونے سے یا کوئی اور بات ہے۔

اس دوسری روایت کے متعلق یہ بھی سنا کہ مجھ تک اس کا پہونچنا بعض خدام کو پسند نہیں ہے کہ تم تک رپورٹ نہ ہو جائے۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا ۸۔ شعبان کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ شام کو ان شاء اللہ حضرت اقدس کو سناؤں گا اور کچھ فرمایا تو کل کو عریضہ لکھوں گا۔ نہ فرمایا تو یہی کارڈ اس کا جواب ہے اس لیے کہ اس میں کوئی جواب طلب بات نہیں ہے۔ تمہاری ویزا کی تاخیر سے کلفت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جلد کوئی صورت عطا فرمائے۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم — زکریا

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان) — ۱۲ شعبان ۸۷ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ کل دوشنبہ کو تمہارے خط کا شدید انتظار رہا اور کامل یقین تھا کہ ملے گا۔ حضرت اقدس نے بھی رات دریافت فرمایا۔ آج سہ شنبہ کو اسی وقت ملا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ابھی بھیج رہا ہوں کہ انتظار ہوگا۔

حضرت کی طبیعت بحمدللہ اچھی ہے۔ موسم کئی دن سے گویا برسات کا ہے۔ بارش نہ ہو تب بھی ابر و باد تو رہتا ہی ہے۔ پرسوں شب میں تو کمبل اوڑھنا پڑے۔ علی میاں کل شام کو واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔

مغرب کے بعد کا پانی تو تمہارے بعد ایک دن راؤ عطاء الرحمٰن کے اس اصرار پر کہ میں نے برف منگا لیا ہے ہوکر بند ہوگیا۔ البتہ پیشاب کا مسئلہ بے قابو ہے۔ ایک دن تو راؤ الطاف الرحمٰن نے باصرار چارج لے لیا تھا۔ لیکن ان کے مشاغل کے تحت دوسرے دن میں نے شدت سے عذر کر کے اب ایک جدید اسامی سے دوستی کل سے شروع ہوئی ہے۔ جن کا نام اعجاز دہلوی ہے۔ ابتداءً تو انہیں کی طرف سے ہے کہ تمہارے جانے کے بعد سے انہوں نے مغرب کے بعد جوتے الماری سے نکال کر اپنے قبضہ میں کرنا شروع کر دیئے اور مطالبات پر بھی نہ دیئے۔ اس لیے مجھے بھی ان سے نیاز حاصل کرنا پڑا۔ آج دوپہر کو ان کو کھانے پر بلایا ہے۔ اس کا ڈر ضرور ہے کہ غریب معتوب نہ ہو جائے

اگرچہ سنا ہے کہ پہلے سے معتوب ہے۔

تم نے خلاف معمول ڈاکٹر صاحب کا نام پتہ پر نہیں لکھا۔ حالانکہ سال سے زیادہ اس پتہ کو گذر گیا۔ اندازہ سے لکھا۔ والد ماجد، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبد المجید صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودہا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۴/۱۱ ۷۸ سہ شنبہ

۱۳۷۹ھ-۶۰-۱۹۵۹ء

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ نہایت شدید انتظار میں تمہارا منگل کا لکھا ہوا خط آج بدھ ۷ محرم کو ملا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نویں دن ملا۔ تم نے جو بارش کی تفصیل لکھی اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ خط منگل کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس میں تم نے یہ بھی لکھا کہ ابھی حضرت کو خیریت کا تار دیا ہے۔ تمہارا یہ تار جھاوریاں سے شنبہ کے دن چل کر یہاں اتوار کو پہونچا تھا۔ یا تو تار کئی دن بعد چلا یا اس خط پر منگل کا لفظ صحیح نہیں۔ یہاں اتوار کو دوپہر کو تمہارا تار ملا تھا۔ اس وقت سے سخت فکر و تشویش اور تمہارے تفصیلی خطوط کا شدت سے انتظار۔ تمہارا یہ کارڈ ابھی سائیکل پر حضرت کے پاس ارسال کر رہا ہوں۔

تمہارے تار کے بعد ایک کارڈ ہندی کارڈ پر لکھا، دوسرا پاکستانی کارڈ پر لکھ کر افتخار صاحب کراچی والے جو چاٹگام سے یہاں ہوکر پیر کی شام کو جا رہے تھے ان کو دیا کہ بارڈر پر ڈال دیں۔ اسی کارڈ میں بندہ نے تم کو یہ بھی لکھا تھا کہ تکلیف کر کے تھوڑی

دیر کے لیے لاہور افضل سے مل جاؤ۔ اس کے بعد افضل کو، صوفی جی کو، حاجی متین کو بھی خطوط لکھے کہ جلد از جلد جو تفاصیل ڈھوڈیاں کی معلوم ہوں لکھیں لیکن ابھی تک کسی کے جواب کا وقت ہی نہیں ہوا۔

حضرت اقدس پر اب تشریف بری کا تقاضا ہے اور اس حال میں مزاحمت کون کر سکتا ہے۔ اگرچہ تم مشغول بھی اور پریشان بھی ہو اس کے باوجود اگر خود نہیں تو کسی سے چند روز تک ایک کارڈ کی ضرور تکلیف کرو۔ معلوم نہیں سامان وغیرہ کہاں منتقل کیا گیا اور گھر پر کچھ بچا یا سب دریا برد ہو گیا، غرض جو بھی تفصیل لکھ سکو۔ والد صاحب مولوی عبدالوحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

زکریا

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم، مقام جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

محرم ۹ ۱۳۷ھ، چہارشنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ، بعد سلام مسنون!

جب سے اخبارات سے جہلم کے طوفان کی خبریں سنی جا رہی ہیں تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہے۔ دو خط اس کے بعد تمہیں لکھے معلوم نہیں کوئی پہنچا یا نہیں۔ کل شام جب حاضر ہوا تو مولوی عبدالمنان نے کہا کہ مولوی جلیل کا تار آیا ہے اور میں بہت مسرور ہوا کہ مولوی وحید ویزا لے کر آگئے اور وقت کی تنگی کی وجہ سے تم نے اپنی آمد کی اطلاع تار سے دی۔ مگر جب مضمون سنا تو سخت فکر و قلق اور رنج ہوا۔ تمہارا یہ تار پرسوں شام ۳½ کا دیا ہوا کل یکشنبہ کو ۱۲ بجے بہٹ ہاؤس پہنچا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ ڈھوڈیاں سیلاب سے بہہ گیا۔ موت تو کوئی نہیں ہوئی۔ دوسرے جملے سے تو اطمینان ہوا، مگر پہلے سے فکر و قلق ہے۔ مغرب کے بعد تخلیہ کر کے میں نے حضرت اقدس سے کچھ عرض کیا حضرت نے فرمایا ابھی تفصیلی خط کا انتظار کر لے، مگر چونکہ بھائی افتخار صاحب کراچی والے چاٹگام سے براہ دہلی پرسوں یہاں پہنچے تھے اور وہ آج شام کو جانے والے تھے اس لیے میرا خیال ہوا کہ افضل صاحب کو خط بھیجنے کے لیے یہ موقع اچھا ہے۔ ڈاک میں نہ معلوم کے دن میں خط پہنچے گا۔ اس لیے ان کو ایک خط بنام افضل صاحب لکھ کر دے رہا ہوں۔ تم تکلیف کر کے جلد از جلد افضل صاحب سے مل لو۔ ڈاک کے

خطوط میں دیر بہت لگتی ہے۔ یہ کارڈ بھی یہاں افتخار صاحب کو دے رہا ہوں کہ وہ بارڈر پہ ڈال دیں۔ یہ ایک دن لاہور قیام کے بعد کراچی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے سلام مسنون۔ زکریا ۷ بجے صبح دوشنبہ ۱۹ محرم ۷۹ھ

مکتوب الیہ اس پتہ پر ہیں:

۳۲۔ بی جیل روڈ روڈ کوٹھی صوفی عبدالحمید صاحب کو جاکر مولانا مولوی عبدالجلیل صاحب کو ملے۔

عزیزم عافکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے جانے کے بعد صبح ہی خط لکھنے کا دل پر تقاضا تھا۔ مگر اتوار ہونے کی وجہ سے بے کار سمجھا کہ آج جانے کی تو کوئی صورت نہیں کل تک مزید حالات سے اطلاع دوں گا۔ کل علی الصباح لکھنے کا ارادہ کیا مگر ایک حادثہ پیش آگیا۔ وہ یہ کہ علی الصباح شاہ صاحب اور راؤ عطاء الرحمٰن حضرت اقدس کا یہ پیام لائے کہ زکریا کا بھی شاہ صاحب اپنے ساتھ پاسپورٹ بنوالائیں۔ اس خبر سے ایسا سر میں درد اور چکر آیا کہ دن بھر حواس درست نہ ہوئے۔ نہ کھانا نہ سبق، نہ لکھائی۔ سہم کی وجہ سے تو اتنا نہ ہوتا لیکن اس وجہ سے کہ حضرت اقدس کی علو شان احسانات شفقتوں کے بعد اس سیہ کار کی طرف سے معذرت اس کا تحمل نہ ہوا۔ اور سفر کی بالکل ہمت نہ ہوتی کہ دہلی کے چند روزہ قیام کا حشر ابھی فراموش نہ ہوا تھا کہ اتوار کو یہاں کھانے کے بعد نویں دن پیر ہی کو کھایا۔ لیکن حضرت اقدس کے ایما کے بعد نہ جاتے رفتن نہ پائے ماندن۔ سارا دن سخت تشویش میں گذرا۔ مغرب کے بعد حضرت اقدس سے اپنی حالت عرض کی تو حضرت نے فرمایا کہ مجھے تو اس کا واہمہ بھی نہ تھا لیکن جب میں نے یہ سنا کہ تو بوڈر تک آمدہ ہے پھر تو آگے مختصر ہی قصہ رہ گیا تھا۔ اس لیے کہہ دیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ اسی وجہ سے تھا کہ شب کو جاکر دوسری شب میں واپسی ہے۔ ایک دن کا تعب چار پانچ دن میں اتر ہی جائے گا۔ اس کے بعد کل سے حضرت اقدس پر تشریف بری کا شدید تقاضا ہے۔

سنا ہے کہ صوفی جی کو حضرت نے ارشاد سے اتوار کا تار اس لیے دے دیا کہ وہ ایک دو دن کے لیے کیا کریں گے۔ آگے شاہ مسعود عبدالرحمٰن خود ہی پہونچادیں گے اور اس ذیل میں کل شاہ صاحب کا کل لکھنؤ جانا تجویز تھا کہ پاسپورٹ کی تجدید کرلیویں۔ لیکن کل فوٹو وغیرہ تیار نہیں ہوئے۔ آج کی خبر ہے۔ مگر حضرت کا ارشاد ہے کہ مجھے جلد بوڈر تک پہونچادو۔ شاہ صاحب پھر آتے رہیں گے۔

آج سعید الرحمٰن کے آنے کی خبر بھی تھی لیکن اس کو روکنے کا خط بھی جاچکا ہے مگر میرا اندازہ یہ ہے کہ اس خط پر تو وہ عمل نہ کرے گا۔ البتہ کوئی دوسرا مانع ہوا تو مضائقہ نہیں۔ ہاں خوب یاد آیا۔ پیر کو دوپہر کو نیند تو بہت کم آئی مگر جتنی دیر آئی میں تمہیں ڈھونڈتا پھرورں گیا۔ اس بنا پر کہ تم جارہے ہو اور میں ملنے کے لیے تلاش کر رہا ہوں۔ کل کی ڈاک سے مولانا یوسف صاحب کا مکہ کا خط مفصل بھی پہونچ گیا۔ ۱۰ کی صبح کو پہونچ کر اسی وقت افعال عمرہ سے فراغ پر شام کو ایک اہم طویل جلسہ ہوا جس میں بہت سے مہاجرین اور عرب نے ۴، ۲ ماہ کے لیے نام لکھوائے۔

بھائی اکرام سے معلوم ہوا کہ ان کو بعد میں اپنی رائے کی غلطی اور میری رائے کی تصویب معلوم ہوئی۔ اس لیے وہ ریل پر تم سے اپنی رائے کے فسخ کو کہتے گئے۔ غالباً تم نے تکمیل کرادی ہوگی اور فرقان سے بھی کہہ دیا ہوگا۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا انجیر رسی کا کارڈ بھی مل گیا۔ الحمد للہ۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۷ ربیع الاول ۔ پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ

بعد سلام مسنون۔ دو کارڈ اس سے قبل ارسال کرچکا ہوں۔ کل رات یہاں اسمٰعیل صاحب کے بھائی ابراہیم پہونچے اور مدرسہ کا خط بھائی اکرام کے حوالہ کردیا۔ آج کی ڈاک سے مدرسہ میں براہِ راست کارڈ پہونچ گیا۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ۔

حضرت اقدس پر شدت سے سفر کا تقاضا ہے۔شاہ صاحب اپنا پاسپورٹ بنوانے رات لکھنؤ گئے ہیں اور مولوی وحید کے ویزا میں دو ایک روز کے اضافہ کا مشورہ ہو رہا ہے۔مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنی سعی کے بعد جب بی لیا گیا تھا تو اس میں کیا اشکال ہے کہ وہ بوڈر پر جا کر واپس آجائیں کہ ایک مرتبہ اول خوشامد اور سعی کرنا پڑی اب دوبارہ خوشامدیں کی جا رہی ہیں۔اس وقت عطاء الرحمٰن اس کی سعی کے لیے گئے ہیں کہ اضافہ ہو جائے۔دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

آج کی ڈاک سے صوفی جی کا خط بھی حضرت کے نام پہونچا ہے کہ ۳ تک انتظار کے بعد کار لے کر آئیں گے۔لیکن کار میں لدھیانہ کے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ سنا ہے کہ مؤکد ہے۔مولانا یوسف صاحب کے تار کی خبر پہلے لکھ چکا ہوں کہ ۷۔ربیع کا تار بخیر رسی ۹ کو پہونچ گیا تھا۔اس کے بعد دو خط بھی آئے۔اللہ کا شکر ہے،بعافیت ہیں اجتماعات ہو رہے ہیں۔فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سلمہ بمقام چھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا۔مظاہر علوم
۱۷ ربیع الاول ۷۹ھ
پنجشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ،جن پر تاریخ دونوں پر ۲۵۔ربیع الاوّل لکھی تھی مگر مضمون سے ایک ۲۵ کا دوسرا ۲۹ کا تھا۔پہونچکر موجب منت ہوئے۔دستی پرچہ اور اکرام صاحب کے خط کی اطلاع پہلے لکھ چکا ہوں کہ پہونچ گئے تھے۔حضرت اقدس کی یہاں سے روانگی کے وقت کچھ تو ہجوم اور کچھ اس وجہ سے کہ ہمیں اول یہ بتایا گیا تھا کہ فسٹ کلاس آگے لگتے ہیں،اس لیے حضرت کی کرسی سب سے آگے رکھی گئی اور گاڑی کے آنے پر معلوم ہوا کہ وہ سب سے پیچھے ہے۔وہاں تک پہونچنے میں تاخیر بہت ہوئی اور اطمینان سے حضرت اقدس کو سوار بھی نہ کیا جا سکا۔بہت ہی فکر اور قلق رہا کہ راستہ میں دقت ہوئی ہوگی۔مگر راؤ عطاء الرحمٰن صاحب

سے امرتسر کی تفاصیل معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔

ایک سال کے بعد کل عصر کے بعد کچے گھر میں لیٹا ہوا ایسا اجنبی معلوم ہوا کہ شاید کبھی یہاں بیٹھا ہوا بھی نہ تھا۔ مجھے تو اب مہمٹ ہاؤس جانے کی نہ معلوم کیا نوبت آئے گی۔ مگر ہر آنے والا کہتا ہے کہ وہاں جاکر ایسی وحشت ہوتی ہے کہ کھڑے ہونے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ قاری شبیر صوفی انعام اللہ وہیں ہیں۔ دوپہر کو اور عصر کے بعد آتے ہیں قاری عبدالرحمن آج کہیں دورہ پر جانے والے ہیں۔ صوفی انعام اللہ کے گھر سے آج خط آیا ان کی دکان کے سلسلہ میں وہاں نزاع ہوا۔ جس کی وجہ سے ان کے بھائی کے ہاتھ میں بہت زیادہ چوٹ آئی۔ کہتے ہیں کہ ہڈی ٹوٹ گئی جس سے صوفی جی پریشان ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی بہت ہی زیادہ درخواست ہے۔

تمہارے دوسرے کارڈ پر ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کا مضمون بھی تھا جس میں انہوں نے اپنے متعلق سحر وغیرہ اور پریشانیاں لکھی تھیں اس کا جواب براہ راست لکھ رہا ہوں۔

مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا بمظاہر علوم
یکم ربیع الثانی ۹۷ھ

○

ہماری شام غربت پر بھی دو آنسو بہا لینا
یہ صبح عید، یارانِ وطن تم کو مبارک ہو

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ کل کا تمام دن ایسا گذرا جیسا کہ رمضان المبارک کے بعد تقریباً ہفتہ عشرہ انتہائی افسردگی میں گذرا کرتا ہے۔ میری حاضری گو عصر بعد مختصر ہی رہتی تھی پھر بھی حضرت کے برکات کا احساس یہاں ہی رہتا تھا۔ کل تمام دن کام تو کچھ ہوا بھی نہیں۔ مگر خط انوار کی وجہ سے نہیں لکھا کہ نکلنے کا توسط نہیں۔ اس لیے اسی وقت دوشنبہ کو علی الصباح مہمانوں سے فراغ پر اوپر آکر سب سے اول اسی خط سے کام کی

ابتدا ہے۔ کہتے ہیں کہ قصیدہ میں تشبیب اس لیے کی جاتی ہے کہ آگے طبیعت چلے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ شاید اسی خط ہی سے کام میں طبیعت لگنے لگے۔

رات عشاء کی نماز کے بعد صوفی صاحب دام مجدہم کا مرسلہ تار بھی موصول ہو گیا تھا اور بھائی اکرام بعد عشاء بہٹ ہاؤس گئے تھے کہ شاہ صاحب کی لڑکی کا حال بھی معلوم ہو جائے اور راؤ عطاء الرحمٰن کی گاڑی کا وقت بھی تھا۔ ان سے راؤ جی کی واپسی اور امرتسر تک بخیریتی کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ اسی وقت صبح کی چاء میں راؤ عطاء الرحمٰن بھی آ گئے تھے۔ ان سے تفاصیل سنی۔ بڑا فکر تھا کہ سہارنپور کے اسٹیشن پر جو بدنظمی ہوئی اس کی وجہ سے امرتسر کا بڑا فکر تھا۔ یہ معلوم ہو کر میاں کا بدل وہاں ہو گیا بہت مسرت ہوئی۔ صبح سے یہاں کی افسردگی اور وہاں کی چہل پہل کا منظر آنکھوں میں پھر رہا ہے۔

راؤ الطاف کل ہی رائپور چلے گئے تھے۔ راؤ عطاء الرحمٰن آج ہی رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب کی لڑکی بدستور ہے ظاہر میں تو کوئی افاقہ نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب افاقہ بتاتے ہیں۔ قاری شبیر صاحب کو رات میں نے کہہ دیا تھا کہ ہر دو وقت کھانا اور عصر سے عشاء تک تو میرے پاس رہا کریں۔ بقیہ اوقات میں یکسوئی سے اپنے کام میں لگے رہیں۔ قاری عبدالرحمٰن چند روز کے بعد اپنے دورے پر جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مخدومی صوفی صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ سنا ہے کہ کوئی پیام جناب نے اس ناکارہ کے نام کسی خط میں ارسال فرمایا تھا وہ تو ابھی تک پہنچا نہیں لیکن اس میں ذرا تصنع نہیں کہ باوجود خواہش کے سفر کا تحمل واقعی نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد انتہائی لجاجت سے دعا کی درخواست۔ فقط۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ — زکریا

کوٹھی ۲۲-بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — یکم ربیع الثانی ۹۰ھ

مکرمان و محترمان مولانا الحاج عبدالمنان صاحب و مولانا الحاج محمد جلیل صاحب علیکم السلام

بعد سلام مسنون۔ کل شب میں دو کارڈ پہونچے تھے، جن کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ آج شب میں بھی عشاء کے وقت ۲ کارڈ مولوی جلیل صاحب کا ۵۔ اکتوبر کا اور مولوی عبدالمنان صاحب کا ۲۔ اکتوبر کا بیک وقت پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے اتفاق سے اس وقت راؤ عطاء الرحمٰن صاحب تھے۔ ان کو سنا کر ہر دو کارڈ شاہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیئے تھے۔ شاہ صاحب کی لڑکی کو اناقہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب روزانہ صبح کو اس کو دیکھنے بدستور مہٹ ہاؤس آتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کل ڈاکٹر صاحب کے نام بھی مولوی عبدالمنان کا خط پہونچ گیا۔ راؤ عطاء الرحمٰن رات عشاء کے وقت اپنے ویزا کے متعلق برادر اکرام سے کچھ لکھوانے آئے تھے کہ مشتاق صاحب رات ایک بجے دہلی جانے والے تھے ان کی معرفت وہ ویزا بنوانے کے لیے بھیجنے تھے۔

آج صبح شاہ صاحب بہٹ گئے ہیں۔ سنا ہے کہ شام کو واپس آئیں گے۔ مولوی عبدالمنان صاحب نے اپنے خط میں عمرہ والے حضرات کا ۲۹ر اکتوبر کو کراچی پہونچنا لکھا ہے۔ اس کی کوئی تفصیل معلوم ہو تو ضرور لکھیں کہ یہ بحری والے ہیں یا طیارہ والے اور مولانا یوسف صاحب بھی ان میں ہوں گے یا نہیں۔ یہاں حضرت اقدس کی روانگی کے بعد کوئی خط مدینہ کا نہیں آیا۔ ہر دو حضرات کے خط میں اس خبر سے بہت ہی مسرت ہے کہ حضرت اقدس کو نیند اچھی آگئی اور آرہی ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ حکیم عبدالرشید صاحب کا خط آیا۔ روانگی کی اطلاع نہ دینے پر بہت رنج و قلق کا اظہار کیا کہ زیارت ہی کر لیتا۔ بھائی اکرام کے ذریعہ مولوی عبدالمنان صاحب کا پیام منشی مظفر صاحب کو پہنچا دیا۔ صوفی صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب، مولوی وحید صاحب اور سب کی خدمات میں سلام مسنون۔ مولوی لطیف الرحمٰن صاحب آج صبح رائپور چلے گئے۔ حضرت کی روانگی کے بعد وہ کاندھلہ چلے گئے تھے۔ رات واپس آکر علی الصباح رائپور چلے گئے۔ فقط والسلام

مکرمان محترمان مولوی عبدالمنان صاحب مولوی محمد جلیل صاحب مدفیوضہم — زکریا مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ - بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) — ۴ - ربیع الثانی ۹۰ھ

مکرم محترم مولوی عبدالوحید صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۵؍ اکتوبر جس پر روانگی کی تاریخ ۷؍ اکتوبر ہے، کل جمعہ ۹؍ اکتوبر کو پہونچا۔ جمعہ کا وقت قریب تھا، اس لیے جواب کا وقت نہ ملا۔ اس کو روانگی میں بھی ایک دن کا مراقبہ کرنا پڑا اور راستہ میں بھی۔ مولوی عبدالجلیل مولوی عبدالمنان کے اس کے بعد کے خطوط دو دن قبل پہونچ چکے تھے۔ اور رات فرقان نے بھی آپ کا پرچہ عشاء کے بعد دیا اور مولوی جلیل کا پرچہ کل صبح ہی دے گیا تھا میں نے اس تفریق کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ وہ جیب میں تھا، یہ گھر سامان میں تھا۔ میں نے سمجھا کہ پھر ڈاک کا بھی قصور نہیں، تمہارے گرامی ناموں کی عظمت ہی تاخیر کا سبب ہوتی ہے۔ پرچہ سے مولانا حسین علی صاحب کا مختصر حال موجب مسرت ہے اور اس کی روشنی میں مدرسہ کی رودادیں تلاش کیں تو روداد ۱۳۰۱ھ میں حسین علی پنجابی کا مشکوٰۃ، جلالین میں سالانہ امتحان ملا۔ غالباً یہ مولانا مرحوم ہی ہوں گے اور چونکہ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ میں حضرت مولانا محمد مظہر صاحب نوراللہ مرقدہٗ کا وصال ہے اس طرح مولانا کے وصال کے بعد غالباً وہ حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہٗ کی خدمت میں ۱۳۰۳ھ میں حاضر ہوئے۔ مولانا محمد صاحب کی روایت سے یہ تسلسل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس سے زاید تفصیل کی ضرورۃ نہیں، البتہ سن ولادت، وفاۃ، عمر کی ضرورت باقی ہے۔ اگر معلوم ہوسکیں تو مطلع فرمادیں۔ سن وفات تو سہولت سے معلوم ہوسکتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ

بعد سلام مسنون۔ کل صبح فرقان حضرت اقدس کی شفقتوں سے سرور ترقی درجات کی دعائیں اور چھوٹے پیر صاحب کے تظالم سے مجروح پہونچا۔ بھائی گوہر علی صاحب کا عطیہ سُنیّہ مٹھائی موجب منت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہاں میں اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائی درخواست۔ عطاء الرحمٰن کل صبح رائپور چلے گئے۔ صوفی انعام اللہ، قاری شبیر، قاری عبدالرحمٰن صاحب بہشٹ ہاؤس میں مقیم ہیں خط لکھنے کے بعد تمہارا بدھ ۲۔ اکتوبر کا کارڈ بھی مل گیا۔ تعجب ہے کہ میرا دوشنبہ کا کارڈ تمہیں جمعرات تک بھی نہ ملا۔ فقط والسلام

مکرم و محترم مولوی عبدالوحید صاحب سلمہ — زکریا۔

کوٹھی ۲۲۔ بی، جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۶ ربیع الثانی شنبہ ۹۱ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم۔

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عین انتظار میں تمہارا کارڈ مورخہ ۵۔ جمعہ پہونچکر موجب مسرت ہوا۔ کل اتوار تھا اور پرسوں بھی ڈاکخانہ کی چھٹی تھی۔ اس لیے میرا خیال تھا کہ شاید آج کئی کارڈ متفرق ملیں۔ مگر یہ بھی غنیمت ہے کہ ایک مل گیا، ورنہ تشویش رہتی۔ اس سے یہی اندازہ ہوا کہ ایک کارڈ اس سے قبل کا ابھی نہیں پہونچا۔ اس لیے کہ اسی میں لکھا ہے کہ پیشاب کا نتیجہ آگیا۔ مگر اس سے پہلے پیشاب کے ٹسٹ کا ذکر کسی خط میں اب تک نہیں آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائی درخواست بہت ہی لجاجت سے کردیں۔

کچھ اضمحلال افسردگی کا غلبہ بڑھتا ہی جارہا ہے۔ جیسا کسی بڑے حادثہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مغرب عشا کے بعد کی نوافل کے علاوہ نہ تو سبق میں دل لگتا ہے نہ لکھنے میں۔ یہ ایک نئی بات پیدا ہوگئی جو موجب تعجب بھی ہے۔ جس لفظ پر میں نے قلم سے نشان کیا ہے وہ حضرت سے عرض کرنے کے بعد فوراً ایسا قلم زد کردیں کہ پڑھا نہ جائے۔ اس کذب سے حضرت کے علاوہ اوروں کو کیوں دھوکہ دیا جائے۔ شاہ صاحب کی بچی کو افاقہ ہے۔ عطاء الرحمٰن ایک دن کو سب رائپور گئے تھے۔ پرسوں آگئے تھے۔ کل شام آئے تھے۔ راؤ یعقوب علی خاں بھی کئی دن ہوتے آئے تھے۔ سلام لکھنے کو کہہ گئے تھے۔ قاری شبیر صاحب قاری

عبدالرحمن، صوفی انعام اللہ بخیریت ہیں۔ صبح شام آرہے ہیں۔ صوفی صاحب، حافظ عبدالعزیز صاحب، مولوی وحید صاحب، مولوی منان صاحب، دیگر حضار مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ فرقان کی بخیریسی کی اطلاع جمعہ کے دن لکھ چکا ہوں۔ مولوی یوسف صاحب کے مدینہ پہونچنے کا کوئی خط ابھی تک یہاں نہیں آیا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ اپی جیل روڈ، لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۸ ربیع الثانی ۹۷ھ
دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد حسب معمول گرامی نامہ کارڈ مورخہ ۷ ربیع الثانی پہونچکر موجب مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے کہ اتنی جلدی جلدی خطوط سے ندامت تو ضرور ہوتی ہے۔ مگر حضرت اقدس کی طرف خیال لگا ہی رہتا ہے۔ اب تو انشاء اللہ سفر کا کوئی اثر نہ رہا ہوگا۔ اس لیے اب اسی تواتر کی ضرورت نہیں۔

چونکہ حضرت اقدس یہاں کے قیام میں مدینہ کا خط خاص طور سے سنتے تھے اور اس خط میں جو پرسوں پہونچا کچھ تفصیل ہے۔ اس لیے ارسال ہے۔ پرسوں سے سوچ رہا تھا کہ ارسال کروں یا نہ کروں۔ اس لیے کہ وہاں نوان حضرات کے جو ہمراہ گئے ہیں، کثرت سے خطوط آتے ہی رہتے ہوں گے۔ لیکن رات یہ خیال ہوا کہ ارسال کر ہی دوں۔ اسی لیے لفافہ لکھنا پڑا۔ ورنہ رات کے خط کا تو جواب کارڈ سے ارسال کر ہی دیا تھا۔

راؤ عطاء الرحمن کل شام ٹریکٹر لے کر رائپور چلے گئے۔ شاہ صاحب روزانہ صبح کو بہٹ جاتے ہیں، شام کو آجاتے ہیں۔ گو مجھے تو حضرت اقدس کے بعد سے میری کوتاہی سے ملنے کی نوبت نہیں آئی کہ جانے کا وقت ہی نہیں ملتا لیکن

قاری شبّیر صاحب، صوفی انعام اللہ صاحب اور قاری عبد الرحمٰن سے روزانہ دونوں وقت حال معلوم ہوتا رہتا ہے۔ صوفی انعام اللہ صاحب کا ہٹ کی جامع مسجد میں امامت پر تقرر ہو گیا۔ کئی روز ہوئے وہ دیکھنے کے لیے ایک روز کے لیے گئے تھے۔ اس کے بعد واپس آ گئے تھے۔ کل شاہ صاحب نے پھر اہل مسجد سے پختہ بات کر کے انکو جانے کا مشورہ دیا اور وہ آج اسی وقت صبح کی چائے کے بعد رخصت ہو کر چلے گئے۔

علی میاں اپنے دورہ سے فارغ ہو کر دوشنبہ کو دسترخوان بچھنے کے بعد پہنچے تھے۔ خیال دو ایک روز یہاں ٹھہرنے کا تھا۔ مگر ان کی آمد سے قبل میرے نام ایک خط مولوی منظور نعمانی کا آیا ہوا تھا کہ فلاں فلاں وجہ سے ان کی سخت ضرورت ہے جلد بھیج دیا جائے۔ اس لیے میں نے ہی مشورہ دیا کہ وہ جلد چلے جائیں۔ اور وہ کل منگل کی صبح ۵ بجے لکھنؤ چلے گئے۔ حضرت اقدس کے دوران قیام میں مولوی عبد الوحید صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ صوفی صاحب کا کوئی گرامی نامہ شاہ صاحب کی معرفت اس ناکارہ کے نام آیا ہے وہ اب تک تو ملا نہیں۔ یہ میں نے اس لیے لکھ دیا کہ مبادا صوفی صاحب کو یہ خیال ہو کہ اس نالائق نے جواب بھی نہ لکھا حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی نہایت لجاجت سے درخواست

ناظم صاحب اور اکرام مدرسہ کی ایک مجبوری کی وجہ سے آج دہلی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پرسوں کو انشاء اللہ واپسی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ فقط والسلام

زکریا بمظاہر علوم ۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

○

عزیزم مولوی جلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ سواری کی دقت کی وجہ سے بے ارادہ ایسی رواداری میں چلنا ہوا کہ کئی ضروری کام رہ گئے، جس کا سارا راستہ قلق رہا۔ اس وقت ضروری بات یہ ہے کہ میں نے حضرت اقدس سے تم تینوں کے ایک ایک دو دو جوڑا کپڑے

بنانے کی اجازت لے لی ہے۔ اس کے لیے تینوں کے کپڑوں کا ایک ایک جوڑا
ناپ کے لیے چاہیے۔ خیال تھا کہ آج لے لوں گا۔ چلتے وقت وقت ہی نہ تھا۔
لہذا کل کو آنے والے حضرات کی معرفت ضرور بھیج دیں۔ بالخصوص مولوی عبدالرحمٰن
صاحب کے جوڑے کی عجلت ہے کہ ان کی روانگی کا وقت کم ہے۔ اگر پاجامہ کی
جگہ آپ حضرات لنگی پسند کریں تو صرف کرتہ اور کوئی صدری آپ کے بدن
کے بالکل برابر ہو۔ تو وہ بھی تاکہ اس کے موافق روئی کی بنڈیاں سلوائی جاسکیں۔
ایسے عجلت میں آنا ہوا کہ یہ سب امور خود طے کرنے کے تھے مگر رہ گئے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں ندامت کے ساتھ سلام ضرور عرض کردیں سواری
کا لیے قابو ہونا اور اپنی بے بسی لیسا اوقات نامناسب صورتیں پیدا کر دیتی ہے۔
مولوی جلیل صاحب سلمہ بوساطت مولوی مسعود الٰہی۔ زکریا

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے بعد کی ڈاک میں تین خط ایک تمہارا، دوسرا مولوی
عبدالمنان صاحب تیسرا آزاد صاحب کا ملے۔ تمہارا خط خلاف توقع ملا۔ اس لیے
کہ کل صبح تمہارا خط مورخہ ۱۷ اکتوبر شنبہ مل چکا تھا اور اس کا جواب کارڈ سے اسی وقت
لکھ چکا تھا۔ اس میں چاند کی تاریخ ۱۸۔ ایک صاحب کے کہنے سے غلط لکھی گئی۔
۱۷ صحیح تھی۔ رات کی ڈاک میں تمہارا کارڈ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ملا۔ ڈاک کے اعتبار سے
تو صحیح تھا مگر پہلا ہی کارڈ دیر میں ملا۔
چونکہ آج صوفی برکت صاحب کے جانے کی خبر ہے اس لیے سب کے جواب
لکھ کر رکھ رہا ہوں۔ خدا کرے کہ وہ آج چلے جائیں، ورنہ مجھے قلق ہوگا کہ ڈاک میں
سے ارسال کیوں نہ کیا۔ گذشتہ بدھ کی شب میں ناظم صاحب، برادر اکرم میر عبا جعفر
جعفر عباس صاحب وکیل وغیرہ دہلی گئے تھے۔ میر صاحب تو دوسرے ہی دن چلے
آئے۔ بقیہ حضرات دوشنبہ کی شب میں آئے مگر کام نہ ہوسکا۔ البتہ کچھ امیدیں سلے

کر ضرور آئے۔ برادر اکرام دوبارہ پرسوں منگل کی شام کو تنہا گئے۔ اس لیے کہ بدھ کے دن کچھ امید کام کی دلائی گئی تھی۔ لیکن آج کی ڈاک سے ان کا خط آیا کہ بدھ کو تو کچھ نہ ہو سکا۔ اب کل جمعرات کو یعنی آج بلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ فضل فرمائے یہ سارا ہفتہ پریشانی ہی میں گذرا۔ وہی افضل والا قصہ ہے۔ حاجی متین صاحب کا خط جوان کے صاحبزادہ نے کراچی سے ڈالا تھا، کئی دن ہوئے پہونچ گیا تھا۔ اس سے ان کا دوبارہ مدینہ جانے کا ارادہ بھی معلوم ہوا تھا اور ان سب کا آئندہ نظام سفر بھی معلوم ہے۔ حافظ تقی کے لفافہ میں یہ پرچہ بندہ نے گذشتہ جمعہ کو لکھا تھا۔ وہ ملا یا نہیں۔ اس میں مولوی یوسف کے وہاں حاضری کے متعلق مفصل لکھ چکا تھا۔ اس کے بعد مولوی وجید صاحب کے نام کے کارڈ میں بھی حضرت اقدس کی ذراسی علالت کی خبر سے بھی فکر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لئے صحت و قوت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست صوفی صاحب، حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔

زکریا ۔ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ پنجشنبہ

○

مکرم محترم مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۵۔ ربیع الثانی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت بالخصوص پاؤں کے ورم کی صحت سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ بڑا فکر تھا۔ ایک خط جمعہ کو حافظ تقی کے لفافہ میں ارسال کیا تھا۔ معلوم نہیں پہونچا یا نہیں۔

قاضی عبدالقادر صاحب کا خط مکہ مکرمہ سے آیا ہے۔ بہت زیادہ قلق اور رنج اس پر لکھا ہے کہ حضرت اقدس کا وہاں قیام ہے جس کی وجہ سے جلد از جلد حاضری کی خواہش ہے اور پاکستانی احباب سب کے سب بہت شدت سے انگلستان والی جماعت کے ساتھ جانے پر اصرار کر رہے ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں

شب یکشنبہ میں مولوی عبد المنان دہلوی مع اپنے صاحبزادہ فضل الرحمٰن اور ہم نفر کے آئے تھے۔ تاکہ فضل الرحمٰن کا نکاح کرادیں۔ میں نے کہا عقل کے کندی گر یا تو ایک دو ہفتہ قبل آنا چاہیے تھا کہ حضرت اقدس کی شرکت ہوتی۔ یا اب دو ہفتہ کی تاخیر چاہیے تھی کہ مولوی یوسف کی آمد ہو جاتی۔ مگر انہوں نے سابقہ کا عذر تو یہ کیا کہ اس وقت تک لڑکی والوں کی طرف سے نعم نہیں ہوا تھا اور تاخیر کچھ مصالح کے خلاف سمجھے۔ بہرحال عصر کے بعد مدرسہ کی مسجد میں فضل الرحمٰن کا نکاح بعبارۃ قاضی مظفر ہوا اور صبح کو سب واپس چلے گئے۔ رخصتی بعد میں ہوگی۔

ناظم صاحب، برادر اکرم شب دوشنبہ میں دہلی سے واپس آ گئے تھے۔ مگر برادر اکرام تنہا کل پھر گئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

مکرم محترم الحاج مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ چہار شنبہ
کوٹھی ۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

○

مکرمان محترمان مولوی عبد الجلیل صاحب، مولوی عبد المنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ہر دو کے گرامی نامے مورخہ ۲۲۔ اکتوبر عین انتظار میں پہونچے۔ اس لیے کہ شنبہ کو کوئی خط نہیں ملا تھا۔ کل اتوار تھا حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے مسرت ہوئی۔ پہلے تو میں اس کا اہتمام کیا کرتا تھا کہ مولوی جلیل کے جس خط میں بھی حضرت کی علالت کے متعلق کوئی لفظ ہوتا وہ فوراً ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجتا۔ لیکن اس مرتبہ چونکہ ڈاکٹر عالم صاحب براہ راست ڈاکٹر صاحب کو خطوط لکھ رہے ہیں اور وہ فنی حیثیت سے زیادہ مستند ہوتا ہے اس لیے میں اس کا اہتمام نہیں کر رہا ہوں۔ اور بہٹ، رامپور وغیرہ کی اطلاعات کا سلسلہ سند ہی ہے۔ مولوی عبد المالک صاحب چوتھے روز دہلی سے آ گئے تھے۔ میں نے مولوی عبد المنان صاحب کے غیبت کے خطوط ان کو دکھا دئے تھے۔ وہ دو صوفی برکت سے بھی قبل کسی کے ہاتھ ارسال کر چکے ہیں۔ آج کا خط بھی اسی وقت

ان کے پاس بھیج رہا ہوں۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب پرسوں دہرہ دون کے دورے پر روانہ ہوگئے اور کہتے تھے کہ لمبا دورہ ہے۔ کئی جگہ جانا ہے۔ شاہ صاحب، راؤ عطاء الرحمٰن پرسوں شنبہ کی صبح کو اپنے کام کے سلسلہ میں دہلی گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت ۱۱ بجے تک تو واپسی نہیں ہوئی۔

المخدوم المکرم حضرت الحاج مولانا عبدالعزیز کے صاحبزادہ بلند اقبال کے تولد سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ کاش کوئی صورت شیرینی کے مطالبہ کی ہوتی تو ہرگز دریغ نہ کیا جاتا۔ اب تو مخلصانہ دعا کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے دارین کی فلاح نصیب فرماتے اور رشد و ہدایت، علم و عمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہونچائے۔ صوفی صاحب آزاد صاحب، مولوی انیس صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب اگر راولپنڈی سے استر لبستر لے کر تشریف لے آئے ہوں سنا تھا کہ وہ سامان لینے گئے ہوئے ہیں تو ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ آج چاٹگام سے بھائی انیس کا کارڈ آیا۔ اس سے مولوی عبدالمنان صاحب کے سابقہ خط میں انیس کا مصداق متعین ہوگیا۔ اس لیے مولانا انیس صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد برادر زادہ یعنی ابن محمد احمد کے تولد کی مبارکباد۔ فقط

مکرمان محترمان مولوی عبدالمنان صاحب ومولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ زکریا۔ دوشنبہ
کوٹھی ۲۴۔بی۔جیل روڈ۔لاہور (مغربی پاکستان) ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

◯

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے وقت ۴ کارڈ ایک تمہارا، دوسرا مولوی منان صاحب کا تیسرا مولوی انیس صاحب کا لدھیانہ سے اور چوتھا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا بنام مولوی نصیر پہونچے۔ مولوی نصیر صاحب کا تو اسی وقت ان کو دے دیا تھا۔ اس کو پڑھنے یا سننے کی نوبت نہیں آئی کہ وہ اپنی دکان پر تھے۔ بقیہ تین

برادرا کرام نے سب کو سنا دیئے کہ ہر شخص منتظر اور متمنی تھا۔ قاری شبیر صاحب بھی موجود تھے اور عشا کی نماز میں مولوی عبدالمالک کی معرفت شاہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیئے تھے کہ وہ بھی منتظر تھے۔ سنا ہے کہ ٹھاکر صاحب کے دہلی قیام کا تار بھائی بدرالدین نے دیا تھا۔ مگر شاہ صاحب کئی دن تاخیر سے شنبہ کو تشریف لے گئے اور ٹھاکر صاحب جمعہ کو پھر نہیں چلے گئے۔ اس لیے ملاقات نہ ہوسکی۔ یا ذی علی۔ الرحمٰن بھی ساتھ دہلی گئے تھے۔ اور پرسوں واپس آکر سیدھے رامپور چلے گئے۔ دہلی سے واپسی میں ان سے ملاقات نہیں ہوسکی کہ تفصیل معلوم ہوتی۔

تمہارا کارڈ شنبہ کا اور مولوی عبدالمنان کا یکشنبہ کا رات بیک وقت پہونچے اس وقت تک یہ معلوم نہ ہوسکا کہ مولوی یوسف صاحب کراچی اتر رہے ہیں یا سیدھے بمبئی۔ بمبئی کے خطوط کثرت سے ان کے ۱۴ کو بمبئی پہونچنے کے آرہے ہیں۔ آج ۲۰ ہے۔ آج کی خبر جہاز کی کراچی کی تھی۔ ممکن ہے شام کو کوئی تار مل جائے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

آج برادرا کرام دہلی اسی سلسلہ میں اور وہاں سے پرسوں کو الہ آباد مدرسہ کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جا رہے ہیں۔

مکرم و محترم الحاج مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے قریب تمہارا کارڈ مرسلہ ۲ اکتوبر یکشنبہ ملا اور اتفاق سے مولوی عبدالمالک صاحب نے بھی عشا یہاں پڑھی۔ اسی وقت ان کو دے دیا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ عشاء کے بعد شاہ صاحب کو بھی ان کی دہلی کی غیبت کے جملہ خطوط جو بندہ کے نام تمہارے یا مولوی جلیل کے آئے تھے وہ ان کے حوالہ کر کے سنانے کو دے دیئے تھے اور ڈاکٹر محسن بھی اس وقت شاہ صاحب کے یہاں تھے۔ ان کے ذریعہ سے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھی مضمون پہونچا دیا تھا۔ قاری عبدالرحمٰن پرسوں سے دہرہ کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ اس لیے ان کے نام کا پیام تو نہیں جا سکا کہ ان کا پتہ نہیں۔ لیکن قاری شبیر صاحب دوپہر کی ڈاک کے وقت

اور رات کی ڈاک کے وقت یہاں ہوتے ہیں اور فوراً ہر خط ان کو سنا دیا جاتا ہے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرماں محترماں مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبدالمنان صاحب — زکریا۔ چہارشنبہ
کوٹھی ۳۲۔ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ
۲۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل عصر کے وقت مولانا واجد علی صاحب والے پرچے ایک صاحب کی معرفت پہونچے اور عشا کے وقت وہ دونوں کارڈ بھی جو پرچہ سے بعد لکھے تھے۔ اچھا ہوا کہ بعد کا پرچہ پہلے پہونچ گیا ورنہ بڑا فکر ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ کل کے پرچے عصر کے بعد ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیئے تھے اور رات کے دونوں کارڈ اسی وقت ۸ بجے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ کل ان کے پاس بھی ڈاکٹر عالم کا خط آیا تھا، جس کا جواب وہ کل ہی لکھ چکے ہیں۔ تم نے لکھا کہ مولوی یوسف صاحب کو یہ لوگ بتادیں گے اس لیے اب ان سے اہتمام سے کہہ دیں کہ جو مصلحت عدم اجتماع سفر میں کی تھی وہ تو فوت ہوگئی۔ اس لیے اب وقت کو غنیمت سمجھ کر ہفتہ عشرہ اجتماع کے بعد حضرت اقدس کی خدمت میں ضرور قیام کریں۔ بھاگ دوڑ کی زیارت نہ کریں کہ یہاں کے قیام میں تو کبھی باوجود سعی کے ایک دو شب سے زیادہ کی نوبت نہ آسکی۔ لیکن یہاں یہ بھی اطمینان رہتا ہے کہ جلدی ہی دوبارہ آمد ہو جائے گی۔ وہاں دوبارہ جلد جانا بھی مشکل ہے۔ نیز ابوطلحہ سے بھی فرمادیں کہ بار بار کا سفر تو جہاں تک اپنی بزدلانہ رائے کا تعلق ہے، مناسب نہیں۔ اس لیے اب آپ جہاں جہاں لے جانا چاہیں نظام بنالیں۔ نیز ہر دو حضرات سے یہ بھی ضرور فرمادیں کہ سہارنپور کو اس سفر کے ساتھ متعلق نہ کریں۔ بہتر تو یہ ہے کہ وہ اطمینان سے قیام کے بعد طیارہ سے

سیدھے جاویں۔ یہ نہ ہو تو بھی براہ کرنال تشریف لے جائیں۔ بخیریت کی اطلاع پر ہارون وغیرہ کو بھیج دیا جاوے گا۔ مولوی وحید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون پرچہ پہونچا۔ مولانا حسین صاحبؒ کی وفات اگر دس پندرہ دن تک معلوم نہ ہو سکے تو پھر ضرورت نہیں اس لیے کہ وہ حصہ کتابت ہو چکنے کا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

اگر حضرات وہاں پہونچ گئے ہوں تو سلام کے بعد دعا کی درخواست ہم لوگوں سے زیادہ خود ان کے اپنے لیے۔

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب۔

بعد سلام مسنون۔ کل عصر کے وقت مولانا واجد صاحب والا پرچہ پہونچا۔ اس وقت مولوی عبدالمالک صاحب بھی موجود تھے۔ عصر کی بعد کی مجلس میں سنانے کے بعد اسی وقت حسب ہدایت ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ لیکن جس کارڈ کا آپ نے اس میں حوالہ دیا ہے وہ ابھی تک نہیں پہونچا۔ البتہ مولوی جلیل کے دو کارڈ جن کا انھوں نے اپنے پرچہ میں حوالہ دیا تھا، رات پہونچ گئے تھے۔ وہ بھی اسی وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس ارسال کر دیے۔ میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ قاری عبدالرحمٰن صاحب کئی دن سے دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ کئی دن سے گنگوہ کے پوڑہ میں مقیم ہیں۔ پتہ معلوم نہیں۔ کوئی جانے والا ملا تو پیام سلام بھیج دوں گا۔ علی میاں کا کل خط آیا۔ نزولِ نار کی ابتداء لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماتے۔ مجھے تو اپنے متعلق بہت دن سے یہ شبہ ہے۔ مگر ڈر کی وجہ سے کسی کو اب تک دکھایا نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرماں محترماں مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبدالمنان صاحب سلمہٗ زکریا۔ پنجشنبہ
کوٹھی ۲۲/۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا اور ملنا ہی نہ چاہیے تھا۔ تمہارے سابقہ خط جس میں لکھا تھا کہ اندازہ یہ ہے کہ یہ حضرات مولوی یوسف کو کراچی اتار ہی دیں گے۔ اور کراچی کے خطوط سے اور بھی زیادہ پختہ یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کراچی اتریں گے۔ اسی لیے کل کی ڈاک سے ان کے نام تمہارے خط میں پیام تو میں نے دیا تھا اور براہِ راست خط ہارون نے لکھا تھا۔ مگر رات منشی بشیر صاحب کا دستی پرچہ پہونچا کہ ان کا جہاز ۲۸ کی صبح کو کراچی پہونچ کر شام کو بمبئی کے لیے روانہ ہو گیا وہ نہیں اترے۔ میرے خیال میں تو بہت اچھا کیا ہمارے والے بہت ہی سر ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب کا خط بحرین سے بھی طلب اجازت کا آیا تھا، مگر وہ یہاں کل ۲۹ کو پہونچا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی بہت ہی بہت درخواست کر دیں۔ بھائی اکرام بدھ کو پھر اسی سلسلہ میں دہلی گئے ہیں۔ مگر کچھ نہیں ہوا

کل دوپہر الہ آباد کا تار صبح ۹ بجے کا دیا ہوا ملا کہ کاظمی صاحب کا انتقال ہو گیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رائپوری کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ اس وقت مولوی نصیر صاحب نے آپ کا کارڈ دکھایا، جس سے آنکھ میں سرخی کا اثر معلوم ہو کر قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ بہت ہی مشغول ہے۔ جس کا خط ہوتا ہے اسی کا جواب تو لابد سمجھتا ہوں۔ از خود خط لکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ فقط

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ جمعہ
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۴ ربیع الثانی پہار شنبہ

موصول ہوکر بہت ہی زیادہ مسرت اس لیے ہوئی کہ اس میں حضرت اقدس کے جملہ عوارض، حرارت، بلڈ پریشر وغیرہ سے صحت کا مژدہ تھا۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ کل جمعہ کی نماز کے وقت افتخار صاحب کا کراچی سے ۲۸ کی صبح کا دیا ہوا تار ۲۰ کو دوپہر کو عین جمعہ کے وقت پہونچا تھا جس میں لکھا تھا کہ حضرت جی بخیریت پہونچ گئے۔ اس کا مطلب تو ہم سابقہ اطلاعات پر یہی سمجھتے کہ وہاں اتر گئے لیکن اس سے قبل منشی بشیر صاحب جمعرات کی شب میں ساری رات محنت کے بعد یہ کراچی سے تحقیق کر چکے تھے کہ مولانا کا جہاز بدھ کی صبح کو کراچی پہونچکر شام کو بمبئی کے لیے روانہ ہوچکا اور وہ کراچی نہیں اترے۔ اور منشی جی اس کی اطلاع آدمی کے ذریعہ سے جمعرات کی شام مجھے بھی کر چکے تھے۔ اس لیے غلط فہمی نہ ہوئی۔ جمعہ کی نماز کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب کا تار بھی بمبئی سے بخیر رسی کا پہونچ گیا اور جمعرات کے دن سے اس ناکارہ پر مولانا یوسف صاحب کی بخیر واپسی کی مسرت سے یہ سہم سوار ہوگیا کہ دہلی جانا نہ پڑجائے۔ کل جمعہ کی نماز کے بعد سے سر میں خوب درد ہوگیا۔ آج صبح چار بجے ہی بے رغبتی سے پی اور اس کے بعد سے برابر ابتلا کا اثر ہے۔ اسی وقت دوسرا تار بمبئی کا پہونچا کہ وہ دوشنبہ کو دہلی پہونچیں گے۔

مولوی انعام صاحب ابھی تک یہاں ہیں اور بڑی شدت سے مجھے دہلی کے ارادہ سے حتمی روک رہے ہیں مگر مجھے یہ ندامت بہت زیادہ ستا رہی ہے کہ ان کی حضرت اقدس کی زیارۃ نہ کرنے کا الزام بھی بظاہر مجھی پر ہے۔ گو مالک کی طرف سے بھی روک ہے۔ اس لیے کہ ان کا پہلا خط طلب اجازت کا جو مکہ سے آیا تھا وہ اسی دن پہونچا تھا جس دن ان کی مکہ سے روانگی کا دن تھا اور دوسرا جہاز سے جو لکھا تھا وہ یہاں ۲۹۔ اکتوبر کو پہونچا اور تیسرا مکہ مکرمہ کا آج پہونچا جبکہ وہ بمبئی کل اتر بھی چکے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کل جمعہ کی نماز کے قریب قاری عبد الرحمٰن چند منٹ کو آئے تھے بسلام لکھنے کی درخواست کر گئے اور بعد جمعہ متصل ہی کسی گاؤں میں چلے گئے۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ شنبہ

○

عزیزم محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ شنبہ کو مولوی یوسف کا تار پہونچا کہ وہ دوشنبہ کی صبح ۶ بجے دہلی پہونچ رہے ہیں۔ مولوی انعام وغیرہ سب استقبالی لوگ تو یکشنبہ کی صبح کو ہی چلے گئے تھے اور میں اپنے کو آمادہ ہی کرتا رہا۔ ہمت تو بالکل جواب دے رہی تھی۔ مگر یہ ندامت غالب تھی کہ وہ باوجود خواہش کے حضرت اقدس کی زیارت نہ کر سکے۔ اس کی تلافی اس سے کروں کہ میں ان کی زیارت کو جاؤں۔ گو وہ اپنی نااہلیت تھی کا لعدم تھی۔ مگر ان کی نگاہ میں قورمہ پلاؤ نہ سہی دال بھی تو تھی ہی، بالآخر سوچ سوچ کر دوشنبہ کو ظہر کے وقت پہونچا۔ اور بجائے اس کے کہ میں ان کا استقبال کرتا ان سے اسٹیشن پر اپنا استقبال کرایا۔ مگر طبیعت بار ہی کے دن سے اس تصور سے مضمحل ہو گئی تھی کہ سفر سر پر سوار ہے اور وہ بڑھتی ہی گئی۔ بالآخر وہاں پہونچ کر بخار ہو گیا اور دو دن منگل، بدھ انسل پٹی لیے پڑا رہا اور بھیجے کے حجرہ میں جہاں حضرت اقدس کا قیام ہوتا تھا صبح سے ظہر تک پڑ کر کل جمعرات کی صبح کو کار سے واپس آگیا۔ واپسی پر تمہارے دو کارڈ مورخہ ۲ر اکتوبر، یکم نومبر ملے جو پڑھ تو اسی وقت لیے تھے، مگر باوجود ارادہ کے بخار کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکا۔ تمام دن کمبل اوڑھے پڑا رہا۔ سر میں درد خوب رہا۔ بخار اور دورانِ سر جو اب تک ہے، خوب ہے۔ مگر میں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ لاہور کے خطوط کا جواب تو جس طرح ہو آج ہی لکھ دوں۔ خدا کرے کہ ہو جائیں۔ حرارت اب بھی خوب ہے اور قسمت سے رات سے یہاں بارش کا سلسلہ زوروں پر ہے۔ اس نے اور بھی طبیعت گرا دی۔

مولانا یوسف صاحب کو اللہ تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر دے۔ انہوں نے تو میرے سفر پر نکیر ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ ان کے مشورہ میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ بمبئی سے

سیدھے سہارنپور پہونچیں۔ دہلی کے اسٹیشن پر سامان اتار دیں۔ خود سیدھے چلے آئیں مگر پھر عمل اس پر اس لیے نہ قرار پایا کہ دہلی پر جو ہجوم ہوگا اس سے ندامت ہوگی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ یہ بیکاری کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ مولوی عبدالمنان والا خط بھی ملاحظہ کر لیں کہ اس پر جگہ نہ رہی۔ فقط

خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک آگئی اور تمہارا منگل ۲ نومبر کا خط بھی مل گیا۔ کوئی جدید بات اس میں بجز خیریت نہ تھی۔ عطاء الرحمٰن کل شب میں دہلی سے آکر صبح ۸ بجے رائپور گیا ہے۔ مجھے ان کے سفر کا حال کچھ معلوم نہیں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا — جمعہ

کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۴ جمادی الاول ۹۰ھ

○

مکرمان، محترمان مولوی عبدالمنان صاحب، مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہما۔

بعد سلام مسنون! کل اتوار کی شب میں دونوں کے کارڈ مولوی عبدالجلیل صاحب کا ۵ نومبر، مولوی عبدالمنان کا ۳ جمادی الاول کا پہونچے۔ کل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ مولوی عبدالمالک صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت ان کو مولوی عبدالمنان صاحب والا خط خاص طور سے دے دیا تھا۔ ان کا بیان ہے، ان کا فرمان ہے کہ ایک عشرہ سے زیادہ ہوا راؤ منصور خاں سکروڈہ والے کے ساتھ حضرت کی دوا ارسال کر دی تھی۔ جو آپ کے خط سے ایک ہفتہ قبل وہاں پہونچنی چاہیے تھی۔ مولوی عبدالمنان صاحب کے پہلے خط کی نقل اسی دن جبکہ میں دہلی تھا مولوی عبدالمالک نے خود ہی نقل کر کے راؤ عطاء الرحمٰن کے پاس بھیج دی تھی اور واپسی پر میں نے اصلی کارڈ ان کی خدمت میں بھیج دیا۔ مولوی یوسف صاحب پرسوں شنبہ کو ریل سے آئے تھے کہ ان کی کار میں پہلے لے آیا تھا۔ کل وہ تھوڑی دیر کے لیے گنگوہ گئے تھے اور آج دوپہر تک واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب کا بھی ایک والانامہ کئی دن ہوئے

آیا تھا۔ اس کا جواب ہمروزہ ارسال کر چکا ہوں۔ مولوی یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب، حافظ مقبول صاحب تینوں یہاں موجود ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔ اس ناکارہ کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

مکرمان محترمان مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضہم زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ - بی - جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان) ۷۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل دو مہر تمہارے دو کارڈ مسلسل مورخہ ۵ جمادی شنبہ پہنچے۔ میں نے کل کے سب خط ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیئے تھے۔ اسی لیے کل جواب نہ لکھ سکا۔ رات عشاء کے وقت تیسرا کارڈ یکشنبہ کا لکھا ہوا ملا اور اس وقت صبح کی نماز کے بعد کل کا لکھا ہوا دستی پرچہ سکروڈہ والے صاحب کی معرفت پہونچا رات کا کارڈ اور یہ پرچہ بھی ابھی شمیم کے ہاتھ ڈاکٹر صاحب کے پاس ارسال کر رہا ہوں مولوی عبدالمنان صاحب والا مولوی عبدالمالک کو دے دیا۔ اس لیے کہ وہ ان میں اور مجھ میں مشترک تھا۔

حضرت اقدس کی علالت کی خبروں سے فکر و تشویش ہے۔ اور اب تو یہ ناکارہ اس درجہ پر پہونچ گیا کہ آپ حضرات کے خطوط میں جب بالکل خیریت ہے کا لفظ ہوتا ہے اور بہت اطمینان دلایا جاتا ہے اس میں بھی ڈگڈگا رہتا ہے کہ یہ محض ہماری خاطر سے تو نہیں لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ، اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ اور قوت تامہ عطا فرمائے۔ کل تمام دن رائپور کی روایت سے یہاں یہ خبر زور وں پر گشت کرتی رہی کہ حضرت اقدس کی جلد تشریف آوری ہو رہی ہے اور مجھ سے بھی کئی نے اس کی تصدیق چاہی۔ میں اپنی لاعلمی کہتا رہا۔ تحقیقات سے سلسلہ سندیہ معلوم ہوا کہ پرسوں قاری شبیّر صاحب کے خط کے جواب میں ایک لفظ حضرت اقدس

کی طرف سے ان کی تسلی کے لیے یہ آیا تھا کہ گھبراؤ نہیں میں جلدی ہی آجاؤں گا۔ یہ لفظ حواشی کے ساتھ رائپور پہونچا اور وہاں سے مزید حواشی کے ساتھ یہاں شہرت پا گیا۔ جے پور سے ممتازہ بیگم کا خط آیا ہے کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد مقدمات کے لیے دعا کو لکھوں۔ بھائی انیس چاٹگام کی آمد آپ کے خط سے ہی معلوم ہوئی۔ خود ان کا بھی خط براہ راست آیا۔ لیکن یہ پتہ نہ چلا کہ وہ لاہور ہیں یا رائے ونڈ۔ اگر وہاں ہوں تو سلام مسنون کے بعد لاہور اور رائے ونڈ دونوں جگہ کی حاضری کا شکریہ۔ نیز یہ کہ وقت نکال کر لاہور کچھ زیادہ قیام کر لیں تو نہایت ضروری اور مفید ہے کہ یہاں تو ویزا کی مشکلات ہیں اور وہاں بھی بار بار آنا مشکل ہے۔ وقت کو غنیمت سمجھیں۔ حافظ عبد العزیز صاحب کی علالت کی خبر سے قلق ہوا۔ اگر وہاں ہوں یا آپ خط لکھیں تو سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں حق تعالیٰ شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حق تعالیٰ شانہ اس مبارک سایہ کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ فقط

ڈاکٹر صاحب کے پاس سے ابھی شمیم واپس آیا۔ انہوں نے بہت اطمینان دلایا کہ کوئی فکر کی چیز نہیں ہے۔ ایسے تغیرات ہوتے رہتے ہیں۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۰ جمادی الاول ۹۱ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات خلاف امید تمہارے دو کارڈ اور مولوی عبد المنان کا ایک کارڈ پہونچے۔ پرسوں کے خطوط اور کل کے دستی خط کا جواب کل کی ڈاک سے لکھ چکا ہوں۔ آج صبح امام دین آیا تھا۔ تمہارا بہت شکوہ کر رہا تھا۔ جس کی تفصیل مولوی عبد المنان کے کارڈ میں ملاحظہ کریں۔ رات تمہارے دو کارڈ ایک دو شنبہ

کا دوسرا سہ شنبہ کا بیک وقت پہونچے ۔ تفصیل حالات سے فی الجملہ اطمینان ہوا۔ بھائی اکرام صاحب تو تمہارے خطوط خود ہی پڑھتے ہیں۔ اس لیے کہ عشاء کے وقت آتے ہیں اور قاری شبیر وغیرہ سب مہمان کھانے کے وقت ہوتے ہیں تو میں انہیں کو دے دیتا ہوں کہ آواز سے پڑھ دیں، تاکہ سب سن لیں۔ بھائی محمود ابھی تک یہاں نہیں پہونچے۔ دہلی سے تو وہ جمعہ کو سنا ہے کہ واپس آگئے تھے۔ راستہ میں میرٹھ کے ضلع میں دھولڑی میں غالباً اب تک مقیم ہوں گے۔ ممکن ہے وہیں سے کاندھلہ چلے گئے ہوں۔ آجکل یہاں قرب وجوار میں بارش اور ژالہ باری کا بہت زور رہے جس کی وجہ سے سردی بھی خوب ہے۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کو میں نے لکھا تھا کہ لاہور کے خطوط میں تمہاری وہاں آمد کا ذکر تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ اس کا جواب مولوی لطف الرحمٰن کے کارڈ میں تو یہ آیا کہ میرے جانے کا ابھی تک کوئی تک نہیں بیٹھا۔ خود راؤ عطاء الرحمٰن کا بھی کارڈ آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پاکستان کا خیال عنقریب میں تو ہے نہیں ہے۔ یہاں کے کام میں دیر ہو رہی ہے جلدی ختم نہیں ہوتا۔ آج کے تینوں کارڈ اسی وقت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیئے۔ بھائی انیس اگر وہاں ہوں تو ان سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہارا مستقل قیام معلوم نہ ہوا۔ اس لیے براہ راست کارڈ نہیں لکھا مختصر مضمون رائے ونڈ کے کارڈ پر بھی لکھ چکا ہوں اور مولوی جلیل صاحب کے پہلے کارڈ پر بھی لکھ دیا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۱ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد عنایت نامہ مورخہ ۹۔ جمادی الاول پہونچ کر موجب منت ہوا۔ جو ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا صوفی صاحب

کا گرامی نامہ بھی مورخہ ۱۱۔ نومبر رات پہونچا۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عرض کر دیں کہ یہ ناکارہ دل سے دعا گو ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے دارین کی ترقیات سے زیادہ سے زیادہ نوازے۔

مخدومی حافظ عبدالعزیز صاحب کی علالت اور مصروفیت کی وجہ سے اب تک تشریف نہ لا سکنے کا قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ان کو مخصوص سے جلد نجات عطا فرما کر زیادہ سے زیادہ وقت حضرت اقدس کی خدمت میں گذارنے کے اسباب پیدا فرما دیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب کا کوئی خط رات نہیں تھا۔

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ جناب کا گرامی نامہ بھی کل کی ڈاک سے موصول ہوا تھا۔ اس سے قبل ۷ جمادی الاول کو بھی پہونچا تھا۔ اس کا جواب تو بندہ نے اسی وقت ارسال کر دیا تھا جو انشاء اللہ اس کارڈ کی روانگی کے دن مل گیا ہوگا۔ کل کے کارڈ کا تعلق اگر صرف مجھ سے ہوتا تو کل ہی اس کا جواب لکھ دیتا لیکن اس کا تعلق شاہ صاحب اور راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے تھا۔ راؤ صاحب تو رائیور ہیں۔ البتہ سنا ہے کہ شاہ صاحب رات کو اکثر تشریف لاتے ہیں۔ اس لیے کل ہی قاری شبیر صاحب کے حوالہ کر دیا تھا۔ کہ رات کو شاہ صاحب کو دکھا دیں۔ اگر وہ مجھے کچھ جواب بتا دیں گے تو بندہ لکھ دے گا۔ وہ خود تحریر فرما دیں گے تو اور بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ڈاکٹر محمد امیر صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ صحت کے لیے دل سے دعا گو ہے۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ جمادی الاول ۹۱ھ۔ پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۳۰ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ!

بعد سلام مسنون ۔ آج دو شنبہ کو تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۰، ۱۱ ج ۱ پہونچکر موجب
منت و مسرت ہوئے ۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بہت مسرت ہے ۔
حق تعالے شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت کے ساتھ تا دیر ہم لوگوں کے
سروں پر قائم رکھے ۔ یہ ناکارہ ابھی تک نظام الدین کے سفر کی برکات کو بھگت رہا
ہے ۔ اعضا شکنی اور دورانِ سر کا سلسلہ باقی ہے ۔ اگرچہ اس میں دخل یہاں
کے مشاغل کے ہجوم کو بھی ہے کہ اب تک نظام الدین کے سفر کی ڈاک ہی نہیں نمٹ
سکی اور اب ختم سال بھی سر پر آگیا ۔ اس طرح سبق کا مسئلہ بھی بڑھ گیا ۔ سچ تو یہ ہے
کہ بقول حضرت اقدس مدنی رحمہ اللہ کے سب کم ہمتی کی باتیں ہیں ۔ حضرت اقدس کی خدمت
میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ بھائی انیس سے بھی سلام مسنون کہہ دیں بھائی
متین کا خط مدینہ سے آیا ہے ۔ ۲۰ نومبر تک واپسی کو لکھا ہے ۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون ۔ کئی مرتبہ تقاضے کے بعد آپ کے کارڈ کا جواب کل اتوار
کو شاہ صاحب نے ایک کارڈ پر لکھ کر ارسال کیا تھا ۔ مگر اس کو برادر اکرام نے یہ کہہ
کر واپس کر دیا کہ میری رائے اس کے جانے کی نہ تھی ۔ اس میں ناکامی کی تفصیل تھی ۔
ممکن ہے انہوں نے براہ راست ارسال کر دیا ہو ۔
مولوی عبد المنان صاحب کا کوئی خط نہیں آیا ۔ اس لیے جواب بھی نہیں ۔
سلام مسنون کہہ دیں ۔ فقط والسلام

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۴ جمادی الاول ۹۷ھ دو شنبہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ
کوٹھی ۲۳ بی جیل روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ و سلمکم !

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲ جمادی الاول پہونچ کر
موجب منت ہوا ۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے تو مسرت ہے ۔ مگر

نیند نہ آنے سے تعلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی صحت وقوت عطا فرماتے۔ اب تک میں تم لوگوں کے خطوط روزانہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں فوراً بھیجتا رہا۔ مگر آج شمیم اپنے گھر ۱۵ یوم کے لیے جارہا ہے اس کی غیبت میں یہ تسلسل دشوار ہے۔ کوشش کروں گا کہ کوئی دوسرا ذریعہ سہل مل جائے۔ یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ مفتی سعید احمد صاحب کانپوری جلال آباد کے مدرس جو حضرتِ اقدس کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوئے تھے، شب جمعہ میں انتقال فرماگئے۔ دل کا دورہ ان کو اکثر عرصہ سے پڑتا رہتا تھا۔ جمعرات کو شام کے ۴ بجے کے قریب دورہ پڑا اور رات کو ۹ بجے چل دیے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اہل علم دن بدن کم ہوتے جارہے ہیں اور جو جاتا ہے جگہ خالی چھوڑ رہا ہے۔ ان کے عزیز عبدالرزاق صاحب لکھنوی جو ڈاکخانہ میں ہیں، کل جلال آباد سے واپس آتے تھے۔ انہیں سے تفاصیل معلوم ہوئی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری عبدالرحمٰن کا رات پرچہ کسی گاؤں سے جس کا نام پرچہ پر نہ تھا، پہونچا۔ حضرت کی خدمت میں سلام لکھنے کو لکھا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا والا نامہ مولوی منظور احمد کے پاس آیا تھا، کہ زکریا نے جو حیاۃ النبیؐ پر مضمون لکھا ہے۔ اس کے ۵-۱۰ نسخہ جلد بھیج دو۔ اس ناکارہ نے نہ تو طبع کیا نہ خیال کیا۔ وہاں کس نے اس کو طبع کرا دیا۔ اگر کرایا ہو تو ایک دو مجھے بھیج دیں۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۲۲ سی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۱۵۔ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ سہ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ایک گذشتہ پنجشنبہ

مورخہ ۱۰۔ جمادی الاول کا ایک ہفتہ بعد پہونچا۔ اس میں تو خیریت تھی۔ لیکن ساتھ ہی دوسرا دو شنبہ ۱۴ جمادی الاول کا پہونچکر موجب فکر و تشویش ہوا۔ یہ مسلسل تنفس کا اثر دوسرے تیسرے دن بڑے فکر و تشویش کا موجب اور نیند پر اس کا اثر اور بھی زیادہ موجب کلفت۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ فوراً ڈاکٹر صاحب کے پاس ارسال کر رہا ہوں۔ مگر کب وہ کوئی جدید تدبیر لکھے، کب خط پہونچے۔ وہ اکثر یہی جواب دیتے ہیں کہ میں خط کل لکھ چکا، پرسوں لکھ چکا۔

آیات شفا کا اہتمام بھی شروع ہو جائے تو اچھا ہے۔ یہ ناکارہ بھی ابھی تک اپنے سفر کے خمیازہ کو بھگت رہا ہے۔ کچھ اس میں سردی کو بھی دخل ہے کہ یہاں قرب وجوار میں دوسرے تیسرے دن ژالہ باری ہوتی رہتی ہے۔ کچھ نہیں۔ تو ہمی بدرا بہانہ لبسیار۔ ہمیشہ کی سردی تھی۔ اب ذرا ذرا سی چیز اثر انداز ہوتی ہے قاری شبیر صاحب کو خط کھانے میں کھادیئے ان کی طرف سے سلام مسنون۔ سنا ہے کہ بھائی الطاف کی طبعیت کچھ ناساز ہے۔ اس کا بھائی کل اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا۔ اسی سے معلوم ہوا تھا۔ بھائی محمود نہ تو ابھی تک واپس آئے نہ یہ پتہ کہ وہ میرٹھ ہیں یا کاندھلہ چلے گئے۔ بھائی اکرام اس وقت نظام الدین زبیر اور اس کے ابا کی خیر خبر لینے جا رہے ہیں۔ اتوار کو واپسی کو کہہ گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کا شدید عتاب بندہ پر پہونچا کہ اس کا انتظام صرف تو کر سکتا ہے۔ مگر تو ان لوگوں کو کچھ لکھتا نہیں۔ کسی شخص کو اپنی طرف سے شدت سے متعین کر کہ وہ حضرت اقدس کی ہر وقت شدت سے احتیاط کیا کرے۔ کوئی بے عنوانی کسی کو نہ کرنے دے اور نہ ہرگز کسی جگہ جانے کا ارادہ ہو نہ حرکت زیادہ ہو وغیرہ وغیرہ۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۰۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۷ جمادی الاول پنجشنبہ

عزیز گرامی قدر مولوی جلیل احمد صاحب مدفیوضکم۔

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ پہونچ کر موجب منت ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ کل بھی ان کا عتاب اس ناکارہ پہ آیا تھا۔ آج پھر ان کا شدید اصرار آیا کہ میں اسی سلسلہ میں بزور لکھوں کہ ان حالات میں سفر لائلپور کا تذکرہ کیوں آتا ہے۔ سہارنپور کے متعلق تو یہ عذر تھا کہ وہاں کے لوگوں کو ویزا نہیں ملتا۔ کیا لائلپور والوں کو لاہور کا ویزا بھی نہیں ملتا۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ ناکارہ تو ان مسائل میں دخل نہیں دیا کرتا۔ میرے مذہب میں تو احباب کا اصرار اس مد میں چاہے وہ بھارتی ہوں یا پاکستانی بے محل ہے۔ میرے مذہب میں تو اس میں حضرت کی رائے پر مدار ہے۔ اور ہونا چاہیے کہ میں خود اپنی ذات کے لیے جب دوسروں کا اصرار پسند نہیں کرتا تو خود کسی پر کیوں اصرار کروں۔ لایؤمن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ (الحدیث) لیکن ڈاکٹر صاحب کے شدید اصرار پر کل بھی مختصر لکھا تھا، آج بھی لکھ رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ راحت خاں صاحب کے (امام جی کی معرفت ایک ڈبہ چائے ارسال کیا ہے۔ پان اور تمباکو انہوں نے کہہ دیا کہ خود ان کے ساتھ ہے۔ بھائی اکرام پرسوں سے نظام الدین گئے ہوئے ہیں۔ بھائی محمود کا خط آیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ کاندھلہ ہیں۔ قاری عبدالرحمٰن کا خط دہرہ دون سے آیا ہے۔ حضرت اقدس کی خیریت پوچھی تھی جو لکھ دی اور حضرت کی خدمت میں سلام لکھنے کو بھی لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ دس بارہ دن یہاں قیام رہے گا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۳ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۹ جمادی الاول ۷۹ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل یکشنبہ کی شب میں بعد عشا تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۸ جمادی الاول پہونچے۔ جن سے تمہارا لائلپور اور ملتان جانا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں تمہاری غیبت میں تمہارے نام کے خطوط کا جو آجکل روزانہ ہی جا رہے ہیں، کیا حشر ہوا ہوگا تحریر کے موافق اس خط تک تو تمہاری واپسی ہو چکی ہوگی۔ ایک خط میں جو تمہاری غیبت میں پہونچا ہوگا، مفتی سعید صاحب کانپوری مدرس جلال آباد کے حادثۂ انتقال کی خبر بھی لکھی تھی اور خانصاحب کے امام صاحب کی معرفت چارہ کا دوسرا ڈیرا ارسال کرنے کی بھی اطلاع دی تھی۔ مولوی عمران صاحب بھوپال کل صبح آئے تھے آج واپس گئے۔ سلام اور دعا کی درخواست کر گئے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں مولوی حبیب الرحمن صاحب کے پشاور جانے کا حال خود ان کے خط سے بھی معلوم ہو گیا تھا۔ اب غالباً واپسی ہو گئی ہو گی۔ پشت کا مضمون ان کی واپسی پر ان کی خدمت میں پیش کردیں فقط والسلام۔

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۷۔ نومبر کل یکشنبہ کی شب میں عشا کے وقت ملا۔ حسب تحریر اس خط کے پہونچنے تک پشاور سے واپسی ہو گئی ہو گی۔ اس لیے مولوی جلیل کی معرفت ارسال ہے کہ شاید راستہ میں دیر لگے۔ حضرت اقدس کے لائلپور کے سفر پر ڈاکٹر برکت علی صاحب بہت ناراض ہیں۔ اس ناکارہ کے پاس متعدد پیامات ان کے پہونچے کہ میں شدت سے روکنے کی کوشش کروں۔ میں نے جواباً کہلا دیا کہ آپ ڈاکٹر ہیں اور مستقل معالج۔ آپ کا لکھنا اس ناکارہ غیر متعلق کے لکھنے سے زیادہ مفید ہے۔ کل عصر کے وقت حکیم محب الرحمن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ کل ہی رائپور سے آئے تھے اور رات پٹیالہ گئے ہیں۔ ان کو بھی گرامی نامہ دکھا دیا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی نصیر قاری

شبیر کو بھی گرامی نامہ دکھادیا۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدفیوضہم   زکریا۔
کوٹھی ۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)   ۱۲ جمادی الاول ۹۰ھ
دو شنبہ

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب و عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہما۔

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تم دونوں حضرات کے گرامی نامے پہونچے تمہاری شبیر بھائی الطاف وغیرہ کو تو اس وقت کھانے میں سنا دیئے تھے عصر کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن آگئے اور وہ دونوں خط پڑھنے کے واسطے لے کر چل دیئے۔ اس وقت وہ سامنے نہیں ہیں۔ دوپہر کو وہ کھانے پر آئیں گے۔ لیکن اس کے بعد ڈاک کا وقت نہ رہے گا۔ اس لیے اس وقت سب سے پہلے چار کے بعد خط لکھنا شروع کر دیا۔ میر صاحب کے امام جی مجھ سے وعدہ کر کے گئے تھے کہ اول حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری ہوگی۔ پھر کہیں جاؤں گا۔ مگر مولوی جلیل کے خط کے بعد راؤ یعقوب علی خاں سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ان سے یہ کہہ گئے کہ لاہور اسٹیشن سے سیدھے کراچی جائیں گے۔ واپسی پر حضرت سے ملیں گے۔ راؤ جی کا بیان ہے کہ میں نے جرح بھی کی کہ پھر چار کا ڈبہ کیوں لیا کہیں کھو جائے گا۔ مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ کل شام راؤ عطاء الرحمٰن آتے تھے۔ آج قیام ہے کل صبح واپس جائیں گے۔ بھائی محمود رائپوری بھی اوائل دسمبر میں برابر حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ کل صبح راؤ الطاف الرحمٰن بھی آتے تھے۔ آج اس وقت مصافحہ کر کے جارہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں بہت بہت سلام کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔ کسی مالی پریشانی کے ذیل میں آئے ہیں کہ کسی قرض خواہ کو نمٹانا ہے۔ علی میاں کل شب میں لکھنؤ سے آکر سیدھے مظفر نگر گئے کہ کاظمی صاحب کی جگہ آدمی کا انتخاب تھا اور دہلی کے میر صاحب کا انتخاب کر کے کل شام ۴ بجے یہاں آگئے۔ آج یہاں قیام ہے شام کو ۶ بجے لکھنؤ واپس جائیں گے۔ طویل مشورہ کے بعد ۲ جنوری کو انہوں نے

بھی اپنی روانگی طے کی۔ ان پر جلد حاضری کا شدید تقاضا تھا۔ مگر آخر دسمبر میں ایک بڑی کانفرنس کی صدارت کا عرصہ سے اخبارات میں اعلان ہے اور اس سے قبل بھوپال کے اجتماع میں شرکت کا وعدہ وغیرہ وغیرہ بہت سے خرخشے ساتھ لگ رہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں لیس سیہ کار کی طرف سے بھی حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ سابقہ جملہ امرض کے ساتھ اب آنکھوں پر بھی شدت سے اثر شروع ہو گیا۔ کتاب دیکھنے میں بلکہ خط پڑھنے میں بھی دقت ہونے لگی۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کہ اپنا تو سارا ہی کام آنکھوں کا ہے فقط

عزیزی مولوی عبد الجلیل سلمہ و مولوی عبدالمنان صاحب سلمہ۔ زکریا۔ سہ شنبہ

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۹ جمادی الاول ۹۰ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہ

بعد سلام مسنون۔ دو یوم کے وقفہ کے بعد دو شنبہ کا لکھا ہوا خط رات شب پنجشنبہ میں عشا کے بعد پہونچا۔ تم نے شاہ صاحب کے پہونچنے کا تو ذکر لکھا۔ مگر حکیم عین الحسن صاحب بھی تو ان کے ساتھ ہی گئے تھے۔ تم نے ان کا ذکر نہیں لکھا۔ ان کی معرفت میں نے ایک دستی خط بھی ارسال کیا تھا۔ تعجب ہے کہ وہ راستہ میں کہاں رہ گئے۔ تم نے نثار صاحب کے ہمراہ مرسلہ اشیاء کی تقسیم کی تفصیل لکھی۔ مگر چاء کے ڈبہ کا ذکر نہیں کیا کہ وہ تقسیم میں کدھر گیا۔ وصولی میں تو ذکر ہے۔ اگر موصولہ اشیاء کی تقسیم تم نہ لکھتے تو پھر اس کا بھی خیال نہ آتا۔ مگر اس کے سوا اور سب کی چونکہ لکھی اس لئے خیال ہوا۔

علی میاں دو شنبہ کی شام کو لکھنؤ واپس چلے گئے۔ یہ میں دو شنبہ کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ۱۷ جنوری وہ اپنی حاضری کے لئے طے کر گئے۔ راؤ عطاء الرحمٰن بھی تین دن یہاں قیام کے بعد کل صبح رائپور کو چلے گئے۔ میر صاحب کی کل شب میں آمد کی خبر سنی تھی۔ علی الصباح ان کی خدمت میں آدمی بھیجا کہ شاید وہ کوئی خط وغیرہ لائے ہوں لیکن معلوم ہوا کہ وہ رات میں آ کر علی الصباح میرٹھ چلے گئے۔ ان سے ابھی تک ملاقات

نہیں ہوئی۔ بھائی محمود ابھی تک رائپور ہی ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ والدہ طلحہ بھی باصرار اپنی صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ مولوی یوسف کی آمد پر سب مستورات دہلی چلی گئیں۔ وہ تنہا اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں گئی۔

مولوی سعد صاحب کل ۴ بجے آکر بعد مغرب واپس گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی باصرار درخواست کر گئے۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ اولاً مولوی جلیل کے خط سے مژدہ بخیر رسی معلوم ہوا تھا۔ آج کی [illegible] سے بھائی انیس کا خط چاٹگام سے بخیر رسی کا ملا، جس سے آپ سے ان کی کراچی کی ملاقات [illegible] معلوم ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے زیارۃ اور مبارک سفر کو قبول فرماتے۔ جناب کے دو گرامی نامے مدینہ طیبہ سے وصول ہوئے مگر وہاں جواب کا وقت نہیں رہا تھا۔ اس لیے کہ تم نے وہاں سے روانگی کی تاریخ کوئی سے خط میں بھی نہیں لکھی۔ اس ناکارہ کے لیے ادعیہ اور تبلیغ سلام کا بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اپنے شایان شان اس احسان کی جزائے خیر عطا فرماتے۔ مجھے کوٹھی کا پتہ یاد نہ آیا اس لیے بواسطہ لکھا۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب، الحاج منین احمد صاحب مدفیوضہم۔ کوٹھی ۲۳ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ پنجشنبہ

۲ر جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون اس وقت جمعہ کے دن ۱۱½ بجے۔ میر صاحب سے سرسری ملاقات ہوئی کہ ہجوم تھا۔ رسالہ پہنچ گیا، مگر دستی پرچہ بادجود تیرے سوال کے بھی کوئی نہیں دیا اس کے بعد ڈاک آئی اور اس میں تمہارا کارڈ پرسوں بدھ کا لکھا ہوا ملا، اگرچہ اس وقت جمعہ اور ہجوم کی وجہ سے وقت تنگ ہے، مگر چونکہ اس میں ایک لفظ نظام الاوقات میں یہ دیکھا کہ ایک کتاب خلافت یزید کے متعلق سنائی جا رہی ہے اگر یہ وہی عباسی والی

ہے تو ہرگز اس قابل نہیں کہ مجمع میں سنائی جائے۔ جو حدیث شریف سے واقف نہیں، تاریخ پر عبور نہیں ان کو اس کا دیکھنا ہرگز جائز نہیں۔ سخت گمراہی کا اندیشہ ہے۔ اس بدنصیب نے دیدہ دانستہ عبارتیں مسخ کی ہیں۔ مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ حافظ ابن حجرؒ کی تہذیب التہذیب سے یحییٰ کا قول نقل کیا ہے کہ حافظ نے ان سے یزید کی توثیق نقل کی۔ اب ذرا کوئی شخص اصل کتاب کو نکال کر دیکھے تو معلوم ہو کہ حافظ نے اس میں یہ لکھا ہے کہ یحییٰ جو ایک ثقہ آدمی ہیں انہوں نے فلاں سے جو ثقہ ہیں یہ نقل کیا ہے کہ میرے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے کسی نے یزید کو امیر المؤمنین کہہ دیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے کوڑے لگوائے کہ تو یزید کو امیر المؤمنین کہتا ہے۔ اس سے اندازہ کرلو کہ اس جاہل نے اس کو لکھا کہ حافظ نے یحییٰ سے یزید کی توثیق نقل کی۔ تعجب ہے کہ مولانا محمد صاحب کے وہاں ہوتے ہوئے بھی یہ کتاب حضرت کی مجلس میں پڑھی جاسکتی ہے۔ نہایت عجلت میں یہ سطور اس لیے لکھ دی کہ میرجی صاحب کل آج جا رہے ہیں۔ ڈاک کا خط نہ معلوم کب تک پہنچے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ تم نے دینا کی تو سیع کو ایسا اڑایا کہ کسی خط وغیرہ میں ذکر تذکرہ نہیں ہے تمہاری غیر جانبداری ہماری سیکولر کے برابر ہے۔ برادر اکرام کا بیان ہے کہ چاء کے ڈبہ پر تمہارا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں خود ہی نام لکھا تھا خط لکھنے کے بعد میر صاحب والا دستی خط پہنچ گیا، مگر بہت جلدی میں سرسری پڑھا۔ فقط

زکریا

۳۔ جمادی الثانی ۹۷ء

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۴۔ جمادی الثانی پہونچ کر موجب منت ہوا۔ مجھے تو پہلے سے خیال تھا کہ حکیم مقبول نے جو خط گم کیا وہ تمہارا ہی ہوگا۔ اس لیے کہ مولوی عبدالمنان صاحب کا تو پرچہ انہوں نے دیا مگر تمہارا نہ ہو یہ سمجھ میں نہ آیا۔ اس کارڈ سے تعیین ہوگئی کہ وہ تمہارا ہی تھا اور قلق بھی زیادہ ہوا کہ نہ معلوم اس میں کیا ہوگا۔ جب سے حضرت اقدس کی تبدیلی علاج کی خبر سنی ہے فکر

ہے کہ یہ علاج موافق آتا ہے یا نہیں۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ حضرت اقدس خود بہت شدت سے حضرت مدنی کے قصہ میں اس پر نکیر فرما چکے تھے۔ لیکن تمہارے آج کے خط سے کچھ اطمینان ہوا کہ کچھ موافق آرہا ہے، خدا کرے کہ موافق آجائے اور یہ عوارض سب دور ہوجائیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ مولوی احمد سعید صاحب کے حادثہ کا علم تو ہو ہی گیا ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہ مغفرت فرمائے۔

میں نے جو عرصہ ہوا کسی خط میں اپنے مضمون حیٰوۃ النبی کے متعلق لکھا تھا اور تم نے جواب میں لکھا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے نہیں منگایا۔ یہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری سابق صدر مدرس مظاہر علوم تھے۔ ان کے بعد میں بھی مولانا منظور احمد صاحب کے پاس تقاضا آیا۔ تم نے "پیام مشرق" بھیجا۔ شکریہ مگر یہ دیکھ کر بہت ہی قلق ہوا۔ اس قدر غلطیاں فاش طبع میں ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ نہ کاپی کا مقابلہ کیا نہ کسی نے دیکھا۔ کیف تعرض کی جگہ کیف تومن، بے محل کی جگہ بے عمل فضلوا کی جگہ قفلوا۔ روایت صحیح ابن حبان کی ہے کی جگہ روایت صحیح اپنی جان کی ایسا مہمل لفظ بن گیا کہ دیکھ کر حیرت ہوگئی۔

حضرت کی خدمت میں دعا کے لیے بہت ہی درخواست کردیں کہ امراض ظاہرہ باطنہ نے بہت ہی گھیر لیا۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۷ جمادی الثانی ۹۱ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے ۶ جمادی الثانی دوشنبہ کا لکھا ہوا خط پہنچا مگر کل ڈاک اتنی دیر میں آئی کہ اس وقت جواب کا وقت نہ رہا۔ ظہر سے عصر تک آجکل سبق ہے۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ علاج موافق آیا اور حضرت اقدس کو بھوک

بھی لگ رہی ہے اور عوارض میں بھی افاقہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ مجھے تو تبدیلی کے
بعد سے بہت ہی فکر سوار تھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ
مستمرہ عطا فرمادے۔ تم نے امام صاحب، میر صاحب کا جمعرات کو واپس آنا لکھا تھا
اس لیے خیال تھا کہ شاید آج جمعہ کی صبح کو وہ کوئی پرچہ وغیرہ لادیں۔ مگر اس وقت
دس بجے تک تو آئے نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
راؤ عطاء الرحمٰن پرسوں سے یہاں تھے۔ پرسوں بھی اور کل بھی ملاقات ہوئی۔ آج کی
خبر نہیں کہ ہیں یا چلے گئے۔ دونوں دن کے سب کے خطوط ان کو دکھا دیے اور بار بار
ان سے روانگی کے تعیین کا مطالبہ کیا کہ آپ کو لکھ دوں۔ مگر تعیین تو انہوں نے کچھ کیا
نہیں اور بقول برادر اکرام جس سفر کے اجزا عطاء الرحمٰن، شاہ صاحب، برادر محمود ہوں
اس کی تعیین ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ ہر مرتبہ یہ کہتے رہے بس جی تیار ہی ہیں۔

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے آپ کا بھی گرامی نامہ پہونچا تھا۔ لیکن اس کا معظم
حصہ مولوی عبدالمالک صاحب کے نام تھا۔ اس لیے وہ عصر کے بعد اس کو لے گئے
کہ میں خود ہی جواب لکھوں گا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ
تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد
دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبدالمنان صاحب سلمہٗ　　زکریا۔
کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)　　۱۰۔ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

○

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت پہونچا۔ کتاب خلافت معاویہ کے متعلق تم نے
لکھا کہ خواص کے مجمع میں پڑھی جاتی ہے لیکن جن خواص کا نام آپ نے لکھا، وہ بھی
تاریخ اور حدیث کے زیادہ ماہر نہیں ہیں اور اس کتاب میں بد دیانتی سے کام لیا گیا

ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ سے نماز کے پڑھنے کی قرآن پاک سے ممانعت کے مشابہ ہے۔ تم نے لکھا کہ احقر نے اضافہ کے بارہ میں کچھ نہ لکھا۔ یہ مجھے یاد نہیں آیا کہ اضافہ کیا چیز ہے۔ شاید میرے مضمون کے پڑھنے میں کوئی غلطی ہوئی یا مجھے یاد نہیں رہا۔ عطاء الرحمٰن کل شام کھڑے کھڑے آئے تھے، مجھ سے تو ملاقات نہیں ہوسکی مگر بھائی اکرام سے مدرسہ میں عجلت کے ساتھ مل کر یہ کہہ گئے کہ اب تو مجھے کلاسپور جانے کی جلدی ہے لیکن لاہور کا نظام دوشنبہ کا بنا ہے۔ چھوٹے ماموں مشتاق صاحب برادر محمود صاحب کے متعلق سنا ہے کہ جائیں گے۔ میر جی کے ہاتھ تمباکو کا مسئلہ ابھی تک یاد نہیں آیا لیکن یہاں سے ہر جانے والے سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ تیرے ساتھ چار، کتھ، تمباکو کوئی چیز ہے یا نہیں۔ ان سے بھی مجھے یاد پڑتا ہے کہ پوچھا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام

عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۲۳ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۱ رجمادی الثانی ۹۰ھ شنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں شنبہ کے دن بعد عصر میر صاحب کے امام جی کے ہاتھ کا مرسلہ دستی پرچہ اور عشاء کے بعد وہ کارڈ جو سابقہ کارڈ پر مکرر ۹۔ جمادی الثانی کو لکھا، پہونچا۔ تمہیں اس نوع سے سابقہ نہیں پڑا اور مجھے اکثر پڑتا رہتا ہے۔ یا تو دوسری سیاہی سے ہوتا یا پھر اس کو الٹ کر لکھا جاتا تو پڑھنے میں سہولت رہتی بہر حال حضرت اقدس کی عافیت مزاج سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت رکھے۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی کل شب میں یہاں تھے۔ ان کے سامنے ہی خطوط پڑھے گئے اور کل صبح رائپور گئے۔ وہ دوشنبہ کا التواء کر کے اب چہارشنبہ کو حتمی طے کر گئے ہیں۔ اگر اس میں کوئی تغیر نہ ہوا تو اس کارڈ سے پہلے ہی پہونچیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بالخصوص نکاح کے لیے دعا کر دیں کرا نیا تو سارا کام اسی پر ہے اور اس میں بڑی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ یہ خبریں بہت کثرت سے سنی جا رہی ہیں کہ حضرت اقدس کے کھانے کے وقت خدام ادب خاص طور سے بیٹھے ہر لقمہ کو گھورتے رہتے ہیں۔ مگر کس سے کہوں، کیا کہوں۔ فالی اللہ المشتکیٰ واللہ المستعان۔ ریچھ کی دوستی سے بھی اللہ کی پناہ

خط لکھنے کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ۔ اجمادی الثانی پہونچا۔ اس سے تو ذرا فکر سا ہو گیا۔ اب تو علاج کے موافق آنے سے بڑی مسرت تھی۔ تھوک میں جراثیم سے فکر ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضہم

بعد سلام مسنون۔ تمہارا دستی پرچہ امام صاحب کی معرفت پہونچا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجوں۔ مگر ان سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے نام تمہارا مستقل پرچہ ان کے پاس ہے۔ جس کو وہ دوسرے دن یکشنبہ کو پہونچانے کو کہتے تھے۔ اس لیے اس کو بھیجنے کی ضرورۃ نہیں سمجھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالجلیل و مولوی عبدالمنان صاحبان سلمہما کوٹھی ۳۲-بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۳ / جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا پرسوں یکشنبہ کا لکھا ہوا کارڈ رات عشاء کے بعد مل گیا۔ بہت ہی جلدی ملا۔ یعنی اتوار کا پیر کی شام کو مل گیا۔ یہ تمہارے اخلاص کی کرامت کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن جس دستی پرچہ کا اس میں ذکر ہے کہ کل راؤ مقصود علی مرحوم رائپوری کے صاحبزادہ کی معرفت ارسال ہوا وہ اس وقت منگل کی صبح کو دس بجے تک تو ملا نہیں۔ تحقیق کر رہا ہوں کہ یہ کون صاحب ہیں۔

حضرت اقدس کے مزاج کی عافیت سے بہت ہی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ

اپنے فضل وکرم سے صحت وقوت عطا فرمائے۔ ابھی تک تو راؤ عطاء الرحمن اور برادر محمود کا کل بدھ کو ہی جانا سن رہے ہیں۔ چھوٹے ماموں کا بھی پہلے سے طے تھا مگر اب سنا ہے کہ ان کو ایک دو روز کی تاخیر پیش آ رہی ہے۔ سنا ہے کہ شاہ صاحب بھی تیاری کر رہے ہیں مگر ان کا نوا ابھی ویزا ابھی نہیں ہے۔ مولوی انعام الحسن کی طبیعت بدستور چل رہی ہے اور جب ان کو حکیم، ڈاکٹر یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ جسمانی مرض نہیں ہے تو ان کو اور بھی مایوسی سی ہو جاتی ہے۔ پرسوں ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس برادر اکرام ان کا ایک خط حال کا دکھانے گئے تھے۔ انہوں نے بھی یہ کہہ دیا کہ جسمانی مرض نہیں ہے۔ کوئی مست مجذوب اس کا علاج کرے۔ حضرت اقدس سے دعا کی بہت ہی درخواست کر دیں کہ ہم لوگ تو مجذوب مستوں سے ویسے ہی گھبراتے ہیں۔ شنبہ کے روز مولوی یوسف و محسن الدین وغیرہ کی آمد کی خبر ہے کہ اسی دن شام کو یہاں سے ۳ میل چلکانہ کی سڑک پر سیکری گاؤں میں کوئی جلسہ تبلیغی ہے۔ جس کے لیے کئی ماہ سے وہاں کے لوگ مولوی یوسف پر تقاضا کر رہے تھے۔

مولوی منظور احمد صاحب کی طبیعت عرصہ سے بہت زیادہ ناسازہ چل رہی ہے دو چار دن ان کو افاقہ ہوتا ہے اور مرض شدت سے عود کرتا ہے۔ پیشاب کا بند کئی دن سے ہے۔ اس سے قبل بھی یہ ہو چکا تھا۔ دعای صحت کی شدید ضرورت ہے۔ اکابر مدرسہ ایک ایک ہو کر جا رہے ہیں اور جگہ کوئی پُر نہیں کرتا۔

اسی وقت معلوم ہوا کہ قاری شبیر صاحب کے پاس کسی کا خط آیا کہ بدھ کی شام کو ان کے والد صاحب کا حرکت قلب بند ہونے سے دفعۃً انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۴۔ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون ۔ تمہارا شنبہ کا لکھا ہوا دستی پرچہ مرسلہ بدست ابن راؤ مقصود علی خاں رائپوری رات مغرب کے قریب راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کی معرفت پہونچا ۔ چونکہ مغرب کے بعد لکھنے سے بالکل معذور ہوگیا اس لیے راؤ جی کے ہاتھ جواب ارسال نہ کرسکا ۔ دن میں ان کے التوار کی خبر اس لیے سنی تھی کہ ان کے ایک رفیق چھوٹے ماموں جی تین دن کی تاخیر کو کہہ رہے تھے اور دوسرے رفیق برادر محمود کی طبیعت دو روز سے ناساز تھی معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے بھی تاخیر کو کہہ دیا تھا اور دونوں سے بڑھ کر کل دوپہر قاری شبیر صاحب نے یہ بتایا تھا کہ شاہ صاحب کی ان سے گفتگو طے ہو چکی کہ وہ بھی ساتھ جائیں گے اور وہ ویزا لینے بھی گئے تھے اس لیے راؤ عطاء الرحمٰن کا التوار اپنے خیال میں طے تھا ۔ عین مغرب کے وقت وہ آگئے تو معلوم ہوا کہ تیار ہو کر جانے کے لیے آگئے ہیں ۔ بہت قلق ہوا کہ پہلے سے کوئی پرچہ بھی نہ لکھ رکھا ۔

خط سے تبدیلی علاج کی تفاصیل معلوم ہوئیں ۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل وکرم سے جس کا بھی علاج ہو موجب صحت وعافیت فرمادے ۔ اپنا کام تو دعائیں کرنا ہے ۔ دو دن سے یہاں یہ خبر بروایت ڈاکٹر محسن بہت زور سے گشت کر رہی ہے کہ حضرت اقدس کے ویزا میں توسیع منظور نہ ہوئی اور وہ واپس آگئے ۔ اپنی عقل سے تو یہ روایت بالاتر ہے کہ گھر کی حکومت ہے ۔

کل عین مغرب کے وقت حکیم اسعد گنگوہی جو کل شب میں یہاں پہونچے اور اپنے کسی عزیز کے یہاں قیام ہے ملنے آئے تھے ۔ مگر وہ نماز کا وقت تھا اور بعد مغرب بندہ مشغول تھا ۔ اس لیے ان کو صبح کو چار میں ملاقات کی دعوت دے دی تھی ۔ صبح کی نماز انہوں نے یہاں پڑھی اور اس کے بعد تقریباً ۱½ گھنٹے حضرت اقدس کی مجالس کے ذکر تذکرے سنتا رہا ۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ لفظ بھی کہا کہ حضرت اقدس نے بار بار تمہیں سلام فرمانے کو کہا ہے ۔ اس شفقت اور کرم کا کس زبان سے شکر ادا کروں ۔ کاش یہ ناپاک اس قابل ہوتا ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بہت بہت سلام کے بعد دعا کی درخواست

کردیں۔ یہ چند سطور اس انتظار میں چھوڑ دیئے کہ ڈاک میں اگر خط آیا تو اس کی رسید
بھی لکھ دوں گا۔ فقط

آج کی ڈاک میں تمہارا کوئی خط نہیں۔ البتہ اس وقت سہارنپور کا ایک شخص جس
کا نام معلوم نہیں ہوا لکھا ہوا پرچہ دے گیا

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا
کوٹھی ۲۱ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۶ رجمادی الثانی ۹۷ھ۱۳
پنجشنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل اتوار کی شب میں تمہارا کارڈ جمعرات کا لکھا ہوا ملا۔
کل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ حضرت اقدس کی خیریت سے بے حد مسرت
ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ اور قوت تامہ عطا فرمائے
مولوی یوسف اپنی کار میں شنبہ کے دن ایک بجے دوپہر کو پہونچے تھے۔ میں
تو مصافحہ کے بعد ظہر کے متصل سبق کو چلا گیا۔ بعد ظہر تقریباً تین بجے انہوں نے
کھانا کھایا اس لیے کہ ان کے بقیہ رفقاء عرب وغیرہ اور بھی دیر میں پہونچے۔ بعد
عصر چار کے بعد یہ سب حضرات سیکری متصل چلکانہ چلے گئے۔ وہاں کے لوگوں
کے اصرار پر کل اتوار کی صبح کو میں اور ناظم صاحب بھی گئے۔ مگر شاید سردی کا اثر
ہوا یا کیا کہ وہاں جاکر طبیعت خراب ہوگئی۔ کھانا میں بھی شرکت نہ کرسکا۔ ظہر
کے وقت واپسی ہوئی اور بدن میں اب تک بھی خوب درد ہے۔ کھانا نہ رات کھایا
نہ اب بھوک ہے۔ اس وقت چاء کے بعد یہ سب حضرات مع عربوں کے کار سے شاملی
کیرانہ کے قریب کھڑ گاؤں جلسہ ہے وہاں چلے گئے۔ رات کو وہاں جلسہ ہے۔ کل دوپہر کو
وہاں سے واپس ہوکر دہلی جائیں گے۔ بھائی جمیل صاحب حیدرآبادی کی خدمت میں
بعد سلام مسنون، یہ کارڈ بھی دکھادیں۔ رشید عرب صاحب بہت ہی مسرور اور یہ وعدہ
کر گئے ہیں کہ اب تو بھوپال کے اجتماع کی وجہ سے جلدی ہے۔ بھوپال سے واپسی

پر سفتہ عشرہ تیرے پاس ٹھہروں گا۔ مجھے عرصہ سے تیرے پاس کچھ رہنے کا اشتیاق ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں کے آج دہلی پہونچنے کی خبر ہے۔ اپنی کسی ضرورت سے جا رہے ہیں۔ مولوی یوسف کا آج وہاں نہ ہوتا تو میں ان کو عرصہ ہوا لکھ چکا تھا۔

خط لکھنے کے بعد ڈاک آئی اور بالکل خلاف توقع تمہارے دو کارڈ نظر پڑے تو بڑا فکر ہو گیا کہ خیر تو ہے۔ پھر مضمون دیکھا تو دونوں ۱۸ رجمادی الثانی کے تھے بہت مسرت ہوئی۔ اس لیے کہ بھائی اکرام کے نام کارڈ میں درد کی شکایت تھی۔ وہ بھی قسمت سے آج ہی پہونچا تو مگر ساتھ ہی رفع ہو گیا۔ فقط والسلام۔

آج کے کارڈوں سے طعامی تفصیل بھی معلوم ہوئی۔ اس ناکارہ کی مجال ہے جو حضرت اقدس کی خلاف منشا کسی چیز پر اصرار کر سکے۔ عیاذاً باللہ من ذلک۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا بمظاہر علوم
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۲۰ رجمادی الثانی ۹ ۱۳۷ھ
	دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر، عافاک اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج دوشنبہ ہے۔ ڈاک پیر کے دن بہت دیر سے آتی ہے اس کے بعد خط کا وقت نہیں رہے گا۔ اس لیے پہلے ہی لکھ رہا ہوں۔ اگر ڈالنے سے پہلے آ گئے تو اس پر اضافہ کر دوں گا۔

یہاں جمعہ کے دن بعد مغرب کئی خطوط متفرق حکیم اسعد صاحب گنگوہی کو دیئے کہ وہ اس وقت مصافحہ کر کے رخصت ہو رہے تھے۔ دوسرے دن مغرب کے وقت معلوم ہوا کہ وہ نہیں جا سکے۔ اس لیے کہ اندیاجات بڑے دن کی تعطیل کی وجہ سے نہ ہو سکے۔ دوسرے دن شنبہ کو مولوی زاہد صاحب کو دوپہر کے کھانا پر ایک خط دیا کہ وہ اس وقت رات کو جانے کے لیے رخصت ہونے آئے تھے۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ وہ بھی نہ جا سکے۔ پاسپورٹ گھر بھول آئے۔ بھائی محمود صاحب نے اس وقت تو ارادہ کا انکار کیا مگر

مغرب کے قریب کہا کہ میں نے بھی ارادہ کر لیا۔ اس لیے نہ تو ان کو کوئی خط دیا جا سکا نہ پان اور کتھ کے علاوہ کوئی چیز۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ والدہ طلحہ عرصہ سے علیل ہیں۔ کل اس نے بھی باصرار حضرت سے صحت کی دعا کے لیے درخواست کی ہے۔ کسی نے اوپر کا کرتہ دیکھ کر سحر بتا دیا اس سے اس کو فکر مسلط ہو گیا۔ میں نے کہا ہے کہ اس میں فکر کی آخر کیا بات ہے۔ جیسے اور اسباب امراض ہیں، ایک یہ بھی ہے اس سے زیادہ کیا ہے۔ فقط والسلام۔

ڈاک آگئی اور تمہارا ۲۴ر جمادی الثانی کا کارڈ مل گیا۔ لیکن گلے کی دکھن کی وجہ سے بہت کلفت ہوئی۔ ابھی ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ کوئی مشورہ اس سلسلہ میں لکھیں۔ تم نے لکھا کہ لائلپور کا ذکر تذکرہ شروع ہے۔ یہاں تو موثق روایات وہاں کے رمضان طے ہو جانے کی زوروں سے کئی دن سے شائع ہیں۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ — زکریا۔ دوشنبہ

کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد دو کارڈ ایک تمہارا ۲۶ر جمادی الثانی یکشنبہ کا، دوسرا مولوی عبد المنان صاحب کا ۲۵ر شنبہ کا ملا۔ تمہارا کارڈ بھی اس مرتبہ ایک دن کی تاخیر سے ملا اور مولوی صاحب کا دو دن کی تاخیر سے۔ کل کی شب میں برادر اکرام کے نام کا تمہارا کارڈ مل گیا تھا، جس کی رسید بندہ کل بھائی جمیل حیدرآبادی کے کارڈ پر لکھ چکا ہے۔ اپنا جواب انہوں نے براہ راست لکھا ہوگا۔ رات کے کارڈ سے بھائی ابراہیم صاحب کی تجویز شادی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے۔ مجھے پتہ یاد نہیں ورنہ براہ راست خط لکھتا۔ اگر وہ ہوں یا آپ خط لکھیں تو مبارکباد کے بعد لکھ دیں کہ تجویز کے لیے دعاؤں اور تعویذوں پر تو اتنا زور باندھا اور تعیین کی شیرینی کے مطالبہ کے ڈر سے خبر بھی نہ کی۔ دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ شانہٗ

باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچا کر زوجین میں محبت عطا فرمائے اور اولاد صالح عطا فرمائے۔

علی میاں مہبت نور سے جلد حاضری کا ارادہ کر رہے تھے۔ مگر بھوپال اور اس سے زیادہ اہم بستی کے اجتماع کی وجہ سے حاضری کو مؤخر سب کے اصرار پر کیا تھا۔ مگر آج ہی کی ڈاک سے خط آیا کہ کئی دن سے سینہ میں اور کمر میں درد تھا۔ جس روز بھوپال کا سفر تھا اس دن بلغم میں خون آیا۔ اس لیے بھوپال کا سفر تو مجبوراً ملتوی کرنا پڑا، بستی کا بھی ارادہ ہے۔ فقط اس سے فکر ہو گیا، اکابر کے آدمی جتنے بھی ہیں امراض کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ تمہارا خط یکشنبہ کی دوپہر کا تھا۔ خط ڈالنے کے بعد برادر محمود بھی پہونچ گئے ہوں گے اور منگل کو حکیم اسعد بھی۔ ان کے ساتھ متعدد خطوط اور اشیاء ارسال ہوئی تھیں۔ مولوی زاہد کا تو پھر پتہ ہی نہ چلا کہ گئے یا نہیں۔ ان کے ہاتھ بھی ایک خط ارسال کیا تھا۔ والد صاحب اور حمید حضار کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ تمہارا اور مولوی عبدالمنان کا دونوں کارڈ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیئے۔ لائلپور کا مختصر پتہ ضرور لکھ دیں۔ کیا لائلپور کوئی معروف ڈاکٹر ہے۔ رات یہاں رؤیت نہیں ہوئی اور نہ ابھی ۱۱ بجے تک کہیں سے کوئی اطلاع آئی۔ فقط والسلام

ٹیکے بنگال کیمیکل کے یہاں نہیں ملے۔ کلکتہ کی دوسری کمپنی کے ملتے ہیں۔ دلی سے کوشش کریں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

زکریا مظاہر علوم
۲۰ جمادی الثانی ۹۱ھ
پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ کوٹھی ۲۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضکم۔

بعد سلام مسنون۔ کل جمعہ کے قریب تمہارا وہ لفافہ جو کسی آنے والے نے بوڈر پر ڈالا، مورخہ ۲۴ جمادی الثانی پنجشنبہ پہونچا۔ میں نے سرسری جلدی میں پڑھ کر

اس وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا کہ وہ جمعہ کے لیے نہ چلے جائیں۔ بھائی اکرام مانگتے ہی رہے مگر میں نے کہا کہ تم تو بعد جمعہ بھی دیکھ لو گے۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس جلد بھیجنے کی ضرورت ہے کہ وہ اصلاح علاج کے متعلق چاہیں تو آج بھی لکھ سکیں۔ انہوں نے ملاحظہ کے بعد مجھے تو کوئی پیام بجز اس کے نہیں بھیجا کہ اس حالت میں سفر میری تو سمجھ سے باہر ہے۔ نیز آپ نے جو دوائیں اردو میں مولوی عبد المالک صاحب کے نام منگانے کو لکھی تھیں۔ ان سب کو ڈاکٹر صاحب نے ایک پرچہ پر انگریزی میں لکھ کر دے دیا جو آپ کے اس خط کے ساتھ مولوی عبد المالک کو ان کی آمد پر دے دوں گا۔ یہ میں پرسوں آپ کو لکھ چکا تھا کہ وہ اور مولوی عبد العزیز صاحب گذشتہ جمعرات کو جس کو آج ایک عشرہ ہوا بھوپال اور وہاں سے لبتی جانے والے تھے۔ آج یا کل وہ حضرات واپس آجائیں گے، ان کو خط دے دیا جائے گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت کو صحت و قوت کے ساتھ جلد واپس لائے۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۲۹ جمادی الثانی پہونچا۔ مولوی انیس کے گھر میں لڑکی کے تولد کے بعد ہی انتقال کی خبر سے تعلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو ذخیرہ آخرت بنائے اور نعم البدل نصیب فرمائے۔ اگر وہ ہوں تو بعد سلام مسنون لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبِرْ وَلْيَحْتَسِبْ فرما دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

حکیم اسعد صاحب بھی پہونچ گئے ہوں گے اور خطوط اور اشیاء بھی انشاء اللہ پہونچ گئی ہوں گی۔ آج کی ڈاک سے عبد الغنی صاحب ڈار کا ایک انگریزی مطبوعہ خط مولوی حبیب صاحب کے نام آیا جس پر لاہور کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔

مکرم محترم مولوی عبد المنان صاحب سلّمہٗ
کوٹھی ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲؍ رجب ۹۲ھ شنبہ

عزیزم حافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات بعد عشا تمہارا پرسوں کا لکھا ہوا کارڈ بہت جلدی پہونچا۔
یعنی اتوار کا لکھا ہوا پیر کی شام کو مل گیا اور ساتھ ہی مولوی حامد میاں والا لفافہ بنام
مولوی نصیر بھی پہونچا۔ تم نے آئندہ کو منع کر دیا۔ مگر میں تو مولوی نصیر صاحب سے متعدد
لوگوں کو پہلے سے لکھوا چکا ہوں۔ آئندہ کے لیے روک دیا۔ قاری عبد الباری صاحب
کو میں نے اطلاع حادثہ کی کرائی تھی۔ وہ آئے تھے۔ آپ کے اور مولوی عبد المنان کے
خطوط ان کو دکھائے۔ وہ کل بھی آئے تھے۔ آج بھی صبح کی چار میں تھے۔ تعجب ہے
کہ ان کے پاس کوئی اطلاع کل دوشنبہ کی ڈاک میں بھی نہیں آئی۔ قاری عبد الرحمن صاحب!
کسی گاؤں میں ہیں۔ کل ان کا آدمی آیا تھا کہ میں نے مولوی جلیل کو عرصہ ہوا ایک خط
لکھا تھا، مگر اب تک ان کا جواب نہیں آیا۔ تم نے کل یا پرسوں کے خط میں یہ نہ لکھا کہ
قاری عبد المالک صاحب کی تدفین جمعرات کو بھی ہو سکی یا نہیں۔ ان کے بچے کراچی
سے آگئے تھے یا نہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں کی زبانی
اطلاع ۱۲ر جنوری کو یہاں آنے کی پہونچی ہے۔ غالباً لاہور ہی کے ارادہ سے آمد
ہوگی۔ تم نے حکیم اسعد کے تمباکو کا ذکر تو کیا اور کسی چیز کی رسید نہیں لکھی۔ بھائی
اکرام کہتے ہیں کہ تمباکو کے علاوہ بھی تو کئی چیزیں تھیں۔ فقط۔

اگر مولانا جمیل احمد صاحب حیدر آبادی اس خط کے پہونچنے تک موجود ہوں
تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ رات آپ کا بھی شنبہ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ لیکن چونکہ آپ
کی روانگی تک اس کے جواب کے پہونچنے کی امید نہ تھی کہ آپ نے جلدی ہی آنے
کو لکھا تھا اس لیے مستقل عریضہ ارسال نہیں کیا۔ سابقہ جوابی کارڈ کا جواب کئی دن ہوئے
لکھ چکا ہوں۔ غالباً خط لکھنے کے بعد مل گیا ہوگا۔ میاں جی عیسٰی صاحب سے ملاقات
تو ہوئی تھی۔ وہ شب کو آکر بعد جمعہ گئے تھے۔ مگر انھوں نے آپ کا کوئی پیام نہ دیا۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۲۴ بی - جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا سہ شنبہ
۵ رجب ۱۳۷۹ھ

O

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا چہارشنبہ ۶ جنوری کا لکھا ہوا کارڈ آج شنبہ ۹ کو پہونچا مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی۔ حضرت اقدس کے کھانا کے سلسلہ میں کوئی ایسی بات جو خود حضرت کو ناگوار ہو ہرگز بھی اختیار نہ کرنا چاہیے۔ لیکن میری اصلی خواہش یہی ہے کہ کھانا کے وقت کوئی نہ ہوا کرے۔ میرا بس چلے تو تم اور مولوی عبدالمنان بھی نہ ہو۔ مگر یہ تو مجبوری ہے کہ حضرت اقدس کو اپنے ہاتھ سے کھانا دشوار ہے۔ اس کے دو منشا ہیں۔ عوام کے سلسلہ میں تو مجھے العین حق کا خصوصی تجربہ ہے اور خواص کے حق میں میرا ذاتی تجربہ یہ ہے، جو خود اپنے اوپر بھی اور دوسروں پر بھی بکثرت ہوا ہے کہ اس طرح کوئی مسلط رہے تو بھوک خود بخود اڑ جاتی ہے اور تھوڑا سا کھانے پر بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کافی کھا لیا اور حضرت اقدس کے متعلق تو میرا تیسرا تجربہ یہ بھی ہے کہ ان کا ایثار کے جذبہ میں یہ دل چاہا کرتا ہے کہ جو چیز بھی ذرا لذیذ معلوم ہو وہ دوسروں کے حوالہ کر دی جائے۔ ان حالات میں تم دونوں اگر دل سے اس کی سعی کرو کہ حضرت اقدس کچھ نوش فرمالیں تو میرے خیال میں سعادت ہے۔ لیکن اس سب کے ساتھ کوئی ایسی صورت اختیار کرنا کہ نیکی برباد گناہ لازم، خود حضرت کو گرانی یا احساس ہونے لگے ہرگز مناسب نہیں۔ کاش خواص خود اس کا اہتمام کرتے۔ تم نے یہاں اندازہ کیا ہوگا کہ اتنے حضرت کھانے سے فارغ نہ ہوتے نہ تو میری نماز ختم ہوتی، نہ بھائی اکرام کا وظیفہ ختم ہوتا۔ مگر ہم لوگ اس کو جتانا بھی نہ چاہتے تھے کہ یہ تاخیر ہم کیوں کرتے ہیں۔

تمہارا خط جس میں انجکشن کا ذکر تھا ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ مولوی عبدالمنان کی روایت صحیح ہے۔ یہ دونوں انجکشن ساتھ ہی ہونا چاہیں، ایک ہفتہ کا فصل مناسب نہیں۔

کل جمعہ کے دن باوجود جمعہ ہونے کے بعض وجوہ سے بندہ نے مسلسلات کا وعدہ کر لیا تھا۔ پون بجے اس سے فارغ ہوا تو جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آج صبح چار کے بعد سے دستخطوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت ۱۲ بجے تک بھی نصف کے قریب ہوئے۔ اب دیکھیے کب تک اس سے فارغ ہو۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اب تک لائلپور کا مختصر پتہ نہیں لکھا۔ کئی خطوط میں دریافت کیا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ رجب ۱۳۷۹ھ
شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم، سلامِ مسنون! رات مجھے بعد مغرب مسجد میں دیر زیادہ لگ گئی۔ وقت کا اندازہ نہ ہوا۔ عموماً اذان سے ۱۵۔ ۲۰ منٹ قبل آنیکا معمول ہے۔ میں یہی سمجھ رہا تھا مہمانوں کے کھانے کی وجہ سے اس کا اہتمام کرتا ہوں۔ میں حسب معمول سمجھ رہا تھا کہ پہلے گھر میں پہنچا اذان ہوگئی۔ مہمان کئی تھے۔ میں نے کھانیکا اودھم مچایا اور جلدی جلدی منگایا۔ حاجی جان محمد پہلے سے موجود تھے، مگر وہ میرے اودھم کو دیکھ کر چپ رہے۔ اور جب میں جلدی جلدی مہمانوں کے اختتامِ طعام کے قریب پہنچا تو عشاء کے لیے جانے لگا اس وقت حاجی جی نے مصافحہ کے واسطے ہاتھ بڑھا کر پاکستان جانیکا ارادہ اس گاڑی سے ظاہر کیا تو میں ان بیچاروں پر برس پڑا کہ تمہیں ایک دن قبل خبر کرنا چاہیئے تھی، ممکن ہے حضرتِ اقدس کو کوئی پرچہ درچہ لکھنا ہوتا۔ کم از کم پان کتھہ تو ارسال ہو ہی جاتا۔ اس پر انھوں نے کہا کہ یہ دونوں چیزیں تو حضرت کے لیے میں نے لے لی ہیں۔ دفعۃً ہی ایک ضرورت سے ارادہ ہوا، ورنہ ہفتہ عشرہ بعد ارادہ تھا اگر تو منع کر دے تو ملتوی کر دوں۔ میں نے کہا کہ یہ دونوں چیزیں اگر لے لی ہیں تو التوا کی ضرورت نہیں، البتہ عجلت میں لامع کی ایک جلد حضرتِ اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے جلدی سے

نصیر سے منگواکر ان کو دی اور اس پر کھڑے کھڑے نماز کی عجلت میں کچھ عبارت بھی لکھ دی۔ احتیاطاً دوبارہ لکھتا ہوں کہ میرا معمول اپنی ہر کتاب اردو کی ہو یا عربی کی اول سے ایک نسخہ حضرت کی خدمت میں للبرکۃ پیش کرنے کا ہے۔ اوجز کی بھی سب.. جلدیں جونسی طیار ہوتی رہی پیش کرتا رہا۔ توکب بھی بعض کے متعلق یہ ہی معلوم ہوتا رہا کہ وہ کس نے قبضائی۔ چونکہ گذشتہ ہفتہ لامع کی اول جلد تیار ہوئی ہے۔ اس وقت سے دل چاہتا ہے کہ کسی کے ہاتھ ارسال کردوں۔ مولانا حسین علی صاحبؒ کے حالات اس کے مقدمہ میں ایک ذکر کے ذیل میں تلاش کرا رہا تھا۔ اس کی رسید سے بھی مطلع کریں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ اس کا کیا حشر ہوا یعنی کس نے اڑائی۔ میاں اکرام نے بھی نہایت عجلت میں ایک دَوا حاجی صاحب کے ہاتھ ارسال کی اور ایک پرچہ بھی جلدی میں لکھا۔ جس کا خلاصہ ان کے بیان کے موافق یہ تھا کہ وہ دَوا جو منگائی تھی یہاں نہیں ملی، لیکن یہ اس نوع کی ہے۔ اور ڈاکٹر برکت علی صاحب کو دکھائی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کر کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ اور وہ ایک ہی ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔ زکریا۔ مظاہر العلوم، ۱۱ رجب ۸۹ھ دوشنبہ

خط لکھنے کے بعد ڈاک آئی اور تمہارا ۸ر رجب جمعہ کا کارڈ مل گیا۔ اور حضرت اقدس کی کلی صحت سے بہت ہی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے صحت و قوت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

عزیزہ گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی نمبر ۳۴ بی جیل روڈ
لاہور (مغربی پاکستان)

O

برادرم الحاج محمود الحسن صاحب مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۹ جنوری پہونچ کر موجب منت ہوا

مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ میں لائلپور کا ارادہ نہیں کر رہا۔ کیوں؟ اس کی تفصیل ضرور لکھیں۔ لاہور اور لائلپور میں خدام کے لیے کیا فرق ہو سکتا ہے۔ ماموں عثمان کی علالت کی خبر سے قلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آپ جائیں یا خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ حکیم سعد صاحب کو جانے ہوئے کئی دن لگے اس لیے غالباً وہ اصلی پان ضائع ہو گئے ہوں گے یا خرچ۔

عزیزم مولوی جلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کارڈ بھی مورخہ ۹ رجب آج ۱۳ کو پہونچا۔ پہلے تم نے انگریزی اور قمری تاریخوں میں ایک دن کا فرق لکھا۔ اب دونوں برابر لکھ رہے ہو۔ یہ کیوں یہاں تو اول ہی سے سب جگہ برابر چل رہی ہیں۔ علی میاں کو اب خط لکھنے کا وقت نہیں رہا اس لیے کہ وہ حسب تحریر خود آج لکھنؤ سے روانہ ہو کر کہیں ٹھہرتے ہوئے دہلی ویزا لینے کے لیے آج پہونچیں گے۔ یہاں آنے پر پیام پہونچا دوں گا۔ بھائی اکرام کی تو تعمیل کر دوں گا۔ مگر بھائی افضل کے نام تین کا مفہوم واضح نہیں ہوا۔

پرسوں حاجی جان محمد کے ہاتھ لامع کی جلد اول ارسال ہوئی ہے۔ اور کتھہ، پان کو انہوں نے لکھا تھا کہ میں خود حضرت اقدس کے لیے لے جا رہا ہوں۔ ان تینوں چیزوں کی رسید بھی لکھیں اور یہ بھی لکھیں کہ لامع کا کیا بنا۔

یہ خط بھائی محمود کے نام شروع کیا تھا۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے ارادہ کے موافق ایبٹ آباد روانہ ہو گئے ہوں۔ اس لیے پتہ تمہاری معرفت لکھا کہ وہ چلے گئے ہوں تو کارڈ بے کار نہ جائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولوی عبدالمنان سے بعد سلام مسنون! تمہارا لفافہ مولوی عبدالمالک کو دے دیا۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کی اس میں کوئی بات نہ تھی۔ اب تک بار بار کے استفسار پر بھی لائلپور کا پتہ نہیں لکھا کہ وہاں کے خطوط تو جانے سے پہلے ہی لکھنے ہیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل و برادر الحاج محمود الحسن مد فیوضہم۔ زکریا۔ سہ شنبہ

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۲ رجب ۱۳۷۹ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ ۲ شنبہ ۱۱ رجب کا آج چہارشنبہ ۱۳ کو ملا۔ مژدہ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی۔ بالخصوص اس خبر سے کہ حضرت اقدس کی طبیعت آجکل بالکل اچھی ہے۔ اللہ تعالےٰ شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے۔ تم نے جو لائلپور کے سفر کی وجہ لکھی اور جناب عطاء الحق صاحب جالندھری کا حال لکھا اس سے بہت ہی دل باغ باغ ہوگیا۔ میں تو انہیں وجوہ سے ہمیشہ حقیقی معنیٰ میں غیر جانبدار بلکہ جانبدار رہا کہ حضرت اقدس دام مجدہم کے وجود سے جہاں بھی کوئی نفع اٹھا سکے وہی اقدم ہے کہ اب اکابر میں صرف حضرت ہی کا دم رہ گیا ہے۔ اس بابرکت ذات سے جو بھی بن جاوے غنیمت ہے کہ پلاؤ قورمہ نہ سہی دال دلیا تو دنیا کو ملتا رہے ورنہ آگے تو اندھیرا ہی نظر آتا ہے اور مجھ جیسے کلاب الدنیا ضلوا واضلوا کے مصادیق شیوخ بن کر لوگوں کو ضائع کریں گے۔ خدا کرے کہ حضرت اقدس کا سفر لائلپور بہترین ثمرات پیدا کرے۔ تمہیں بھی خاص طور سے نصیحت کرتا ہوں کہ وقت کو بہت زیادہ غنیمت اور قیمتی سمجھو اور کسی طرف بھی التفات نہ کرو۔ نہ کسی کے عیب پر نگاہ کرو۔ کاش کہ یہ سیہ کار بھی کچھ حضرت اقدس کی برکات سے متمتع ہو جاتا۔ مگر جس ناپاک کی اصلاح وقت کے شیوخ اقطاب سے نہ ہو سکی ہو وہ اب کیا امید رکھے۔

مولوی زاہد صاحب اگر اس خط کے پہونچنے تک روانہ نہ ہوئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ کیا جلدی آنے کی پڑی ہے۔ رمضان گذار تے آؤ۔ یہ نہ ہو سکے تو جتنا بھی ہو سکے۔ علی میاں کے کل گذشتہ آنے کی خبر تھی۔ مگر نہ اب تک آئے نہ آج کی ڈاک میں کوئی اطلاع آئی۔ مولوی عبدالمنان کے کارڈ میں اس کو تفصیل سے لکھوں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ رات سے یہاں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ فقط والسلام

زکریا

۱۳ رجب ۱۳۷۹ھ
چہارشنبہ۔ ۱۱ ½ بجے

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ،
کوٹھی ۲۴ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)،

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن سے انتظار رہتا کہ لامع کی رسید اب تک نہیں پہونچی۔ اس وقت کارڈ مؤرخہ ١٣ رجب پہونچ کر موجب مسرت وطمانیت ہوا۔ میں نے تو کتاب کے اوپر کے کاغذ پر پتہ سب تمہارا ہی لکھا تھا۔ پھر بھی نہ پہونچے تو کیا اختیاری بات ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ دو چار مشہور مدارس میں اس کا ایک ایک نسخہ وقف کروں۔ مگر عـہ محصول اور بھی چبھتا ہے۔ اس لیے خیال ہے کہ کسی جانے والے کی معرفت مدرسہ کا نام لکھ کر کتاب تمہارے پاس بھیج دیا کروں۔ حضرت اقدس کی وجہ سے ہر جگہ کے آدمی آتے رہتے ہیں۔ کسی جانے والے کی معرفت موسوم الیہ تک بھیج دیا کریں۔ بشرطیکہ تمہیں اس میں دقت نہ ہو۔ مجھے نہ معلوم کیوں اس سے سابقہ کتابوں کی بہ نسبت زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔ اسی لیے مولوی نصیر سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اول تو قیمت ہی پر لڑائی ہوئی۔ وہ ١٨ رکھنا چاہتے تھے۔ بڑی مشکل سے ١٢ پر فیصلہ ہوا کہ میں عـہ چاہتا تھا۔ مگر پڑت ہی ١٢ کے قریب ہے۔ مگر میری لاپروائی سے زیادہ اخراجات آگئے۔ اب دوسری جنگ مفت تقسیم پر ہو رہی ہے۔ پچاس نسخے تو میں نے ان سے زبردستی لے لئے۔

یہ مضمون حضرت اقدس کے سنانے کا نہیں ہے۔ تمہیں تعلقات کے زور میں لکھ دیا۔ تم نے مولوی زاہد کا جمعرات کو آنا لکھا تھا۔ اس لیے کل ان کا شدت سے انتظار رہا کہ تم نے شاید کوئی دستی پرچہ ان کے ہاتھ لکھ دیا ہو۔ جو صاحب مولوی عبدالمالک کا پرچہ اور دوائیں لے کر گئے وہ مجھے مل کر نہیں گئے۔ آج دیوبند کا شوریٰ ہے۔ مگر یہاں بدھ کے دن سے بارش کا سلسلہ اور جمعرات کو اولے پڑ گئے۔ اس کی وجہ سے ٹانگوں کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا اور میں نے حاضری سے معذرت لکھ دی۔ خوئے بد را بہانہ بسیار۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیز مکرم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ — زکریا۔

کوٹھی ٣٢ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ١٦ر رجب ١٣٧٩ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون - کل صبح ۹ بجے مولوی زاہد صاحب کی معرفت دستی پرچہ پہونچا۔ وہ کل شب میں سرساوہ اتر گئے تھے۔ کل صبح یہاں آکر اس وقت دیوبند چلے گئے۔ ان کے ہاتھ بھائی اسمٰعیل صاحب کی مرسلہ شیرینی اور مونگرا بھی پہونچا۔ حق تعالیٰ شانہٗ معطی اور وسائط کو اپنی شایانِ شان جزائے خیر عطا فرماتے۔ ان کی خدمت میں بہت بہت شکریہ پیش کردیں۔ انہوں نے بہت ڈرتے ڈرتے یہ کہہ کر مرحمت فرمائی کہ چونکہ بھائی اسمعیل صاحب نے حضرت کے سامنے دی اس لیے میرے انکار کی ہمت نہ ہوئی۔ اور مولوی جلیل نے بھی لے جانے کو کہا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں یہاں ہدایا ذرا جلدی وصول نہیں کرتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بیچارے غلط فہمی سے دیتے ہیں۔ ان کو میری حقیقی حالت معلوم ہو تو کبھی بھی نہ دیں۔ محض مالک کی ستاری سے دھوکہ میں پڑے ہیں اس وجہ سے غلط فہمی سے دیتے ہیں اور پھر اصرار پر اس ڈر سے چپ ہو جاتا ہوں کہ بزرگوں سے سنا ہے کہ بلا طلب آمد پر جو انکار کرے تو طلب سے بھی نہیں ملتا۔ یہ ساری رام کہانی اس لیے لکھی کہ مولوی زاہد کے بیان سے معلوم ہوا کہ ان کے لانے سے انکار پر ردوقدح حضرت اقدس کی مجلس میں ہوتی۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت اقدس نے پاکستان تشریف بری سے قبل ان کو بیعت کرنے کی اجازت فرمائی تھی۔ اس کی بھی تصدیق مطلوب ہے۔

علی میاں کا اس وقت ۹ بجے تک کوئی پتہ نہیں۔ ان کا گذشتہ ہفتہ یہاں بھی برابر انتظار رہا پھر معلوم ہوا کہ عرب رشید کو انہوں نے نظام الدین سے تار دے کر بلایا ہے کہ ان کے سفر سے پہلے وہ لکھنؤ سے نمٹ آ دیں۔ عرب صاحب گذشتہ شنبہ کو گئے تھے اور دوشنبہ کو ان کی لکھنؤ سے واپسی کی خبر تھی۔ مگر معلوم ہوا کہ ان کا وہاں قیام ایک ہفتہ ہو گیا۔ اب وہ مع علی میاں کے پرسوں شنبہ کی شام کو لکھنؤ سے چل کر کل صبح دہلی پہونچے ہوں گے۔ جب کہ آخری اطلاعات سے معلوم ہوا ایک دو روز علی میاں کو دہلی سے ویزا لینے میں لگے گا۔ اس لیے اندازہ یہ ہے کہ کل یا پرسوں علی میاں دہلی سے یہاں پہونچیں

گے اور ایک آدھ دن یہاں قیام کے بعد حاضر ہوں گے۔ ممکن ہے کہ آج مولوی منظور صاحب نعمانی سے جو دیو بند کے شوریٰ سے واپسی پر شاید آج کسی وقت یہاں پہونچیں۔ مزید معلومات ہوں۔ یہ ناکارہ تو اپنی امراض کی وجہ سے دیو بند کے شوریٰ میں نہ جاسکا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ دوشنبہ

کوٹھی ۳۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۸ رجب ۹ ۱۳۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۱۷ رجب پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ مولوی زاہد صاحب کی معرفت پرچہ کل صبح ۹ بجے پہونچا تھا اس کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ بھائی افضل کا پیام بھی پہونچ گیا۔ بھائی متین صاحب کی کوٹھی کے متعلق دل سے دعا کرتا ہوں۔ حق تعالےٰ شانہٗ مدد فرمائے۔

علی میاں کی تحریرات سابقہ کی بنا پر کل سے ان شدت سے انتظار رہا۔ اس لیے کہ ان کو اپنی تحریر کے موافق دہلی سے ویزا لینے کے بعد کل یا پرسوں یہاں پہونچ جانا چاہیے تھا۔ مگر رات عشا کے وقت نظام الدین سے مولوی عبداللہ صاحب کا پرچہ ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ وہ اور عرب صاحب پرسوں لکھنؤ سے نظام الدین واپس پہونچ گئے اور علی میاں کی روانگی پھر مؤخر ہو گئی۔ اس لیے کہ انھوں نے جمعہ کو غسل کیا جس کی وجہ سے کمر اور سینہ میں درد کی شدت ہوئی۔ اس کی وجہ سے ان کے بھائی ڈاکٹر صاحب نے اور مولوی منظور صاحب نے سفر کی شدت سے مخالفت کی۔ اللہ تعالےٰ ہی فضل فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ شاہ صاحب سنا ہے کہ کئی دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ رات تک تو واپس نہیں آئے تھے۔ رات کو آگئے ہوں تو دوپہر کو کھانے میں معلوم ہوگا۔ آزاد صاحب سے بعد سلام مسنون ڈاکٹر علی اشرف لکھنوی نظام الدین ہوتے ہوئے رات عشاء کے وقت

یہاں پہونچے۔ صبح چار۔ کے بعد میری ہی تجویز ہے وہ مہربٹ صوفی انعام اللہ سے ملنے گئے ہیں، اس لیے کہ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ دن میں تو بات کرنے کا وقت نہیں ہے، عصر تک واپس آجائیں تو بعد مغرب بات ہوسکتی ہے۔

مولوی زاہد صاحب سے معلوم ہوا کہ بھائی جمیل صاحب کے ویزا میں کوئی جھگڑا نکل آیا، جس سے فکر ہے۔ ان کی سابقہ تحریر کے موافق ان کو رات آنا چاہیے تھا مگر اس وقت ۱۰ بجے صبح تک تو پہونچے نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

لائلپور کا پتہ پہونچ گیا۔ مگر سب سے اول جس خط میں آپ نے لکھا وہ نہیں پہونچا اس لیے کہ دوسرے خط میں تم نے لکھا تھا کہ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

کوٹھی ۲۰۲بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۹ رجب ۔ ۹۰ ۱۳ھ سہ شنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات ۲½ بجے بھائی جمیل صاحب پہونچے۔ صبح کی نماز کے بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ راؤ صاحب کا کارڈ اور رستی پرچہ مل کر موجب مسرت ہوئے۔ بھائی جمیل صاحب کے ساتھ ایک لطیفہ بھی پیش آیا۔ کہ ان کو ۲ بجے گاڑی سہارنپور پہونچنے کی اطلاع تھی اور گھڑی ان کی پاکستانی وقت کے موافق تھی۔ اس لیے نہایت مطمئن گاڑی میں لیٹے رہے۔ عین گاڑی کے چھوٹنے کے وقت معلوم ہوا کہ یہی سہارنپور ہے۔ جلدی جلدی کر کے اترے۔

ابھی دو تین دن یہاں قیام کے بعد نظام الدین کا ارادہ ہے۔ بھائی متین صاحب کے مکان کے قصہ کی خبر آپ کے کارڈ سے معلوم ہوکر بڑا قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ یہاں بھی سردی اور بارش کا سلسلہ تقریباً ایک ہفتہ سے جاری ہے، اولے بھی پڑتے رہتے ہیں جس سے سردی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مسجد خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ رجب ۷۹ھ
چہار شنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تم حضرات میں سے کسی کا بھی کارڈ نہیں ملا۔ حسب قرارداد آج لاہور سے لائلپور کو روانگی ہوگی۔ لیکن کل کے اخبارات میں لاہور میں شدت سردی کی لہر کا حال اور نہایت کثرت سے راولپنڈی وغیرہ میں برف باری کی خبریں پڑھ کر فکر ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی خیریت رکھے۔ اس وقت دہلی سے دستی پرچہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ علی میاں کل صبح دہلی پہونچ گئے۔ آج اگر ویزا مل گیا تو عجب نہیں کہ رات تک یا کل کو یہاں پہونچ جائیں۔ شاہ صاحب بھی دہلی سے ویزا لے کر کل شب میں سہارنپور پہونچ گئے۔ سنا ہے کہ وہ اتوار کی شام کو یہاں سے لاہور کے ارادہ سے روانہ ہونے والے ہیں۔ مولوی عبدالمنان دہلوی بھی پرسوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ پہلے سے ان کا ارادہ علی میاں کے ساتھ جانے کا تھا۔ مگر جب ان کی بیماری کی خبر سنی تو وہ یہاں پرسوں آگئے تھے۔ یہاں آکر ان کو علی میاں کے دوبارہ ارادہ کا حال معلوم ہوا تو وہ تردد میں ہیں کہ ان کا انتظار کریں یا کل شام کو شاہ صاحب کے ساتھ روانہ ہوں۔ شاہ صاحب کا اصرار ان کو اپنے ساتھ لے جانے کا ہے۔

راؤ محفوظ علی بھی ۲۶ جنوری کے بعد ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
مدرسہ والی مسجد خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
صبح ۲۳ رجب پنجشنبہ

○

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ دو دن کے وقفہ کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۲۰ رجب رات ۲۴ کی شب میں ملا۔ اس مرتبہ فصل بھی زیادہ ہوا اور یہ کارڈ بھی تاخیر سے پہونچا یہاں ایک ہفتہ سے سردی کی بہت شدت ہے اور اخبارات سے یہ خبر سن کر کہ لاہور میں بھی بہت زیادہ شدت ہے بہت فکر ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ خیر فرمائے۔ علی میاں کے متعلق سے سید محمد طاہر کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں ملاحظہ فرما لیں۔ اب تک کی جملہ روایات کے خلاف جدید روایت ایک خط کے حوالہ سے سنی گئی کہ حضرت اقدس کا ارادہ لائلپور کا طبیعت کے خلاف محض اصرار پر ہے۔ اس روایت کا یقین تو اس لیے نہیں آیا کہ متواتر اب تک یہ معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت اقدس کا خود قلبی جذبہ تشریف بری کا ہے مگر گھر کا ناتی بھی معتبر ہے۔ اس روایت پر شاہ صاحب باوجود مشاغل کے آج ارادہ کر رہے ہیں۔ بھائی افضل صاحب کے متعلق گرامی نامہ جات پہونچ گئے تعمیل حکم تو کر دی کہ ان کے نام لکھ دیے مگر اچھا ہی تھا کہ نمٹ جاتا یہ مسئلہ مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔

آج سے لامع بسلسلہ وقف کا سلسلہ شروع کر رہا ہوں۔ مولوی نصیر صاحب تو بہت ناراض ہو رہے ہیں مگر مجھے دو خیال ستا رہے ہیں اول یہ کہ مرنے کا وقت قریب آتا جا رہا ہے بعد میں کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔
دوسرا یہ کہ علماء خریدتے تو کم ہیں، ہدیہ ہی کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بجائے شخصی ہدایا کے میرے خیال میں یہ ہے کہ مدارس میں کچھ نسخے وقف ہو جائیں تو بہت سے لوگوں کے کام آ سکتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام دعا کی درخواست۔ یہ بھی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے لامع کو قبول فرمالے۔

زکریا۔ ۲۴ رجب ۹۷ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ رات عشاء کے قریب تمہارا مرسلہ تار ۴ بجے کا پہونچ گیا۔ جزاکم اللہ تعالے ۔ بہت ہی فکر سوار تھا کہ اس سردی میں سفر کیسے ہوگا۔ یہاں بھی بہت شدت ہے اور وہاں کی خبریں بھی نہایت شدت کی اخبارات سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد علی میاں، مولوی عبدالمنان دہلوی وغیرہ حضرات روانہ ہو گئے جو انشاء اللہ آج دوپہر تک پہونچ جائیں گے۔ شاہ صاحب کے متعلق کل دوپہر تک شدت سے روانگی کی خبریں سنتے رہے۔ مگر ظہر کے بعد سے التوار کی سننی شروع کر دی تھیں۔ حق تعالے شانہٗ ان کے تفکرات کو دور فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بخدمت الحاج علی میاں صاحب۔

بعد سلام مسنون ۔ امید کہ آپ بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ یہاں آپ کی روانگی کے بعد یہ معرکہ پیش آیا کہ نینی تال والے مہمان جس کا سامان بھی اوپر مہمان خانہ میں رکھا تھا۔ مولوی محمد ثانی اپنے بھولے پن سے ان کی گھٹری بھی ساتھ لے گئے۔ رکشہ میں رکھنے والے کا یہ بیان ہے کہ ثانی صاحب کے کہنے سے وہ اس کو اوپر سے لائے اور نصیر الدین علیگڑھی نے اس کو رکشہ میں رکھا۔ اس گھٹری میں ان صاحب کا گرم پاجامہ، کوٹ، ٹوپہ وغیرہ سردی کا سارا سامان تھا۔ بعد عشاء جب وہ مہمان خانہ میں گئے اور تلاش کیا تو نہ ملی۔ اتنہ پتہ بتانے پر رکشہ میں رکھنے والوں نے بتایا کہ وہ تو رکشہ میں رکھی گئی ۔ وہ صاحب بھی رکشہ کر کے اسٹیشن گئے مگر اتنے وہ پہونچے اتنے گاڑی چھوٹ چکی تھی۔ ان کو اسٹیشن سے واپسی پر میں نے دس بجے رات کے شاہ صاحب کے مکان پر آدمی بھیجا کہ شاید وہ جب اسٹیشن گئے ہوں اور اسٹیشن پر جب آپ حضرات کو پتہ چلے کہ یہ ہماری نہیں تو شاہ صاحب کے ہاتھ واپس کر دی ہو۔ مگر وہاں سے بھی لاعلمی کا جواب آیا۔ پھر میں نے مدرسہ جا کر مہمان کو یہ مشورہ دیا کہ دہ میل سے امرتسر جائیں اور بوڈر پر تو پتہ چل ہی جائے گا کہ یہ رفقاء میں سے کسی کی نہیں۔ مگر ان کی امرتسر جانے کی ہمت اس سردی میں نہ پڑی۔ افسوس کے

سوا کیا ہوتا۔ حق تعالیٰ شانہ ان کو اجر اور نعم البدل عطا فرمائے۔ فقط۔

خط لکھنے کے بعد ڈاک آئی اور تمہارا پرسوں کا کارڈ مل گیا مولوی زاہد نے تو بہت وثوق سے کہا ہے۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب — زکریا۔ مظاہر علوم

مدرسہ طالی مسجد خالصہ کالج لائلپور (مغربی پاکستان) — ۲۵؍رجب ۱۳۷۹ھ دوشنبہ

○

مکرم محترم مولانا الحاج علی میاں صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں مولوی عمران صاحب کا خط دہلی سے آیا کہ میں کل یعنی سہ شنبہ کو دوپہر کو سہارنپور پہونچ رہا ہوں اور چہار شنبہ کی شام کو واپسی ہوگی۔ کل دوپہر کھانے میں ان کا انتظار رہا اور پھر مجبوراً ان کے لیے کھانا رکھا گیا۔ وہ کل شام ۴ بجے عرب صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کے ساتھ پہونچے۔ معلوم ہوا کہ اب تک چونکہ کبھی دیوبند جانے کی ان کو نوبت نہ آئی تھی اس لیے مولوی عبداللہ صاحب کے مشورہ پر وہ پرسوں ان کے ساتھ دیوبند آگئے اور کل شام یہاں پہونچے اور آج صبح چاء کے بعد سے اس وقت دس بجے تک انہوں نے اپنے آئندہ قیام ندوہ کے سلسلہ میں مشورہ فرمایا اور طویل گفتگو اسی سلسلہ میں رہی۔ آپ کے باوجود بار بار کی ملاقات کے تفصیلی گفتگو کا وقت ہی نہیں ملتا۔ آپ کی واپسی پر اگر وقت ملا تو عرض کردوں گا۔ تعجب ہے کہ دونوں کے ایک دوسرے کے اس قدر معتقد ہونے کے باوجود اپنی طبائع کا اختلاف ہے۔ جتنے آپ ان کے مداح ہیں وہ اس سے زیادہ۔ مولوی عمران صاحب، مولوی عبداللہ صاحب تو آج واپسی کا ارادہ بعد ظہر کر رہے ہیں۔ عرب صاحب، بھائی جمیل صاحب حیدرآبادی کی معیت میں ایک ہفتہ یہاں قیام کا ارادہ کر رہے ہیں۔

خدا کرے لامع کے نسخے بخیریت پہونچ گئے ہوں۔ راستہ میں کچھ گڑبڑ نہ ہوئی ہو اگر کچھ اشکال پیش آیا ہو تو ضرور لکھیں تاکہ آئندہ اس کی رعایت رکھی جائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۲ - رجب پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ چونکہ اتوار کی شام کو بخیریت کا علم پہلے ہو چکا ہے اس لیے اب تو یہ خط پرانا ہی ہو گیا۔ پہونچنے کے بعد سے خطوط کا انتظار ہے کہ سفر سے کوئی اثر خدانخواستہ ضعف یا سردی کا تو نہیں ہوا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔۔۔ اگر علی میاں کے ساتھ نینی تال والے مہمان کی گھنڈی وہاں تک بخیر پہونچ گئی ہو تو رائے عطاء الرحمن، بھائی محمود صاحب وغیرہ کسی آنے والے کے ساتھ واپس کر دیں تاکہ ان تک پہونچانے کی کوشش کروں۔ ابھی تو وہ مہمان مقیم ہیں مگر تین چار دن میں واپس جانے والے ہیں۔ میرٹھ والا خط بھی مل گیا۔ وہ راستہ میں کئی دن اٹکا۔ فقط

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب والحاج مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب زکریا۔

مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج، لائلپور (مغربی پاکستان) ۲۷ رجب ۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے وقت تمہارا لائلپور پہونچنے کا کارڈ مل کر تفصیلی حالات سے موجب مسرت ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ سفر راحت سے پورا ہو گیا اور کوئی اشکال پیش نہیں آیا۔ امید ہے کہ بھائی ابراہیم صاحب کی تقریب شادی باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچ گئی ہوگی۔ بندہ کی طرف سے مکرر مبارکباد پیش کر دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں آجکل یہاں عربوں کی متعدد جماعتیں آئی ہوئی ہیں اس لیے اور بھی مشغولی زیادہ ہیں۔ عرب رشید فارسی صاحب نے صبح چار کے بعد سے اب تک دس بجے تک مجھے یہ سمجھایا کہ حجاز میں حدیث پڑھانے کے لیے تیرے وہاں جانے کی شدید ضرورۃ ہے۔

وغیرہ وغیرہ اور دوسری بات یہ کہ تو علی میاں پر زور دے کہ وہ ہر سال ایک سفر وہاں کا کیا کریں۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
مسجد مدرسہ والی خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۸ رجب ۷۹ھ
پنجشنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل یکشنبہ کی شب میں تمہارے دو کارڈ مورخہ ۲۷، ۲۸ رجب پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے۔ تم نے بھائی افضل صاحب سے بہت شرمندہ کیا۔ نہ تم اور ہم مچاتے نہ ان کو یہ بدعت اختیار کرنی پڑتی۔ بہرحال شکریہ اور دعا کے سوا کیا کہوں۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل و کرم سے دارین میں اس گراں قدر احسان کی جزائے خیر اپنی شایان شان عطا فرمائے اور واسطہ کو بھی اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ تمہاری سابقہ تحریر کے موافق کہ برادر محمود شنبہ کو وہاں سے روانہ ہونے والے ہیں۔ کل صبح کی نماز میں بھی ان کو خوب تلاش کیا اور آج جب صبح کی نماز میں شیخ بدھو ملے جو ۱۱ ماہ میں وہاں سے واپس آئے تو یقین تھا کہ بھائی محمود بھی ان کے ساتھ ہوں گے مگر نماز کے بعد ملاقات سے معلوم ہوا کہ وہ تم سے بھی مل کر نہیں آئے۔ نہ ان کو بھائی محمود کا پتہ۔ مجھے خیال تھا کہ ان کے ساتھ تمہارا تازہ خط ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ کل صبح صوفی جی کی کوٹھی پر حضرت اقدس سے ملنے گئے۔ وہاں پہونچ کر حضرت کا لائل پور جانا معلوم ہوا تو پھر وہ کوٹھی کے اندر ہی نہ گئے۔ باہر ہی سے اس ڈر سے واپس آ گئے کہ کوئی شخص کوئی بیگار نہ حوالہ کر دے اور بوڑھے پر دقت ہو۔

کرنل اقبال کے صاحبزادہ جو ایک عشرہ سے یہاں مقیم تھے، جمعرات کو رائپور گئے اور شنبہ کی شام کو واپس آ کر یکشنبہ کو دہلی گئے۔ ان کے ساتھ راؤ صاحبان کی ایک جماعت جس میں راؤ عبدالحمید صاحب، راؤ سلیم خاں، راؤ سعید اختر اور ۵ نفر دیگر راؤ صاحبان میں سے جن کے نام سے بندہ واقف نہیں روانہ ہوئے ہیں۔ مگر لعبہ

میں معلوم ہوا کہ اتوار کی دوپہر کو مولانا یوسف صاحب موہانہ کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ نہ معلوم یہ حضرات قیام فرمادیں گے یا واپس آجائیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

• بھائی ابراہیم صاحب کی خدمت میں مکرر مبارکباد پیش کردیں۔ مہر کی عظیم مقدار سن کر حضرت مدنی قدس سرہ بہت یاد آئے۔ کاش یہ رقم اہلیہ محترمہ کی طرف سے کسی صدقہ جاریہ میں لگ جاتی تو ان کیلئے اس دنیا کی چندروزہ زیب وزینت سے بہت زیادہ آنے والی چیز ہوتی۔ فقط۔

زکریا بمظاہر علوم ۔ ۳ شعبان ۹۰ھ، ۲۴ بدشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج ۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۱۳ جنوری پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ مع اہل وعیال بخیر واپسی سے مزید مسرت ہوئی۔ لیکن حضرت حافظ الحاج عبدالعزیز صاحب کی مسلسل علالت سے بہت ہی کلفت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ جب بھی عزیز مولوی جلیل کے خط میں علالت کی خبر پڑھتا ہے، بہت ہی کلفت ہوتی ہے اور دعائے صحت کرتا ہے۔

اس سے تعجب ہوا کہ علی میاں، مولوی محمد یوسف صاحب کے مدرسہ کی لامع کو بھول گئے۔ حالانکہ اس مدرسہ کا نام خود موصوف ہی نے لکھوایا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس مدرسہ میں بخاری شریف کا درس مسلسل ہوتا ہے۔ علی میاں ہی نے بتایا تھا۔ معلوم نہیں دوسرا نسخہ مفتی محمد شفیع صاحب کے مدرسہ کا بھی روانہ ہوگیا یا وہ بھی نہ جاسکا۔

ایک بات راز کی ہے۔ تخلیہ میں حضرت اقدس سے عرض کرکے جواب سے مطمئن فرمادیں۔ ایک شخص تقریباً ۲۰ سال سے ذاکر ہے، کاشتکار ہے۔ کبھی تو اس پر

ذکر شغل کا جذبہ ہوتا ہے تو دن رات اسی فکر میں رہتا ہے۔ گذشتہ سال کچھ دن روزانہ رات کو یہاں ریل سے آتا اور صبح کو ذکر کے بعد چلا جاتا اور کبھی اپنے دھندوں میں ایسا پھنس جاتا ہے کہ سب معمولات ترک ہو جاتے ہیں۔ جن ایام میں ذکر کا غلبہ ہوتا ہے تو بہت کچھ کشوف وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر دنیاداری استقلال پیدا نہیں ہونے دیتی۔ کل وہ آیا اور ایک دم لپٹ گیا اور کہا کہ صبح مسجد میں ذکر کر رہا تھا۔ ایک دم ایسا جوش آیا کہ میں اپنے آپ میں نہ رہا اور بے اختیار زبان سے میرا خدا شیخ الحدیث نکلتا رہا۔ دیر کے بعد کچھ ہوش آیا تو بڑا فکر و قلق ہوا۔ میں نے اس کو بہت زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کر تجدید ایمان کرائے اور کچھ دن کے لیے ذکر کو روک دیا۔ حضرت اقدس اطال اللہ بقاءہ اس سلسلہ میں کچھ رہنمائی فرما دیں تو ضرور لکھ دیں کیا تجدید نکاح بھی کراؤں یا اتنے پر کفایت کروں۔

الحرف علی رسول اللہ دلالۃ تلاش کر رہا ہوں۔ اس وقت اپنے اکابر کی مختلف تحریرات شائع ہوئی تھیں۔ مگر اب یاد نہیں کہ کہاں ملیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ — زکریا۔ مظاہر علوم

مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۵ر شعبان ۱۳۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۳ر شعبان سہ شنبہ پہونچا۔ اس سے پہلے تمہارے کارڈ سے بھی یکم شعبان شنبہ کی معلوم ہوئی تھی اور اخبارات میں بھی یہ اعلان ہوا تھا کہ پاکستان میں بھی شنبہ کی یکم ہے۔ ہمارے یہاں تو رؤیت عامہ سے یکم شعبان شنبہ کی ہے۔

رشید فارسی کا پیام تو میں نے علی میاں کے نام محض اس لیے لکھا تھا کہ وہ بہت اصرار سے مجھ سے تقاضا کر گئے تھے۔ حضرت اقدس کے مزاج کی کیفیت

سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت وقوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ بھائی متین صاحب کو ان کے مکان کے سلسلہ میں افسوس کا خط لکھنے کا ارادہ ہی کرتا رہا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ مجھے پتہ بھی یاد نہیں رہا کرتا۔ حضرت اقدس کے جائے قیام پر تو چونکہ روزانہ ہی خط لکھنے کی نوبت آتی رہتی ہے۔ وہ تو ددایک دن کے بعد یاد ہوجاتا ہے۔ اگر وہ لائلپور پہونچ گئے ہوں تو ان سے بعد سلام مسنون مکان کے قصہ پر افسوس کے بعد فرمادیں کہ دل سے واقعی دعا کر رہا ہوں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ حضرت اقدس کے آپ کے مکان پر قیام سے آپ کے لیے زیادہ مفید لائلپور رمضان گذارنا ہے کہ وہاں آپ میزبانی کے انتظام میں یکسو نہیں رہ سکتے۔ مجھے اور یہاں ہمہ تن یکسوئی سے اپنے کام میں لگ سکتے ہیں۔ نیز یہ بھی کہہ دیں کہ بھائی انیس کو بھی اپنی اور میری طرف سے لکھ دیں کہ اگر پورا رمضان نہیں تو ماہ مبارک کا کچھ ایک عشرہ کم از کم حضرت کی خدمت میں گذار دیں۔

ایک شکوہ تم سے راز میں کرتا ہوں۔ میں نے بعض لوگوں کو حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کو لکھا۔ ان کا یہ جواب آیا کہ ہم حاضر ہوئے تھے۔ مگر وہاں خدام ادب نے چلتا کر دیا۔ اس سیہ کار سے اگر کسی کا تعلق ہے تو وہ صرف صورت ہی ہے۔ حضرت ہی کے تعمیل حکم میں اس کو بھگت رہا ہوں۔ ورنہ ایک کو بھی پاس نہ پھٹکنے دیتا۔ حضرت سے عرض کردیں کہ دستگیری آپ فرمادیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

مدرسہ والی مسجد، خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۷رشعبان ۷۹ھ جمعہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ اس وقت عصر کی نماز میں عزیز مولوی فضل الرحمن ملے اور

بتایا کہ رات ہی کو جانا ہے۔ حالانکہ ان کے والد ماجد اور یہ خود بھی خط کے ذریعہ سے دو تین ملتویاں قیام کے ارادہ کا احسان مجھ پر رکھ چکے تھے۔ مگر اب جو میں نے ان کو مواعید یاد دلائے تو انہوں نے دانت دکھا دیے۔ اس لیے عجلت میں یہ پرچہ لکھ رہا ہوں۔ رات عشاء کے بعد کی ڈاک میں پاکستان کے پانچ چھ خط ملے مگر تعجب ہے کہ لائلپور کا کوئی نہ ملا تھا۔ ممکن ہے کل کو مل جائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

بگرامی خدمت مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب زاد مجدہم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے آپ کا جدید رسالہ قادیانی کے سلسلہ کا ملا۔ بھیجنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا جس کا براہ راست شکریہ لکھوں۔ اس لیے آپ ہی کو لکھتا ہوں۔ کوئی دوسرے صاحب ہوں تو آپ براہ کرم ان کو شکریہ لکھ دیں یا مجھے پتہ تحریر کر دیں۔ رات اس کو دیکھنا شروع کیا اور رات سے بہت ہی ڈر لگ رہا ہے اس لیے کہ حکیم نورالدین کے متعلق ویسے تو بہت سی خبریں سن رکھی تھیں لیکن یہ رات ہی معلوم ہوا کہ مولانا عبدالقیوم صاحب سے حدیث پڑھی اور حضرت شاہ عبدالغنی صاحب سے سلوک بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد یہ حشر اللّٰھم احفظنا من الحور بعد الکور۔ رات سے بہت ہی خوف ہے۔ اللہ ہی محفوظ رکھے

حضرت اقدس کی خدمت میں بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی اکرام کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں، کتھ، تمبا کو وہ بھیج رہے ہیں۔ خدا کرے کہ پہونچ جائے کہ قاصد ابن فلاں ہیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ ۹ شعبان ۱۳۷۹ھ یکشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل شب میں باوجودیکہ پاکستانی خطوط کئی ملے مگر لائل پور کا کوئی نہیں ملا۔ رات عزیز فضل الرحمٰن کے ہاتھ نہایت عجلت میں ایک پرچہ لکھا۔ اس

وقت تک ڈاک نہیں آئی۔ مگر آج پیر ہے اس لیے بہت دیر میں ملے گی۔ اس کے بعد ممکن ہے جواب کا وقت نہ رہے۔

اس وقت ایک اہم واقعہ پیش آگیا۔ مولوی یوسف، مولوی انعام پرسوں ایکسپریس سے دفعتًہ بلا اطلاع سابق پہونچ گئے۔ کل قیام رہا۔ مگر مولوی انعام اس مرتبہ بہت افسردہ رہے۔ رات کو نیند بھی نہ آئی۔ اس وقت لاری سے واپسی کا ارادہ تھا مگر کل صابری صاحب ان سے ملنے آگئے کہ ایک عرب صاحب کی وجہ سے ان کو خبر ہوگئی اور وہ اصرار کر گئے کہ مجھے بھی دہلی جانا ہے۔ میری ہی کار میں چلیے۔ مولوی یوسف، مولوی انعام ان کی کار میں سوار ہونے کے لیے جب الوداعی مصافحہ کرنے لگے تو مولوی انعام پر شدید دورہ پڑا چیخیں نکل گئیں۔ اور بیٹھے بیٹھے گر پڑے۔ دیر تک چیخیں نکلتی رہیں۔ سب پریشان ہوگئے۔ تقریبًا آدھ گھنٹہ بعد اس وقت ۹ بجے یہاں سے تو کار میں روانہ ہوگئے۔ خدا کرے خیریت سے پہونچ جائیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی اور حضار مجلس سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

خط لکھنے کے بعد تمہارا جمعرات ۵ رشعبان کا خط بھی ملا۔ ہمارے یہاں تو جمعرات کو ۶ تھی۔ حضرت اقدس کے مزاج اور نظام سے مسرت ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اس سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ شعبان ۷۹ھ
دوشنبہ۔ ۹ بجے صبح

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

○

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار میں رات بعد عشا تمہارا کارڈ مورخہ ۱۰ شعبان دوشنبہ پہونچا۔ پیشاب کی جانچ کے نتیجہ سے فکر و تشویش میں اضافہ ہوگیا اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اب آپ حضرات کے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ شاہ صاحب کے پاس تو رات ہی مفصل اطلاع

کرادی تھی اور اس وقت ۹ بجے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا۔ اس لیے کہ کل کے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب والے خط کے ملاحظہ کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ اگر کل کوئی خط آنے تو جلد بھجوا دینا۔ اس لیے فوراً بھجوا دیا۔ غالباً شاہ صاحب آج کوئی تار دینے کا بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ صوفی انعام اللہ صاحب کا ارادہ تو پہلے سے بھی آنے کا تھا۔ مگر جب سے وہ بہٹ کے امام بن گئے۔ وہاں کے لوگوں کا شدید اصرار رمضان میں مدرسہ کی بھلی سے بہٹ قیام پر تھا۔ مگر میں نے رات ان سے کہہ دیا کہ مدرسہ والے راضی ہوں یا نہ ہوں وہ فوراً لائلپور چلے جائیں۔ پرسوں شنبہ کی صبح کو وہ اپنی اہلیہ کو قاری شبیر صاحب کے ساتھ لکھنؤ بھیج کر پرسوں ہی دہلی ویزا لینے جائیں گے۔ قاری شبیر صاحب بھی پرسوں لکھنؤ کا ارادہ کر رہے ہیں کہ ان کو والد مرحوم کے انتقال کے بعد سے بلانے کے تقاضے تو بہت آتے مگر وہ نہیں گئے۔ اب اپنے پاسپورٹ کی طیاری کے ارادہ سے جا رہے ہیں۔ اس کے مل جانے پر حاضری کی سعی کریں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں سب خدام دعا کر رہے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آپ کے خط کی نقل کل حکیم محب الرحمٰن کو بھیج دی تھی۔ رات کے مولوی جلیل کے خط کی اطلاع اس وقت دستی کر دی۔

بگرامی خدمت الحاج مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب!

بعد سلام مسنون۔ سابقہ ٹائیفل مل جانے کے بعد پانچ خطوط بواسطہ اور بلاواسطہ آپ کو اطلاع کی کہ وہ مل گئے۔ مگر تعجب ہے کہ ایک بھی نہ پہونچا اور آپ کو دوبارہ زحمت اٹھانا پڑی۔ مولوی منظور صاحب نے بدھ کو یہاں آنے کو لکھا تھا۔ اس لیے کل تمام دن شدت سے ان کا انتظار رہا۔ رات بھی ان کے لیے کھانا رکھا گیا۔ لیکن وہ بجائے کل کے رات میل سے پہونچے۔ صبح کی نماز میں ملاقات ہوئی۔ شنبہ کی شام تک یہاں قیام کا ارادہ ہے، پھر واپس لکھنؤ۔

آزاد صاحب سے بعد سلام مسنون۔ اب تک واقعی ضرورت ہر شخص کے خط کی نہ تھی۔

مگر اتنے حضرت اقدس کو کل افاقہ ہوا اس وقت تک اب ہر شخص کے خط کا شدت سے انتظار ہے۔ اس لیے کہ روایات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ ۱۰ بجے صبح
مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۳ شعبان پنجشنبہ ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار میں تمہارا کارڈ مورخہ ۱۱ شعبان منگل رات عشاء کے بعد پہونچا۔ تم نے لکھا کہ تاریخ یہاں بھی وہی ہے، پہلے خط میں غلط لکھی گئی، مگر مولوی عبدالمنان صاحب کے رات کے خط میں بھی یہ ہے کہ تیرا خط مورخہ ۷ شعبان آج ۸ شعبان اور ہمارے ۹ شعبان کو پہونچا۔ بہرحال رات کے دونوں خطوں سے فی الجملہ اطمینان ہوا۔ اللہ کرے کہ اب طبیعت مبارک بالکل اچھی ہو گئی ہو۔ کل صبح شاہ صاحب کی یا ڈاکٹر صاحب کی طرف سے شاہ صاحب نے ایک ارجنٹ تار دیا تھا۔ رات تک اس کا جواب نہیں پہونچا تھا۔ اس وقت تحقیق کے لیے آدمی بھیجا ہے بھائی محمود صاحب کے متعلق کل لکھ چکا ہوں کہ وہ کل صبح ۹ بجے یہاں سے لاری کے راستہ دہلی روانہ ہو گئے۔ وہاں سے آج جمعہ کو بمبئی روانہ ہوں گے۔

حضرت اقدس کی طبیعت مبارکہ کی طرف سے اب تک فکر ہے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ جب سے حضرت کی زیادتی علالت کی خبریں سنی جا رہی ہیں اور بھی اضمحلال بڑھ گیا۔ نہ کام میں دل لگتا ہے نہ بات کرنے کو دل چاہتا ہے۔ گو مولانا منظور صاحب کی وجہ سے آج چاء کے بعد بہت دیر میں اوپر آنا ہوا۔

معلوم نہیں لامع کے نسخے مرسل الیہم تک پہونچے یا ابھی نہیں۔ فقط والسلام

علی میاں کی خدمت میں اس وقت مولوی انعام کا کل جمعرات کا بھیجا ہوا کارڈ بھی مل گیا۔ لیکن آپ کا سابقہ لفافہ ان کو کل تک بھی نہیں ملا۔ اگر لاہور واپسی کا نظام

طے ہو گیا ہو تو مطلع فرمادیں۔

مکرم محترم مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں زاد مجدہم!

بعد سلام مسنون۔ کل کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ مولانا منظور صاحب کل شب میں آگئے تھے۔ اطلاع تو بدھ کو پہونچنے کی تھی مگر کچھ تاخیر ہو گئی اس لیے کل آئے اور اب بجائے آج کے کل شنبہ کی شام کو واپسی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

مولوی انعام صاحب کا خط آیا جس میں لکھا ہے کہ آپ کا دوسرا لفافہ ترمیم ٹائٹل کا تو ان کو مل گیا۔ لیکن پہلا لفافہ اصل ٹائیٹل کا نہیں ملا۔ یہ بدھ کا لکھا ہوا خط تھا جو کل جمعرات کو ملا تھا۔ ممکن ہے بعد میں وہ بھی مل گیا ہو۔ مگر اب اس کی ضرورت نہ رہی کہ سابقہ ٹائیٹل آپ کا لکھا ہوا مل گیا مگر تعجب ہے کہ میں نے اس کے ملنے کی اطلاع اتنے خطوط میں لکھی پھر بھی آپ کو نہ ملی۔ یا للاسف

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط

زکریا

۱۴ شعبان ۱۳۷۹ھ
جمعہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب

مدرسہ والی مسجد، خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

○

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۱۲ شعبان پہونچ کر موجب طمانیت ہوا۔ اور اس کے بعد ۹ بجے شاہ صاحب کے نام کا تار بھی ان کے پاس پہونچ گیا۔ کل تمام دن کئی مرتبہ ان کے گھر آدمی تار کے جواب کی تحقیق کے لیے بھیجا۔ چونکہ وہ بہٹ تھے اس لیے یہ خیال رہا کہ ایسا نہ ہو کہ مکان پر کسی کے نہ ملنے کی وجہ سے وہ رکا پڑا ہو۔ اس سے مزید اطمینان ہوا۔

آج صبح پانچ بجے قاری شبیر صاحب لکھنؤ گئے ہیں تاکہ اپنا پاسپورٹ تلاش کرائیں۔ ان کے گھر والوں کا بھی بلانے کا شدید تقاضا تھا۔ ان کے ساتھ صوفی انعام اللہ کی اہلیہ بھی جو پہلے ہی سے لکھنؤ جانے پر مصر تھی گئے ہیں اور صوفی

انعام اللہ اس وقت دہلی اپنا ویزا بنوانے جارہے ہیں۔ مولانا منظور صاحب نعمانی جمعرات کی شب میں یہاں آئے تھے۔ آج شام کو واپس سیتاپور ہوتے ہوئے لکھنؤ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں علی میاں کی آمد کا کیا بنا؟ ان کی خدمت میں سلام مسنون۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست معلوم نہیں لاہور واپسی کے متعلق کیا طے ہوا۔

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آپ کے وعدہ کی وجہ سے کہ میں کل کو پھر خط لکھوں گا کئی دن سے آپ کے موعودہ خط کا انتظار رہا۔ آپ کے سابقہ کارڈ کی نقل حکیم محب الرحمٰن کے پاس ارسال کر دی تھی۔ دوسرے دن ایک دستی پرچہ بھی ان کو بھیج دیا تھا۔ مگر شام کو معلوم ہوا کہ حکیم محب الرحمٰن تو رامپور نہیں ہیں۔ پٹیالہ گئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی صحت کا مکہ تک آپ سب حضرات کے خطوط کا علیحدہ علیحدہ انتظار اس لیے ہے کہ روایات میں ایک ہی تاریخ کے احوال میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مولوی عبدالمنان صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ آپ کا خط بھی کئی دن سے نہیں آیا۔ فقط والسلام

عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہ — زکریا۔ شنبہ

مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۵ شعبان ۹۰ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

باوجود شدید انتظار و ترسی کے یکشنبہ کی شب میں تمہارا کوئی کارڈ نہ ملا، نہ کسی اور کا ملا۔ اب کل دوشنبہ کو ملے گا۔ کل ہی کو یہ کارڈ جا سکے گا۔ مگر آج یکشنبہ کو اس لیے لکھ رہا ہوں کہ کل شنبہ کی شب کا کارڈ جو کل ڈاکٹر صاحب کے پاس سے آیا تو انہوں نے اس پر شکوہ کیا کہ پیشاب کے ٹسٹ کی رپورٹ کی نقل کسی نے نہیں بھیجی۔ تم لکھ دو کہ اس کو بھیج دیں۔ اس لیے میں نے اس خیال سے کہ بھول نہ جاؤں، ابھی لکھ دیا۔

مولوی عبدالمنان صاحب سے بھی بعد سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب کا پیام پہونچادیں اور وہ موجود نہ ہوں تو تم سعی کر کے اس کی نقل جلد بھیج دو۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد ڈاک آگئی اور تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۳، ۱۴ شعبان جمعرات، جمعہ پہونچے۔ بڑا سخت انتظار تھا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ابھی ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں لیکن پیشاب کے معائنہ کی نقل کا ڈاکٹر صاحب کا پھر تقاضا آیا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں کی خدمت میں بعد سلام۔ آپ کا سابقہ لفافہ ٹائیٹل والا تو ڈاک کی نظر ہی ہوگیا کہ اس وقت نظام الدین سے کل اتوار کا کارڈ مزید ٹکٹ کے ساتھ پہونچا، جس میں لکھا کہ کل تک بھی وہ نہ پہونچا۔ اب سابقہ ہی تحریر کردہ طبع ہو رہا ہے کہ وہ مل ہی گیا تھا۔ مولوی منظور صاحب پرسوں شنبہ کی شام کو سیتاپور واپس چلے گئے۔ فقط

ایک ضروری امر یہ ہے کہ تم نے بہت دن ہوئے لکھا تھا کہ کوئی شخص لامع کی قیمت تم کو دینا چاہتا تھا۔ تم نے لینے سے انکار کردیا۔ اگر وہ صاحب ہوں یا کوئی دوسرا دریافت کرے تو اس کو کتب خانہ رشیدیہ، متصل جامع مسجد دہلی کا پتہ بتا دیں۔ ان کو پاکستان کا لائسنس ملا ہوا ہے۔ میرے یہاں کی کتب بھی ان کے کتبخانہ میں ملتی ہیں۔ مولوی عبدالمنان کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ ان سے معائنہ پیشاب کی رپورٹ کا تقاضہ کردیں۔ فقط

عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ دوشنبہ

مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۷ شعبان ۱۳۷۹ھ دوشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ جمعرات، جمعہ کے پہونچے تھے جو پرسوں اتوار ہو جانے کی وجہ سے دونوں کل ہی ملے۔ ان کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ رات عشاء کے بعد تمہارا شنبہ ۱۵ شعبان کا کارڈ ملا۔ تار کے تاخیر سے

پہونچنے کا حال معلوم ہوا۔ جب وہ بھیجا جارہا تھا اس وقت میں نے باصرار پیام بھیجا تھا کہ مسجد مدرسہ پتہ میں ضرور لکھا جائے۔ مگر عقلاء نے اس کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ فضول حروف کا اضافہ ہوگا اور اس کی وجہ سے جواب کا دو دن انتظار کرنا پڑا۔ مجھے بھی کئی آدمی شاہ صاحب کے مکان پر اور ڈاکٹر صاحب کے یہاں بھیجنے پڑے، کہ شاید وہاں جواب آگیا ہو۔ شاہ صاحب چونکہ دن میں بہٹ رہتے۔ بعد مغرب آتے ہیں۔ اس لیے یہ خیال تھا کہ وہ مکان پر رات تک پڑا رہے گا۔ مگر وہ جمعہ کے دن شام کو ۹ بجے پہونچا جیسا کہ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔

اس خبر سے جو آج کے خط میں ہے کہ بخار ابھی تک مقامی ڈاکٹروں کے قبضہ میں نہیں آیا، بہت ہی فکر و قلق ہے۔ کل سے مجھ پر مختلف ذرائع سے یہ زور پڑ رہا ہے کہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں یہاں واپسی کی درخواست کروں۔ مگر میں نے ابھی تک ہر شخص کو "اترک ما ارید لما یرید" ہی کا جواب دے دیا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس روایت سے فکر و قلق زیادہ ہے۔ کیا ڈاکٹر عالم صاحب اگر مستقل نہیں تو بار بار تشریف نہیں لا سکتے۔

۱۵ر شعبان شنبہ کو میر آل علی صاحب کا تیسرا صاحبزادہ پیدا ہوا۔ غالباً وہ خود بھی لکھ چکے ہوں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ تم ماسٹر محمود کو ہر خط میں سلام لکھتے ہو۔ میں کئی دن ہوئے تمہیں لکھ چکا تھا کہ وہ ۱۳ اگست جمعرات کو یہاں سے دہلی اور وہاں سے ۱۴۔ جمعہ کو بمبئی روانہ ہو چکے ۱۸ فروری کے جہاز سے روانگی حجاز کا ارادہ ہے۔ ماہ مبارک سر پر آگیا اور اپنے ضعف سے بہت ہی فکر مسلط ہے۔ اس کے لیے خصوصیت سے دعا کی حضرت اقدس سے درخواست ہے۔ گذشتہ رمضان کا لطف اپنی آنکھوں میں پھرنا شروع ہو گئے۔

فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ، زکریا سہ شنبہ

مسجد مدرسہ ولی خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) ۱۸ر شعبان ۷۹ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات بعد عشا تمہارا کارڈ مورخہ ۱۶؍ شعبان یکشنبہ ملا اور صبح چار بیں راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ہر چند مجھے معلوم تھا کہ صوفی انعام اللہ آج جانے والے ہیں، مگر معمول یہ ہے کہ صبح کو اوپر آکر سب سے پہلے رات کے لائلپور کے خطوط کا جواب لکھتا ہوں۔ اس لیے بے خیالی میں حسب معمول کارڈ اٹھایا اور جواب لمبا چوڑا لکھ دیا۔ ہجوم زیادہ تھا اس لیے پھر بھی خیال نہ رہا کہ وہی صوفی جی کو دے دیتا اور ڈاک میں ڈال دیا۔ دوپہر کھانے میں پھر یاد آیا کہ صوفی جی جارہے ہیں اس لیے یہ سطور لکھ رہا ہوں۔

بھائی الطاف صبح سے آیا ہوا ہے۔ مگر وہ عبدالعلیم گنڈہ ہوٹری کے انتظار میں تھا کہ اس سے بھی دہلی ویزا لینے کے لیے ساتھ جانا طے تھا۔ وہ اس وقت ظہر میں آیا مگر پاسپورٹ لے کر نہیں آیا۔ بلکہ اس نیت سے آیا کہ بھائی الطاف کو اپنے ساتھ دہلی گھر لے جائے۔ اب دیکھیں کیا طے ہو۔ میں تو دونوں کو مناظرہ کرتے ہوئے چھوڑ کر اوپر چلا آیا۔

قاری عبدالرحمٰن صاحب بھی صبح دہلی ویزا لینے گئے ہیں۔ اتفاق سے دوپہر کھانے کے وقت بھائی سعید نے دیوبند سے کچھ بیر بھیجے تھے۔ اگرچہ انہوں نے یہ معذرت بھی لکھی تھی کہ ابھی موسم کی ابتدا ہے۔ اچھے آنا شروع نہیں ہوئے۔ مگر میں نے یہ خیال کر کے کہ بہرحال موسم کا ابتدائی پھل ہے اور پھر دیوبند کے ویسے ہی مشہور ہیں صوفی انعام اللہ کے حوالہ کر دیے۔ خدا کرے کہ صحیح سالم پہونچ جائیں۔ بھائی اکرام کا تو یہ خیال ہے کہ یہ کل شام تک راستہ ہی میں نمٹ جائیں گے۔ مگر صوفی جی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ سارے تو ختم نہیں ہوں گے لیکن وہاں جا کر بھی تو ہم سب لوگ کھائیں گے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بہت ہی زیادہ کر دیں ضعف اس قدر مسلط ہے کہ ماہ مبارک کا بہت ہی فکر ہو رہا ہے اور گزشتہ رمضان ابھی سے ایسا نظر دل میں پھر رہا ہے کہ گویا اب بھی موجود ہے۔

یہاں کے احباب کا اصرار شدید تو یہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہاں تشریف بری کو لکھوں۔ لیکن ڈاکٹر برکت علی کا یہ پیام پہونچا کہ زور سے لاہور تشریف آوری کو لکھوں۔ مگر مجھے حضرت اقدس کی ایک ایسی گفتگو تخلیہ کی بلفظہٖ پہونچ چکی جو تم نے بھی لکھنی نہ چاہی کہ اس کے بعد یہ ناکارہ تو انشاء اللہ کوئی بات نہیں لکھنے کا۔

زکریا۔ ۱۹ شعبان ۱۳۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات بعد عشا تمہارا کارڈ مورخہ ۱۶ شعبان عین انتظار میں ملا اور آج صبح کی نماز کے بعد راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے جو رات کلکتہ میل سے یہاں پہونچے ملاقات ہوئی اور باوجودیکہ میرے یہاں اس وقت دو وجہ سے بہت ہجوم تھا ایک تو اس وجہ سے کہ صبح کی نماز سے قبل مولوی اسعد صاحب مدنی مع اپنے ۳۰ رفقا کے آئے ہوئے تھے کہ انہیں جلدی لوٹنا تھا۔ چنانچہ وہ چاء کے بعد لاری سے مظفرنگر واپس چلے گئے اور وہاں سے دہلی، ٹانڈہ وغیرہ ہوتے ہوئے اپنے مستقر رمضان آسام چلے جائیں گے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ کل امتحان ختم ہوا۔ جانے والے طلبہ، مدرسین وغیرہ رخصتی مصافحہ کے لیے ہجوم تھا۔ مگر مولوی اسعد کو رخصت کرنے کے بعد راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے تحقیق حالات کے لیے بقیہ سب کو ناظم صاحب راؤ محفوظ الرحمٰن صاحب وغیرہ کو میں نے کہہ دیا کہ میں دو گھنٹے بعد مل سکتا ہوں اور راؤ جی سے تفصیل حالات مرض، علاج وغیرہ کے سن کر کچھ فکر میں اضافہ ہی ہوا۔

تمہاری ایک بری عادت پر میں نے یہاں بھی تنقید کی تھی اب پھر کرتا ہوں وہ یہ کہ حضرت اقدس کی راحت یا علاج کے مقابلہ میں نہ تو لاہوری پارٹی کی رعایت کیا کرو نہ لائلپوری کی۔ تمہیں حضرت اقدس کی راحت اور عمدگی علاج پر دلداریوں سے بالاتر ہو کر علی الاعلان سامنے آنا چاہیے۔ یہ خیال کہ صوفی جی کا دل برا ہو جائے گا یا مولانا محمد صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ حضرت کی راحت کے مقابلہ میں ہرگز قابل

التفات نہیں ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔"

عزیز مولوی فضل الرحمٰن سلمہٗ ۔

رات کی ڈاک سے تمہارا بھی کارڈ پہونچا اور مجمع نے بہت غور کر کے اس میں معنی ڈالنے چاہے ۔ مگر تم ادیب ابن الشاعر بھلا غالب زادہ کے کلام میں مطلب کون ڈال سکتا ہے ۔ اس لیے کارڈ کا مفہوم تو آپس میں مرتبط نہ ہوا ۔ مجملاً اتنا سمجھ میں آیا کہ تم یہاں نہ ٹھہرنے کی معذرت سکے بغیر معافی کے طالب ہو ۔ اس میں معافی کی کوئی بات بالکل نہیں ۔ اگر ہے تو بالکل معاف ہے ۔ میں نے خود ہی تم کو دہلی لکھا تھا کہ یہاں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ۔ امتحان سے فراغ پر فوراً لائلپور پہونچ جاؤ ۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا — چہار شنبہ

مسجد مدرسہ والی، خالصہ کالج ۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۱۹ ؍ شعبان ۹ ؍ ۱۳۷ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ !

بعد سلام مسنون ۔ عین انتظار میں رات بعد عشا تمہارا کارڈ مورخہ ۱۷ ۔ دوشنبہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا ۔ جو اسی وقت ڈاکٹر صاحب کے ہاں بھیج رہا ہوں کہ اس میں فی الجملہ تفصیل زیادہ ہے ۔ ڈاکٹر صاحب معائنہ جات کی رپورٹیں دیکھنا چاہتے ہیں ، جن کے متعلق سابقہ خطوط میں تم کو بھی اور مولوی عبدالمنان کو بھی لکھ چکا ہوں کل صبح رائے عطاء الرحمٰن پہونچ گئے تھے جس کی اطلاع کل کے کارڈ میں کر چکا ہوں اور دس بجے کے قریب وہ شاہ صاحب کے ساتھ ان کی کار میں رائپور چلے گئے ۔ مولوی محمود صاحب بن منشی صاحب نور اللہ مرقدہ کا خط رات کی ڈاک میں آیا ۔ مقصد تو کسی زمین کے لیے صرف دعا تھا ۔ اگر وہاں ہوں یا کوئی جانے والا ہو تو اسے کہلا دیں کہ اگر آپ پتہ کارڈ پر لکھ دیتے تو ضرور جواب لکھتا ۔ اگر صوفی انعام اللہ صاحب پہونچ گئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ تمہارے لڑکپن

اور تمسخر نے رات سب کو خوب ستایا۔ میں تو خیر اللہ کے کرم سے مغرب سے پہلے
ہی نمٹ گیا تھا ورنہ میرا بھی یہی حشر ہوتا۔ مولوی نصیر غریب تمہیں، کھانے کیلئے
نماز کے بعد سے تلاش کراتے رہے، اس لیے کہ میں نے ان کو شدت سے تقاضا
کردیا کہ تمہیں بعد مغرب سب سے پہلے فارغ کردیں اور بھائی اکرام عشا کی اذان
تک تمہارے انتظار میں دکان کے فرش پر بیٹھے رہے اور عزیز احسان اپنی
کتابیں لیے پھرتا رہا۔ اگرچہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ صوفی جی مہمل آدمی ہیں
کتابیں اہم ہیں۔ ان کے ہاتھ بھیجنا مناسب نہیں۔ مگر تم نے میرے سامنے اس کو
ایسے زور سے کہا کہ میرے ساتھ تو کوئی سامان نہیں، لیتا جاؤں گا۔ اس تمسخر کی
ضرورت نہ تھی۔ تمہیں شروع ہی سے کہہ دینا چاہیے تھا کہ نہ کھانا کھاؤں گا نہ
پان لے جاؤں گا نہ کتابیں۔ معلوم نہیں کہ وہ بیر بھی لے گئے یا وہ بھی تمسخر کی نذر
بہٹ ہاؤس چھوڑ گئے۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میاں جتنوں کو تمہارے وعدہ
سے پہلے دیے گئے تھے اس کے بعد سب کو حذف کرکے تمہارے حوالہ کیے گئے تھے
اب تو میرا بھی وہی خیال ہے جو بھائی اکرام کی رائے تھی کہ تم نے رات کھانے کے
بارے میں بھی انہیں پر اکتفا کیا۔ ایسا چھچھورپن ہرگز نہ کرنا چاہیے تھا۔ حضرت اقدس
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
کے نام کا کارڈ بھی ملاحظہ کرلیں۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ شعبان ۱۳۷۹ھ
پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب
مسجد مدرسہ والی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے وقت تمہارا ۱۷ شعبان کا کارڈ ملا اور صبح کی نماز
کے بعد علی میاں سے ملاقات ہوئی۔ اور ان کی معرفت کل جمعہ کی صبح کا پرچہ بھی مل گیا
میں نے ہی علی میاں سے درخواست کی کہ وہ خود ڈاکٹر برکت علی صاحب سے مل

آئیں اور مفصل احوال جو وہ دریافت کریں بتائیں اور انہیں کے ہاتھ تین کارڈ رات کا تمہارا، مولوی عبدالمنان اور آزاد صاحب کا اور چوتھا دستی پرچہ بھیج دیا کہ اس میں علی میاں کے بعد کی حالت بھی تھی۔ اس سے مسرت ہوئی کہ اب دورہ کی حالت ختم ہوگئی۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ علی میاں آج ہی شام کو ۵ بجے لکھنؤ کے لیے روانہ ہو رہے ہیں بھائی الطاف ابھی تک دہلی سے واپس نہیں آیا۔ پرسوں جمعرات کو ویزا بنوانے گیا تھا۔ مگر قاری عبدالرحمٰن سے معلوم ہوا کہ وہ ان سے پہلے ہی اتوار کو دہلی سے واپس آکر بدھ یا جمعرات کو لاہور کا ارادہ بتا گیا ہے۔

بگرامی خدمت جناب الحاج آزاد صاحب زاد مجدکم!

بعد سلام مسنون۔ رات کی ڈاک سے آپ کا بھی گرامی نامہ مورخہ ۱۶ شعبان پہونچ کر موجب مسرت ہے۔ گرامی نامہ کا بہت بہت شکریہ۔ لیکن اب کہ حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اچھی ہے تکلیف فرمائی کی ضرورت نہیں رہی۔ حضرت اقدس کی علالت کے دوران میں شدت سے ہر شخص کے خط کا اس لیے انتظار رہتا ہے کہ ہر خط میں کوئی نہ کوئی نئی بات ملتی ہے۔ آپ کا یہ ارشاد کہ صحت کے مژدہ میں سب سے پہلے میرا کارڈ تجھے مل رہا ہے صحیح نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں تو مولوی جلیل صاحب کو حق تعالیٰ شانہٗ دارین کی ترقیات سے نوازیں، ریکارڈ قائم کر رکھا ہے۔ مژدہ کی اطلاع پرسوں ان کے ۱۵ شعبان والے خط سے مل گئی تھی۔ ڈاکخانہ والوں نے بھی خدا کرے کہ نظر نہ لگ جائے ان کے خطوط کے ساتھ خاص کرم کر رکھا ہے کہ بلا رکاوٹ روزانہ تاریخ وار پہونچتے ہیں اور بغیر دیکھے ہی ہم مرسلہ تاریخ تجویز کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ مسلسل تاریخ وار پہونچے۔ البتہ بیماری کی ابتدائی اطلاع میں انہوں نے بخل سے کام لیا کہ اس کی اطلاع ان کے کارڈ سے قبل مولوی عبدالمنان صاحب کے کارڈ سے ملی۔ ان کا یہ لکھنا رات کے کارڈ میں کہ ان کا ابتدائی خط گم ہوا، صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ ابتداءً ایک ہی تاریخ کے دو خطوں میں مولوی جلیل کے خط میں بالکل صحت تھی اور

مولوی منان کے خط میں علالت۔ اس کے بعد مزید تفصیل مولوی حبیب الرحمٰن کے خط سے ملی تھی۔ ہر دو حضرات سے علیحدہ علیحدہ درخواست ہے کہ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔
مسجد مدرسہ دالی۔ خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۲۲؍ شعبان ۱۳۷۹ھ
شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۱۱؍ شعبان پہونچا تھا۔ چونکہ اس کا تعلق زیادہ تر ڈاکٹر صاحب سے تھا اس لیے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ خیال تھا کہ دوپہر تک واپس آجائے گا تو جواب لکھوں گا مگر وہ شام کو آیا۔ اس لیے کل جواب نہ لکھ سکا۔ کل شام تک تو ڈاکٹر صاحب کے پاس رپورٹ نہیں پہونچی تھی۔ ممکن ہے کہ آج کی ڈاک سے پہونچ گئی ہو۔ بندہ کے پاس تو آج کی ڈاک میں لائلپور سے کسی کا خط بھی نہیں ملا۔ گو اب روزانہ کی ضرورت بھی نہیں رہی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے طبیعت مبارک اچھی ہے۔ بھائی الطاف کل شب میں ویزا لے کر آگیا ہے۔ اور کل دوپہر کھانے کے بعد رائپور گیا ہے۔ وہاں سے بدھ یا جمعرات کو آکر جمعرات جمعہ کی درمیانی شب میں لاہور کا مع علیم و الیاس میواتی ارادہ کر رہا ہے۔ الیاس نے بدھ کو یہاں پہونچنے کو زبانی پیام بھیجا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بیدل روایت یہ بھی ہے کہ شاہ صاحب اور راؤ عطاء الرحمٰن بھی ماہ مبارک کے قریب حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں اور ماہ مبارک ہر دو وہیں گذارنے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ لیکن راوی راؤ یعقوب علی خانصاحب ہیں۔ وہ کل عصر کے بعد یہ روایت سُنا گئے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مسجد مدرسہ والی
خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۵ر شعبان ۷۹ھ
سہ شنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ،

بعد سلام مسنون۔ کل شام کی ڈاک میں بہت کثرت سے خطوط ملے، جن کی اجمالی فہرست رسید اس وقت کارڈ کے ذریعہ لکھ چکا ہوں۔ ان میں تین کارڈ تمہارے تھے، ایک تو مولوی عبدالمالک کے نام تھا جو اسی وقت ان کے حوالہ کر دیا۔ اول بھائی اکرام نے پڑھنا شروع کیا تھا۔ چند سطروں کے بعد اندازہ ہوا کہ میرا نہیں ہے تو پتہ دیکھ کر ان کو دے دیا۔ دو بندہ کے نام تھے۔ ۲۲ اور ۲۳ شعبان کے۔ تم نے ضعف میں کمی لکھی ہے۔ لیکن صوفی انعام اللہ نے جو تفصیل ضعف کی لکھی ہے اس سے فکر ہے۔ مگر چونکہ ان کو دوری طور سے دیکھنا پڑا، گذشتہ کا حال معلوم نہیں اس لیے میں نے یہ تجویز کر لیا کہ تمہارے خط میں کمی بمقابلہ سابقہ ہوگی اتفاق سے صبح چار میں راؤ عطاء الرحمٰن بھی تھے۔ رات کے سب خطوط انہوں نے بھی مجملاً سن لیے۔ ان کی طبیعت کچھ خراب ہوگئی تھی۔ پت اچھل گیا تھا۔ اب اچھی ہے۔

قاضی عبدالقادر سے بعد سلام مسنون۔ اس وقت آپ کے تینوں مہمان لکھنؤ کے اجتماع سے فارغ ہو کر میاں سہارنپور پہونچ گئے ہیں۔ میری ملاقات ابھی نہیں ہوئی البتہ اسٹیشن پر اترنے کی خبر ابھی سنی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست سب ہی اہتمام سے کرتے رہیں۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ ۲۶ر شعبان ۷۹ھ چہار شنبہ۔ ۱۰ بجے صبح۔

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح اور کل شب کی ڈاک تم سب کے خطوط سے بالکل خالی گئی۔ جیسا کہ میں کل کے کارڈ میں لکھ چکا ہوں مگر کل شام سب کی کسر

نکل گئی ۔ ڈاک بجائے عشا کے وقت کے عصر کے بعد ہی آگئی ۔ جبکہ پورا مجمع تھا۔ اس میں دو کارڈ تمہارے ۲۲، ۲۳ رشعبان کے ۔ دو کارڈ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے ۱۸، ۱۹ ۔ فروری کے ۔ ایک مفصل لفافہ مولوی عبدالمنان صاحب کا جس میں رپورٹ بھی تھی مورخہ ۲۲ رشعبان ۔ ایک کارڈ صوفی انعام اللہ کا مورخہ ۲۲ رشعبان ۔ ایک آزاد صاحب کا مورخہ ۲۰ رشعبان سب اکٹھے ہی پہونچے ۔ اور میں سب کا علیحدہ علیحدہ جواب لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں ۔ اس وقت تو سب ڈاکٹر صاحب کے یہاں بھیج رہا ہوں کہ ان کو رپورٹ کا شدت سے انتظار تھا اور چونکہ بھائی کل پنجشنبہ کی شام کو حتمی طور پر یہاں سے جانے کا وعدہ کر کے رائپور گیا ہوا ہے ۔ کل صبح کو واپسی کو کہہ گیا ہے ۔ اس لیے وہ سب تو بھائی کے ہاتھ ارسال کرنے کا ارادہ ہے کہ وہ بہر حال انشاء اللہ پرسوں مل جائیں گے جو ڈاک سے پہلے ہی پہونچیں گے ۔ احتیاطاً اس کارڈ سے سب کی رسید ارسال کر رہا ہوں ۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بہت ہی اہتمام سے کرتے رہیں کہ یہ ناکارہ بہت ہی گرتا جا رہا ہے ۔ فقط والسلام ۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ ۔ مسجد مدرسہ والی خالصہ کالج ۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم چہارشنبہ ۲۶ رشعبان ۷۹ھ ۷ بجے صبح

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۲۴ رشعبان پہونچ کر موجب مسرت و باعث طمانیت ہوا ۔ اللہ کا شکر ہے کہ حضرت اقدس کی طبیعت کو افاقہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائیں ۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں ۔

رات بھائی الطاف، قاری عبدالرحمٰن، عبدالعلیم، مولوی احسان لاہور کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ انشاء اللہ آج پہونچ جائیں گے ۔ مولوی عبدالمنان صاحب

سے بعد سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب کو آپ کے براہِ راست خط نہ لکھنے کا شکوہ ہے اور میرے نزدیک برمحل ہے۔ ان کے اہتمام کو دیکھتے ہوئے براہ راست ان کی خدمت میں میرے توسط بغیر ضرور لکھیں۔ مولوی یوسف رات مغرب کے قریب پہونچے۔ اس وقت بعد نماز جمعہ واپسی ہے۔ گو نا وقت آئے مگر رمضان کی مجبوری نے ان کی شب جمعہ ضائع کردی۔ بہت بہت سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ان کی مولوی انعام، مولوی عبید اللہ صاحب کی ہارون سلمہ کی طرف سے۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج آزاد صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے آپ کا کارڈ بھی مورخہ ۲۳ شعبان عین جمعہ کے وقت پہونچا۔ مجھے تو آج جواب لکھنا ضروری ہے، ورنہ ریکارڈ ٹوٹ جائے گا اور بات آپ کے خط میں بھی کوئی نہ تھی میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ صرف اتنی دیر کے لیے کہ حضرت کی طبیعت اچھی ہے، خط کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ مسجد مدرسہ والی۔ زکریا۔ جمعہ

خالصہ کالج۔ لائل پور۔ (مغربی پاکستان) ۲۸ شعبان ۷۹ھ

○

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون! رات تمہارا خط مؤرخہ ۲۵ شعبان نہ ملا ورنہ بڑی سہولت رہتی۔ آج شنبہ کو ۱۱ بجے ملا۔ نہایت سخت مشغول ہوں۔ کل اتوار ہے اور پرسوں بہر حال رمضان ہے۔ تم نے لکھا ہے کہ ہر خط کا جواب نہ دیا کرو۔ اب تو شاید رمضان میں ایسا ہی کرنا پڑے۔ کراچی سے اب تک لامع کی رسید نہیں آئی۔ خط لکھنے کی ضرورت نہیں کوئی وہاں جانے والا ہو تو تقاضا کردیں۔ غالباً مولوی عبد الرشید اپنی تحریر کے موافق آ گئے ہوں گے یا آنے والے ہوں گے۔ ان سے ضرور مطالبہ کریں کہ وہ بھی اس مدرسہ کے ایک رکن ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔

خط لکھنے کے بعد حاجی ظفر آ گئے۔ سلام اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کچھ خریدنا ہے۔ کھانے کے بعد بازار سے سامان خرید کر اس وقت واپس جائیں گے۔

مکرم محترم مولانا الحاج حبیب الرحمٰن صاحب زاد مجدکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مفصل گرامی نامہ مورخہ ۲۹ رشعبان مل کر موجب منت ہوا۔ آپ کا اور مولوی جلیل صاحب کا خط بعد ظہر ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیجوں گا۔ اس وقت تو ان کے اٹھنے کا وقت ہو گیا اور وہ جو فرماویں انشاء اللہ پرسوں کو لکھوں گا۔ اس لیے کہ کل اتوار ہے۔ اگر یہ دونوں خط رات مل جاتے تو اس وقت تک ڈاکٹر صاحب سے نمٹ جاتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمان محترمان مولوی حبیب الرحمٰن صاحب و مولوی جلیل صاحب سلمہٗ
مدرسہ والی مسجد خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۹ رشعبان ۱۳۷۹ھ
شنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کا دن خط کے لیے اور مل گیا کہ رات باوجود مطلع بالکل صاف ہونے کے رؤیت نہیں ہوئی۔ البتہ اس کا قلق ضرور رہا کہ رات کی ڈاک سے کوئی خط مل جاتا تو اس کا جواب بھی آج لکھ دیتا۔ مگر رات کی ڈاک سے لائلپور سے کسی کا خط نہیں ملا۔

کل دوپہر تمہارے اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خطوط ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیے تھے۔ شام ان کا جواب ملا کہ انہوں نے کل براہ راست خط لکھا ہے۔ ماہ مبارک کی دعاؤں میں بہت زیادہ یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ آزاد صاحب کا خط راؤ یعقوب علی خاں کے پاس پہونچ گیا۔ اس کی تکمیل بھی ہو گئی۔ جس میں کرامت کا بھی ظہور ہوا۔ یہ خبر نہیں کہ کس کی۔ صوفی انعام اللہ صاحب کا خط بھی کل کی ڈاک سے برادرم اکرام کے نام پہونچ گیا۔ چونکہ انہوں نے ان کو لکھا تھا کہ نا یا نہ جانے اس

لیے سنایا نہیں گیا۔ اگرچہ یہ خط کل پڑھے گا۔ مگر میں نے آج اس لیے لکھ دیا کہ نہ معلوم کہ کل وقت مل سکے یا نہ ملے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ خط بڑی تاخیر سے آئے۔ تین کارڈ ۲۶ تا ۲۸ شعبان بیک وقت ملے اور ایک مولوی عبدالمنان صاحب، مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور قاضی عبدالقادر صاحب کے آخر کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیئے۔ ان سب حضرات سے سلام کے بعد شکریہ۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ زکریا۔ یکشنبہ

مدرسہ والی مسجد۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ۳۰ رشعبان (۹۰ھ)

عزیزان محترمان مولوی عبدالجلیل صاحب وصوفی انعام اللہ صاحب سلمہما!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مولوی جلیل کا کارڈ ۳۰ ر یکشنبہ کا اور صوفی جی کا جمعہ تا یکشنبہ تاریخ وار سہ روزہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ باوجود رمضان کے حضرت اقدس کے حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اس لیے رمضان اس میں مانع نہیں۔ آج کے دونوں خطوط سے ضعف میں بھی کمی اور افاقہ کی خبر سے مسرت ہوئی۔ حق تعالےٰ شانہٗ صحت اور قوت کے ساتھ اس سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

اس وقت دونوں کارڈ ڈاکٹر صاحب کے یہاں بھیج دیئے۔ کل کے خطوط پر ڈاکٹر صاحب نے کسی میٹھی چیز کے استعمال کا تقاضا کیا ہے۔ پرسوں تو یہ پیام آیا تھا کہ آواز کا ضعف اچھا نہیں۔ ایسے وقت کوئی خمیرہ وغیرہ یا کوئی میٹھی چیز دی جایا کرے۔ کل یہ کہلایا ہے کہ میں کل کہلا چکا ہوں کہ کوئی میٹھی چیز خمیرہ مروارید یا کوئی اور مربہ وغیرہ میٹھی استعمال میں رہے۔

رات صوفی اقبال مع اپنی اہلیہ کے سحر کے وقت پہونچ گئے۔ وہاں کی تراویح کا نظم کل سے معلوم ہونا شروع ہوگا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد بلکہ پیام

پہونچانے کا شکریہ۔

ڈاکٹر صاحب کے پاس سے خطوط واپس آگئے۔ معلوم ہوا کہ مولوی جلیل صاحب کا خط آج کی ڈاک سے ڈاکٹر صاحب کے پاس پہونچ گیا، جس میں یہ لکھا تھا کہ لائل پور کے ڈاکٹر صاحب براہِ راست ڈاکٹر برکت علی کو خط لکھیں گے۔ اب ان کے خط آنے کے بعد ڈاکٹر برکت علی صاحب کچھ لکھیں گے۔ صوفی انعام اللہ صاحب کے کارڈ پر ڈاکٹر صاحب کا تبصرہ یہ ہے کہ اس مولوی کو بجپت مہبت آتی ہے کہ لفافہ کا مضمون کارڈ پر لکھتا ہے اور بھائی اکرام کی استدعا یہ ہے کہ براہ کرم قلم کا نب بدلوالیں۔

زکریا۔ ۲؍رمضان ۸۹ھ

عزیزانم مولوی عبدالجلیل، صوفی انعام اللہ صاحب۔ مدرسہ والی مسجد، خالصہ کالج، لائلپور مغربی پاکستان۔

○

عزیز گرامی قدر!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ہی نامہ مورخہ ۲؍رمضان پہونچ کر موجب منت ہوا حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ عبدالعلیم کل واپس پہونچ چکا ہے اور اس کے ساتھ کے خطوط کی رسید وجواب کل ہی ارسال کر چکا ہوں۔ آج کے خط میں کوئی بات نہ تھی۔ پھر بھی میں نے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا کہ اطمینان ہو۔

مولوی عبدالرشید نعمانی کراچوی کا خط بھی آج کی ڈاک سے پہونچا ہے۔ بعد سلام مسنون کہ میں دل سے دعا گو ہوں اور دعا جو ہوں۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ کب تک قیام کا ارادہ ہے۔ مولوی یوسف صاحب بنوری کا خط رسید لامع پہونچ گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بھائی انیس کا چاٹگام سے خط آیا ہے۔ جلد پہونچنے کو لکھا ہے۔ اگر آگئے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ دعا گو ہوں، دعا جو ہوں۔ فقط

مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مسجد مدرسہ والی
خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ جمعہ
۵؍رمضان ۸۹ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلّمہٗ

بعد سلام مسنون ۔ تمہارا ۴ رمضان پنجشنبہ کا لکھا ہوا کارڈ رات بعد مغرب شنبہ کی شام کو مل کر موجب مسرت ہے ۔ اگرچہ آج یکشنبہ ہے اور یہ کارڈ کل ہی جا سکے گا۔ لیکن کل دو شنبہ کو ڈاک ہمیشہ ہی دیر میں ملتی ہے ۔اس لیے خیال ہے کہ یہ کل صبح ہی ڈال دیا جائے تو پہلی ڈاک سے نکل جائے گا۔ کل کے خط پر ڈاکٹر صاحب کا یہ پیام پہونچا تھا کہ وہ کل ایک مشترک کارڈ تمہیں اور مولوی عبد المنان کو لکھ چکے ہیں ۔عبد العلیم کی معرفت مرسلہ خطوط کا جواب ہمروزہ ۴ رمضان کو لکھ چکا ہوں ۔ لامع کے متعلق مولوی یوسف صاحب بنوری کا خط بجائے رسید مدرسہ کے آگیا ہے ۔ ضابطہ کی رسید مدرسہ کی نہیں آئی یہ بھی کافی ہے ۔اب اس میں وقت ضائع نہ کرو، پہونچنا تو معلوم ہو ہی گیا البتہ ملتان کوئی جانے والا ہو تو خیر المدارس کی نہ کوئی رسید نہ خط آیا ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔مولوی احسان لاہوری اپنے خط کے مطابق کل گذشتہ لائلپور پہونچ گئے ہوں گے ۔ پشت مضمون ان کو دکھا دیں ۔ آج دو شنبہ ۸ ۔رمضان کی ڈاک میں لائلپور کا کسی کا خط نہیں پہونچا ۔فقط

عزیزم مولوی احسان سلّمہٗ

تمہارا یکم رمضان مرسلہ از ملتان کارڈ رات بہت تاخیر سے ملا ۔اس سے پہلے لاہور کا کارڈ عرصہ ہوا مل چکا تھا ۔ اور میں اس کا جواب بھی اس خیال سے کہ تم حسب وعدہ لائلپور پہونچ گئے ہو گے وہاں مولوی جلیل کے کارڈ پر لکھ چکا تھا ۔اس کارڈ سے معلوم ہوا کہ عوارض کی وجہ سے اب تک بھی جانا نہ ہو سکا ۔اس سے قلق ہوا ۔بالخصوص تمہاری اور والدہ محترمہ دونوں کی علالت کی خبر سے اور بھی قلق ہے ۔حق تعالیٰ شانہٗ ہر دو کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے ۔ تم نے بہاولپور جانے کا ذکر تو لکھا ۔ مگر یہ نہ لکھا کہ لامع کا نسخہ مفتی صاحب کو پہونچا یا نہیں نہ ان کا کوئی خط اس سلسلہ میں آیا ۔ ان کی رائے معلوم ہونے کے بعد بھی

میری رائے وہی ہے کہ کوئی تدریسی مشغلہ جلد اختیار کرنے کی کوشش کرو۔ یہ انشاء اللہ زیادہ مفید ہوگا۔ فقط

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ، مسجد مدرسہ دالی۔ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — زکریا ۸ رمضان ۱۳۷۹ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا آخری کارڈ شب یکشنبہ میں آیا تھا، جس کا جواب یکشنبہ کو لکھ کر دوشنبہ کو ارسال کیا تھا۔ اس پر یہ بھی لکھ دیا تھا کہ دوشنبہ کی ڈاک میں کوئی خط تمہارا نہیں تھا۔ کل مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور صوفی انعام اللہ صاحب کے نام مشترک کارڈ پر لکھ دیا تھا کہ آج بھی تمہارا کوئی کارڈ نہیں ہے۔ رات عشا سے قبل تمہارے دو کارڈ ۶، ۷ رمضان کے بیک وقت پہونچے۔ تمہارے خطوط بہت مسلسل پہونچتے ہیں۔ مگر اس مرتبہ دو جمع ہوئے۔ ممکن ہے ڈالنے میں تاخیر ہوئی یا راستہ میں کچھ آرام کیا ہو۔ تمہارے ۷۔ والے کارڈ میں ایک لطیفہ جو دفعۃً مجمع میں سے ہر شخص کی زبان سے بیک وقت نکلا کہ تم نے اس میں یہ لکھا۔ تیرا کارڈ حضرت کو سنا دیا تو حضرت نے بالکل سکوت فرمایا۔ نہ تو کچھ فرمایا نہ پوچھا اور اسی کارڈ کے ختم پر تم نے لکھا کہ حضرت اقدس نے بہت بہت سلام فرمایا۔ حبیب بھائی اکرام سناتے ہوئے اس جملہ پر پہونچے تو ایک دم کئی طرف سے یہ آواز آئی کہ حفظ شدہ الفاظ لکھ دیے، ابھی تو حضرت کا سکوت محض لکھا تھا۔ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ رمضان میں خط لکھنا دشوار ہے لیکن لائلپور کا خط مہٹ ہاؤس حاضری کا نصف بدل ہے۔ اس لیے وہ اس قاعدہ میں نہیں ہے۔ عصر سے بعد تراویح تک کا وقت ہہٹ ہاؤس کا تھا۔ اس کے بجائے ایک ڈیڑھ گھنٹہ دہاں کی ڈاک میں گرانی نہیں ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

تمہارے اکثر خطوط میں عطاء الرحمٰن کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ نگران سے ملاقات

رمضان میں نہیں ہوئی۔ قاری شبیر صاحب کی معرفت شاہ صاحب تک پیام بھیجتا رہتا ہوں۔ رائپور کارڈ بھی کئی دن ہوئے لکھ دیا تھا، آج پھر لکھ رہا ہوں۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مسجد مدرسہ والی ‏ ‏ ‏ ‏ زکریا۔ چہار شنبہ
خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ‏ ‏ ‏ ‏ ۱۰ ر رمضان ۹ ۱۳۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ دو دن کی قلت کے بعد رات مغرب کے وقت تمہارے دو کارڈ مورخہ ۸، ۹ ر رمضان پہونچکر موجب منت و مسرت ہوئے۔ کوئی خاص بات ان میں نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ حضرت اقدس کی کچھ نہ کچھ حالت لکھی ہے اس لیے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجنے کا خیال ضرور تھا۔ مگر آج کل یہاں ہولی کی مصیبت مسلط ہے۔ بازار تک جانا مسلمان کے بس کا نہیں ہے۔ کل بھی یہی عذاب الٰہی مسلط رہے گا۔ پرسوں انشاء اللہ بھیجوں گا، اس وقت تک اور بھی آجائیں گے۔
یہ تو معلوم ہو چکا ہوگا کہ ۱۷ ر مارچ بدھ کی شام کو راؤ عطاء الرحمٰن اور شاہ صاحب حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بخدمت صوفی انعام اللہ صاحب۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۶ ر رمضان بہت ہی پاؤں چلتے ہوئے آج ۱۳ کو یہاں پہونچا۔ بہر حال لکھنویت کا اثر اس چال میں ہونا ہی چاہیے تھا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ مسجد مدرسہ والی۔ ‏ ‏ ‏ ‏ زکریا
خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) ‏ ‏ ‏ ‏ ۱۳ ر رمضان ۹ ۱۳۷ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!
تمہارا کارڈ مورخہ ۱۸ ر رمضان کل ۲۱ ر یکشنبہ کی شب میں ملا تھا اور میں نے کل ڈاکٹر صاحب کے یہاں اس خیال سے اور تقاضا سے بھجوایا تھا کہ وہ ضرور کوئی

ہدایت بتائیں گے۔ اس لیے کہ خط میں بلڈ پریشر کا اضافہ ہی تھا اور پاؤں پر ورم کا اثر بھی، جس سے مجھے تو بہت فکر ہو گیا تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے کوئی اہمیت نہ دی غنیمت ہے کہ مولوی احسان صاحب رمضان المبارک کا اکثر حصہ ضائع کرنے کے بعد پہونچ گئے۔ وہ اب بھی نہ پہونچتے تو بھی یہ غریب کیا کر سکتا تھا۔ ان کو عجلت کے ساتھ اس لیے بھیجا تھا کہ وہ گھر وغیرہ سے منٹ کر یکم تک لائلپور پہونچ جائیں گے۔ مگر وہ بجائے یکم کے ۱۶ کو پہونچے۔ ایں ہم غنیمت است۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب سے موعودہ خط کے انتظار کا تقاضا کردیں۔

بخدمت صوفی انعام اللہ صاحب سلمہ۔ تمہارا ۱۲ ار رمضان کا کارڈ بھی پرسوں ۲۰ کو ملا تھا۔ اس میں کوئی خاص بات حضرت اقدس کے متعلق نہ ملی۔ یعنی طبیعت مبارک کے متعلق ویسے تو ساری تفصیل حضرت ہی کے متعلق تھی۔ اب تو شاہ صاحب، راؤ عطاء الرحمٰن بھی پہونچ گئے۔ اب تو دنگل زوروں پر جاری ہو گیا ہوگا۔ ضرور رسہ کشی سے مطلع فرماویں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ مدرسہ والی مسجد — زکریا

خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان) — ۲۲ ر رمضان ۷۹ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل و صوفی انعام اللہ سلمہما،

آج کی ڈاک سے ہر دو کے کارڈ پہونچے اور شاہ صاحب اور حضرتِ اقدس اور اہل پاکستان کی مختلف گفتگوؤں سے جو امید حضرت اقدس کی جلد واپسی کی گذشتہ ہفتہ سے بندھی تھی وہ ختم ہو گئی۔ حق تعالیٰ شانہٗ جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ صرف درخواست دعا پر ختم کرتا ہوں۔

بھائی متین صاحب کا بھی خط ملا۔ کوٹھی کی کامیابی سے بہت مسرت ہے۔ سلام کے بعد مبارک باد فرما دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

فقط والسلام۔

زکریا

عزیزانم مولوی عبدالجلیل، صوفی انعام اللہ سلمہما،

مدرسہ والی مسجد، خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

۲۹ رمضان ۹ ۱۳۷ھ

عنایت فرمایم مولوی عبدالجلیل صاحب وصوفی انعام اللہ صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون. کل شام مغرب کے وقت ایسا زور کا ابر ہوا کہ چاند کی کوئی امید کسی قسم کی باقی نہ رہی۔ ہر طرف انتہائی مایوسی کے بعد مغرب کی نماز سے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد اول بچوں کا شور مسجد ہی میں سنا۔ پھر گولوں کی آوازیں شروع ہوئیں اور بعد میں رؤیت عامہ نہایت وسعت سے ہوئی اور عید کی نوید کے ساتھ تین مسرت نامے دو تم دونوں دوستوں کے اور ایک راؤ الطاف الرحمٰن صاحب کا یکم شوال سہ شنبہ پہونچے۔ صوفی انعام اللہ صاحب کے کل صبح کے خط میں یہ مضمون تھا کہ اس خط سے قبل شاہ صاحب سے تفاصیل معلوم ہوگئی ہوں گی۔ جس سے ان کی آمد کا اندازہ ہوا اس سے قبل کوئی اطلاع نہ تھی۔ اس خط پر کل ان کے مکان پر آدمی بھیج کر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کل شب میں تشریف لا چکے ہیں اور کل علی الصباح ہٹ تشریف لے گئے۔ رات کی واپسی تک کوئی علم نہیں ہوا۔ کہ ان کی زیارت تو حضرت اقدس کی تشریف بری کے بعد سے راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کی برکت سے ماہ مبارک میں دو مرتبہ ہوئی۔ اب تو کوئی امید نہیں کہ ہوسکے۔ مولوی جلیل کے رات کے خط میں ہے کہ بہت دن کے ناغہ کے بعد ۲۲ کا خط کل ۲۵ کو ملا جس سے تعجب ہوا۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ اتوار کو چھوڑ کر کوئی تاریخ رمضان کی بھی ایسی نہیں گذری جس میں بندہ نے واسطہ یا بالواسطہ مولوی جلیل صاحب کو خط نہ لکھا ہو۔ اگر ان کا خط ہوا تو مستقل یا مشترک خط ان کو لکھا اور ان کا خط نہیں ہوا تو کسی دوسرے کے خط میں یہ ضرور لکھا کہ آج کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم عالیجناب راؤ الطاف الرحمٰن صاحب مدفیوضہم!

بعد سلام مسنون۔ عید کے چاند کے ساتھ تمہارا والا نامہ بھی عید کے چاند کی طرح موجب مسرت ہوا۔ لیکن خط کے پڑھنے کے بعد پریشانیوں کی خبر سے نیز بھائی صاحب کی علالت کی خبر سے کلفت ہوئی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور تمہاری ہر نوع کی پریشانی کو دور فرمائے۔ راؤ جی تعجب ہے کہ تم حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی دوسرے سے دعا کو کہو۔ میں تو ہر شخص کے خط میں رسمی طور سے نہیں بلکہ قصداً اہتمام سے اپنے لیے دعا کو بار بار لکھتا رہتا ہوں کہ شاید بار بار کی درخواست سے کسی وقت دل سے کوئی کلمۂ الخیر اس ناپاک کے لیے نکل جائے تو بیڑا پار ہے کہ اب بقیۃ السلف حضرت ہی کی ذات رہ گئی۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست تم بھی اس ناکارہ کے لیے کر دینا۔

بخدمات مولوی جلیل صاحب، صوفی صاحب، راؤ صاحب مدفیوضہم زکریا سہ شنبہ
مدرسہ والی مسجد۔ خالصہ کالج، لائلپور (مغربی پاکستان) یکم شوال ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے مسلسل ۴ کارڈ مورخہ ۲ شوال چہار شنبہ ہیں سے ۱۲، ۱۳ رات عشا کے وقت وصول ہوئے۔ ابتداءً انتہا ناقص ہونے کی وجہ سے فکر رہا کہ اگر وہ کہیں گم ہوتے تو دونوں طرف سے ناقص۔ مگر الحمد للہ کہ اس وقت صبح کی ڈاک سے ۱۰، ۱۱ بھی مل گئے۔ اور رسہ کشی کی تفاصیل معلوم ہو کر اس لیے قلق بھی ہوا کہ حضرت اقدس کے یہ انتہائی قیمتی لمحات اس رسہ کشی میں ضائع کئے جا رہے ہیں۔ ان اوقات کا تو ہر ہر سانس انتہائی قیمتی ہے۔ یہ سب متبادل حضرات انتہائی یکسوئی سے اگر اپنے کام میں لگے رہتے تو کس قدر ثمرات حاصل کریں۔ کاش ہر سہ فریق ؎

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب

میں راضی رہتے۔ مولوی یوسف وغیرہ بھی کل شام آئے تھے۔
اس وقت ۲ بجے کی گاڑی سے واپس گئے۔ انتہائی مشغولی میں آئے تھے کہ وہاں بھی بہت زیادہ ہجوم تھا اور کل کو ان کو مشرقی جانا ہے۔ میں نے ان کو بھی رمضان کے بعد سے ان چاردستی اور ڈاک کے خطوط میں روک دیا تھا کہ میری وجہ سے انس انہماک اور تنگیٔ وقت میں ہرگز سہارنپور کا ارادہ نہ کریں مگر وہ نہ مانے۔ اور بھاگ دوڑ میں ۱۸ گھنٹہ کے لیے ہو ہی گئے۔ حق تعالے شانہٗ ان کو جزائے خیر دے۔
مولوی لطیف بھی آج رائپور سے آئے ہوئے ہیں۔ کل صبح کو کاندھلہ جا کر تین دن بعد واپس اور جمعہ کی صبح کو واپس رائپور جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ قاری شبیر بھی رائپور کا ہفتہ عشرہ کے لیے ارادہ کر رہے ہیں۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست صوفی انعام اللہ کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ آج کے تمہارے خطوط سے ان کے بخار کا حال معلوم ہو کر ملال بھی معلوم ہوا اور قلق بھی ہوا۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تمہارے لیے بھی دل سے دعا کرتا ہوں کہ تمہارا میری وجہ سے بہت حرج روزانہ خطوط میں ہوتا ہے۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب — زکریا۔ مظاہر علوم
مسجد مدرسہ والی۔ محلہ خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان) — ۵ شوال ۹۰ھ ۱۳

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!
بعد سلام مسنون۔ اس وقت ۱۱½ بجے تمہارے ۴ مسلسل کارڈ مورخہ ۵ شوال پہنچے۔ کل کی ڈاک سے ۴ مسلسل مورخہ ۴ شوال پہونچے تھے اور ان سے پختہ یقین لاہور عنقریب روانگی کا ہو گیا تھا۔ اس لیے کل کے جملہ خطوط کا جواب لاہور صوفی جی کی کوٹھی کے پتہ سے لکھا گیا۔ آج کی ڈاک سے مولوی حبیب الرحمن صاحب کا کارڈ مرسلہ از لاہور بھی ملا۔ اس کو پڑھنے سے قبل پتہ کی جگہ پر چونکہ اس میں از لاہور لکھا تھا

اس لیے اور بھی پختہ یقین ہو گیا۔ مزید برآں یہ ہوا کہ صوفی اقبال کل شب میں یہاں سے گئے اور انہوں نے کل لاہور سے بخیر رسی کا تار دیا جو آج ۹ بجے پہونچا۔ اس سے اور بھی پختہ یقین سابقہ روایات کی بناپر ہو گیا۔ مگر جب اس کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ تو ان کی اپنی بخیر رسی کا تھا۔ پھر مولانا حبیب الرحمٰن کا خط سارا پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو تنہا لاہور گئے تھے۔ اس کے بعد آج کے جملہ خطوط پڑھے گئے تو معلوم ہوا کہ پتنالہ بدستور ہے۔ اس سے بہت قلق ہو رہا ہے کہ آج کل ہر شخص حضرت اقدس کے ایک ایک منٹ کو نہایت قیمتی جوہر سمجھ کر انتہائی یکسوئی سے مشغول رہنا، ہر شخص انتشار میں ہے۔ فاللہ المستعان۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی لطیف الرحمٰن صاحب کل کاندہلہ واپس آ گئے۔ کل جمعہ کی صبح کو رائپور کا ارادہ ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم صوفی انعام اللہ سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے دو مسلسل کارڈ تمہارے سنیچر یعنی ۵ شوال کے لکھے ہوئے ملے۔ اس سے قبل تمہارا مفصل لفافہ پرسوں ۲ شوال کو ملا تھا اس کا جواب بھی اسی وقت لکھ دیا تھا اور وہ چونکہ بہت امید افزا تھا اس لیے اس کو قاری شبیر صاحب کی معرفت رات کو شاہ صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ سنا ہے کہ وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ اور کل سے انہوں نے حضرت کے ایک ہفتہ میں پہونچنے کا اعلان کر دیا تھا۔ مگر آج کے جملہ خطوط سے معلوم ہوا کہ پتنالہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ تم دوستوں سے میری باصرار درخواست ہے کہ اپنے اوقات اس خلفشار میں ہرگز ضائع نہ کرنا۔ یعنی رسہ کشی میں حصہ نہ لینا۔ اپنے کام میں یکسوئی سے لگے رہو۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل و صوفی انعام اللہ سلمہما۔
مدرسہ والی مسجد، خالصہ کالج۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۹ شوال ۱۳۷۹ھ
چہار شنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے بعد تمہارا ۷ رشوال دوشنبہ کا خط پہونچا۔ آجکل دن رات میں خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ جو حالات کل دوپہر تک معلوم ہوئے تھے، ان پر کوئی اضافہ تو رات کے خط سے نہیں ہوا۔ البتہ انتظار رفع ہوا۔ اب صبح سے اس وقت کی ڈاک کا شدت سے انتظار ہے کہ شاید اس میں کسی اور کا کوئی خط نکلے۔ کل شب میں پانچ خط۔ دو تمہارے، دو صوفی انعام اللہ کے، ایک مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا تھے۔ ان سب کے جواب کل کی ڈاک کسے ارسال ہو چکے ہیں اور سب خطوط رات شاہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیئے تھے۔ تمہارے رات کے خط سے صوفی انعام اللہ کی واپسی کا جلد حال معلوم ہوا۔ اگر حضرت اقدس حکم نہ فرما دیں تو غریب کو اور رہنے دیں۔ سنا ہے کہ ۱۳ اپریل کو لاہور میں کوئی میچ ہو رہا ہے اس کے لیے بغیر ویزا وغیرہ جانے کی اجازت ہوگی۔ اس لیے یہاں سے اور رائپور سے بہت سے لوگوں کی حاضری کی خبریں سنی جا رہی ہیں۔ قاری شبیر پر بھی شاہ صاحب کا اصرار ہے کہ وہ اس دوران ویزا بنوالیں۔ میرے نزدیک بھی کچھ حرج نہیں کہ وہ چار روز کے لیے حاضر ہو جائے کہ وہ ویزا کی کوشش تو ۲ ماہ سے کر رہے ہیں وہ نہیں ملتا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عنایت فرمایم مولوی محمود صاحب جالندھری سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات کی ڈاک سے تمہارا کارڈ بھی ملا۔ تم نے لکھا کہ شروع رمضان سے لائلپور حاضر ہوں۔ لیکن حضرت اقدس کو علم بعد رمضان ہوا۔ اس کا مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ کیا ماہ مبارک میں حضرت کی خدمت میں حاضری کی نوبت ہی نہیں آئی یا کیا بات پیش آئی۔ تمہاری حاضری کے لیے تو مولوی جلیل، مولوی عبدالمنان جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب غرض کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنا فریضہ نہ سمجھتا ہو پھر کیا بات پیش آئی۔

تمہاری زمین کے دخل کے لیے تو دل سے دعا گو ہوں اور بچوں کی تعلیم کے لیے

بھی۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو حضرت اقدس کے قیام پاکستان تک ضرور حضرت کی خدمت میں حاضر رہیں۔ اس ناکارہ پر جو حضرت منشی صاحب رح کے الطاف رہے ہیں، وہ ایسے نہیں کہ تم بھلائے جاسکو۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب۔ مدرسہ والی مسجد۔ محلہ خالصہ کالج۔ لائل پور۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ ر شوال ۷۹ھ پنجشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشا کے وقت تمہارے دو مسلسل کارڈ مورخہ ۸ منگل پہونچے، جن میں حضرت اقدس دام مجدہم کا خواب تھا اور قیام کے سلسلہ میں اس ناکارہ کا مشورہ دریافت فرمایا تھا۔ صبح کی نماز میں صوفی انعام اللہ صاحب کی معرفت دستی پرچہ مورخہ ۱۰ جمعرات پہونچا، جس میں یہی دو امر تھے۔ امر اول خواب کے متعلق یہ ناکارہ کیا عرض کرے۔ اصل تعبیر تو وہی ہوگی جو حضرت اقدس کے قلب اطہر میں آئی ہوگی لیکن جہاں تک اس ناکارہ کا خیال ہے اس کو حضرت اقدس کے قیام وسفر سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ناکارہ کا خیال ہے کہ غالباً حضرت دام مجدہم کو اس کا قلق ہے کہ حضرت قدس سرہٗ کی اولاد میں سے کوئی شخص منصب رشد وہدایت پر فائز نہیں۔ اس خواب میں بشارت اور تسلی ہے کہ حضرت اقدس دام مجدہم کے اٹھنے کے بعد انشاء اللہ حضرت قدس سرہٗ کے اعزہ اخلاف میں سے کوئی شخص اس منصب پر ضرور بیٹھے گا جو بھی جب بھی ہو۔ امر دوم یعنی مسئلہ قیام وسفر کے متعلق میرا مسلک سب کو خوب واضح ہے۔ میری قطعی رائے یہ ہے کہ ہر سہ فریق لائلپور، لاہور، بھارت کے اس سلسلہ میں اپنے جذبات پر حضرت اقدس کو مجبور کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ بلکہ ہر شخص کو اس میں اپنے جذبات سے علیحدہ ہو کر حضرت اقدس کی منشا کا اہتمام سے اتباع کرنا چاہیے اور دل منہا دہو کر اس کی تکمیل کی سعی کرنا چاہیے کہ یہی حقیقی محبت اور انقیاد ہے۔ تمہیں ہمیشہ سے معلوم ہے کہ اس ناکارہ نے کبھی اپنے جذبات کی نہ کبھی تدبیر کی، نہ

اس کے لیے زمین ہموار کی۔ خواب کے سلسلہ میں ایک بات لکھنی رہ گئی کہ حضرت دام مجدہم کا یہ ارشاد کہ حضرت قدس سرہ نے اس سے پہلے ایسی بے تکلفی کبھی نہیں برتی ، بندہ کے خیال میں حضرت اقدس دام مجدہم کے علو مرتبہ اور حضرت قدس سرہ کے ساتھ کمال اتحاد وارتباط کی بشارت ہے۔ تعمیل حکم نے ناقص خیال عرض کر دیا ورنہ تعبیر تو حضرت ہی جانیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

صوفی انعام اللہ صبح چار کے بعد رخصت ہو گئے۔ اس لیے کہ معلوم ہوا تھا کہ شاہ صاحب ان کے منتظر ہیں اور اس وقت شاہ صاحب کے ساتھ بہٹ جانے کا ارادہ کر کے رخصت ہو گئے۔ مولوی لطیف الرحمن بھی صبح رائپور چلے گئے اور قاری شبیر بھی ہفتہ عشرہ کے لیے رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ۔ مدرسہ والی مسجد۔	زکریا۔ مظاہر علوم
محلہ خالصہ کالج۔ لائل پور (مغربی پاکستان)	۱۱ر شوال جمعہ ۷۹ھ

○

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۱۱ر شوال جمعہ پہونچا۔ تم نے لکھا کہ کئی دن کے بعد تیرا خط آیا۔ تعجب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اتوار کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں گیا جس میں بواسطہ یا بلا واسطہ تمہیں خط نہ لکھا ہو۔ اس وقت عصر کی اذان کے بعد تمہارا تار صبح ۹½ بجے کا دیا ہوا اس وقت ۵ بجے ملا۔ جس سے حضرت اقدس کا بخیریت لاہور تشریف لانا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں بندہ کا خط خواب والا بھی پہونچا یا نہیں۔ مولوی یوسف بھی آج ڈھاکہ سے کراچی پہونچ گئے ہوں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ صوفی انعام اللہ آج دوپہر بہٹ کے حجاج کی مشایعت کے لیے گئے ہیں۔ ان کے ذریعہ رائپور بھی اس تار کی اطلاع بھیج رہا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں رات کو اطلاع کر دی تھی۔ فقط والسلام۔

(معلوم) ہوا تھا کہ آج فرقان جارہا ہے۔ اس لیے مختصر پرچہ لکھ دیا۔ اس کی بھی فرمائش ہے کہ میرے متعلق مولوی جلیل کو کچھ نکھ دو، حالانکہ اس کی بالکل ضرورت نہیں۔ براہ راست تعارف رکھتا ہے۔

زکریا ۲۰/۱۴ شوال ۹۷۲اھ۔ دوشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ دوشنبہ کو تمہارا جمعہ کے دن کا لکھا ہوا خط ملا تھا جس کا جواب دستی اسی دن فرقان کے ہاتھ ارسال کر دیا تھا۔ رات تمہارا یکشنبہ کا لکھا ہوا خط ملا جس میں یہ لکھا تھا کہ کل شنبہ کو ایک خط لکھ چکا ہوں۔ اس کو پڑھ کر بہت فکر وقلق ہوا اس لیے کہ یہاں تو جمعہ کا پہونچا تھا اور چونکہ مولوی اقبال نے اپنی اور حضرت اقدس کی گفتگو دو کارڈوں پر نقل کی۔ دوسرا تو کئی دن ہوئے پہونچ گیا۔ ناقص اور پہلے کا اب تک پتہ نہیں۔ اس لیے اور بھی فکر ہوا۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ شنبہ والا اس وقت ۱۱ بجے پہونچ گیا جس سے روانگی لاہور کی تفاصیل تو معلوم ہوئیں مگر یہ پتہ اب تک نہیں چلا کہ یہ دونوں تاریخ منسوخ جلدی جلدی خود حضرت اقدس کے قلب اطہر کا ثمرہ تھی یا رسہ کشی کا ثمرہ۔ میرا تو واقعی یہ دل چاہتا ہے کہ اب سب خدام یک قلب ولسان ہو کر بالکل حضرت اقدس کی منشا مبارک کے ساتھ نہایت انقیاد کے ساتھ چلیں۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ حضرت کے قرب کی برکات اپنے جذبات کے خلاف انقیاد میں علی وجہ الاتم حاصل ہوں گی۔ تمہارے تار کی اطلاع اسی وقت شاہ صاحب کی خدمت میں بھی کرائی تھی اور رائپور ایک دستی پرچہ فوراً لکھ دیا تھا اور احتیاطاً دوسرا کارڈ بھی لکھ دیا تھا۔ نیز علی میاں اور حاجی عبدالمجید صاحب دہلوی کو بھی اس وقت کارڈ لکھ دیئے تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

حضرت اقدس کے حکم تعبیر خواب والا عریضہ جمعہ کو لائلپور کے پتہ سے ڈالا تھا۔ معلوم نہیں وہ ملا یا نہیں اور عرصہ ہوا جب پہلے لاہور کی آمد تھی جو منسوخ

ہوگئی تھی اس وقت راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کے کارڈ کا جواب لاہور کے پتہ سے لکھا تھا معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا مظاہر علوم
کوٹھی ۳۲ بی جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۶؍شوال ۱۳۷۹ھ چہارشنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ دوشنبہ کی شام کو تمہارا کارڈ پہونچا تھا جس کی رسید بھی روزہ زبان کے ساتھ ارسال کردی تھی۔ بعدہ کے روز تمہارا لائلپور کا کارڈ پھر حیدرآباد کو بھی پہونچے ہر دو کا جواب دونوں دن کوٹھی ۳۲۔بی کے پتہ سے ارسال کر دیے تھے اس لیے کہ اس وقت تک حاجی متین صاحب کی کوٹھی میں قیام کا حال معلوم نہ تھا۔ رات تمہارا لاہور پہنچ رسی کا مفصل کارڈ عین انتظار میں پہونچا اور اس سے حاجی متین صاحب کی کوٹھی میں قیام کا حال معلوم ہوا۔ اس لیے یہ کارڈ اسی پتہ پر ارسال ہے۔ امید ہے کہ سابقہ دونوں کارڈ بھی پہونچ گئے ہوں گے۔ اس سے بہت پہلے جبکہ پہلے لاہور آمد کی خبر تھی، اس وقت راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کے کارڈ کا جواب جس پر تمہارا بھی مضمون تھا کوٹھی ۳۲۔بی کے پتہ سے ارسال کیا تھا معلوم نہیں وہ پہونچا یا نہیں۔ یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ مولوی احتشام صاحب کی جوان لڑکی جس کے تین بچے سب سے بڑے کی عمر دس سال حافظ قرآن اور چھوٹے کی عمر ۸ ماہ ہے چہارشنبہ کی شب میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کی مغفرت اور بچوں کی پرورش کے لیے نعم البدل کی دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی اور دیگر احباب سے بھی درخواست کردیں۔

غالب یہ ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک مولوی یوسف صاحب بھی حضرت اقدس کی خدمت میں پہونچ جائیں گے۔ ان کو بھی حادثہ کی اطلاع کردیں اور کہہ دیں کہ وسیم کی والدہ چل دی۔ آپ کے تار کی اطلاع تو اسی شب کو شاہ صاحب

کو کرادی تھی۔ قاری شبیر صاحب آجکل رائپور رہیں۔ ان کی موجودگی میں تو آپ کے خطوط شاہ صاحب کی خدمت میں روزانہ بھیجنا آسان تھا۔ اب دیر لگتی ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اس وقت خط لکھنے کے بعد ۸ ۱/۲ بجے پیچھے سے بچی نے آکر اطلاع کی کہ عزیز شاہد کی ہمشیرہ پیدا ہوئی۔ والدہ مولودہ کے لیے دعا کی حضرت اقدس سے خاص طور سے درخواست کر دیں اب دوسرا قاصد آیا کہ ہمشیر نہیں برادر پیدا ہوا اور جب میں نے پوچھا کہ پہلے ہمشیر کیوں کہا تھا تو ایک عجیب اصطلاح والوں کی معلوم ہوئی کہ یہ ان کے اصولی موضوع میں ہے کہ اول لڑکی بتایا کرتی ہیں۔ اس حماقت کذب صریح کی کوئی وجہ تو ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدفیوضہم
کوٹھی ۱۴۸/۱ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸ر شوال جمعہ ۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ آج صبح فرقان ملا اور تعجب ہے کہ وہ تمہارا کوئی پرچہ نہ لایا۔ حالانکہ اس کے بیان کے موافق وہ آپ سے کہہ آیا کہ میں صبح کو جا رہا ہوں اور مولوی انعام، مولوی عبداللہ صاحب کے پرچے لے کر آیا۔ سنا ہے کہ اس کے ساتھ رات خان صاحب بھی بخیریت پہونچ گئے لیکن ان سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۲۲ شوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تم نے اس کارڈ میں اس ناکارہ کے تعبیر والے خط کے سنانے کا ذکر تو کیا مگر یہ نہ لکھا کہ حضرت اقدس نے اس کو قبول فرمایا یا رد فرمایا۔ اصل یہ ہے کہ تم سب حضرات کی نگاہ میں حضرت اقدس کا سفر و قیام اس قدر اہم بن رہا ہے کہ تم سب ہر خواب کو اس معمولی سی بات پر منطبق کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ میری نگاہ حضرت اقدس کے علو شان کے مناسب ہی حضرت کے مقامات بتانا چاہیں

میری نگاہ میں قیام و سفر کا مسئلہ اتنی اہمیت نہیں رکھتا۔ وصول کرنے والوں کے لیے چوتھے آسمان سے، آفتاب سے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں اور شپرہ چشم کے لیے دن کی دھوپ بھی بے کار ہے۔ نجر نہیں تم سب بھارتی، پاکستانی حضرت اقدس کے افادہ کو اتنا تنگ کیوں کرتے ہو کہ وہ صورت دیکھنے ہی پر موقوف ہے۔ آفتاب طلوع کے وقت مشرق میں، غروب کے وقت مغرب میں ہوتا ہے لیکن اس کا افادہ ہر دو وقت میں سمت مخالف کو ہی ہوتا رہتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ نہ معلوم کہاں سے کہاں چلا گیا۔ اچھا ہوا کہ کارڈ میں جگہ محدود ہے ورنہ نہ معلوم کیا کیا لکھ مارتا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ غالباً حضرات نظام الدین اس خط کے پہونچنے تک پنڈی سے واپس آجائیں گے۔ ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ فرقان کے ہاتھ مولوی انعام اللہ صاحب، مولوی عبداللہ صاحب کے پرچے پہونچ گئے۔ مژدۂ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ قریشی صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ جو آپ نے ضرورت بتائی بالکل صحیح ہے مگر کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے ان مشکلات کو دور کر دے تو حضرت اقدس کی طرح سے مولانا یوسف صاحب کے بارہ میں بھی کبھی کچھ نہ لکھوں ہر شخص مجھ پر شدید اصرار کرتا ہے کہ تو حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ، مگر میں صاف انکار کر دیتا ہوں۔ فقط

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ جمعہ
۱۴۱/۴۸ - ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۲۵ شوال ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا جمعہ ۲۵ رشوال کا کارڈ دوسرے ہی دن شنبہ کی

شام کو بعد عشاء مل گیا۔ اول تو تاریخ دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی اور تمہاری کرامت سمجھا۔ مگر دو ہی سطر بعد معلوم ہوا کہ تم عبدالسلام کی معرفت جمعرات کو بھی خط ارسال کر چکے ہو۔ بہت ہی قلق اور تم پر غصہ آیا کہ تم اس کی حالت سے واقف ہونے کے باوجود، حالانکہ اس دن راؤ یعقوب علی خاں اور فرقان بھی آ رہے تھے اور فرقان حضرت نظام الدین کے پرچے بھی لایا تھا، پھر بھی تم نے ان میں سے کسی کو نہ دیا اور عبدالسلام کی زیادتی پر بھی بہت قلق ہوا کہ اول تو اس کو وہیں انکار کر دینا چاہیے تھا کہ میں وہاں نہ جاؤں گا اور تمہاری شرم میں اگر لے بھی لیا تھا تو راستہ میں ان دونوں میں سے کسی کو دے دیتا کہ یہ دونوں بھی اس کے ساتھ ہی آتے ہیں۔ چونکہ کل اتوار تھا اس لیے کل خط نہ لکھ سکا۔ مگر صبح سے عبدالسلام کی جستجو میں جہاں جہاں اس کے ملنے کے احتمالات تھے، آدمی دوڑائے مگر عصر کے بعد یہ معلوم ہوا کہ وہ پرسوں شنبہ کو رائپور چلا گیا اور رائپور تک اس کے ساتھ راؤ محفوظ علی خاں بھی گئے تھے جو واپس آ گئے۔ اس نے ان کو بھی پرچہ نہ دیا۔ البتہ اس ساری تحقیقات میں یہ معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کا پرچہ ان کو پہونچا دیا۔ شاہ صاحب مع اپنی بیوی کے شنبہ کی شام کو اپنے خسر سے ملنے لکھنؤ گئے ہیں۔ واپسی کا ابھی حال معلوم نہیں۔ آج صبح کی نماز میں مولوی عبدالمنان مع فضل الرحمٰن ملے مگر تم تو ان کی روانگی کے وقت وہاں تھے ہی نہیں جس کا حال پہلے سے جمعہ والے کارڈ میں بھی معلوم ہو چکا تھا اور حضرات کے دو پرچے لائے تھے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

بگرامی خدمت مکرمان مولوی محمد یوسف صاحب مولوی انعام الحسن صاحب مولوی عبداللہ صاحب

بعد سلام مسنون۔ امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک آپ بھی پنڈی سے لاہور پہونچ گئے ہوں گے۔ آپ کے جو پرچے فرقان کی معرفت آئے تھے ان کا جواب اس سے پہلے کارڈ پر مولوی جلیل کے نام جمعہ کو لکھ چکا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں آپ ہر سہ حضرات سے مستقل درخواست سلام و دعا کی درخواست

کی ہے۔ پرسوں سے مدرسہ کے اسباق شروع ہو گئے۔ اب اور بھی مشغولی بڑھ گئی اہلیہ مولوی محمد یوسف کو کئی دن سے بخار آرہا ہے۔ دعائے صحت کی تم سب سے بھی اور حضرت اقدس سے بھی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔

دوشنبہ

زکریا بمظاہر علوم

۲۸ شوال ۷۹ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱۴۱/۱۲۸

ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون کئی دن سے تمہارا کارڈ نہیں آیا اور آنا بھی نہ چاہیے تھا کہ تم وہاں تھے ہی نہیں۔ میں تو فقط اس لیے لکھ رہا ہوں کہ تمہاری واپسی کے بعد کارڈ آنے کے بعد لکھوں گا تو اور بھی دیر ہوگی۔ راؤ عبدالسلام والا محبت نامہ ابھی تک نہیں ملا۔ کئی کارڈ، دستی پرچے رائپور لکھے۔ یہاں بھی ان کو خوب جہاں جہاں احتمال تھا تلاش کرایا۔ کل وہ اتفاق سے بازار میں حافظ صدیق کو مل گئے تو انہوں نے کہا کہ زکریا تو تمہاری تلاش کئی دن سے کرا رہا تھا۔ رائپور بھی کئی خط لکھے۔ اس کو مولوی جلیل کے پرچے کا سخت انتظار رہے تو راؤ صاحب نے کہا کہ ہاں مولوی جلیل نے ایک پرچہ اس کو دینے کو دیا تو تھا۔ مگر صحیح تو یاد نہیں کہ وہ کہاں ہے رائپور جا کر دیکھوں گا۔ اگر مل گیا تو بھیج دوں گا۔

اس ناکارہ کو ان سے زیادہ آپ پر تعجب ہے کہ اس کے مہمل پن سے تو آپ خود بھی واقف ہیں۔ پھر یہ کہ راؤ یعقوب علی خان اور فرقان بھی اسی دن آ رہے تھے جو سہارنپور آنے والے تھے تو تم نے ان میں سے کسی کو کیوں نہ دیا۔ فرقان، مولوی یوسف، مولوی انعام، مولوی عبداللہ کے خطوط لایا تھا تمہارے خط کو میں نے اس سے خاص طور سے پوچھا اور اس خط میں یہی تھا کہ تمہارا پرچہ کیوں نہیں ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

بگرامی خدمت راؤ الطاف الرحمٰن صاحب!

بعد سلام مسنون ۔ آج صبح کی چار بجے آپ کے مخلص محمود صاحب ملے ۔ ان سے یہ معلوم ہوکر کہ آج رات کو صاحبزادہ صاحب تشریف لاویں گے اور وہ ان کو لینے کے لیے ریل پر جاویں گے ۔ بہت ہی حیرت سے زیادہ غصہ آیا جب کہ دو دن قبل مولوی عبدالمنان آئے تھے اور کل شب کو مولوی یوسف صاحب وغیرہ کی آمد کی خبر ہے پھر اس بچہ کو تنہا بھیجنا کوئی بہت ہی اہم وجہ ہوگی جہاں تک ہم کم سمجھ والوں کے دماغ کی رسائی نہیں ہے ۔ بورڈر پر بڑی ہی مشکلات پیش آتی ہیں ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ ۔ کوٹھی ۱۲ ایمپریس روڈ ۔ لاہور زکریا ۔ یکم ذیقعدہ ۹۰ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم !

بعد سلام مسنون ۔ رات عشا کے قریب عزیزان بخیریت پہونچے اور دستی پرچہ بھی ملا ۔ عبدالسلام والے پرچہ کے گم جانے سے قلق ہوا ۔ اب میں نے اس کی تحقیقات کے لیے دستی اور ڈاک کے بہت سے پرچے لکھے ۔ عزیزان کی تجویز پہلے سے کاندہلہ ہوکر جانے کی تجویز تھی ۔ مگر تاخیر ہوجانے کی وجہ سے آج تو سیدھے نظام الدین جارہے ہیں وہاں سے ایک دو دن کے بعد براہ راست کاندھلہ آئیں گے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اہلیہ مولوی یوسف صاحب کی طبیعت اب بحمداللہ اچھی ہے ۔

شاہ صاحب کے لڑکے کی شادی کے قصہ سے قلق ہوا ۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے جو بہتر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے ۔ میر صاحب سے تو عرصہ سے ملاقات نہیں ہوسکی ۔ وہ آج کل مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں زیادہ مشغول ہیں فقط والسلام ۔

مکرم محترم مولوی عبدالمنان مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون ۔ رات آپ کا بھی دستی پرچہ پہونچا ۔ اسی وقت پڑھوا کر سنا صبح اتفاق سے ڈاکٹر صاحب اہلیہ مولوی یوسف کو دیکھنے آئے ۔ وہ اپنے ہمراہ

لے گئے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے آپکے سابقہ خط کے جواب میں بہت مفصل خط لکھ چکے ہیں
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالجلیل صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب مدفیوضہم
کوٹھی ۲۱/۴۸ - ایمپریس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۴ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ یکشنبہ

○

مکرم محترم مولانا عبدالمنان صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ مولانا یوسف صاحب کے ہمراہ دستی گرامی نامہ پہونچا تھا۔ جس کا جواب دو شنبہ کو ارسال کر چکا ہوں۔ اس میں جس خط کا حوالہ تھا کہ کل ڈاک سے ارسال کیا ہے، وہ آج پہونچا۔ تاخیر سے پہونچا۔ اس میں ایک پرچہ ڈاکٹر صاحب کے نام ہے، جو اسی وقت ان کی خدمت میں ارسال کر دیا اور مولانا عبدالمالک صاحب بھی اپنے کام سے اس وقت آ گئے ان کو بھی دکھا دیا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے یہ پیام سن لیا تھا۔ راؤ عبدالسلام صاحب اس ناکارہ سے تو نہ مل سکے مگر مولانا عبدالمالک صاحب سے ملاقات ہو گئی تھی۔

علی میاں کا خط بمبئی سے آیا ہے۔ وہ طویل دورہ کے بعد بمبئی پہونچ گئے ہیں۔ وہاں سے ان کا ارادہ تو ادھر کو جانے کا تھا مگر ایک خاص وجہ سے آجکل گاڑیوں میں ہجوم بالخصوص سیکنڈ فسٹ میں بہت زیادہ ہے اس لیے انہوں نے لکھا کہ مجبوراً براہ راست لکھنؤ جا رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ پشت کا مضمون بعد ملاحظہ مولوی جلیل صاحب کو دکھا دیں۔ وخضر میر صاحب کی شادی کا ذکر آپ کے اور مولوی جلیل کے دونوں کے خط میں تھا۔ اس لیے میں نے مشترک کارڈ میں لکھا۔ فقط

عزیزم مولوی جلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ مولوی یوسف صاحب کی معرفت جو خط آیا تھا۔ اس کا جواب

پیر کو لکھ دیا تھا۔ جس انداز سے تمہارے خطوط آرہے ہیں، اس کے حساب سے آج کی ڈاک میں خط کا انتظار تھا، مگر نہیں آیا۔ معلوم نہیں میر صاحب کی دختر کی شادی کا کیا ہوا۔ قمر کا ایک تار نہایت ناراضی کا بڑے میر صاحب کے نام کئی دن ہوئے آیا تھا۔ اس کا جواب میر صاحب نے تار سے دیا کہ ابھی ملتوی رکھو۔ معلوم ہوا کہ بڑے میر صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی بہت ناراض ہیں اور وہ جلد آرہی ہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے جو خیر للطرفین ہو۔ اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالمنان صاحب مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ زکریا

کوٹھی ۱۴۴/۲۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)۔ ۶ ذیقعدہ ۹۰ھ/۱۳۸

عزیزہ گرامی قدر حافظکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے ایک مشترک کارڈ تمہارے اور مولوی عبدالمنان صاحب کے نام لکھ چکا ہوں۔ جس میں عزیزان کی روانگی کے بعد سے تمہارے کسی خط کے نہ آنے پر استعجاب لکھا تھا۔ عشا کے بعد تمہارے چار خط پہونچے تھے۔ ڈاک سے اتوار، پیر، منگل کے۔ اتوار کا تاخیر سے اور منگل کا وقت سے پہلے بدھ کی شام کو ہی مل گیا۔ یہ خط بڑے ذوق شوق سے مجمع میں پڑھے جارہے تھے کہ اس دوران میں مولوی عبدالحفیظ صاحب پہونچ گئے اور کل بدھ کی صبح کا دستی خط بھی اس مجلس میں مل گیا اور یہ چاروں خط اسی وقت شیخ بدھو کے جو اس مجلس میں موجود تھے کے حوالہ کر دیئے کہ وہ صبح کی نماز میں شاہ صاحب کو بھی سنادیں۔ اس لئے کہ شاہ صاحب صبح کی نماز کے بعد سوجاتے ہیں اور اٹھنے کا وقت متعین نہیں۔ اس لئے شیخ جی نے یہ رائے دی کہ میں اذان کے بعد ہیٹ ہاؤس چلا جاؤں گا اور سونے سے قبل ان کے حوالہ کر دوں گا۔ وعدہ تو یہ تھا کہ وہ دکھا کر صبح کی چاء میں شریک ہوں گے۔ مگر اس وقت، بجے تک تو آئے نہیں۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب نے زبانی پیام بھی

پہونچایا کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ میں جلدی ہی آرہا ہوں۔ اس نوید سے مسرت تو طبعی چیز ہے مگر جمع بین الروایات حدیث کی تو آسان ہے مگر حضرت اقدس کے کلام کی بہت مشکل ہے کہ ایک جانب جدید مکان کی تعمیر کا زور شور خطوط میں پڑھے دوسری جانب جلد تشریف آوری کا پیام ہے۔ معلوم نہیں، ان میں سے کونسی تو اصل خواہش ہے اور کونسی دلداری کی حدود میں ہے۔

علی میاں کا پرسوں بمبئی سے خط آیا تھا، جس میں حضرت اقدس کا آخری نظام دریافت کیا تھا اور اس کا جواب لکھنؤ منگایا تھا۔ میں نے کل تمہارا زبانی پیام لکھ دیا تھا کہ مولوی جلیل کا پیام پہونچا ہے کہ علی میاں جب دورہ سے واپس آئیں ان کو جلد بھیج دیا جائے۔ ڈاکٹر برکت علی صاحب کی پاکستان آمد کے متعلق مولوی عبدالمنان کے کارڈ میں لکھوں گا کہ ان کے خط میں اس کا مطالبہ تھا۔ اتنی بات تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب حضرت اقدس کو دو آدمی پکڑ کر اندر سے باہر اور بالعکس کے سخت مخالف ہیں اور اس کو نہایت مضر بتاتے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ آگے جگہ قصداً چھوڑ دی کہ شاہ صاحب کا کوئی پیام دوپہر تک پہونچے تو لکھ دوں۔ سنا ہے کہ شاہ صاحب بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط

ابھی ۱۱ بجے ڈاکٹر صاحب کا پیام یہ آیا کہ زور سے یہ لکھ دیا جائے کہ اب سفر قیام طعام وغیرہ کسی امر میں بھی حضرت کے خلاف طبع پر ہرگز ہرگز اصرار نہ کیا جائے کہ یہ نہایت مضر ہوگا۔ قلب میں گھٹن کسی وقت بھی کسی بات پر اصرار سے پیدا نہ ہونے پائے۔

پنجشنبہ۔ ۷ بجے صبح

زکریا

۸ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۱۴۱/۴ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم حافاکم اللّٰہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ جمعرات کی شب میں تمہارے تین ڈاک کے، ایک دستی

مولوی عبدالحفیظ صاحب کی معرفت خطوط پہونچے تھے۔ ان سب کا جواب پنجشنبہ کو لکھ چکا ہوں۔ اس کے بعد اب تک کوئی خط نہیں آیا نہ آنے کا وقت ہوا اس وقت اس کارڈ کا ایک خاص مقصد ہے وہ یہ کہ اظہار کے والدین نے امسال حج کا ارادہ کیا سیٹیں بھی متعین ہوگئیں۔ مگر اظہار کو ساتھ نہ لیا میں نے اصرار سے یہ کہہ کر خدمت کے واسطے ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ اس کا جانا بھی طے کرادیا۔ مگر مقدر کی بات کہ رجب کے مہینہ سے اس کے والد بیمار ہوئے اور مرض بڑھتا ہی گیا۔ حتیٰ کہ اب روانگی کے وقت ان کی علالت زیادہ تھی مجبوراً ملتوی کرنا پڑا۔ مگر اظہار اپنے شوق اور میرے مشورہ سے روانہ ہوگیا۔ یہ خبر نہ تھی کہ اتنی جلدی معاملہ گڑبڑ ہوجائے گا۔ وہ ۴ مئی کے جہاز سے بمبئی سے روانہ ہوگیا اور یہاں پرسوں جمعرات کو اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم کے اظہار کے واسطے سے مجھ پر بھی احسانات ہیں۔ بہت سا نمک ان کا ہمیشہ کھایا ہے اور نہ صرف میں نے بلکہ میرے دسترخوان پر کھانا کھانے والوں نے سب ہی نے کھایا ہے۔ ان احسانات کا بدلہ اب اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا کہ مرحوم کے لیے اپنی طرف سے بھی اور نمک خواروں کو براہ راست بھی متوجہ کروں کہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کریں حضرت اقدس کی خدمت میں بھی بندہ کی طرف سے ضرور درخواست پیش کردیں۔ مجھے ہمیشہ اسکا اہتمام رہا کرتا ہے کہ محسنوں کے احسان کا بدلہ اپنی وسعت کے مطابق ضرور ادا کروں اور چونکہ مادی بدلہ سے عاجز ہوں اس لیے دعا سے زندوں اور مردوں کے جزائے احسانات کی دعا بلاناغہ دن میں کئی کئی مرتبہ کیا کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی چیز احسان کا بدلہ اتارنے کی میرے پاس نہیں ہے۔ بقیہ حضرات سے بھی سلام مسنون کے بعد یہی درخواست ہے۔

مولانا سر رحیم بخش صاحب اور شیخ رشید احمد صاحب کے مجھ پر بچپن کے احسانات ہیں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اب تک بھی کبھی نام لے کر دعائے مغفرت اور ایصال ثواب نہ کیا ہو۔ یہ صرف تمہیں اہمیت بتانے کے واسطے لکھا کہ تم بھی ہمیشہ

اس کا خیال رکھو۔ زیادہ والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ
کوٹھی ۲۱/۴۸ - ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۰ ذیقعدہ ۷۹ ۱۳ھ
شنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ رات تمہارے تین کارڈ پہونچے۔ ایک ۸ ذیقعدہ اور ۲ عدد ۱۰ ذیقعدہ کے پہلے دو دیکھ تو وہی رسہ کشی زوروں کی تھی جس کو سن کر مجھے تو اب کلفت ہونے لگی۔ یہ اللہ کے بندے حضرت اقدس کے ان لمحات کو وصول کرتے بالکل یکسو ہوکر۔ دونوں فریق کام میں لگے رہتے۔ اس رسہ کشی میں تضیع اوقات کے سوا کیا ہے۔ تیسرے کارڈ میں قاضی صاحب کے بچوں کا چیچک کا حال معلوم ہوکر بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ یہاں یہ قصہ پیش آیا کہ کل شب سے اس ناکارہ کو بخار شروع ہوا اور بڑھتا ہی رہا۔ کل دوپہر تو اتنا شدید تھا کہ ہاتھ بدن پر نہیں رکھا جاتا تھا۔ مگر کل تو میں اس کا مقابلہ کرتا رہا اس کے باوجود سبق بھی پڑھایا اور بھی سب کام ہوتے رہے مگر آج صبح سے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ خط بھی لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں۔ بخار تو اب اللہ کا شکر ہے بہت کم ہے۔ مگر ضعف آج اتنا زیادہ ہے کہ اٹھنے کی ہمت نہیں۔ سبق کو تو اب تک ابھی کھول چاہ رہا ہے کہ پڑھا دوں۔ مگر کل بھی سب نے شدت سے مخالفت کی تھی اور میں چپکے سے رکشہ منگا کر دارالطلبہ چلا گیا تھا۔ آج دیکھیں کیا گذرے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بخار کا ذکر نہ کریں یہ تو میں نے تمہیں تفریحاً لکھ دیا کہ جب تم ہر بات لکھتے ہو تو میرا بھی فرض ہے۔ کل سے مولانا واجد علی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مدرسہ میں قیام ہے آج بعد ظہر حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔ علی میاں کا خط ۹ ذیقعدہ کا لکھنؤ سے ملا کہ وہ طویل دورہ سے لکھنؤ پہنچ گئے اور بخاری شریف کا سبق شروع کرادیا۔ لکھا ہے کہ بہت حرج ہو

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ۴۱/۴۸
ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۳ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ
سہ شنبہ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ عین انتظار میں تمہارا کارڈ منگل کا لکھا ہوا رات شنبہ کی شب میں پہونچا۔ بچہ کی طرف سے بہت ہی فکر تھا۔ افاقہ کی خبر سے مسرت ہوئی حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماتے۔

اس ناکارہ کا بھی بخار کا سلسلہ دو شنبہ سے برابر چل رہا ہے اب حرارت تو نہیں ہے مگر اس درمیان میں معلوم نہیں حلق میں کیا چیز پیدا ہو گئی کہ لب تک نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے منگل سے کوئی غذا کھانے کی نوبت نہیں آئی۔ چار ایک پیالی صرف صبح کو شام کو۔ اس کو بھی دل نہیں چاہتا۔ پی جاتی ہے۔ ٹھنڈی چیز کی طرف رغبت زیادہ ہے۔ مگر ڈاکٹر نے تازہ پانی کو بھی منع کر دیا کہ وہ بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔

رات خانصاحب تشریف لے گئے۔ خیال تھا کہ ان کے ہاتھ پرچہ ارسال کردوں گا۔ مگر اس وقت گڑبڑ زیادہ تھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ صوفی اقبال کا کارڈ ابھی پہونچا۔ انہوں نے دو کارڈوں کی اچھی صورت تجویز کی۔ وہ یہ کہ جوابی کارڈ پر خط لکھا جس کی وجہ سے ہر دو کارڈ ساتھ ہی پہونچے۔ تقدم تاخر نہ ہوا۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
۴۱/۴۸ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۷ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل اتوار کی شب میں عشا کے قریب تمہارے دو کارڈ

مورخہ ۱۵-۱۶ ذلیقعدہ مہونچے۔ کل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ ان میں سے ۱ کا تعلق ڈاکٹر صاحب سے تھا۔ کل صبح بھائی اکرام کے ہاتھ موصوف کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ ان کا جواب یہ آیا کہ کان کے اتنے پیچھے نہ پڑنا چاہیے۔ برا کیا کہ اتنی جنگ وجو اس کے ساتھ کی۔ ایسے امور کو اب زیادہ اہمیت نہ دینا چاہیے۔ مولوی عبدالمنان صاحب کا خط پہلے سے ان کے پاس تھا۔ اس میں ایک دوا کے متعلق زیادہ شدت سے انکار کیا کہ ڈاکٹر عالم صاحب کو یہ لکھ دیا جائے کہ یہ دوا حضرت کی موجودہ عمر کے ہرگز مناسب نہیں۔ ہرگز نہ دیں۔ مگر بھائی اکرام یہ کہہ کر کہ یہ بات آپ کے براہ راست لکھنے کی ہے، دوا نوٹ کرکے نہ لائے۔ میں نے کہا بھی کہ میں بھی ڈاکٹر صاحب کی طرف سے لکھ دینا ممکن ہے ڈاکٹر صاحب کے لکھنے میں تاخیر ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے آج ہی لکھنے کا وعدہ کیا۔ کارڈ ۲ کا تعلق کچھ شاہ صاحب سے تھا! اس لیے اسوقت ان کی خدمت میں چار کے بعد شیخ بدھو کی معرفت بھیج دیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ تمہارے بچہ کی خیریت کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ مجھے بھی گذشتہ دوشنبہ کو شدت کا بخار ہوا۔ وہ تو دو دن کے بعد جاتا رہا۔ مگر حلق میں کوئی چیز ایسی پیدا ہو گئی جس سے اب تک نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نے چوسنے کی دوا بتا رکھی ہے مگر اس کے چوسنے سے کھانسی خوب اٹھتی ہے۔ دو دن تو اس کی وجہ سے سبق بھی حرج کرنا پڑا۔ اب سب کی رائے کے خلاف مدرسہ قدیم بھی شروع کر دیا۔ مولوی عبدالمنان صاحب غالباً گھر سے واپس آ گئے ہوں گے۔ ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کے خط کا جواب تو میں نے ہمروزہ لکھ دیا تھا اور اس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ایک دوا کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے شدت سے انکار کیا ہے کہ وہ اس عمر میں مناسب نہیں ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا خط براہ راست آپ کی خدمت میں پہونچ گیا ہوگا یا آج کل میں

پہونچے گا۔ بھائی اکرام دوا کا نام نوٹ کر کے نہ لائے ورنہ میں ہی لکھ دیتا۔ مولوی عبدالمالک صاحب کو خط اسی وقت دکھا دیا تھا۔ حضرت اقدسؒ کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

دوشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱۲/۴۸
ایمپرس روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۹ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ عین انتظار میں مسرت نامہ مورخہ ۱۷ ذیقعدہ رات عشا کے وقت پہونچا۔ بچہ کی خیریت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کے مزاج کی عافیت سے بھی مسرت ہے۔ پاکستان جانے والا باوجود تلاش عرصہ سے نہیں ملا۔ محفوظ علی خاں کے پاس پان وغیرہ خود اپنے ہی تھے اور بھی ایک دو ملے تو وہ اپنے لے جاتے والے تھے۔

یہ ناکارہ اب تک گلے کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ایک حالت پر رکی ہوئی ہے ڈاکٹر مقصود صاحب کا علاج ہے۔ راؤ یعقوب علی خانصاحب بلا مشورہ لے آئے۔ ڈاکٹر برکت علی صاحب بھی دریافت کرتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ خانصاحب نے ان کا شروع کرا دیا اس لیے تبدیلی میں مشکل اور بھائی اکرام کو جواب دہی میں مشکل ہوتی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

قاری عبدالرحمن صاحب کا خط بھی رات ملا۔ مگر ان کی تو آج واپسی کی خبر ہے اس لیے جواب بے کار ہے۔ فقط

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱۲/۴۸
ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ صبح کی نماز سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد جبکہ طویل انتظار کے بعد مایوسی غالب آگئی اور سب انتظار دیکھ کر متفرق ہو گئے راؤ عطاء الرحمٰن صاحب پہونچے۔ معلوم ہوا کہ ماموں جی کی خاطروں نے آنے نہیں دیا۔ راؤ عبدالسلام بھی ساتھ ہی تشریف لائے۔ میرا تو پہلا مطالبہ پرچہ کا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا وہ تو قاری عبدالرحمٰن صاحب کے پاس ہے۔ فکر و قلق ہوا۔ اس وقت ۱۱ بجے کے قریب قاری صاحب آئے اور پرچہ دیا اور معذرۃ کی کہ راؤ جی تو ساری رات سوتے ہوئے آئے۔ میں سامان کی چوکسی کرتا آیا۔ اس لیے نماز پڑھتے ہی سو گیا تھا۔ تفصیل احوال و کوائف راؤ جی سے تقریباً دو گھنٹہ سنتا رہا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کریں۔

گوہر علی صاحب کی عطیہ شیرینی بھی پہونچی۔ ان کی خدمت میں بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز قاری صاحب کی معرفت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا عطیہ سنیہ شیشی عطر پہونچ کر بھی موجب منت و عزت افزائی ہوئے۔ بہت بہت سلام مسنون کے بعد بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط والسلام

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب کی معرفت گرامی نامہ موجب منت و مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے دارین کی ترقیات سے نوازے اور حضرت اقدس کے برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ متنفع اور متمتع بنائے۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب سے وہاں کی شدید گرمی کی خبریں سن کر بڑی فکر ہوئی۔ اگرچہ آپ نے لکھا ہے کہ آجکل میں کولر کا نظم ہو جائے گا۔ خدا کرے کہ جلد ہو جاتے۔ یہاں بھی گرمی کی شدت ہے جو بہت گراں ہے مگر قاری صاحب کا بیان ہے کہ لاہور سے آدھی بھی یہاں نہیں ہے۔ اس سے بہت فکر ہو گیا حضرت

اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ۔ پنجشنبہ

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب والحاج مولوی جلیل صاحب — زکریا ۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۸/۱۷ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۲ ذیلقعدہ ۱۳۷۹ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۱۹ ذیلقعدہ بہت تاخیر سے پہونچا ۔ رائے عطاء الرحمٰن صاحب پرسوں پنجشنبہ کی شب میں آکر جمعرات کو رائپور چلے گئے تھے ۔ ان کی معرفت جو دستی پرچہ آیا تھا اس کا جواب پرسوں لکھ چکا ہوں ۔ نیز قاری عبدالرحمٰن صاحب کی معرفت حضرت مولانا فضل احمد صاحب کا عطیہ سینہ شیشی عطر پہونچی تھی ۔ اس کی رسید بھی اسی کارڈ میں لکھ چکا ہوں ۔ مولانا کی خدمت میں مکرر شکریہ ضرور پیش فرماویں ۔ کل صبح مولوی لطیف الرحمٰن صاحب میری بیماری کی اطلاع پر بہر عیادت آئے ہوئے ہیں آج مولوی یوسف کی بھی خیر بسلسلہ عیادت آنے کی ہے ۔ طبیعت اللہ کا شکر ہے اچھی ہے مگر صاف نہیں ہوئی ۔ شروع کے دو تین دن تو میں اپنے سے مایوس ہی رہا ۔ مگر جمعہ سے افاقہ شروع ہوگیا تھا ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ فقط ۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا ۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۸/۱۷ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — شنبہ ۲۴/۱۱ ۷۹ھ

○

مکرم و محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ رات کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ ۲۳، ۲۴ ذیلقعدہ اور اسی وقت صبح کی چار بیس ممتاز کی معرفت پرچہ دستی مورخہ ۲۶ ذیلقعدہ پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے ۔ حضرت اقدس کی صحت کے مژدہ سے بہت

مسرت ہے۔ تمہارے بچہ کی صحت کے مژدہ سے بھی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے بقیہ اثرِ مرض کو بھی جلد زائل فرما کر تقویت عطا فرمائے۔
اس ناکارہ کی طبیعت تو بحمد اللہ اچھی ہے مگر ضعف اس بیماری میں خصوصیت سے زیادہ ہو گیا۔ مولوی لطیف الرحمٰن جمعہ کو آئے تھے آج صبح چائے کے بعد نماز کی آمد سے چار پانچ منٹ قبل رائپور چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔
گرمی دن کو یہاں بھی آج کل شدت سے ہو رہی ہے۔ البتہ رات کو بالخصوص اخیر شب میں کچھ خنکی ہو جاتی ہے۔ بھائی الطاف کا زبانی پیام پہونچا تھا کہ میں ۲۴ کی شام کو ۹ بجے پہونچوں گا۔ مگر تمہارے ان خطوط سے اضافہ ویزا کا حال معلوم ہوا خدا کرے کہ سہولت سے اضافہ ہو جائے۔ ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم
سہ شنبہ ۲۷/۱۱ ۹۷ھ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ
کوٹھی ۱۴۲/۴۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

مکرم محترم الحاج عبد المجید صاحب مد فیوضہم!
بعد سلام مسنون۔ رات گرامی نامہ پہونچا جس سے آپ کا لاہور تشریف لے جانا معلوم ہوا۔ آپ نے جانے کی اطلاع بھی نہ کی۔ تاکہ میں آپ کو حضرت اقدس کے متعلق دہلی خط نہ لکھتا۔ خط سے یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کب تک قیام کا ارادہ ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ دنیا کے دھندے تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ بار بار ویزا کا ملنا مشکل ہے۔ اس لیے جتنی زیادہ سے زیادہ گنجائش ویزا میں ہو سکے، ضرور قیام فرماویں یہ خیال نہ فرماویں کہ دہلی کے جملہ کاروبار آپ کے بغیر معطل ہو جائیں گے۔ دنیا کا کوئی کام کسی پر موقوف نہیں ہے۔ وقت کو بہت زیادہ غنیمت سمجھیں۔
من نہ کردم شما حذر بکنید

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل پاکستانی سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل صبح دستی اور ڈاک کے خطوط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ کل بعد عصر چھوٹے میر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ کل شب میں آئے تھے تفصیل حالات حضرت اقدس اور احباب کے تحقیق کیے۔ میری طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے۔ لیکن ضعف اتنا زیادہ ہو گیا کہ موجب حیرت۔ سبق کو بھی دار المطالعہ جانا مشکل ہو گیا۔ مدرسہ قدیم میں پڑھا رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ امید ہے کہ کو لڑکا نظم اچھا ہو گیا ہو گا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج عبدالمجید صاحب موتی والے مدفیوضہم بوساطت مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی $\frac{۴۲}{۴۸}$ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم $\frac{۲۸}{۱۱}$ ۹۰ھ۔ چہارشنبہ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد مسرت نامہ مورخہ ۱۷ مئی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی عافیت سے بہت مسرت ہے۔ حق تعالے شانہٗ اس سایہ کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ کل دوپہر عین کھانے کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن آئے تھے۔ کھانے کے بعد یہ کہہ کر گئے تھے کہ اس وقت تو مجھے جلدی اور مشغولی ہے، شام کو آؤں گا۔ مگر شام انتظار ہی رہا۔ معلوم نہیں، ہیں یا چلے گئے۔ پرسوں سنا تھا کہ کل شب میں میر اظہار صاحب ضرور چلے جائیں گے۔ مگر کل صبح سنا کہ وہ رات نہیں گئے آئندہ کی خبر نہیں۔ مولوی عبدالرشید صاحب اگر اس خط کے پہونچنے تک ہوں، تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ مولوی بدر عالم صاحب کی طبیعت اب اچھی ہے۔ لکڑی کے سہارے سے حرم تک آجاتے ہیں۔

پرسوں صوفی انعام اللہ صاحب لکھنؤ سے آکر سیدھے بہٹ چلے گئے۔ کل دوپہر وہاں سے آنے پر ان کی آمد معلوم ہوئی۔ مگر بازار سے کچھ ضروریات خرید کر بعد ظہر ہی

واپس چلے گئے۔ معلوم ہوا کہ ان کے بھائی صاحب مسجد کی امامت پر سخت خفا ہیں
کہ ہماری اس میں توہین ہے۔ بہت ہی شدومد سے ان کے واپس جانے پر مصر ہیں۔
اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور عقل سلیم عطا فرمائے کہ اس غریب کو دھوبی بنانے پر تو
خوش ہیں اور امامت اور تعلیم پر خفا۔ ان ہی حرکات نے ہم مسلمانوں کو ذلیل کر رکھا ہے
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اس ناکارہ کے لیے بھی
اور غریب انعام اللہ کے لیے بھی۔ یہاں ابھی تک جمعہ کی یکم کی کوئی اطلاع نہیں۔
قاری شبیر کا پیام آیا ہے کہ عید سہارنپور کروں گا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱۴۸ — زکریا۔ مظاہر علوم
ایمپریس روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) — ۴ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ
سہ شنبہ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ اس وقت عنایت نامہ مورخہ ۵ ذی الحجہ آج ۸ کو ملا۔
حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت ہے۔ لیکن صوفی جی کے یہاں چوری سے بہت
ہی قلق ہے۔ بہت ہی اجمال سے تم نے کام لیا۔ کچھ تفصیل بھی لکھتے۔ کیا صورت
پیش آئی۔ تذکرہ مشائخ دیوبند از مفتی عزیز الرحمٰن صاحب میں بہت فحش غلطیاں
مصنف سے ہو گئیں۔ میں نے ان کو فوراً لکھا بھی تھا کہ اس کی اصلاح میں غلط نامہ
جلد شائع کریں۔ مگر انہوں نے باوجود وعدہ کے اب تک نہ کیا۔
میری روایت سے حضرت رائپوری کی عمر حضرت مدنی سے ۵ سال کم لکھ دی۔
حالانکہ واقعہ اس کا عکس ہے۔ مجھے حضرت سہارنپوری قدس سرہٗ کے انتقال کے
وقت وہاں حاضر لکھ دیا۔ حضرت مدنی کو مظاہر کے سرپرستوں میں شمار کرا دیا۔
حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے دہلی طلب علم کے لیے جانے میں دو جگہ دو سال علیحدہ
علیحدہ لکھ دیے۔ غرض بہت غلط ملط کر دیا۔
راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کئی دن سے سہارنپور ہی تھے۔ کل رائپور گئے ہیں قاری شبیر

صاحب کل رائپور سے آئے ہیں۔ عید بیان کرنے کو انہوں نے پہلے ہی لکھا تھا۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب بھی کل آکر آج رائپور گئے ہیں۔ بھائی اکرام آج دہلی جا رہے ہیں۔ گوگرمی کی وجہ سے بالکل ہمت نہیں لیکن جس مصیبت میں گذشتہ سال ان کو اور کاظم صاحب کو بار بار جانا پڑا وہ نمٹ نمٹا کر پھر عود کر آئی۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

مولوی عبدالمنان صاحب کے والد کی چوٹ کی خبر سے بھی بہت قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ صوفی صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام مسنون بہت افسوس کے بعد عرض کردیں اور یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مسروقہ مال جلد از جلد واپس فرما دے یہاں پرسوں دوشنبہ کو عید ہے۔ اس کے خلاف کوئی اطلاع کہیں سے نہیں آئی۔ البتہ حج کا اعلان جمعہ کا ہے ہی۔

مولوی منظور صاحب نعمانی کل سے بہر عیادت آئے ہوئے ہیں۔ آج رات کو ریل سے واپسی کا ارادہ ہے۔ سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱۲۱/۴۸ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان۔

زکریا۔ مظاہر علوم ۱۲/۹ ۷۹ھ شنبہ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل شام ایک طالب علم کی معرفت مورخہ ، ذی الحجہ جو تم نے حسب تحریر کسی راؤجی کی معرفت ارسال کیا۔ نام تم نے بھی نہیں لکھا اور اس طالب علم سے میں نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہ کہا کہ میں نے ان سے نام پوچھا تھا۔ انہوں نے نام بتانے سے تو انکار کردیا اور یہ کہہ دیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے بس پرچہ دے دینا۔

آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ مورخہ ۲، ذی الحجہ ملا۔ مولوی عبدالصمد یہاں سے توشنبہ کو گئے تھے، وہاں بہت تاخیر سے پہونچے۔ حالانکہ ان کا بیان تھا کہ سیدھا

وہیں جاؤں گا۔

حضرت اقدس کے حصہ قربانی کرنے پر جس قدر بھی فخر کروں، کم ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ بایں شفقت تادیر میرے سر پہ قائم رکھے۔ شاہ صاحب نے بھی اس مرتبہ ایک بکرا مرحمت فرمایا ہے اور راؤ عطاء الرحمٰن صاحب نے بھی ایک کٹڑا رائپور سے ارسال فرمایا ہے۔ یہ دونوں بھی حضرت اقدس ہی کے نامۂ اعمال میں ہیں۔ یہاں شروع میں تو بہت ہی گرانی تھی۔ مگر کل سے معاملہ بہت نیچے اتر آیا۔ اور للعہ صہ میں متوسط کٹڑا مل جاتا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری شبیر صاحب نے بھی عید یہاں کی۔ مولوی عبدالمجید صاحب بنگالی بھی عید کرنے کے لیے آئے ہوئے حضرت اقدس کی اور تمہاری خدمت میں سلام کہتے ہیں۔ فقط والسلام۔ زکریا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ کوٹھی ۱۲ ایمپریس روڈ۔ لاہور (۱۰ ذی الحجہ ۹۷ء دو شنبہ بعد عید الاضحیٰ وفراغ طعام ۱۱ بجے)

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۹/۱۲ آج ۱۱ کو پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ اگرچہ اصل احسان تو حضرت اقدس ہی کا ہے لیکن بھائی افضل اور بھائی اسمٰعیل صاحب کی خدمات میں بھی اس ناکارہ کی طرف سے قربانی کا خصوصی شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ان حضرات کو ان کے احسانات کا اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ قیمتی دنبوں اور گراں قدر بکروں کے بعد کٹڑے کا ذکر ہے تو تو ہین لیکن نکر ہرکس بقدر ہمت اوست۔ غریبوں کی طرف سے تو کٹڑہ ہی پیش ہو سکتا ہے۔

اس سے قلق ہوا کہ صوفی جی کی چوری کا کوئی سراغ اب تک نہ مل سکا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ کل یہاں تو اللہ کا شکر ہے کوئی واقعہ اب تک سننے میں نہیں آیا۔ لیکن رائپور میں ہنگامہ ہوگیا۔ تفصیل تو راؤ عطاء الرحمٰن صاحب ہی لکھیں گے۔ لیکن کسی قصائی کو سنا ہے غلط الزام میں مارپیٹ کے بعد گرفتار کرلیا گیا۔ دعا کی درخواست

ہے۔ کل سے احوال بلاد متفرقہ سننے میں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ قربانی بھی مشکل بن گئی۔ اپنے ہی اعمال کا ثمرہ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالمنان صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ خط لکھنے کے بعد گندلپوڑہ کے عبدالعلیم صاحب ملے۔ بندہ نے ان سے آپ کے سابقہ خطوط کی بنا پر آپ کے حصوں کو دریافت کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سب کر دیے۔ مجمع زیادہ تھا تفصیل گفتگو کا تو وقت نہ تھا۔ فقط۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۱۲/۴۸۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۱۱/۱۲ ۹ھ

○

عزیز سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ مولوی عبدالصمد کل شب میں یہاں پہونچے۔ مگر ان کے قول کے موافق راستہ میں ہجوم وغیرہ کی وجہ سے بالکل جگہ نہ ملی۔ یہاں پہونچ کر بیمار ہو گئے۔ اس لیے آج ۱۳/۱۲ چہار شنبہ کی صبح کو آتے اور تمہارا پرچہ مورخہ ۷/۱۲ لائے کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ ۹/۱۲ کا پہونچا تھا۔ کل ہی اس کا جواب لکھ چکا ہوں۔ اس میں تم نے حضرت اقدس کی طبیعت اچھی لکھی تھی۔ اس لیے اس ۷ والے پرچہ کی شکایات سے فکر زیادہ نہیں ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ ہم لوگوں کے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا خط کئی دن ہوئے آیا تھا اور چونکہ انہوں نے عید لاہور کرنے کو لکھا تھا اس لیے اس کا جواب لاہور ہی کے پتہ سے لکھا تھا اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ انہوں نے عید سرگودھے کی۔ خط تو دیر سویر ان تک پہونچ ہی جائے گا۔ صوفی جی کے یہاں چوری کی تفصیل اس خط سے معلوم ہو کر حیرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے مسروقہ مال واپس کرا

دے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عرض کر دیں کہ جب سے خبر سنی ہے قلق بھی ہے۔ دعاگو ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۲/۱۴ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا
۱۳/۱۲ ۷۹ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مسرت نامہ مورخہ ۱۱/۱۲ پہونچکر موجب مسرت ہوا۔ لیکن حضرت اقدس کے نظام اجابت کے لیے قابو ہونے سے فکر ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ صحت تامہ عطا فرمائے۔ تمہارا یہ کارڈ ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں کہ اس میں اجابت کا مسئلہ مذکور ہے۔ اس سے بھی قلق ہوا کہ کولر قابو میں نہیں آیا۔ اخبارات سے لاہور کی شدت گرمی کی خبریں سن کر فکر رہتا ہے لیکن جب ساتھ ہی کولر کے متعلق کوئی ایسی خبر سنی جائے تو اور بھی فکر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ گرمی ہفتہ عشرہ سے یہاں بھی شدت سے ہو رہی ہے اور میرے دماغ پر تو سابقہ ضعف کی وجہ سے اس کا اثر اور بھی زیادہ ہے۔ بھائی اکرام پرسوں سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ وہ گذشتہ سال والا مسئلہ پھر عود کر آیا۔ حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کر دیں۔ صوفی جی کے یہاں چوری کا تفصیلی حال بھی اب تک معلوم نہیں ہوا۔ مکان میں نقب لگایا گیا یا کیا صورت پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ مسروقہ مال جلد سے جلد دلا دے۔ بہت ہی قلق ہے۔

رائپور کا عید کا قصہ سابقہ خط میں لکھ چکا ہوں۔ اس کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ کوٹھی ۲/۱۴ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۴/۱۲ ۷۹ھ جمعہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ مسرت نامہ مورخہ ۱۵ ذی الحجہ کئی دن کی تاخیر سے رات بعد عشا پہونچ کر کاشف احوال ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے تو بہت مسرت ہے۔ مگر اس گرمی کی شدت کے دوران کولر کے بار بار خراب ہونے سے بڑی کلفت ہے۔ اخبارات میں خاص طور سے لاہور کی گرمی کے درجۂ حرارت کو خصوصیت کے ساتھ تلاش کیا جاتا ہے اور جب اس کی خبریں ۱۱۷ - ۱۱۸ تک کی سنی جاتی ہیں تو بڑی فکر ہو جاتی ہے۔

یہاں بھی امسال خلاف معمول ایک عشرہ سے گرمی نہایت شدید رہی مگر رات ۲ بجے سے زور کی بارش کا سلسلہ شروع ہوا جو اس وقت ۸ بجے تک تو جاری ہے۔ جس سے اچھی خاصی ٹھنڈ ہو رہی ہے۔ برادر اکرام $\frac{13}{12}$ کی شام کو دہلی جا کر ۱۵ کی دوپہر کو واپس آئے مگر قصہ ہنوز روز اول ہے۔ متعلقہ اصحاب میں سے کوئی نہ کوئی سیر و سیاحت کی گشت میں ہوتا ہے۔ اس لیے مجبوراً واپس آنا پڑتا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ اگر عزیز احسان وہاں ہوں تو بعد سلام مسنون۔ تمہارا عید کے متصل کارڈ آیا تھا جو رائیونڈ سے لکھا تھا۔ اس میں والد کے پاس عید کر کے متصل ہی سہارنپور پہونچنا لکھا تھا اس لیے اس کا جواب نہ لکھا گیا کہ رائیونڈ سے تو تم نے روانگی لکھی تھی۔ کہیں اور کا پتہ نہیں لکھا تھا اس کے بعد سے کوئی ناسخ منسوخ نہیں آیا۔ اس لیے عید کے بعد سے انتظار رہے۔ ابھی تک تو قربانی کا بقیہ چل رہا ہے۔ تم جلد آ گئے تو شرکت ہو ہی جائے گی۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ۔ کوٹھی $\frac{41}{48}$
ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ چہار شنبہ
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ مسرت نامہ مورخہ ۱۴/۶ رات عشا کے وقت پہونچا۔ کولر کے کام
دینے سے بہت مسرت ہوئی۔ کئی دن سے بہت ہی فکر تھا کہ گرمی کی اس شدت میں
وہ خراب ہے۔ یہاں کا موسم تو کل سے بہت خوشگوار ہے۔ کل شب میں ۲ بجے
سے صبح ۹ بجے تک بارش کا سلسلہ ابتداءً زور سے پھر آہستگی سے چلتا رہا۔ معمولی
ابر دن بھر رہا۔ آج بھی رات سے ابر خوب گھر رہا ہے۔ بارش ابھی تک نہیں ہوئی لیکن
ہوا خوب ٹھنڈی ہے۔ البتہ دیگر بلاد کی خبریں گرمی اور لو کی شدت کی کثرت سے
اخبارات میں آرہی ہیں۔ لکھنؤ میں ۸ نفر کی موت لو سے اور لوگوں کا سڑک پر
بکثرت بیہوش ہوکر گرنا معلوم ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بریلی میں حکیم صدیق صاحب کے
بھائی حکیم عتیق الرحمن صاحب کا بھی لو لگنے سے انتقال ہوگیا اور بھی خبریں اس قسم
کی کثرت سے سنی جارہی ہیں۔ واقعات کی اطلاع تو رائپور کے علاوہ اور بھی چند
جگہ کی سنی گئی ہیں۔ دودہ گڑھ میں بھی گرفتاریاں ہوئیں، مگر مارپیٹ نہیں ہوئی۔ تم نے
قبض کے لیے امریکہ کی گولیاں ڈاکٹر عالم صاحب کے استعمال کا ذکر تو لکھا مگر ان
گولیوں کا نام بھی تحقیق کرکے لکھ دیتے تو یہاں ڈاکٹر برکت علی صاحب کو غور کرنے
میں سہولت رہتی۔ بہرحال یہ خط تو اب صبح ہی دوں گا۔

پرسوں ڈاکٹر صاحب کا ایک کارڈ بندہ نے بھیجا تھا۔ جس میں انہوں نے
قبض کے سلسلہ میں کچھ ادویہ تحریر کی تھیں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ حضرت اقدس
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حاجی عبدالمجید صاحب موتی والوں
کا دہلی سے بخیر واپسی کا کارڈ ملا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ چلتے وقت حضرت اقدس نے
بارش ہوجانے کے بعد جلد تشریف آوری کو فرمایا۔ اللہ جانے اس میں کچھ واقعیت
ہے یا حدودِ دلداری میں ہے۔ فقط والسلام۔

مستری احمد حسن صاحب کل شام میرٹھ سے آئے تھے۔ رات کو مدرسہ میں
قیام رہا۔ اس وقت ڈیرہ گئے ہیں۔ سلام عرض کرگئے۔ رات کا خط ان کے

سامنے ہی پڑھا گیا تھا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔
کوٹھی ۱۱/۴۸ ۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰/۱۲ ۹۶۵ء پنجشنبہ

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم

بعد سلامِ مسنون! پرسوں تمہارا کارڈ مؤرخہ ۱۲/۱۲ پہونچا تھا۔ اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس اس کو بھیج رہا ہوں۔ کل ڈاکٹر صاحب کے پاس سے وہ واپس آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہلایا ہے کہ جو گولیاں میں نے سابقہ کارڈ میں تجویز کی ہیں وہ امریکن گولیوں سے زیادہ اچھی ہیں۔ آج کی ڈاک سے مسرت نامہ مؤرخہ ۹/۱۲ پہونچا جس کی پشت پر ڈاکٹر صاحب کے نام کا مضمون بھی ہے۔ یہ بھی بھیج رہا ہوں۔ آج کے کارڈ سے چوری کی تفصیل معلوم ہو کر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھیں۔ یہاں بدھ کی شب کو ۲ بجے طوفانی ہوا چلی، مگر اس سے کوئی نقصان کی خبر یہاں کی تو سُنی نہیں، لیکن دوسرے شہروں کی بڑی سخت خبریں سُنیں اور اخبارات میں پڑھیں۔ یہاں اس کے بعد زور سے بارش ہوئی اور آہستہ ہوتے ہوتے صبح ۹ بجے تک رہی۔ بدھ خوب ٹھنڈا رہا اور جمعرات اس سے کم۔ کل جمعہ کو کچھ گرمی رہی اور آج اس سے بھی زیادہ حضرتِ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حافظ مقبول حسن صاحب بدھ سے آئے ہوئے ہیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں اور بھائی بدرالدین ایچولی والے کل سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ اخبارات سے کل جمعہ ۱۷ جون کو پہلا جہاز بمبئی پہنچنے کی خبر ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ جلد حجاج کو بخیریت لائے۔ حاملِ رقعہ کے ساتھ کتھ اپنا موجود ہے اس لیے چائے، تمباکو، پان ارسال ہے۔ اس وقت عصر کے بعد تمہارا کل جمعہ ۲۱/۱۲ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ بہت تعجب کہ بہت جلد ملا۔ نہیں تو یہ پرسوں ڈو شنبہ کو ملتا۔ مگر تمہاری کرامت ہے کہ پہنچ گیا۔ شاہ صاحب سے مل کے کاغذ کی تحقیقات کراؤں گا کہ وہ

عشاء کے وقت آتے ہیں۔ وقت معین نہیں فجر کی نماز اول وقت پڑھ کر سو جاتے ہیں۔
اور جاگنے کے بعد چلے جاتے ہیں؛ تاہم تحقیق کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔
بھائی اکرام سے تقاضا کر دیا ہے کہ صبح کو ملنے کی کوشش کریں۔ فقط والسلام
زکریا مظاہر العلوم سہارنپور

شنبہ ۹ ۲۲/۱۲ ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں شنبہ کو تمہارے دو کارڈ ایک صبح کی ڈاک سے ایک شام کی پہونچے۔ ان دونوں کا جواب پرسوں شام ہی کو دستی ایک صاحب گنگوہ کے پاکستان جا رہے تھے۔ جو پہلے بھی جا چکے ہیں۔ ان کے ہاتھ ارسال کیا۔ مع چاء، پان، تمباکو کے کتھہ کو انہوں نے کہا کہ مرے ساتھ خود ہے شاہ صاحب کی خدمت میں آپ کے پرسوں کی کارڈ کی بناء پر آدمی دو مرتبہ گیا۔ ایک مرتبہ تو وہ ملے نہیں۔ دوسری مرتبہ انہوں نے کہا کہ ویزا کا کاغذ تو آگیا تھا مگر وہ میں کہیں

رکھ کر بھول گیا۔ تلاش کر کے دوں گا۔ ان سے تقاضا تو کرا دیا جب وہ بھیجیں گے انشاء اللہ ارسال کر دیا جائے گا۔ اگر پرسوں ہی مل جاتا تو زیادہ اچھا تھا کہ دستی احتیاط سے پہونچ جاتا۔ اب دیکھیں کب کوئی معتمد ملے۔ میرا تو خیال ہے کہ رجسٹری کرا دیا جائے۔ مگر بھائی اکرام کی صلاح ڈاک کی نہیں۔ کہیں گم نہ ہو جائے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس سے آپ کا دوسرا کارڈ بھی واپس آگیا ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ ان جدید امریکن گولیوں کا ابھی تجربہ نہیں ہوا ہے اس لیے کم مقدار میں دی جائیں۔ جن سے اسہال کی نوبت نہ آئے۔ آج کی ڈاک سے تمہارے خط کی امید نہیں اس لیے کہ پرسوں ۲۳ کو ۱۹-۱۲ کے دو کارڈ مل گئے تھے۔ ۱۲ والا تو بڑا تعجب ہے کہ وہ ۲۲ کو مل گیا۔ یہاں پرسوں سے پھر گرمی شروع ہو گئی۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ۔ کوٹھی ۴۱/۴۸
ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۲۴/۱۲/۹۷ھ دوشنبہ

بکرم محترم مدفیوضکم!
بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۳۰ رجون پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہے اور کور کے ٹھیک کام دینے سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ اس لیے کہ اس شباب گرمی میں جب اس کے خراب ہونے کی خبر پہونچتی ہے تو بڑا فکر ہو جاتا ہے۔ یہاں بحمداللہ خیریت ہے۔ موسم میں کافی تبدیلی ہو گئی۔ لو تو اب بالکل نہیں۔ گرمی کی صورت یہ ہے کہ جب تو ترشح ہو جاتا ہے تو ایک آدھ دن کو ٹھنڈ ہو کر پھر گرمی عود کر آتی ہے۔ گذشتہ بدھ کی شب میں ۲ بجے ابتدائے بارش زور سے ہو کر اس کا سلسلہ صبح ۹ ر بجے تک رہا۔ پھر بند ہو گئی اور دو دن اس کا اچھا اثر رہا۔ جمعہ سے پھر گرمی شروع ہو کر کل بدھ کی صبح کی نماز کے قبل کچھ اور آج شب میں ۳ بجے بھی کچھ معمولی بارش ہوئی۔ اس وقت ابر خوب گھرا ہوا ہے، مگر بارش نہیں، حبس ہے۔ میری بات یہ ہے کہ جب کچھ ٹھنڈ ہوتی ہے تو طبیعت ذرا اچھی رہتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہوتی ہے تو دماغ پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی تین چار دن سے یہاں مقیم ہیں۔ عصر کے بعد روزانہ اور کبھی کبھی دوپہر کو کھانا پر بھی آتے ہیں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!
بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۹ رجون دیر سے پہونچا۔ اب تو غالباً تم مکان سے واپس آ بھی گئے ہو گے۔ کئی دن سے راؤ عطاء الرحمٰن صاحب یہاں مقیم ہیں۔ شام کو تمہارا ہر خط ان کو بھی دکھایا جاتا ہے۔ پرسوں انہوں نے بھی بقول ان کے کوئی زوردار خط لکھا ہے۔ علی میاں کا خط بھی آج آیا ہے۔ وسط جولائی

تک سہارنپور ٹھہرتے ہوئے لاہور کا ارادہ لکھا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ڈاکٹر صاحب کا ابھی پیام آیا کہ جو آپ کے آج کے خط پر ہے۔ کہ میں نے جو گولیاں لکھی تھیں ان میں بلڈپریشر اور معدہ اور آنتوں کے لیے مفید ہیں ان ہی کو شروع کرادو۔ یہ بھی کہا کہ میرے خط کا جواب جلیل نے نہیں لکھا جب حکیم الیاس نے کہا کہ پرسوں کے خط میں آپ کے نام مستقل مضمون پشت پر تھا تو کہا کیا یہ جواب ہوگیا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج متین احمد صاحب مدفیوضہم — زکریا

۱۴۱/۴۸ - ایمپریس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۷/۱۲ ۹ھ

(۱۰)

عزیزم محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۵/۱۲ پہونچ کر مسرت ہوئی بشرہ بخیر واپسی سے بھی مسرت ہے اور اس سے بڑھ کر حضرت اقدس کی عافیت مزاج سے۔ کل بھائی متین کے خط کی پشت پر ایک خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ اس کے ختم پر عجلت میں ڈاکٹر صاحب کا پیام بھی لکھا تھا۔ تمہارا سابقہ خط ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجا تھا اس کے متعلق کل دوپہر ان کا پیام پہونچا تھا، جو میں نے کل رات ہی اس میں مختصر لکھ دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ جو گولیاں میں نے تجویز کی ہیں وہ امریکن گولیوں سے زیادہ مفید ہیں۔ بلڈپریشر، معدہ، انتڑیوں کے لیے خاص طور سے مفید ہیں۔ انہی کو شروع کرادو اور انہوں نے یہ بھی شکوہ کیا کہ جلیل نے میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ اور جب حکیم الیاس قاصد نے یہ کہا کہ پرسوں کے مولوی جلیل کے خط کی پشت پر آپ کے نام براہ راست مضمون تھا، جو میں آپ کو پرسوں دے گیا تھا تو انہوں نے کہا کیا یہ جواب ہوگیا۔ فقط۔

اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ براہ راست ان کے نام خط نہیں آیا یا یہ ہے کہ وہ

مختصر تھا۔ میری رائے میں ایک کارڈ براہ راست ان کے پتہ سے لکھ دیں۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ شمیم کے والد منشی محمد عمر آخر رمضان میں حج کو گئے تھے۔ بمبئی سے عید کے دوسرے دن سوار ہوئے تھے کل دوپہر بخیریت سہارنپور واپس پہونچ گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد قبول حج کی درخواست کرتے ہیں۔ مولانا واجد علی صاحب کا تو کسی سے ابھی تک پتہ نہیں چلا، مدینہ جانے کے بعد سے رائپور کسی کے پاس ان کا خط آیا۔ قاری طیب صاحب آج اسلامی جہاز سے بمبئی پہونچنے والے ہیں۔ مگر بجرم ہم شدادند۔ والوں کے لیے بجز حسرت کے اور کیا۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی ١۴١/۲۸
ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۲۸/١۲ ۷۹ھ جمعہ

١۳۸۰ھ - ۶١-١۹۶۰ء

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ پرسوں دوشنبہ کو تمہارا کارڈ آیا تھا جس کا ہمروزہ جواب لکھ دیا۔ آج دوشنبہ ہے اور ڈاک بہت دیر سے آتی ہے گی۔ لیکن صبح ۸ بجے سے اس زور شدت سے بارش ہورہی ہے کہ کوئی کام نہیں ہوسکا۔ تو میں نے سوچا کہ تمہیں کارڈ ہی لکھ دوں۔ اگر ڈاک میں خط آگیا تو اس پر اس کے متعلق کچھ اضافہ کردوں گا۔ نہ آیا تو بھی لکھ دوں گا۔
پرسوں بھائی اکرام نے تمہارے ویزا کے سلسلہ میں جو خط عرصہ ہوا اشار صاحب

کے پاس آیا تھا اور وہ کئی دن تلاش کے بعد ملا تھا۔ اس کی نقل بذریعہ ڈاک ارسال کردی۔ اصل بمداحتیاط ارسال نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ علی میاں کے چچا سید طاہر کراچی والوں کا ایک ہفتہ ہوا خط لکھنؤ سے آیا تھا کہ میں دو ایک روز یہاں اور ایک روز رائے بریلی رہ کر تجھ سے ملاقات کے بعد لاہور جاؤں گا۔ کئی دن سے ان کا انتظار ہے۔ خیال تھا کہ وہ آجکل میں آجائیں گے مگر ابھی تک نہیں آئے۔

یہاں گذشتہ بدھ جس کو آج ۱۲ دن ہوگئے سے بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ کسی دن شدت کسی دن معمولی۔ آج تو صبح سے بہت ہی زور ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کل شب میں ابر غلیظ کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی نہ ابھی تک کسی جگہ سے شہادت آئی اس لیے آج یکم محرم الحرام ۸۰ھ دوشنبہ بارش کی شدت کی وجہ سے ڈاک بہت تاخیر سے پہونچی۔ مجھے تو ظہر کے وقت ملی۔ مگر اس میں تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

زکریا
یکم محرم الحرام ۱۳۸۰ھ
دوشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ۔ کوٹھی $\frac{41}{48}$
ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا کوئی کارڈ نہیں ملا۔ جیسا کہ کل کے کارڈ پر لکھ چکا ہوں۔ کل شام تمہارا کارڈ مورخہ $\frac{9}{11}$ پہونچا۔ اس میں چونکہ تشریف آوری کے مسئلے کا تذکرہ تفصیل سے تھا اور شیخ بدھو مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے شاہ صاحب کے پاس لے جانے کی خواہش کی اور کسی مد میں جو نہ میں نے پوچھا نہ خود شیخ بدھو نے بتایا۔ صرف یہ کہا کہ وہ آج مغرب جامع مسجد میں پڑھیں گے لے گئے اور مغرب میں شاہ صاحب کو دکھایا۔ اتفاق سے عین مغرب کی اذان کے وقت جب کہ میں مسجد میں تھا راؤ عطاء الرحمٰن بھائی اکرام سے تمہارا دیا کاغذ لیتے آگئے اس لیے کہ معلوم

ہوا کہ رات چودھری صاحب جا رہے ہیں۔ اسی وقت بھائی اکرام نے وہ دے دیا لیکن خط شیخ بدھو کے پاس تھا اس لیے راؤ جی سے درخواست کی کہ وہ صبح چار میں شریک ہوں۔ چنانچہ وہ آ گئے اور صبح کی نماز کے بعد انہوں نے بھی ملاحظہ فرما لیا۔ سنا ہے کہ شاہ صاحب تو خط پر بہت ہی مسرور ہوئے لیکن اپنی حالت تم سے کیا کہوں۔ اس قدر طبیعت گری ہوئی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد وعد نفسك من الاموات کا شاید مصداق بن رہا ہوں۔ ایک منٹ کو دنیا میں رہنے کو دل نہیں چاہتا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ساتھ لے جانے کو معاصی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ صرف اسی امید پر زندگی ہے کہ شاید کسی وقت توبۃ النصوح مالک اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی اکرام اسی سلسلہ میں کل کو پھر دہلی جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ چودھری صاحب کی روانگی کی خبر اذان کے ساتھ ہی سنی اور نماز کے بعد معلوم ہوا کہ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب خط دے کر چلے گئے۔ فقط والسلام۔ یہاں ابھی تک کوئی شرعی ثبوت اتوار کی یکم کا نہیں ہوا۔ قرب و جوار میں سب جگہ ابر محیط تھا۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ	زکریا مظاہر علوم
کوٹھی ۱۴۱/۱۴۸ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)	۲ محرم ۱۳۸۰ھ شنبہ

○

عزیز محترم، عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل آپ کا کوئی خط نہ دن میں آیا نہ رات کو۔ پرسوں میں نے خط لکھا تھا جس میں لکھا تھا کہ رات مغرب کی نماز کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن آئے تھے، اور چودھری شریف کے ساتھ بھیجنے کو آپ کا ویزا والا کاغذ لے گئے۔ مگر کل صبح راؤ جی سے معلوم ہوا کہ چودھری صاحب نہیں گئے۔ نہ یہ معلوم ہوا کہ کیوں؟

کل کی ڈاک سے مولوی انیس کا خط آیا۔ انہوں نے بھائی اسمٰعیل کی لڑکی کے متعلق عجیب سانحہ لکھا جس سے فکر و قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ کل ہی مولوی

انیس الرحمٰن کے نام اس کے متعلق خط لکھ چکا ہوں بھائی اکرام اس مخمصہ میں کل
پھر دہلی گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم فرمائے۔
یہاں حجاج کے دو جہاز محمدی، مظفری تو بخیریت ۲۰،۱۸ جون کو پہونچ گئے
تیسرا اسلامی ۲۴ کو پہونچنے والا تھا کہ اس وقت بمبئی کے مزدوروں نے اسٹرائک
کر دیا جس کی وجہ سے اس جہاز کو بمبئی کے قریب دو یوم سمندر میں کھڑے رہنا
پڑا۔ اس کے علاوہ اور بھی دوسری قسم کے تجارتی وغیرہ جہاز رکے رہے الحمد للہ
کہ ۲۶ کی شام کو یہ حجاج کا جہاز بخیریت بمبئی پہونچ گیا۔ قاری طیب صاحب
وغیرہ حضرات دیوبند اسی جہاز میں تھے۔ سنا ہے کہ دو یوم کے بعد جب یہ گودی پر
پہونچا تو اس کثرت سے بارش ہوئی کہ حجاج کا سامان بہت زیادہ بھیگ گیا۔
اللہ تعالےٰ ہی رحم فرمائے اور ان مختلف قسم کے حوادث سے امن عطا فرمائے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نہ معلوم بھائی اکرام
صاحب کے یہاں جانے کا مرحلہ کس منزل پر ہے۔ ڈاک آگئی اور آج کی ڈاک میں بھی
کوئی خط تمہارا نہیں نکلا۔
یہاں ابھی تک اتوار کی یکم کا ثبوت ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ۔ زکریا۔ پنجشنبہ
کوٹھی ۱۱۲/۲ ۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۴، محرم ۱۳۸۰ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!
بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے وقت تمہارے دو کارڈ ایک میرے نام دوسرا
برادرِ اکرام کے نام مورخہ ۲ محرم پہونچے۔ برادر اکرام کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ
وہ اس مخمصہ میں بدھ کے دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ بظاہر دوشنبہ تک واپسی کی امید
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔
تمہارے ویزا کے کاغذ کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ کئی دن ہوئے ہیں

مغرب کی نماز کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن یہ کہہ کر لے گئے تھے کہ اس وقت چودہری شریف صاحب جا رہے ہیں۔ مگر وہ دو دن بعد پھر وہ واپس کر گئے کہ اس کا تو کچھ پتہ نہیں۔ بھائی اکرام دہلی جاتے ہوئے میرے پاس رکھوا گئے تھے۔ کل بعد عصر پھر راؤ عطاء الرحمٰن مجھ سے یہ کہہ کر لے گئے کہ آج راؤ عثمان صاحب جا رہے ہیں اور ان کی سیٹ بھی بک ہو چکی اب اس میں کوئی تردد نہیں۔ ڈاک عشاء کے بعد آئی وہ عصر کے بعد لے گئے تھے۔ کل کی ڈاک سے قاری شبیر کا خط رائیپور سے شنبہ کا لکھا ہوا جو تاخیر سے ڈاک میں ڈالا گیا اس میں گزشتہ جمعہ اور شنبہ کو مولوی لطیف الرحمٰن کو شدت بخار غفلت وغیرہ بہت ہی سخت حالت لکھی تھی مگر ڈالنے میں دیر ہوئی تو اسی میں دو شنبہ کو کچھ افاقہ اور منگل کو کچھ اور افاقہ لکھا تھا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالمنان دہلوی بھی کچھ بیمار رہے۔ پیچش وغیرہ کی شکایت زیادہ رہی۔ کل سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست ہے کہتے ہیں کہ اس بیماری میں موت بہت یاد آئی اسی واسطے آیا ہوں۔ فقط والسلام

ہمارے یہاں ابھی تک اتوار کی یکم یا کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے۔ ویسے روایات تو ہیں۔ آج بدھ ہے۔ شاید دیہات کے لوگ اپنی رؤیت کچھ بیان کریں۔ تم نے لکھا کہ یہاں تو رؤیت نہیں ہوئی مگر کراچی میں ہوئی۔ اللہ جانے واقعی ہوئی یا جدید قانون کے تحت ماہرین فلکیات کے بیان پر اعتماد کیا گیا۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۵ محرم ۱۳۸۰ھ چہارشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ کوٹھی ۱/۱۴
ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

○

عزیز محترم عافاکم اللہ تعالیٰ سلّم!

بعد سلام مسنون۔ بدھ کا لکھا ہوا خط اسی بعد عشاء ملا کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم

سے صحت وقوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

کل بعد جمعہ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کھانے میں شریک تھے۔ ان کو کل تک کے خطوط دکھا دیئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ عبد القیوم نام کا کوئی شخص میر صاحب کے یہاں کل تک تو تھے نہیں۔ تاہم وہ اس وقت میر صاحب کے یہاں جا کر ان صاحب کی تحقیق کا ارادہ کر رہے تھے۔

کل علی میاں کے چچا صاحب سید طاہر حسنی لکھنؤ سے آ گئے۔ مگر انھوں نے مجھے تو پہلے خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ ایک دو روز یہاں قیام کے بعد لاہور جائیں گے مگر کل انھوں نے بیان کیا کہ وہ یہاں سے واپس بھوپال جائیں گے اور وہاں کچھ قیام کے بعد لاہور جائیں گے۔ مولوی عبد المنان صاحب کا پیام پرسش کے متعلق مولوی عبد المالک صاحب کو کارڈ دکھا دیا۔ بھائی الطاف صاحب کی علالت کی خبر سے فکر و تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بھائی اکرام صاحب ابھی تک دہلی سے واپس نہیں آئے۔ آج ان کے مقدمہ کی تاریخ ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ خیر فرمائے بظاہر پرسوں کو واپسی کی امید ہے۔ اخبارات میں لاہور کے کسی افسر کا اپنی ۷ نفر جوان اولاد کو زہر دینے کے بعد میاں بیوی کا زہر کھا کر خودکشی کرنے کا دل خراش قصہ موجب قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ اور سیّئات سے درگذر فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی الطاف سے بعد سلام مسنون عیادت فرمادیں۔ قاری عبد الرحمٰن کل گنڈ پورہ سے آئے تھے۔ آج رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس وقت حکیم عبد الرشید کا بریلی سے خط آیا ہے کہ مولوی محمد یوسف مظفر نگر سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ گردہ میں بہت بڑی پتھری ہے۔ جس سے سخت تکلیف ہے۔ دعا فرمادیں۔

کل جمعہ کو دیہات کے بہت سے لوگوں سے تحقیق کی گئی۔ یہاں قرب وجوار میں کہیں رؤیت نہیں ہے۔ اس لیے ہمارے یہاں تو ابھی تک دوشنبہ ہی کی یکم

ہے۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
۱۴۲/۴۸ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۶ر محرم ۱۳۸۰ھ - شنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ مورخہ شنبہ کا لکھا ہوا رات شب چہارشنبہ میں ملا۔ مژدہ عافیت بالخصوص حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت ہے۔ امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک بھائی الطاف صاحب ہسپتال سے فارغ ہو کر آگئے ہوں گے۔ بندہ کی طرف سے عیادت اور صحت پر مبارک باد کہہ دیں۔ رات مولوی اسعد مدنی بعد عشاء مع اپنی اہلیہ وغیرہ آئے تھے۔ مستورات تو اپنے والد کے ساتھ کلکتہ گئیں۔ مولوی اسعد صبح واپس دیوبند چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام لکھنے کو کہہ گئے۔ یہاں مدرسہ میں ابھی تک دوشنبہ کی یکم ہے۔ باوجود قرب و جوار سے کافی تحقیقات کے ابر کی وجہ سے کوئی رؤیت نہیں بتاتا۔ شیعوں کے مجتہد نے لکھنؤ سے اتوار کی یکم کا اعلان کیا ہے۔ اس لیے ان کے اتباع میں شہر میں شنبہ کی یکم ہے اور لطیفہ یہ ہے کہ ڈاکخانہ کی تعطیل لکھنؤ مرکز کے اعلان سے کل تھی اور عدالت کی قاضی شہر کی اطلاع پر چونکہ ہوتی ہے۔ اس لیے آج ہے مولوی اسعد نے بتایا کہ دیوبند میں بھی یہی قصہ درپیش ہے کہ قصبہ میں اتوار کی یکم ہے اور دارالعلوم میں دوشنبہ کی خبر رؤیت کا مطالبہ کرتے ہیں وہ ملتے نہیں بھائی اکرام پرسوں شام دہلی سے واپس آگئے۔ حاکم نے کہا کہ کچھ جرمانہ تو ضرور کیا جائے گا۔ اس کی اطلاع دہلی پہونچ جائے گی۔ خدا کرے کہ زیادہ نہ ہو۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی اکرم صاحب کے یہاں روانگی جب پختہ ہو جائے تو اس کا مختصر پتہ جو آسان ہو ضرور لکھ دیں۔ یہاں ۱۱ر جولائی سے ڈاک تار کے ملازموں کی ہڑتال کا شور ہے اگر وہ ہو گئی تو پھر خطوط

کے جانے میں گڑبڑ ہوگی۔ اس لیے لکھ دیا کہ انتظار میں تکلیف اور انتشار نہ ہو۔ اٹلی
کے حساب دانوں کی پیش گوئی ۱۴ جولائی کو دنیا فنا ہو جائے گی۔ وہاں کے اخبارات
میں بھی آرہی ہوگی۔ یہاں کے اخبارات میں سب میں آرہی ہے۔ چہارشنبہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا مظاہر علوم
$\frac{۴۱}{۴۸}$ - ایمپرس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۰ محرم ۱۳۸۰ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارے دو کارڈ ایک مورخہ ۸ محرم منجانب
حاجی محمد ابراہیم صاحب جس میں ان کے حج سے فراغ اور اس ناکارہ کے لیے دعاؤں
کا ذکر تھا۔ اگر وہ موجود ہوں تو زبانی ورنہ براہ کرم ایک کارڈ سے ان کی خدمت میں
دعاؤں کا بہت بہت شکریہ اور حج کی مبارک باد تحریر فرمادیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ
اپنے فضل و کرم سے حج و زیارت قبول فرما کر دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔
اور اس ناکارہ پر جو احسان ادعیہ سے کیا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم
سے اپنی شایانِ شان اس احسان عظیم کی جزائے خیر عطا فرمادے۔ آپ کا مضمون
بھی اسی کارڈ پر اور وہی بعینہٖ پھر دوسرے کارڈ مورخہ ۹ محرم پر ایک ساتھ ہی
پہونچا۔ راؤ عطاء الرحمٰن تو یہاں نہیں ہیں۔ البتہ شاہ صاحب کی خدمت میں انشاء اللہ
رات کو کسی کے ہاتھ ہر دو کارڈ ارسال کردوں گا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں حضرت
کے فقرہ کا جواب حضرت کی خدمت میں تو ہرگز پیش کرنا نہیں ہے بے ادبی ہے
مگر حضرت کے فقرے کا جواب تمہیں ضرور لکھے دیتا ہوں ؎

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

بعض یادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ بھلانے سے بھی نہیں بھولائی جاتیں۔ بھائی

الطاف کی طرف سے کل کی ڈاک میں مولوی عبدالمنان صاحب کا تحریر کردہ خط آیا تھا۔ کل ہی اس کا جواب ان کے نام لکھ دیا تھا۔ اگر وہ ہسپتال سے آگئے ہوں جیسا کہ کل کے خط سے اندازہ ہوتا ہے تو ان کی خدمت میں سلام کے بعد مبارک باد کہہ دیں۔ بھائی انیس کا خود کا تو کوئی خط نہیں آیا۔ مگر مولوی زبیر کا خط کل کی ڈاک سے آیا تھا، جس میں لکھا تھا کہ بھائی انیس عنقریب سہارنپور پہونچنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور میں بھی ساتھ ارادہ کر رہا ہوں۔

حاجی متین صاحب سے بھی یہ مضمون پہونچا دیں۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۱۴۱/۴۸ - ایمپریس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
جمعہ ۱۲ محرم ۱۳۸۰ھ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل تمہارے دو کارڈ پہونچے تھے اور ان کا جواب کل ہی ارسال کر دیا تھا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ شام کو شاہ صاحب کی خدمت میں ملاحظہ کے لیے ارسال کر دوں گا۔ چنانچہ عشاء کے وقت بھیج دیئے تھے۔ انھوں نے ملاحظہ بھی کر لیے۔ اس کارڈ کا مقصد اس کی اطلاع کے علاوہ یہ بھی ہے کہ شاید اب چند روز کے لیے خطوط کی آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ اس لیے کہ آج تو شنبہ ہے۔ کل اتوار ہے۔ کل کی ڈاک تو ویسے ہی نہیں۔ پرسوں سے یہاں کے جملہ ملازمین ڈاک نے ہڑتال کا زور باندھ رکھا ہے جس کی وجہ سے ڈاک کی آمد و رفت میں گڑبڑ ہے۔ اس ہڑتال کے پیش نظر کل گذشتہ سے رجسٹری منی آرڈر، وی پی وغیرہ سب بند ہیں۔ اعلان یہ ہے کہ ہڑتال کے ایام میں معمولی ڈاک جاری رہے گی۔ لیکن مخصوص ڈاکخانوں سے جائے گی۔ یہ عمومی بازاری لیٹر بکس وغیرہ سب بند رہیں گے۔ اسی طرح آمد بھی خصوصی رہے گی معلوم نہیں اس خصوصی میں کیا صورت پیدا ہو۔ اس لیے ایک تو اطلاع مقصود

ہے کہ اگر چند روز تک خطوط نہ پہونچیں تو فکر نہ کریں۔ ہمیں بھی معلوم نہیں تمہارے خطوط پہونچ سکیں گے یا نہیں۔ دوسرے جلد ہی سے ایک عریضہ اور بلا انتظار کارڈ ارسال کر دوں۔ پھر تو نہ معلوم کب نوبت آوے۔ کل سنا ہے کہ ڈاکٹر برکت علی صاحب کو ایک ضروری منی آرڈر کرنا تھا مگر شہر کے کسی ڈاک خانے نے قبول نہیں کیا۔ اخبارات میں بھی جمعہ سے منی آرڈر وغیرہ کی بندش کا اعلان پہلے آچکا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمۂ — زکریا۔ شنبہ
کوٹھی ۱۲/۱۴۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ

○

عنایت فرمایم سلمۂ!

بعد سلام مسنون۔ کل ڈاک بہت تاخیر سے پہونچی۔ جس میں تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۰، ۱۱ محرم پہونچے۔ کل تو ارادہ جواب لکھنے کا نہیں تھا۔ مگر رات عشا کے بعد یہ معلوم ہوا کہ دن بھر کی مجلسوں اور مشوروں کے بعد یہاں کے ڈاکخانہ والوں نے رات ۸½ بجے یہ طے کیا کہ یہاں ہڑتال نہیں ہے۔ اس لیے آج علی الصباح خط لکھ رہا ہوں۔ مگر ڈلواؤں گا ظہر کے وقت۔ آج کا منظر دیکھ کر راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی دو دن سے یہاں ہیں اور آپ کے دونوں کارڈ رات ان کو دکھا دیے۔ جس میں ان کی اہلیہ کی آمد کا ذکر بھی تھا۔ نیز ایک کارڈ میں حضرت اقدس کے پاؤں پر ورم کا اثر لکھا تھا۔ اس کی وجہ سے آج اس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجنے کا خیال تھا۔ مگر راؤ عطاء الرحمٰن سے رات معلوم ہوا کہ کل کی ڈاک میں ڈاکٹر صاحب کے پاس بھی اس مضمون کا خط پہونچ چکا ہے۔ اس لیے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ایک روایت غیر مصدقہ رات جہلم کے دریا کی طغیانی کی سنی ہے۔ جس سے فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

تمہارے خط میں مولوی یحییٰ صاحب کا سلام بھی پہونچا۔ ان کی خدمت میں

سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ ایک ضعیف مسند روایت یہ ہے کہ ان کا حلقۂ مریدین اور فتوحات دونوں حضرت اقدس سے نمبرا پر ہیں۔ اگر روایت صحیح ہے تو دوسری جز میں تقلیل کا مشورہ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۴۸/۱۴۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۹ محرم ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ ہمارے یہاں ہڑتال تو نہیں ہے۔ لیکن ڈاک کا نظام دوسرے مواضع کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ کل ..... پورے مدرسہ کی ڈاک چند خطوط تھے اور میرا تو ایک بھی نہ تھا۔ شاید اپنی ہوش سنبھالنے کے بعد سے عمر بھر میں یہ پہلا دن ہوگا کہ ڈاک کے دن ڈاک میں ایک بھی خط یا اخبار وغیرہ نہ ہو۔ اب دیکھیں رکی ہوئی ڈاک کتنی ملے گی۔ ریلوں کا نظام بھی گڑبڑ ہے۔ اس لیے کل بعد عصر راؤ عطاء الرحمٰن صاحب اپنی اہلیہ کے رد کرنے کے لیے تار کا فارم لائے تھے۔ بھائی اکرام سے لکھوایا اور بعد مغرب دینے کا ارادہ تھا میں تو مسجد چلا گیا تھا اور دیر میں واپسی ہوتی ہے۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ وہ مغرب کے بعد اس خیال سے ملتوی کر گئے کہ وقت سے پہلے تو اس کا پہونچنا مشکل ہے۔ اس کے بعد بے کار۔ جو ہونا ہوگا وہ ہو چکے گا۔

کل کے خط میں اس ناکارہ نے ایک اہم پیام مخدومی حافظ عبدالعزیز صاحب کے نام تمہارے کارڈ میں لکھا مجھ پر قلباً اس کا کل سے تقاضا ہے امید ہے کہ تم نے پہونچا دیا ہوگا۔ یہاں ایک حادثہ پیش آیا کہ کل صبح کی اذان کے وقت والدہ شمیم کا جو عرصہ سے بیمار تھی انتقال ہوگیا۔ حضرت اقدس دام مجدہم اور دیگر احباب سے بھی دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست ہے کہ مولوی الیاس کی وجہ سے

مجھ پر بھی مرحوم کا حق ہے۔

بھائی انیس کی کوئی اطلاع ابھی تک نہیں پہونچی، نہ ان کا کوئی خط ملا۔ ہاشم ہزاری کے خط سے ان کا ۱۰ جولائی کو چاٹگام سے روانہ ہونا معلوم ہوا تھا۔ رات ۱۱½ بجے ایک تار پہونچا۔ میں تو اس کو بھائی انیس کا سمجھا۔ مگر پڑھوانے پر معلوم ہوا کہ وہ تو رنگون کے ایک صاحب کا اپنی اہلیہ کی صحت کے لیے دعا کا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

کل صبح مولانا طیب صاحب، مولانا ابراہیم صاحب ہر دو حضرات، فارغ از حج پر ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے۔ یہ ناکارہ تو اپنے امراض کی وجہ سے دیوبند نہ جا سکا۔ دوپہر واپس تشریف لے گئے۔

آج کی ڈاک بھی آگئی۔ ۴، ۵ کارڈ تو ہمارے مدرسہ کے ہیں۔ دس اس ناکارہ کے۔ مگر تمہارا خط آج بھی کوئی نہیں نکلا۔ آج کے کارڈ سارے غیر جوابی ہیں۔ کہا ہے کہ ہڑتال کی وجہ سے جوابی کارڈ نہ مل سکا۔ معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں طوفانی بارش کا سلسلہ ہے۔ بہت سے مکانات منہدم اور گلیوں میں پانی بھرا ہوا ہے۔ یہاں بھی کل بعد عصر اس شدت سے بارش ہوئی کہ ڈر لگنے لگا۔ اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔ لیکن بعد مغرب بند ہوگئی۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ
۱۴۸/۱۴ ۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

پنجشنبہ
زکریا۔ مظاہر علوم
۱۸ محرم ۸۰ھ

○

عزیزم دام افادکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ کل بھی صبح نہ شام کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ یہ تو دشوار ہے کہ تم نے نہ لکھا ہو۔ بظاہر ڈاک ہی کی گڑبڑ کی وجہ سے تاخیر ہو رہی ہے۔ کل کی ڈاک سے ایک تو خط بریلی سے مولوی طاہر بن میر یوسف علی کا بہت ہی طویل اول سے آخر تک مرض اور اس کے اپریشن کی کیفیات کے بعد لکھا

ہے کہ ایک گردہ بالکل نکال دیا ہے۔ جس سے مرض تو بالکل نہیں لیکن ضعف حد سے زیادہ اور نیند بالکل ندارد ہے۔ دوسرا خط کل شام مشرقی سے بھائی انیس کا آیا کردہ ۱۰ جولائی کو ہوائی سے کلکتہ پہونچ جائیں گے اور بھائی کلام اللہ وغیرہ رفقا ۱۲ کو کلکتہ پہونچیں گے۔ اور اس کے بعد سب اول نظام الدین اور اس کے بعد سہارنپور پہونچیں گے۔ سہارنپور کی کوئی تاریخ نہیں لکھی۔ راؤ عطاء الرحمن سہارنپور ہی ہیں پہلے وہ اپنی روانگی، ۱۲ کی طے شدہ بتا گئے تھے، مگر کل اس کو ملتوی کر کے کچھ مؤخر جس کی ابھی تعیین نہیں بتائی گئی۔ آجکل یہاں بارش کا بہت زور ہے،

لیکن اللہ کا شکر ہے کسی حادثہ کی کوئی اطلاع سنتے ہیں نہیں۔ آج لکھنو، رائے بریلی وغیرہ کے متعلق سنا ہے کہ جانی مالی نقصانات بارش سے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعا ہی رحم فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں راؤ الطاف الرحمن صاحب کی خدمت میں صحت کی مبارکباد پرسوں کے خط میں حافظ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں ایک اہم پیام لکھا تھا۔ دوبارہ اس لیے لکھا کہ ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خط پہونچا یا نہیں۔ خیال ہی رہے گا۔ فقط والسلام۔

معلوم نہیں لامع کی پلیٹ کی اصلاح کا جو پرچہ مولوی الیاس کے پاس تھا وہ ساتھ ہے یا یہاں ہے۔ میرے پاس اس کی نقل نہیں۔ اگر ان کے پاس ہو تو اس کی نقل ایک یہاں بھیج دیں۔ اصل نہ بھیجیں، کہیں راستہ میں گم ہو جائے۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا ہندی لفافہ باڈر سے ڈالا ہوا ملا۔ بخار کی خبر سے بہت تلق ہے۔ اللہ تعالے جل شانہ صحت عطا فرمائے۔ جہلم کی خبریں یہاں بھی کئی دن سے سنی جا رہی ہیں۔ بڑا فکر ہے۔ اللہ تعالے ہی رحم فرمائے۔ عطاء الرحمن صاحب، حسب معمول بعد عصر آئیں گے۔ لفافہ دکھا دوں گا۔

زکریا مظاہر علوم

۱۹ محرم ۱۳۹۰ھ جمعہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہ

کوٹھی ۱۴۲ - ایمپریس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم !

بعد سلام مسنون ۔ کل جمعہ کی نماز کے وقت تمہارا لفافہ جو کسی دہلوی مسافر کے ہاتھ بوڈر سے ڈلوایا تھا مورخہ ۱۸ محرم بدھ ملا اور شام کو عصر کے وقت اس سے پہلا کارڈ مورخہ ۱۶ محرم دوشنبہ ملا۔ راؤ عطاء الرحمٰن کل شام آئے تھے اور دونوں ان کو دکھا دیئے وہ اپنی اہلیہ کو لینے کے لیے اس وقت تو خود ہی اسٹیشن جانے کا پورا تہیہ کئے ہوئے تھے ۔ مگر آج صبح بھی وہ آئے تھے ۔ معلوم ہوا کہ وہ خود تو گئے نہیں ۔ مولوی عبد السلام صاحب رائپوری جو آجکل سب حضرات کے یہاں نہایت معتمد بادقار سمجھے جارہے ہیں، ان کو بھیج دیا تھا ۔ وہ اسٹیشن پہ جاکر یہ خبر سن کر کہ گاڑی لیٹ ہے سو گئے اور مستورات اپنے بھائی کے ساتھ بخیریت گھر پہونچ گئیں ۔ وہ صاحب جن کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں، جو مستورات کے ساتھ آئے ہیں وہ بھی صبح راؤ عطاء الرحمٰن کے ساتھ آئے تھے اور اس مطالبہ پر کہ مولوی جلیل کا کوئی پرچہ ۔ انھوں نے تمہارے پرچہ کا تو انکار کیا ، البتہ یہ کہا کہ مولوی عبد المنان صاحب نے ایک گٹھہ خطوط کا ان کو دیا ہے ۔ یہ معلوم نہیں کہ اس میں کس کس کے ہیں ۔ ڈاک کے بھی ہیں ۔ دیئے بھی مگر وہ سب سامان میں محفوظ رکھا ہے ۔ کسی وقت وہ بھیج دیں گے ۔ اگر ڈاک کے وقت سے پہلے پہونچ گئے تب تو آج کی ڈاک سے جس جس کے ہوں گے ۔ ورنہ کل اتوار ہے، پرسوں ہی جواب جا سکے گا ۔ کل جمعہ کے بعد سے یہاں بھی بارش کا زور بندھ رہا ہے ۔

مولوی یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب وغیرہ کل اپنی کار سے ۹ بجے دہلی سے چل کر جمعہ کاندھلہ پڑھا اور عصر کے وقت یہاں پہونچے ۔ آج شام کو مظفر نگر میں کوئی جلسہ ہے اور کل کو جھنجھانہ ۔ دونوں حضرات سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ جہلم کے سیلاب کے بعد سے جھاڑیاں کا فکر رہتا ہے ۔ صحیح اطلاع فرمادیں حضرت اقدس کے متعلق تمہارے سابقہ بیرونی والے خط میں کچھ مجمل لکھی لیکن بوڈر والے لفافہ میں جو بعد کا ہے اور پہلے پہونچ گیا خیریت لکھی ۔ اس سے اطمینان ہوا

فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ — زکریا شنبہ

$\frac{41}{48}$ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۰ محرم ۱۳۸۰ھ

○

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اس وقت تمہارے دو کارڈ مورخہ ۱۷ محرم، ۲۱ محرم پہونچے راؤ اعجاز علی خاں کے معرفت خطوط بعد عصر شنبہ کو مغرب کے قریب ملے تھے ۔ جس کی اطلاع بھائی بشیر، مولوی احسان کے والد جو اس وقت جارہے تھے علی میاں کا ایک خط پرسوں ملا تھا، جس کا ذکر اسی دستی پرچہ میں کر دیا تھا ۔ دوسرا اس وقت ۱۹ محرم کا لکھا ہوا ملا ۔ لکھا ہے کہ ۱۵ جولائی کو لاہور کا پختہ ارادہ تھا ۔ مگر یہاں رائے بریلی میں محبوس ہوں ۔ ہر وقت سیلاب کا خطرہ ہے اور یہ اندیشہ ہے کہ نہ معلوم تکیہ (ان کا محلہ) کو کس وقت خالی کرنا پڑ جائے کہ وہ چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہے ۔ ذرا یہاں سے اطمینان ہو جائے تو دو ایک روز لکھنؤ قیام کے بعد بارادہ لاہور حاضر ہوں گا ۔ کل سنا ہے کہ راؤ عطاء الرحمٰن بھی رائپور چلے گئے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ فقط والسلام

عزیز محترم الحاج مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا ۔ دوشنبہ

کوٹھی $\frac{41}{48}$ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۲ محرم ۱۳۸۰ھ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ رات بعد عشا تمہارے دو کارڈ مورخہ ۲۳، ۲۴ محرم پہونچے ۔ اس سے قلق ہوا کہ میرا وہ کارڈ جس میں جناب الحاج حافظ عبد العزیز دام مجدہم کو اہم پیام تھا، نہیں پہونچا اور اس کے بعد کا پہونچ گیا ۔ اب تو مجھے بھی یاد نہیں کہ اس میں جوش میں کیا کیا لکھ مارا تھا ۔ اجمالی سا مضمون تو ذہن میں ہے مگر اب چونکہ وہ جوش

نہیں جو اس وقت تھا اس لیے اب اس کو دوبارہ لکھنا کچھ چھوٹا منہ بڑی بات معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے اب اس کو لکھنے پر طبیعت نہیں چلتی۔ آمد اور ہے آورد اور ہے۔

اس خبر سے بڑا تعجب ہوا کہ بھائی انیس صاحب وہاں پہونچ گئے۔ انہوں نے ایک ہفتہ ہم سب کو انتظار میں رکھا۔ ان کا خط ۱۷ ر جولائی کو کلکتہ سے نظام الدین ہو کر یہاں پہونچنے کا آیا تھا۔ میں نے اس کارڈ پر ان کو ایک خط نظام الدین بھی لکھ مارا اور جب مولوی یوسف صاحب یہاں گذشتہ جمعہ کو آئے، ان سے بھی دریافت کیا۔ انہوں نے کہا مجھے تو کوئی اطلاع ان کے آنے کی نہیں ہے تو میں نے اس خط کا ذکر کیا جو بھائی انیس نے مجھے لکھا تھا۔ آپ کے رات کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ بالا بالا پہونچ بھی گئے۔ علی میاں کے دو خطوں کی اطلاع میں پہلے دو خطوں میں لکھ چکا ہوں کہ ان کا پختہ ارادہ ۵ ر جولائی کو لکھنؤ سے روانگی کا تھا مگر وہاں اور رائے بریلی میں اس قدر شدید اثر بارش سیلاب وغیرہ کا ہوا کہ وہ رائے بریلی میں گھر گئے۔ ابھی تک لکھنؤ آنے کی بھی اطلاع نہیں ملی۔ بہت ہی تشویش اپنے خط میں لکھی تھی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی، صوفی جی کا چور پکڑا گیا۔ خدا کرے کہ سامان بھی مل جائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ بارش کا تو یہاں بھی زور ہے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی چیز جو موجب فکر و تشویش ہو نہیں ہوئی۔ حافظ طفیل احمد صاحب کل سے یہاں مقیم ہیں سلام مسنون کہتے ہیں۔ فقط والسلام۔

پنجشنبہ

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا مظاہر علوم

۲۱/۴۸ ۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۲۵ ر محرم ۸۰ ۱۳ھ

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلم!

سلام مسنون۔ فرید علی صاحب کی آمد کی خبریں تو کئی دن سے یہاں مرکز میں گرم تھیں اس لیے صبح کی نماز کے بعد ان کا انتظار ہوا۔ اور جب ایک صاحب سے

جو مرکز سے یہاں ملاقات کے لیے بعد نماز صبح آئے اور ان سے یہ معلوم ہوا کہ ایک معذور آدمی رات پہونچ گئے، جن کا آپ انتظار کر رہے تھے تو اور بھی مزید انتظار کے بعد تقریباً صبح کی نماز سے ۱½ گھنٹہ بعد جب میں اوپر آ رہا تھا راستہ میں فریدی صاحب ملے۔ ان کی وجہ سے واپس کچے گھر میں گیا اور خطوط مرسلہ پڑھے۔ شاہ صاحب کے نام کا خط بھی ان کے مکان پر بھیج دیا کہیں وہ چلے جائیں۔ دوسرے دو خط آپ کا اور مولوی عبدالمنان صاحب کا کہ دونوں میں حضرت کے امراض کی تفصیل تھی بھائی اکرام کو دے دیے کہ آج جمعہ ہے۔ ۹ بجے وہ خود ڈاکٹر صاحب سے مل کر دکھا دیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب نے کچھ فرمایا اور ڈاک سے پہلے جواب آگیا تو آج ورنہ کل کو ارسال خدمت ہوگا۔ مکرم محترم الحاج عبدالعزیز صاحب کے نام جو اہم پیام ارسال ہوا تھا، جیسا کہ میں کل بھی لکھ چکا ہوں وہ ایک وقتی جذبہ تھا۔ اب نہ وہ جذبہ ہے نہ ولولہ۔ اجمالی سا مضمون ذہن میں ہے۔ مگر وہ طبعی تقاضا اب نہیں ہے۔ اس لیے مروتی موقوف مقبرہ مسمار۔ تعجب ہے کہ وہ کہاں گم ہوا۔ دہلی سے جو فقرہ حضرت اقدس کی تشریف آوری کے سلسلہ میں آپ کو پہونچا اس کا متضاد فقرے ہیں، جو حضرت اقدس وقتاً فوقتاً شاہ صاحب اور راؤ صاحب کی طلب میں یہاں پہونچتے رہتے ہیں۔ مثلاً بھائی اکرم صاحب کے یہاں جانے کے سلسلہ میں حضرت کا ارشاد کہ ان دونوں کے انتظار میں ہوں۔ اس کے بعد طے ہوگا

صوفی برکت سے ان کی خانگی نزاع پر درخواست کے سلسلہ میں ویسے تو میں بھی تیار ہوں، ان دونوں کا انتظار ہے۔ مثلاً ان دونوں کو یہ پیام کہ جلد آجاؤ۔ کرایہ کا فکر نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب فقرے یہاں وقتاً فوقتاً پہونچتے رہتے ہیں۔ ان پر اگر یہاں کے لوگ یہ استنباط کریں کہ حضرت تو تشریف آوری کے لیے تیار ہیں اور اس کی تعبیر کوئی بے قراری سے کردے تو اس کو محض غلط کہنا مشکل ہے۔ کل شام فیض آباد کے حاجی جی یہاں آئے تھے۔ بابو ایاز کے نام پرچہ ویزا جلد بنوا دینے کا لکھوا کر لے گئے۔ وہ بھی شاہ صاحب وغیرہ کے ہمراہ حاضری کا ارادہ کر رہے ہیں ۔۔۔ راؤ

عطاء الرحمٰن کئی دن قیام کے بعد پرسوں رائے پور چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

اس میں تو جگہ نہیں رہی۔ علی میاں کے خط کا مضمون مولوی عبد المنان کے کارڈ میں ملاحظہ فرمالیں۔

جمعہ

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۱۴۲/۴۸ - ایمپریس روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا - مظاہر علوم
۲۶ر محرم - ۱۳۸۰ھ

○

عزیز محترم مولوی جلیل صاحب سلمہ،

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۰ر محرم پہونچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ رات عشا کے وقت تمہارا دوسرا کارڈ مورخہ ۲ر صفر پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں کی آمد کا حال معلوم ہوا۔ میرے خیال میں تو اس کو جلدی نہ کرنا چاہیے تھی اور اضافہ کرالیتا۔ بار بار جانا مشکل ہوتا ہے۔ دنیا کے کام تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں جو وقت بھی گذر جائے غنیمت ہے۔ غالباً مولوی عبد العزیز صاحب کو آپ نے پیام لکھ دیا ہوگا۔ خدا کرے کہ وہ میرے اس دخل در معقولات پر ناراض نہ ہوئے ہوں۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کئی دن سے آئے ہوئے تھے۔ پرسوں تو آئے تھے۔ کل بھی یہاں تھے۔ آج کی خبر نہیں رات کا خط ابھی تک ان کو نہیں دکھایا۔ اگر شام کو آئے تو دکھاؤں گا۔ علی میاں کا کل ایک کارڈ آیا تھا۔ جو اس خط کے ساتھ ویسے ہی برائے ملاحظہ ارسال ہے۔ آج بھی ایک اور صاحب کا خط لکھنؤ سے آیا۔ لکھا ہے کہ علی میاں غیبت کی ڈاک میں بہت مشغول ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس سے جواب آیا کہ میں تو خود ہی کل کو جا رہا ہوں یہ بھی کہا کہ وعدہ تو شاہ صاحب نے بھی ساتھ جانے کا کر رکھا تھا۔

زکریا - ۴ر صفر ۱۳۸۰ھ - شنبہ

عزیزم عافاکم اللہ وسلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ جو بہت پہلے شروع ہوا تھا اور ۲۴ صفر کو روانہ ہوا، ہماری ۲ صفر دوشنبہ کو پہونچا۔ حافظ مقبول الٰہی کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان کی خبر عشا کے بعد مسجد میں مصافحہ کے وقت ہوئی۔ البتہ کل شب میں مولوی امداد صاحب کے ہاتھ پرچہ ارسال کیا تھا۔ اس رات میں تو بہت سے حضرات گئے۔ مگر سب کی اطلاع عین مغرب کے وقت مصافحہ ہی سے ہوئی۔ البتہ ڈاکٹر صاحب کی اطلاع پہلے سے تھی۔ مگر ان کے ہاتھ میں نے پرچہ بھیجنا ان کی شان کے خلاف سمجھا۔ حاجی عبداللطیف فیض آبادی نظام الدین جاتے وقت تو پرچہ لکھوا کر لے گئے تھے مگر واپسی کا پتہ ہی نہ چلا۔ میں نے نظام الدین سے خط سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے۔ کل مغرب کے وقت جب ان سے شکوہ کیا تو کہنے لگے کہ اب اطلاع کرنے آیا ہوں اور ابھی جانا ہے۔ مغرب شاہ صاحب نے اپنے مکان پر پڑھنے کا وعدہ لے لیا۔ مغرب کی نماز کو جاتے ہوئے مولوی زاہد صاحب سے سڑک پر مصافحہ ہوا۔

یہاں حجاج کی واپسی کا زور ہے۔ آج محلہ کے بہت سے افراد جن میں اظہار بھی ہے، آ رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ راؤ عطاء الرحمٰن صاحب کئی دن سے نہیں آئے۔ یہاں بارش کا سلسلہ اچھا خاصا چل رہا ہے۔ دن رات میں کسی نہ کسی وقت تھوڑی بہت ضرور ہو جاتی ہے اور جب شروع ہوتی ہے تو دوسری جگہوں کی خبریں طوفانی بارش کی سننے کی وجہ سے ڈر لگنے لگتا ہے۔ آج یکم اگست تو ہو ہی گئی غالباً اب اکرم صاحب کے یہاں کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہوگا۔

یہ خط کل لکھا تھا مگر غلطی سے پڑھ نہ سکا۔ عین وقت پر مہمان آ گئے۔ ان میں مشغولی میں ڈاک نہ ڈل سکی اور نکل گئی۔ بعد مغرب تمہارا ۳۰ جولائی ۵ صفر کا کارڈ اور اس وقت صبح کو بنگالی طالبعلم کے ہاتھ ایک کارڈ پرچہ ملے۔ اس سے بہت مسرت

ہوئی کہ صوفی جی کے یہاں کا مسروقہ مال مل گیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ مبارک باد پیش کر دیں۔ مگر ساتھ ہی تایا صاحب کے حادثہ انتقال کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے تعزیت کا عریضہ براہ راست لکھوں گا۔ کل صبح پرسوں شام کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ تمہیں تو مکان سے واپسی پر کئی یکجائی ملیں گے!

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم
کوٹھی ۲۱۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۰ صفر ۱۳۸۰ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کل ایک کارڈ تمہیں لکھا تھا، جو کل نہ پڑ سکا۔ آج صبح کی ڈاک میں ڈالا۔ اس پر رات کے کارڈ کی اور صبح کے دستی پرچہ اور وہ ایک مولوی صاحب بنگالی کی اطلاع کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ تم حسب تحریر گھر سے بخیریت واپس آگئے ہو گے۔

بھائی متین کی اپیل کا حال تو انشاء اللہ پرسوں صبح بھائی انیس سے معلوم ہو جائے گا۔ مجھے یاد نہیں آتا کہ جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کے نام کے خط کو یہ لکھا تھا کہ واپسی پر دکھادیں۔ یا ان کے پاس بھیج دیں۔ نقل کر کے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ جب ملاقات ہو جائے دکھادیں۔

وہ تو دراصل اس وقت ایک وقتی جذبہ میں لکھ دیا تھا۔ بعد میں جب آپ نے یہ لکھا کہ وہ نہیں پہونچا تو میں نے عرصہ ہوا لکھ دیا تھا کہ اب وہ زور طبیعت پر نہیں رہا۔ اس وقت ایک جذبہ سا اٹھا تھا۔ لکھ مارا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کل ہمارے محلہ کے بہت سے حجاج واپس آئے۔ شیخ اظہار بھی واپس آگئے۔ مولانا مسیح اللہ صاحب حضرت تھانویؒ کے خلیفہ بھی کل آنے والے تھے۔ مگر سنا ہے کہ بمبئی پر اتنی قدر ہجوم تھا کہ حد نہیں۔ وہ

خود تو سوار ہو گئے سامان رہ گیا۔ مجبوراً اترنا پڑا۔ آج تشریف آوری کی خبر ہے۔ آپ کے خط میں بھائی افضل کا سلام بھی پہونچا۔ جس سے ان کی بخیر واپسی کا اندازہ ہوا۔ مجھے تو پہلے معلوم تھا کہ وہ بھی علی میاں کی طرح کہیں بارش کے زور میں محبوس ہیں۔ بہرحال ان سے بھی سلام مسنون فرما دیں۔ غالباً اس خط کے پہونچنے تک ان کا گھر جانے کا فیصلہ بھی ہو چکا ہو گا۔ آج کے لفافہ میں شاہ صاحب کے نام کا پرچہ بھی تھا۔ اس وقت تو ان کے جانے کا وقت ہو گیا تھا۔ شام کو انشاء اللہ پہونچاؤں گا۔ تم نے یکم اگست دوشنبہ کو ۹ صفر لکھی یہی ہمارے یہاں ہے۔ مولوی عبدالمنان نے ۷ ر لکھی۔ فقط والسلام۔

زکریا مظاہر علوم ۷ر صفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ۔

○

عزیزم عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ بعدہٗ عنایت نامہ مورخہ یکم اگست پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اس کے بعد کے حالات تو بھائی انیس سے معلوم ہو چکے تھے، جو ۴ اگست کی صبح کو یہاں پہونچے تھے۔ ان سے تمہارا اسکان جا چکنا بھی معلوم ہو گیا تھا۔ امید ہے کہ حسب تحریر واپسی ہو چکی ہو گی۔ بھائی انیس کی آمد کی اطلاع میں جمعرات کے کارڈ میں کر چکا تھا۔ میرا تو خیال تھا کہ انھوں نے اپنی آمد کا تار دے دیا ہو گا۔ مگر رات معلوم ہوا کہ انھوں نے تار نہیں دیا۔ بہرحال وہ جمعرات کی شب میں فرنٹیر سے پہونچ گئے تھے۔ اور تمہارے اس دستی کارڈ کی بنا پر جو بنگالی مولوی صاحب لائے تھے۔ مولوی عبدالمالک صاحب کو اسٹیشن پر بھیج دیا تھا۔ وہ ان کو لے کر اسی وقت مدرسہ میں آ گئے تھے۔ فرنٹیر ۲½ پر پہونچا تھا اور تین بجے وہ مدرسہ پہونچ گئے تھے۔ مجھ سے تو صبح کی نماز میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کل اتوار کو تھوڑی دیر کے لیے میرٹھ اتر کر کل ہی نظام الدین کا ارادہ کر رہے ہیں اور دو روز وہاں قیام کے بعد لکھنؤ کا۔ مولوی نعیم الدین صاحب خود تو آئے نہیں مگر رات ان کے فرستادہ مولوی عبدالمنان آئے ہیں۔ بھائی انیس صاحب سے بھائی اکرم صاحب کے یہاں جانے کا مسئلہ بھی

تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس نے تو اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرما دیا کہ آپس میں نمٹتے رہو۔ بھائی متین کا یہ پیام بھائی انیس نے باصرار پہونچایا کہ میں نے خوشی سے اجازت نہیں دی۔ مگر مجھے تو پہلے سے بھی روایت موثق پہونچی تھی کہ بھائی اکرم صاحب نے حضرت سے عرض کیا کہ جولائی کے بعد وہ بھی خوشی سے اجازت دیتے ہیں۔ اپنی تو ایک ہی دعا ہے کہ جو خیر ہو اللہ تعالے شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس کے اسباب پیدا فرمائے اور حضرت اقدس کے وہاں قیام سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ فریدی صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ کوئی صاحب وہاں حضرت اقدس کی مفصل سوانح تمہاری مدد سے لکھ رہے ہیں۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو بہت زیادہ موجب مسرت ہے۔ خدا کرے کہ تاریخی حالات صحیح ہوں۔ مفتی عزیز الرحمٰن کی مجبوری کی طرح سے گڑبڑ نہ ہو۔ رات لکھنؤ سے جو مہمان آئے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ علی میاں کا پاسپورٹ تجدید ہوکر پرسوں تک تو پہونچا نہیں تھا۔ وہ ہر وقت اس کے منتظر ہیں اور روزانہ امیدوار۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہ کارڈ بھائی متین کو بعد سلام مسنون دکھا دیں۔

ابھی معلوم ہوا ہے کہ بھائی انیس صاحب کل یکشنبہ کو ۲ بجے یہاں سے جاکر شب کو میرٹھ قیام کرکے پرسوں صبح نظام الدین پہونچیں گے۔ فقط والسلام

زکریا - شنبہ
۱۱ رصفر ۱۳۸۰ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ
کوٹھی ۱۴/۴۸ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے ۱۱ رصفر کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ ڈاکٹر برکت علی صاحب نے حضرت اقدس کی صحت کو بہت اچھی بتایا ہے۔ حق تعالے شانہٗ اپنے فضل وکرم سے تادیر اس مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ حضرت کی خدمت میں

سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولانا عبید اللہ صاحب کا خط آج کی ڈاک سے مدینہ منورہ سے آیا ہے لکھا ہے کہ چند روز میں جدہ واپسی ہے اور امید قوی ہے کہ ۱۲ اگست کا جہاز وہاں سے مل جائے گا، جو ۲۰ کو بمبئی پہونچے گا۔ بھائی انیس کل اتوار کو دوپہر ۲ بجے میرٹھ روانہ ہو گئے۔ شب کو وہاں قیام کے بعد آج دہلی کا ارادہ تھا۔ بھائی متین کو بعد سلام مسنون اطلاع کر دیں۔

مخدومی حضرت حافظ عبد العزیز صاحب کا مضمون بھی آپ کے کارڈ پر آپ کے قلم سے پہونچ گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ دارین کی ترقیات سے نوازے۔

حکیم محب الرحمٰن صاحب کو رائپور اطلاع کر دی تھی۔ وہ کل شام آ گئے تھے۔ آج صبح بھائی اکرام سے ملاقات ہو گئی۔ آج کی ڈاک سے حکیم عبد الرشید کا خط بھی آیا ہے۔ لکھا ہے کہ میر یوسف صاحب کا زخم دن بدن اچھا ہوتا جا رہا ہے۔

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ — زکریا

کوٹھی ۱۲/۱۴۸۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) — ۱۳ صفر ۱۳۸۰ھ

۱۳۸۱ھ - ۶۲-۱۹۶۱ء

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّمہٗ!

بعد سلام مسنون - یہ ناکارہ حسب معمول جمعہ کی نماز کے بعد رائپور حاضر ہوا۔ اگرچہ جمعہ کی صبح کو میں یہ سن چکا تھا کہ جمعرات سے حرارت ہے۔ میں اسے معمولی سمجھ رہا تھا۔ لیکن جب چار بجے کے قریب میں یہاں پہونچا تو انتہائی فکر ہوا۔ اس لیے کہ غفلت بھی بہت

شدید تھی۔ بخار بھی ایک سو تین تھا۔ معلوم یہ ہوا کہ جمعرات کو بھی دو بجے دوپہر سے اسی شدت سے شروع ہوا تھا اور جمعہ کی صبح کو چھ بجے سے اترنا شروع ہوا تھا۔ شب جمعہ میں اسی غفلت میں پیشاب بھی نکل گیا۔ کپڑے بھی سب تر ہو گئے۔ کپڑے بدلے گئے لیکن حضرت کو نہ پیشاب کا پتہ چلا اور نہ کپڑے بدلنے کا۔ میں تو جمعہ کے دن اس منظر کو دیکھ کر حجرے میں چپ چاپ بیٹھ گیا تھا اور باوجود میرے منع کرنے کے حافظ عبدالعزیز صاحب نے حضرت کے کان میں عرض کیا کہ وہ آگیا ہے۔ حضرت نے اچھا تو فرمایا اور کچھ نہ فرمایا رات بھی یعنی شب شنبہ میں دو مرتبہ پیشاب خطا ہوا جس کا حضرت کو احساس نہیں ہوا اور آج دوپہر تو دس بارہ مرتبہ ایسا ہو چکا کہ حضرت نے پیشاب کا ارادہ کیا اور اٹھنے سے پہلے خطا ہو گیا۔ مجھے یہ بتایا گیا کہ ڈاکٹر نے پیشاب آور دوا دے رکھی ہے۔ جب بعد ظہر ڈاکٹر صاحب آئے تو انہوں نے پیشاب آور دوا دینے سے تو انکار کیا لیکن کثرت پیشاب کو بخار اور آنکھوں کے ورم کے لیے جو کئی دن سے ہو رہی ہے مفید بتایا۔ آج صبح سے بخار اترنا شروع تھا اور ظہر کے بعد سے طبیعت بحمد اللہ بہت بحال ہے کوکھ میں درد کی شکایت بھی کئی دن سے ہے۔ ڈاکٹر شرما جس کو آج ڈاکٹر فرحت اپنے ساتھ لائے تھے ان کا خیال ہے کہ یہ بخار کا دورہ اسی درد کا ثمرہ ہے۔ جب تک درد نہ جائے ہر وقت بخار کے دورے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت مغرب کے بعد سہارنپور سے آمدہ ڈاک میں تمہارا کارڈ ملا۔ جو مولوی حید صاحب کو دے دیا کہ صبح کو حضرت کو سنا دیں تم نے اس کارڈ میں میرے تار کا انتظار لکھا ہے۔ اپنے تار نہ دینے کی وجہ مختصراً خاں صاحب محمد یوسف صاحب کے دستی پرچہ میں بھی لکھ چکا ہوں۔ مکرر یہ کہ اول تو تمہارا تار دیر میں پہونچا۔ دوسرے یہ کہ میں حضرت کے متعلق سفر اور عدم سفر کے بارے میں سہارنپور سے کیا لکھ سکتا ہوں۔ البتہ یہ کوشش میں نے ضرور کی کہ جو تار بھی پہونچا۔ اس کو جلد از جلد رائپور بھیج دیا۔ حضرت اقدس کے ارادہ سفر کے متعلق اب تک بھی میں کوئی پختہ بات نہیں کہہ سکتا۔ ہر مرتبہ میں اپنی حاضری میں اور اپنی غیبت میں روزانہ کے متعارض اور شدید متعارض فقرے سن رہا ہوں۔ حضرت نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے ڈاکٹر کے کہنے

سے ملتوی نہیں کیا بلکہ میری حالت اس وقت ایسی تھی کہ مجھے اپنے پہونچنے کی امید نہ تھی۔ مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ جالندھر میں بھی اپنے دوست پڑے ہوئے ہیں یعنی منشی جیؒ وہیں ہیں وہاں دفن ہوجاؤں گا۔ پھر خیال آیا کہ نہ معلوم کہاں چل دوں، یوں ہی نعش ماری ماری پھرے گی وغیرہ وغیرہ۔ میں اتوار کا کارڈ ۲۴ جنوری کی صبح کو چھادریاں کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ اس خط کے متعلق سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں بھیجوں۔ یہ خیال ہے کہ بھائی متین کے واسطہ سے بھیجوں تاکہ وہ بھی دیکھ لیں اور جہاں تم ہو وہاں کا پتہ لکھ دیں۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت الحاج متین احمد سلمہٗ
۴۱۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا از رائپور بقلم محمد عاقل غفرلہٗ
۲۴ر شوال ۸۱ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا ۳ ذیقعدہ کا کارڈ ملا۔ جس میں میرے ایک خط نہ پہونچنے کا ذکر ہے۔ اس سے بہت حیرت اور تعجب ہے۔ میں خود کئی دن سے اس پر متعجب تھا کہ حضرت کے اتوار سفر کے بعد سے میں چھ سات خط تمہیں لاہور اور چھادریاں کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ تم نے اب تک کسی خط کی بھی رسید نہیں دی۔ میں نے حضرت اقدس کی ہر علالت کی نہایت تفصیل سے اطلاع دی۔ مولوی انیس کی آمد اور ان کی گفتگو کا حال بھی مفصل کارڈ پر لکھا۔ مگر افسوس کہ تم تک کوئی نہ پہونچا۔ حضرت اقدس کی طبیعت آجکل کچھ ایسی چل رہی ہے کہ جب اضمحلال ہوتا ہے تو نہایت خطرناک صورت ہوجاتی ہے اور جب طبیعت بشاش ہوجاتی ہے تو پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرض ہے ہی نہیں۔ بندہ کا معمول رمضان بعد سے وہی چل رہا ہے کہ جمعہ کو جانا اور پیر کو آنا۔ چنانچہ آج جا رہا ہوں۔ گذشتہ اتوار کو اس قدر طبیعت خراب تھی کہ میں نے پیر کی واپسی ملتوی کردی تھی لیکن پیر کی صبح کو طبیعت بحمداللہ بالکل بشاش تھی۔ اس کے بعد جو اطلاعات ہیں وہ یہ ہے کہ بدستور ہے جناب

ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ آپ کے لیے بھی دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب — زکریا

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۷ ذیقعدہ ۸۱ھ

بقلم حامد حسین

○

مکرمان محترمان مولوی عبدالوحید صاحب و مولوی جلیل صاحب سلمہا۔

بعد سلام مسنون! کل دوپہر کھانے کے وقت تم دونوں کے کارڈ مولوی وحید کا ۲۸ کا مولوی جلیل کا ۲۹ کا بیک وقت پہونچے۔ کھانا کے بعد مہمانوں کی وجہ سے وقت نہ ملا اور بعد ظہر سبق تھا۔ اس لیے کل جواب نہ لکھ سکا۔ لیکن جب بعد عصر بھائی رؤف خاں صاحب مصافحہ کے لیے آئے تو بڑا قلق ہوا۔ اگر ان کی روانگی کا پہلے سے علم ہو جاتا تو جس طرح ہوتا مختصر جوابات لکھ رکھتا۔ اس وقت اتنا وقت نہ تھا کہ جواب لکھ سکتا۔ مولوی وحید نے اس ناکارہ کی اور رائپور کی یاد لکھی۔ کیا بتاؤں حضرت اقدس کی روانگی کے بعد کئی دن تک رائپور کے جملہ مناظر آنکھوں میں گھومتے رہے اور جمعہ کو تو اپنا رائپور کا سفر ایسا مسلط رہا کہ نہ جانا دل میں جمتا ہی نہ تھا۔ یہی خیال جما ہوا تھا کہ بعد نماز جمعہ جلد جانا ہے۔ لاہور کا حال سب سے قبل بوسائط عبدالحفیظ خاں صاحب ہی کی زبانی معلوم ہوا تھا اور وہ روایات واسطوں کی وجہ سے یہاں مبالغہ سے پہونچیں۔ انہی کی بنا پر بندہ نے دوسرے دن جو خط کسٹم کی روایات کا مولوی جلیل کو لکھا تھا وہ انہی کی روایات پر تھا۔ بعد میں مولوی جلیل کے خط سے معلوم ہوا کہ سابقہ روایات میں مبالغہ زیادہ ہوا اور تاوان صرف بھائی ابراہیم کو دینا پڑا۔ اس کے بعد ایک واقعہ اس سلسلہ میں اور بھی ندامت کا پیش آیا۔ ہمارے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحفیظ لپشاوری کے والد شدید بیمار ہیں۔ ان کے کئی خطوط موصوف کو جلد بلانے کے آچکے ہیں اور وہ پریشان ہیں۔ پرسوں دہلی ویزا لینے گئے تھے۔ وہاں ویزا دفتر میں کوئی صاحب عملہ میں سے لاہور سے اس وقت آئے تھے۔

انہوں نے ان کو دیکھ کر مولویوں پر برسنا شروع کر دیا اور حضرت اقدس کا نام لے کر کہا کہ فلاں پیر صاحب گئے ہیں۔ ان کے ساتھیوں نے چیاں چیاں کیا۔ یہ سب کہہ کر سختی سے انکار کر دیا کہ آپ لوگوں کو ویزا دینا ہرگز مناسب نہیں اور وہ واپس چلے آئے اور چونکہ ان کی درخواست پر انکار لکھ دیا۔ اسلئے بظاہراب دوبارہ دشوار رہے۔ اس وقت مل جاتا تو عید کی تعطیل سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ اس ناکارہ کا خط لے کر بابو ایاز صاحب کو لے کر دوبارہ جائیں۔ شاید کوئی صورت نکل سکے۔ امید ہے کہ مولوی جلیل صاحب اپنے والد صاحب کو لے کر واپس آگئے ہوں گے۔ ان کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ منشی نوراللہ مرقدہ کے اعزہ میں کوئی صاحب محمد رفیق ہے، ان کا کارڈ بڑی پریشانی کا اور مولوی محمود صاحب کے حادثہ سے اپنے بہت زیادہ تاثر کا آیا ہے۔ مگر اللہ کے بندہ نے اپنا پتہ بھی نہ لکھا۔ منشی صاحب نوراللہ مرقدہ کی وجہ سے میرا دل ان کو تسلی کا خط لکھنے کو چاہتا ہے۔ اگر وہاں حاضر ہوئے ہوں یا آپ کو پتہ معلوم ہو تو ان کو ایک کارڈ بندہ کی طرف سے لکھ دیں۔ یا مجھے ان کا پتہ لکھ دیں۔ ان کو یہ بھی لکھ دیں کہ خط پر پتہ ضرور لکھنا چاہیے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمان محترمان مولوی عبدالوحید صاحب مولوی جلیل صاحب سلمہا زکریا۔ مظاہر علوم

۱۲۱ ایمپریس روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۴ رذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

چہارشنبہ

○

۱۳۸۲ھ - ۶۳-۱۹۶۲ء

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلّمہٗ

بعد سلام مسنون . کل کی ڈاک سے تین کارڈ ایک عزیز مولوی فضل الرحمن کا دو تمہارے۔ ایک براہ راست پاکستان سے مورخہ ۹ / جون مولوی عبدالمنان کی وصولی سے قبل کا دوسرا ہندی کارڈ کسی کے ذریعہ بوڈر سے ڈلوایا ہوا مورخہ ۱۰ / جون منجانب بھائی الطاف پہونچا۔

بھائی سے بعد سلام مسنون تعمیل حکم کردی گئی . مگر تم نے اپنی غفلت سے ابتدا میں بہت اجمال سے کام لیا۔ اگر شروع ہی میں مفصل لکھتے تو اتنی تاخیر نہ ہوتی اور تمہارے وہ قاصد جلال آبادی اتنے مہمل تھے کہ میری دریافت پر بھی انہوں نے اول تو یہ کہہ دیا کہ تیرے نام کا کوئی خط نہیں ، رائپور رکے ہیں ۔ ان کو میں نے لینا یا دیکھنا نہ چاہا رکشہ میں بیٹھتے ہوئے انہوں نے لفافہ دیا ۔ بہرحال محمود صاحب سے آپ کی جملہ ہدایات کہ بھائی عزیز کے ملفوف خط کسی کو نہ دیں سمجھادیا . حضرت اقدس کی خیریت سے بہت ہی مسرات ہیں ۔ اللہ تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر ہم لوگوں کے سر پر قائم رکھے ۔ فریدی صاحب کا خط کل ملا ۔ وہ آجکل میرٹھ ہیں ۔ لکھا ہے کہ عطاالرحمٰن اور شاہ صاحب کے بھی ویزا کے لیے کوشش تو جاری ہے لیکن امید کم ہے ۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ پرسوں شب میں مولوی محمد نبی صاحب مظفرنگری کا انتقال ہوگیا ۔ سنا ہے کہ دن میں بھینس نے مارا تھا ۔ اسی کی ضرب شدید سے رات ہی کو انتقال ہوگیا ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ

مغفرت فرمائے کہ حضرت اقدس مدنی کے خواص میں تھے۔ جملہ احباب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کل شب سے یہاں بارش کا تسلط ہے۔ موسم خوب خوشگوار ہے۔

عزیز گرامی قدر مولوی فضل الرحمٰن صاحب سلّمہٗ

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا بہت مفصل کارڈ مورخہ ۶؍ جون ملا۔ مجھے نہ تو انگریزی تاریخوں سے مناسبت ہے، نہ پتہ چلتا ہے کہ کب تھی۔ میرے یہاں انگریزی تاریخ صرف اسی جگہ لکھنی ضروری ہے جہاں جلسہ وغیرہ یا حادثہ وغیرہ کی اطلاع ہو کہ اس میں اختلاف رؤیت کی وجہ سے اشتباہ نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ نہ تو پسند ہے نہ پتہ چلتا ہے کہ کب تھی۔ اس کے واسطے جنتری دیکھنا پڑتا ہے۔ بہرحال مفصل گرامی نامہ سے بہت ہی مسرت ہوتی ہے کہ تاریخ وار حالات تمہارے ہی خط میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس احسان عظیم کا نعم البدل اپنی شایان شان عطا فرمائے۔ چونکہ یہ بہت مفصل ہے اس لیے اسی وقت ڈاکٹر فرحت کے پاس بھیج رہا ہوں۔ ہمارے محترم مولوی جلیل تو حفاظ کی طرح سے یاد کردہ الفاظ لکھتے رہتے ہیں۔ مولانا وحید صاحب مولانا عبدالمنان صاحب کی محترمات کی آمد پر مبارک باد۔ ہم خرما ہم ثواب۔ مگر مولوی جلیل اس فی الدین حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ سے کیوں محروم ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالمنان صاحب سے بھی سلام مسنون۔ فقط

عزیزاں مولوی عبدالجلیل و مولوی فضل الرحمٰن سلمہما
کوٹھی ۱۲/۱۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۹ محرم ۸۲ھ چہارشنبہ

○

بحضرۃ اقدس سیدی وسندی ادام اللہ ظلال برکاتہٗ وافاض علینا من فیوضہ وانوارہٖ ورقاہ بفضلہ الدرجات العلیٰ!

بعد سلام مسنون۔ حضرت اقدس کا والا نامہ بقلم عزیز جلیل پہونچ کر موجب

عزت وافتخار رہا۔ حضرت والا نے مولوی یوسف کے علاج کی تفصیل دریافت فرمائی۔ عزیز موصوف کو ناسور کی تکلیف تو عرصہ سے روز افزوں تھی ہی مظفر نگر میں کوئی مسلمان ڈاکٹر بنگالی ہے۔ صوفی افتخار نے اس کے علاج کی بہت زیادہ تعریف کی اور خود اپنا بھی تجربہ بتایا کہ میں نے بھی اس کا علاج کرایا ہے۔ مولوی یوسف صاحب اس کے شروع کرنے سے انکار کر رہے تھے۔ اس لیے کہ ان کا ایک اجتماع اس ہفتہ میں شنبہ یکشنبہ کو گلاوٹی کا تھا اور آئندہ ہفتہ، شنبہ، یکشنبہ جھنجھانہ کا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ علاج شروع کرنے کے بعد ان میں شرکت دشوار ہوگی اور ان کا اعلان عرصہ سے ہو رہا ہے۔ مگر بروایت صوفی افتخار ڈاکٹر نے اس کا اطمینان دلایا کہ علاج کے دوران میں یہ دونوں سفر مزاحم نہ ہوں گے۔ آپ ایک ایک شب کے لیے دونوں جگہ جا سکتے ہیں۔ میں بھی ہمراہ چلوں گا۔ اس پر اس ناکارہ نے بھی اصرار کیا کہ ایسی حالت میں شروع کر لیا جائے۔ گزشتہ سال پاکستان کا علاج بھی وہاں کے لوگوں کے بہت زیادہ اطمینان دلانے پر اس ناکارہ کی حماقت کا ثمرہ تھا کہ میں نے یہاں سے خطوط سے اصرار کر کے شروع کرا دیا اور دو ماہ کی شدید تکلیف برداشت کرنے کے بعد کچھ مرض میں اضافہ کے ساتھ واپس ہوئے۔ مگر دنیا بامید قائم۔ اس مرتبہ بھی میرے اصرار پر وہ گزشتہ ہفتہ میرٹھ کے سہ روزہ اجتماع کے بعد دوشنبہ کو بجائے دہلی واپس جانے کے مظفر نگر آ گئے اور منگل سے علاج شروع ہوا۔ ڈاکٹر کا یہ پیام مجھے پہونچا کہ اگر مولانا گلاوٹی کو ملتوی کر دیں تو میں جمعہ تک علاج مکمل کر دوں گا۔ پھر تین دن بار نا بیر ——— نقل و حرکت مناسب نہ ہوگی۔ اس پر بندہ بدھ کو شام کو بعد عصر مظفر نگر گیا اور بمشکل مولوی یوسف صاحب کو اس پر راضی کیا کہ وہ گلاوٹی کو حذف کر دیں۔ وہ راضی نہ ہوتے تھے مگر اس تجویز پر کہ تین چار دن میں مرحلہ نمٹ جائے گا۔ ان پر اصرار کیا اس لیے انھوں نے بمشکل گلاوٹی حذف کیا۔ لیکن ڈاکٹر نے بعد میں کہہ دیا کہ ابھی تک زخم مکمل طور سے طویل نہیں ہوا اس لیے بجائے جمعہ کے آج اتوار کو اس نے دوا لگانے کا وعدہ کیا ہے۔ کل کو معلوم ہوگا کہ آج کیا ہوا۔ اب تک تو وہ ڈورہ ڈال کر زخم کو اور زیادہ بڑھا رہا ہے کہ زخم مکمل طور پر

نمایاں ہوجائے تو دعا لگائی جائے ۔ جمعرات کی شام کو زخم میں تکلیف زیادہ تھی
اب اس کے بیان کے موافق تو اگر آج دوا بھر دی گئی تو تین چار دن اس کے اچھا
ہونے میں اور لگیں گے ۔ لیکن اب تک کے مواعید سے خطرہ ہے ۔ دعا کی سخت ضرورت
ہے اور ان سے زیادہ یہ سیہ کار دعا کا محتاج ہے کہ ان کو تو یہ ایک جسمانی مرض ہے
اور اس ناکارہ کو جسمانی کے علاوہ روحانی امراض نے گھیر رکھا ہے ۔ فقط زکریا

بعزیزم مولوی جلیل سلمہٗ ! بعد سلام مسنون حضرت اقدس کے
والا نامہ پر تمہاری چند سطور بھی پہونچیں ۔ اور ڈاکٹر محمد امیر صاحب کی گفتگو بھی معلوم
ہوئی ۔ اس سلسلہ میں تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکارہ کو تو کسی جُزو پر اصرار نہیں ہوتا میرا
مسلک تو ع

تم جہاں چاہے رہو، خوش رہو آباد رہو

ہے ۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ پاکستان جاتے وقت جو ناسخ منسوخ اور تلخیاں پیش آئیں
وہ آئندہ نہ آویں تو اچھا ہے ۔ میں نے پرسوں ایک لفافہ جس میں کئی خطوط تھے تمہیں
لکھا ۔ اس میں عزیز فضل الرحمٰن کے پرچہ میں حاجی نجم الدین کے ارادے حضرت اقدس
کے والا نامہ پر لکھ چکا ہوں ۔ اگر جولائی میں قصد نہیں ہے تو ان کو ضرور اطلاع کر دی
جائے کہ وہ لینے کے ارادہ سے آنے میں جلدی نہ کریں ۔ ان کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ
جلد ویزا کی سعی میں لگ گئے ۔ فقط والسلام ۔ زکریا

حضرت اقدس کا یہ والا نامہ کل شنبہ کی شام کو مغرب کے وقت ملا تھا ۔ میں
نے احتیاطاً آج صبح ہی جواب لکھ دیا ۔ شاید آج نکلنے کی کوئی صورت بن جائے ۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ زکریا ۔ یکشنبہ
(۱۲ ایمپریس روڈ ۔ لاہور ۔ مغربی پاکستان) ۲۰ / محرم ۱۳۸۲ھ

○

عزیزان گرامی قدر و منزلت مولوی عبد الجلیل مولوی فضل الرحمٰن سلّمہما !
بعد سلام مسنون ۔ آج کی ڈاک سے دو کارڈ اول الذکر مورخہ ۱۰ صفر جمعہ ،

ثانی الذکر بلا تاریخ کہ عربی معلوم نہ ہوئی، انگریزی میری تنگ نظری سے نہ لکھی۔
بیک وقت میو نچے ۔خمیرہ اور ٹیکہ کے باوجود پیشاب اور آواز میں کوئی فرق نہ
ہونے سے قلق ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے اور صحت و قوت عطا فرمائے۔
مولوی وحید کے اہل وعیال کی واپسی کی ایسی کیا جلدی تھی۔غنیمت تھا جتنا قیام
حضرت اقدس کی خدمت میں ہو جاتا کہ ہر سانس قیمتی ہے ۔تقریباً ایک ہفتہ ہوا
ایک مولوی صاحب زبیر دیو بندی کی معرفت ڈاکٹر فرحت کا دستی پرچہ ارسال کیا تھا۔
اب تک کسی کے خط سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ پہونچا یا نہیں ۔خط تو مولوی عبد المنان صاحب
کے نام تھا، مگر پہونچنے کا علم تو تم دونوں صاحبوں کو بھی ہو گیا ہوگا ۔ وہاں ذاکرین کی کثرت
کے بارے میں تو لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ۔اس لیے کہ یہ تو اس ناکارہ کو ہمیشہ سے
مسلم ہے کہ وہاں ذاکرین کی کثرت رہتی ہے ۔میں نے تو ہمیشہ اس کا برملا اقرار
اعلان کیا ہے ،جس کو اس میں خلاف ہو اس سے کہنے کی ضرورت ہے ۔ وہاں زائرین
حاضرین ، ذاکرین سب کی کثرت بلا تردد مسلم ہے ۔اس میں تو کہیں بھی تردد یا تامل نہیں
ہوا ۔ اگر اس ناکارہ کو خلاف ہے تو صرف اس جز میں کہ خدام کا منصب حضرت
اقدس کی خواہش کا اتباع ہے نہ کہ حضرت کو اپنے جذبات کے تابع بنانا اور اس
کے لیے ظاہری یا خفیہ تدابیر کرنا ۔اصل نیاز مندی یہ ہے کہ حضرت اقدس کی منشا کو
پورا کرنے کی سعی کی جائے ۔اس پر اپنی گندہ طبیعت سے قابو نہ ہو تو پھر سکوت کیا
جائے ۔اس کے خلاف سعی کا یہ ناکارہ شدت سے مخالف ہے ۔ رائد علی، الرحمٰن
کئی دن ہوئے آئے تھے اور اتوار کو دوبارہ آکر دو دن قیام کا وعدہ کر گئے تھے ۔
حسب وعدہ کل دوپہر کے کھانے میں انتظار بھی ۲ا تک کیا ۔ مگر وہ نہ آئے ۔آج
مولانا عبد العزیز صاحب ، مولانا عبد القیوم صاحب اس وقت ۲ بجے رائیور
سے آئے ہیں ۔ دو دن یہاں قیام کا ارادہ ہے ۔یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مولوی
عبد المالک کا تار بمبئی سے منگل کو پہونچنے کا آیا تھا ۔آج کی ڈاک سے پرسوں کا
لکھا ہوا مفصل خط بھی ملا ۔ وہ پرسوں بمبئی اترے تھے اور کل منگل کو یہاں پہونچ

رہے ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری اور راؤ محفوظ علی خانصاحب کو اطلاع کر دیں۔ خانصاحب کو ان کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔ بار بار دریافت کیا کرتے تھے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون ماسٹر تیلورام کی تعزیت کر دیں۔ حادثہ کا علم تو حکیم محب الرحمٰن صاحب کے خط سے ان کو مفصل معلوم ہو ہی گیا ہوگا۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا کرتے تھے۔ ان کا کام بھی چلا دیتے تھے۔ حق تعالیٰ شانہٗ حسب ضابطہ بہترین جزا عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ صوفی برکت کے ہسپتال سے واپسی کا حال معلوم ہوا۔ خدا کرے کہ صحت ہو گئی ہو۔ ان کی خدمت میں بھی سلام کے بعد عیادت کر دیں۔ ڈاکٹر عالم صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد حضرت اقدس کی تیمارداری میں انہماک کا شکریہ پیش کر دیں۔ گو ان کو اس کی ضرورت نہیں۔ مگر خدام کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت ہر خادم پر مستقل احسان ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمٰن سلمہما
۲۱۱ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ صفر ۸۲ھ دوشنبہ

○

عزیزان محترمان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمٰن سلمہما۔

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تم دونوں عزیزوں کے کارڈ مورخہ ۱۱ صفر شنبہ پہونچکر موجب منت و مسرت ہوئے۔ لیکن حضرت اقدس کے ضعف اور آواز میں کوئی صحت کا اثر نہ ہونے کی مسلسل خبروں سے قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ اور قوت تامہ عطا فرمائے۔ کل دوپہر ۲، بجے کے ایکسپریس سے راؤ محمد علی خاں صاحب اور ان کا بھائی نیز مولوی عبدالمالک اور قاری عبدالرحمٰن صاحب بخیریت سہارنپور پہونچ گئے۔ راؤ صاحبان تو آج صبح رائپور تشریف لے گئے ہوں گے۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب

کا آج یہاں قیام ہے۔ کل صبح رائپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بہت بہت سلام لکھنے کا اصرار فرما رہے ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک خط مدینہ طیبہ سے اور ایک مکہ مکرمہ سے لاہور ارسال کیا تھا۔ یہاں ایک ہفتہ سے بارش کا زور شور ہے۔ بعض اوقات تو بہت شدت سے ہوتی ہے۔ مولوی عبد العزیز، مولوی عبد القیوم بھی سہارنپور ہی ہیں۔ کل پنجشنبہ کو بعد ظہر واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ راؤ عطاء الرحمن اتوار کو آنے کا پختہ وعدہ کر کے اور یہ کہ کھانا بھی یہاں کھائیں گے، گئے تھے۔ اتوار سے لے کر آج بدھ تک روزانہ ہی انتظار رہا۔ آج تو خیال تھا کہ راؤ جی کے استقبال کی مد میں شاید آئیں۔ مگر ایک دو صاحب کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔ راؤ یعقوب علی صاحب حضرت کی خدمت میں سلام لکھنے کو کل بعد عصر تقاضا کر گئے تھے۔ اکثر بعد عصر تشریف لاتے ہیں اور ایک آمد سے دوسری آمد تک کے جملہ خطوط بڑے اہتمام سے پڑھ جاتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ عزیز ابو الحسن بھی حضرت اقدس اور مولوی فضل الرحمٰن کی خدمت میں سلام کا تقاضا کر گیا تھا۔ فقط والسلام۔

عزیزاں مولوی عبد الجلیل، مولوی فضل الرحمٰن سلمہما۔ زکریا۔ مظاہر علوم
۱۱۸۔ امپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۵ صفر ۸۷ھ چہار شنبہ

○

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلّمہ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت ڈاک سے تمہارے تین کارڈ مرسلہ ۱۲ تا ۱۴ صفر بیک وقت پہونچے۔ ان سے ضمناً ڈاکٹر فرحت کے پرچہ کے پہونچنے کا حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے جو دوا تجویز کی تھی وہ وہاں نہیں ملی تو اس کا بدل تجویز ہوا۔ مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے یہ لکھا تھا کہ اگر یہ دوا نہ ملے تو یہاں سے بھیج دی جائے۔ اصل میں یہ کام مولوی

عبدالمنان صاحب کا تھا کہ وہ اس بدل کا نام بھی لکھتے جو تجویز ہوئے ۔ مگر
وہ اہل و عیال میں مشغول ہیں ۔ ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہیں
اس کے متعلق بالتفصیل ڈاکٹر صاحب کو براہِ راست یا مجھے لکھنا چاہیے
تھا تاکہ ڈاکٹر صاحب اس بدل کو بھی غور کر لیتے ۔

یہاں ایک ہفتہ سے بارش کا زور شور ہے ۔ بعض وقت تو رات کو
کپڑا اوڑھنا پڑتا ہے ۔ لیکن جب بند ہوتی ہے تو خوب حبس ہوتا ہے ۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔ قاری
عبدالرحمٰن صاحب آج صبح رائپور چلے گئے ۔ مولوی عبدالعزیز مولوی عبدالقیوم
صاحب بھی اس وقت بعد ظہر جا رہے ہیں ۔ صوفی برکت کی خیریت سے مسرت
ہے ۔ سلام مسنون کے بعد افاقہ پر مبارک باد دے دیں ۔ ڈاکٹر عالم صاحب کی
خدمت میں اور دیگر رفقاء و حضار کی خدمت میں سلام مسنون ۔ مولوی اسعد
صاحب مدنی اس وقت خط لکھنے کے بعد دیوبند سے آئے ۔ لکھنؤ جا رہے
ہیں ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

عزیز فضل الرحمٰن سلمہٗ سے سلام مسنون ۔ آج کی ڈاک سے اس کا
کوئی خط نہ تھا ۔ فقط

مولانا حفظ الرحمٰن کی واپسی کی اطلاع تو پہلے کر چکا ہوں ۔ خطوط سے معلوم
ہوا جو اکثر آتے رہتے ہیں کہ اصل مرض تو چلا گیا ۔ مگر علاج زہریلی دواؤں
سے ہوا ۔ جس کی وجہ سے گرمی اور خشکی کا اثر بہت ہے ۔ نیند بھی بہت کم
آتی ہے ۔ ضعف بھی بہت ہے ۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے
لیے لکھا ہے ۔ ڈاکٹر فرحت صاحب کے پاس آپ کے تینوں خط بھیجے تھے ! ابھی ان
کا پیام آیا ہے کہ میں نے پہلے ہی لکھا تھا ۔ میرے نزدیک ایک مرتبہ ایکسرے
ضروری ہے ۔ جس طرح بھی ہو اہتمام سے کرا لیں ۔ دوسرے یہ کہ اگر ڈاکٹر عالم صاحب
تکلیف فرما کر ذرا تفصیل سے تشخیص اور علاج کے متعلق مجھے لکھیں تو غور کا

زیادہ موقع ملے۔ ڈاکٹر محسن لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ تو ابھی دو تین دن کے اندر تھا مگر اب ان کا خیال ہے کہ چند روز تاخیر کریں اور ڈاکٹر عالم صاحب کے خط کا انتظار کرلیں تاکہ جو دوا مجوزہ ڈاکٹر فرحت وہاں نہیں ملی وہ بھی لیتے جاویں اور تجویزیں دیکھنے کے بعد کوئی اور دوا مناسب ہو تو وہ بھی لیتے جاویں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۶ صفر ۸۲ھ پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ ۱۱۲ ۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان

عزیزان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمٰن سلمہما!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تم دونوں عزیزوں کے کارڈ مولوی خلیل کا ۱۶ صفر کا بہت جلدی اور مولوی فضل الرحمٰن صاحب کا ۱۳ صفر کا تاخیر سے پہونچے۔ حالات سے کچھ قلق ہی ہوا۔ اس لیے کہ دونوں کے مشترک خطوط میں حضرت اقدس کے اوپر ضعف کی زیادتی کا حال موجب فکر و تشویش ہے۔ کل یا پرسوں ایک کارڈ لکھا تھا، جس میں ڈاکٹر فرحت صاحب کا یہ پیام لکھا تھا، کہ حضرت اقدس کا ایکسرے ضرور کرا یا جائے۔ اس کے بعد ان کا دوسرا پیام پہونچا کہ ایکسرے مکان پر نہ کرایا جائے بلکہ جس طرح ہو حضرت اقدس ہی کو ایکسرے کے محل پر تشریف بری کی تکلیف دی جائے کہ مکان پر ایکسرے صحیح نہیں ہوتا اسی لیے پہلا ہی خراب ہو گیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ بخار کے اس طول کی وجہ ایکسرے بغیر معلوم ہونا دشوار ہے۔ سابقہ خط میں ڈاکٹر محسن کا یہ پیام بھی لکھا تھا کہ وہ لاہور جانے والے ہیں۔ اگر ڈاکٹر عالم صاحب مفصل تجویز و تشخیص وغیرہ ڈاکٹر فرحت صاحب کو لکھ دیں اور کوئی دوا یہاں سے منگانی ہو تو اس کو بھی لکھ دیں کہ محسن ساتھ لیتے جاویں۔ جو دوا ڈاکٹر فرحت نے تجویز کی تھی اور وہ پاکستان میں نہ ملی تھی۔ اس کے متعلق تو وہ کہتے تھے کہ محسن لیتے جاویں گے

شاہ صاحب کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ عرصہ سے شب کو سہارنپور اور دن میں بہٹ رہتے ہیں۔ آج دوپہر کھانے کے وقت راؤ عطاء الرحمٰن صاحب بھی پہونچ گئے اور تم دونوں عزیزوں کے کارڈ بھی ان کو دکھادیے عزیز فضل الرحمٰن سلمہ کے کارڈ میں جو معمہ آتنا فی الدنیا حسنۃ کا لکھا گیا وہ یہاں نہ کسی مولوی کی سمجھ میں آیا نہ حافظ کی نہ قاری کی نہ وکیل نہ رئیس کی نہ زاکی نہ عامی کی۔ بہت زور سب نے مل کر اس پر لگائے۔ میں نے تو یہ سمجھنا چاہا کہ مولانا جلیل صاحب کے ایک لڑکا اللہ تعالےٰ شانہ نے اور مرحمت فرمادیا۔ مگر ایسا ہوتا تو مولوی جلیل کے کارڈ میں جو ۱۶ کا ہے یہ مژدہ ضرور ہوتا۔ بہرحال اس کی شرح کا انتظار رہے

راؤ صاحب نے جنرل شاہ نواز سے بھی غالباً ٹیلیفون پر کوئی گفتگو کی ہے موصوف تاریخ کے تعین کے بعد اپنی گاڑی لے کر بوڈر تک آنے کو تیار ہیں۔ غالباً راؤ صاحب نے اپنے خط میں اس کو مفصل لکھ دیا ہوگا۔ راؤ صاحب کا بیان ہے کہ گذشتہ جمعہ کو ہی انعام اللہ کا لکھنو جانا طے تھا مگر پھر نہ جا سکا۔ اس لیے یہاں آیا ہوں کہ اس کو لکھنو روانہ کرکے ہی جاؤں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ آپ کی تحریر کے موافق پیرزادے صاحب تشریف لے آئے ہوں گے۔ شاہ صاحب کو ان کو اب تک نہ دکھانے کا بہت شکوہ ہے فقط والسلام

عزیزان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمٰن سلمہما۔ ۱۴۲۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا بمظاہر علوم
۱۸ر صفر ۱۲۸۲ھ

○

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مرسلہ یوم جمعہ جو ہمارے یہاں کی تو یکم ربیع الاول تھی اس لیے کہ ابر کی شدت کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی تھی وہاں کا حال معلوم نہیں آج دوشنبہ ۴ ربیع الاول کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ آپ حضرات کی بخیر رسی اور آپ کا کار سے اور بقیہ رفقاء کا ریل سے پہونچنا

پچھلے ہفتہ مولوی جلیل کے خط سے اولاً اور عزیز فضل الرحمٰن کے خط سے ثانیاً معلوم ہو گئی تھی۔ یہاں پرسوں سے یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ حضرت نے شاہ صاحب کو یہ لکھوایا ہے کہ مجھے ضعف بڑھتا جا رہا ہے اگر لے جانا ہو تو جلدی لے جاؤ۔ میں نے تو یہ پرچہ دیکھا نہیں مگر اس کی شہرت خوب ہے۔ کل شب میں حاجی نجم الدین بوٹ ہاؤس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس کی تحقیق کی۔ میں نے کہہ دیا کہ میں نے ایسا کوئی پرچہ نہیں دیکھا۔ وہ کل صبح ہی شاہ صاحب کے پاس بہٹ ہاؤس گئے۔ شاہ صاحب نے قسم کھا کر کہا کہ میں اس وقت بہٹ جا رہا ہوں۔ رات کو عطاء الرحمٰن کو لے کر سہارنپور ہی آؤں گا، تم مغرب کے بعد مل لینا۔ وہ مغرب کے بعد دوبارہ گئے اور آکر یہ بیان کیا کہ شاہ صاحب نے عطاء الرحمٰن کو بلایا تھا۔ وہ بہٹ ہی سے واپس ہو گئے اور یہ کہہ گئے کہ ابھی جانا مناسب نہیں۔ رات صابری صاحب بھی اس روایت کو سن کر آئے تھے تو انہوں نے بہت اصرار کیا کہ اگر تو کہے تو میں عطاء الرحمٰن کو ابھی لے کر آؤں اور اس کو لا کر جنرل صاحب کو ٹیلیفون کر دوں۔ میں نے کہہ دیا کہ میں شاہ صاحب اور راؤ صاحب کی مصالح میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ میرے پاس جو اطلاع آتی ہے اس کی نقل شاہ صاحب کے توسل سے یا براہ راست کارڈ سے راؤ صاحب کو کر دیتا ہوں۔ ؎

رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند

سہارنپور میں ابر کی مطر گشت تو خوب ہے لیکن بارش کمی سے ہوئی ہے۔ البتہ دوسری جگہوں کی خبریں خوب آرہی ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ آج کی ڈاک سے سید طاہر صاحب کا بھی ایک کارڈ آیا تھا۔ آپ کا نظام سفر دریافت کیا تھا۔ آپ کا لاہور پہونچنا اور آپ کا پتہ ان کو لکھ دیا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ بھی جمعرات کا لکھا ہوا پہونچا

حضرت اقدس کے حالات سے فی الجملہ اطمینان ہوا حق تعالےٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے قوت بھی جلد عطا فرما دے۔

عزیز فضل الرحمٰن کا لفافہ جس میں ڈاکٹر عالم صاحب کی رپورٹ وغیرہ تھیں پرسوں پہونچا تھا۔ اسی وقت ڈاکٹر فرحت کے پاس بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کل یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ سب چیزیں ڈاکٹر محسن کے ہاتھ میرے پاس کئی دن ہوئے پہونچ چکی ہیں۔ یہاں کی سرگذشت علی میاں کے نام لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمالیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ مولوی یوسف صاحب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر دیکھنے گیا تھا۔ اس نے کہا کہ اصل مرض تو بالکل جاتا رہا۔ یہ جو کچھ ہے زخم کا اثر ہے، جو انشاءاللہ جلدی ہی زائل ہو جائے گا۔ حضرت اقدس سے ان کی صحت کے لیے بھی دعا کی درخواست کر دیں۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے متعلق پہلے خط میں دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست پہلے خطوط میں کر چکا ہوں۔ مرحوم کی تمنا رائیونڈ حاضری کی بہت دنوں سے تھی مگر مقدر نہ ہو سکا کئی بار تاریخیں مقرر ہوئیں مگر علالت کی وجہ سے ملتوی ہوتی رہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم جناب الحاج ابوالحسن علی صاحب و عزیز عبدالجلیل سلمہٗ   زکریا۔ دوشنبہ
۱۵۲۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)   ۲۰ ربیع الاول ۸۲ھ

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ ایک مشترک کارڈ تمہارے اور عزیز مولوی عبدالوحید کے نام جھاوریاں کے پتہ سے جمعہ کو لکھا تھا۔ ابھی تک تو کیا پہونچا ہوگا۔ آنے والوں کی زبانی تمہارا دوشنبہ کو تین چار دن قیام کے ارادہ سے لاہور آنا معلوم ہوا۔ اس لیے یہ خط لاہور دستی لکھ رہا ہوں۔ حادثہ کے متعلق تو کچھ لکھنا بے محل ہے کہ یہ تو مئی جون کے دوپہر میں یہ کہنا ہے کہ آفتاب نکل رہا ہے۔ البتہ اس

کا قلق ضرور ہے اور رہے گا کہ حضرت اقدس سرہٗ کو اپنے شیخ کے پاس دفن
کی جس قدر تڑپ، بے قراری تمنا تھی اور اس کا اظہار ہر بھارتی اور پاکستانی
کے سامنے حضرتؒ نے عاجزی، خوشامد سے بار بار، دو چار مرتبہ نہیں بیسیوں
مرتبہ کیا وہ پوری نہ ہو سکی۔ جب ان الفاظ کا تصور آتا ہے جو سینکڑوں مرتبہ
مختلف مجالس میں مختلف احباب سے اس ناکارہ کے سامنے ہوئے تھے۔
تو دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ جہاں تک اپنی بے حس اور ناپاک طبیعت کا تعلق ہے
اس کے لحاظ سے تو کچھ کہنا نہیں۔ اس لیے کہ حضرتؒ کے شیخ قدس سرہٗ رائپوری
اور ان کے اپنے شیخ اور باپ کے شیخ قدس سرہٗ گنگوہ میں آرام فرما رہے ہیں مگر
اپنی نالائقی سے کبھی بھی حاضری کی توفیق نہیں ہوتی۔ حضرتؒ کی بدولت رائپور
کی حاضری ہوتی رہی جو اب ختم ہے اور حافظ یعقوب صاحب کی والدہ محترمہ
رحمۃ اللہ علیہا کی حیات تک گنگوہ کی حاضری بجبر ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے
وہ بھی ختم ہے اور یہی دکیا سلسلہ کے کتنے اکابر یہاں مختلف مقامات پر آرام فرما
ہیں ان کے مزارات کی زیارت اب تک کہیں عمر بھر میں نہ ہو سکی تو پھر حضرت رح
کی ہی قبر مبارک پر حاضری کی کیا توقع تھی۔ اس لیے اس لحاظ سے تو اگر خیالی عکس
کہوں تو بے محل نہیں کہ ان سب اکابر کے ساتھ ایک حضرت ہی سے بھی قیامت
میں آنکھ نیچی ہوتی۔ البتہ خود حضرت رح کی تمنا کا خون ہونے کا اثر طبیعت پر ضرور
ہے۔ بخدمت حاجی متین صاحب، بھائی افضل صاحب، مولانا عبد الوحید صاحب
بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ ان حضرات کو بھی یہ عریضہ ملاحظہ کرا دیں۔ صوفی
صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو بعد سلام مسنون جناب کا دستی گرامی نامہ قاری
شبیر صاحب کی معرفت پہونچا تھا۔ اس کا جواب کارڈ سے بابر منزل لاہور کے پتہ
سے ارسال کر چکا ہوں۔ خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ آزاد صاحب، مولوی عبد المنان
گوجرانوالہ کی خدمت میں سلام مسنون۔

زکریا۔ ۱۹ار ربیع الاول ۹۲ھ سہ شنبہ۔ صبح ۷ بجے

عزیز گرامی قدر عاقاکم اللہ وسلّم!

شدید انتظار کے بعد آج کی ڈاک سے تمہارے مسلسل چھ کارڈ مورخہ ۱۸ ربیع الاول دوشنبہ عین انتظار میں پہونچے۔ یہ بھی اچھا ہی ہوا کہ سب بیک وقت پہونچ گئے۔ اگر حسب سابق ایک آدھ بیچ میں سے رہ جاتا، تو بڑی کلفت ہوتی۔ تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ حالات تو بار کی صبح ہی سے سننے شروع کر دیے تھے اس لیے کہ بار کی صبح کو میر صاحب، خانصاحب اور اتوار کی صبح کو بھائی الطاف اور پیر کی صبح کو قاری شبیر آئے۔ جو تفاصیل تم نے لکھیں بجز مشیروں اور مفتیوں کے فتوے کے باقی سب پہونچ گئیں تھیں۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ یہاں کے روایت کرنے والوں کا بیان یہ ہے کہ قانونی حیثیت سے یہاں کا لانا زیادہ آسان تھا۔ اس بات کو پاکستانی لوگوں سے بھی لوگ نقل کرتے ہیں اور یہاں کے لوگ تو متفق اللسان کہتے ہیں۔ یا سپورٹ اور ویزا ہونے کی وجہ سے یہاں کے لانے کے لیے صرف ایک درخواست دینی پڑتی تھی اور وہاں کے لیے از سر نو ویزا وغیرہ مہیا کرنا پڑا جس کی تفاصیل بھی لوگوں نے بتلائیں۔ بہرحال الخیر فی ما وقع۔ اس کا قلق ضرور ہے اور رہے گا کہ حضرت اقدس کی انتہائی تمنا جس کو انہوں نے ہر بھارتی اور پاکستانی کے سامنے بیسیوں مرتبہ فرمایا، پوری نہ ہو سکی۔ اس ناکارہ نے ایک خط تمہارے اور مولوی عبد الوحید کے نام مشترکہ جمعہ کے دن جہادریاں کے پتہ سے لکھا تھا۔ دوسرا دستی پرچہ پیر یا منگل کو لاہور بھیجا۔ امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ والد صاحب کی خدمت میں نیز مولوی عبد الوحید صاحب، مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ اب تک کسی خط سے یہ معلوم نہ ہوا کہ آزاد صاحب کہاں ہیں۔ تم نے بھی ان کا کوئی ذکر نہیں لکھا۔ اگر تمہارے پاس ہوں تو سلام مسنون کے بعد تعزیت کر دیں۔ عبد المنان کو جڑانوالہ سے بھی وہاں ہوں تو سلام مسنون کے بعد مضمون واحد۔ عطاء الرحمٰن کا پتہ نہیں چلا کہ کہاں ہیں۔ تعزیت کرنے والوں کے ہجوم نے بہت وقت خرچ کر دیا۔ آنے والے یوں

کہتے ہیں کہ رائپور میں تو کوئی ہے نہیں اس لیے یہ بیگار بھی تجھے ہی بھگتنی ہے فقط والسلام۔

بگرامی خدمت جناب مولانا عبدالجلیل صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب۔ جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

محمد زکریا۔ بقلم شمیم ۲۲ ربیع الاول ۸۲ھ - ۱۱½ بجے دوپہر بروز جمعہ

○

عزیزم سلمہٗ۔

بعد سلام مسنون۔ تمہیں یہ سن کر بہت ہی حیرت ہوگی کہ میں ایک رات کو علیگڑھ ہو آیا۔ ہوا یہ کہ نصیرالدین علیگڑھی دو سال سے مجھ پر مسلط تھا کہ میں وہاں کے ڈاکٹر کو جو بہت ہی ماہر سمجھا جاتا ہے آنکھیں دکھلاؤں۔ کئی دفعہ وہ لینے کی نیت سے آکر واپس چلے گئے۔ میں یہ کہتا رہا کہ رائپور کی ہفتہ داری حاضری میں فرق پڑے گا۔ میں نہیں جاتا۔ حضرت کے پاکستان روانگی پر وہ بمبئی تھا۔ کچھ روز بعد جب بمبئی سے واپس آیا تو حضرت اقدس کی واپسی کے تذکرے شروع ہوگئے۔ میں نے اس کے اصرار پر پھر یہ عذر کیا کہ معلوم نہیں حضرت کی واپسی کب ہو جائے، میں نہیں جاتا لیکن وصال کے بعد یہ سارے اعذار ختم ہوگئے اور ساتھ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا یوسف صاحب بسلسلۂ تعزیت آنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور ان کے یہاں بہت سا ہجوم شام، عراق، حجاز، نجد کے عربوں کا اور ان کے ذیل میں تقریباً ڈھائی سو نفر نظام الدین میں جمع ہیں۔ میں نے ان کو سختی سے روک دیا کہ ان سب کو چھوڑ کر آنا ہرگز مناسب نہیں۔ میں ہی آنے کی کوشش کروں گا۔ اس وجہ سے مجھے خود بھی جی چاہ رہا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی نماز کے بعد نصیرالدین کی کار میں دہلی گیا اور وہاں سے منگل کی صبح کو علی گڑھ گیا اور بدھ کی صبح کو واپس دہلی آیا۔ وہاں جانا تو بے کار گیا۔ اس لیے کہ ڈاکٹر نے پہلے وعدہ کیا تھا کہ ایک دن میں فارغ کر دوں گا۔ میں نے اس وقت صرف دکھانا تھا۔ مگر وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ تین چار دن دوا ڈال کر دیکھنے میں لگیں گے۔ میں بیک بینی ودوگوش بدھ کو دہلی اور جمعرات

کو سہارنپور پہونچ گیا۔ آج ۲۹ کو تمہارے تین کارڈ مسلسل مورخہ ۲۰ ربیع الاول ملے اور رات کی گاڑی سے علی میاں بھی پہونچ گئے۔ مسلسل ۵ گھنٹے صبح کی چار کے بعد سے لے کر گیارہ بجے تک ان سے بھی ساری سرگزشت سنی۔ جو کچھ ہوا اس میں لغزشیں بھی ہوئیں۔ لیکن جب مفتی حضرات آپ کے ساتھ ہیں تو یہ ناکارہ تو اہلِ فتویٰ میں سے بھی نہیں۔ اس لیے گذشتہ پر تبصرہ تو بے فائدہ ہے۔ آئندہ کے لیے سردست کسی قسم کا تغیر قبر مبارک میں ہرگز مناسب نہیں۔ جیسا کہ علی میاں سے معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک تجویز ہے۔ یہ ہرگز مناسب نہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ تم اور مولوی وحید دونوں پنجاب کے ماحول سے بہت ہی زیادہ بچانا۔ سجادگی یا جانشینی کا واہمہ بھی نہ آنے دینا۔ جیسا کہ مولوی سعید ڈونگہ بونگہ کی تجویز سے علی میاں نے نقل کیا۔ یہ اپنے اکابر کے طرز کے بالکل خلاف ہے۔ من تواضع للہ رفعہ اللہ۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی تمہارے سامنے ہے۔ جتنا اپنے کو گراؤ گے، اتنا ہی انشاء اللہ چمکو گے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کے ساتھ جو چیزیں پیش آگئی ہیں، ان میں چاہے تقصیر ہو چاہے غلط فہمی اپنی طرف سے معافی میں اور استرضا میں کسر نہ چھوڑنا۔ ایسے موقع پر غلط روایات بہت چلا کرتی ہیں، جس کا ہمیشہ کا تجربہ ہے۔ اس کا بہت اہتمام کریں۔ میرے ساتھ اس قسم کے قصے بہت پیش آچکے۔ مجھ سے مولانا یوسف صاحب کے ایک مرید نے تقرب پیدا کرنے کے لیے بڑی لمبی چوڑی مجھے دار تقریر کے ذیل میں پاؤں دباتے ہوئے یہ کہا کہ حضرت جی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت نہیں دیتے، بہت مشکل سے چھپ کر آیا ہوں۔ میں نے فوراً پاؤں سکوڑ لئے کہ تیرے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ مولانا کی خوشنودی کے بغیر یہاں آوے۔ تیرے لیے نقصان دہ ہوگا۔ اب تو رات ہے۔ صبح کو چائے پیتے ہی فوراً واپس چلتا کر دیا۔ اس نوع کے بہت سے واقعات مجھ پر گذر چکے ہیں۔ تفصیل عند التلاقی۔ محسن سے ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ علی میاں کی گفتگو کے بعد اب کسی سے گفتگو کی ضرورت

بھی نہیں۔ والد صاحب کی، مولوی عبدالرحمٰن کی خدمت میں سلام مسنون۔
علی میاں آج ہی لکھنؤ جا رہے ہیں اس لیے کہ عربوں کی ایک اہم جماعت کل سے یہاں آئی ہوئی ہے۔ اور کل کو لکھنؤ جاوے گی۔ فقط والسلام

عزیزِ محترم مولوی عبدالوحید سلّمہٗ!

سفر سے واپسی پر تمہارا کارڈ ملا۔ حضرت نوراللہ مرقدہٗ کے وصال پر ساری دنیا کا تاریک ہوجانا برمحل ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے، حضرت کے وہاں دفن پر تم نے اپنے اور سارے پاکستان کی طرف سے جس مسرت اور شکریہ کا اظہار کیا وہ بھی طبعی اور فطری بات ہے۔ لیکن حضرت کی تمنا پوری نہ ہونے کا قلق ضرور ہے۔ اللہ تعالےٰ معاف فرمائے۔ جب وہ فقرے یاد آتے ہیں جو حضرت اقدس بار بار پاکستان روانگی کے وقت بڑی لجاجت سے فرمایا کرتے تھے تو ع

نکل جاتی ہیں سرد آہیں مرے ٹوٹے ہوئے دل سے

مقدرات اٹل ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ پر ہوتے ہیں لیکن رنج و قلق طبعی چیز ہوتی ہے حضرت کا انتقال بھی تو آخر مقدر تھا اور اپنے مقررہ وقت پر ہوگیا۔ لیکن اس کے باوجود جدائی کا قلق سبھی کو ہے۔ بہرحال الخیر فی ما وقع۔ جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے جیسا کہ مولوی جلیل کو اس سے پہلے خط میں مفصل لکھ چکا ہوں کہ کچھ کہنے کا میرا منہ ہی نہیں کہ حضرت کے شیخ رائپور میں اور ان کے اور میرے شیخ الشیخ اور شیخ الوالد گنگوہ میں آرام فرما رہے ہیں۔ مگر رائپور کی حاضری حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ہوتی رہی اور گنگوہ کی تو برسوں نہیں ہوتی۔ اس لیے کیا امید ہوسکتی تھی کہ یہ ناپاک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے رائپور جاتا۔ جتنا قلق ہے وہ صرف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا کی وجہ سے ہے۔ ایک نہایت اہم ضروری بات سجادگی کے سلسلہ میں مولوی جلیل کو لکھ چکا ہوں۔ اس کو خاص طور سے تم بھی ملحوظ رکھنا بلکہ جلیل سے زیادہ تمہیں تاکید سے کہتا ہوں۔ اس لیے کہ پاکستانی خطوط اور آنے والوں کی زبانی اس سلسلہ میں جلیل کی بہ نسبت تمہارے رویہ میں لچک بتائی جا رہی ہے۔ یہ بھی

ایک روایت ہے خدا کرے غلط ہو کہ تمہاری موجودگی میں حضرت کی قبر پر پھول چڑھائے گئے اور تم نے سکوت کیا۔ مولوی سعید ڈونگر پور کی تجویز پر جلیل کی طرف سے شدت سے انکار موجب مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ تم دونوں کو اپنے حفظ اور امن میں رکھے۔ مکروہات سے محفوظ رکھے۔ ترقیات سے نوازے۔ افسوس کہ اکابر سب ہی چل دیئے اور کتے کی دم ٹیڑھی ہی رہی۔ فقط والسلام

از حقیر شمیم سلام مسنون۔

عزیزانم مولوی عبدالجلیل و مولوی عبدالوحید سلمہما معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب۔ جھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

محمد زکریا
۲۹ ربیع الاول ۸۲ھ
بقلم شمیم

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ مورخہ ۲۸ ربیع الاول پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تم نے لکھا کہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تو بھی سرگودہا والوں کی طرح سے خفا ہو رہا ہوگا۔ جہاں تک حضرت کی انتہائی خواہش پورا نہ ہونے کا تعلق ہے تو حسب تحریر علی میاں جو انہوں نے ڈھڈیاں سے واپسی پر لاہور سے مجھے لکھا تھا کہ یہ دلخراش صدمہ مرنے تک ساتھ رہے گا۔ بندہ کے خیال میں انھوں نے صحیح لکھا اور یہ صرف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ کی وجہ سے تھا۔ ورنہ اپنی حالت تو پہلے لکھ چکا ہوں کہ حضرت کے شیخ اور ان کے بھی شیخ کے باوجود اس ناپاک کو رائپور گنگوہ کی حاضری کی توفیق نہیں ہوتی۔ جہاں تک خفگی کا تعلق ہے سرگودہا والے حضرات کے سامنے واقعات ہیں۔ اس سے اگر وہ متاثر ہوں برمحل ہے۔ اس ناکارہ کے پاس تو روایات ہی ہیں۔ تم نے لکھا کہ یہاں لانے کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اس صورت میں مجبوری اور خفگی کا کوئی محل نہیں۔ وہ لوگ لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے یہاں کا پاسپورٹ اور ویزا ہونے کی وجہ سے صرف ایک درخواست دینی پڑتی

تھی۔ جبکہ حضرت کے واسطہ اور بلا واسطہ اونچے سے اونچے حکام اُن کے نام بھی بہت سے لوگوں نے لکھے، وہاں موجود تھے اور ہوائی جہاز سے جس کے متعلق پاکستان والے لکھتے ہیں کہ اس کا انتظام مالی حیثیت سے کچھ بھی دشوار نہ تھا۔ ڈھڈیاں سے پہلے رائپور پہونچایا جاسکتا تھا۔ العلم عنداللہ میرے پاس کوئی سی روایت کی تصدیق یا تکذیب کی کوئی قطعی دلیل نہیں۔ البتہ ایک اہم چیز پر تم دونوں کو پہلے بھی کئی بار متوجہ کر چکا ہوں کہ رائپور تو دہلی گڑھ تھا۔ یہاں تو ان کے شیخ کے ساتھ بھی کچھ نہ ہوا۔ پنجاب بدعت گڑھ ہے۔ وہاں تم دونوں کی ذمہ داری بہت سخت ہے اس کا انتہائی اہتمام رکھیں کہ حضرت نوراللہ مرقدہ کو روحانی اذیت نہ ہو۔

حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں یہاں کے متعدد احباب نے جلد تشریف لانے کو لکھا تھا۔ یہ معلوم ہوا کہ ستمبر کے پہلے ہی عشرہ میں تشریف لانے کا ارادہ ہے۔ بلکہ رائپور کی روایت سے تو یہ معلوم ہوا کہ وہاں ۹ ستمبر اتوار کی تعیین بتائی جارہی ہے۔ تم نے لکھا کہ فضل الرحمن کئی روز سے لائل پور آئے ہوئے ہیں تعجب ہوا۔ میرے پاس کئی دن سے ان کا کوئی خط نہیں آیا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے اب مجھے بھی کسی کے خط کا تقاضا نہیں۔ لیکن مولوی عبدالغفار نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ آنے پر اصرار کر رہا تھا۔ مگر مولوی جلیل نے یہ کہہ کر روک لیا کہ میں پیر کو لاہور آؤں گا۔ اس کے بعد جانا۔ اس کے بعد اس کا خود ایک کارڈ آیا تھا یہاں بھی اور دہلی بھی کہ میں اس وقت آنے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر یہ خیال ہوا کہ چلتے ہوئے ایک رات مزار پاک پر حاضری دے آؤں۔ اس خط کی بنا پر اس کے چچاؤں نے تو اطلاع دی تھی کہ وہ ۲۸-۲۹ ربیع الاول کو دہلی پہونچ جائے گا۔ مولوی عبدالمنان نے البتہ یہ لکھا تھا کہ لاہور کے ڈاکٹروں کا یہ اصرار ہے کہ تو اپنے مرض کا علاج کرا کے جا۔ میں نے بھی لکھ دیا تھا کہ بہت مناسب ہے۔ فقط والسلام

والد صاحب، مولوی عبدالحمید صاحب کی ـ مولوی عبدالرحمٰن کی خدمت میں

بعد سلام مسنون مضمون واحد۔
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد تعزیت کے تار دل خطوط اور آنے والوں کی کثرت بہت زیادہ رہی۔ سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ مولوی جمیل نائب مفتی دیوبند نے اپنے تعزیتی خط میں یہ اشعار لکھے تھے۔ جو میں نے اسی وقت اس کارڈ پر تمہارے پاس بھیجنے کے لیے نقل کرا لیے تھے۔

۱؎ شیخ عبدالقادر آں غوثِ زماں ۔ حسرتا چوں از نگاہ ما نہفت
ہاتفِ غیب از پئے سالِ وفات ۔ شیخ عبدالقادر دوئم ۔ بگفت
۱۴۰۲ھ

۲؎
عبدِ قادر چو رفت زیں عالم ۔ نظمِ روحانیت شدہ برہم
گفت احقر جمیل تا رنجش ۔ رفت اے آہ مُرشدِ عالم
۱۴۰۲ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان)

زکریا
۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ
بقلم شمیم

○

عزیزم سلمہٗ!
بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے تین کارڈ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع الثانی بیک وقت پہونچے اور آج کی ڈاک سے لائلپور سے رجسٹری بھی پہونچ گئی۔ لیکن آج کل ہم لوگ ایک مخمصہ میں پھنسے ہوتے ہیں۔ طلبا نے کچھ شورش کر رکھی ہے۔ میں تو یوں سمجھتا ہوں کہ حضرۃ نوراللہ مرقدہٗ کے سایہ سے محرومی کا ثمرہ ہے۔ بہرحال مشغولی کی وجہ سے تمہارا کارڈ تو میں نے بھی پڑھ لیا اور بعد عصر کی مجلس میں خان صاحب وغیرہ احباب کو سنا بھی دیا۔ لیکن رجسٹری والے لفافہ کو میں تو پڑھ چکا ہوں۔ مفتی صاحب وغیرہ کو دکھانے کی نوبت نہیں آئی۔ یہاں مدرسہ میں تو کوئی استفتاء نہیں آیا۔ میرے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ لکھ دیا تھا کہ یہ ناکارہ مفتی

نہیں ہے لیکن میری رائے یہ ہے کہ اب کوئی تغیر نہ کیا جائے۔ اس کے بعد سے ان صاحب کا تو میرے پاس کوئی خط نہیں آیا۔ البتہ پاکستان کے مختلف مواضع سے۔ کراچی اور دوسرے شہروں سے حضرت کی خواہش پوری نہ کرنے پر رنج وقلق یا غصہ کے خطوط آتے رہے۔ سنا ہے کہ دیوبند سے کوئی استفتاء منگایا گیا ہے لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی کہ کس نے منگایا اور کیا سوال تھا۔ اتنا ضرور معلوم ہوا کہ اس استفتا پر وہاں مہتمم صاحب وغیرہ نے کوئی شوریٰ کیا تھا۔ مگر اس کی تفصیل معلوم نہ ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے اختلاف اور افتراق سے بچا کر آپس میں محبت پیدا فرمائے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)
از حقیر شمیم، سلام مسنون قبول فرمائیں۔

زکریا
۲۰، ربیع الثانی ۸۲ھ
بقلم حامد حسین

○

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ طویل انتظار کے بعد اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ میں بھی تمہارے خط کا لاہور سے بھی منتظر رہا۔ مژدہ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔ مولانا عبد العزیز صاحب کے متعلق اور خطوط سے بھی یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ علاقہ بہاول پور میں گئے ہوئے ہیں۔ چھوٹے میر صاحب بھی رات روانہ ہو گئے ہوں گے۔ کل عصر کے بعد رخصت ہو کر گئے۔ بھائی الطاف بھی آج آیا ہے۔ کئی دن کے قیام کا ارادہ ہے اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ تمہاری خدمت، والد صاحب کی خدمت میں نیز مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہتے ہیں۔ بندہ کی طرف سے تینوں کو سلام مسنون کہہ دیں۔ میں نے حسب وعدہ مولانا اسعد صاحب کو اور علی میاں اور مولانا یوسف صاحب کو ۸، دسمبر کی اطلاع دی تھی۔ مولانا اسعد صاحب کل یہاں خود بھی آ گئے ہیں اور وعدہ کر گئے کہ ان تاریخوں کو خالی رکھوں گا۔ علی میاں

کا اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ مولانا یوسف صاحب کا سفر مشرقی دس نومبر سے شروع ہو کر ۲۰ دسمبر تک معلوم ہوا جس کا مجھے بھی قلق ہے۔ ان کو بھی ہوگا۔ ان کا جوڑ کسی اور وقت لگانے کی کوشش کریں گے۔ بھائی کا تو صبح سے اصرار یہ ہے کہ میں تجھے لینے ہی آیا ہوں۔ فقط والسلام۔

زکریا
بقلم حامد حسین
۲۷ جمادی الاول ۸۲ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت خط پہونچا۔ اس ناکارہ کا ارادہ ۸ دسمبر کو بدستور ہے۔ مگر جو سوچا تھا وہ نہ ہوا۔ اس لیے مولانا یوسف صاحب کی تاریخیں مشرقی کے سفر کی ہیں۔ اس لیے کہ وہ ۱۰ نومبر کو جا کر ۲۰ دسمبر کو واپس آئیں گے۔ اسی طرح جناب حافظ عبدالعزیز صاحب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ اگر وہ نومبر میں آ بھی گئے، تب بھی ان کو کسی مقدمہ کی وجہ سے شروع دسمبر میں واپس جانا ضروری ہے۔ پہلے سے ان کی آمد کی تاریخ چھ نومبر جنتمی مقرر تھی مگر آج بابو عبدالعزیز کا خط سرگودھا سے آیا کہ وہ یعنی حافظ صاحب ۷، ۸ سے پہلے نہیں آسکتے۔ دیکھیے آنا ہوتا ہے یا نہیں۔ البتہ علی میاں کو اور مولوی اسعد کو بھی اطلاع کر چکا ہوں۔ مولوی اسعد نے تو وعدہ کر لیا ہے۔ علی میاں کا ابھی کوئی جواب نہیں آیا۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید سے سلام مسنون۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔

عزیز محمد ابراہیم صاحب سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ تمہارے لیے بھی دعا کرتا ہوں فقط والسلام۔

زکریا
۶ جمادی الثانی ۸۲ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن ہوئے۔ پانچ مسلسل کارڈ بیک وقت پہونچے تھے جو بھائی اکرام نے سنائے۔ اس کے بعد علی میاں ملنے آگئے کہ وہ حجاز جا رہے ہیں۔ غالباً روانہ ہو گئے ہوں گے۔ انہوں نے بھی پڑھے۔ کیونکہ عید کے بعد سے مفسد طلبہ نے بہت ہی سر اٹھا رکھا ہے۔ ستیہ گرہ وغیرہ فسادات پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لیے جواب کا وقت نہیں ملا۔ آج کی ڈاک سے لائلپور کا لفافہ اور اس کے بعد کا کارڈ دونوں بیک وقت آج ہی پہونچے، جو میں نے خود ہی آئینہ کی مدد سے پڑھے۔ حالات سے بہت قلق اور فکر ورنج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے خیر کے اسباب پیدا فرمائے۔ تمہاری پریشانی سے بہت ہی کلفت ہے۔ ہم لوگ بھی مدرسہ کے قصہ کی وجہ سے سب لوگ انتشار میں ہیں۔ ایک ہفتہ سے ڈاک بالکل نہیں پڑھی گئی۔ کارڈ اور لفافے کھول کر صرف یہ دیکھتا ہوں کہ کس کے ہیں اور کوئی بہت ہی اہم ہوتا ہے تو پڑھتا ہوں۔ تمہارے دفع انتظار کے لیے یہ سطور لکھوا رہا ہوں اور دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے خیر فرمائے۔ حضرت قدس سرہٗ کا وجود ہم لوگوں کے لیے تو بڑا امن تھا حضرت کے وصال کے بعد ہر طرف انتشار ہی انتشار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ بجز دعا کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب۔ قاضی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولانا یوسف صاحب ۲۳ مارچ کو لاہور کے لیے روانہ ہوں گے۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ر شوال ۱۳۸۲ھ
بقلم محمد عاقل غفرلہٗ

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ عین انتظار میں رات کارڈ پہونچا۔ جس میں تم نے حاکم

کے ڈھنڈیاں پہونچنے کا حال لکھا۔ لیکن اس کارڈ میں تمہارے قلم سے ایسے الفاظ نکل گئے، جو مناسب نہ تھے۔ احترام بہر حال ملحوظ رہنا چاہیے۔ حالات کا انتظار رہے گا۔ وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں۔

یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ علی میاں حجاز تشریف لے گئے۔ وہ جاتے وقت ایک پوٹلی دے گئے تھے جس میں لوگوں کی وہ تحریرات ہیں جو سوانح کے مواد کے لیے بھیجی گئی۔ وہ پوٹلی رات مولانا یوسف صاحب کے ساتھ بھیج دی گئی ہے مولانا سے کہہ دیا تھا کہ اگر تم سے ملاقات نہ ہو سکی تو قاضی عبد القادر کے حوالہ کر دیں، تاکہ تم تک پہونچا دیں۔ میں نے پوٹلی پر احتیاطاً تمہارا نام بھی لکھ دیا تھا۔ وصول یابی سے اطلاع کریں۔ انتظار رہے گا۔ فقط والسلام۔ والد صاحب، مولوی عبد الوحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۶ رشوال ۸۲ھ
بقلم محمد عاقل عفرلہٗ

○

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون۔ تمہارے دو کارڈ مورخہ ۲۴ رشوال اور ایک لفافہ مورخہ ۲۷ رشوال آج ۸۲ کو بیک وقت ملے۔ لفافہ پر تعجب ہے کہ ایسی جلد کیسے پہونچا۔ تم نے لفافہ میں حضرات کا پہونچنا لکھا۔ مگر علی میاں والی پوٹلی کو نہ لکھا کہ وہ پہونچ گئی یا نہیں۔ اس کی رسید سے جلد مطلع کریں۔ اس سے قبل تمہارے جو بھی خطوط پہونچے۔ ان کا جواب میں نے سہ روزہ لکھوایا۔ حالات سے بہت فکر و قلق اور رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے حالات کو سازگار بنائے۔ خدا کرے کہ مقدمہ کی نوبت نہ آئے، بہت ہی فکر رہتا ہے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہی ہر نوع کی مدد فرمائے۔ دعا کے سوا اور کیا کہا جائے۔ والد صاحب مدظلہٗ کی

خدمت میں سلام مسنون ۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۲۸ شوال ۸۲ھ دو شنبہ
بقلم محمد عاقل ۔ غفرلہٗ

○

عزیزم سلمہٗ !

بعد سلام مسنون ۔ تمہارے دو کارڈ ایک مورخہ یکم ذی الحجہ دوسرا پانچ ذی الحجہ دونوں بیک وقت کل نو ذی الحجہ کو مپہونچے ۔ کل تو جمعہ تھا ۔ اسی واسطے کل نہ لکھ سکا ۔ عزیز مولوی وحید صاحب منگل کی شب میں روانہ ہوگئے تھے ۔ ان سے بھی میں نے کہہ دیا تھا کہ تمہاری طرف سے تو کسی چیز کی اشاعت مناسب نہیں ۔ دوسرا کوئی شائع کرے تو جو چاہے اشاعت کرتا رہے ۔

جمعرات کو مولوی اسعد صاحب آئے تھے ۔ ان کو بہت قلق ہوا کہ وہ مولوی وحید سے نہ مل سکے ۔ وہ اس پرچہ پر دستخط کرنے میں ہم لوگوں سے بھی بہت آگے ہیں ۔ اس سے بہت قلق ہے کہ تم عزیزوں کے اوقات بہت ضائع ہورہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اس فتنہ کو بہت جلد ختم کرے ۔ مولانا یوسف صاحب جمعرات کی شب میں یہاں پہونچے تھے ۔ جمعرات کی شام کو دہلی تشریف لے گئے ۔ وہ تو اتنے بے خبر تھے کہ ان کو وہاں کے دوران قیام میں کسی اخبار وغیرہ کے کسی طبع کا بھی حال معلوم نہ تھا ۔ وہاں کے اخبارات کے کچھ مضامین بھی میں نے ہی یہاں سنائے ۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں ۔ مولوی وحید صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں ۔ واقعی تمہارا ویزا مل جاتا تو بہت اچھا تھا ۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۰ ذی الحجہ ۸۲ھ
بقلم قطب الدین

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ مورخہ ۱۲ ذی الحجہ پہونچا۔ ضمیمہ یہاں نہیں آیا، نہ میں نے دیکھا۔ اگر تمہارے پاس ہو ورنہ مولانا محمد صاحب سے کہہ کر دو ایک بھجوادیں۔ پرسوں سے تاج محمد ملازم سلطان فونڈری آئے ہوئے ہیں۔ وہ مفتی زین العابدین صاحب کا خط اور دو تین پرچے اخبارات کے جنہیں ایک تو نیا تھا باقی دیکھے ہوئے تھے لائے تھے۔ آج رات مولوی عبدالمنان دہلوی بھی پہونچ گئے ہیں۔ صبح چائے میں ملاقات ہوئی تھی۔ کوئی بات چیت ابھی تک نہیں ہوئی۔ وہ اپنی طویل بیماری کی وجہ سے کچھ اپنے کو باخبر بھی زیادہ نہیں بتاتے۔ مولوی سعید صاحب ڈونگا بونگا کا مضمون کسی اخبار میں یا مستقل شائع ہوا ہو تو ضرور بھیجیں۔ قاضی صاحب سے سلام مسنون۔

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۰ ذی الحجہ ۸۷ھ
بقلم محمد فاضل۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

از حقیر سلام مسنون۔

عنایت فرمائم سلمہٗ۔

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے غلام فرید صاحب نے جھاوریاں سے ایک لفافے میں تین اخبارات کے مضمون بھیجے۔ یہ کارڈ شروع تو ان کے نام کیا تھا۔ مگر چونکہ ان کا پتہ لفافے پر نہ تھا اس لیے تمہارے نام لکھ رہا ہوں اس لیے کہ انھوں نے خط میں تمہاری طرف سے تعمیل حکم میں بھیجنے کو لکھا تھا۔ اس لیے بندے کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کردیں۔ شروع میں تو میں بہت خوش ہوا کہ کوئی نئی چیز ہوگی مگر تھوڑا سا سننے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تینوں مضامین تو پرسوں مطبوعہ اخبار میں بندہ کے پاس آچکے تھے۔ مفتی زین العابدین نے تاج محمد ملازم سلطان فونڈری کے ساتھ بھیجے تھے۔ وہ پرسوں سے یہاں آئے

ہوئے ہیں۔ اس وقت دیوبند گئے ہیں۔ کل رات مولوی عبدالمنان دہلوی بھی یہاں پہونچے تھے آج صبح دہلی گئے ہیں۔ آج کی ڈاک سے مولانا محمد صاحب کا مرسلہ ضمیمہ فتاویٰ ص۱۷ سے ص۲۴ تک کے پہونچا۔ اس سے پہلے بھی ایک فتویٰ آیا تھا۔ جو مولوی وحید صاحب لے گئے تھے وہ ص۸ تک کا تھا۔ ص۹ سے ص۱۶ تک کا میرے پاس نہیں پہونچا۔ اگر وہاں ہو تو بھجوادیں۔ تم نے جن صاحب کا نام اپنے سابقہ خط میں لکھا تھا۔ سلطان فونڈری کے ملازم۔ ان کا مرسلہ کوئی اخبار اب تک نہ پہونچا۔ والد صاحب کی خدمت میں اور مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۱ / ذی الحجہ ۸۲ھ
بقلم قطب الدین

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن ہوئے تمہارے دو لفافے جن میں اخبارات کے تراشے تھے، پہونچے تھے۔ ان کی رسید ہمرزہ لکھ چکا ہوں۔ میں نے تقریباً ایک عشرہ ہوا لکھا تھا کہ فتاویٰ کے ضمیمہ کا دوسرا حصہ ص۹ سے ص۱۶ تک اور فہرست مجازین کا ضمیمہ نہیں پہونچا۔ وہ اب تک بھی نہیں پہونچا۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت میں بھی لکھا تھا۔ وہاں سے بھی کوئی جواب یا اطلاع نہیں آئی۔ بھائی تاج محمد ملازم سلطان فونڈری تقریباً ایک ہفتہ ہوا آئے تھے۔ ایک شب دیوبند اور تین شب رائپور ٹھہرنے کے بعد رات لاہور واپس گئے ہیں۔ ان کے ہاتھ حاجی متین صاحب کے نام مولوی وحید والا استفتا جس پر ایک تو مفتی عزیز الرحمن مدنی دار الافتاء بجنور خلیفہ حضرت اقدس مدنی نوراللہ مرقدہٗ کے دستخط تھے، دوسرے مولانا اسعد مدنی کے دستخط تھے بھیجا ہے۔ پاکستانی اخبار ۷ / مئی کا کسی صاحب نے لاہور سے بھیجا ہے۔ وہ تو سارا اسی مسئلہ سے لبریز ہے معلوم نہیں کہ خورشید صاحب کا اپنا نظریہ کیا ہے۔ سابقہ خط میں بدھ کی شب میں مولوی

عبدالمنان دہلوی کا لاہور سے آکر جمعرات کو دہلی جانا لکھ چکا ہوں۔ اس فتنہ سے بہت ہی کلفت ہورہی ہے اور اپنے سابقہ مشاغل کے ہجوم کے ساتھ اس سلسلہ کے پاکستانی خطوط نے اور بھی وقت ضائع کر رکھا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جلد اس قصہ کو نمٹا دے۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ خوب یاد آیا۔ فتاوی کے ضمیمہ ۲ پر تمہاری تحریر پسند نہیں آئی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کا نام تمہاری تحریر میں نہ آنا چاہیے تھا اور یہ لفظ بھی سخت ہے کہ کوئی مسلمان ان کے سوا ایسا نہیں کہہ سکتا۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۲۲/۱۲ مل گیا۔ خورشید صاحب کی گفتگو کا حال بھی جو تم نے افواہاً لکھا، معلوم ہوا۔ کوئی تحقیقی بات معلوم ہو تو ضرور مطلع کریں۔ تمہارے اس خط پر بھی پانی بہت سا گرا۔ نہ معلوم تین خط سے یہ کیا ہورہا ہے بڑی مشکل سے ناقص پڑھا گیا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۲۷؍ذی الحجہ ۸۲ھ

(۰)

۱۳۸۳ھ - ۶۴ - ۱۹۶۳ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد اسی وقت محبت نامہ مورخہ ۲۵/۱۲ پہنچا۔ مولوی انیس کے بیان کا حال معلوم ہوا۔ مگر اس کا محرک تم نے کچھ نہ لکھا کہ کیا بات پیش

آئی حضرت قدس سرہٗ کے بعد سے یہ تیسرا تغیر مولوی انیس صاحب میں ہے۔ نیز یہ کہ حضرت حافظ صاحب پر اس بیان کا کیا اثر ہے۔ علی میاں ۲۳ رمئی کی صبح کو طیارہ سے بمبئی اترے۔ اسی دن شام کو طیارہ سے دہلی اور رات ہی کو لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے۔ ایک دو روز میں یہاں آنے کے متعلق پیام پہونچا تھا۔ مگر میں نے ان کو یہ لکھ دیا کہ مولانا یوسف صاحب جنوبی ہند کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ وہ آخر مئی میں دہلی پہونچیں گے اور غالباً یکم یا ۲ جون کو یہاں آئیں گے۔ علی میاں بھی اس وقت ارادہ کریں کہ دونوں سے ملاقات ہو جائے۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب سے سلام مسنون۔ تم نے میرے کسی خط کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ تقریباً میں ایک درجن خط ذی الحجہ میں لکھ چکا ہوں۔

۲۹ پنجشنبہ کو راؤ ناظر علی خان کا کھیڑی میں انتقال ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ مغفرت فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم زکریا۔ دوشنبہ
مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۲ رمحرم ۸۳ھ

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا ایک کارڈ جس پر مولانا فضل احمد صاحب کی تحریر کی نقل تھی اور ایک مفصل لفافہ جس میں کسی کلرک کے ٹیلیفون کی اطلاع تھی بیک وقت، ۲ رمحرم کو پہونچے۔ بھائی تاج صاحب نے معلوم نہیں کیا نقل کیا میں نے تو یہ کہا تھا کہ حضرت نوراللہ مرقدہ کے خدام میں یہ آپ کا شدید اختلاف انتہائی تکلیف دے رہا ہے۔ اختلاف رائے دوسری چیز ہے لیکن یہ آپس کا سب و شتم یہ بالکل گلے تلے نہیں اترتا۔ منشی غلام نبی صاحب اخبارات بھیجنے کا تو احسان فرما رہے ہیں اور وہ پہنچ بھی رہے ہیں، مگر برسوں کی ڈاک سے ایک کاغذ پر میرا پتہ لکھا ہوا اور ٹکٹ لگا ہوا پہونچا۔ مرسلہ غلام نبی بھی لکھا ہوا تھا۔ مگر اندر سے

اخبار یا تو کسی نے نکال لیا یا ڈھیلا ہونے کی وجہ سے خود نکل گیا۔ میں نے ان کو بھی لکھا ہے کہ کاغذ ذرا زیادہ لگا لیں جس کے اندر اخبار لپٹ سکے۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ڈاکٹر عبد المجید صاحب اور قاضی صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم
۲۷ محرم ۱۳۸۳ھ
بقلم محمد عاقل غفرلہٗ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب مدفیوضہم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ علی میاں اتوار کی دوپہر کو اور مولوی منظور پیر کی شب میں پہونچے۔ پیر کے دن ظہر سے عصر تک سوانح کے ایک مضمون پر جس کو وہ لے کر آئے تھے طویل بحث و گفتگو ہوتی رہی۔ کچھ حذف و اضافہ بھی ہوا۔ یہ حضرات کل صبح چائے کے بعد رائپور گئے۔ عشا کے وقت واپسی ہوئی اور آج صبح چار بجے دیو بند کے شور کی میں چلے گئے۔

رائپور میں ہر چند ان لوگوں نے اصرار کیا کہ ہم اسی سلسلہ میں کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن ان حضرات نے اصرار کیا کہ ہمیں گفتگو کرنی ہے۔ ظہر سے عصر تک بہت طویل تقریریں ہوئی۔ جس میں زیادہ عتاب تو اس ناکارہ پر فتو ی کے سلسلہ میں۔ دوسرے درجہ میں تم حضرات پر اسی سلسلہ میں کہ وہاں بدعات شروع ہو گئی ہیں۔ قبر پر پھول چڑھائے جاتے ہیں۔ آئندہ شرک تک پہونچنے کا قوی احتمال ہے۔ ان سے بچنے کے لیے انتقال تابوت نہایت ضروری ہے۔ یہ ناکارہ ۲۹ جون شنبہ کو دہلی کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر وہاں کے قیام کا تحمل ہو سکا تو غایت پنجشنبہ تک قیام ہوگا۔ ورنہ اس سے پہلے واپسی ہو جائے گی۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

محمد زکریا
۲ صفر ۱۳۸۳ھ
بقلم محمد عاقل غفرلہٗ

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر حافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون - ۱۹ر جون کو نظام الدین گیا اور حسب معمول جاتے ہی بیمار ہوگیا۔ اور اندازہ سے کہیں زائد۔ اتنا شدید دوران سر ہوا کہ اٹھنے کے قابل نہ رہا۔ دو تین دن کا ارادہ تھا۔ مگر ایک عشرہ میں آج واپس ہوا ہوں - اگرچہ خط لکھوانے کی ہمت بالکل نہیں۔ لیکن تمہارے رفع انتظار کی وجہ مختصر لکھوا رہا ہوں۔ غیبت کی ڈاک میں تمہارا ایک کارڈ مورخہ ۸ر صفر اور ایک لفافہ مورخہ ۵ر صفر بیک وقت مل جانے سے قبل جو خطوط تمہارے اور بھائی متین کے ملے تھے۔ ان سب سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ مرحلہ نمٹ چکا۔ مگر ان خطوط میں تم نے پھر یہ لکھا کہ آزاد صاحب کوشش کر رہے ہیں۔ دہلی کے قیام میں علی میاں کا ایک بہت زوردار خط ملا۔ جس میں انھوں نے لکھا کہ اس مرتبہ سہارنپور اور دہلی کے قیام میں اندازہ سے کہیں زائد دل بستگی پیدا ہوگی۔ اس لیے تو جلد از جلد کوئی دوسری تاریخ دہلی کے سفر کی متعین کرکے مجھے اطلاع دے۔ جلد از جلد تو میرے بس کا نہیں اس لیے ۷ر دسمبر تجویز کرکے آیا ہوں اور آج ہی علی میاں کو بھی اس کی اطلاع کرتا ہوں کہ اگر کوئی ان تاریخوں میں ان کے اسفار نہ ہوں تو اس کو متعین کرکے اطلاع دیں۔ گذشتہ سال رائپور کا اجتماع ۸ر دسمبر کا تو راس نہ آیا۔ خدا کرے یہ اس کا نعم البدل ہو۔ تمہیں فوری اطلاع اس واسطے دے رہا ہوں کہ تم بھی ویزا کی کوشش کر رہے ہو۔ ویزا وائل دسمبر کا لیں اور اس میں نظام الدین ضرور رکھیں۔ صوفی جی کا بھی گرامی نامہ آیا تھا۔ جس میں انہوں نے شروع سردیوں میں سہارنپور آنے کو لکھا تھا۔ ان کو بھی لکھنے کا ارادہ ہے کہ وہ شروع دسمبر میں آویں اور نظام الدین کا ویزا ضرور لیں۔ والد صاحب اور مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ از کاتب الحروف نیز سلام مسنون قبول فرمائیں۔ ڈاکٹر عبد المجید صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام

بقلم احقر الیاس نیرانوی۔

محمد زکریا بمظاہر علوم
سہارنپور
۱۳ر صفر ۱۳۸۳ھ
(مہر ۹۔ جولائی ۱۹۶۳ء)

بعزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیزم سلمہٗ بعد سلامِ مسنون

اسی وقت عین انتظار میں تمہارا پنڈی والا کارڈ مؤرخہ ۱۴ ر صفر پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس قصہ کو جلد نمٹا دے۔ آجکل اسی فتوٰی کی وجہ سے جو عبد السلام کی طرف سے استفسار ہوا تھا اور مولوی عبد العزیز صاحب رائے پوری نے جواب لکھا تھا "المنبر" میں چھپا تھا۔ مولوی عبد العزیز صاحب کے اوپر رائے پوری حضرات کی طرف سے بہت ہی زیادہ حد سے متجاوز سب وشتم اور منازعت ہو رہی ہے۔ عبد السلام ان پر دعوٰی کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ گذشتہ جمعہ کو ان کی رائے پور طلبی ہوئی تھی اور کئی مجالس میں ان سے جواب طلب کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

والد صاحب کی خدمت میں سلامِ مسنون۔ تمہارے خلاف پاکستان سے قبر مبارک پر بدعات کے شیوع کی شکایات پہنچ رہی ہیں اس لیے خاص طور سے احتیاط کی ضرورت ہے۔ فقط والسلام

زکریا مظاہر العلوم

بقلم قطب الدین ۱۸ ر صفر ۱۳۸۳ھ

ڈاکٹر عبد المجید صاحب کی خدمت میں سلامِ مسنون

دو شنبہ کو تمہیں ایک کارڈ لکھا تھا۔ جس میں ۷ ستمبر کے اجتماع نظام الدین کی اطلاع دی تھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ علی میاں کو بھی اسی وقت خط لکھ رہا ہوں۔ ابھی تک علی میاں کا کوئی جواب نہیں آیا۔ فقط

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ

بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب مدفیوضہم

مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ!

بعد سلامِ مسنون۔ اسی وقت تمہارا مفصل لفافہ بدھ کا لکھا ہوا آج شنبہ کو

بہت جلدی مل گیا۔ لیکن ویزا کی مشکلات سے بہت کلفت ہوئی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے۔ تمہیں کراچی کا خط یہاں نہیں بھیجنا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ اس قسم کے خطوط سے یہاں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ تابوت کے سلسلہ میں بھی جو اخبارات اور خطوط میں سخت لفظ آئے ہیں، ان پر بھی بہت اشتعال ہے۔ حکومت پاکستان کا تابوت کے سلسلہ میں جواب کا سخت انتظار تھا۔ تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ وجہ انکار کیا دی۔ یہ صحیح ہے کہ سفر اس ناکارہ کے لیے بہت مشکل ہے۔ مگر اب رائپور کے بعد نظام الدین ہی ایک ایسی جگہ رہ گئی جہاں خالص دینی ماحول ہے۔ اسی لیے میں ۲۹ رجون کو گیا تھا۔ مگر مقدر کہ وہاں جا کر بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ ایک عشرہ تک نہ واپس آ سکا نہ کھانا کھا سکا۔

اب تو بہت سے حضرات سے، دسمبر کا وعدہ ہو چکا ہے۔ صوفی صاحب بھی اس تاریخ پر دہلی پہونچنے کو لکھ چکے ہیں اور حضرات لکھنؤ بھی۔ تمہارے متعلق بھی میرا دل چاہتا ہے کہ دو چار دن نظام الدین گذر جائیں تو اچھا ہے۔ آج رات کی گاڑی سے بھائی اکرام، ماسٹر محمود دونوں لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ پہلے تو خیال تھا کہ پرچہ انہی کے ہاتھ بھیج دوں مگر چونکہ تمہارا خط بہت جلدی پہونچ گیا اس لیے خیال ہوا کہ شاید یہ ان سے پہلے پہونچ جائے اس لیے ارسال ہے۔ سنا ہے کہ آجکل مولانا عبدالعزیز صاحب، آزاد صاحب بھی آنے والے ہیں۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام مسنون فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

محمد زکریا۔
۵ ۲/۹۳ھ یکشنبہ
بقلم شمیم

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۷ صفر مرسلہ از لاہور پہونچا۔
ویزا کے مل جانے سے مسرت ہوئی۔ تم نے لکھا کہ دسمبر کا انتظار مشکل ہے۔ شوق سے
آجاؤ۔ میرا مقصد تو اس سے سب حضرات سے ملنا تھا اور جبکہ لکھنؤ اور دہلی کا بھی
مل گیا تو پھر کوئی اشکال نہیں ہے۔ شوق سے جب چاہے آجاؤ۔ والد صاحب،
مولوی وحید صاحب، ڈاکٹر صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔

اسی وقت ڈاک سے کارڈ ملا کہ ۲۰۔ جولائی کی شام کو راؤ حسین علی خاں صاحب
کا چوبٹر پور میں انتقال ہوگیا۔ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے
بڑے مخلص، حضرت قدس سرہٗ سے بڑا خصوصی تعلق تھا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب مدفیوضہم زکریا بمظاہر علوم
مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۰ ۲/۹۲ھ پنجشنبہ

○

باسمہ سبحانہٗ۔ عزیزم الحاج مولوی عبد الجلیل سلمہٗ بعد سلام مسنون! اسی وقت قاضی صاحب
نے تمہارا دستی پرچہ عنایت کیا اور بہت ہی اچھے وقت پر پہنچا کہ اس میں سنا ہے کہ علی میاں کے
نام کا بھی کوئی پرچہ تھا اور اسی وقت عبد الحفیظ مجھ سے مصافحہ کرکے مکہ جارہا تھا۔ علی میاں دو ہفتے
یہاں قیام کے بعد دو شنبہ کو مکہ گئے ہیں اور وہاں سے ایک دو دن میں شام کے دورہ پر جانیوالے
ہیں۔ وہ پرچہ تو عبد الحفیظ کو دیدیا کہ علی میاں اگر وہاں نہ ہوں تو سعدی کو دے دے اس لیے کہ علی میاں
دو دن کے لیے طائف بھی جانے والے تھے۔ تمہارے والد صاحب کی بیماری سے بہت قلق ہے
اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت
بھی کردیں۔ ان کی تمہارا اور مولوی عبد الوحید کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام نام لے کر
بھی اور حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے اعزہ کے عنوان سے بھی پیش کرتا رہتا ہوں اور دعا
بھی کرتا رہتا ہوں۔ حضرت قدس سرہٗ کی آنکھیں بھلائی نہیں جاسکتیں۔ تمہارا خواب بہت مبارک

ہے ۔ انشاء اللہ اکابر کی ارواح تمہاری طرف متوجہ ہیں۔ آیات نزول کی ترتیب اور مفہوم میرے خیال میں نہایت تدبر ہے ۔ قرآن پاک میں بعض جگہ ناسخ آیات مقدم ہیں اور منسوخ مؤخر۔ بظاہر تو معلوم ہوتا ہے نہایت تدبر کیطرف اشارہ ہے اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی بار بار حج وزیارت کی دولت سے نوازے ۔ اوپر تو لکھوا چکا ہوں کہ صلوٰۃ وسلام تو تم تینوں کی طرف سے پیش کرتا رہتا ہوں ۔ مولوی محمود صاحب سے بعد سلام مسنون کہدیں کہ تمہارا محبت نامہ قاضی صاحب نے دیا تھا اس کا جواب ان ہی کو دے دیا ۔ یہ ناکارہ تمہارے لیے بھی علم وعمل اور ترقی کی دعائیں کرتا رہتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ علوم ظاہرہ باطنہ سے مالا مال فرماوے ۔ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے ۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے ۔ نامرضیات سے حفاظت فرمائے ۔

مولوی وحید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون مضمون واحد فقط والسلام

حضرتِ اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم بقلم حبیب اللہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۳ء

(یکم رجب ۱۳۸۳ھ)

عزیزم سلمہٗ بعد سلامِ مسنون

اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا ۔ جس سے معلوم ہوا کہ اخبار میں وہاں بھی یہ مضمون آچکا تھا، مگر کسی نے وہ اخبار نہ بھیجا جس سے معلوم ہوتا کہ کیا صورت ہو رہی ہے ۔ حضرت حافظ صاحب ایک ہفتہ ہوا یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں ۔ معلوم نہیں وہاں جانے کے بعد اس سلسلے میں مزید کیا کارروائی ہوئی ۔ جب حافظ صاحب پاکستان سے تشریف لاتے تھے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ آزاد صاحب بھی ایک دو روز میں آنے والے ہیں ۔ اس کے بعد بھی کئی دفعہ ان کے آنے کی خبر پہنچی، مگر اب تو حافظ صاحب واپس تشریف لے جا چکے ہیں ۔ اب تو آنے کا کیا احتمال ہے ۔ معلوم نہیں کہ وہ وہاں مستقل ہو گئے یا برابر توسیع ہو رہی ہے ۔ والد صاحب اور مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ فقط والسلام

ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون

زکریا مظاہر العلوم

بقلم قطب الدین ۲۱ ۵/۸۴ ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ

معرفت ڈاکٹر عبدالمجید مقام جھاوریاں

ضلع سرگودھا

O

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون ۔ تمہارا دستی پرچہ پہونچا ۔ مژدہ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔
یہ حضرات شب شنبہ میں میل سے یہاں پہونچے ۔ چونکہ مولانا یوسف صاحب
کو آج کسی جلسہ میں جانا تھا۔ اس لیے وہ تو کل شام ہی روانہ ہوگئے ۔ بقیہ سب
حضرات یہاں مقیم ہیں ۔ البتہ قاضی صاحب آج رائپور گئے ہیں کہ ان کے پاس
رائے پور کا ویزا تھا ۔ اور حضرات کے پاس نہیں تھا ۔ بھائی افضل اور قاضی صاحب
کل شب میں شاہ صاحب سے ملنے گئے تھے ۔ وہاں عطاؤ الرحمن سے بھی ملاقات
ہوگئی اور سنا ہے کہ طویل گفتگو ہوئی ۔ مگر میرے پوچھنے پر بھی بھائی افضل نے کچھ
بتایا نہیں ۔ قاضی صاحب نے البتہ اتنا کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ زندہ آگئے ۔ اب
ان حضرات کی واپسی پر تمہیں کچھ مفصل لکھیں گے ۔ ابھی معلوم ہوا کہ ۷ دسمبر کے
اجتماع کی بدعت بھی بحث میں آئی ۔ یہ سب حضرات شنبہ کی شب میں میل سے واپسی
کا ارادہ کر رہے ہیں ۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون
ان کی عدم آمد سے قلق ہے اُمید ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ اب بخیر ہوں گی ۔
یہاں رات رونت نہیں ہوئی ۔ آزاد صاحب ابھی تک لکھنؤ سے نہیں آئے ۔

فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھادریاں ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۲۰؍ رجب ۸۳ھ؁ سہ شنبہ
بقلم قطب الدین

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت تمہارا لفافہ مورخہ ۱۱؍ شعبان پہونچا۔ اس میں تراشے بھی پہونچے۔ اگر پورا اشتہار ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ ورنہ کم سے کم تراشہ تو پورا ہونا چاہیے تھا۔ بیچ سے بھی پھاڑ دینے سے جوڑ صحیح نہیں رہتا۔ رنج دہ حالات سے قلق ہوا۔ آزاد صاحب ابھی تک رائپور ہی مقیم ہیں حافظ عبدالعزیز صاحب کی آمد کی خبر اول ۲۸؍ دسمبر سنی تھی۔ پھر ۱۲؍ جنوری سنی۔ اب معلوم نہیں کہ کب کی تجویز ہے۔ سنا ہے محب الرحمٰن لینے گیا ہے۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ اب تو ماہ مبارک سر پر آگیا۔ اللہ جل شانہٗ خیریت سے گذارے طبیعت میں اضمحلال و ضعف بڑھتا جا رہا ہے۔ آجکل سردی کی وجہ سے ٹانگوں میں تکلیف بہت زیادہ ہے۔ فقط والسلام۔

بقلم قطب الدین

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھادریاں ۔ ضلع سرگودھا ۔ (مغربی پاکستان)

زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۶ ۸۳/۹ھ

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت کارڈ ۵؍ شعبان پہونچا ۔ حافظ صاحب کی ڈھڈیاں آمد کی خبر معلوم ہو کر مسرت ہوئی ۔ خدا کرے باحسن وجوہ آمد و رفت ہو گئی جس کا انتظار رہے گا ۔ لیکن اگر آپ کا خط ماہ مبارک میں پہونچے تو بندہ کے جواب کا انتظار نہ کریں ۔ یہاں حافظ صاحب کے پہونچنے کی اطلاع ۲۸؍ دسمبر پھر ۲؍ جنوری پھر ۸؍ جنوری کی حتمی آئی ۔ لیکن آٹھ کی شب میں اتوار کا کارڈ آگیا ۔ وجہ معلوم

نہیں۔ والد صاحب کی خدمت میں سلامِ مسنون کہہ دیں اور یہ کہ ماہِ مبارک کی مشغولیت میں اس ناکارہ کو بھی یاد کرلیں۔ رمضان کے قرب کی وجہ سے مشاغل کا ہجوم ہے۔

مولانا یوسف صاحب دوشنبہ کو تشریف لائے تھے۔ آج واپس تشریف لے گئے۔ ان کے دوران قیام کی ڈاک بھی بہت جمع ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔ بقلم قطب الدین

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۲۳ ۸۴/۵ھ

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلامِ مسنون۔ تمہارا کارڈ پہونچا۔ اور رمضان بالکل سر پر ہے کئی تاریخوں کے التوار کے بعد رات حافظ صاحب پہونچ گئے۔ آج سہارنپور قیام ہے۔ کل کورائے پور کا ارادہ ہے۔ مولانا پرچار، وودھ کا اصرار بجائے ایک زمیندار کے تمہیں کو کرنا چاہیے تھا۔ بچوں کے خسرہ میں ابتلا کی خبر سے بہت قلق ہے۔ والد صاحب کی خدمت میں سلامِ مسنون۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حفاظت فرمائے

فقط والسلام۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زکریا۔ مظاہر علوم

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۲۸ ۸۴/۵ھ

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلامِ مسنون۔ اسی وقت کارڈ پہونچا۔ میرا سفر حج اسی جگہ پر ہے جہاں تم چھوڑ گئے تھے۔ امراض میں اضافہ، سردی کی شدت سے ٹانگوں میں بہت زیادہ تکلیف۔ اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ سفر ہو سکے گا یا نہیں۔ تمہارے

لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اگر خیر ہے تو اللہ جل شانہٗ مقدر فرمائے۔ مولانا عبد اللہ صاحب دھرم کوٹی کے حادثہ سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اللہ والے ایک ایک ہو کر اٹھتے جا رہے ہیں۔ اللہ ہی جانے کیا ہوگا۔ والد صاحب اور مولوی عبد الوحید کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب — محمد زکریا۔
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا مغربی پاکستان — ۲۴ $\frac{۹}{۸۲}$

○

عزیز گرامی قدر سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۴؍ شوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں جمعہ کی شام کو ابر غلیظ تھا نہ رویت ہوئی نہ شہادت آئی۔ شنبہ کو بعد ظہر افطار کا اعلان ہوا اور یکشنبہ کو عید ہوئی۔ پرسوں بعد عصر مولانا یوسف صاحب کی ہمراہی میں رائپور حاضر ہوا تھا۔ علی الصباح وہاں سیدھا گنگوہ گیا اور عصر کے وقت گنگوہ سے واپسی ہوئی۔ وہ حضرات آج صبح دہلی روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا یوسف صاحب کا جہاز طیارہ ۲۹؍ مارچ کو بمبئی سے روانہ ہوگا۔ اگر اس ناکارہ کی حاضری بھی مقدر ہے تو اسی میں روانگی تجویز ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب یکم مارچ کو رائپور سے چل کر ایک ہفتہ کے لیے سنبھل تشریف لے جائیں گے وہاں ۱۰، ۱۱؍ مارچ کو واپس آکر سیدھا لاہور۔ دہلی کا ارادہ اس سفر میں نہیں۔ شاید اس میں اس کو بھی دخل ہو کہ مولوی عبد المنان دہلوی آخر شعبان میں رائپور کے ارادے سے آئے ہوئے تھے۔ مگر اس کے بعد رائپور نہیں گئے۔ حالانکہ میں نے کئی دفعہ مشورہ بھی دیا۔ میرے ساتھ ایک شب کے لیے گئے تھے۔ اب بھی یہاں مقیم ہیں۔ اور حضرات دہلی رمضان میں آتے رہے۔ حافظ صاحب ان سے نیم وعدہ فرماتے رہے۔ مگر عید کے بعد سے وقت میں گنجائش نہ ہونے کا عذر فرما

رہے ہیں۔ رمضان اللہ کا شکر ہے۔ بڑی صحت و عافیت سے گذرا۔ مگر اس کے بعد سے اضمحلال اور تھکان خوب ہے۔ مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب محمد زکریا بقلم محمد یعقوب

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۱۲؍ ۱/۸۴ھ

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ ویزا کی گڑبڑ سے بہت قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے باحسن وجوہ اس کی تکمیل کرا دے۔ تم نے اپنے اور مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے آزاد صاحب والی روایت کی تردید کی اس سے مسرت ہوئی۔ اگر بسہولت ممکن ہو تو مولوی محمد علی صاحب سے براہ راست آزاد صاحب کو بھی اس کی تردید لکھوا دیں تاکہ ان کی غلط فہمی بھی دور ہو جائے۔ حضرت حافظ صاحب نے ماہ مبارک تو رائے پور گذارا۔ ۱۴؍ مارچ کو وہاں سے چل کر ایک شب یہاں قیام کے بعد سنبھل تشریف لے گئے ہیں۔ پاکستانی رفقا کے علاوہ آزاد صاحب، مولوی عبدالمنان رائپوری، بھائی الطاف وغیرہ حضرات بھی ساتھ ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی نے امسال رمضان سہارنپور گذارا اور اب تک یہیں مقیم ہیں اور اس ناکارہ کی روانگی تک یہیں قیام کا ارادہ ہے۔ اس وقت یہاں موجود ہیں۔ ان کی طرف سے سلام مسنون۔ والد صاحب کی خدمت میں دونوں کی طرف سے سلام مسنون کے بعد درخواست دعا۔ مولوی عبدالوحید و ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون۔ مولوی عبدالرحمٰن کے بھی رجب کے بعد سے تین چار خط طلب دعا وغیرہ کے آئے۔ حافظ صاحب کا ارادہ ۸؍ مارچ کو سنبھل سے دہلی کا ہے۔ دو تین دن قیام کے بعد پھر سہارنپور ہو کر لاہور کا ارادہ ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مد فیوضہم
مقام جاوریاں - ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

۲۲ ۱/۸۴ھ
بقلم قطب الدین

○

۱۳۸۴ھ - ۶۵ - ۱۹۶۴ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون - واپسی کے بعد سے تمہیں خط لکھنے کا بہت ہی تقاضا طبیعت پر رہا۔ مگر یہاں آنے کے بعد سے تکان، ضعف، مہمانوں کا ہجوم۔ اس سب کے ساتھ یہ کہ پانچ ماہ گذر جانے کی وجہ سے آتے ہی سبق بھی شروع کرانا پڑا کہ بخاری اب تک بند تھی۔ اس کی وجہ سے تکان اور بھی ہو جاتا ہے۔ آج رات حافظ صاحب مع ناج کے پہونچ گئے۔ پہلے سے کوئی اطلاع نہیں تھی۔ یہاں کا تار رات کو گیارہ بجے پہونچا البتہ دہلی کا تار کل صبح ۱۰ بجے مل گیا تھا۔ جس پر مولوی عبدالمنان اور مولوی عتیق کے والد شام پہونچ گئے تھے۔ ان سے رات ہی کی آمد کی اطلاع ہو گئی تھی۔ سیلاب کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی محفوظ رکھے۔

میں مع مولوی یوسف صاحب منگل کو رائپور چند گھنٹوں کے لیے گئے تھے۔ وہاں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی بھی زیارت ہوئی۔ کوئی گفتگو نہیں ہو سکی۔ ملاقات البتہ برابر رہی۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سے سلام مسنون۔ قاضی صاحب کی خدمت میں سلام۔ فقط والسلام۔ از حقیر شمیم

سلام مسنون ۔ بقلم شمیم

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جاودریاں ۔ ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان)

محمد زکریا ۔ مظاہر علوم
۱۶ ربیع الاول ۸۴ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا ۔ یہ ناکارہ سفر حجاز کے بعد سے اب تک مختلف امراض کا شکار رہے ۔ اول دس پندرہ روز تک روزانہ حرارت کا سلسلہ رہا ۔ دوپہر کو کھانے کے بعد شروع ہوتی تھی ۔ رات کو بارہ بجے کے بعد اترتی تھی ۔ بعض مرتبہ رات کو بھی نہ اترتی تھی ۔ اس کے بعد سے ریحی درد کا سلسلہ ایسے زور سے شروع ہوا کہ بیس دن تک اوپر بھی نہ جا سکا ۔ نمازیں بھی اکثر کچے گھر میں پڑھنی پڑی ۔ سبق البتہ کسی دن ناغہ نہ ہوا کبھی گھر پر اور اکثر مدرسہ قدیم کی مسجد میں لیٹ کر پڑھاتا رہا ۔ اب افاقہ ہے مگر ضعف زیادہ ہے ۔ تم نے یہ کہا تھا کہ حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ نے درود شریف میں "بعدد کل معلوم لک" پر کوئی کلام کیا ہے ۔ وہاں ارادہ کرتا رہا کہ تم سے تذکرۃ الرشید لے کر دیکھوں مگر وقت نہ ملا! اس کا حوالہ تحریر کریں کہ کس جگہ ہے ۔ علی میاں اپنی آنکھ کے سلسلے میں بمبئی گئے ہوئے ہیں ۔ وہاں سے واپسی پر دہلی ہوتے ہوئے ۹ ستمبر کو یہاں آنے کو لکھا ہے ۔ حافظ عبد العزیز صاحب اہل بیلی کے بار بار وفود پر گذشتہ شنبہ کو پندرہ دن کے لیے دہلی گئے ہیں ۔ والد صاحب، مولوی عبد الوحید صاحب اور ڈاکٹر صاحب کو سلام مسنون ۔

فقط والسلام ۔ بقلم حامد

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جاودریاں ضلع سرگودہا ۔ (مغربی پاکستان)

محمد زکریا
۲۸ ربیع الثانی ۸۴ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حادثۂ انتقال اور اس کی تفاصیل تو تم نے سن لی ہوگی۔ اور یہ بھی سن لیا ہوگا کہ ان کا جنازہ ایک گھنٹہ پانچ منٹ میں لاہور سے دہلی پہونچ گیا۔ نہ تو پوسٹ مارٹم ہوا نہ عمل جراحی ہوا۔ نہ کوئی دوا بھری گئی۔ پاکستان کے حکام نے یہ کہہ دیا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ کس محکمہ کا عملہ تھا کہ تابوت پر ہم ایک لیبل لگا دیں گے، جس کی وجہ سے ہندوستان والے تابوت کو نہیں کھول سکتے ورنہ احتمال ان کے معائنہ کا ہے اور اس واقعے نے وہ سارے اعذار، مشکلات، مجبوریاں جو تم نے حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے تابوت کے سلسلے میں ہمیں پڑھائی تھی اور تمہارے اعتماد پر، تمہاری وکالت میں ہم تمہاری طرف سے سب سے لڑتے رہے ان سب کی تکذیب ہوگئی۔ بھیجنے والے اس وقت بھی وہی افضل اور قریشی تھے جو اس وقت بھی تھے اور حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے موقعے پر ان کے علاوہ حضرت کے خدام میں بڑے بڑے افسران بھی تھے۔ ان دونوں کا بیان یہ ہے کہ ہم سے تو حضرت کے وقت میں یہی کہا گیا کہ ڈھنڈیاں طے شدہ ہے اس کے خلاف کوئی بات قابل سماع نہیں۔ اگرچہ حضرت قدس سرہٗ کی تمنا کے خلاف حضرت کے جنازے کے رائیونڈ نہ آنے کا جتنا قلق ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اتنا نہیں تو اس سے آدھا تہائی قلق مولوی یوسف کے جنازے کے منتقل ہونے کا ہوا۔ اس لیے کہ مجھے بعد میں مولوی انعام نے یہ بتایا کہ جب حضرت قدس سرہٗ کا واقعہ پیش آرہا تھا اس وقت بار بار مولانا یوسف مرحوم نے مولوی انعام صاحب سے یوں کہا کہ اگر میرا انتقال سفر میں ہو جاوے تو مجھے وہیں دفن کر دینا اگر ریل میں ہو جاوے تو برابر کے اسٹیشن پر اتار کر وہیں دفن کر دیجیو۔ مجھے کہیں منتقل نہ کیجیو۔ اگر مجھے اس کی پہلے سے خبر ہو جاتی تو میں لاہور کے علاوہ کہیں کا مشورہ نہ دیتا۔

میرے پاس پہلا ٹیلیفون ساڑھے چار بجے حادثہ کا پہونچا۔ دوسرا ٹیلیفون ساڑھے پانچ بجے دفن کے متعلق میری رائے دریافت کرنے کا پہونچا۔ میں تو تمہاری روایات

پر یہ طے شدہ سمجھ رہا تھا کہ کوئی صورت نہیں۔ پھر بھی میں نے حضرت قدس سرہٗ کے
جذبے کے تحت یہ کہلا دیا تھا کہ اگر دہلی آنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہو تو اچھا
ہے ورنہ رائیونڈ میں۔ ساڑھے گیارہ بجے تیسرا ٹیلیفون ملا کہ جہاز کا انتظام ہو
گیا۔ ایک بجے جنازہ چلا۔ تین بجے نظام الدین پہونچ جائے گا۔ مگر وہ بجائے
دو گھنٹے کے ایک گھنٹہ پانچ منٹ میں پہونچ گیا۔ البتہ روانگی میں تاخیر ہوئی اور
اس لیے پہونچا تو تین ہی بجے۔ مگر دو بجے چل کر دہلی سے رائیونڈ کا راستہ کار کا زیادہ
سے زیادہ پانچ گھنٹے کا تھا اور بھائی اکرم کی کار کا تو تین ہی گھنٹے کا تھا۔ اس لیے
کہ یہاں اچھی کاریں دہلی سے سہارنپور تین گھنٹہ میں پہونچتی ہیں۔ مقدرات کا علاج
کسی کے پاس نہیں۔ نہ حضرت کی تمنا پوری ہوئی نہ عزیز یوسف مرحوم کی۔ چونکہ جنازہ
کے منتقل ہونے کی اطلاع نظام الدین میں نہیں تھی وہاں حادثے کی اطلاع بھی
سات بجے پہونچی۔ اس لیے عزیز ہارون منشی بشیر وغیرہ مجھے اطلاع کرنے اور مجھ سے
ملنے کے واسطے آٹھ بجے وہاں سے کار میں چل کر ساڑھے گیارہ بجے یہاں پہونچے
جب یہاں پہونچ کر ان کو جنازے کے دہلی جانے کی اطلاع ملی تو وہ میرے لے
جانے پر مصر ہوئے۔ اور ایک بجے مجھے ساتھ لے کر چار بجے نظام الدین پہونچ
گئے۔ جنازہ وہاں تین بجے پہونچ چکا تھا۔ چچا جان کے برابر غربی جانب بہت
عجلت میں قبر کھودی گئی لیکن پختہ زمین تھی بہت دیر لگی۔ ساڑھے گیارہ بجے تدفین
عمل میں آئی۔ کیونکہ پہلے ہم سے تو یہ کہہ دیا گیا تھا کہ آٹھ بجے قبر تیار ہو جائے گی۔
اس لیے ساڑھے آٹھ پر نماز کا اعلان کر دیا تھا۔ پھر بھی قبر کے انتظار میں ساڑھے نو
پر نماز ہوئی۔ نماز کے بعد بھی قبر میں دیر ہوتی ہی چلی گئی۔ یہ ناکارہ پیر کی صبح کو
واپس آگیا۔ والد صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون درخواست دعا۔ مولوی
وحید صاحب سے بھی سلام مسنون۔ عزیزان مولوی نصیر و حکیم ایوب ۲۵؍ مارچ
کے اسلامی جہاز سے حج کو گئے۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جاوریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

محمد زکریا ۔ شنبہ
۵ ذی الحجہ ۸۴ھ
بقلم عبدالرحیم

۱۳۸۵ھ - ۶۶-۱۹۶۵ء

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلّم!

بعد سلام مسنون ۔ اس ناکارہ کی آمد نظام الدین کی کئی ماہ سے ٹل رہی تھی۔ اس وقت ششماہی امتحان کی وجہ سے جو کل گذشتہ سے شروع ہوا ہے، یہ ناکارہ کل صبح روانہ ہوکر گیارہ بجے نظام الدین پہونچا۔ پرسوں شام کی ڈاک میں تمہارا خط ملا تھا۔ وہاں تو پڑھنے کا وقت ہی نہ ملا۔ ساتھ لے آیا تھا۔ یہاں پہونچ کر پڑھا۔ بشرۂ عافیت سے مسرت ہوئی ۔ تمباکو کی رسید سے بھی مسرت ہوئی ۔

یہاں پہونچ کر رات یہ حادثہ پیش آیا کہ عشاء کے قریب والدہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دورہ پڑا ۔ یہ دورہ کا مرض تو ان کو قدیم تھا۔ چچا جان رحؒ کے زمانے میں بھی پڑتا رہتا تھا ۔ مولوی یوسف مرحوم کے بعد سے بڑھ گیا تھا۔ کل دن میں تو اس ناکارہ سے ملاقات نہ ہوسکی کہ یہاں ملنے والوں کا ہجوم رہا۔ مغرب کے بعد آٹھ بجے پردہ کراکر حجرے میں سب مستورات کو بلالیا تھا۔ یہاں آتے ہی ان کو دورہ پڑا اور دورہ پڑتے ہی پندرہ منٹ میں انتقال فرماگئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ رات کو ڈھائی بجے تدفین عمل میں آئی ۔ قاضی صاحب کو بھی اس حادثے کی اطلاع کردیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ بشرط سہولت ٹیلیفون سے بھائی افضل کو

بھی اطلاع کردیں۔ مولانا محمد صاحب کی علالت کی خبر سے بہت ہی قلق اور فکر ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ بندے کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ یہ بھی لکھ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لیے دل سے دعاء صحت کر رہا ہے۔ عزیزان مولوی انعام الحسن صاحب سلمہٗ ومولوی ہارون صاحب سلمہٗ کی طرف سے سلام مسنون۔ عزیز ابوالحسن بھی پاس ہے۔ سلام مسنون کہتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے بھی سلام مسنون فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) زکریا مظاہر علوم ۵ $\frac{۱}{۸۵}$ ھ

بقلم عبدالرحیم

۱۳۸۶ھ - ۶۷ - ۱۹۶۶ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ بہت طویل عرصے کے بعد اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا بشرۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ یہاں بھی بحمداللہ خیریت ہے لیکن یہ ناکارہ اپنے امراضِ قدیمہ کے علاوہ تقریباً ایک ماہ سے کمر اور سرین کے درد میں مبتلا ہے، جس کی وجہ سے نماز بھی بیٹھ کر پڑھنی ہوتی ہے اور سبق بھی چار پانچ تکیہ لگا کر مشکل سے پورا ہوتا ہے۔ تم نے لکھا کہ اس سے پہلے ایک کارڈ لکھا تھا۔ قریب میں تمہارا کوئی خط آنا مجھے یاد نہیں۔ تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آتا جس کا میں اسی وقت جواب لکھواتا ہوں۔ والد

صاحب اور مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور بشرط سہولت حضرت حافظ صاحب اور مولانا محمد صاحب کی خدمت میں بھی۔ قاضی صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، یہ خبر سن کے کہ آپ نے اپنی مساعی جمیلہ عزیزا احسان سلمہ کا مکان بنوا دیا بہت ہی مسرت ہے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے۔ دارین میں بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ یہ صرف احسان پر احسان نہیں بلکہ اس ناکارہ پر بھی احسان ہے۔ لیکن جب سے یہ خبر سنی ہے کہ آپ نے اپنی بزرگی علو شان اور شخصیت کے باوجود اس کو وزیر اعظم کی کوٹھی سے مشابہ بہت پیدا کرنے کی زیادہ کوشش کی اور ہم غریبوں کے مکان کے ساتھ تشبیہ سے اس کو بہت بچایا، اس وقت سے قلق ہے آپ ناراض نہ ہوں، آپ کی شفقتوں کی بنا پر یہ جرأت کی بالخصوص اس لئے کہ آپ کی علو شان کے مناسب نہ تھا۔ آپ کا منصب یہ تھا کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس قسم کی تحریک کرتا تو آپ اس کو ایسی ڈانٹ پلاتے کہ پھر عمر بھر اس کا نام نہ لیتے! تبلیغی حضرات کو جہاں تک بھی تحمل ہو تنعم سے دور اور جہد کی زندگی کی کوشش ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔ بقلم غلام محمد

حضرت شیخ الحدیث صاحب عزیز گرامی قدر الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۱۷ رجمادی الاول ۱۳۸۶ھ مقام چھاؤنیاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

( )

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون!

کئی دن ہوئے تمہارا کارڈ پہنچا تھا۔ اس کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا دیا تھا، مگر تم نے اس میں اپنے یہاں کے معرکۃ الآرا جلسے کا کوئی ذکر نہیں کیا جس پر تعجب ہوا۔ بعد میں اس کے متعلق موافق اور مخالف روایات خطوط سے معلوم ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی اشتہار بھی آپ نے شائع کیا تھا۔ اس کی زیارت سے بھی محروم ہوں۔ معلوم نہیں اس ناکارہ سے بھی کیوں اخفا کیا گیا۔ مفتی صاحب کے خط سے سب سے پہلے آپ کے یہاں کے جلسے کا حال معلوم ہوا تھا، مگر میں ان کے خط سے اس کو

تبلیغی جلسہ سمجھا تھا، لیکن بعد میں ایک روایت مدرسہ کے جلسہ کی سنی، دوسری عرس کی سنی۔ شاید اسی دوسری روایت کے ڈر کے مارے آپ نے مجھ غریب کو بے خبر رکھا۔ خبر نہیں میرے خط سے تمہیں تاؤ تو نہیں آگیا ہوگا۔ وہ اشتہار بھی ضرور بھیج دیں۔ سنا ہے کہ حضرت حافظ صاحب نے تقاضا سے چند لوگوں کو بلایا ہے جس کی بنا پر آج رات کو مولوی عتیق اور فضل الرحمن دہلی سے روانہ ہوگئے۔ اب تک معلوم نہ ہوا کہ محض ملاقات ہے یا کوئی اور چیز؟ روایات چلتی ہی رہتی ہیں۔

والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سے سلام مسنون۔ قاضی صاحب تو میری گستاخیوں پر ناراض ہو گئے ہیں۔ میں نے عزیز احسان کے مکان کے سلسلے میں بے ادبی بھی بہت کی تھی۔ بہرحال سلام مسنون کے بعد معافی کی درخواست پیش کر دیں۔ کچھ دماغ ہی ایسا ہے کہ جدت کی ہر چیز سے وحشت ہو جاتی ہے۔ اس وحشت میں نہ معلوم کیا کیا لکھ دیا۔ ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۲ جمادی الثانیہ ۸۶ھ جمعہ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۵ شوال پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں بھی عید جمعہ کو ہوئی اور ہندوستان میں کسی جگہ کوئی اختلاف کی بھی خبر نہیں سنی۔ ۲۹ کا مطلع صاف تھا مگر چاند نظر نہیں آیا۔ ماہ مبارک کے بعد سے طبیعت خراب ہے۔ معلوم نہیں تکان سے ہے یا تغیر مکان ہے کہ ماہ مبارک دو سال سے دار جدید کی مسجد میں گذرتا ہے۔ وہاں کھانا، پینا، لیٹنا جملہ امور ایک ہی جگہ رہتے ہیں۔ صرف پیشاب کے لیے مسجد ہی کے دروازے میں دو تین قدم جانا ہوتا ہے۔ بھائی اکرام صاحب ایک ہفتے کے لیے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ والد صاحب، بھائی عبدالوحید اور بشرطِ سہولت قاضی صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

عید کے دن علی میاں کے پاؤں میں نقرس کا درد بہت شدت سے ہوا۔ مگر

میں نے شدت سے منع کر دیا کہ اتنے طبیعت صاف نہ ہو ارادہ نہ کریں حضرت حافظ صاحب اور ان کے خدام کے متعدد خطوط لائل پور سے آئے۔ آزاد صاحب نے رمضان امسال تواب والی میں گذارا ہے۔ ابھی تک واپسی نہیں ہوئی۔ عزیز طلحہ، مولوی نصیر الدین صاحب اور دیگر احباب کی طرف سے سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

ہر دو خان صاحبان رمضان میں اکثر بعد عصر آتے رہے۔ البتہ ڈاکٹر یعقوب علی کی طبیعت ماہ مبارک میں درد گردہ کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی۔ اب بھی اس کا سلسلہ چل رہا ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام چھادریاں۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)

زکریا۔ مظاہر علوم
۱۲ ؍ شوال ۱۳۸۶ھ
بقلم عبد الرحیم

○

۱۳۸۷ھ - ۶۸ - ۱۹۶۷ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تیرہ اپریل پنجشنبہ کی شام کو بعد عصر تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۶ اپریل پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تو ان لوگوں میں نہیں ہے جس کی دعا کے لیے یاددہانی کی ضرورت ہو۔ تمہیں اطلاع نہ ہونا موجب تعجب نہیں ہے۔ اس لیے کہ خود مجھے بھی اپنی روانگی تک روانگی کی اطلاع نہ تھی۔ تم نے اگرچہ جواب کے لیے منع کر دیا تھا۔ لیکن پاکستانی احباب طیارہ سے آجکل کثرت سے جارہے ہیں۔ اس لیے

جواب میں آسانی ہے۔ البتہ اس میں اشکال ہے کہ جو کارڈ یہاں احباب کے پاس موجود ہے وہ ۵ پیسے کا ہے اور مزید اشکال یہ کہ آپ کے خطوط ہمیشہ ڈاکٹر عبدالمجید کی معرفت ہی جاتے رہے اور وہ آج کل خود حج میں آئے ہوئے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں تو تقریباً روزانہ ان سے ملاقات ہوتی تھی اور انہوں نے اپنا تعارف بھی اس عنوان سے کرادیا تھا کہ مولوی جلیل کے خط میرے ہی معرفت جاتے ہیں۔ مگر مدینہ آنے کے بعد سے ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں وہ اس خط کے پہونچنے تک پہونچ جائیں گے یا نہیں۔ اللہ کرے یہ مل جائے۔ عزیزان انعام و ہارون، مولوی عبیداللہ، مفتی محمود صاحب اس وقت مجلس میں ہیں، ان سب کی طرف سے سلام مسنون۔

آج سے یہاں مسجد نور میں تین دن کا تبلیغی اجتماع ہے۔ سب احباب قریشی صاحب، افضل صاحب، بھائی عبدالوہاب وغیرہ یہاں موجود ہیں۔ اس وقت میرے پاس نہیں۔ آپ کا سلام مسنون پہونچادوں گا۔ البتہ قاضی صاحب کی تین چار دن سے طبیعت خراب ہے۔ وہ حرم شریف کے نزدیک اپنے مستقر پر ہیں۔ یہاں نہیں آئے ہیں۔ آنت کی تکلیف ہوگئی تھی۔ ایک دن تکلیف زیادہ تھی۔ اس کے بعد سے یوماً فیوماً افاقہ بلکہ صحت ہے۔ لیکن ڈاکٹر سے زیادہ قریشی صاحب کے زور نے ان کو اٹھنے سے روک رکھا ہے۔ ان سے بھی انشاءاللہ سلام و پیام پہونچادوں گا۔ اور بھی ہند و پاک کا مجمع بھائی متین، ان کے بھائی انیس، مفتی زین العابدین صاحب وغیرہ یہاں موجود ہیں۔ سب خیریت سے ہیں۔ اس وقت اپنے تبلیغی مشاغل میں مشغول ہیں۔ عزیز ابوالحسن بھی یہاں موجود ہیں۔ اس کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ والد صاحب، بھائی وحید صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ مزار پر بھی میری طرف سے سلام مسنون عرض کردیں۔

یہاں سے ۲۶ اپریل کو جدہ سے ہوائی جہاز سے روانگی ہے۔ تجویز تو براہ کراچی واپسی کی ہے، مگر چونکہ ہم لوگوں کے پاسپورٹ سے پاکستان کا لفظ کاٹ دیا گیا ہے، اسلئے قیام کی صورت تو مشکل ہے، بلکہ اس میں بھی اشکال ہو رہے ہیں کہ واپسی بھی براہ

کراچی ہو سکے گی؟ اس لیے کہ ٹکٹ جدہ سے بمبئی واپسی کا ہے۔ اگر خط لکھو تو مولانا محمد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد ضرور دعا کی درخواست اور خیریت لکھدیں۔ از کاتب سلام مسنون وگذارش دعا۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مقام چاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

محمد زکریا عفی عنہ مدینہ منورہ ۴ رمحرم ۱۳۸۷ھ جمعرات بقلم احسان

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ ملا۔ مجھے بھی اس کا بہت قلق ہے کہ بہت ہی وقت تھوڑا ملا اور اس سے زیادہ قلق اس کا ہے کہ ڈھڈیاں حاضری نہ ہوسکی۔ اللہ تعالے شانہٗ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے۔ تمہاری آمد کا اشتیاق تو مجھے بھی ہے۔ مگر دیزا کی مشکلات طرفین کے لیے موجب دقت ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سہولت پیدا فرمائے۔ سفر سے واپسی کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ اول تو میں تکان کا اثر سمجھتا ہوں، مگر اب تو طبیعت پر انحطاط روز افزوں ہونے کی وجہ سے تھکان بھی نہیں کہا جا سکتا۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب، ڈاکٹر عبدالمجید صاحب اور بشرط ملاقات قاضی صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ مولانا انعام الحسن صاحب، عزیز ہارون بھی کل سے آئے ہوئے ہیں ان کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔ بقلم محمد سلمان۔ زکریا۔ ۲۷ رمحرم ۱۳۸۷ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت الحاج ڈاکٹر عبدالمجید صاحب بمقام چاوریاں ضلع سرگودہا۔

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۵ جون کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ کوئی جواب طلب بات اس میں نہیں ہے بجز حکم دعا کے جو بے کہے بھی ان شاء اللہ دریغ نہیں دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ تمہیں

اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے
تم سے ملنے کو تو واقعی بہت جی چاہ رہا ہے مگر مقدرات کا کیا علاج ہے ؟۔
سنا ہے کہ آزاد صاحب کے برادر زادے بلال کا نکاح پیر جی عبدالغنی کی
لڑکی سے بہت دن ہوئے، ہوا تھا۔ گذشتہ روشنبہ کو اس کی رخصت ہوئی ہے۔
اور منگل کو بہت زور دار ولیمہ آزاد صاحب کے یہاں وسیع پیمانے پر ہوا ہے۔
یہاں سے صابری صاحب، ہردو خانصاحبان وغیرہ خصوصی احباب کو بھی دعوتیں
دی گئیں تھیں۔ صابری صاحب کی کار میں ان سب کا جانا طے ہوا تھا۔ پھر معلوم
نہیں کیا ہوا۔ ملاقات کی نوبت نہیں آئی۔ آزاد صاحب بھی سنا ہے اس سلسلے میں
شادی کا سامان وغیرہ خریدنے کئی دفعہ آئے، یہ روزہ واپس چلے گئے۔ ملاقات کا
وقت نہیں مل سکا۔ سنا ہے کہ جدید محترمہ کا قیام کوٹھی میں ہے۔ یہاں آجکل
بارشوں کا خوب زور ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ والد صاحب
مولوی عبدالوحید ڈاکٹر عبدالمجید سے سلام مسنون۔ مزار شریف پر بھی سلام عرض
کردیں۔ بشرط سہولت قاری صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور خیریت
کہہ دیں۔ فقط والسلام بقلم عبدالرحیم
عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زکریا منظاہر علوم
مقام حیاوریاں ۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۴ جمادی الاول ۸۸ھ

○

عزیزم سلمہٗ!
بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ مژدۂ عافیت سے تو مسرت ہوئی۔
لیکن مولانا محمد عمر صاحب نقشبندی کے حادثۂ انتقال سے واقعی رنج ہوا۔ اللہ والوں
کا وجود فتنوں سے امن کا سبب ہوا کرتا ہے۔ وہ ایک ایک ہوکر اٹھتے جا رہے ہیں
اور شر و فساد بڑھتا جا رہا ہے اور اس پر جتنے بھی حوادث پریشانیاں مسلط ہوں برمحل
ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ قاضی صاحب غالباً سیلون سے واپس

آ گئے ہوں گے، بشرطِ سہولت ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لیے دعاگو رہتا ہے۔ بیماری کی حالت میں اتنا طویل سفر مناسب نہ تھا۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ آپ کے مدرسہ کے جلسے کے لیے بھی یہ ناکارہ کامیابی کی دعا کرتا ہے۔ جب اشتہار چھپ جاوے ایک ضرور بھیج دیں تاکہ مجھے پہلے سے علم رہے اور بعد میں کچھ جواب طلب مجھ سے ہوں تو جواب میں سہولت رہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۲۹، جمادی الاول ۸۹ھ

بقلم عبدالرحیم

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب دندان ساز۔ مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

○

عزیزم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا مرسلہ اشتہار مدرسہ پہونچ کر موجب منت ہوا (سلسلۂ جلسۂ مدرسہ) اللہ جل شانہٗ بہت ہی کامیاب فرماوے۔ آنے والے حضرات کی خدمت میں میرا بھی سلام مسنون اور دعا کی درخواست کردیں اور جلسے کے سلسلے میں کچھ چہ میگوئیاں ہوں تو اس سے بھی مطلع کریں۔ رائے پور کا مدرسہ تو تقریباً ختم ہی ہوگیا۔ جس کا بہت ہی قلق ہے اور اللہ معاف کرے کہ اپنی بھی کوتاہی کا اس میں دخل ہے کہ اعذار اور امراض کی وجہ سے وہاں حاضری کی نوبت نہیں آتی۔ وہاں کے حضرات میں سے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی۔ حاضری کی تمنا تو بہت رہتی ہے مگر امراض کا سلسلہ اور مہمانوں کے ہجوم کا سلسلہ بھی بہت ہی روز افزوں ہوگیا ہے۔ کسی ناواقف نے حضرت اقدس رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ کے لاہور کے قیام میں وصال سے دو ماہ قبل یوں کہا تھا کہ ایسی زندگی سے تو تشریف لے جانا ہی اچھا ہے۔ حضرت کا تو ہر سانس بہت قیمتی تھا مگر اس سیہ کار کے لیے تو یہ مقولہ بہت صحیح ہے۔ ؏

نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہے

والد صاحب اور مولوی وحید صاحب سے بھی سلام مسنون۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام بقلم عبدالرحیم

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب دندان ساز زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ پرسوں کی ڈاک سے تمہارے تین مسلسل کارڈ بیک وقت بہت ہی اچھے وقت پر پہونچے۔ اس لیے کہ سہارنپور کے تبلیغی اجتماع کے سلسلے میں علی میاں اور عزیز انعام دونوں آئے ہوئے تھے اور دونوں نے پڑھے۔ جہاں تک مدرسہ کے جلسے کا تعلق ہے ہم اہل مدارس اس کا خلاف کر ہی نہیں سکتے۔ مظاہر کا جلسہ میرے حضرت قدس سرہٗ کی تعمیل حکم میں ہمیشہ ہوتا رہا۔ دارالعلوم دیوبند کا جلسہ ابتداء میں رہا پھر بعض وجوہ سے بند ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے غلہ اسکیم کے نام سے اس کو پھر بڑے اہتمام سے جاری فرمایا۔ اکابر اہل مدارس کی نگاہ میں مدارس کے لیے جلسہ ضروری ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کے ذوق کے بالکل خلاف تھا۔ سب کو معلوم ہے کہ حضرت قدس سرہٗ کی تشریف آوری مظاہر کے جلسے میں اپنی طبیعت کے خلاف صرف میری دلداری میں ہوتی تھی اور جیسا کہ ناقدین کا خیال ہے پنجاب بدعت گڑھ ہے وہاں بہت جلد بدعات کی طرف میلان ہو جانا آسان ہے۔ اس لیے تمہارے لیے بہت ضروری ہے کہ بہت احتیاط سے کام کرو مبادا مصالح کی بجائے مفاسد کی طرف رُخ ہو جائے تو یقیناً بہت نامناسب ہوگا۔ بالخصوص عورتوں کی شرکت بہت سے مفاسد کا ذریعہ بن جائے گی۔ بھائی ابراہیم سے میری طرف سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ بڑوں کی ناراضی سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے، اللہ کے یہاں وہ بسا اوقات موجب ترقی بن جاتی ہے معلوم نہیں کہ ڈھڈیاں سے واپسی پر بھائی ابراہیم پھر دوبارہ سرگودھا گئے تو کیا ہوا؟ کتابوں

کے لیے مدرسہ رکھا اس سے بہت خوش ہوا۔ اللہ جل شانہٗ مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ امتحان کی کامیابی کی خبر سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک فرما دے۔ مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید اور بشرط سہولت قاضی صاحب سے بھی سلام مسنون کہدیں۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام۔ بقلم عبدالرحیم

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سلمہٗ — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۳۰ جمادی الثانی ۸۷ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا خط پہونچا۔ مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی بالخصوص بچی کے ختم قرآن کی خبر سے بہت ہی زیادہ مسرت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک فرمادے اور اس کو قرآن پاک کی برکات سے مالا مال فرمادے اور اس کی برکت سے تم سب گھر والوں کو نوازے۔

مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری تقریباً ایک ماہ سے سہارنپور مقیم ہیں وہ اپنی ملازمت سے تو برطرف ہو گئے۔ ابھی تک ملازمت کا حال تو معلوم نہیں کہاں ہے۔ آنکھوں نے تو تقریباً بالکل ہی جواب دے دیا۔ اب تو آتشی آئینہ کی مدد سے بھی پڑھنا مشکل ہو گیا۔ مولوی عبدالوحید، قاضی صاحب، ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون کہدیں۔ فقط والسلام۔ بقلم محمد اسماعیل

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب — زکریا۔ مظاہر علوم

مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۱۸ رجب ۱۳۸۷ھ

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت محبت نامہ ملا۔ آنکھوں کا ضعف تو واقعی بہت بڑھ گیا۔ اب تو آتشی آئینہ بھی بیکار ہو گیا اور لوگوں کو پہچاننا بھی مشکل ہو گیا۔

لوگوں کے بتانے پر بھی صورت نہیں پہچانی جاتی۔ مولوی عبدالمنان میاں مقیم ہے اور انہوں نے میرے سامنے جانے کا کوئی تذکرہ نہیں کیا بلکہ رمضان سہارنپور ہی میں گذارنے کو فرمارہے ہیں، تاہم کوئی جانے والا ملا تو تمبا کو ان کے ہاتھ بھیج دونگا۔ قاضی صاحب بنگال سے واپس آگئے ہوں گے، ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

تقریباً ایک عشرہ سے سردی کی وجہ سے بخار کا سلسلہ زور سے ہے۔ اس کے باوجود نظام الدین کی ضروریات کی بنا پر ۱۸ رنومبر کو ایک ہفتہ کے لیے دہلی کا وعدہ کرلیا، جس میں میوات بھی جانا ہے۔ واپسی پر ڈاک کا ہجوم نہ معلوم کئی سو خط ہیں اس لیے کہ آجکل ۳۰۰ - ۴۰۰ خطوط کا عموماً اوسط ہے اور مہمانوں کی آمد کی اطلاع تو ۱۵ رشعبان کے بعد آنے کی کثرت سے مل رہی ہے اس لیے اب تو بظاہر عید سے پہلے خط لکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔ دعا خیر آپ بھی اس سیہ کار کے لیے کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کردیں۔ یہ ناکارہ بھی انشاء اللہ دعاؤں سے غافل نہیں رہے گا۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید سے سلام مسنون کے بعد دعاء کی درخواست۔ ڈاکٹر صاحب اور قاضی صاحب سے خاص طور سے۔ فقط والسلام۔ بقلم غلام محمد

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت جناب الحاج ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم۔ مقام چھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) زکریا مظاہر علوم ۱۱ رشعبان ۸۷ھ

O

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مؤرخہ ۴ رشوال جمعہ پہونچ کر موجب منت ہوا اس سے مسرت ہوئی کہ خرابی صحت کے باوجود معمولات کی پابندی ہوتی رہی، اللہ مبارک فرمادے قبول فرمادے، استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ خرابی صحت میں تو یہ ناکارہ بھی تمہارے ساتھ رہا۔ مگر کچھ کرنے کرانے میں بہت پیچھے۔ پرانے رمضان جن میں دو چار دوستوں کے سوا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ سارے

رمضان خوب یاد آئے۔ باربار مولوی منور، مفتی محمود اور خاص احباب سے اظہار
قلق بھی کرتا رہا۔ کئی سال سے ماہ مبارک کا میلہ بہت ہی بڑھتا جارہا ہے۔ امسال
اخیر میں ۴۰۰ سے زائد ہو گئے تھے۔ مدرسہ قدیم میں تو کئی سال سے جگہ نہیں ہوتی
اس لیے تین سال سے ماہ مبارک دارالطلبہ جدید کی مسجد میں گذرتا ہے۔ ۲۹ کو
حسب معمول چلا گیا تھا۔ ۴ شوال جمعہ کو مجبوری کی وجہ سے آنا پڑا۔ ورنہ اس مرتبہ
اور دیر میں آنے کا خیال تھا اس لیے کہ مہمانوں کا بقیہ بہت باقی تھا۔ کھلانے میں
بھی وہاں سہولت تھی اور مہمانوں کو وہاں سے مدرسہ منتقل کرنے میں دقت تھی۔ ملک
عبدالحق عبدالحفیظ کے والد تو کئی مہینہ سے یہاں مقیم تھے۔ عزیزم عبدالحفیظ ڈاکٹر اسماعیل
صوفی اقبال مدنیان رمضان سے قبل جمعہ کے دن پہونچ گئے تھے اور ماموں یامین عزیزہ
سعدی سلمہا ۲۰ رمضان کو آ گئے تھے۔ ۲ شوال کو میری شرکت کی وجہ سے دارالطلبہ
جدید میں اس کا نکاح ہو گیا۔ کاندھلہ سے لڑکی والے اور عزیز انعام کو لکھ دیا تھا کہ
وہ عید کی شام کو یہاں آجائیں، چنانچہ وہ سب حضرات آ گئے تھے۔ عزیز سعدی مع
اہلیہ اور ماموں یامین ۵ جنوری کے ہوائی جہاز سے بمبئی سے روانگی کا ارادہ کر
رہے ہیں۔ آجکل یہ سب حضرات لکھنؤ کے اجتماع میں گئے ہوئے ہیں۔ منگل کو وہاں
سے واپسی پر باوجود میرے بار بار منع کرنے کے علی میاں بھی رمضان کے اخیر عشرہ
میں چار دن کے لیے آئے تھے اور مولوی منظور شروع رمضان میں۔ مولوی عبدالمنان
رائپوری نے پورے رمضان کا اعتکاف کیا اور آزاد صاحب نے رائے بریلی۔ اس
کا بڑا قلق ہوا کہ رائپوری خانقاہ بالکل خالی رہی۔ قاضی صاحب، عزیز احسان اپنی
آمد کی امیدیں ہی دلاتے رہے مگر ویزا کی مشکلات سے بے قابو۔ اللہ تعالیٰ بأحسن وجوہ
ملاقات میسر فرمادے۔ والد صاحب، قاضی صاحب، ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون۔
مولوی عبدالوحید حنفی صاحب سے بھی سلام مسنون۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل
۱۲ شوال ۱۳۸۷ھ

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم
مقام چھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی۔ تم نے شروع شوال میں یہ لکھا تھا کہ مولوی عبدالمنان آنے والے ہیں ان کے ہاتھ تمباکو کا ایک ڈبہ بھیج دیں۔ اتفاق سے رمضان میں ایک بڑا ڈبہ آیا تھا۔ اسی وقت تمہارا نام اس پر لکھ کر مولوی عبدالمنان کو دے دیا تھا۔ مجھے ان کے جانے کا ارادہ تمہارے خط سے معلوم ہوا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ تم سے پہلے کوئی جانے والا ملے تو اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ معلوم نہیں کہ کسی کے ہاتھ انہوں نے بھیج دیا یا اپنے ہی ساتھ لے جانے کا ارادہ ہے۔ جانے کا ارادہ تو وہ ضرور کر رہے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کب تک وہ اسی ذیل میں دوستوں سے ملاقات کے لیے آج ہی مرادآباد، بریلی وغیرہ کئی جگہوں کا نام بتاتے تھے۔ دس پندرہ یوم کے لیے الوداع کے لیے گئے ہوئے ہیں ۔ یہاں رمضان کے بعد سے سردی کا خوب زور رہا۔ منصوری اور چکروتہ وغیرہ پہ برفباری بھی ہوئی اور قرب وجوار میں اولے بھی خوب پڑے اس وجہ سے سردی کا سلسلہ خوب چلتا رہا جس کا اثر خوب رہا۔ آج کچھ نسبتاً کمی ہے۔ تمہارا کارڈ بھائی اکرام کو دکھلادیا ہے۔ والد صاحب اور مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون نیز ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے بھی۔ قاضی صاحب اگر تشریف لے آئے ہوں تو ان کی خدمات میں سلام مسنون کے بعد قریشی صاحب کی علالت کی خبر سے قلق ہے، ان کے یہاں تو خط کا دستور نہیں، آپ ہی ان کی خیریت سے مطلع فرمادیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

زکریا مظاہر علوم
۱۶؍ ذیقعدہ بقلم محمد اسماعیل
۱۳۸۷ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت مغرب کے قریب تمہارا کارڈ پہونچا۔ کوئی جواب طلب بات اس میں نہ تھی۔ محض تمہارے رفعِ انتظار کے لیے فوری جواب لکھوا رہا ہوں۔

مولوی عبدالمنان نے شروع سال میں بہت جلد پاکستان جانے کا ارادہ کیا تھا۔ ماہ مبارک میں ایک بڑا ڈبہ تمباکو کا آیا تھا وہ اسی وقت ان کے حوالہ کر دیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو وہ قانونی اعذار بتلاتے رہے اب تو وہ سب ہی پورے ہو گئے۔ اب معلوم نہیں کیا مانع ہے۔ آزاد صاحب کے ساتھ بھی تمباکو بھیجنے کا ارادہ کیا تھا۔ انھوں نے یہ عذر بیان کیا کہ تمہارا آدھ سیر تمباکو مرسلہ علی میاں وہ ساتھ لے جا رہے ہیں اور اتنا ہی ان کا اپنا ہے، وہ اس سے زائد نہیں لے جا سکتے۔

قاضی صاحب سے ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون فرمادیں کہ پرسوں عزیزم ابوالحسن نے تمہارا کارڈ دکھلایا تھا جو اس کے نام تھا لیکن میں نے بھی ایک مختصر سا پرچہ لکھ کر اس کے حوالہ کر دیا تھا جو غالباً پہونچ گیا ہوگا۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ میری بیماری کے متعلق پاکستان میں بہت کثرت سے مبالغہ کے ساتھ خبریں پھیل رہی ہیں۔ امراض کا سلسلہ تو عرصہ سے روز افزوں ہے لیکن کوئی نیا مہمان مجھے دیکھتا ہے تو اس کو وہ بہت خطرناک سمجھ کر دوستوں تک پہونچا دیتا ہے۔ بعض مہمانوں سے یہ خبر وہاں تک پہونچی جس کی بنا پر قریشی صاحب کو تار دینا پڑا اور خطوط وہاں سے کثرت سے آ رہے ہیں۔ تمہیں اگر اس نوع کی خبر معلوم ہو تو بھی ہرگز متاثر نہ ہوں بھائی اکرام بھی تشریف فرما ہیں۔ ان کی طرف سے اور طلحہ کی طرف سے سلام مسنون فقط

از شاہد سلام مسنون

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

حضرت شیخ بقلم شاہد
۸ محرم ۱۳۸۸ھ

۱۳۸۸ھ - ۶۹ - ۱۹۶۸ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت بھائی متین کے خط سے نہایت مجمل طور پر تمہاری بیماری کا حال معلوم ہوکر بہت ہی فکر وقلق ہے۔ قریب میں تمہارا خط آیا تھا، اسی وقت اس کا جواب بھی لکھوادیا تھا مگر اس میں تمہاری بیماری کا کوئی ذکر نہیں تھا، بوالیسی مطلع فرمادیں۔

علی میاں اتوار کی شام کو آئے تھے۔ تین دن قیام کے بعد بدھ کی شام کو لکھنؤ واپس گئے۔ تین دن بہت ہی مشغولی کے گذرے۔ وہ اپنی جدید تصنیف سنانے آئے تھے جس کے لیے مولانا حسین علی صاحب کے حالات میں تم نے بھی کوئی رسالہ بھیجا تھا۔ والد صاحب اور عزیز مولوی عبدالوحید سے سلام مسنون۔ بشرطِ سہولت قاضی صاحب اور ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سلمہٗ حضرت شیخ الحدیث صاحب

مقام جہادریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۳ر صفر بقلم محمد اسماعیل

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ باوجود اپنی علالت کے سابقہ تجویز کے موافق جو شروع سال سے طے شدہ تھی، کہ سہ ماہی امتحان برحسب دستور نظام الدین جانا ہے صفر کے پہلے شنبہ کو سہ ماہی امتحان کی تجویز تھی۔ اسی لیے کل صبح کی اذان کے وقت

سہارنپور سے براہ گنگوہ گیارہ بجے نظام الدین پہونچا۔ آج مولوی نصیر نے کل کی ڈاک بھیجی۔ اس میں تمہارا کارڈ بھی ملا۔ حاجی متین کے کارڈ سے تمہاری بیماری کا حال معلوم ہوا تھا، جس سے بہت فکر و قلق ہوا۔ اُسی وقت تمہیں ایک کارڈ لکھوایا تھا تعجب ہے کہ تم نے پہلے کارڈ میں بھی اپنی بیماری کا حال نہیں لکھا اور اس کارڈ میں بھی نہ تو اپنی بیماری کا حال لکھا اور نہ تو میرے کارڈ کی رسید۔ بھائی متین نے بھی مجمل صرف اتنا لکھا تھا کہ مولوی جلیل کی طبیعت خراب ہے۔ میری طبیعت رمضان کے بعد سے خراب ہی چل رہی ہے۔ امراض قدیمہ کے علاوہ گرمی کی شدت سے پہلے ہی دوران سر اور بخار کا سلسلہ بھی کچھ مسلسل سا ہو گیا۔ والد صاحب، عزیز عبدالوحید ڈاکٹر عبدالمجید اور قاضی صاحب اگر واپس آ گئے ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں۔ قریشی صاحب کی بھانجی کے نکاح کی خبر سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بارک فرماوے۔ عزیزان مولوی انعام و ہارون کی طرف سے سلام مسنون سب کی خدمت میں پہونچا دیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ، بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام بھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

حضرت شیخ الحدیث صاحب
۶ ربیع صفر بقلم محمد اسماعیل (۱۳۳۸ھ)

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ تمہاری مسلسل بیماری کی خبروں سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت و قوت عطا فرماوے۔ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ جانے کا اتنا شوق نہ لگاؤ۔ ابھی تو مجھے جانے دو پھر دیکھی جائے گی۔ سوانح یوسفی کے پہونچ جانے سے تو بہت مسرت ہوئی مگر میرا رمضان والا اطلاعیہ کو کارڈ نہیں پہونچا اس سے بہت قلق ہوا۔ مولوی عبدالمنان نے مجھ سے رمضان کے بعد کہا تھا کہ وہ کسی کے ہاتھ بھیج دیا ہے اور اب جاتے وقت جب میں نے دوسرا لڑیچر دینا چاہا تو انہوں نے یہی عذر کیا تھا کہ تیرا لڑیچر تو میں بھیج چکا ہوں، اس وقت بھائی اکرام کا لے جا رہا ہوں دو کی گنجائش نہیں۔ عزیز احسان نے یہ لکھا تھا کہ آپ بیتی جس جس کے نام دی تھی سب بھیج دی

میرا خیال یہ ہے کہ شاید قاضی صاحب کو دی ہوگی۔ ان سے دریافت کرلیں۔ اس سے تعجب بھی ہوا اور قلق بھی کہ مولوی عبدالمنان رائپوری کی ڈھڈیاں جانے کے بعد بھی تم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اب ان کو ایسی کیا عجلت تھی۔ قاضی صاحب سے ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد دعاء کی درخواست۔ نیز والد صاحب، عزیز مولوی عبدالوحید اور ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام۔ بقلم محمد اسماعیل

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب — حضرت شیخ الحدیث صاحب

مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) — ۱۱ر جمادی الاول ۱۳۸۸ھ

○

عزیز گرامی قدر سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ۱۳ر جولائی شنبہ کو بعض احباب کی ملاقات کیلئے دہلی گیا تھا اور آج ۱۸ر جولائی کو اسی وقت واپس آیا۔ وہ احباب بھی آج شام کو انشاء اللہ روانہ ہوجائیں گے۔ مجھے یہاں کے جمعہ کے قیام کی اہمیت کی وجہ سے آج واپس آنا پڑا۔ تم نے عرصہ ہوا لکھا تھا کہ سوانح یوسفی دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔ میں نے وہ کتاب تو تقریباً دو ہفتہ ہوئے عزیز مولوی انعام کے ہاتھ دہلی بھیج دی تھی۔ اس خیال سے کہ معلوم نہیں میرا جانا ہو سکے گا یا نہیں لیکن چونکہ میرا بھی جانا ہوگیا اس لیے وہ کتاب میں نے خود ہی قاضی صاحب کی خدمت میں پیش کردی

پہونچ گئی ہوگی۔ نہ بھیجی ہو تو عزیز مولوی احسان رائے ونڈ کے نام ایک کارڈ لکھ کر ان کو تقاضہ کردیں کہ وہ بھی قاضی صاحب یا کسی اور کے ہاتھ تمہارے پاس بھیج دیں۔ تمہارے ضعف کا حال قاضی صاحب سے معلوم ہوکر بہت فکر و قلق ہے۔ یہ باتیں تو ستر سال کے بعد ہوا کریں۔ میرا ارادہ دو دور تو اس کے موافق ہے۔ اسی لیے ضعف بڑھتا جا رہا ہے اور امراض میں اضافہ، مگر تمہارا تو ابھی جوانی کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت و قوت عطا فرمائے۔ والد صاحب اور مولوی عبدالوحید سلمہٗ سے سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام۔ حضرت شیخ بقلم شاہد غفرلہٗ ۲۱ر ربیع ۲ ۸۸ھ پنجشنبہ از راقم سلام مسنون

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت محبت نامہ پہونچا۔ آپ بیتی کی رسید سے اطمینان ہوا۔ قاضی صاحب کی بخیر رسی تو آپ پہلے کارڈ میں لکھ چکے تھے اور اس میں ان کا بنگال جانا بھی لکھ دیا لیکن بندے نے ان کے ہاتھ سوانح یوسفی بھیجی تھی اس کا کوئی سے خط میں ذکر نہیں۔ حالانکہ میں نے بہت اہمیت سے ان کے ہاتھ میں یہ کہہ کر دی تھی کہ بھائی عبدالوہاب صاحب تو بے فکرے ہیں، آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں خدا کرے پہونچ گئی ہو۔

یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ ۲۴ رجمادی الاول دوشنبہ کی صبح کو مولانا منظور احمد صاحب کا طویل اور شدید علالت کے بعد انتقال ہوگیا اور اسی دن صبح کو ۹ بجے کاندھلہ میں میرے ماموں حکیم ابوبکر کا انتقال ہوگیا۔ ہر دو کے لیے دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کی تم سے بھی درخواست ہے اور والد صاحب اور عزیز عبدالوحید سے بھی۔ ہر دو کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد یہ ناکارہ بھی دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہے۔ ایک بات یہ بھی قابل استفسار اور تحقیق ہے کہ قاری فتح محمد صاحب دہلوی کے حضرت نوراللہ مرقدہٗ سے اجازت بیعت ہے یا نہیں؟ چونکہ آجکل ان کی دہلی میں کچھ مخالفت ہو رہی ہے اس لیے شدت سے انکار کیا جا رہا ہے اور میرے علم میں براہ راست حضرت قدس سرہٗ کی طرف سے تو کوئی بات نہیں لیکن حضرتؒ کے بعد سے ان کا مجاز ہونا اور لوگوں کا کثرت سے ان سے بیعت ہونا کان میں پڑتا رہا۔

ایک بات اور بھی یاد آگئی، تقریباً دو ماہ ہوئے کان میں یہ پڑا تھا کہ چھوٹے میر صاحب پر کوئی مقدمہ ہوگیا۔ مجھے تو ان کا پتہ معلوم نہیں تھا۔ بھائی شبیر سے پتہ تحقیق کر کے خط لکھا تھا مگر بعد میں کان میں پڑا کہ وہ مکان بھی اب ان کے پاس نہ رہا، کسی دوسری جگہ منتقل ہوگئے۔ کچھ معلوم ہو یا تحقیق کرسکیں تو ضرور مطلع کریں۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون اور قاضی صاحب بنگال سے واپس آگئے

ہوں تو ان سے بھی۔ بھائی گوہر علی صاحب کے خط سے حاجی علی محمد صاحب کے حادثۂ انتقال کی خبر سے بہت ہی قلق ہے۔ حضرت رح کے خاص خدام میں تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمادے۔ میں نے مولوی عبدالمنان صاحب گوجرانوالہ سے رمضان کے تمباکو کے ڈبے کا استفسار کیا تھا اس وقت ان کا جواب پہونچا کہ انہوں نے ملک عبدالحق صاحب مکی کے ہاتھ بھیج دیا تھا۔ اللہ کے بندے نے مکہ کے آدمی کے ہاتھ بھیجا، ان سے مطالبہ کون کرے۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ، بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدفیوضہم۔ مقام چھاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ

بقلم عبدالرحیم

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کارڈ پہونچا۔ سوانح یوسفی کی وصولی کا کوئی خط اس سے پہلے نہیں پہونچا اب رسید سے الحمدللہ اطمینان ہوگیا۔ تم نے اپنی صحت کے متعلق کچھ نہیں لکھا، جس کا فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت و قوت عطا فرمادے والد صاحب، مولوی وحید صاحب سے اور اگر قاضی صاحب تشریف رکھتے ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ تمہارے خط میں کوئی جواب طلب بات تو نہیں تھی۔ محض رفع انتظار کے لیے یہ خط لکھوا رہا ہوں منشی حبیب بہٹ والے آجکل بہت پریشان ہیں اور جس مکان میں وہ رہتے ہیں اس نے خالی کرنے کا تقاضا کر رکھا ہے۔ ان کے لیے بھی خاص طور سے دعا کریں کہ حضرت قدس سرہٗ کے خدام میں ہیں۔

۲ جمادی الثانی شنبہ کی شام کو عصر کے وقت علی میاں کی والدہ کا انتقال ہوگیا جو بہت عابدہ و صالحہ بی بی تھیں۔ علی میاں پر اس کا بہت اثر ہے۔ تعزیت کا خط لکھ دینا۔ فقط والسلام۔ بقلم عبدالرحیم

عزیزم الحاج مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب
مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۱؍ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا ، جس سے بیماری اور زیادتی کا حال معلوم ہو کر بہت ہی فکر و قلق ہوا ۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرما دے ۔ اپنی صحت سے تو وقتاً فوقتاً ضرور مطلع کرتے رہیں کہ طبیعت کو فکر اور خیال لگا رہے گا لیکن ماہ مبارک میں اس ناکارہ کے خط کا انتظار نہ کرنا ۔ اس سے قبل تمہارے مدرسہ کے جلسہ کا اشتہار پہونچا تھا اس وقت بھی ایک کارڈ لکھوایا تھا اور غالباً پہونچ گیا ہوگا اور امید ہے کہ جلسہ خیر و عافیت کے ساتھ ہو گیا ہوگا ۔ کوئی ناپسندیدہ بات پیش نہیں آئی ہوگی کہ تم نے اس خط میں کوئی تذکرہ جلسہ کا نہیں کیا جس کا مجھے انتظار رہتا ۔ والد صاحب ، مولوی عبد الوحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون ۔ ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں معلوم نہیں مولوی عبد المنان صاحب گوجرانوالوں کی آمد و رفت ہے یا نہیں ؟ ان کا بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا ۔ عزیز مولوی مسعود الٰہی صاحب سلام مسنون کہتے ہیں فقط والسلام

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ بوساطت ڈاکٹر عبد المجید صاحب مدظلہم حضرت شیخ الحدیث صاحب
مقام جھاوریاں ۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) بقلم عبد الرحیم ۱۳؍ شعبان ۱۳۸۸ھ

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہٗ!

بعد سلام مسنون ۔ رمضان المبارک بالخصوص ختم رمضان پر خط لکھنا بہت ہی کار ہے وارد لیکن دعاء سے تمہارے لیے اور تمہارے والد صاحب اور اہل و عیال اور عزیز وحید اور ان کے اہل و عیال کے لیے دعاء سے کسی وقت دریغ نہیں ہوا ۔ اس وقت خط کی مجبوری یہ پیش آئی کہ عید کی شب میں متعدد احباب جا رہے ہیں

ان کے ہاتھ یہ کراچی میں ڈل جائے گا تو تمھیں وقت سے پہلے مل جائے گا۔

قاضی صاحب کے خطوط سے نظام تو ضرور معلوم ہو چکا ہوگا، احتیاطاً میں بھی لکھ رہا ہوں کہ ۲۲؍دسمبر کو جدہ سے سیٹیں ریزرو ہوئی ہیں۔ آگے کا نظام مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن میں نے قریشی صاحب کو یہ ضرور لکھ دیا ہے کہ پاکستان کے سفر میں اصل ڈھڈیاں ہیں۔ اس کے لیے چار پانچ دن ضرور رکھیں۔ اس لیے ایک کارڈ ان کو لکھ کر یہ معلوم کر لیں کہ اس ناکارہ کی حاضری ڈھڈیاں کی تجویز ہے اور زیادہ اہم یہ ہے کہ تم یا مولوی وحید کراچی کا ارادہ بالکل نہ کریں۔ نظام تو مجھے معلوم نہیں مگر چونکہ دہلی کا راستہ کراچی کے سوا اور کوئی نہیں اور دہلی کے لیے دوبارہ بھی کراچی آنا پڑے گا اس لیے میری صلاح تو یہ ہے کہ جاتے وقت بالکل قیام نہ ہو کسی طرح ہمروزہ ہی روانگی ہو جاوے۔ والد صاحب اور عزیز مولوی وحید اور ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔ بقلم محمد اسماعیل

حضرت شیخ الحدیث صاحب

عزیزم الحاج مولوی عبد الجلیل سلمہ، معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جہاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

۲۸؍رمضان المبارک (۱۳۸۸ھ)

○

عزیز محترم سلّمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ تمہارا تو عرصے سے کوئی خط مجھے نہیں ملا، لیکن گذشتہ ہفتہ علی میاں آئے تھے تین دن یہاں قیام رہا، پھر دہلی، بھوپال وغیرہ چلے گئے۔ انہوں نے آتے ہی تمہارے خط کو دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں آیا تو انہوں نے تمہارے خط کے حوالے سے یہ اطلاع دی تھی کہ تم رمضان کے بعد دو چار دن کی تاخیر سے آنے والے ہو اس وقت سے تمہاری آمد کا برابر اشتیاق لگ رہا تھا۔ آج کے خط سے بہت ہی قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس ناکارہ کا حجاز کا جانا بھی اس سال ملتوی ہے۔ مولوی انعام صاحب تو

پہلے ہی سے متردد تھے۔ انہوں نے میرے بارے میں قاضی صاحب سے مشورہ کیا تھا، انہوں نے بھی مولوی انعام صاحب سے یہ کہہ دیا تھا کہ مجھے کچھ شرح صدر جانے کے متعلق نہیں ہے اس لیے میرا سفر تو ملتوی ہے۔ البتہ عزیزان مولوی انعام و ہارون یکم فروری کو دہلی سے اور ۴ فروری کو بمبئی سے بذریعہ طیارہ حجاز کا ارادہ کر رہے ہیں۔ یہ ناکارہ تمہارے لیے دعا سے کبھی بھی غافل نہیں ہے۔ مولوی انعام، ہارون وغیرہ کل دوپہر یہاں آئے تھے آج قیام ہے۔ کل دوپہر کو واپسی ہے۔ والد صاحب مولوی عبدالوحید صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں عزیز مولوی سعید سرگودھوی کے خط سے ڈاکٹر محمد امیر صاحب کے حادثے کی اطلاع سن کر بہت ہی رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے۔ تم نے تو کوئی ذکر کیا نہیں، تفصیل اس میں بھی نہیں تھی کہ کیا بیمار ہوئے تھے؟ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے سلام مسنون۔ قاضی صاحب اگر آگئے ہوں تو ان کو بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

۲۴ ، شوال ۸۸ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بوساطت جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سلمہٗ۔ بمقام چاوریاں ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان)

○

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ محبت نامہ پہونچا تھا۔ تمہاری مسلسل علالت کی خبر سے بہت ہی فکر و قلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ یہ ناکارہ بھی روز افزوں امراض کا شکار رہتا ہے لیکن اس ناکارہ کے تو مقتضاء عمر بھی ہے تم تو ابھی ماشاء اللہ جوان ہو۔ تمہاری مسلسل بیماری موجب فکر و قلق ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان حالات میں بھی تم معمولات کی پابندی کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے، استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ والد صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ بھائی اکرام الحسن صاحب و عزیزان طلحہ و نصیر و دیگر احباب سے سلام مسنون۔

پرسوں دفعۃً یہ خبر سنی کہ راؤ عطاء الرحمٰن کو قلبی دورہ پڑا ہے اور ڈاکٹر کو دکھلانے
کے لیے آئے ہیں۔ اسی وقت اول شاہ صاحب کے یہاں پھر راؤ یعقوب علی خان
صاحب کے یہاں تلاش میں آدمی بھیجے۔ اس کے بعد حبیب کہیں پتہ نہ چلا تو ڈاکٹر
برکت علی صاحب کے مکان پر آدمی بھیجا۔ وہاں معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ تفریح میں
لگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر محسن اور شاہ مسعود صاحب وغیرہ سب وہیں تھے۔ معلوم ہوا
دورہ تو ہوا تھا مگر طبیعت جلد ہی سنبھل گئی۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ
رکھے کہ میرے حضرت کے خصوصی تعلق والوں میں ہیں۔ یہاں کی آمدورفت تو کئی
سال سے بند ہے البتہ بھائی الطاف اور حاجی ظفر کو اللہ جزائے خیر دے،
دونوں اکثر آتے رہتے ہیں۔ اس ناکارہ کی بھی اپنے امراض کی وجہ سے رائے پور کی
حاضری تقریباً بند ہی ہو گئی۔ گذشتہ عید کے بعد حاضری ہوئی تھی پھر نوبت نہیں
آئی۔ جناب ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہٗ معرفت جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سلمہٗ — حضرت شیخ الحدیث صاحب
مقام چھاوریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) — ۲۶ ذی الحجہ ۸۸ھ
بقلم عبدالرحیم

عزیزم سلّمہٗ!
بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا خط پہنچا اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ
تمہارا دیدار نہ مل سکا۔ انا للہ وانا الخ
اللہ جل شانہٗ کسی وقت باحسن وجوہ ملاقات میسر فرمادے۔ کل صبح آزاد صاحب
بارادۂ پاکستان لدھیانہ گئے ہیں۔ ایک شب قیام کے بعد لاہور کا ارادہ ہے ایک
ڈبہ تمباکو کا تمہارے لیے بھیجنے کا ارادہ کیا تھا، مگر انہوں نے یہ کہہ کر عذر کر دیا کہ
علی میاں نے آدھ سیر تمہارے لیے بھیجا۔ یہ اور آدھ سیر میرا اپنا ہے اور زیادہ لے جانے
نہیں دیتے۔ ایک ڈبہ رمضان میں تمہارے لیے مولوی عبدالمنان کو دے دیا تھا۔ معلوم

نہیں وہ پہونچ بھی گیا یا نہیں۔ وہ رمضان کے بعد سے احباب سے الوداعی ملاقات کے لیے مسلسل اسفار میں ہیں۔ وہ کلکتہ احباب سے الوداعی ملاقات کے لیے تبلیغی احباب کے ساتھ گئے تھے اور واپسی میں کانپور اتر گئے تھے۔ وہاں سے ان کا خط آیا تھا کہ یہاں سے ہردوئی وغیرہ ہوتے ہوئے ۱۵-۲۰ دن میں پہونچوں گا۔ اس ناکارہ کی طبیعت رمضان کے بعد سے خراب چل رہی ہے۔ حرارت کا سلسلہ بھی مسلسل ہے اور ایک ہفتہ سے بھوک بھی نہیں لگ رہی ہے اور کئی روز سے دوران سر کا سلسلہ بھی ہے۔ قاضی صاحب اگر سفر سے آگئے ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب، ڈاکٹر صاحب سے سلام مسنون

فقط والسلام۔ بقلم محمد اسماعیل

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ، معرفت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
مقام چاہ دریاں، ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)

حضرت شیخ الحدیث صاحب
۹ر ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

○

۱۳۸۹ھ - ۷۰ - ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۱۰ ارمحرم، اکو پہونچا۔ تمہارے ضعف و بیماری کی خبروں سے بہت ہی فکر اور قلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمادے۔ والد صاحب اور مولوی وحید صاحب سے بھی اور ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون مفتی عبدالعزیز کے والد مولوی بشیر صاحب

دو ہفتہ دار الطلبہ جدید میں بیمار رہ کر ۱۰ محرم کی صبح کو ۷ بجے انتقال کر گئے۔
جنازہ رائپور گیا اور حضرت قدس سرہ کے بالکل قدموں میں تدفین عمل میں آئی
بہت ہی تعلق ہوا کہ جس جگہ حضرتؒ کی ہمیشہ تمنا رہی وہ جگہ خوش قسمتی سے ان
کو ملی۔ اس ناکارہ کو رائپور کی حاضری کی تمنا ہر وقت رہتی ہے مگر اب اپنا لاری
سے تو سفر مشکل ہو گیا۔ کار اور پٹڑی کا مستقل مرحلہ ہے۔ اس دفعہ معلوم ہوا
کہ پٹڑی کھلی ہوئی ہے اور اتفاق سے علی گڑھ کے ایک مہمان کار میں آئے
تھے۔ بندہ جنازہ سے کئی گھنٹے پہلے کار میں رائے پور حاضر ہو گیا۔ لیکن پٹڑی
پر پھر بھی دق ہونا پڑا۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ جلدی ہی اس نے جانے دیا۔ بندہ
تو سیدھا مزار پر حاضر ہو گیا تھا اور ابوالحسن سے کہہ دیا تھا کہ جو بھی آئے اس سے
کہہ دیں کہ مغرب کے بعد مصافحہ ہو گا۔ وہیں سے اٹھ کر نماز پڑھتا اور مغرب
کے بعد کوٹھی پر حاضر ہوا۔ سب احباب جمع ہو گئے تھے۔ شب کو قیام کے
بعد گیارہ کو علی الصباح واپسی ہوئی۔ اللہ کا بہت ہی شکر ہے کہ بہت دنوں
کے بعد اطمینان سے حاضری نصیب ہوئی۔ فقط والسلام۔

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بوساطت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب زکریا۔ مظاہر علوم
مقام جھاوریاں۔ ضلع سرگودہا (مغربی پاکستان) ۱۷ محرم ۱۳۸۹ھ
بقلم محمد اسماعیل

○

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بعد سلام مسنون
جب تک قاضی صاحب یہاں تشریف رکھتے تھے تمہاری خیریت ان کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً
معلوم ہوتی رہتی تھی۔ ان کے جانے کے بعد سے خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ تمہاری بیماری کی وجہ سے اکثر
خیال بھی لگا رہتا ہے اور فکر بھی رہتا ہے۔ اس کی بنا پر دعاء صحت بھی کرتا ہوں۔ یہ تو معلوم ہو ہی
گیا ہوگا کہ اس ناکارہ نے ماہِ مبارک یہاں گزارنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ دعا کرو اللہ جل شانہٗ حرمین شریفین
کی برکات سے کچھ حصہ عطا فرما دے۔ تجویز یہ ہے کہ شعبان کے اخیر میں مکہ مکرمہ حاضر ہو کر نصف اوّل مکہ
میں اور پھر نصف ثانی مدینہ پاک میں گزار کر ۲ شوال کو حیات باقی ہو تو بعد حسرت و یاس یہاں سے واپسی

ہوگی اور دو تین دن مکہ میں قیام کے بعد اگر آپ کے یہاں کا وجہ مل سکا تو انشاء اللہ تعالیٰ ڈھڈیاں حاضری کی تمنا تو ہمیشہ رہتی ہے اور نہ مل سکا تو پھر متعذر۔ علی میاں مولوی منظور یکم شعبان کو رابطہ کے اجتماع میں مکہ آئے تھے۔ اس سے فراغ پر مدینہ پاک آئے ہوئے ہیں۔ میرے ساتھ مکہ واپسی کا ارادہ ہے لہٰذا یہ ابھی طے نہیں کہ میرے ساتھ مدینہ واپسی ہو یا میرہ کا مدینہ واپسی پر ان کی ہند واپسی ہو۔ اس خط کے جواب کا ارادہ نہ کریں کہ اب رمضان ہے اور اس کے بعد متصلاً واپسی کا ارادہ ہے۔ والد صاحب اور عزیز عبدالوحید صاحب سے بھی سلام مسنون۔

یہ ناکارہ تمہارے لیے اور تم سب کے اہل وعیال کے لیے دل سے دعا کرتا ہے اور انشاء اللہ کرے گا اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سے بھی سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کے لیے بھی دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۳۰ر اکتوبر ۶۹ء

مؤرخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۹ء

بمطابق ۱۷ر شعبان ۱۳۸۹ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہٗ معرفت الحاج ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سلمہٗ

مقام جھاوریاں ضلع سرگودہا۔

۱۳۹۰ھ - ۱۷ - ۱۹۷۰ء

عزیزم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون۔ علی گڑھ میں خالی پڑا ہوں۔ اندھے کو اندھیروں میں بڑی

دور کی سوجھتی ہے۔ پاکستان کے آخری سفر میں بہت ہی دوستوں کی طرف سے بالخصوص رائے ونڈ کے طالب علموں نے آپ بیتی حصہ دوم پر اصرار کیا۔ اس وقت تو واہمہ بھی نہ تھا کہ اس کے واسطے کوئی وقت نکال سکوں گا، لیکن یہاں خالی پڑا ہوں کوئی علمی کام نہیں ہے تو کیف ما اتفق قصے لکھوانا شروع کر دیئے مگر وقت بالکل نہیں ملتا۔ ہر آدھ گھنٹے بعد تو ایک ڈاکٹر اور ہر دس منٹ بعد کوئی زائر عشاء کے بعد میرے کاتب کی طبیعت حاضر ہو تو تھوڑا سا وقت ملے۔ مجھے تمہاری خلافت تو براہ راست حضرت نور اللہ مرقدہٗ سے معلوم ہے، مگر عزیز مولوی انیس الرحمن لدھیانوی کے متعلق پہلے سے تو میرے ذہن میں تھا مگر اس وقت میری طرف سے تحریر میں آنے کے لیے مزید توثیق کی ضرورت ہے۔

غالباً مولانا محمد صاحب لائلپوری نے بھی حضرتؒ کے خلفاء کی ایک فہرست بھی شائع کی تھی وہ میرے پاس موجود بھی ہے مگر آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے پتہ نہیں کہاں ہے، یہ بھی معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ تمہارا اور انیس کا سہارنپور کا قیام ایک زمانے میں گذرا یا آگے پیچھے، مجھے تو یاد ہے کہ تم مقدم تھے اور وہ بعد میں۔ اس کا جواب سہارنپور کے پتے پر لکھیں۔ معلوم نہیں یہاں سے کب روانگی ہو جائے۔ والد صاحب سے سلام مسنون۔

مولانا محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اہلیہ کے حادثۂ انتقال کا حال اوّلاً عزیز انیس کے خط سے معلوم ہوا تھا، اس کے نام تعزیت لکھ دی تھی کہ مجھے مولوی سعید الرحمن کا پتہ یاد نہیں تھا، بعد میں موصوف کا بھی خط مل گیا تھا۔ ان کے پتے پر اب خط لکھ چکا ہوں، اگر آپ خط لکھیں تو میرے دونوں خطوں کا تذکرہ کر دیجئے۔ ڈاک کا قصہ ایسا ہی ہے معلوم نہیں میرے خطوط میں سے کوئی سا پہونچا یا نہیں۔ والد صاحب، مولوی صاحب اور قاضی صاحب و ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۲۰، جمادی الثانی ۹۰ھ
بقلم عبدالرحیم

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب بوساطت عالیجناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب۔ مقام جھاوریاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

۱۳۹۱ھ - ۷۲ - ۱۹۷۱ء

مکرم و محترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون، مجھ پر تقریباً ۸ - ۹ مہینے سے تحریراً تقریراً اس پہ شدید اصرار ہوتا رہا کہ میں تابوت کے سلسلہ میں دوبارہ اپنی رائے کا اظہار کروں، مگر ہر مرتبہ میں نے تقریراً اور تحریراً یہی جواب دیا کہ میں تو دس برس پہلے اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہوں اس لیے اب اس اکھاڑا میں کودنا نہیں چاہتا، مگر اکابر احباب کا اصرار ہے کہ بعض اکابر نے چونکہ اپنی رائے سے رجوع کر لیا ہے اس لیے حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ سے خصوصی تعلق رکھنے والوں بالخصوص ان کا جن کی آنکھوں کے سامنے حضرتِ اقدس قدس سرہٗ کا تعلق تیرے ساتھ سالہا سال گزرا تیری رائے موجودہ احوال میں معلوم کر لینے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص بعض اکابر کے رجوع کر لینے کی وجہ سے میں نے یہ بھی کہا کہ اگر میرا رجوع ہو جاتا تو میں بھی اطلاع کر دیتا۔ مجھے تو موجودہ حالات میں اپنی سابقہ رائے کا نہ صرف بقا بلکہ مزید تاکد پیدا ہو گیا۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ دس برس اس حادثہ عظیمہ کو گزر چکے ہیں۔ احادیث کے درمیان میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ وارد ہے کہ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد انبیاء کہ اللہ نے زمین پہ یہ حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھا سکے، مگر اولیاء عظام نور اللہ مراقدہم کے متعلق احادیث میں کوئی نص نہیں ہے۔ جہاں اعتقاد اور حسن عقیدت کا تعلق ہے امید تو یہی ہے کہ انشاء اللہ کوئی تغیر نہیں پیدا ہوا ہو گا، لیکن یہ کوئی قطعی چیز نہیں۔ فقہاء کرام نے اس میت پر جس کو بغیر نماز جنازہ پڑھائے دفن کر دیا ہو مشہور قول میں صرف تین دن تک نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اس کے بعد تفسخ کا احتمال بتلایا ہے۔ زائد سے زائد جو قول اس میں ملتا ہے وہ ایک ماہ کا ہے۔ جہاں تک منامات یا کشوف کا تعلق ہے وہ کوئی شرعی حجت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی اگر خواب میں زیارت ہو تو اجماعاً وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی زیارت ہے اس کے باوجود علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اگر خواب میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد ظاہرِ شریعت کے خلاف ملے تو اس پر عمل جائز نہیں بلکہ اس کی تعبیر ضروری ہے۔ ایسی صورت میں منامات پر ظاہر شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں لگایا جائے گا اور ایسے ہی کشوف پر حضرتِ اقدس رائے پوری قدس سرہٗ کے متعلق جہاں تک منامات اور کشوف کا تعلق ہے وہ بھی متعارض اور مختلف ہیں۔ دوستوں سے یہ چیزیں مخفی نہیں کہ حضرت قدس سرہٗ نور اللہ مرقدہٗ کو اس سیہ کار کے ساتھ جو تعلق تھا اس کا طبعی تقاضا بھی تھا کہ میں انتقالِ تابوت کے مسئلہ میں پیش پیش ہوتا اور یہ بھی ان لوگوں سے مخفی نہیں جو تدفین کے موقع پر وہاں موجود تھے کہ حضرت قدس سرہٗ کو ڈھڈیاں دفن کرنے کے سلسلہ میں اس ناکارہ نے عزیز جلیل سلمہٗ کو کتنے سخت خطوط لکھے جو اس کے پاس محفوظ ہیں اور اس لئے اپنی سخت مجبوریاں اور معذوریاں جن کو میں نے بھی اس وقت قابلِ لحاظ سمجھ لیا تھا لکھیں، مگر عزیزم مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے انتقالِ تابوت پر وہ سب غلط ثابت ہوئیں۔ چنانچہ اس موقع پر پھر میں نے عزیز جلیل کو ڈانٹ کے خطوط لکھے تھے کہ تم نے جو اعذار بارہ اس وقت مجھے بتلائے تھے وہ سب عزیز مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے نقلِ تابوت نے ھباءً منثوراً کر دیئے۔ حضرت قدس سرہٗ کے رائے پور عدمِ تدفین میں جو خدام رائے پور سہارن پور کے لاہور میں موجود تھے جناب الحاج حافظ عبد العزیز صاحب مدفیوضہم کو چھوڑ کر (کہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے اور گوجرانوالہ اپنا ویزا لینے تشریف لے گئے تھے) بقیہ سب مجرم ہیں کہ جو آج زور دکھلا رہے ہیں اس وقت ان کی زبانیں کیوں گنگ ہو گئیں تھیں۔ بعض احباب نے حضرت قدس سرہٗ کے بعد اس مسئلہ میں عزیز جلیل سے گفتگو کرنا چاہی تو بعض ہندی خدام ہی نے روک دیا۔ تعجب ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے تابوت کے منتقل کرنے میں ایک شخص حافظ صدیق نوح والے تو اڑ جائیں کہ تابوت دہلی جائے بغیر نہیں رہے گا مگر ان معزز حضرات میں سے کسی نے بھی اس وقت لب کشائی نہیں کی۔ یہ قصے تو بڑے طویل ہیں اور عام لوگوں سے کہنے کے بھی نہیں۔ مگر خصوصی احباب ان واقعات سے خوب واقف ہیں کہ بہر حال اس ناکارہ کے نزدیک دس برس گزر جانے کے بعد کسی طرح بھی اب نبش مناسب نہیں کہ عالمِ برزخ

کا حال کسی کو بھی معلوم نہیں۔ اس کے باوجود جو حضرات علمائے کرام اس چیز میں بندہ کے موافق نہیں اس ناکارہ کو ان پر نہ کوئی اعتراض ہے اور نہ ان سے کوئی خلاف ہے۔ اس لیے کہ بندہ کے یہاں ہمیشہ اختلافِ علمار قابلِ التفات چیز نہیں رہی، بلکہ مبارک رہی جس کو میں اب سے تیس سال پہلے جبکہ لیگ اور کانگریس میں میرے دو مقتدا حضرات حکیم الامت حضرت تھانوی اور حضرت شیخ الاسلام مدنی نور اللہ مرقدہما میں شدید اختلاف تھا اور یہ ناکارہ دونوں کا نیاز مند تھا اور ادھر دونوں حضرات کے خداموں میں نہایت بدتمیزیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ اس وقت اس ناکارہ نے ایک رسالہ الاعتدال لکھا تھا جس کو دونوں اکابر اور ان کے مخصوص خدام نے بہت پسند کیا تھا اور کثرت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے تھے کہ بہت ہی بروقت اور مفید ثابت ہوا۔ بعض احباب نے اس وقت اس کو طبع کرا کے مفت تقسیم بھی کرایا، لیکن علمار کے شرعی اختلاف کو ان کی طرف سے ہو یا ان کے خدام کی طرف سے ہو اس کو منازعت یا مخالفت کا ذریعہ بنانے کا بندہ بہت مخالف ہے اور چونکہ کچھ عرصہ سے پاکستانی خطوط سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں یہ مسئلہ علمار کی حدود سے نکل کر عوام کی حد تک پہنچ گیا اور آپس میں منازعت کا ذریعہ بن گیا جس سے بہت رنج و قلق ہے۔ نیز فریقین کی تحریرات میں بھی نامناسب الفاظ ایک دوسرے کی شان میں لکھے جا رہے ہیں جو اہلِ علم کی شان سے بہت بعید ہے۔ ان حضرات کی شانِ عالی میں یہ کہنا تو بالکل آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے کہ احادیث پاک میں فسادِ ذات البین کو حالقہ قرار دیا گیا ہے اس لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کوئی چیز تحریر میں یا تقریر میں ایسی نہیں آنی چاہیے جس سے دوسرے فریق کے علمار کی اہانت ہو یا ہر نوع کے علمار کے متبعین کو دوسرے علمار کی شان میں بے ادبی یا اہانت کا موقع ملے یہ ناکارہ ہر عالم کے لیے اپنی علمی تحقیقات کے موافق اپنی رائے کے اظہار کا بالکل مخالف نہیں۔ یقیناً استفسار کے موقع جو دیانت ان کے نزدیک صحیح ہو اس کا اظہار ضروری ہے، لیکن اس کو منازعت کا ذریعہ ہرگز نہ بنانا چاہیے۔ اس میں ہر فریق کے علمار کو اپنے زیرِ اثر لوگوں کی نگرانی کرنا بھی ضروری ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ تاکہ ان کے زیرِ اثر لوگوں سے دوسرے کی شان میں گستاخی کا کوئی لفظ نہ نکلے۔ لیکن

کانگریس میں جاعت کے اکابر حضرت شیخ الہند، حضرت حکیم الامت، حضرت شیخ الاسلام نوراللہ مراقدہم کے معمولات باوجود آپس کے اختلاف کے ایک دوسرے کا کتنا ادب و احترام کرتے تھے اس کے دیکھنے والے ہزاروں موجود ہیں۔ اس کے متعلق بھی یہ ناکارہ اپنے رسالہ الاعتدال میں لکھ چکا ہے۔ بندہ کے خیال میں اس موقع پر احباب کو یہ رسالہ اہتمام سے اپنے مجامع میں سنانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں رسالہ خدّام الدین کا مضمون بہت ہی معتدل ہے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے کہ انھوں نے فریقین کے اکابر کا احترام کرتے ہوئے اعتدال کا راستہ اختیار کیا۔ میں رسالہ الاعتدال میں لکھ چکا ہوں کہ اس سیہ کار کو اپنی کم علمی، بے مائیگی کے باوجود اپنے مرشد اپنے شیخ حضرت سہارن پوری قدس سرہٗ سے بھی بعض مسائل میں اختلاف رہا، لیکن اس پر میرے حضرت نے نہ تو دربارِ اقدس سے میرا اخراج کیا اور نہ نعوذ باللہ اس سیہ کار کے ناپاک دل میں حضرت قدس سرہٗ کی طرف کوئی ناپاک خیال آیا، بلکہ حضرت قدس سرہٗ کی عظمت اور زیادہ پیدا ہوئی۔ آپ کی تعمیلِ حکم میں یہ سطور لکھ دی ہیں ورنہ نقارخانہ میں طوطی کی صدا کا بے اثر ہونا مجھے خود بھی معلوم ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

(حضرۃ اقدس مولانا) محمد زکریا (صاحب مدظلہٗ)　　بقلم شاہد غفرلہٗ

۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

○

عزیزم سلمہٗ، بعد سلامِ مسنون! اسی وقت عنایت نامہ پہنچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تم نے حضرت قدس سرہٗ کی نشأ مبارک کے خلاف کرکے اپنے کو بھی پریشانی میں ڈالا اور خدّام کو بھی۔ آٹھ برس بعد حافظ صاحب نے اس مسئلہ کو از سر نو نہایت اہتمام سے اٹھا کر سُنا ہے کہ پہلے کی طرح سے اب دوبارہ کھادر وغیرہ کے دو ہزار دس قدیم مخطوط کے ساتھ دوسری عرضداشت قاری طیب صاحب کے مفصل بیان کی تائید میں حکومتِ ہند کو بھیجا جارہا ہے۔ خدام الدین کی دو قسطیں تو میرے پاس پہنچیں پہلی اور دوسری۔ تیسری نہیں پہنچی۔ اس کا حال تمہارے خط سے معلوم ہوا تیسری

قسط تمہارے پاس ہو تو جلد بھیجو ورنہ قاضی صاحب وغیرہ سے جلد بھجوا دو۔ الحق اور تعلیم القرآن کا پرچہ یہاں کوئی نہیں پہنچا۔ ڈاک سے تو ان کا آنا بہت مشکل ہے۔ رائے ونڈ عزیز احسان کے پاس ایک پیکٹ میں جتنے مل سکتے ہوں بند کرکے اس پر میرا پتہ لکھ کر بھیج دو کہ وہاں سے نظام الدین کی آمد و رفت عرب مبلغین کی بہت ہے۔ ان کے ذریعہ سے آنا آسان، جبکہ وہ پرچہ نظام الدین کے واسطے سے میرے پاس سہولت سے بھیج سکتے ہیں، مگر اہم شرط یہ ہے کہ کسی پیکٹ میں بند کرکے اس پر میرا پتہ واضح لکھ دیا جائے۔ بعض رسائل حاجی یوسف و قاضی صاحب وغیرہ نے بھیجے، مگر زبانی قاصد سے کہہ دیا کہ زکریا کے پاس پہنچا دیں۔ چونکہ کئی واسطوں سے پہنچتے ہیں۔ قاصدوں کو نام یاد نہیں رہا اس لیے میرے پاس تک نہیں پہنچا۔ حافظ صاحب کا بذریعہ طیارہ کراچی سے لاہور پہنچا تو گذشتہ ہفتہ معلوم ہوگیا تھا کہ شنبہ کو انہوں نے خدام الدین کے دفتر کو ارجنٹ تار دیا کہ میرے آنے سے پہلے کوئی مضمون بینات کے خلاف نہ لکھیں اور اتوار کی صبح کو طیارہ سے دس بجے لاہور پہنچ گئے۔ سیدھے خدام الدین کے دفتر میں گئے۔ یہ بھی خطوط سے معلوم ہوا کہ اب لاہور سے ڈھاکہ کا ارادہ ہے۔ انہوں نے جو فتاوی نمبر ا اردو میں اور نمبر ۲ عربی میں شائع کیے ہیں ہم لوگوں کو اس کے دکھانے کی ممانعت ہے۔ اپنے مخصوص احباب کو دیئے جاتے ہیں اور یہ تاکید کر دی جاتی ہے کہ مخالفین کو نہ دکھائیں۔ سُنا ہے کہ وہاں کے وزراء، حکام اور حکام رس لوگوں کو بہت اہتمام سے دستی پہنچائے جا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی فتاوی دستخطوں کیلئے حجاز بھی بھیجے جا رہے ہیں۔ قاری طیب صاحب کا مفصل فتویٰ اور اس کے بعد بیان تاکید تم نے دیکھ لیا ہوگا۔ اس کی وجہ سے حافظ صاحب کی بہت ہمت افزائی ہوئی۔ مجھ پر بھی دوستوں کا اصرار ہے کہ میں بھی اپنے سابقہ دستخطوں کا تاکید کروں۔ مگر بجز فتنہ کے اور کوئی فائدہ سمجھ میں آتا نہیں کہ از سر نو کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے۔ آج کل مفتی ۔۔۔ یہاں آئے ہوئے ہیں اور میں نے آج چائے کے بعد جو چیزیں میرے پاس تھیں خدام الدین کی ۔۔۔ مفتی جمیل کی التحریر النادر وغیرہ وغیرہ ان کے حوالے کر دیئے ہیں۔ وہ صبح سے ۔۔۔ رہتے ہیں۔ مولوی منظور صاحب نعمانی بھی ۲۔۳ دن ہوئے آئے تھے ۳ دن یہاں رہے۔ میں نے یہ سب چیزیں ان کو

دکھادی تھیں۔ آجکل قاری فتح محمدؒ بھی سہارن پور آئے ہوئے ہیں۔ ان کا شدید اصرار ہے کہ یہ سب چیزیں بیں ان کے حوالے کر دوں، مگر میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ جو ایک ہی عدد ہے وہ تو نہیں دے سکتا کہ احباب دیکھنے کے لیے آتے رہتے ہیں جو مکرر ہے اس کو دینے میں انکار نہیں۔ انہوں نے حافظ صاحب کے مطبوعہ فتاوٰی نمبر ۱ و نمبر ۲ کی نقل کر کے تمہارے پاس بھیجی بھی ہے۔ خدا کرے پہنچ گئی ہو۔ اگر پہنچ گئی ہو تو مفتی جمیل صاحب کو خاص طور سے ضرور دکھا دیں، ممکن ہے کہ ان کے پاس نہ پہنچی ہو۔ اس لیے کہ یہاں ہندوستان میں ہم لوگوں سے اس کا بہت اخفا رہا ہے۔ قاری فتح محمدؒ نے بھی معلوم نہیں کس طرح ۲-۳ دن کے لیے ان کو حاصل کیا تھا۔ والد صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب اور قاضی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ آجکل امراض اور ہجوم مشاغل کے ساتھ ساتھ اس جدید فتنے نے اور بھی وقت ضائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ مولوی منظور صاحب کو یقین تھا کہ ان کی گفتگو کے بعد قاری طیب صاحب اپنے بیان سے رجوع کر لیں گے، مگر انہوں نے بیان تاکد کے ساتھ اس کو اور مؤکد کر دیا۔

تمہارا پتہ روز بدلتا ہے۔ بڑی مشکل سے تو ڈاکٹر صاحب کا پتہ یاد کیا تھا اب اور بدل گیا۔ اس لیے اپنے ہر خط پر پتہ لکھا کرو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بقلم حبیب اللہ

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہ ۲۶ جمادی الثانی ۹۱ھ

معرفت حافظ غلام فرید صاحب جامع مسجد جہادریاں ضلع سرگودھا

مغربی پاکستان

O

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون! اسی وقت تمہارا کارڈ مؤرخہ ۲۶ اگست، آج منگل ۳۱ اگست کو پہنچا، جبکہ خدام الدین کی تیسری قسط میں مجلس شرعیہ کا مضمون بیباک سے نقل کیا گیا ہے تو اس کے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ بیباک تو یہاں موجود ہے۔ البتہ یہ اگر معلوم ہو جائے کہ حافظ صاحب کے

اس اصرار پر کر خدام الدین والے اپنے دو قسطوں کی تردید خود ہی خدام الدین میں کریں اور انھوں نے
اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا اس کے متعلق اگر کوئی تفصیلی روایت مصدقہ معلوم ہو تو ضرور لکھیں
الحق کا مضمون ابھی تک نہیں پرچہ پہنچا۔ سارا رسالہ بھیجنے کی ضرورت نہیں کہ وہ ڈاک سے نہیں آ
سکتا، البتہ اس کا تراشہ لفافے میں آسکتا ہے۔ تعجب ہے کہ قاری طیب صاحب کا بیان تاکُدّاب
تک تم کو نہیں ملا۔ اس کا تو فوٹو پاکستان ہی میں شائع ہوا اور وہیں سے کثرت سے شائع کیا گیا مجھے تو
قاری فتح محمد نے دکھلایا تھا اور دکھلا کر واپس لے گئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ اس کی نقل وہ آپ کے
پاس ایک (عرصہ) ہوا بھیج چکے تھے اور اس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ جو اس لفافہ میں بھجوا رہا
ہوں۔ میں نے مولوی احسان کو بھی لکھا تھا کہ میرے بیان تاکُدّ کی ایک نقل تمہارے پاس بھیج دیں۔
تعجب ہے کہ تمہارے پاس نہیں پہنچی۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظ عبدالعزیز صاحب نے اپنا بھی کوئی بیان مستقل اس سلسلہ میں لکھا ہے
جس کے فوٹو بابو عبدالعزیز وغیرہ نے بہت کثرت سے شائع کیے ہیں، مگر یہاں اب تک اس
کا فوٹو یا اس کی نقل نہیں پہنچی۔ میں نے یہاں تک اس کے متعلق قاضی صاحب کو اور بھائی یوسف رنگ
والوں کو کئی خط لکھے کہ اس کی نقل یا فوٹو مل جائے تو بھیج دیں، مگر ابھی تک نہیں ملی۔ مولانا یوسف
صاحب بنوری و قاری طیب صاحب کے بیان تاکُدّ کے بعد یہاں کے احباب کے شدید اصرار پر بالخصوص
مولانا منظور صاحب نعمانی کے شدید اصرار پر میں نے ان کو ایک خط اپنی سابقہ رائے پر تاکُدّ کا لکھ کر بھیجا تھا
جس کی نقل قاضی صاحب اور بھائی یوسف صاحب کے پاس بھی بھیج چکا ہوں۔ قاری فتح محمد
نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس کی نقل تمہارے پاس بھیج چکے ہیں۔ میرے بیان کی ایک نقل اگر مفتی جمیل کے پاس
بھیج دو تو اور اچھا ہے وہ جس کے پاس تم بھیجنا چاہو۔ یہاں بھی قاری فتح محمد بڑے زوروں پہ ہیں اور حاجی
نجم الدین صاحب، ان کی مساعی کو طبع کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ جو چیز طبع ہو تمہارے پاس
بذریعہ ڈاک لفافہ میں بھیج دیا کریں، کیونکہ پیکٹ میں جانا مشکل ہے۔ اگرچہ میرے پاس بینات کے
دو پیکٹ بذریعہ ڈاک براہِ راست پہنچ گئے۔ سمجھ میں نہیں کیسے آگئے۔ والد صاحب اور

مولوی صاحب اور حافظ غلام فرید سے سلامِ مسنون کہہ دیں۔ اس لفافہ کی رسید کارڈ سے بھیج دیں تو اطمینان ہو۔ از راقم سلامِ مسنون

حضرت شیخ مدظلہٗ بقلم شاہد غفرلہٗ ۹ رجب ۹۱ھ

○

بہت شبنم میں دھویا پر گلابی رہ گئی رنگت
نہ چھوٹا پر نہ چھوٹا خون رگِ بلبل کی گردن سے

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہٗ، بعد سلامِ مسنون! گذشتہ ہفتہ تمہارے چھ مسلسل کارڈ پہنچے تھے۔ اور اسی مضمون کا ایک نہایت مختصر گرامی نامہ قاضی صاحب کا بھی پہنچا تھا۔ میں نے اسی وقت تمہارے اور قاضی صاحب کے خط کا جواب مختصر اور نہایت عجلت میں فوراً لکھوا دیا تھا کہ آپ ببیتی میں نعش مبارک کی واپسی کا ارشاد غلط نقل کیا گیا، بلکہ خود اپنی واپسی کے متعلق بہت عاجزی سے ارشاد فرمایا تھا یہ گفتگو حجرہ مبارکہ میں ہوئی تھی جبکہ یہ ناکارہ بھی حاضر تھا۔ حضرت قدس سرہٗ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے اور میں اپنی جگہ کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حافظ عبدالعزیز صاحب چارپائی کی پائنتی کی طرف بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت نے پاکستانی احباب کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ میری واپسی میں مانع نہ بنیں۔ مجھے تو اس مجلس میں صوفی جی کا ہونا خوب یاد ہے۔ تمہیں اگر صوفی جی کے ہونے کا انکار ہے تو مجھے بھی اصرار نہیں، لیکن حضرت حافظ صاحب کو واپسی کا ذمہ دار بنانا محقق ہے۔ اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔ اس کے علاوہ تمہارے سابقہ اور حال کے خطوط میں جو تفاصیل اور پاسپورٹ کے حوالے لکھے ہیں ان سب کا مقصد میں نہیں سمجھا۔ اگر مقصود یہ ہے کہ حضرت کی یہ خواہش کہ "رائپور میں تدفین ہو" تمہارے علم میں نہیں تھی تو میں مسلمان کی تکذیب تو نہیں کر سکتا، مگر حضرت قدس سرہٗ کا یہ مقولہ کہ میرے شیخ نے یہ فرمایا تھا کہ زندگی بھر تو ساتھ رہے، دل یہ چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ساتھ رہے، مگر ہوتا وہی ہے جو خدا چاہے۔ یہ ایسا متواتر ارشاد ہے جس کے سننے والے ہند و پاک میں ہزاروں ملیں گے کہ جب بھی پاکستان جانے کا تذکرہ ہوتا حضرت کی

مجلس میں روزانہ ۱۔۲ مرتبہ اس کا ذکر ہو جاتا۔ اسی لیے جب حضرت قدس سرہٗ کے وصال کے بعد میں نے تم کو جو سب سے پہلا کارڈ لکھا اس کی ابتدا اس مصرعہ سے تھی

ع میری حسرتوں کا کیا ہے محزن میرے دل میں تم سے غبار ہے

اس کے جواب میں تم نے کئی جگہ سر مبارک پہ، گردن پہ، مونڈھوں پر شگاف اور دوا بھرنے کا عذر لکھا اور یہ کہ حکام سے منظوری لینے میں دو دن صرف ہو جاتے اس وقت تک نعش مبارک کے خراب ہو جانے کا اندیشہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس پہ میں نے لکھا تھا کہ تمہارے اعذار کی وجہ سے اب تم پر کوئی الزام نہیں، لیکن جب عزیز مولانا یوسف صاحب کے انتقال تابوت پر کوئی چیز پیش نہ آئی اور سب مراحل آدھ گھنٹہ میں طے ہو گئے تو میں نے لکھا تھا کہ عزیز یوسف کے تابوت نے آپ کے سارے اعذار باردہ ختم کر دیئے۔

(۱) تمہارے سب سے پہلے کارڈ میں یہ لکھا کہ میں بار بار میری زبانی اور تحریروں میں یہ فقرہ دیکھتا تھا کہ تو نے حضرت کی منشا کے خلاف کیا، مگر میں اس کو فقرہ پہ محمول کرتا تھا کہ بڑوں کو ایسا ہی کہنا چاہیئے۔ اھ یہ میرے حلق سے نیچے نہیں اترا آپ کو حضرت قدس سرہٗ کا منشا مبارک معلوم نہ ہو، یہ آپ کے استغراق کی علامت ہے، ورنہ جس کسی نے بھی حضرت قدس سرہٗ سے اپنے شیخ قدس سرہٗ کا مقولہ سنا ہو گا وہ اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت کی منشا کیا ہے۔

(۲) تم نے اسی کارڈ میں لکھا کہ جب لاہور میں دفن ہونے کا زور ہوا تو میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ اصل تو رائے پور دفن ہونا تھا جب وہ نہیں تو پھر ڈھڈیاں دفن ہوں۔ جب تمہیں حضرت کا منشا مبارک معلوم نہیں تھا تو پھر تم نے رائے پور کو اصل کیوں قرار دیا۔

(۳) تم نے کہا کہ حافظ عبدالعزیز صاحب کے علاوہ نہ تو مجھے کسی نے کہا اور نہ سمجھانے کی کوشش کی۔ اس میں اتنا جز تو صحیح ہے کہ ہندی لوگوں نے تم پہ زور نہیں دیا۔ جس کے متعلق میں بار بار ان سے بھی الزامی جواب دیتا ہوں کہ جو اصل وقت تھا اس وقت تو سب ساقط رہے اب

دفن کے بعد نعش پر (جو ناجائز ہے) اصرار ہے لیکن اسوقت ڈاکٹر برکت علی صاحب کے صاحبزادے ڈاکٹر
محسن نے بار بار اصرار کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو عطاء الرحمٰن نے یہ کہہ کر اس کو خاموش کر دیا کہ میں
جلیل سے بات کر چکا ہوں اور کسی سے بات کرنے کی اب ضرورت نہیں، البتہ تمہارا یہ الزام
صحیح ہے کہ ہندی لوگوں نے اس وقت زور نہیں دکھلایا۔ اگرچہ میرے نزدیک تو حضرت
قدس سرہٗ کی منشا مبارک کے بعد کسی کے زور دکھلانے کی ضرورت نہیں تھی جو ہم سب کے
نزدیک تو نہایت واضح ہے، مگر تم کہتے ہو کہ مجھے منشا ہی معلوم نہ تھا۔ واللہ اعلم بالسرائر

(۱۲) تم نے حلفیہ کہا ہے کہ یہ دونوں الفاظ نعش مبارک کے متعلق اور یہ کہ جلیل مانع نہیں
بنے اب تک نہیں سنے تیری تحریر سے معلوم ہوا الخ۔ اس میں جزء اول نعش مبارک کے متعلق
تو میں تردید اس وقت بھی کر چکا ہوں اور اب بھی کرتا ہوں، لیکن دوسرے جزء کے متعلق ابھی تک
مجھے ذرا بھی اپنی یاد میں تردد نہیں کہ جب حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کوٹھی میں بیٹھے
ہوئے خوشامد کر رہے تھے اور حافظ صاحب کو ذمہ دار بنا کر پاکی (پاکستانی) احباب سے یہ درخواست
کی تھی کہ وہ مانع نہ بنیں تو میں نے تمہارے سامنے حضرت سے کہا تھا کہ اس جلیل سے کہہ دیجئے کہ یہ
مانع نہ بنے۔ اصل مانع تو یہ بنتا ہے جو پیچھے رہتا ہے۔ اس سے تم کو انکار ہو تو ہو حضرت
قدس سرہٗ کے پاکستان لے جانے میں سب سے زیادہ تحریک تمہاری ہوئی تھی اور ہونی بھی چاہیے
تھی۔ اس میں تم پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ تو فطری چیز ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کہ تم ہمیشہ پیچھے
رہتے تھے اور سامنے دوسروں کو کرتے تھے۔ تم نے اپنے کارڈ نمبر ۴ میں خود اس کا اقرار کیا ہے
کہ جب آزاد صاحب کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے تو آزاد صاحب نے اپنے کمرے میں
بیٹھے ہوئے مجھے بتلایا کہ حضرت نے اپنے واپس لانے کے لیے حافظ عبدالعزیز کو ذمہ دار
بنایا ہے تو میں نے حاجی ابراہیم اور انیس الرحمان کو یہ روایت سنا کر کہا کہ اگر مولانا عبدالعزیز
صاحب تمہارے سے واپسی کے لیے تعیین کرانا چاہیں تو کوئی وعدہ نہ کرنا یہ کہہ دینا کہ واپسی
صوفی صاحب اور حاجی متین صاحب جب چاہیں گے ہو جائے گی۔ الخ۔

(الف) یہ تمہاری پس پردہ کوشش نہیں تو اور کیا ہے (ب) جب تم کو یہ روایت پہنچی تھی کہ حضرت نے حافظ عبدالعزیز صاحب کو واپسی کا ذمہ دار بنایا ہے تو پھر تمہارے لیے کیا یہ مناسب تھا کہ حضرت کے حکم کو منسوخ کرکے صوفی صاحب یا حاجی متین پر رکھتے (ج) تمہاری سعادت کا تقاضا یہ تھا کہ جب تم کو آزاد صاحب کے ذریعہ حضرت کے پیام کا علم ہو گیا تھا تو خود حضرت قدس سرہٗ کی منشا کی تکمیل میں کوشش کرتے۔

(د) تم نے کہا کہ روانگی سے پہلے میں نے عطاء الرحمٰن سے کہا تھا کہ تم حضرت سے بات کر لو اگر حضرت یہ فرما دیں کہ میں مجبوری سے جا رہا ہوں میرا دل نہیں چاہ رہا تو میں ان سب کو واپس کر دوں۔ عطاء الرحمٰن سے تو تمہاری گفتگو کا حال تو مجھے معلوم نہیں، لیکن تمہارا یہ کہنا کہ میں خوشی سے نہیں جا رہا ہوں مجبوری سے جا رہا ہوں بالکل صحیح ہے۔ حضرت قدس پاکستان کے سفر سے خالی الذہن تھے بلکہ ارادہ نہیں تھا۔ رمضان سے کئی ماہ قبل جب صوفی صاحب کا تار اپنی آمد کا آیا تو حضرت نے خود مجھے فرمایا تھا کہ اگر وہ نہ آئیں تو اچھا ہے کہ وہ آکر پاکستان جانے پر اصرار کریں گے اور مجھے انکار نہیں ہو گا۔ اب تو مجھے رائے پور سے جانے کو دل نہیں چاہتا۔ پھر اپنے حضرت کا وہ مقولہ نقل فرمایا۔ اس وقت جو بھی پاکستان جانے کا تذکرہ کرتا اس سے تکدر فرماتے، لیکن جب تم نے اور مولوی عبدالوحید نے بھائی خلیل کی شدت علالت بیقراری اور تڑپ اور ان کا لب گور ہونا مختلف مجالس میں بار بار کیا تو حضرت قدس سرہٗ نے اس بیکار سے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا ایک ہی بھائی ہے اور وہ زندگی کے آخری حال میں ہے۔ دل اس سے ملاقات کو بہت تڑپ رہا ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہو آؤں معلوم نہیں اس کو دیکھ سکوں گا یا نہیں، تو میں نے عرض کیا حضرت ضرور تشریف لے جائیں۔ اس پر حضرت نے ارادہ فرمایا تھا۔ اس کے بعد ہند و پاک والوں کی بڑی رسہ کشی ہوتی رہی۔ اور حضرت قدس سرہٗ اپنی عادتِ شریفہ کے مطابق کہ ہر ایک کی دلداری کا بڑی شدت سے اہتمام فرمایا کرتے تھے کبھی جانے کا کبھی نہ جانے کا ارادہ ظاہر فرماتے رہے، مگر چونکہ اس ناکارہ کے ذہن میں منشاء مبارک جانے کا تھا اس لیے کسی مجلس میں یا تنہائی میں بندہ نے نہ جانے کو نہیں کہا۔

البتہ روانگی سے چند روز قبل جبکہ حضرت کی طبیعت مد وجزر میں تھی اور سیلون متعین ہو کر ملتوی ہو گیا تھا تو علی میاں اور مولانا منظور صاحب اور ان دونوں سے زیادہ ڈاکٹر فرحت کے اصرار پر زکریا نے حضرت سے عرض کیا کہ پاکستان جانے سے تو انکار نہیں جبکہ حضرت کا بھی میلان ہے، لیکن اس وقت ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ بلڈ پریشر خراب ہے اس لیے چند سے ملتوی فرمادیں جب وہ اعتدال پر آجائے تو سفر فرمالیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "حضرت اب تو بھائی کی وجہ سے میری طبیعت پر جانے کا تقاضہ ہو ہی گیا۔ اب تو حضرت اجازت دے ہی دیں۔ انشاء اللہ بھائی سے مل کر جلد ہی آجاؤں گا۔ حضرت فکر نہ فرمائیں۔ اس کے بعد تقریباً ۲۰۰ خطوط تمہارے ہی دستِ مبارک کے لکھے ہوئے میرے خزانوں میں محفوظ ہیں جن میں تم ہی حضرت کی طرف سے شاہ صاحب اور عطاء الرحمٰن کو بار بار لاہور سے لے جانے کا تقاضہ لکھتے رہے۔ ڈاکٹر محسن اور حاجی نجم الدین جب علیحدہ علیحدہ لیجانے کے لیے مصر ہوئے تو حضرت کا دونوں کو یہ جواب کہ جانے کو تو میرا بھی دل چاہ رہا ہے اور حاجی نجم الدین صاحب سے یہ اصرار کہ بجائے دہلی کے سہارنپور جائیں اور عطاء الرحمٰن وغیرہ کو بھیج دیں کہ میری حالت گرتی جا رہی ہے جلد لے جاؤ۔ یہ سب تمہارے علم میں تو نہیں ہوگا کیونکہ تم کو یکطرفہ باتیں یاد رہا کرتی ہیں اور دوسری طرف کی باتیں تمہارے قول کے موافق باللہ العظیم تمہارے علم میں نہیں آتیں۔ لیکن اس سیہ کار کو تو دونوں طرف کی باتیں خوب معلوم ہوتی رہتی ہیں اور چونکہ اپنا ذاتی جذبہ اللہ کے فضل سے حضرت کے طبعی رجحان کے خلاف کبھی نہیں ہوا۔ اس لیے کوئی سے جزء پر کبھی اللہ کے فضل سے اصرار بھی نہیں۔ حضرت قدس سرہٗ کا شاہ مسعود اور عطاء الرحمٰن کے لے جانے کے لیے بلانے پر اصرار اسی قبیل سے تھا جس قبیل سے لاہور لائلپور کے احباب کو حضرت قدس سرہٗ آپس میں لڑا دیتے تھے اور خود کبھی فیصلہ نہیں فرماتے تھے۔ عام لوگوں کو اس پر تردد اور اشکال بھی ہوتا تھا کہ حضرت قدس سرہٗ خود کیوں نہیں فیصلہ فرما دیتے، مگر گلدستہ کے ہر پھول کی الگ ادا ہوتی ہے اس لیے میں تمہارے اس قول کی تردید نہیں کرتا کہ تم نے عطاء الرحمٰن سے چلنے کے لیے کہا ہوگا اور ضرور کہا ہوگا اور اس لیے کہا ہوگا کہ اس وقت حضرت قدس سرہٗ کا میلان بھائی کی مایوسی کی حالت کی خبر پہنچنے پر ہو چکا تھا۔

(۱۶) تم نے روانگی سے ایک دن پہلے ہی حجامت بناتے ہوئے جو حضرت کی گفتگو نقل کی مجھے اس سے انکار نہیں۔ یہ باتیں سب اس وقت کی ہیں جب حضرت روانگی پختہ کرچکے تھے۔ اور میں نے جو روایت نقل کی کہ حافظ صاحب کو ذمہ دار قرار دیا گیا اور تمہارے مانع نہ بننے کا ارشاد میری درخواست پر ہوا تھا۔ یہ تو بہت پہلے کی بات ہے جب تک کہ حضرت کے قلب مبارک نے جانا طے نہیں کیا تھا۔

(۱۷) تم نے لکھا کہ حافظ صاحب لانے کے ذمہ دار بنے تھے۔ یہ میں نے حضرت سے سنا نہ حافظ صاحب سے سُنا، مگر یہ ناکارہ تو خود اس مجلس میں موجود تھا، البتہ تمہاری اس تحریر میں اشکال ضرور ہے کہ ۱۴؎ میں تم خود اس کا اقرار لکھ چکے ہو کہ آزاد صاحب لے اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تم سے کہا تھا کہ حافظ صاحب کو واپس لانے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے جس پر تم نے انیس الرحمٰن اور پہلوان سے اپنی اطاعت شعاری کے جذبہ میں یہ کہا تھا کہ اگر حافظ صاحب تم سے کچھ لے جانے کے متعلق کہیں تو وعدہ نہ کرنا۔

(۱۸) تم نے اپنے مکتوب ۱۶؎ میں مولوی انیس الرحمٰن صاحب کا پیام لکھا اس کا منشا بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ حضرت کا یہ ارشاد فرمانا کہ مجھے لائل پور لے جا۔ میرے مرنے کے بعد کوئی نہیں لے جائے گا۔ مجھے تو اس روایت میں ذرا بھی تردّد نہیں ضرور ارشاد فرمایا ہوگا۔ اس لیے کہ اس سلسلہ میں میرے تو اپنے سنے ہوئے ارشادات متعارضہ کئی ہیں جن میں مجھے تو کوئی اشکال نہیں۔ (الف) حضرت کی اس طویل بیماری میں جس میں تم حج کو گئے ہوئے تھے اور حضرت کا قیام تقریباً ۳ ماہ مظاہر العلوم میں رہا کئی دفعہ کئی شخصوں سے فرمایا کہ اگر میرا یہاں انتقال ہو جائے تو مولانا محمدؒ یحیٰی صاحبؒ کے قدموں میں دفن کر دینا (ب) جب کاندھلہ کی کوٹھی میں حضرت کا قیام تھا تو کئی دفعہ میں نے سنا کہ اگر میرا —— انتقال ہو جائے تو شاہ صاحب کے برابر دفن کر دیں۔ (ج) ایک دفعہ میں نے خود سُنا کہ اگر میرا راستہ میں انتقال ہو جائے تو جالندھر میں منشی صاحب کی قبر کے برابر دفن کر دینا۔ یہ جب ارشاد فرمایا تھا جب شدّت علالت میں بذریعہ کار لدھیانہ ہو کر پاکستان تشریف لے جا رہے تھے، مگر میں نے ان سب روایات میں سے کسی سے بھی کسی جگہ

دفن کی تمنّا نہیں سمجھی بلکہ ان سب کا مطلب ظاہر تھا۔ اگر مولوی انیس صاحب نے لائل پور دفن
کی تمنا سمجھی ہو تو تم اور وہ دونوں اُو پنچے آدمی ہو، لیکن اپنے خیال میں ہمیشہ احادیث میں اکابر
کی رائے سے با خود رائی سے یہ سنتے اور کہتے رہے کہ فلاں حکم اصلی ہے اور فلاں عارضی۔ اسی
لیے مجھے دصوفی برکت کو بلا کر پوچھنے کی ضرورت ہے نہ آپ کی یا مولوی انیس صاحب کی کسی روایت
کی تکذیب کی ضرورت ہے۔ یہاں تک تمہارے پہلی قسط کے مسلسل چھ کارڈوں کا جواب تھا
اور نہایت اختصار سے لکھا کہ اب پُرانے واقعات کو کرید لے کی ضرورت ہے نہ دہرانے کی،
البتّٰہ حضرت قدس سرہٗ کی خواہش رائے پور کے دفن کی اپنے ذہن میں تو خوب مرکوز ہے، لیکن
اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ارشاد میں "مگر ہونا وہ ہے الخ" شروع ہی سے اس ناکارہ کے لیے
موجب خطرہ بنا رہا اور حضرت قدس سرہٗ سے بھی اشارۃً ایک دفعہ "مگر" کے لفظ پر توجّہ دلائی۔
مگر قصداً کہ طبع مبارک پر گراں نہ ہو توضیح کی کوشش نہیں کی۔ اس کے بعد آپ کی دوسری قسط
پانچ کارڈوں کی دو دن کے فصل سے اول ۱، ۲، ۴ اور اس کے بعد ۳، ۵ اور پہنچے اور اس
قسط کا جواب تک نہیں پہنچا۔ حضرت قدس سرہٗ کی حیات میں بھی تمہیں یاد ہوگا کہ تمہارے
مسلسل کارڈوں کے متعلق میں نے بار بار یہ لکھا کہ فلاں نمبر نہیں پہنچا۔ اس لیے بندہ کی رائے یہ ہے
کہ ایسے طویل مضامین میں مسلسل کارڈ مناسب نہیں۔ ایک ہی تحریر بذریعہ رجسٹری آجائے
تو مناسب ہے۔ اس لیے بندہ اس خط کو رائے ونڈ کے پتہ سے رجسٹری کرانے کا ارادہ کرتا ہے
اوّل تو اس وجہ سے کہ حضرت قاضی صاحب نے تم سے بھی پہلے نہایت مجمل اور مختصر الفاظ
میں آپ بیتی کے اس نمبر پر مجمل اشکال کیا تھا اور اس کے بعد دو خطوں میں وہ اپنے سابقہ
خط کی معافی تحریر فرما چکے ہیں جس پر مجھے بڑی ندامت ہے، حالانکہ میں نے ان کے پہلے
ہی گرامی نامہ پر ہمروزہ لکھ چکا تھا کہ نعش کی تبدیلی غلط ہے۔ آپ بھی اس کی تغلیط کر دیں اور میں خود
بھی اس کی تغلیط کر رہا ہوں۔ آپ بیتی نمبر ۵ میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوئی وضاحت سے
اس کی تردید کر دوں گا اور جو آپ بیتی نمبر ۳ موجود ہیں ان میں اس عبارت کو قلم زد کر کے حاشیہ

پر صحیح عبارت لکھوا دی۔

دوسری قسط میں نمبرا تو اب تک پہنچا نہیں ۔ ۲ کے معروضات پیش کر رہا ہوں۔ ۲ تا ۴ میں کوئی بات قابلِ جواب نہیں۔ تم نے رجب شعبان کے خطوط جو نقل کیے ہیں ان سے خاص مقصد مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔ تم نے بہت سے خطوط کے الفاظ نقل کیے اور اس کے بعد ۵ میں لکھا کہ اب ارشاد فرماویں کیا رائے ہے۔ اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا میری رائے آپ کا ہے میرے سے دریافت کر رہے ہیں۔ تم نے لکھا کہ اگر نعش مبارک کے الفاظ تم نے خود سنے ہیں تو آئندہ تابوت کے روکنے کی کوشش کرنے کو بالکل جی نہیں چاہتا۔ یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے۔ اس لیے کہ نعش مبارک کی منتقلی کا مسئلہ تو تدفین سے پہلے سے تھا جس کا اس ناکارہ نے تم کو متعدد خطوط لکھے اور جب تم نے ایک خواب لکھا تھا کہ حضرت ناراض ہوئے اور تمہارے منہ پر ایک تھپڑ مارا۔ اس کی تعبیر بھی میں نے یہی لکھی کہ تمہیں اپنے جذبات پر حضرت کی خواہش کو مقدم رکھنا چاہیئے تھا، لیکن تدفین کے بعد نبش کا میں اوّل سے مخالف ہوں۔ چنانچہ اب سے دس برس پہلے جو ابتدائی فتاویٰ شائع ہوئے تھے ان پر بھی اس ناکارہ نے نبش کے عدم جواز پر اس لیے دستخط کیے تھے کہ مولانا منظور صاحب نے الفرقان میں اپنی محبت یا حسن ظن سے یہ شائع کر دیا تھا کہ فریقین زکریا کی رائے کو مدار بنا لیں۔ اور اب دوسری تحریر مولانا منظور صاحب ہی کے اصرار پر اس وجہ سے کہ قاری طیب صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اپنے سابقہ فتاویٰ سے رجوع کر لیا اور لوگ یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ سب اکابر نے اپنے سابقہ فتوٰی سے رجوع کر لیا۔ مجھے مفصل تحریر مولانا منظور صاحب کے نام تحریر کرنا پڑی جس کی نقل ۲۹ ج ۲ کو رائے ونڈ بھیجی تھی اور عزیز احسان کو لکھ دیا تھا۔ اس کی ایک نقل تمہیں دیدے۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا اس کی رسید عزیز احسان کے خط سے اور یہ کہ ایک نقل تمہارے پاس بھیج رہے ہیں پہنچ گئی ہوگی نہ پہنچی ہو تو اب ان سے منگا لیں۔ اس میں بندہ صاف طور سے لکھ چکا ہے کہ بندہ تو اب سے دس برس پہلے تدفین کے بعد نبش کا مخالف تھا اور اب دس برس بعد تو اور بھی زیادہ مخالف ہے۔ ہرگز بندہ کے نزدیک کسی طرح جائز نہیں۔ جس کو یہاں اپنے

اس آخری بیان میں وضاحت سے لکھ چکا ہوں۔ جو غالباً الفرقان میں اور دہلی میں طبع بھی ہوگیا۔
لیکن طبع شدہ میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچا اور ایک نقل بھائی یوسف رنگ والوں کے پاس
بھی بھیج چکا اور ایک مولانا یوسف صاحب بنوری کے پاس بھی بھیج چکا۔

یہاں تک تمہارے ان گیارہ خطوط کا جواب تھا جو پہلے ہفتہ میں آئے اس کے بعد
تمہارے چار کارڈ اور آئے۔ ایک ان میں ۱۱ رجب کا اور دوسرا ۱۴ رجب کا اور تیسرا چوتھا
۱۵ رجب کے۔ تم نے اتنی تطویل کی جس کا میں مفہوم نہیں سمجھا۔ مختصر سی بات یہ تھی کہ نعش کا قصہ
قاضی صاحب نے بہت مختصر لکھا اور تم نے طویل۔ میں پہلے ہی کہہ چکا کہ نعش کے لکھنے میں میرے
کاتب سے غلطی ہوئی، کیونکہ اس وقت سب کے ذہنوں میں نعش تھی۔ جب یہ مضمون
لکھا جارہا تھا۔ بہرحال اس کی تو میں نے تردید اور طبع ثانی کے لیے اصلاح بھی کردی۔ دوسرا مرحلہ
جو آپ کے سارے خطوط کا لب لباب ہے یہ ہے کہ آپ اور صوفی جی اکٹھے نہیں تھے۔ مجھے
بھی اس پر اصرار نہیں کہ دونوں جمع تھے، لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ حضرت نے صوفی جی کو بھیجنے
کا اور حافظ صاحب کو لانے کا ذمّہ دار قرار دیا تھا اور میرا یہ کہنا کہ جلیل کو روکئے اصل مانع یہ ہے
کہ جو پسِ پردہ رہتا ہے۔ سامنے نہیں آتا اس میں بھی کوئی تردد نہیں۔ تم نے اپنے آخری خطوط
میں یہ لکھا کہ دونوں روایتیں جو تو نے لکھی اگر وہ صحیح ہیں تو بندہ رکاوٹ کے لیے تیار نہیں۔
یہ تو اب اس سے بھی زیادہ بیجا ہے اس لیے کہ یہ سارا قصہ نعش مبارک کا ہے۔ تدفین کے
بعد نبش کا تو بندہ اب سے دس برس پہلے بھی قائل نہیں تھا اور اب دس برس بعد تحت
التراب کا حال آپ کو یا حافظ عبدالعزیز کو معلوم ہو تو مجھے خبر نہیں اس ناکارہ کو تو آنکھوں
کے جانے کے بعد فوق التراب کا حال بھی معلوم نہیں ہوتا۔ تم بار بار ہر خط میں یہ لکھتے ہو کہ
دونوں روایتوں کا انکار کیا جارہا ہے۔ ان میں سے ایک تو نعش کے متعلق ہے اور دوسری کا
مصداق میں اب تک نہیں سمجھا۔ اس لیے کہ تمہارے سابقہ خطوط میں تو تاریخیں ہی تاریخیں تھیں
اس لیے معلوم نہیں وہ دوسرا واقعہ کیا ہے جس کو تم بار بار دو روایتیں، دو روایتیں لکھتے ہو۔

مفتی صاحب حافظ عبدالعزیز کے فتاوی کی نقل کرا رہے ہیں۔ یہ بہت لمبا کام ہے اور مجھے اس کی اہمیت بھی نہیں۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ مطبوعہ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ ہم لوگوں کو اس کے دکھلانے کی اجازت نہیں، مگر پاکستان میں تو ایسا مشترک آدمی مل سکتا ہے جس کا تعلق حافظ صاحب سے بھی اور تم لوگوں سے بھی جان پہچان ہو۔ تمہارے مرسلہ لفافے جس میں الحق کا مضمون بھی تھا اور تعلیم القرآن کے اوراق بھی تھے پہنچ گئے۔

ایک بات میں بہت غور میں ہوں اور منشا اس کا سمجھ میں نہیں آیا۔ تم سے بھی دریافت کرتا ہوں اور تمہارے توسط سے قاضی عبدالقادر صاحب دام مجدہم سے بھی کہ آخر اس کشمکش کا پس منظر کیا ہے یعنی باطنی حیثیت سے یہ حادثہ کیوں پیش آرہا ہے۔ میری سمجھ کچھ کام نہیں دے رہی۔ قاضی صاحب اس سلسلہ میں غور بھی فرمائیں۔ تم نے یا قاضی صاحب یا معتمد احباب میں سے کسی نے خواب میں دیکھا ہو تو ضرور لکھیں۔ ان احباب کے تو مکاشفات منامات جس سے وہ بہت سوں کو مرعوب کر رہے ہیں اور بہت کثرت سے اونچے لوگوں سے بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً قاری طیب صاحب، مولانا بنوری وغیرہ کہ حضرت بہت تکلیف میں ہیں اور بار بار ان حضرات کو کشوف میں تاکید فرماتے ہیں کہ مجھے جلدی یہاں سے نکالو۔ اس کا منشا بھی کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس آخری مضمون کی میں شہرت تو نہیں چاہتا، مگر قاضی صاحب اور مفتی زین العابدین سے دریافت کرنے کو جی چاہتا ہے۔ چاہے تم ان سے دریافت کرکے لکھ دو کہ حضرۃ قدس سرہٗ کے تو عالی شان کے مناسب نہیں تھا۔ تمہارے ان آخری خطوط میں بار بار یہ لفظ کہ یہ دونوں روایتیں صحیح ہوں تو میں آئندہ مزاحمت چھوڑ دوں " مہمل ہے، بلکہ لغو۔ مزاحمت، چھوڑنے کا وقت تو وہ تھا جب تم اپنیوں پر آرہے تھے اور اباجان کو نہایت ہوشیاری سے جو تمہاری قدیم عادت ہے فوراً ڈھنڈیاں بھیج کر ہر شخص کو یہ جواب دے رہے تھے کہ اصل وارث بھائی ہیں وہ یہاں موجود نہیں۔ پرانے قصوں کو اب دھرانے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں اگر واقعی منشا مبارک معلوم نہیں تھا تو معذوری ہے اور اگر منشا مبارک معلوم ہونے کے بعد تم نے ہوشیاری

برتی تو بہت نامناسب کیا۔ اب اس کا بدل دعائے مغفرت اور حضرت کے لیے استغفار ہے۔ اس خط کا ابتدائی حصہ تو گیارہ خطوط کے جواب کا تھا، مگر ڈالنے کی نوبت نہیں آئی اس لیے آخری چار خط کے جواب کا بھی اس میں اضافہ کر دیا جس میں اگرچہ جواب طلب بات نہ تھی۔

حضرت شیخ مدظلہٗ ۲۳ ر رجب ۹۱ھ
بقلم شاہد غفرلہٗ سہارنپوری
حبیب اللہ چمپاری

۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیزم الحاج عبدالجلیل صاحب سلمہٗ، بعد سلام مسنون

اسی وقت قاضی صاحب نے تمہارا مختصر پرچہ دیا اور میرے استفسار پر فرمایا کہ لفافہ لکھونگا اس لیے فوراً جواب لکھ کر ان کے حوالے کر رہا ہوں۔ مجھے بھی تمہاری خیریت قاضی صاحب ہی کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہتی ہے۔ تمہارے مسلسل بیماری اور ضعف کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے امراضِ روحانیہ اور جسمانیہ سے شفا عطا فرمائے۔ معمولات کا پورا کرنا تو اہم ہے، مگر صحت کی رعایت اس سے زیادہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نسبتِ کاملہ تامہ عطا فرمائے۔ میرے بارے میں کوئی کوتاہیاں آپ کی نہیں ہیں۔ آپ بالکل بے فکر رہیں۔ میری ہی طرف سے تعدیاں ہمیشہ رہی ہیں۔ ان کو تم معاف کر دو۔ اور تمہاری طرف سے کوئی تقصیر و تعدّی ہو تو میری طرف سے معاف تمہیں تمہارے گھر والوں اور مولوی عبدالوحید کو حضرت نور اللہ مرقدہٗ کی وجہ سے کبھی نہیں بھولتا۔ صلوٰۃ و سلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ اور اب انشاء اللہ تعالیٰ صبح کو پیاماً پہنچاؤں گا۔ مولوی وحید صاحب

کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد مضمون واحد حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی زیارت کا۔ مقصد بظاہر حضرت کی تالیفات میں سے کسی سے انتفاع ہے۔ عزیز قاضی محمود سلمہٗ سے بعد سلام مسنون مبارکباد کا پرچہ تو کئی دن ہوئے قاضی صاحب کے حوالے کر چکا ہوں۔ قاضی صاحب ماشاء اللہ تعالیٰ خوشی میں پھولے نہیں سما رہے ہیں۔ بدھ کو ماشاء اللہ تعالیٰ زور دار عقیقہ ہے۔ پہلی بدھ تو تاریخ کے صحیح نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ٹل گئی۔ ۶۰ / ۷۰ نفر کی تجویز تو مدعوئین کی ہو چکی ہے اور ابھی دو دن باقی ہیں دیکھئے اب اور کتنی زیادتی ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ

۴؍ مارچ ۷۵ء ۲۰؍ صفر ۱۳۹۵ھ

○

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیزم سلمہٗ بعد سلامِ مسنون!

اس وقت حاجی متین صاحب کے خط سے دختر نیک اختر کی شادی کا مژدہ سن کر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ زوجین میں محبت پیدا فرما کر اولاد صالح عطا فرمائے۔ عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا نہ خیریت معلوم ہوئی۔ بہت دن ہوئے تم نے اپنی بیماری لکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ اب صحت ہو گئی ہوگی۔ اس ناکارہ کا فدح چشم ۲۴؍ اپریل کو ہوا تھا۔ دو ہفتے تک طبیعت اچھی رہی اس کے بعد سے ضعف کا حملہ ایسا ہوا کہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس کے باوجود ماہِ مبارک سہارنپور گزارنے کا ارادہ حضرت قاضی صاحب کے شدید اصرار اور حکم پر کر لیا۔ مولانا انعام الحسن صاحب افریقہ سے واپس آگئے تھے۔ وہ تو فرما گئے تھے کہ ضرورتیں تو رمضان کے علاوہ اور بھی ہیں، مگر تیرے ضعف کو دیکھ کر میری ہمت تو کہنے کی ہے نہیں۔ مگر قاضی صاحب کے یہاں رمضان کی اہمیت اتنی ہے کہ وہ ضعف وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لیے ۶؍ اگست کو جدہ سے روانگی کا ارادہ کر لیا اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ بشرطِ حیات آخر ذیقعدہ میں واپسی کا ارادہ ہے۔ مولانا عبدالوحید صاحب اور قاضی محمود صاحب سے سلامِ مسنون۔ اہلیہ اور بچوں سے بھی سلامِ مسنون۔ فقط والسلام۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ

۲۵؍ جون ۷۵ء۔ ۵؍ جمادی الثانیہ ۱۳۹۵ھ

پہلے تو تمہارے خطوط جھاوریاں کے کسی ڈاکٹر کے ذریعہ جایا کرتے تھے۔ معلوم نہیں اب وہ ہیں یا نہیں۔

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہٗ
مقام ڈھڈیاں، ڈاکخانہ جھاوریاں
ضلع سرگودھا۔

○

۱۳۹۸ھ - ۱۹۷۸ء

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیزم سلمہٗ بعد سلامِ مسنون!

تمہارا محبت نامہ مع اشتہار مدرسہ پہنچا۔ بہت مسرت ہوئی۔ مجھے تمہارے مدرسہ کے جلسہ کا اشتیاق و انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ خیر و عافیت کے ساتھ گزر گیا ہو۔ تمہارے لفافہ میں دو پرچے قاضی صاحب کے نام تھے ان کو دے دیئے۔ تم نے لکھا کہ اشتہار میں غلطی سے مولوی عبدالرحید کا نام لکھا گیا۔ ہمیں تو اوّل سے یہی معلوم ہے کہ مہتمم مولوی عبدالوحید ہی ہیں اور ان ہی کو ہونا چاہیئے۔ معلوم نہیں اس زمانہ میں حافظ صاحب سرگودھا تھے یا نہیں اور آنے جانے والوں پر نکیر ہوئی یا نہیں۔ تمہاری کمزوری سے قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت و قوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور اپنے وقت پر حسنِ خاتمہ کی دولت سے مالامال کرے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی بچی کی شادی ۲ رمارچ کو ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ زوجین میں محبت پیدا فرما کر اولادِ صالح عطا فرمائے۔ تمہارا خواب کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ یہ تو واقعہ ہے۔ حضرت گنگوہیؒ نے حضرت نانوتویؒ کے وصال کے بعد خواب دیکھا تھا کہ میرا نکاح حضرت نانوتویؒ سے ہو گیا۔ حضرت قدس سرہٗ نے اس کی تعبیر یہ دی تھی کہ حضرت نانوتویؒ کے بچوں

کی پرورش تو میں ہی کر رہا ہوں۔ میرا منہ تو یہ لکھنے کا نہیں ہے، مگر حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے خدام تو اکثر اپنے حالات میں مجھ سے مشورہ کرتے ہی رہتے ہیں۔ اس سے قلق ہوا کہ تمہاری اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت عطا فرمائے۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پیش کر دیا۔ اور کروں گا۔ تم نے بھی اچھا کیا لکھ دیا۔

حافظ غلام فرید سے میرا بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۱، اپریل ۷۸ء مدینہ منورہ

۲، جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

○

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیزم عبد الجلیل سلمہٗ بعد سلام مسنون!

اسی وقت تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے حادثہ کا حال سب سے پہلے قاضی صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا اور مجھے چونکہ تمہارا پتہ معلوم نہ تھا اس لیے احسان کے واسطہ سے ہمروزہ تمہیں خط لکھوایا۔ مجھے تو معلوم تھا کہ ڈھڈیاں کی ڈاک دیر میں پہنچتی ہے۔ اس لیے تم پہلے جھاوریاں کے کسی ڈاکٹر کے ذریعہ خط منگوایا کرتے تھے، مگر اس پر تم نے ڈھڈیاں ہی کا پتہ لکھا۔ تمہارے حادثہ کے بعد سے برابر دعا کر رہا ہوں۔ تقریباً ایک ماہ سے مسجد میں حاضری نہیں ہو رہی ہے۔ طبیعت بہت خراب ہے۔ دورانِ سر کا بہت حملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر وقت آگیا ہے تو حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے، ورنہ صحت و قوت عطا فرمائے۔ تمہارے جلسہ کے اشتہار کا مجھے بڑا اشتیاق ہے اور ہر سال بھیک مانگ کر منگاتا ہوں، مگر تمہیں کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ از خود بھیج دو۔ حافظ صاحب تو اگر سرگودھا میں ہوتے تب بھی شریک نہیں ہوتے۔ تمہارے بخار کی خبر سے بہت قلق ہوا اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تم سے ابھی کام لے لے۔ چھوٹے بچے کا تو بڑا ہی فکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض

اپنے فضل وکرم سے اس کی بہترین تربیت فرمائے۔ اپنے داماد کے جلد نکاح کی فکر کیجیو تاکہ اس بچہ کی تربیت کما حقہٗ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے کہ بڑا ہی سنگین حادثہ ہے۔ میں خود تو ایک ماہ سے روضۂ اقدس پر حاضر نہ ہو سکا، مگر دوستوں کے ذریعہ تمہارا سلام پہنچا دیا۔ اہلیہ سے سلامِ مسنون کے بعد کہہ دو کہ جو آیا ہے جانے ہی کے واسطے آیا ہے۔ اس میں تقدم تاخر نہیں ہو سکتا۔ صبر کا اجر بہت ہوتا ہے۔ اس وقت میں جتنا بھی ہو سکے اِنّا للہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔ مولوی عبدالحمید سے بھی سلامِ مسنون کہہ دیں۔ ان کے لیے اور ان کے مدرسہ کے لیے بھی بہت اہتمام سے دُعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ

۱۶ر جون ۷۸ء مدینہ طیبہ

۹ر رجب ۱۳۹۸ھ

مولوی عبدالجلیل کو ملے۔ ڈھڈیاں جھاوریاں سرگودھا

○

عزیزم الحاج مولوی عبدالجلیل سلمہٗ بعد سلامِ مسنون

اسی وقت تمہارا ایئر لیٹر مؤرخہ ۲ر ذیقعدہ آج ۱۴ر ذیقعدہ کو پہنچا۔ میری طبیعت سارے رمضان خراب رہی اور عید کے بعد سے زیادہ خراب ہو گئی۔ کئی دن تک حکیم و ڈاکٹر مایوس رہے اب دو تین دن سے بخار تو نہیں ہے، مگر حجرہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی تین طرف تکیئے لگانے پڑتے ہیں۔ تمہاری علالت کی خبر معلوم ہو کر قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عاجلہ کاملہ اور قوتِ تامہ عطا فرمائے۔ تمہارے لیے تمہارے اہل و عیال کے لیے صحت و قوت کی دعا کرتا ہوں۔ بیماری کی حالت میں اگر معمولات چھوٹ جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ میرا تو سارے رمضان تراویح، جمعہ و عید مدرسہ میں ہوئی۔ حرم شریف ہجوم کی وجہ سے جمعہ و عید میں بھی نہ جا سکا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ مدرسہ میں خیریت ہے۔ مولوی وحید صاحب مع اہل و عیال بخیر ہیں۔ میری طرف سے سلامِ مسنون کہہ دیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ چھوٹا لڑکا دورہ پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور تم کو مبارک فرمائے۔ حدیث پاک کے ساتھ شغف نصیب فرمائے۔ روضۂ اقدس پر اس ناکارہ کی تو حاضری ہوتی نہیں۔ دوستوں کے ذریعہ صلوٰۃ و سلام پیش کرا دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۹ اکتوبر ۷۸ء مدینہ طیبہ

۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

یہ خط تمہارے بھائی کے ہاتھ بھیجنے کا ارادہ کیا تھا، مگر لکھوانے کے دوران میں ایٹونڈ کے کچھ آدمی مل گئے۔ ان کو دے رہا ہوں۔

مولوی عبدالجلیل صاحب

ڈھڈیاں شریف ڈاکخانہ جھاوریاں

ضلع سرگودھا۔

○

عنایت فرمائم سلمہ،

بعد سلام مسنون، اس وقت مولوی عبدالمبالک صاحب کی معرفت دستی پرچہ پہنچا۔ خواب مبارک ہے، کسی تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ اس میں انشاءاللہ اپنے وقت پر جب بھی ہو حسن خاتمہ اور مغفرت کی بشارت ہے حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے میسر فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ اتنے سے مضمون کے لیے جوابی لفافہ کی ضرورت نہ تھی کارڈ ہی کافی تھا۔

فقط زکریا، مظاہر العلوم

۳۰۔ محرم الحرام ۹۱ھ شنبہ

عنایت فرمائم جناب نفیس صاحب سلمہ

"گلزار رحیمی" قصبہ وڈاکخانہ رائے پور

ضلع سہارنپور (یوپی)

عنایت فرمائے سلّمہٗ

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اس سے بھی اطمینان ہوا کہ آپ نے لفافہ مولانا ادریس صاحب کا پہنچا دیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے کوئی اطلاع اب تک بھی نہ دی۔ آپ کے کارڈ سے اطمینان ہوگیا۔ حضرت اقدس کی طبیعت بحمداللہ اچھی ہے۔ جمعہ کے دن تشریف آوری کا نظام بالکل بن گیا تھا اور یہ طے ہوگیا تھا کہ شنبہ کے روز دہلی آدمی جاکر دیزا نیوا لاوے لیکن جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں حضرت کے پیٹ میں شدت سے درد ہوا اور شنبہ کی دوپہر تک کرب و بے چینی بہت رہی۔ اس لیے شنبہ کی صبح کو پھر سفر کا التواء ہوا۔ بندہ حسبِ معمول جمعہ کی شام کو گیا تھا، کل اتوار کی صبح کو واپس آیا، کل بحمداللہ طبیعت اچھی تھی۔ صوفی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں۔ بشرطِ سہولت بھائی متین صاحب کی خدمت میں بھی یہ کارڈ دکھلا دیں۔ فقط والسلام۔

محمد زکریا، ۲ جمادی الثانی سنہ
(بقلم حامد حسین برمی)

عنایت فرمائے جناب منشی نفیس احمد صاحب

"دفترِ کتابت"، ۸۸ میکلوڈ روڈ، لاہور۔ مغربی پاکستان

سلاسلِ طریقت

سلاسلِ طریقت

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ کو حسبِ ذیل طریقوں سے نعمتِ خلافت حاصل ہے:-

۱۔ حضرت شیخ الحدیث از زبدۃ المحدثین حضرت مولانا خلیل صاحب سہارنپوری قدس سرہ صاحبِ بذل المجہود (شرح سننِ ابی داؤد) از قُطبُ الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ،

۲۔ حضرت شیخ الحدیث از قُطبُ الارشاد مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ از قُطبُ العالَم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس سرہ از قُطبُ الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہ

۳۔ حضرت شیخ الحدیث از بانیِ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی قدس سرہ از عمدۃ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ از امام المشائخ قُطبُ الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

آئندہ صفحات میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مشہور سلاسلِ طریقت بواسطہ قُطبُ الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہ تا حضور رسول اکرم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیے جا رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ″ ○ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی ″ ○ حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی ″

حضرت شاہ عبدالباری امروہی ″ ○ حضرت شاہ عبدالہادی امروہی ″

حضرت شاہ عضدالدین امروہی ″ ○ حضرت شاہ محمد مکی ″

حضرت سید شاہ محمدی ″ ○ حضرت شیخ محب اللہ الٰہ آبادی

حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی ″ ○ حضرت شیخ نظام الدین بلخی ″

حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری ″ ○ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی ″

حضرت شیخ محمد ردولوی ″ ○ حضرت شیخ عارف ردولوی ″

حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی ″ ○ حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی ″

حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی ″ ○ حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ″

حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر ″ ○ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ″

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ″ ○ حضرت خواجہ عثمان ہارونی ″

حضرت حاجی شریف زندنی ″ ○ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی ″

حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی ″ ○ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی ″

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی ″ ○ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی ″

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری ″ ○ حضرت خواجہ ابو ہبیرۃ بصری ″

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی ″ ○ حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی ″

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض ″ ○ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید ″

حضرت خواجہ حسن بصری ○ حضرت امیرالمومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ قادریہ امدادیہ

- قطب الاقطاب شاہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
- قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
- حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانوی
- حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی
- حضرت شاہ عبدالباری امروہی
- حضرت شاہ عبدالہادی امروہی
- حضرت شاہ عضدالدین امروہی
- حضرت محمد مکی
- حضرت سید شاہ محمدی
- حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی
- حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی
- حضرت شیخ نظام الدین بلخی
- حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری
- حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی
- حضرت شیخ ابن حکیم اودھی
- حضرت شیخ علاء الدین اودھی
- حضرت شیخ صدرالدین اودھی
- حضرت سید محمد حسینی گیسودراز گلبرگوی
- حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی
- حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی
- حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی
- حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
- حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی
- حضرت خواجہ عثمان ہارونی
- حضرت حاجی شریف زندنی
- حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی
- حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی
- حضرت خواجہ ابو محمد چشتی
- حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی
- حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی
- حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری
- حضرت خواجہ ابو ہبیرہ بصری
- حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی
- حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی
- حضرت خواجہ فضیل بن عیاض
- حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید
- حضرت خواجہ حسن بصری
- حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

سلسلۂ عالیہ قادریہ قمیصیہ امدادیہ رحیمیہ

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ″ ○ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ″
حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی ″ ○ حضرت سید حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی ″
حضرت سید رحم علی شاہ قمیصی ″ ○ حضرت سید عبد الرزاق ″
حضرت سید عبد الحق ″ ○ حضرت سید محمد غوث ″
حضرت سید ابو محمد ″ ○ حضرت سید شاہ محمد ″
حضرت سید شاہ قمیص الاعظم قادری ″ ○ حضرت سید الیاس مغربی ″
حضرت سید عبد الحق ″ ○ حضرت مولانا محمد مغربی ″
حضرت سید احمد قدسی ″ ○ حضرت سید عبد القادر ″
حضرت سید عبد الوہاب ″ ○ حضرت سید یحییٰ زاہد ″
حضرت سید زین الدین ″ ○ حضرت سید عبد الرزاق القادری ″
غوث الثقلین حضرت سید عبد القادر جیلانی ″ ○ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی ″
حضرت شیخ ابو الحسن علی الہنکاری ″ ○ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی ″
حضرت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی ″ ○ حضرت شیخ ابو بکر شبلی ″
حضرت خواجہ جُنید بغدادی ″ ○ حضرت خواجہ سری سقطی ″
حضرت خواجہ معروف کرخی ″ ○ حضرت خواجہ داؤد طائی ″
حضرت خواجہ حبیب عجمی ″ ○ حضرت خواجہ حسن بصری ″

حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا

سلسلۂ عالیہ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ

قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم سہارنپوری 〃 ○ قطب الارشاد حضرت اخوند عبدالغفور صاحب سوات 〃

حضرت محمد شعیب توروڈھیری 〃 ○ حضرت حافظ محمد صاحب 〃

حضرت محمد صدیق بنیری 〃 ○ حضرت شاہ موسیٰ گگری 〃

حضرت شاہ بہار پشاوری 〃 ○ حضرت شاہ حبیب پشاوری 〃

حضرت سید آدم بنوری 〃 ○ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

حضرت شاہ سکندر کیتھلی 〃 ○ حضرت شاہ کمال کیتھلی 〃

حضرت شاہ فضیل 〃 ○ حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی 〃

حضرت سید شمس الدین عارف 〃 ○ حضرت شاہ گدا رحمٰن بن ابی الحسن 〃

حضرت شاہ شمس الدین صحرائی 〃 ○ حضرت سید شاہ عقیل 〃

حضرت سید بہاء الدین 〃 ○ حضرت سید عبدالوہاب 〃

حضرت شاہ شرف الدین قتال 〃 ○ حضرت سید عبدالرزاق 〃

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ○ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی 〃

حضرت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری 〃 ○ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی 〃

حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی 〃 ○ حضرت شیخ ابوبکر شبلی 〃

حضرت خواجہ جنید بغدادی 〃 ○ حضرت خواجہ سری سقطی

حضرت خواجہ معروف کرخی ○ حضرت خواجہ داؤد طائی 〃

حضرت خواجہ حبیب عجمی 〃 ○ حضرت خواجہ حسن بصری 〃

حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آفاقیہ امدادیہ

قطب الارشاد حضرۃ مولانا رشید احمد گنگوہی ”
○ قطب الاقطاب حضرۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

حضرۃ مولانا نصیر الدین دہلوی قدس سرہ
○ حضرۃ شاہ محمد آفاق دہلوی قدس سرہ

حضرۃ خواجہ ضیاء اللہ ”
○ حضرۃ خواجہ محمد زبیر

حضرۃ خواجہ محمد نقشبند ثانی ”
○ حضرۃ خواجہ محمد معصوم

حضرۃ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ”
○ حضرۃ خواجہ محمد باقی باللہ

حضرۃ مولانا خواجگی امکنگی ”
○ حضرۃ خواجہ درویش محمد

حضرۃ مولانا محمد زاہد ”
○ حضرۃ خواجہ عبید اللہ احرار ”

حضرۃ مولانا یعقوب چرخی ”
○ حضرۃ خواجہ علاء الدین عطار ”

حضرۃ سید بہاء الدین نقشبند ”
○ حضرۃ سید میر کلال ”

حضرۃ خواجہ محمد بابا سماسی ”
○ حضرۃ خواجہ عزیزان علی رامیتنی ”

حضرۃ خواجہ محمود انجیر فغنوی ”
○ حضرۃ خواجہ عارف ریوگری

حضرۃ خواجہ عبد الخالق غجدوانی ”
○ حضرۃ خواجہ یوسف ہمدانی ”

حضرۃ خواجہ ابو علی فارمدی ”
○ حضرۃ خواجہ ابو الحسن خرقانی ”

حضرۃ سلطان بایزید بسطامی ”
○ حضرۃ امام جعفر صادق

حضرۃ قاسم بن محمد بن ابی بکر ”
○ صاحب رسول حضرۃ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

خلیفۂ رسول اللہ حضرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ؛

شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین خاتم النبیین حضرۃ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ولی اللّٰہیہ امدادیہ

قطب الارشاد حضرۃ مولانا رشید احمد گنگوہی " ○ قطب الاقطاب حضرۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی "

حضرۃ میانجیو نور محمد جھنجھانوی " ○ حضرۃ سید احمد شہید رائے بریلوی "

حضرۃ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی — حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ "

حضرۃ شاہ عبد الرحیم دہلوی

حضرۃ سید عبد اللہ اکبر آبادی " ○ حضرۃ سید آدم بنوری "

حضرۃ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی " ○ حضرۃ خواجہ محمد باقی باللہ "

حضرۃ مولانا خواجگی امکنگی " ○ حضرۃ خواجہ درویش محمد "

حضرۃ مولانا محمد زاہد " ○ حضرۃ خواجہ عبید اللہ احرار "

حضرۃ مولانا یعقوب چرخی " ○ حضرۃ خواجہ علاء الدین عطار "

حضرۃ سید بہاء الدین نقشبند " ○ حضرۃ سید میر کلال "

حضرۃ خواجہ محمد بابا سماسی " ○ حضرۃ خواجہ عزیزان علی رامیتنی "

حضرۃ خواجہ محمود انجیر فغنوی " ○ حضرۃ خواجہ عارف ریوگری "

حضرۃ خواجہ عبد الخالق غجدوانی " ○ حضرۃ خواجہ یوسف ہمدانی "

حضرۃ خواجہ ابو علی فارمدی " ○ حضرۃ امام ابو القاسم قشیری "

حضرۃ خواجہ ابو علی دقاق " ○ حضرۃ خواجہ ابو القاسم نصر آبادی "

حضرۃ خواجہ ابوبکر شبلی " ○ حضرۃ خواجہ جنید بغدادی "

حضرۃ خواجہ سری سقطی " ○ حضرۃ خواجہ معروف کرخی "

حضرۃ امام علی رضا " ○ حضرۃ امام موسیٰ کاظم "

حضرۃ امام جعفر صادق " ○ حضرۃ قاسم بن محمد بن ابی بکر "

حضرۃ سلمان فارسی رضؓ صاحب رسول اللہ ؐ ○ خلیفۂ رسول اللہ حضرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرۃ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آدمیہ سعدیہ غفوریہ

قطب الاقطاب حضرۃ میاں الخیر عبدالرحیم سہارنپوری ○ قطب العارفین حضرۃ اخوند عبدالغفور صاحب سوات

حضرۃ خواجہ محمد شعیب تورڈھیری ○ حضرۃ حافظ محمد صاحب

حضرۃ خواجہ محمد صدیق بنیری ○ حضرۃ سید شاہ محمد سدومی

حضرۃ شیخ محمد عمر چمکنی پشاوری ○ حضرۃ شیخ محمد یحیٰی اٹکی

حضرۃ شیخ سعدی ملجاری لاہوری ○ حضرۃ سید آدم بنوری

حضرۃ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ○ حضرۃ خواجہ محمد باقی باللہ

حضرۃ مولانا خواجگی امکنگی ○ حضرۃ خواجہ درویش محمد

حضرۃ مولانا محمد زاہد ○ حضرۃ خواجہ عبیداللہ احرار

حضرۃ مولانا یعقوب چرخی ○ حضرۃ خواجہ علاء الدین عطار

حضرۃ سید بہاء الدین نقشبند ○ حضرۃ سید میر کلال

حضرۃ خواجہ محمد باباسماسی ○ حضرۃ خواجہ عزیزان علی رامیتنی

حضرۃ خواجہ محمود انجیر فغنوی ○ حضرۃ خواجہ عارف ریوگری

حضرۃ خواجہ عبدالخالق غجدوانی ○ حضرۃ خواجہ یوسف ہمدانی

حضرۃ خواجہ ابوعلی فارمدی ○ حضرۃ امام ابوالقاسم قشیری

حضرۃ خواجہ ابوعلی دقاق ○ حضرۃ خواجہ ابوالقاسم نصرآبادی

حضرۃ خواجہ ابوبکر شبلی ○ حضرۃ خواجہ جنید بغدادی

حضرۃ خواجہ سری سقطی ○ حضرۃ خواجہ معروف کرخی

حضرۃ خواجہ داؤد طائی ○ حضرۃ خواجہ حبیب عجمی

حضرۃ خواجہ حسن بصری ○ حضرۃ امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرۃ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ قدوسیہ ولی اللہیہ امدادیہ

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی ○ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ″

حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہٗ ○ حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی ″

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ″ ○ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ″

حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی ″ ○ حضرت سید عبد اللہ اکبرآبادی ″

حضرت سید آدم بنوری ″ ○ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ″

حضرت شیخ عبد الاحد سرہندی ″ ○ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی ″

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی ″ ○ حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی ″

حضرت سید بڈھن بہرائچی ″ ○ حضرت سید اجمل بہرائچی ″

حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں ″ ○ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی ″

حضرت شیخ صدر الدین عارف ملتانی ″ ○ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ″

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ″ ○ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی ″

حضرت شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی ″ ○ حضرت شیخ ابو محمد بن عبد اللہ ″

حضرت شیخ احمد دینوری ″ ○ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری ″

حضرت خواجہ جنید بغدادی ″ ○ حضرت خواجہ سری سقطی ″

حضرت خواجہ معروف کرخی ″ ○ حضرت خواجہ داؤد طائی ″

حضرت خواجہ حبیب عجمی ″ ○ حضرت خواجہ حسن بصری ″

حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم